

شیخ پیپلی رحماند فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبدالجواد رحماند کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی سترے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مُسْتَدْرَكْتَب سے رِوَاة حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

عَلَامَةُ عَلَاءِ الدِّينِ عَلِيِّ مُتَقِيِّ بْنِ حَسَمِ الدِّينِ
ہندی برحالی پوری
سنہ ۱۰۰۹ھ

مقدّمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شاق صاحب
استاذ ومعین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ

اُردو بازار ۱۰ ایم لے جناح روڈ ۰ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ پوری رحمانہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں حقیقی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبدالجواد رحمانہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شتر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۵

حصہ نمبر دہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین
سہری برہان پوری
سوی ۱۰۰۰

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

پبلشر

ڈیپارٹمنٹ آف پبلسیشنز

ادوبکار دارالمنیر لٹریچر ورڈ

کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

اردو ترجمہ و تحقیق کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 631 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حق الوصع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿..... ملنے کے پتے.....﴾

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 ناٹھ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار اولپنڈی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فصل آباد
مکتبہ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON BL1-3NE

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

فہرست عنوانات حصہ نہم

۴۳	حصہ اکمال	۱۹	الکتاب الثالث
۴۴	پڑوسی کو ایذا سے بچانے	۱۹	حرف "صا" کتاب الصحیہ از قسم اقوال
۴۵	پڑوسی سے شکایت کا ایک طریقہ	۱۹	پہلا باب صحبت کی ترغیب کے بیان میں
۴۶	پڑوسی کی دیوار پر لکڑی (شہتیر وغیرہ) رکھنا	۲۰	جنت میں زبرد کے بالا خانے
۴۶	اکمال	۲۱	دوستی اور دشمنی کا فیصلہ ہو چکا
۴۷	سواری کے حقوق	۲۳	الاکمال
۴۷	جانوروں کے حقوق ادا کرنا	۲۴	اللہ کیلئے محبت کرنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے
۴۹	ہراونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے	۲۵	نور کے منبروں پر بیٹھنے والے
۴۹	اکمال	۲۷	جنت میں اعلیٰ درجات
۵۰	جانوروں کو تکلیف دینے کی ممانعت	۲۸	آدمی کا حشر اس کے محبوب کے ساتھ ہوگا
۵۱	مملوک (غلام) کے حقوق اور صحبت کا بیان	۲۹	دوسرا باب آداب صحبت مصاحب اور ممنوعات صحبت
۵۲	مملوک غلام کے ساتھ حسن سلوک	۳۰	مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے آئینہ ہے
۵۳	غلام پر الزام لگانے کی سزا	۳۲	ہر مسلمان پر دوسرے کے پانچ حقوق
۵۴	مملوک غلام سے طاقت کے مطابق خدمت لینا	۳۳	ممنوعات صحبت
۵۵	اکمال	۳۴	تین دن سے زیادہ قطع تعلق ممنوع ہے
۵۶	غلام کو اپنے ساتھ کھلانا	۳۴	الاکمال آداب
۵۸	متعلقات از ترجمہ اکمال	۳۶	بہترین دوست جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے
۵۹	غلام کی آتیں	۳۸	تیسرا باب بری صحبت سے پرہیز کے بیان میں
۶۰	مملوک کی آقا کے ساتھ صحبت کے حقوق	۳۹	ممنوعات صحبت از اکمال
۶۰	غلام کا آقا کے پاس سے بھاگنا بڑا گناہ ہے	۴۰	کینہ پرور مسلمان کی مغفرت نہیں ہوگی
۶۱	اکمال	۴۱	چوتھا باب صحبت کے حقوق کے بیان میں
۶۱	عیادت مریض کے حقوق	۴۱	پڑوسی کے حقوق
۶۲	بیمار کے حق میں دعا	۴۲	پڑوسی کے حقوق کا احترام

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۸۹	افسوس و حسرت کی مجلس	۶۳	بیماریوں کی عیادت وقفہ کے ساتھ
۹۰	ممنوعات مجلس	۶۴	مریض کی خواہش پوری کرنا
۹۰	اکمال	۶۵	اکمال
۹۱	تعمیم کرنا اور کھڑا ہونا	۶۶	مریض کی عیادت کی فضیلت
۹۱	اکمال	۶۷	مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے باغات میں
۹۲	نئے آنے والے کا استقبال	۶۸	عیادت مریض کی دعا
۹۳	چھینک، اس کا جواب اور جمائی کا بیان	۶۹	اجازت طلب کرنے کا بیان
۹۵	چھینک آنا اللہ کی رحمت ہے	۷۰	بغیر اجازت اندر جھانکنا بھی گناہ ہے
۹۵	جمائی لینے کا بیان	۷۰	اکمال
۸۶	اکمال	۷۱	سلام کرنے کے بیان میں
۹۷	کتاب الصحیحہ از قسم افعال	۷۱	سلام کے فضائل اور ترغیب
۹۷	باب صحبت کی فضیلت کے بیان میں	۷۲	سلام آپس میں محبت کا ذریعہ ہے
۹۷	رسول اللہ ﷺ سے محبت کا صلہ	۷۳	سلام میں بخل کرنے والا بڑا بخیل ہے
۱۰۰	باب آداب صحبت	۷۴	اکمال
۱۰۱	کسی کی اچھائی معلوم کرنے کا طریقہ	۷۴	جنتیوں کا سلام
۱۰۲	جس سے محبت ہو اسے اطلاع کرنا	۷۵	سلام میں پہل کرنے والا اللہ کا مقرب ہے
۱۰۴	وقفہ کے بعد ملاقات سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے	۷۶	سلام کے احکام و آداب
۱۰۵	بری صحبت سے اجتناب کرنے کا بیان	۷۷	سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے
۱۰۶	باب ان حقوق کے بیان میں جو پڑوسی کی صحبت سے متعلق ہیں	۷۸	اکمال
۱۰۸	پڑوسیوں کو تکلیف دینے سے اجراض نفع ہو جاتا ہے	۷۹	ممنوعات سلام
۱۰۸	سوار اور سواری کے حقوق	۸۰	مصافحہ کا بیان
۱۰۸	سواری کے حقوق	۹۰	ممنوعات سلام از حصہ اکمال
۱۰۹	جانور پر طاقت سے زیادہ بوجھ رکھنے کی ممانعت	۸۱	مصافحہ اور معانقہ کا بیان از حصہ اکمال
۱۱۱	بے زبان کے ساتھ بھی انصاف ہوگا	۹۲	محاس اور مجالس میں بیٹھنے کے حقوق
۱۱۱	سوار کے آداب	۸۳	مجلس میں وسعت پیدا کرنا
۱۱۲	مملوک کے حقوق	۸۶	وئی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہے
۱۱۳	طاقت سے زیادہ کام لینے والے کی پٹائی	۸۶	اکمال
۱۱۵	غلام پر ظلم کرنے والے کو تنبیہ	۸۷	مجلس کی گفتگو امانت ہے
		۸۸	مجلس میں ذکر کرنے کے نقصانات

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۳۷	مہمان کے ساتھ کھانا کھانا	۱۱۶	مالک کے حقوق
۱۳۷	اکمال	۱۱۷	ذی کی صحبت
۱۳۹	مہمان کے آداب از اکمال	۱۱۷	عیادت مریض کے حقوق
۱۳۹	مہمان کے حقوق از اکمال	۱۱۹	مریض کے حق میں دعا
۱۴۰	فصل سوم مہمان کے آداب کے بیان میں	۱۲۰	متعلقات عیادت
۱۴۰	پہلی فرغ دعوت طعام کے قبول کرنے کے بیان میں	۱۲۱	اجازت طلب کرنے کا بیان
۱۴۱	اکمال	۱۲۱	محظورات
۱۴۲	دوسری فرغ موانع قبول دعوت	۱۲۱	سلام اور متعلقات سلام
۱۴۲	تیسری فرغ متفرق آداب کے بیان میں	۱۲۳	ممنوعات سلام
۱۴۳	بلا اجازت دوسری جگہ امامت نہ کرانے	۱۲۴	سلام کے جواب کے متعلق
۱۴۴	اکمال	۱۲۴	متعلقات سلام
۱۴۵	حرف ضاد کتاب الضیافت از قسم افعال	۱۲۴	مصافحہ اور ہاتھوں کا بوسہ لینے کے بیان میں
۱۴۵	ضیافت کے متعلق ترغیب	۱۲۵	مجالس و جلوس کے حقوق
۱۴۶	مہمان کے آداب	۱۲۶	بجوب میں بیٹھنے کی ممانعت
۱۴۶	میزبان کے آداب	۱۲۷	چھینک اور چھینک کے جواب کا بیان
۱۴۷	آداب مہمان	۱۲۸	چھینک پر الحمد للہ کہنا
۱۴۹	متعلقات ضیافت	۱۲۹	چھینک کے وقت منہ ڈھانپنا
۱۵۰	حرف طاء	۱۳۱	چوتھی کتاب حرف صاد
۱۵۰	کتاب الطہارۃ	۱۳۱	کتاب الصيد از قسم اقوال
۱۵۰	باب اول مطلق طہارت کی فضیلت کے بیان میں	۱۳۲	اکمال
۱۵۱	اکمال	۱۳۳	کتاب الصيد از قسم افعال
۱۵۱	باب دوم وضو کے بیان میں	۱۳۳	کتاب الصلح از قسم افعال
۱۶۱	پہلی فصل وضو کے وجوب اور اس کی فضیلت کے بیان میں	۱۳۳	اکمال
۱۵۱	بیان میں	۱۳۳	کتاب الصلح از قسم افعال
۱۵۱	فرغ اول وضو کے وجوب کے بیان میں	۱۳۳	حرف ضاد کتاب الضیافت از قسم اقوال
۱۵۲	تسمیہ کا بیان از حصہ اکمال	۱۳۵	پہلی فصل ضیافت (مہمان نوازی) کی ترغیب کے
۱۵۲	وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھے	۱۳۵	بیان میں
۱۵۳	ہاتھوں کا دھونا از اکمال	۱۳۵	اکمال
۱۵۳	فرغ دوم وضو کے فضائل کے بیان	۱۳۶	فصل دوم آداب ضیافت کے بیان میں

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۷۹	معذوری کی طہارت کا حکم از اکمال	۱۵۳	وضو سے گناہ معاف ہوتے ہیں
۱۸۹	سونے کا حکم	۱۵۵	اکمال
۱۸۹	اکمال	۱۵۶	تکلیف کے باوجود وضو کرنا سبب مغفرت ہے
۱۸۱	خون نکلنے کا بیان	۱۵۷	فصل دوم وضو کے آداب میں
۱۸۱	اکمال	۱۵۷	تسمیہ اور اذکار
۱۸۱	باب سوم بیت الخلاء، استنجاء اور ازالہ نجاست کے بیان میں	۱۵۸	وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھے
۱۸۱	پہلی فصل بیت الخلاء کے آداب کے بیان میں	۱۵۹	اکمال
۱۸۱	فرع اول پیشاب سے بچنے کے بیان میں	۱۶۱	وضو میں خلل کرنے کا بیان
۱۸۲	پیشاب کے لئے نرم جگہ تلاش کرنا	۱۶۲	اکمال
۱۸۲	اکمال	۱۶۲	اختصاص وضو کے بعد پانی کے چھینے مارنے کا بیان
۱۸۴	دوسری فرع متفرق آداب کے بیان میں	۱۶۲	استنشاق یعنی ناک میں پانی ڈالنے کا بیان
۱۸۴	بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا	۱۶۳	اکمال
۱۸۶	اکمال	۱۶۳	اسبغ (وضو پورا کرنے) کا بیان
۱۸۸	دوسری فصل ممنوعات بیت الخلاء	۱۶۵	متفرق آداب از اکمال
۱۸۸	قضائے حاجت کے دوران قبلہ رخ بیٹھنے کی ممانعت	۱۶۶	مسواک کا بیان
۱۸۹	اکمال	۱۶۹	اکمال
۱۹۰	سورخ میں پیشاب کرنے کا حکم	۱۶۹	مسواک کی تاکید
۱۹۰	اکمال	۱۷۱	آداب متفرقہ
۱۹۰	قبر پر پیشاب کرنے کا حکم	۱۷۲	مباحات وضو
۱۹۱	راستے اور سایہ دار جگہ میں پیشاب کرنے کا حکم	۱۷۲	اکمال
۱۹۱	اکمال	۱۷۳	فصل سوم ممنوعات وضو کے بیان میں
۱۹۱	جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم	۱۷۴	اکمال
۱۹۲	اکمال	۱۷۴	فصل چہارم نواقض وضو کے بیان میں
۱۹۲	جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم	۱۷۶	اونٹ کے گوشت اور آگ سے پکی ہوئی چیز کا حکم
۱۹۲	اکمال	۱۷۶	اکمال
۱۹۲	تیسری فصل ازالہ نجاست کے بیان میں	۱۷۷	شرمگاہ کے چھونے کا حکم از اکمال
۱۹۳	برتن پاک کرنے کا بیان	۱۷۹	اونٹ کا گوشت کھانے کا حکم از اکمال
۱۹۳	اکمال	۱۷۹	جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے کھانے کا حکم از اکمال
۱۹۳	متفرقات از اکمال	۱۷۹	متعلقات فصل

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۱۵	حرف الطاء کتاب الطہارت از قسم افعال	۱۹۵	باب چہارم موجبات غسل اور آداب غسل میں
۲۱۵	باب مطلق طہارت کی فضیلت کے بیان میں	۱۹۵	حمام میں داخل ہونے کے آداب
۲۱۵	باب وضو کا بیان وضو کی فضیلت	۱۹۵	فصل اول موجبات غسل کے بیان میں
۲۱۷	وضو کے فرائض	۱۹۷	اکمال
۲۱۹	اہتمام کے ساتھ ایڑیوں کو دھونے کا حکم	۱۹۷	عورت کے غسل کرنے کا بیان از اکمال
۲۲۱	آداب وضو	۱۹۹	آداب غسل
۲۲۲	داڑھی کا تین بار خلال کرنا	۲۰۰	اکمال
۲۲۳	انگلیوں کا خلال کرنا	۲۰۱	فصل دوم حمام میں داخل ہونے کا بیان
۲۲۴	وضو کا مسنون طریقہ	۲۰۳	اکمال
۲۲۶	اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا	۲۰۴	باب پنجم پانی، تیمم، موزوں پر مسح کرنا
۲۲۷	سر کے مسح کے لئے نیا پانی	۲۰۴	حیض، استحاضہ، نفاس اور دباغت کے بیان میں
۲۳۰	ناک کو چھانڑنا	۲۰۴	فصل اول پانی کے بیان میں
۲۳۳	مسواک کا بیان	۲۰۵	اکمال
۲۳۳	رات کو سوتے وقت مسواک کرنا	۲۰۶	فرع جانور کے جھوٹے کے بیان میں
۲۳۴	عمامہ پر مسح کرنے کا بیان	۲۰۶	اکمال
۲۳۵	وضو کے متعلقہ اذکار	۲۰۷	فصل دوم تیمم کے بیان میں
۲۳۸	متفرق آداب	۲۰۷	اکمال
۲۳۸	مباحات وضو	۲۰۸	فصل سوم موزوں پر مسح کرنے کا بیان
۲۳۹	مکرہات وضو	۲۰۸	اکمال
۲۴۱	متعلقات وضو	۲۰۹	فصل چہارم حیض، استحاضہ اور نفاس کے بیان میں
۲۴۲	فصل وضو کو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں	۲۰۹	حیض
۲۴۳	ندی سے وضو واجب ہے	۲۱۰	اکمال
۲۴۶	نماز میں ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۲۱۰	استحاضہ کا بیان
۲۴۷	ان چیزوں کا بیان جن سے وضو نہیں ٹوٹتا	۲۱۱	اکمال
۲۴۹	بیوی کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۲۱۱	استحاضہ کے نماز کا طریقہ
۲۵۰	آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۲۱۲	نفاس اور حیض کے بعض احکام
۲۵۲	اونٹ کے گوشت سے وضو لازم نہیں	۲۱۳	اکمال
۲۵۵	میٹھی چیز کھانے کے بعد کلی کرے	۲۱۳	فصل پنجم دباغت کے بیان میں
۲۵۶	باب قضائے حاجت ... استنجا اور نجاست زائل کرنے	۲۱۴	اکمال

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۸۳	عسل مسنون		کے بیان میں
۲۸۳	باب پانی، برتن، تیمم، مسح، حیض، نفاس، استحاضہ اور طہارت معذور کے بیان میں	۲۵۶	قضائے حاجت کے آداب
۲۸۳	فصل پانی کے بیان میں	۲۵۷	پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے عذاب قبر
۲۸۴	سمندر کا پانی پاک ہے	۲۵۸	قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجا کرنے کی ممانعت
۲۸۶	متعلقات پانی	۲۶۰	بیت الخلاء کے متعلقات
۲۸۶	مستعمل پانی کا بیان	۲۶۱	استنجا کا بیان
۲۸۷	درندوں کے جھوٹے پانی کا بیان	۲۶۱	قضائے حاجت کے بعد استنجا
۲۸۸	مراہیل حسن بصری	۲۶۲	ازالہ نجاست اور بعض اقسام نجاست
۲۸۸	برتنوں کا بیان	۲۶۳	چھوٹے بچوں کا پیشاب بھی ناپاک ہے
۲۸۹	متعلقات انجاس	۲۶۴	چوہا تیل میں گر جائے تو؟
۲۹۰	فصل تیمم کے بیان میں	۲۶۶	پیشاب اور عذاب قبر
۲۹۰	وضو اور غسل کا تیمم ایک طرح ہے	۲۶۶	مانع چیزوں کی نجاست
۲۹۲	پاک مٹی پانی کے قائم مقام ہے	۲۶۷	منی زائل کرنے کا بیان
۲۹۲	حیض و نفاس والی بھی تیمم کرے	۲۶۸	دباغت کا بیان
۲۹۴	فصل موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۲۶۸	منی ناپاک ہے، پاک کرنے کا طریقہ
۲۹۶	موزے پر مسح کی مدت	۲۶۹	باب موجبات غسل آداب غسل
۲۹۷	مدت مسح کی ابتداء و انتہاء	۲۶۹	حمام میں داخل ہونے کا بیان
۲۹۹	موزوں پر مسح کے بارے میں عمل رسول ﷺ	۲۶۹	موجبات غسل
۳۰۰	پیشانی کی مقدار سر پر مسح	۲۷۱	مجاہمت سے غسل واجب ہے
۳۰۲	خلاء میں بھی موزوں پر مسح	۲۷۱	احکام سے عورت پر بھی غسل واجب ہے
۳۰۳	موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ	۲۷۲	آداب غسل
۳۰۴	طہارت معذور	۲۷۳	غسل جنابت میں احتیاط
۳۰۵	فصل حیض نفاس اور استحاضہ کے بیان میں	۲۷۴	واجب غسل
۳۰۵	حیض	۲۷۵	ممنوعات غسل
۳۰۵	حیض سے پاک ہونے کے بعد نماز	۲۷۶	متعلقات غسل
۳۰۶	استحاضہ کا علاج کرنا	۲۷۷	گرم پانی سے غسل کرنا
۳۰۷	تیمم حیض	۲۷۸	حمام میں داخل ہونے کا بیان
۳۰۸	نفاس کا بیان	۲۷۹	جنس کے احکام آداب اور مباحات
		۲۸۱	حالت اعتکاف میں سر دھونا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۲۵	کنائی طلاق کی ایک صورت	۳۰۸	استحاضہ کا بیان
۳۲۶	عورت خیار طلاق استعمال کرے تو؟	۳۰۹	استحاضہ کی نماز کا طریقہ
۳۲۷	ممنوعات طلاق	۳۱۰	مستحاضہ والی ایام حیض میں نماز چھوڑ دے
۳۲۸	آداب طلاق	۳۱۰	عورت کے غسل کرنے کا بیان
۳۲۸	ملک نکاح سے قبل طلاق دینے کا بیان	۳۱۲	کتاب دوم از حرف طاء
۳۲۹	غلام کی طلاق کا بیان	۳۱۲	کتاب الطلاق از قسم اقوال
۳۳۰	احکام طلاق کے متعلقات	۳۱۲	فصل اول طلاق کے احکام اور اس کے متعلقات کے
۳۳۰	طلاق یافتہ عورت کے نان نفقہ اور رہائش کا بیان		بیان میں
۳۳۲	فصل عدت حلالہ استبراء اور رجعت کے بیان میں عدت	۳۱۲	فرع اول احکام کے بیان میں
۳۳۳	حلالہ کی عدت کا بیان	۳۱۳	اکمال
۳۳۵	عدت وفات	۳۱۴	بغیر نکاح کے طلاق واقع نہیں ہوگی
۳۳۶	عدت وفات میں زینت اختیار کرنا ممنوع ہے	۳۱۵	طلاق کے ساتھ انشاء اللہ کہنے سے طلاق نہ ہوگی
۳۳۷	عدت مفقود	۳۱۶	فرع دوم عدت استبراء اور حلال کرنے کا بیان
۳۳۸	مفقود کی بیوی کا فیصلہ کس طرح ہو؟	۳۱۶	اکمال
۳۳۹	باندی کی عدت کا بیان	۳۱۶	عدت طلاق اور مہر طلاق
۳۴۰	استبراء کا بیان	۳۱۷	اکمال
۳۴۰	حاملہ باندی سے استبراء سے قبل جماع ممنوع ہے	۳۱۷	استبراء کا بیان
۳۴۱	حلالہ کا بیان	۳۱۸	اکمال
۳۴۲	تین طلاق دینے والے پر ناراضگی	۳۱۹	حلالہ کا بیان
۳۴۳	رجعت کا بیان	۳۱۹	اکمال
		۳۲۰	مطابق عورت پہلے شوہر کے لئے کب حلال ہوگی؟
		۳۲۰	باندی کی طلاق کا بیان
		۳۲۱	اکمال
		۳۲۱	فصل دوم ترہیب عن الطلاق کا بیان
		۳۲۲	اکمال
		۳۲۲	کتاب الطلاق از قسم افعال
		۳۲۲	احکام طلاق
		۳۲۲	عورت اختیار استعمال نہ کرے؟
		۳۲۳	بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کا حکم

بکریٹریٹ
پرنٹنگ

فہرست عنوانات..... حصہ دہم

۳۵۷	دوا عرق النساء	۳۳۵	عریضہ از مترجم
۳۵۷	الاکمال	۳۳۶	کتاب الطب والرقی والطاعون من قسم الاقول و فی غلثہ
۳۵۸	الحی بخار		البواب الباب الاول فی الطب و فی فصلان الفصل الاول فی
۳۵۸	الاکمال		الترغیب و فی ذکر الادویۃ
۳۵۹	متفرق دوائیں	۳۳۶	علاج امراض جسمانی، جھاڑ پھونک اور طاعون سے متعلق
۳۶۰	الحبۃ السوداء کلونجی		احادیث قولیہ
۳۶۰	الاکمال	۳۳۶	پہلا باب : طلب (علاج الامراض)
۳۶۰	لیموں اور ناشپاتی	۳۳۶	فصل اول (علاج کی) ترغیب میں
۳۶۱	الاکمال	۳۳۷	الاکمال
۳۶۱	التریب کشش	۳۳۸	التداوی بالقرآن علاج بالقرآن
۳۶۱	الاکمال	۳۳۸	الاکمال
۳۶۲	الاکمال	۳۳۸	حجامت کے ذریعہ علاج کروانا
۳۶۲	الدباء والعدس کدوس اور دال	۳۵۲	جمہرات کو حجامت کی ممانعت
۳۶۲	الاکمال	۳۵۲	متفرق دوائیں، لدود، سعوط وغیرہ
۳۶۳	اتین انجیر کا ذکر اکمال میں سے	۳۵۲	ائمہ
۳۶۳	متفرق اشیاء	۳۵۳	شہد کی فضیلت
۳۶۳	صبح کا بہترین کھانا	۳۵۳	الاکمال
۳۶۳	اگر شربت میں کھی گرجائے	۳۵۴	التداوی بالصدقة صدقہ سے علاج
۳۶۵	دوسری فصل ممنوع معالجات میں اور جذام کی خوفناکی سے متنبہ کرنے میں	۳۵۵	اتمر کھجور
۳۶۶	الاکمال	۳۵۵	الاکمال
۳۶۶	الجذوم جذام کی بیماری والا	۳۵۷	البلدن دودھ
۳۶۶	الاکمال	۳۵۷	الاکمال
۳۶۶		۳۵۷	الطیب بغیر علم بغیر جانے علاج کرنا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۸۳	البط ... چیر الگانا	۳۶۷	دوسرا باب دم کر کے جھاڑ پھونک کے بیان میں
۳۸۳	الامراض (النفوس) مختلف بیماریاں (نقرس)	۳۶۷	پہلی فصل اس کی جواز کے بارے میں
۳۸۳	جدام کوڑھ	۳۷۰	الاکمال
۳۸۵	جدامی شخص کے ساتھ کھانا	۳۷۰	تعبیر الولادة ولادت کی مشکل
۳۸۶	حجی بخار	۳۷۰	العین من الاکمال نظر بد کا ذکر
۳۸۷	فصل فی الرقی المحمودۃ	۳۷۱	اچھی چیز دیکھ کر ماشاء اللہ کہے
۳۸۷	بخار کے لئے مخصوص دعا	۳۷۲	قتل الحیات من الاکمال
۳۹۱	الرقی المذمومۃ ناپسندیدہ جھاڑ پھونک	۳۷۲	ذکر سانپوں کے مارنے کا اکمال میں سے
۳۹۲	الکتب الرابع من حروف الطاء	۳۷۲	الرقی الامور متعدده مد اکمال میں سے
۳۹۳	الاکمال	۳۷۲	متعدد امور کے لئے جھاڑ پھونک کا بیان
۳۹۴	اکمال	۳۷۳	دوسری فصل جھاڑ پھونک سے ڈرانے کے بیان میں
۳۹۴	الاکمال	۳۷۵	الاکمال
۳۹۵	الاکمال	۳۷۵	تیسرا باب طاعون اور آفت سماوی کے بیان میں
۳۹۵	العدوی	۳۷۶	مدینہ منورہ کی وباء منتقل ہونا
۳۹۶	الاکمال	۳۷۷	الاکمال
۳۹۷	کتاب الطیرۃ والقال والعدوی من قسم الافعال	۳۷۷	بیماری کا عذاب ہونا
۳۹۷	بدشگونئی، نیک شگون اور چھوت چھات کی روایات جو	۳۷۸	کتاب الطب
	از قبیل افعال ہوں	۳۷۸	علاج کی ترغیب
۳۹۸	کسی بھی چیز میں نحوست نہ ہونا	۳۷۹	الادویۃ المفردۃ، الحمیۃ مفرد دوائیں پرہیز
۳۹۹	ذیل الطیرہ	۳۷۹	ترک الحمیۃ ترک پرہیز
۳۹۹	حرف لطاء کتاب النظہار من قسم الافعال	۳۷۹	الزیت زیتون کا تیل
۴۰۱	حرف العین	۳۸۰	البط ... چیر الگانا
۴۰۱	کتاب العلم	۳۸۱	شہد
۴۰۱	باب اول علم کی ترغیب کے بارے میں	۳۸۱	الکلی داغ لگانا
۴۰۲	نفع بخش اور نقصان دہ علم	۳۸۱	الحقنہ
۴۰۵	علم کی مجلس جنت کے باغات	۳۸۱	الحجائۃ حجائت
۴۰۶	علماء کے قلم کی سیاہی	۳۸۲	ذیل الحجائۃ
۴۰۷	ایک عالم ہزار عابد سے افضل	۳۸۲	ممنوع علاج
۴۰۹	فرشتوں کا پیر بچھانا	۳۸۳	مکروہ الادویۃ ناپسندیدہ دوائیں

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۴۴۳	فصل اول روایت حدیث اور آداب کتابت کے	۴۱۰	دین کی سمجھ عطیہ خداوندی ہے
۴۴۴	بیان میں	۴۱۳	علم کی بدولت بادشاہت
۴۴۵	حدیث پڑھنے والوں کے حق میں دعا	۴۱۴	بے علم کا اللہ کی نظر میں حقیر ہونا
۴۴۵	اسرائیلی روایات	۴۱۶	حصہ اکمال
۴۴۵	اکمال	۴۱۶	انبیاء علیہم السلام کی رفاقت
۴۴۶	چالیس حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت	۴۱۷	علم کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نفل سے افضل
۴۴۷	تبلیغ علم کی فضیلت	۴۲۱	علماء کی زیارت کی فضیلت
۴۵۰	جھوٹی حدیث بیان کرنے پر وعید	۴۲۲	علم نجات کا راستہ ہے
۴۵۲	عالم اور متعلم کے آداب از اکمال	۴۲۳	علماء دین کے محافظ ہیں
۴۵۳	طالب علم کا استقبال کرو	۴۲۵	دین کے احکام سمجھنے کی اہمیت
۴۵۵	کتابت اور مراسلت کا بیان	۴۲۶	باب دوم آفات علم اور علم پر عمل نہ کرنے والے کے متعلق وعید کا بیان
۴۵۶	اکمال	۴۲۸	علم پر عمل نہ کرنے پر وعید
۴۵۶	فصل دوم متفرق آداب کے بیان میں	۴۲۸	عالم کی موت زوال علم کا سبب ہے
۴۵۷	طالب علم کو مرحبا کہنا	۴۳۰	علم کا چھپانا خیانت ہے
۴۵۹	حرف عین کتاب العلم از قسم افعال	۴۳۱	علماء کا بگڑنا خطرناک ہے
۴۵۹	باب علم کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں	۴۳۲	بے عمل واعظ کا انجام
۴۶۰	علم دین ہدایت کا ذریعہ ہے	۴۳۳	حصول علم میں اخلاص نیت
۴۶۳	علم میں مہارت جہاد سے افضل ہے	۴۳۴	حصہ اکمال
۴۶۳	علماء کا ختم ہونا ہلاکت ہے	۴۳۴	گمراہ کن حکمران
۴۶۳	کتابت علم کی ترغیب	۴۳۵	علم کا حصول رضاء الہی کے لئے ہو
۴۶۵	باب علماء سوسے بچنے اور آفات علم کے بیان میں	۴۳۷	دین کے ذریعہ دنیا حاصل کرنے کی ممانعت
۴۶۷	بے عمل عالم کی مذمت	۴۳۸	سخت عذاب کا ہونا
۴۶۸	عالم باعمل ہو	۴۳۹	علماء کو مغالطہ میں ڈالنے کی مذمت
۴۷۰	فصل علوم مذمومہ اور مباحہ کے بیان میں	۴۴۱	قیامت کی علامات
۴۷۰	علم نجوم	۴۴۲	علم چھپانے کا برا انجام
۴۷۲	علم نسب کا بیان	۴۴۲	علوم مذمومہ کا بیان
۴۷۲	قصہ گو کا بیان	۴۴۳	حصہ اکمال
۴۷۳	علم نجوم کے بیان میں	۴۴۳	باب سوم آداب علم کے بیان میں
۴۷۴	علم باطن کا بیان		

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۴۹۷	ترغیب عتق کا بیان	۴۷۴	باب علم اور علماء کے آداب کے بیان میں
۴۹۸	فصل عتق کے احکام کے بیان میں	۴۷۴	فصل روایت حدیث کے بیان میں
۴۹۸	ولاء کا بیان	۴۷۷	کتاب حدیث میں احتیاط
۵۰۰	حق و لاء فروخت کرنے کی ممانعت	۴۷۸	نااہل سے بات چھپانا
۵۰۲	استیلاء	۴۷۹	جھوٹی روایت کا بیان
۵۰۳	ام ولد کا بیان	۴۸۰	علم کے متفرق آداب
۵۰۵	مشترک غلام کو آزاد کرنے کا بیان	۴۸۱	اتفاق رائے پیدا کرنا
۵۰۵	مدبر کا بیان	۴۸۳	علماء کا باوقار ہونا
۵۰۶	احکام کتابت	۴۸۵	آداب کتابت
۵۰۷	بدل کتاب پوری طرح رد کرنے کے بعد آزاد ہونا	۴۸۷	لکھنے کے آداب کا ذکر
۵۰۹	احکام متفرقہ	۴۸۸	الکتاب الثانی از حرف عین کتاب العتق از قسم اقوال
۵۱۱	کتاب العادیہ از قسم اقوال	۴۸۸	فصل اول غلام آزاد کرنے کی ترغیب اور احکام کے
۵۱۱	اکمال		بیان میں
۵۱۱	کتاب العادیہ از قسم افعال	۴۸۹	حصہ اکمال
۵۱۲	کتاب العظمہ از قسم اقوال	۴۹۰	غلام آزاد کرنے کے آداب از حصہ اکمال
۵۱۲	قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے	۴۹۰	غلام آزاد کرنے کے احکام از حصہ اکمال
۵۱۳	حصہ اکمال	۴۹۲	فصل دوم آزادی کے متعلق احکام حق و لاء
۵۱۳	فرشتوں کی تسبیحات	۴۹۳	حصہ اکمال
۵۱۵	نور کے ستر ہزار پردے	۴۹۴	جھوٹی نسبت پر وعید
۵۱۶	کتاب العظمہ از قسم افعال	۴۹۴	ام ولد کا بیان
۵۱۶	تعظیم کا بیان از قسم افعال	۴۹۵	حصہ اکمال
۵۱۸	کتاب الاول از حرف غین	۴۹۵	کتابت کا بیان
۵۱۸	کتاب الغزوات از قسم اقوال	۴۹۵	حصہ اکمال
۵۱۸	غزوہ بدر	۴۹۶	تدبیر غلام
۵۱۸	کعب بن اشرف کا قتل	۴۹۶	حصہ اکمال
۵۱۸	اکمال	۴۹۶	متفرق احکام
۵۱۹	غزوہ احد کا بیان	۴۹۷	منوعات عتق
۵۲۰	غزوہ احد از اکمال	۴۹۷	اکمال
۵۲۱	غزوہ خندق از اکمال	۴۹۷	کتاب العتق از قسم افعال

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۵۲۷	خندق کے موقع پر بجز یہ اشعار	۵۲۱	سریہ بئر معونہ از اکمال
۵۵۰	غزوہ خندق کے موقع پر نمازیں قضاء ہونا	۵۲۲	غزوہ قریظہ و نصیر از اکمال
۵۵۳	غزوہ بنی قریظہ	۵۲۲	غزوہ ذی قرد از اکمال
۵۵۳	حئی بن اخطب کا قتل	۵۲۲	غزوہ حدیبیہ
۵۵۳	غزوہ خیبر	۵۲۲	غزوہ خیبر از اکمال
۵۵۸	اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا	۵۲۲	غزوہ مؤتہ
۵۵۹	باغات بنائی پر دینا	۵۲۳	الاکمال
۵۶۰	غزوہ حدیبیہ	۵۲۳	غزوہ حنین
۵۶۱	حدیبیہ کے مقام پر کرامت کا ظہور	۵۲۳	اکمال
۵۶۳	مراہیل عروہ	۵۲۳	سریہ ابی قتادہ از اکمال
۵۶۶	حدیبیہ کے سفر کا تذکرہ	۵۲۳	غزوہ فتح مکہ از اکمال
۵۶۹	گزوہ فتح مکہ	۵۲۵	سریہ خالد بن ولید از اکمال
۵۷۰	فتح مکہ کے موقع پر سیاہ رنگ کا عمامہ	۵۲۵	اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک معرکہ میں بھیجنا از اکمال
۵۷۲	عبداللہ بن خطل کا قتل	۵۲۵	متعلقات غزوات از اکمال
۵۷۳	عباس رضی اللہ عنہ کا سفر ہجرت	۵۲۵	کتاب الغزوات والوفود از قسم افعال
۵۷۶	آپ علیہ السلام کا کعبہ میں داخل ہونا	۵۲۵	باب رسول اللہ ﷺ کے غزوات بعوث اور مرسلات کے بیان میں
۵۷۸	کعبہ کی چھت پر اذان	۵۲۵	غزوات کی تعداد
۵۷۹	جاہلیت کے مفاخر کا مدفون ہونا	۵۲۶	غزوہ بدر
۵۸۱	کفار کو پناہ دینا	۵۲۹	بدر میں خصوصی دعا
۵۸۲	تتمہ فتح مکہ	۵۳۲	قلیب بدر پر مردوں سے خطاب
۵۸۳	حدود حرم میں قتل کرنا بڑا گناہ ہے	۵۳۲	بدر میں تین آدمیوں کا قتل
۵۸۵	مجاہدہ کی پاسداری	۵۳۳	ابو جہل کا قتل
۵۸۶	ابوسفیان واپس مکہ لوٹ گیا	۵۳۷	زرد رنگ کا عمامہ
۵۸۸	مہربنوت کا دیدار	۵۳۸	غزوہ بدر کے موقع پر قیہ رضی اللہ عنہا کی وفات
۵۸۸	غزوہ حنین	۵۳۹	غزوہ احد
۵۹۰	دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا ثابت قدم رہنا	۵۴۰	راہ خدا میں نسبی رشتہ کی رعایت نہ کرنا
۵۹۱	عباس رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی	۵۴۲	شہید کا مقام جنت میں
۵۹۲	حنین کے موقع پر آپ علیہ السلام کی بردباری	۵۴۷	غزوہ خندق
۵۹۳	ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس خنجر		

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۶۱۶	رسول اللہ ﷺ کے مراسلات اور معاہدہ جات	۵۹۴	غزوہ طائف
۶۱۶	ہرقل کو دعوت اسلام	۵۹۵	غزوہ موتہ
۶۱۹	وفود کا بیان	۵۹۶	برتن پانی سے اہل پڑا
۶۲۰	وفد بنی تمیم	۵۹۸	غزوہ تبوک
۶۲۳	تتمہ وفود	۵۹۹	غزوہ ذات السلاسل
۶۲۵	قتل کعب بن اشرف	۵۹۹	غزوہ ذات الرقاع
۶۲۶	رسول کریم ﷺ کے مراسلات	۶۰۰	جنگ یرموک
۶۲۶	ذی یزین کے نام خط	۶۰۰	غزوہ اوٹاس
۶۲۸	کتاب الثانی از حرف نمین	۶۰۰	غزوہ بنی مصطلق
۶۲۸	کتاب الغضب از قسم اقوال	۶۰۱	سریہ عاصم رضی اللہ عنہ
۶۲۸	حصہ اکمال	۶۰۱	سریہ عاصم رضی اللہ عنہ کے متعلقات
۶۲۹	ناحق زمین غصب کرنے پر وعید	۶۰۱	سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
۶۳۰	زمین غصب کرنے والا لعنت کا مستحق ہے	۶۰۲	سریہ اسامہ رضی اللہ عنہ
۶۳۱	حرف نمین کتاب الغضب از قسم افعال	۶۰۳	آپ علیہ السلام کو افاقہ
		۶۰۳	اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اظہار اطمینان
		۶۰۷	سریہ خالد بن ولید بسوئے اکیدر و مہ الجندل
		۶۰۷	شاہ اکیدر کی گرفتاری
		۶۱۰	حضرت جریر رضی اللہ عنہ
		۶۱۱	حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا سریہ
		۶۱۱	سریہ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ
		۶۱۱	سریہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
		۶۱۲	سریہ معاذ رضی اللہ عنہ
		۶۱۳	سریہ عمرو بن مرہ
		۶۱۳	سریہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
		۶۱۳	سریہ بسوئے بنی قریظہ
		۶۱۳	سریہ بسوئے بنی نضیر
		۶۱۵	سریہ بسوئے بنی کلاب
		۶۱۵	سریہ کعب بن عمیر
		۶۱۵	متعلقات غزوات

Handwritten notes on the left side of the page, including a list of items and some illegible text.

Item	Quantity	Unit	Price	Total
1	100	kg	1000	100000
2	50	kg	500	25000
3	20	kg	200	4000
4	10	kg	100	1000
5	5	kg	50	250
6	2	kg	20	40
7	1	kg	10	10
8	1	kg	10	10
9	1	kg	10	10
10	1	kg	10	10
11	1	kg	10	10
12	1	kg	10	10
13	1	kg	10	10
14	1	kg	10	10
15	1	kg	10	10
16	1	kg	10	10
17	1	kg	10	10
18	1	kg	10	10
19	1	kg	10	10
20	1	kg	10	10

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الکتاب الثالث

حرف ”صاد“..... کتاب الصحبہ..... از قسم اقوال

اس میں چار ابواب ہیں۔

فائدہ:..... فقہی اصطلاح میں ”کتاب“ مسائل کے مستقل مجموعہ کو کہتے ہیں اور محبت کا معنی دوسرے سے دوستی رکھنا اچھا تعلق رکھنا اور خوش اسلوبی سے پیش آنا۔

پہلا باب..... صحبت کی ترغیب کے بیان میں

۲۳۶۲۸۔۔۔۔۔ سب سے افضل عمل محض اللہ کی رضا کے لیے (کسی سے) محبت کرنا اور محض اللہ کی رضا کے لیے (کسی سے) بغض رکھنا ہے

رواہ ابو داؤد عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۹۸ و ضعیف الجامع ۹۹۶

۲۳۶۲۹۔۔۔۔۔ ایسے دو شخص جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں وہ (قیامت کے دن) عرش کے سائے تلے ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۳۶۳۰۔۔۔۔۔ جو لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے وہ عرش کے ارد گرد یا قوت سے بنی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۳۶۳۱۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھنا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۷

۲۳۶۳۲۔۔۔۔۔ اپنے بھائیوں سے زیادہ سے زیادہ دوستی رکھو چونکہ قیامت کے دن ہر مومن کو سفارش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

رواہ ابن النجار فی تاریخہ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۲۸۔

۲۳۶۳۳۔۔۔۔۔ مومنین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اچھائیاں کرو چونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور ہر مومن کو سفارش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ والحاکم فی تاریخہ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲۷ والنزہۃ ۳۱۴/۲۔

۲۳۶۳۴۔۔۔۔۔ میں اپنی بعثت سے تا قیامت ایسے دو بھائیوں کی سفارش کروں گا جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن سلمان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے الضعیفہ ۱۷۲۳۔

۲۳۶۳۵ جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے اللہ کے لئے دوستی شروع کرتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بڑھ دیتے ہیں۔

رواہ ابن ابی الدنيا فی کتاب الاخوان عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۴۹۸۲۔

۲۳۶۳۶ اگر کوئی دو شخص محض اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں ان میں سے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انہیں آپس میں ملا دے گا اور فرمائے گا: یہی وہ شخص ہے جس سے تو محض میرے لیے محبت کرتا تھا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۳۸۰۸۔

۲۳۶۳۷ جو شخص کسی دوسرے شخص سے محبت کرتا ہے فی الواقع وہ اپنے رب تعالیٰ کا اکرام کر رہا ہوتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی امامة

۲۳۶۳۸ جب دو آدمی آپس میں (اللہ کی رضا کے لیے) محبت کرتے ہیں تو ان دونوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت

کرنے والا ہوں۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد وابن حبان والحاکم عن انس

۲۳۶۳۹ جب بھی دو شخص آپس میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہیں (قیامت کے دن) ان کے لیے کرسیاں سجائی جائیں

گی وہ دونوں ان پر بٹھائے جائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابی عییدہ ومعاذ

۲۳۶۴۰ جو شخص ایمان کا ذائقہ چکھنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے کسی دوسرے شخص سے محبت کرے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

جنت میں زبرد کے بالا خانے

۲۳۶۴۱ جنت میں بہت سارے ستون ہیں جو یا قوت کے ہیں ان زبرد کے بالا خانے بنائے گئے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں

اور وہ ایسے چمکدار ہیں جیسے چمکا ہوا ستارہ ان میں وہی لوگ سکونت اختیار کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے

اللہ کی رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں الفت رکھتے ہوں گے۔

رواہ ابن ابی الدنيا فی کتاب الاخوان والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

۲۳۶۴۲ جب بھی دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں پھر ان کی آپس میں جدائی پڑ جاتی ہے یہ جدائی ان میں سے

کسی ایک سے گناہ سرزد ہونے کی وجہ سے پڑتی ہے۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن انس

۲۳۶۴۳ ایمان کے بعد سب سے افضل عمل لوگوں سے دوستی کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی فی مکارم الاخلاق وسعیید بن المنصور عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۹۹۹ والضعیفہ ۱۳۹۵۔

۲۳۶۴۴ اللہ تعالیٰ نیکوکار مسلمان کی وجہ سے اس کے گھر کے سو پرزیوں سے مصیبت دہلا کر دور کر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۱۶۵۱ والضعیفہ ۸۱۵۔

۲۳۶۴۵ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو محض میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میں انہیں اس دن

اپنے سائے تلے رکھوں گا جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ہریرة

۲۳۶۴۶ ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ تم محض اللہ کے لیے محبت رکھو اور محض اللہ کے لیے بغض رکھو۔

رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی فی شعب الایمان عن البراء

۲۳۶۱۵۔ ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے دوستی کی جائے اور اللہ کی رضا کے لیے دشمنی کی جائے اللہ ہی کے لیے محبت کی جائے اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۳۶۱۸۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں عابد سے کہو: تم نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کر کے اپنے نفس کو جلدی راحت تک پہنچایا ہے اور میرے لیے کنارہ کشی اختیار کر کے میرا اعتماد حاصل کیا ہے بھلا تمہارے ذمہ میرا جو عمل تھا اس میں سے کیا کیا ہے؟ عابد نے عرض کیا اے میرے پروردگار! وہ کونسا عمل ہے؟ حکم ہوا: کیا تو نے میری رضا کے لیے کسی سے دشمنی رکھی ہے کیا میری رضا کے لیے کسی سے دوستی رکھی ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة والخطیب عن ابن مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۱۵ والفرد سیہ الضعیفہ ۸۴۔
۲۳۶۱۹۔ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرتا ہے اس کے لیے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ خوش ہو جا اور جنت بھی تجھ پر خوش ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بند نے میرے رضا کے لیے (اپنے بھائی سے) ملاقات کی ہے اس کی مہمان نوازی میرے ذمہ ہے اور میں نے اپنے بندوں کے لیے جنت کی مہمان نوازی کا انتخاب کیا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۸۸۔

دوستی اور دشمنی کا فیصلہ ہو چکا

۲۳۶۲۰۔ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں ان میں سے جن روجوں کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے ان کی آپس میں محبت ہو جاتی ہے (اور جو روحیں) ایک دوسرے کو اجنبی لگتی ہیں وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد عن ابی ہریرة و الطبرانی عن ابن مسعود
۲۳۶۲۱۔ بڑوں سے مجالست کرو علماء سے مسائل دریافت کرو اور دانشوروں کے ساتھ میل جول رکھو۔ رواہ الطبرانی عن ابی جحیفہ
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۲۳۔

۲۳۶۲۲۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقلمندی کی جڑ لوگوں سے دوستی کرنا ہے کوئی شخص مشورہ سے بے نیاز نہیں ہوتا جو لوگ دنیا میں اچھائیاں کرتے ہیں وہ آخرت میں بھی اچھائیوں والے ہوتے ہیں اور جو لوگ دنیا میں برے ہوتے ہیں وہ آخرت میں بھی برے ہوتے ہیں۔
رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرہ ۲۴۶ ضعیف الجامع ۳۰۷۔
۲۳۶۲۳۔ ایک شخص کسی بستی میں اپنے دوست سے ملاقات کرنے کے لئے گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں فرشتہ بھیجا کہ اس سے کہو کہاں کا راہ ہے؟ اس شخص نے جواب دیا اس بستی میں میرا ایک دوست ہے اس سے ملنے آیا ہوں۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارے دوست کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے میں تم اس سے ملنے جا رہے ہو؟ جواب دیا: نہیں۔ البتہ میں اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہوں بلاشبہ اللہ تعالیٰ تجھ سے ایسے ہی محبت کرتا ہے جس طرح تو اپنے دوست سے کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری فی الادب المفرد و مسلم عن ابی ہریرة

۲۳۶۲۴۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوستوں سے ملاقات کرو چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے ملاقات کرتا ہے ستر ہزار فرشتے بطور مشابعت کے اس کے ساتھ چلتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۱۴۔
۲۳۶۲۵۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہے وہ اپنے دوست سے افضل ہوتا ہے۔
رواہ الدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۸۶ و المغیر ۷۲۔

۲۳۶۶۶ جو شخص اپنے دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہے اور اس کے گھر میں کھانا کھاتا ہے تو کھانا کھانے والا کھلانے والے سے افضل ہوتا ہے۔

رواہ الخطیب عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۸۷ و الکشف الالہی ۳۳۱۔

۲۳۶۶۷ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۲۳۶۶۸ بندہ اللہ تعالیٰ کے گمان کے پاس ہوتا ہے اور وہ اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ رواہ ابو الشخ عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۳۸۲۵۔

۲۳۶۶۹ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے انبیاء اور شہداء کو بھی

ان پر رشک آتا ہوگا۔ رواہ الترمذی عن معاذ

۲۳۶۷۰ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو محض میری رضا کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہوں

میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں اور میری رضا کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات

کرتے ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن معاذ

۲۳۶۷۱ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں، میری

محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں صلہ رحمی کرتے ہوں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی

ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل

جول رکھتے ہوں۔ میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے ان کے اس مرتبہ پر انبیاء صدیقین اور

شہداء رشک کرتے ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۲۳۶۷۲ میں اپنے کسی مسلمان دوست (جس سے محض اللہ کے لیے دوستی ہو) کو ایک لقمہ کھانا کھلاؤں یہ مجھے ایک درہم صدقہ کرنے سے

زیادہ محبوب ہے۔ میں اپنے کسی مسلمان دوست کو ایک درہم عطا کروں یہ مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے، میں اپنے مسلمان

دوست کو دس درہم عطا کروں یہ مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ہناد والبیہقی فی شعب الایمان عن بوید قمر سلا

۲۳۵۷۳ یہ کہ میں اپنے مومن بھائی کی کسی کام میں مدد کروں مجھے ماہ رمضان کے روزوں سے اور مسجد حرام میں رمضان بھرا عتکاف کرنے

سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابو العتائم النرسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر

۲۳۶۷۴ جو لوگ آپس میں محبت کرنے والے ہوں ان کی مجلس تنگ نہیں پڑتی۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقنان ۱۶۲، والاسرار المرفوعۃ ۲۰۹

۲۳۶۷۵ اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال عطر فروش اور لوہا ہار کی سی ہے۔ عطر فروش اپنا اثر تمہیں ضرور پہنچاتا ہے یا تو تم اس سے خوشبو

خرید لیتے ہو یا پھر اس کی خوشبو سونگھ لیتے ہو لوہا ہار کی بھٹی یا تو تمہارا گھر ہی جلادیتی ہے یا تمہارے کپڑے جلادیتی ہے یا پھر تمہیں اس کی بدبو سے

دوچار ہونا پڑتا ہے۔ رواہ البخاری عن ابی موسیٰ

۲۳۶۷۶ اچھے ہم نشین کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگرچہ وہ تمہیں اپنی خوشبو نہ بھی دے کم از کم تمہیں اس کی خوشبو تو آ ہی جاتی ہے۔

رواہ ابو داؤد والحاکم عن انس

۲۳۶۷۷ جس شخص نے اللہ کے لیے محبت کی اللہ کے لیے بغض رکھا اللہ کے لیے عطا کیا اور اللہ ہی کے لیے کسی چیز سے منع کیا اس نے اپنا

ایمان مکمل کر لیا۔ رواہ ابو داؤد والضیاء عن ابی امامۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفظ ۵۰۰۰ والنواح ۱۹۶۳۔

۲۳۶۷۸... جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ انہی کے زمرہ (جماعت، گروہ) کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

رواہ الطبرانی والضیاء عن ابی قرصافة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۷۲ وضعیف الجامع ۵۳۴۳۔

۲۳۶۷۹... جو شخص ایمان کی حلاوت پانا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ بخش اللہ کی رضا کے لیے دوسروں سے محبت کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی ہریرة

۲۳۶۸۰... جس نے جس قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر والطرانی فی الاوسط عن حذیفة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۳۷۸، والتذکرۃ ۱۰۱۔

۲۳۶۸۱... جس شخص نے جس قوم کے ساتھ شمولیت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے جس شخص نے کسی مسلمان کو بادشاہ کی رضا کے لیے ڈرایا

دھمکایا اسے قیامت کے دن اسی کے ساتھ لایا جائے گا۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۵۳۳۶۔

۲۳۶۸۲... آدمی کا اپنے دوست کی طرف شوق سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے اعتکاف سے افضل ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۵۹۵۹۔

۲۳۶۸۳... آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے دوست سے زیادہ ہے زیادہ اچھائی کرے۔ رواہ ابن ابی الدنیاء فی الاخوان عن سهل بن سعد

کلام:..... حدیث موضوع ہے دیکھئے سنی المطالب ۵۷۵۵ والتذکرۃ الموضوعات ۲۰۴۔

۲۳۶۸۴... آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل والبیہقی واصحاب السنن الاربعۃ عن انس والبیہقی عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۹۴

۲۳۶۸۵... آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا اور اس کے لیے وہی ہے جو وہ کماتا ہے۔

رواہ الترمذی عن انس وابو داؤد رقم ۵۱۰۵

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الترمذی ۴۱۷۰ وضعیف الجامع ۵۹۲۳

فائدہ:..... حدیث کے دوسرے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جو عمل کرتا ہے اسی کا اسے بدلہ ملے گا۔ از مترجم

۲۳۶۸۶... تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن انس واحمد بن حنبل وابن حبان عن ابی ذر

۲۳۶۸۷... ایک دوسرے سے بغض نہ کرو ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، ایک دوسرے پر فخر مت کرو اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

رواہ مسلم عن ابی ہریرة

الاکمال

۲۳۶۸۸... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرنا فرض ہے اور اللہ کے لیے بغض رکھنا بھی فرض ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۳۶۸۹... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں دو دو بھائی بھائی بن جاؤ۔

رواہ الحسن بن سفیان وابو نعیم فی المعرفة عن عبدالرحمن بن عویم بن ساعدة

۲۳۶۸۹۰... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے دو شخص اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہوں گے جس دن کہ اس کے سائے کے سوا

کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ وعبادة بن الصامت

۲۳۶۸۹۱ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرنے والے لوگ اللہ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا لوگوں پر سخت گھبراہٹ چھائی ہوگی حالانکہ انھیں ذرہ برابر گھبراہٹ نہیں ہوگی، لوگ سخت خوفزدہ ہوں گے جبکہ وہ بے خوف ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

اللہ کے لئے محبت کرنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے

۲۳۶۹۲ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے لوگ میرے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن میرے

سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والطرانی وابو نعیم فی الحلیة عن العریاض ۲۳۶۹۳ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے ہوں وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور عرش کے سائے تلے

ہوں گے جس دن اللہ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت ۲۳۶۹۴ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپس میں محبت کرنے والے نور کے منبروں پر برابر جمان ہوں گے ان پر شہداء اور صالحین کو رشک آتا ہوگا۔

رواہ الحاکم عن معاذ وابن النجار عن جابر

۲۳۶۹۵ آپس میں محبت کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا ان کے لئے نور کی کرسیاں سجائی جائیں گی رب تعالیٰ کے پاس ان کے یوں بیٹھنے پر صدیقین، نبیین اور شہداء کو رشک آئے گا۔

رواہ عبد اللہ احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابو یعلیٰ والبیہقی فی شعب الایمان والحاکم وابن عساکر عن معاذ بن جبل ۲۳۶۹۶ آپس میں محبت کرنے والے لوگ قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا

وہ نور کی بنی ہوئی کرسیوں پر برابر جمان ہوں گے جبکہ ان کے اس مرتبہ پر نبیین اور صدیقین کو رشک آتا ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۳۶۹۷ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکو کار بندے ہیں جو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء بلکہ انبیاء و شہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ قیامت کے دن اللہ

تعالیٰ کے پاس قریب تر بیٹھے ہوں گے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ہیں اور یہ مختلف علاقوں اور قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے جبکہ ان کا

آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہوگا لیکن باہمی رشتہ سے کتر نہیں ہوں گے وہ آپس میں صلہ رحمی کرتے ہوں گے، وہ دنیا میں ایک دوسرے سے منہ نہیں

موڑتے ہوں گے، وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں پر نور کے چراغ روشن کیے ہوں

گے، ان کے لیے رب تعالیٰ کے سامنے موتیوں کے چمکتے ہوئے منبر سجائے جائیں گے، لوگوں پر سخت گھبراہٹ طاری ہوگی جبکہ وہ گھبراہٹ کا شکار

نہیں ہوں گے لوگ خوفزدہ ہوں گے جبکہ وہ بے خوف ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والطرانی والبیہقی فی الاسماء عن ابی مالک الاشعری

۲۳۶۹۸ میں کسی ایسے مسلمان دوست (جس سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی ہو) کو ایک لقمہ کھانا کھاؤں یہ مجھے ایک درہم صدقہ

کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور یہ کہ میں مسلمان دوست کو ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور یہ کہ

میں مسلمان دوست کو دس درہم عطا کروں مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ الحاکم عن ابن عبد

۲۳۷۰۰ اللہ تعالیٰ کے کچھ (نیکو کار) بندے ہیں جو قیامت کے دن عرش کے سائے تلے نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء کو رشک آئے گا، یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی سعید

۲۳۷۰۱ یقیناً اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء بلکہ انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کا آپس میں مالی لین دین ہوگا، بخدا! ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے جب لوگ نہایت خوفزدہ ہوں گے انھیں کسی قسم کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا جب لوگ حزن و ملال میں ہوں گے یہ بے خوف ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ ہی حزن و ملال۔

رواہ ہناد و ابن جریر و ابونعیم فی الحلیة و البیہقی فی شعب الایمان عن عمر

۲۳۷۰۲ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آئے گا، وہ بغیر کسی قسم کے مالی لین دین یا نسبی تعلق کے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ان کے چہروں سے نور کے شعلے بٹ رہے ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، جب لوگوں پر خوف طاری ہوگا وہ بے خوف ہوں گے جب لوگ حزن و ملال میں ڈھے ہوئے ہوں گے انھیں کسی قسم کا حزن و ملال نہیں ہوگا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ ہی حزن و ملال۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان و ابن جریر و البیہقی فی شعب الایمان و سعید بن منصور عن ابی ہریرة

۲۳۷۰۳ اے لوگو! سنو، سمجھ لو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ہیں وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء بلکہ انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ اللہ جل شانہ کے قریب تر بیٹھے ہوں گے وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں کوئی نہیں جانتا ہوگا، ان کا تعلق دروازے کے قبائل سے ہوگا، ان کا آپس میں کوئی قریبی رشتہ نہیں ہوگا، وہ محض اللہ عزوجل کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوں گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر سجائے گا، وہ ان منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان کے کپڑے نور کے ہوں گے ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے، جب لوگوں پر خوف طاری ہوگا تو وہ بے خوف ہوں گے، جب لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے تو انھیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان و الحکیم و ابن عساکر عن ابی مالک الاشعری

۲۳۷۰۴ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا نور کی لٹیس ان کے چہروں پر چھائی ہوں گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے۔ رواہ الطرانی عن ابی امامة

نور کے منبروں پر بیٹھنے والے

۲۳۷۰۵ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کی دائیں طرف کچھ لوگ بیٹھے ہوں گے، جبکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، یہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان کے چہرے نور سے اُٹے پڑے ہوں گے، یہ لوگ نہ تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء ہوں گے اور نہ ہی صدیقین۔

بلکہ وہ یہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس ۲۳۷۰۶
 آپس میں محبت کرنے والے لوگوں کے جنت میں بالا خانے سامنے دکھائی دیتے ہوں گے وہ یوں لگیں گے جیسے شرقی یا غربی چمکتا ہوا ستارہ پوچھا جائے گا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا جائے گا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے تھے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

کلام..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعملہ ۱۲۷۔

۲۳۷۰۷۔ آپس میں محبت کرنے والوں کے بالا خانے سرخ یا قوت کے ستونوں پر بنے ہوں گے ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، جب یہ لوگ اہل جنت کی طرف جھانک کر دیکھیں گے ان کا حسن جنت کی چمک دمک میں اضافہ کر دے گا جس طرح سورج اہل دنیا کو روشن کر دیتا ہے، اہل جنت کہیں گے چلو تاکہ ہم ان لوگوں کا دیدار کر لیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں انھوں نے سبز ریشم کے کپڑے زیب تن کیے ہوں گے، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں۔

رواہ الحکیم و ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان و ابن عساکر عن ابن مسعود

۲۳۷۰۸۔ جنت میں سونے کے ستون ہیں جن پر زبرد کے بالا خانے بنے ہوئے ہیں یہ بالا خانے اہل جنت کے لیے یوں چمک رہے ہوں گے جیسے آسمان تلے فضا میں چمکتا ہوا ستارہ، یہ بالا خانے ان لوگوں کے لیے ہوں گے جو آپس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہوں گے۔ رواہ ابو الشیخ عن ابی ہریرہ

۲۳۷۰۹۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو نہ انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء قیامت کے دن ان کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے، ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے قیامت کے دن وہ فرح اکبر (بڑی پریشانی اور گھبراہٹ) سے بے خوف ہوں گے۔ ان کا تعلق مختلف قبائل سے ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۳۷۱۰۔ میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہیں۔ رواہ البیہقی عن عبادۃ بن الصامت

۲۳۷۱۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہیں میری محبت واجب ہو چکی ہے ان لوگوں کے لیے جو میری رضا کے لیے آپس میں الفت کرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۳۷۱۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۳۷۱۳۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوں کوئی مومن مرد اور مومن عورت نہیں جن کے تین نابالغ حقیقی بچے والدین سے پہلے وفات پا چکے ہوں الا یہ کہ اللہ تعالیٰ والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن عمرو بن عسبہ

۲۳۷۱۴۔ مختلف قبائل سے کچھ لوگ آئیں گے جن کی آپس میں کوئی قریب کی رشتہ داری نہیں ہوگی، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس

میں محبت کرتے ہوں گے اور اللہ کی رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر سجائے گا پھر انہیں ان پر بھادے گا اس دن لوگوں پر (سخت) گھبراہٹ طاری ہوگی جب کہ یہ لوگ گھبراہٹ سے مستحی ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہوں گے جن پر کوئی خوف اور غم و ترن نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر عن ابی مالک الاشعری

۲۳۷۱۵ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے وہ قیامت کے دن سب سے پہلے حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔
رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

جنت میں اعلیٰ درجات

۲۳۷۱۶ جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوست سے محبت کی اور کہا: میں اللہ تعالیٰ کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور ان دونوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب کی بنسبت محبت کا درجہ اعلیٰ ہوتا ہے۔
رواہ البخاری فی الادب المفرد عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۸۳۔
۲۳۷۱۷ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی کو اپنا دوست بنایا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں، جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں ان دونوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو ان میں سے زیادہ محبت کرنے والا ہوگا۔
رواہ ابو الشیخ عن انس

۲۳۷۱۸ جو بھی دو شخص عاقلانہ طور پر محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں ان میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو ان میں سے زیادہ محبت کرنے والا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۳۷۱۹ ایک شخص کسی دوسری بستی میں اپنے دوست سے ملاقات کرنے چلا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بھیج دیا، جب وہ شخص فرشتے کے پاس پہنچا فرشتے نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے شخص نے جواب دیا: اس بستی میں میرا ایک دوست ہے اس سے ملاقات کے ارادہ سے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا اس کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کی پاسداری تم کرنا چاہتے ہو؟ جواب دیا نہیں البتہ میں محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں جو تیرے پاس بھیجا گیا ہوں، تمہیں اطلاع دینے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے اسی طرح محبت کرتے ہیں جس طرح تو اپنے دوست سے محبت کرتا ہے۔
رواہ احمد بن حنبل و اہناد و البخاری فی الادب المفرد و مسلم و ابن حبان و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

فائدہ: ۲۳۶۶۳ نمبر پر یہ حدیث گزری چکی ہے۔
۲۳۷۲۰ کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے کچھ لوگوں کی خبر نہ دوں؟ نبی جنت میں، صدیق جنت میں، شہید جنت میں، نومولود جنت میں اور وہ شخص بھی جنت میں جائے گا جو شہر کے کسی کو نے میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہو۔
راہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۳۷۲۱ جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے دوست سے ملاقات کرتا ہے الایہ کہ آسمان میں ایک منادی اعلان کرتا ہے: جس طرح تو خوش سے اسی طرح جنت بھی تجھ پر خوش سے، اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری زیارت کی ہے اس کی مہمانی میرے ذمہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی مہمانی صرف اور صرف جنت ہے۔
رواہ ابو یعلیٰ و ابو نعیم فی الحلیة و ابن النجار و سعید بن منصور عن انس

۲۳۷۲۲ اے ابو زین! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان دوست کی زیارت کے لیے چلتا ہے اس کے ساتھ بطور مشایعت کے ستر ہزار فرشتے

چلتے ہیں اور اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: یا اللہ جس طرح اس نے صلہ رحمی کی ہے تو بھی اس کے ساتھ اچھائی والا معاملہ کر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی رزین العقیلی

۲۳۷۲۳ اہل جنت جنتی سوار یوں پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے ان سوار یوں پر دبیز زینیں سجائی ہوں گی علیین والے اپنے سے نیچے والے طبقہ میں رہنے والوں کی زیارت کریں گے جب کہ نیچے طبقہ میں رہنے والے اہل علیین کی زیارت نہیں کر سکیں گے، البتہ ایسے لوگ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں وہ جنت میں جہاں چاہیں گے ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔

۲۳۷۲۴ رواہ الطبرانی عن ابی امامہ جو شخص اپنے مومن دوست کی زیارت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت کے باغات میں گھس جاتا ہے تا وقتیکہ واپس لوٹ آئے جو شخص اپنے مومن دوست کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کے باغات میں گھس جاتا ہے تا وقتیکہ واپس لوٹ آئے۔

۲۳۷۲۵ رواہ الطبرانی عن صفوان بن عساکر مومن کا اپنے مسلمان دوست کی طرف محبت و شوق بھری نظر سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے (مقبول) اعکاف سے افضل ہے۔ رواہ ابن لال عن نافع عن ابن عمر

۲۳۷۲۶ آدمی کا اپنے مسلمان دوست کی طرف شوق بھری نظر سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے اعکاف سے افضل ہے۔

رواہ الحکیم عن عمر و بن شعیب عن ابیہ عن حدادہ کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۹

۲۳۷۲۷ تم جس سے محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہو گے اور تمہارے لیے وہی ہے جو تم ثواب کی نیت کرو گے۔ رواہ ابن حبان عن انس

۲۳۷۲۸ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تو بھی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔

رواہ الترمذی و قال صحیح عن انس

آدمی کا حشر اس کے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۳۷۲۹ آدمی کے لیے وہی ہے جو وہ عمل کرتا ہے اور اس پر وہاں بھی وہی کچھ ہوگا جو یہ عمل کرتا ہے، آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے، جو شخص جس طریقہ پر مرے گا وہ اسی کے اہل میں سے ہوگا۔ رواہ الحکیم عن ابی امامہ

۲۳۷۳۰ جس شخص نے کسی قوم سے ان کے اعمال کی وجہ سے محبت کی قیامت کے دن انہی کے گردہ میں اس کا حشر ہوگا اس کا حساب انہی لوگوں کے حساب کے مطابق لیا جائے گا اگر چہ وہ ان جیسے اعمال نہ کرتا ہو۔ رواہ الخطیب عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الممتناہیہ ۱۵۳۰

۲۳۷۳۱ آدمی اپنے دوست سے پہچانا جاتا ہے لہذا آدمی کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرہ

۲۳۷۳۲ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہذا ہمیں دیکھ لینا چاہیے کہ کس سے دوستی رکھتے ہو۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل و ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان و الحاکم عن ابی ہریرہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاثقان ۲۲۷ او الاسرار المرفوعہ ۲۳۱۔

۲۳۷۳۳ اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ کسی قوم کی مغفرت کر دے اور ان میں ایک شخص ایسا بھی ہو جو اس قوم سے کوئی رشتہ نہ رکھتا ہو والا یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کر دیتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی سعید

۲۳۷۳۴ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے عمل سیرت اور کردار سے راضی ہو بلاشبہ وہ اسی کی مانند ہے۔

رواہ ابن النجار و الرافعی عن ابی ہریرہ

۲۲۷۳۵ جس شخص نے کسی قوم کے جتنے میں اضافہ کیا وہ انہی میں سے ہے اور جو شخص کسی قوم کے عمل سے راضی ہو اور اس کے عمل میں شریک ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۲۲۷۳۶ نیکو کار ہم نشین کی مثال عطر فروش کی طرح ہے، اگر وہ تمہیں اپنا عطر نہیں بھی دیتا کم از کم اس کی خوشبو تمہیں ضرور پہنچ جاتی ہے، برے مسخیں ہی مثال لوہار کی سی ہے اگر وہ تمہارے کپڑے نہ جلانے کم از کم اس کی بدبو تو تمہیں ضرور پہنچ جاتی ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ و الترمذی و ابو داؤد و ابن حبان فی روضة العقلاء و الحاکم و سعید بن منصور عن شبل عن انس

۲۲۷۳۷ نیک و صالح ہم جلس کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگر تم اس کی عطر خرید نہ سکو کم از کم اس کی خوشبو تمہیں پہنچ جاتی ہے برے ہم جلس کی مثال لوہار کی سی ہے اگر وہ اپنی چنگاریوں سے تمہارے کپڑے نہ بھی جلانے کم از کم تمہیں اس کی بدبو ضرور پہنچ جاتی ہے۔

رواہ ابن حبان و الترمذی عن ابی موسیٰ

۲۲۷۳۸ وہ مسلمان جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہو وہ اس مسلمان سے بہتر و افضل ہے جو لوگوں سے میل جول

نہ رکھتا ہو اور نہ ہی ان کی اذیتوں پر صبر کر سکتا ہو۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل و الترمذی و ابن ماجہ

۲۲۷۳۹ رو جس جمع شدہ لشکر ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جاتی ہے وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگتی ہیں اور جو رو جس ایک

دوسرے سے اجنبیت اختیار کریں ان کا آپس میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن سلمان

۲۲۷۴۰ رو جس جمع شدہ لشکر ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جاتی ہے وہ آپس میں محبت کرنے لگتی ہیں اور جو آپس میں اجنبیت محسوس

کریں ان کا آپس میں اختلاف ہو جاتا ہے جب نری باتوں کا ظہور ہونے لگے عمل کرنا مشکل ہو جائے زبانیں آپس میں ملی ہوئی ہوں دل ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہوں اور ہر شتہ دار سے قطع تعلقی کی جائے اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور انھیں بہر اور اندھا کر دیتا ہے۔

رواہ الحسن بن سفیان و الطبرانی و ابن عساکر عن سلمان

۲۲۷۴۱ رو جس جمع شدہ لشکر ہیں وہ آپس میں ملاقات کرتی ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جائے وہ آپس میں محبت کرتی ہیں اور جو ایک

دوسرے سے اجنبیت محسوس کریں وہ الگ الگ ہو جاتی ہیں۔ رواہ الدیلمی عن علی

دو اسر اباب..... آداب صحبت و مصاحب اور ممنوعات صحبت

۲۲۷۴۲ اپنے دوست سے اتنی ٹوٹ کر محبت نہ کرو ہو سکتا ہے ایک دن وہ تمہارا دشمن بن جائے، اپنے دشمن سے بغض کم رکھو ہو سکتا ہے ایک وہ

تمہارا دوست بن جائے۔ رواہ الترمذی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ و الطبرانی عن ابن عمرو و عن ابن عمر و الدارقطنی فی

الافراد و ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان عن علی موقوفاً

۲۲۷۴۳ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے دوستی قائم کرنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ اس کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام

دریافت کر لے چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ عروج بخشتی ہے۔ رواہ ابن سعد و البخاری فی تاریخہ و الترمذی عن یزید بن نعامة الضبی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۵، و الترمذی ۱۳۔

۲۲۷۴۴ جب تم کسی کو اپنا دوست بناؤ اس سے اس کا نام اور اس کے باپ کا نام دریافت کر لو اگر وہ تمہارے پاس سے غائب ہو گیا تم اسے یاد

رکھو گے اگر بیمار پڑ گیا اس کی عیادت کرو گے اگر مر گیا تم اس کے پاس حاضر ہو جاؤ گے۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰ و الضعیفہ ۲۵۔

۲۲۷۴۵ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو بتا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری فی الادب المفرد و ابو داؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن المقدم بن معدیکرب و ابن حبان

عن انس و البخاری فی الادب المفرد عن اجل من الصحابة

- ۲۴۷۲۶ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کے گھر آئے اور اسے بتائے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس سے محبت کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والضباء عن ابی ذر
- ۲۴۷۲۷ جب تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو بتادے چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ پختہ اور ثابت بناتی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن مجاہد مرسلأ
- ۲۴۷۲۸ جس شخص کے دل میں اپنے بھائی کی محبت ہو اور وہ اسے محبت کی اطلاع نہ کرے گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔

(رواہ ابن ابی الدنیا عن مکحول مرسلأ)

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۹۸۔

- ۲۴۷۲۹ جب تم میں سے کوئی شخص کسی بندے سے محبت کرتا ہو وہ اسے خبر کر دے چونکہ جس طرح وہ اس کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے اسی طرح وہ بھی اس کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۴۔

- ۲۴۷۵۰ جب تم کسی شخص سے محبت کرو تو اسے دھوکا مت دو اور نہ ہی شرفساد کے لیے اس سے محبت کرو اس کے متعلق کسی سے سوال بھی مت کرو۔ ہو سکتا ہے تم اس کے دشمن سے سوال کر بیٹھو جو تمہیں اس کے متعلق غلط خبر دے بیٹھے اور یوں تمہارے اور اس کے درمیان ہونے والی محبت جدائی میں بدل جائے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن معاذ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۰ والضعیفة۔

- ۲۴۷۵۱ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی بری چیز دیکھے اسے چاہیے کہ وہ چیز اسے دکھا دے۔

رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ عن ابن شہاب والدارقطنی فی الافراد عن انس بلفظ اذان ع

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۹۔

- فائدہ: مناوی نے فیض القدر میں ذکر کیا ہے کہ حدیث ضعیف الاسناد ہے لیکن حدیث مرسل حدیث منذ سے قوی ہو جاتی ہے دیکھئے فیض القدر ۳۲۰۔

مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہے

- ۲۴۷۵۲ تم اپنے بھائی کے لیے آئینہ ہو لہذا جب اس میں کوئی بری چیز دیکھے اسے دور کر دے۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۲۷ و ضعیف الجامع ۱۳۷۱۔

- ۲۴۷۵۳ تم میں سے جب کوئی شخص مجلس میں آیا اس کے بھائی نے اس کے لیے مجلس میں گنجائش پیدا کر دی یہ اس کا اکرام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت افزائی کی ہے۔ رواہ البخاری فی تاریخ و البیہقی فی شعب الایمان عن مصعب بن شیبہ
- ۲۴۷۵۴ جب تم میں سے کسی کے پاس کوئی ملاقات کرنے آئے تو اس کا اکرام کرو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی فی الفردوس عن انس

- ۲۴۷۵۵ جب تم اپنے دوست میں تین خصالتیں دیکھو تو اس سے بھلائی کی امید رکھو حیا، امانت اور سچائی جب یہ خصالتیں اس میں نہ دیکھو تو اس سے بھلائی کی امید نہ رکھو۔ رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفظ ۳۰۳ و ضعیف الجامع ۵۱۶

۲۳۷۵۶ تم میں سے جب کوئی شخص اپنے دوست کی زیارت کے لیے جائے پھر اس کے پاس سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک اس سے اجازت نہ لے لے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

۲۳۷۵۷ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست کی زیارت کو جائے اور اس نے اسے خاک آلود ہونے سے بچانے کے لیے زمین پر کوئی چیز (کپڑا چٹائی وغیرہ) بچھائی اللہ تعالیٰ اسے عذاب آتش سے بچائے گا۔ رواہ الطبرانی عن سلیمان

۲۳۷۵۸ ایک میل کی مسافت طے کر کے مریض کی عیادت کرو دو میل کی مسافت طے کر کے دو شخصوں کے درمیان صلح کرو تین میل کی مسافت طے کر کے اپنے دوست کی زیارت کرنے جاؤ۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن مکحول مرسلًا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے بیض الصحیفہ ۱۳ وضعیف الجامع ۱۲۷۲۔

۲۳۷۵۹ اللہ تعالیٰ پرانے دوست سے قائم شدہ دوستی کو پسند فرماتا ہے لہذا اسکی دوستی پر قائم دوام رہو۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۱۷۰۸۔

۲۳۷۶۰ اللہ تعالیٰ پرانی دوستی کی نگہداشت کو پسند فرماتا ہے۔ رواہ ابن عدی عن عائشة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۱۷۲۱۔

۲۳۷۶۱ وہ شخص حکیم و دانائے نہیں ہو سکتا جو اچھا برتاؤ نہ کرتا ہو جس کے برتاؤ کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے۔ رواہ البیہقی عن ابی قاطمہ الایادی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۱۵۳۸ و اسنی المطالب ۱۲۰۱۔

۲۳۷۶۲ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو شخص اپنے ساتھیوں میں سب سے بہتر ہو گا وہ اپنے دوست کے لیے اچھا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں جو شخص اپنے پڑوسیوں میں سب سے بہتر ہو گا وہ اپنے پڑوسی کے لیے اچھا ہو گا۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن ابن عمر

۲۳۷۶۳ دوستوں میں سب سے اچھا دوست وہ ہے جب تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، وہ تمہاری مدد کرے اور جب تم بھول جاؤ تمہیں یاد کرائے۔

روہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن الحسن مرسلًا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۲۸۸۰۔

۲۳۷۶۴ تمہارا سب سے اچھا ہم جلس وہ ہے جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ عبد بن حمید و الحکیم عن ابن عباس

۲۳۷۶۵ جب دو شخص آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں تم ان میں دخل مت دیا کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفواضح ۱۵۱

۲۳۷۶۶ جب تین اشخاص ہوں ان میں سے دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رواہ مالک و البخاری و مسلم عن ابن عمر

۲۳۷۶۷ جب تم تعداد میں تین اشخاص ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں چونکہ یہ چیز اسے غمزدہ کر دے گی۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۲۳۷۶۸ جب تین اشخاص اکٹھے ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ

۲۳۷۶۹ تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں چونکہ یہ چیز اسے غمزدہ کر دے گی۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۲۳۷۷۰ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ رواہ البخاری و مسلم عن ابی ہریرہ

۲۳۷۷۱ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب تم مسلمان سے ملاقات کرو اسے سلام کرو جب تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو جب تمہیں نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرو جب اسے چھینک آئے اس پر وہ الحمد للہ کہے تم اس کا جواب دو جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت

کرو اور جب مر جائے اس کے جنازہ کے ساتھ چلو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و مسلم عن ابی ہریرۃ
 ۲۴۷۷۲ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: سلام کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا جنازے میں حاضر ہونا، مریض کی
 عیادت کرنا اور چھینکے والا جب الحمد للہ کہے اسے جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
 ۲۴۷۷۳ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: جب اس سے ملاقات کرے اسے سلام کرے، جب وہ دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے
 جب اسے چھینک آئے اسے جواب دے، جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرے، جنازے میں اس کے ساتھ چلے اور اس کے لیے وہی پسند
 کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔ رواہ احمد بن حنبل و الترمذی و ابن ماجہ عن علی
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۰۱ و ضعیف الترمذی ۵۱۹

ہر مسلمان پر دوسرے کے پانچ حقوق

۲۴۷۷۴ پانچ چیزیں ایک مسلمان کی اپنے بھائی پر واجب ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینکے والے کو اس کی چھینک کا جواب دینا، دعوت قبول
 کرنا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ چلنا۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ
 ۲۴۷۷۵ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حقوق ہیں: جب اسے چھینک آئے (اور الحمد للہ کہے) تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ
 کہے، جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے، جب وہ مر جائے اس کے جنازہ میں حاضر ہو اور جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرے۔
 رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ و الحاکم عن ابی مسعود رحمۃ اللہ علیہ
 ۲۴۷۷۶ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان پر چھ چیزیں (حق) ہیں: جب وہ بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرے، جب مر جائے اس کے
 جنازے میں شرکت کرے، جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے، جب اس سے ملاقات کرے اسے سلام کرے، جب اسے چھینک
 آئے (اور الحمد للہ کہے) تو اسے جواب میں یرحمک اللہ کہے، جب غائب ہو اس کے لیے خیر خواہی کرے۔ رواہ الترمذی و النسائی عن ابی ہریرۃ
 ۲۴۷۷۷ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہذا تم میں سے ہر شخص گوا چاہیے وہ دیکھ لے کہ وہ کسی سے دوستی رکھتا ہے۔
 رواہ ابو داؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۶۰۶

۲۴۷۷۸ وقفے کے بعد اپنے دوست سے ملاقات کرو محبت میں اضافہ ہوگا۔

رواہ البزار و الطبرانی فی الاوسط و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ و البزار و الطبرانی فی الاوسط عن ابی ذر و الطبرانی
 و الحاکم عن حبیب بن مسلمۃ الفہری و الطبرانی عن ابن عمر و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر و الخطیب عن عائشۃ
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۹ و التذکرۃ ۷۳
 ۲۴۷۷۹ اس حدیث کے دو ترجمے ہیں:

(۱) سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرو اور پھر اس سے ڈرتے رہو۔

(۲) مال بچا کر رکھو فضول خرچی سے پرہیز کرو۔ رواہ البواردی فی المعرفۃ عن سنان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۸۶۔

۲۴۷۸۰ سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرو اور پھر اس سے ڈرتے رہو۔ رواہ الطبرانی و ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۸۷ و الضعیفۃ ۲۲۸

۲۴۷۸۱ دوست کے بغض کو آزما لو۔ رواہ ابویعلی و الطبرانی و ابن عدی و ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی الترداء

۲۳۷۸۲: بکری جو کہ تمہارا بھائی ہے اس سے بھی بے خوف مت ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر بن الخطاب و ابو داؤد عن عمرو بن الفغواء کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے اسی المطالب ۸۵ و ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۸

فائدہ:..... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جو حقیقی بھائی ہو اس سے بھی بے خوف مت رہو بلکہ اس کی بھائی بندی کو بھی آزما تے رہو اور اس سے بھی جو کئے رہو۔ دیلی کہتے ہیں: یہ جاہلی کلمہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ضرب المثل کے طور پر پیش کیا ہے۔

۲۳۷۸۳: جب تم کسی قوم کے علاقہ میں جاؤ ان سے ڈرتے رہو چونکہ کسی دانانے یہاں تک کہہ دیا ہے: بکری جو کہ تمہارا حقیقی بھائی ہے اس پر بھی بھروسہ مت کرو۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد عن عمر و ابن الفغواء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۷۳۴

۲۳۷۸۴: جو شخص بھی غائبانہ طور پر اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے: تیرے لیے بھی اسی کی مانند ہے۔

رواہ مسلم و ابو داؤد عن ابی الدرداء

۲۳۷۸۵: صرف مومن شخص کی صحبت اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار آدمی کھانے پائے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن ابی سعید

۲۳۷۸۶: ہرگز ایسے شخص کی صحبت مت اختیار کرو جو تمہارے لیے اچھائی نہ دیکھنا چاہتا ہو جیسا کہ تم اس کے لیے اچھائی چاہتے ہو۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن سهل بن سعد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۲۳۲۷ و النوایح ۲۵۸۶

۲۳۷۸۷: تین چیزیں تمہارے بھائی کی محبت میں اضافہ کرتی ہیں جب تم اس سے ملاقات کرو تو اسے سلام کرو، مجلس میں اس کے لیے گنجائش پیدا کرو اور اچھے نام سے اسے پکارو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط و الحاکم و البیہقی فی شعب الایمان عن عثمان بن طلحہ الحجیبی و البیہقی فی شعب الایمان عن عمر موقرفا

ممنوعات صحبت

۲۳۷۸۸: جس شخص نے (ناراضگی کی وجہ سے) اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ملنا جلنا چھوڑ دیا گویا اس نے خون کیا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و البخاری فی الادب المفرد و الحاکم عن حدر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ۳۱۹۔

فائدہ:..... حدیث میں بیان کیا جا رہا ہے کہ مسلمان سے سال بھر قطع تعلق کا گناہ خون ناحق قتل کرنے کا گناہ برابر ہے۔

۲۳۷۸۹: مسلمان کا اپنے بھائی سے ملنا جلنا چھوڑے رکھنا ناحق خون بہانے کی طرح ہے۔ رواہ ابن فاع عن ابی حدر

۲۳۷۹۰: مومن کے لیے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو (قطع تعلق کر کے) تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہذا اگر تین دن گزر جائیں تو

اپنے بھائی سے مل کر سلام کر لینا چاہیے اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر و ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو وہ

گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا گناہ سے نکل گیا۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف ابی داؤد ۱۰۵ و ضعیف الجامع ۶۳۳۵

۲۳۷۹۱: ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرمادیتے ہیں البتہ وہ شخص جو قطع تعلق کر کے ایک دوسرے کو چھوڑ دیں ان

کی مغفرت نہیں کی جاتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انھیں چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۳۷۹۳: کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۳۷۹۳ مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین راتوں سے زیادہ (قطع تعلق کر کے) چھوڑے رکھے کہ جب ملاقات ہو دونوں میں تو یہ ادھر منہ پھیرے اور وہ ادھر منہ پھیر لے ان دونوں میں افضل وہ ہے جو (میل جول کرنے کے لیے) سلام میں پہل کرے۔
رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی عن ابی ایوب

تین دن سے زیادہ قطع تعلق ممنوع ہے

۲۳۷۹۵ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے جس نے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھا اگر (اس دوران وہ) مر گیا تو جہنم میں جائے گا۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرہ
۲۳۷۹۶ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ دوسرے مسلمان کو چھوڑے رکھے جب بھی وہ اس سے ملاقات کرے اسے تین بار سلام کرے اگر ہر بار اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گناہگار ہو گیا۔ رواہ ابو داؤد عن عائشہ
۲۳۷۹۷ جو شخص تم سے محبت کرتا ہو اس سے محبت میں پہل کرنا چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ بچتے کرتی ہے۔

رواہ الحارث و الطبرانی عن ابی حمید الساعدی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳، ۳۵، والنفاذ ۱۷۹
۲۳۷۹۸ جب کسی شخص سے اس کے مسلمان بھائی کے متعلق سوال کیا جائے اسے اختیار ہے چاہے خاموش رہے چاہے اس کے متعلق کچھ کہے اور سچی بات کہے۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ و البیہقی فی السنن عن الحسن مرسلہ
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۸۔

۲۳۷۹۹ میں نے خواب میں اپنے آپ کو مسواک کرتے دیکھا میرے پاس دو شخص آئے ان میں سے ایک بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو تھمادی مجھے حکم دیا گیا کہ بڑے کو مسواک دو چنانچہ ان میں سے جو بڑا تھا میں نے اسے مسواک دے دی۔ رواہ البخاری و مسلم
۲۳۸۰۰ بڑے سے ابتدا کرو۔ رواہ احمد بن حنبل و النسائی و ابو داؤد عن سهل بن ابی حثمہ و احمد بن حنبل عن رافع بن خدیج
۲۳۸۰۱ جبریل امین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بڑے کو مقدم کروں۔ رواہ الحکیم و ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر
۲۳۸۰۲ بڑے کو مقدم کرو بڑے کو مقدم کرو۔ رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد عن سهل بن ابی حثمہ

الاکمال آداب

۲۳۸۰۳ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے ساتھی کے اس سے شادمان نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ وہ اس سے ناواقف ہو۔ رواہ الطبرانی عن سمرہ
۲۳۸۰۴ اپنے دوست کو باعتبار بغض کے آزما لو اور آہستہ آہستہ لوگوں پر بھروسہ کرو۔

رواہ ابو یعلی و الطبرانی و ابن عدی و ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی الدرداء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۱۱۰
۲۳۸۰۵ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرتا ہو وہ اسے خیر کر دے اور کہے: میں تم سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں اور میں تم سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھتا ہوں۔ رواہ ابن ابی الدنیا عن مجاہد مرسلہ
۲۳۸۰۶ اسے بتادو چونکہ اس سے تم دونوں کے درمیان دوستی اور زیادہ بچتے ہوگی۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس
یہ کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں یہ حدیث ذکر کی۔

۲۳۸۰۷ اسے اپنی محبت کے متعلق بتا دو چونکہ اس سے تمہاری محبت اور زیادہ بچتے ہوگی اور چاہت میں اچھائی آئے گی۔

رواہ ہناد عن عمرو بن مہرہ

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے اس شخص سے محبت کرتا ہوں پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۲۳۸۰۸ اللہ کی قسم اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس سے محبت کرتے ہو تو اس کی محبت کی وجہ سے تمہارے لیے جنت ہے محبت کے ساتھ اس

سے ملا کرو یوں تمہاری محبت دیر پار ہے گی اور آخرت میں خیر و بھلائی کا ذریعہ بنے گی۔ رواہ ابن النجار عن سلمان

۲۳۸۰۹ جب تم کسی شخص سے محبت کرو تو اس سے اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام دریافت کرو اور اس کے ٹھکانے کا پوچھ

لو چونکہ اگر وہ بیمار پڑ گیا تم اس کی عیادت کرو گے، اگر اسے کوئی ضروری کام درپیش آ گیا تم اس کی مدد کرو گے اگر وہ کہیں غائب ہو گیا تم اس کے

اہل خانہ کی حفاظت کرو گے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۲۳۸۱۰ جب تم کسی شخص سے محبت کرو اس سے جھگڑو مت، اس پر جرات بھی نہ کرو، اسے شر و فساد پر مت اکساؤ اور اس کے متعلق کسی سے

سوال مت کرو ہو سکتا ہے تم اس کے متعلق کسی ایسے شخص سے سوال کر بیٹھو جو اس کا دشمن ہو اور وہ تمہیں ایسی باتیں بتائے جو فی الواقع اس میں نہ

ہوں۔ یوں تمہارے درمیان تفریق ڈال دے گا۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم لیلۃ و ابونعیم فی الحلیۃ عن معاذ بن جبل

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹، والضعیفہ ۱۲۲۰ مناوی نے فیض القدر میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں مجاہد بن

صالح ہے حافظ ذہبی نے اسے ضعفاء میں شمار کیا ہے ابو حاتم نے کہا ہے کہ اس کی احادیث حجت نہیں ہیں۔

۲۳۸۱۱ اس وقت تک تمہیں دوست کی جان پہچان مکمل طور پر نہیں حاصل ہو سکتی جب تک تم اپنے دوست کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے

قبیلے کا نام پہچان نہ لو چونکہ اگر وہ بیمار ہو گیا اس کی تیمارداری کرو گے، اگر مر گیا تو اس کے جنازے کے ساتھ چلو گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۱۲ تمہیں اپنے دوست کی پہچان نہیں ہو سکتی جب تک تم اپنے دوست کا نام اور اس کے باپ کا نام پہچان نہ لو اگر بیمار پڑ گیا تم اس کی

تیمارداری کرو گے اور جب مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ چلو گے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۲۳۸۱۳ تین چیزیں جفا میں سے ہیں: ایک یہ کہ کوئی شخص کسی دوسرے سے دوستی قائم کرے۔ حالانکہ وہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام نہ

جاننا ہو اور نہ ہی ان کی کنیت کا اسے علم ہو۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے لیے کھانا تیار کرے لیکن وہ اس کی دعوت قبول نہ کرے۔

تیسرے یہ کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا ہو لیکن ہمبستری سے قبل وہ مبادیات سے پرہیز کرتا ہو یعنی ہمبستری سے پہلے بیوی سے ہنسی

مزاح اور بوس و کنار نہ کرتا ہو تم میں سے کوئی شخص بھی چوپائے کی طرح اپنی بیوی پر نہ ٹوٹ پڑے۔ رواہ الدیلمی عن انس قال العراقی هذا منکر

۲۳۸۱۴ جفا میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے گھر میں داخل ہو وہ اسے کھانے کے لئے کوئی چیز پیش کرے لیکن وہ کھانے سے

انکار کر دے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کا راستے میں رفیق ہے لیکن اس سے اس کا نام اس کے باپ کا نام دریافت نہ کرے (جفا میں سے ہے کہ)

کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے لیکن قبل ازیں بیوی سے کھیل کود نہ کرے۔ رواہ الدیلمی عن علی

۲۳۸۱۵ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی داڑھی سے یا سر سے کوئی چیز (تنکا کچرا وغیرہ) دور کرے وہ چیز اسے دکھا دے اور پھر

پھینک دے چونکہ ایسا کرنے سے اس کے لیے ایک نیکی ہے جو دل گنا بڑھ جاتی ہے اور جب وہ چیز پھینک دیتا ہے اس کے لیے ایک نیکی ہے جو

دل گنا بڑھ جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۳۸۱۶ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے وہ اس کی اجازت کے بغیر جوتے نہ اتارے۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۳۱۳۲ و ذیل الآلی ۱۸۹۔

۲۳۸۱۷ جب کچھ لوگ کسی شخص کے گھر میں داخل ہوں اور گھر کا مالک ان کا امیر ہو اس کے گھر سے نکلنے تک اس کی اطاعت ان پر واجب ہو

جائے گی۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۳۲۵

۲۳۸۱۸ جب تم بھوکے اور فکر مند لوگوں کو دیکھو تو ان کے قریب ہو جاؤ چونکہ ایسا کرنے میں حکمت و دانائی ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابن عمر

۲۳۸۱۹ علماء کے پاس بیٹھا کرو آسمانوں میں تمہارا تعارف کرایا جائے گا بڑے مسلمانوں کی عزت و توقیر کرو جنت میں تمہیں میرا پڑوس نصیب ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن انس

بہترین دوست جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے

۲۳۸۲۰ تمہارا سب سے بہتر ہم جلس وہ ہے جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ یاد آئے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے جس کا علم تمہیں

آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ الحکیم والنخراطی وابن النجار عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۰۷

۲۳۸۲۱ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے لیے اس طرح خیر و بھلائی کا خواباں نہ ہو

جس طرح تم اس کے لیے ہو۔ رواہ العسکری فی الامثال عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۸۶۷ والماصد الحثیة ۱۰۰۹۔

۲۳۸۲۲ لوگ آپس میں کٹھنی کے دندانوں کی طرح مساوی ہیں البتہ عبادت کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں ایسے شخص کی

صحبت مت اختیار کرو جو تمہارے لیے خیر و فضل کا خواہشمند نہ ہو جس طرح کہ تم اس کے لیے ہو۔ رواہ ابن لال عن سہل بن سعد

۲۳۸۲۳ لوگ آپس میں کٹھنی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں، البتہ عافیت کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں، آدمی اپنے

مسلمان بھائیوں سے زیادہ سے زیادہ میل جول رکھتا ہے اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لیے تم طالب خیر ہو اور وہ تمہارے لیے

نہ ہو تمہیں سچے دوستوں سے میل جول بڑھانا چاہیے اور انہی کے گھروں میں آنا جانا رکھو چونکہ سچے دوست آسائش میں تمہارے لیے زیارت ہوں

گے اور آسائش کی گھڑی میں تمہارے شانہ بشانہ ہوں گے۔

رواہ الحسن بن سفیان وابن بشر الدولانی والعسکری فی الامثال وابن عساکر عن سہل بن سعد وابن عدی عن انس

۲۳۸۲۴ اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے لیے خیر کا خواہشمند نہ ہو جس طرح تم اس کے لیے ہو۔

رواہ ابن حبان فی روضة العقلاء عن سہل بن سعد

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۴ والدرر المصنوع ۳۵۔

۲۳۸۲۵ جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش آمدید اور مرحبا کہتا ہے فرشتے بھی اسے خوش آمدید کہتے ہیں اور جب اپنے بھائی سے کہے

تمہارا آنا مبارک ہے فرشتے کہتے ہیں تم بھی برکت سے خالی رہو بلاشبہ آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ترش روئی سے پیش آتا ہے فرشتے اس پر

لعنت کرتے ہیں۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن انس وفیہ مجاشع بن عمر وابو یوسف

۲۳۸۲۶ زیارت کے وقت بشارت کا اظہار کرنا اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور مرحبا کہنا تمہیں، صدیقین، شہداء اور صالحین کے مکارم

اخلاق میں سے ہے۔ رواہ ابن لال فی مکام الاخلاق عن جابر

۲۳۸۲۷ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے (مسلمان بھائی سے) ملاقات کرنا مکارم اخلاق میں سے ہے جس کی زیارت کی جائے اس کا حق بنتا ہے

کہ اپنے زیارت کرنے والے بھائی کی جس قدر ہو سکے خاطر تواضع کرے گو وہ اپنے پاس ایک گھونٹ پانی کا ہی کیوں نہ پاتا ہو (اگر وہ اپنے بھائی

کوئی شے پیش کرنے سے شرمایا گیا اس کا وہ دن اور وہ رات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی اور جس شخص نے اپنے بھائی کے ماحصر کو حقیر سمجھا

اس کا وہ دن اور وہ رات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۲۸۲۸ از روئے نعمت کے اتنی بات کافی ہے کہ دو شخص آپس میں ملیں اور ایک دوسرے کی رفاقت اختیار کریں پھر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اور جدا ہوئے وقت ہر ایک اپنے ساتھی سے ”جزاک اللہ خیراً“ کہہ دے۔ رواہ الخرائطی و ابو نعیم عن عائشة
۲۲۸۲۹ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے خیریت سے صبح کی ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن مالک بن حمزة بن اسید الساعدی عن ابیہ عن جدہ
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کس حال میں صبح کی ہے۔ تو یہ حدیث ذکر فرمائی۔
۲۲۸۳۰ اپنے بھائیوں کی زیارت کرتے رہو انہیں سلام کرو اور صلہ رحمی کرو چونکہ تمہارے لیے ان میں عبرت ہے۔ رواہ الذیلمی عن عائشة
۲۲۸۳۱ مالدار شخص کی زیارت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ (رات کو عبادت کے لیے) کھڑا رہنا اور (دن کو) روزہ رکھنا، فقیر کی زیارت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔ رواہ الذیلمی عن ابی ہریرة
۲۲۸۳۲ میرے پاس ایک دن جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا: آپ سائے میں ہیں جبکہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دھوپ میں ہیں۔

رواہ ابن مندہ عن بريدة منکر تفرده محمد بن حفص القطان
۲۲۸۳۳ اے فلاں ہرگز نہیں! جو شخص بھی اپنے کسی ساتھی کی صحبت اختیار کرتا ہے اس سے صحبت کے متعلق سوال ہوگا۔ گو دن میں گھڑی کے لیے ہی صحبت اختیار کی ہو۔ رواہ ابن جریر عن رجل

۲۲۸۳۴ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ رواہ عن ابی قتادہ والخطیب فی التاریخ عن یحییٰ بن اکثم عن المامون عن الاشید عن
المہدی عن المنصور عن عکرمہ عن ابی قتادہ عن ابن عباس
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۱ والشذرة ۵۰۵
۲۲۸۳۵ سفر میں قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے جو شخص خدمت میں قوم پر سبقت لے جائے قوم سوائے شہادت کے کسی عمل میں اس پر سبقت نہیں لے جاسکتی۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن سهل

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۶ والشذرة ۵۰۵
۲۲۸۳۶ جو شخص مسلمانوں کے معاملہ کو اچھی طرح سے نمٹانے کا اہتمام کریں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، امام کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے خیر خواہ نہیں ہوتا وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۳۱۲ والنصیحة الداعیة ۳۷۔
۲۲۸۳۷ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: جنازہ میں حاضر ہونا، دعوت قبول کرنا، سلام کا جواب دینا، مریض کی عبادت کرنا، چھینکنے والا جب الحمد للہ کہے اس پر یرحمک اللہ کہنا۔ رواہ ابو احمد الحاکم فی الکنی عن ابی ہریرة

۲۲۸۳۸ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: جب مسلمان بھائی سے ملاقات ہو اسے سلام کرے جب اسے چھینک آئے اس پر یرحمک اللہ سے جواب دے، جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرے، جب مر جائے اس کے جنازے میں شرکت کرے اور جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرة

۲۲۸۳۹ ایک مسلمان کی اس کے مسلمان بھائی پر چھ خصلتیں واجب ہیں جس نے ان میں سے ایک خصلت بھی ترک کی اس نے اپنے بھائی کے واجب حق کو ترک کیا (وہ یہ ہیں) جب وہ اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرنے، جب اس سے ملاقات کرے اس کو سلام کرے، جب اس کو چھینک آئے (یرحمک اللہ سے) اس کا جواب دے، جب وہ بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرے، جب وہ مر جائے اس کے جنازہ کے ساتھ چلے اور جب وہ اسے نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرے۔ رواہ الحکیم والطبرانی وابن النجار عن ابی ایوب

۲۲۸۴۰ یہ کہ میں اپنے دوست کو ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور یہ کہ میں اپنے دوست کو دس درہم

عطا کروں مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا عن زید بن عبد اللہ بن الشخیب مرسلًا
۲۳۸۴۱ میرا وہ دوست جو محض اللہ کی رضا کے لیے میرا دوست ہو میں اسے ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور میں اسے دس درہم عطا کروں یہ مجھے کسی مسکین پر سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی جعفر معضلاً

۲۳۸۴۲ صرف دوست دوست پر قربان ہوتا ہے۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم وليلة عن رباح بن محمد عن ابنہ بلاغاً

۲۳۸۴۳ زیادہ دیکھ لو تم کن لوگوں میں اپنا گھر تعمیر کر رہے ہو، کن لوگوں کی زمین میں تم سکونت اختیار کرنا چاہتے ہو اور کن لوگوں کے راستے پر

چل رہے ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی بکر

فائدہ: یعنی اپنے اڑوس پڑوس کو دیکھ لو کہیں برے لوگ تمہارے پڑوسی نہ بن جائیں پھر تم بھی ان کے ساتھ مل کر برے ہو جاؤ۔

تیسرا باب بری صحبت سے پرہیز کے بیان میں

۲۳۸۴۴ برے دوست سے بچو چونکہ دوست کے ذریعہ تمہیں پہچانا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۹۰، وضعیفۃ ۸۴۷۔

۲۳۸۴۵ بے وقوف سے گفتگو منقطع کر دو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن یسیر الانصار

۲۳۸۴۶ تمہاری برے ہم نشین سے بہتر ہے اور اچھا ہم نشین تمہاری سے بہتر ہے اچھی گفتگو خاموشی سے بہتر ہے اور خاموشی بری گفتگو سے بہتر ہے۔

رواہ الحاکم و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ذر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۳۲۲۔

۲۳۸۴۷ بہت سارے عبادت گزار جاہل ہوتے ہیں بہت سارے علماء فاجر ہوتے ہیں جاہل عبادت نگزاروں اور فاجر علماء نے بچتے رہو۔

رواہ ابن عدی و الدیلمی فی مسند الفر دوس عن ابی امامة

۲۳۸۴۸ مستقل جائے قیام میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ رفیق سز جب چاہے گارخصت ہو جائے گا۔

رواہ الحاکم عن ابی ہریرة

۲۳۸۴۹ اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال خوشبو اپنے پاس رکھنے والے اور بھٹی میں پھونک مارنے والے کی سی ہے چنانچہ خوشبو والا یا

تمہیں اپنی خوشبودے گا یا تم اس سے خوشبو خرید لو گے یا کم از کم تمہیں اس کی کچھ خوشبو تو آ جائے گی بھٹی میں پھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے

جلا دے گا یا تمہیں اس کی بدبو ستائے گی۔ رواہ البخاری عن ابی مسلم

۲۳۸۵۰ مستقل جائے قیام میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ جنگل کا ساتھی تم سے رخصت ہو جائے گا۔

رواہ النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۳۸۵۱ تین چیزیں ہیں جو کھر توڑ دیتی ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو برے پڑوسی سے پناہ مانگو چونکہ اگر وہ خیر و بھلائی دیکھتا

سے اسے چھپا دیتا ہے اگر کوئی بری بات دیکھتا ہے اسے پھیلانے لگتا ہے، بری بیوی سے پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس کے پاس داخل

ہو گے تو بدکلامی شروع کر دیتی ہے، اگر تم اس سے غائب ہو جاؤ تم سے خیانت کرتی ہے برے حکمران سے اللہ کی پناہ مانگو چونکہ اگر تم

اس سے اچھائی کرو گے وہ تمہاری اچھائی قبول نہیں کرے گا اگر تم اس سے برائی کرو گے تو تمہیں معاف نہیں کرے گا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تمییز الصحیفة و ضعیف الجامع ۲۳۵۹۔

۲۳۸۵۲ ہر ذی روح کا اس کی محبت کے مطابق حشر کیا جائے گا سو جس نے کافروں سے محبت کی اس کا حشر کافروں کے ساتھ ہوگا اور اس کا عمل اسے کوئی نفع نہیں پہنچائے گا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵۸۔

ممنوعات صحبت..... از اکمال

۲۳۸۵۳ یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو اپنے سینوں میں مسلمان بھائیوں کا بغض چھپائے رکھتے ہیں: جب ان سے ملتے ہیں

بالتکلف ہنس لکھ سے ملتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن واللة

۲۳۸۵۴ تین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو کہ آدمی کی کمر توڑ دیتی ہیں برے پڑوسی کے پڑوس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ اگر وہ اچھی بات دیکھتا ہے اسے چھپا دیتا ہے اگر بری بات دیکھتا ہے اسے پھیلاتا ہے۔ بری بیوی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس کے پاس جاؤ تو وہ بدکلامی شروع کر دیتی ہے اگر تم اس سے غائب ہو جاؤ تو تمہارے حق میں خیانت کر دیتی ہے۔ برے حکمران سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، اگر تم اچھائی کرو تمہاری اچھائی قبول نہیں کرتا اگر تم برائی کرو معاف نہیں کرتا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

۲۳۸۵۱ پر حدیث گزر چکی ہے۔

۲۳۸۵۵ برے ساتھی سے بچتے رہو چونکہ وہ دوزخ کا ایک ٹکڑا ہے اس کی دوستی تمہیں نفع نہیں پہنچائے گی اور وہ تمہارا وعدہ بھی پورا نہیں کرے گا۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۳۸۵۶ آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو علانیہ دوست ہوں گے جب کہ باطنی دشمن ہوں گے یہ اس لیے ہوگا چونکہ وہ ایک دوسرے

سے رغبت رکھتے ہوں گے اور ایک دوسرے سے ڈرتے ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والطرانی عن معاذ

۲۳۸۵۷ ایک قوم دوسری قوم سے محبت کرے گی حتیٰ کہ ان کی محبت میں ہلاک ہو جائے گی لہذا تم ان جیسے مت ہو ایک قوم دوسری قوم سے

بغض کرے گی حتیٰ کہ ان کے بغض میں ہلاک ہو جائے گی لہذا تم ان جیسے مت ہونا۔ رواہ الدیلمی عن عبداللہ بن جعفر

۲۳۸۵۸ دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ابن عمر

۲۳۸۵۹ تیسرے آدمی کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں چونکہ ایسا کرنے سے مومن کو اذیت پہنچتی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ مومن کی اذیت

کو ناپسند کرتا ہے۔ رواہ ابن المبارک عن عکرمہ بن خالد فرسلا والترمذی فی الالقاب وابوالشیخ فی معجمہ وابن النجار عن ابن عباس

۲۳۸۶۰ ایک شخص کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں دو شخص آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں تو تیسرا ان کے پاس نہ جائے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمر

۲۳۸۶۱ جب تم تین آدمی ہو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں ہرگز سرگوشی نہ کریں پوچھا گیا: اگر چار آدمی ہوں؟ فرمایا پھر دو کے سرگوشی کرنے

میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۳۸۶۲ اگر تین آدمی اکٹھے ہوں ان میں سے دو تیسرے کے علاوہ سرگوشی نہ کریں۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۶۳ جب کسی مجلس میں دو شخص بیٹھے آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں ان کے پاس تیسرا شخص ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۳۸۶۴ کوئی شخص دو آدمیوں کے پاس نہ بیٹھے جب کہ وہ آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں البتہ اگر وہ اجازت دے دے پس پھر کوئی حرج نہیں۔

رواہ الحکیم وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۲۳۸۶۵... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے مخفی راز کو جاننے کی کوشش کرے البتہ وہ اطلاع کی اسے خبر کر دے۔

رواہ تمام وابن عساکر عن وائلة

۲۳۸۶۶... ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو ایک دوسرے سے قطع تعلقی مت کرواے اللہ کے بند آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ دو مومنوں کا ایک دوسرے کو (ناراضگی کی وجہ سے) چھوڑے رکھنا تین دن تک ہے اگر تین دن میں بات کر لی فجاہور نہ اللہ تعالیٰ ان سے اعراض کر لیتا ہے حتیٰ کہ وہ آپس میں بات کریں۔ رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کینہ پرور مسلمان کی مغفرت نہیں ہوگی

۲۳۸۶۷... ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں البتہ وہ دو شخص جنہوں نے ناراضگی کی وجہ سے ایک دوسرے کو چھوڑے رکھا ہوان کے اعمال پیش نہیں ہوتے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۳۸۶۸... جس شخص نے تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھا وہ جہنم میں جائے گا لایہ کہ کسی کرامت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا تدارک فرمادیں۔ رواہ الطبرانی عن فضالة بن عبید

۲۳۸۶۹... ناراضگی کی وجہ سے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا حلال نہیں، اگر ان کی ملاقات ہوئی ان میں سے ایک نے سلام کیا اور دوسرے نے جواب دے دیا دونوں اجر و ثواب میں شریک ہو جائیں گے، اگر دوسرے نے سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا (قطع تعلقی کے گناہ سے) بری الذمہ ہو گیا اور دوسرا گناہ گار ہو گیا اگر دونوں ایک دوسرے کو چھوڑے ہوئے مر گئے تو جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۳۸۷۰... دو مسلمانوں کا آپس میں تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا جائز نہیں ہے۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والخطیب عن انس

۲۳۸۷۱... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لایہ کہ وہ ان لوگوں میں سے ہو کہ جن کی ازیتوں سے ان کا پر دوسی بے خوف نہیں رہتا۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن عائشة وانکر احمد بن حنبل هذا الحرف الاخير

کلام: ... حدیث ضعیف ہے آخری جملہ کی اصل احیاء میں ہے۔ دیکھئے الاحیاء ۳۱۹ و ذخیرة الحفاظ ۶۳۱-۶۳۱

۲۳۸۷۲... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۳۸۷۳... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ مسلمان (بھائی) کو تین راتوں سے زیادہ (ناراضگی کی وجہ سے) چھوڑے رکھے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے قطع کلامی کیے رکھیں گے حق سے منہ موڑے رہیں گے ان میں سے جو پہلے رجوع کرے گا یہی رجوع اس کے لیے پہلے پہل کفارہ بن جائے گا، اگر ایک سلام کرے اور دوسرا اسے سلام کا جواب نہ دے اسے فرشتے سلام کا جواب دیتے ہیں جبکہ دوسرے کو شیطان جواب دیتا ہے، اگر قطع کلامی پر دونوں کی موت ہوئی دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان عن هشام بن عامر

۲۳۸۷۴... کسی مسلمان شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے صلح کی طرف سبقت کرنے والا جنت میں پہلے داخل ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرة

۲۳۸۷۵... کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے اگر تین دن گزرنے پر اس کی اپنے بھائی سے ملاقات ہوئی اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا تو دونوں اجر و ثواب میں شریک ہوں گے اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا قطع تعلقی کے گناہ سے بری الذمہ ہو گیا اور اس کا ساتھی گناہ کا سزاوار ہوگا۔ رواہ البیہقی عن ابی ہریرة

۲۳۸۷۶... اگر دو شخص اسلام میں داخل ہوئے پھر آپس میں قطع تعلقی کر لی ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہوگا حتیٰ کہ ظالم ہو کر واپس

لوٹے گا۔ رواہ الحاكم عن ابن مسعود
 ۲۴۸۷۷ اسلام میں جب دو شخص آپس میں دوستی رکھتے ہیں پھر ان میں سے کسی ایک سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے جس کی وجہ سے دونوں میں
 تفریق پڑ جاتی ہے۔ رواہ ہناد عن ابی ہریرة

چوتھا باب..... صحبت کے حقوق کے بیان میں پڑوسی کے حقوق

۲۴۸۷۸ جبرئیل امین پڑوسی کے حق میں مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا
 کہ وہ پڑوسی کو وارث قرار دے دیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابن عمرو واحمد بن حنبل والتجار ومسلم عبدالله بن احمد بن حنبل عن عائشة
 ۲۴۸۷۹ جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کے حق میں مجھے برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ پڑوسی کو وارث قرار
 دے دیں گے جبرئیل علیہ السلام مجھے برابر مملوک کے حق کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ مملوک کے لیے کوئی مدت یا وقت مقرر کر
 دیں گے جب وہ اس وقت تک پہنچے گا آزاد ہو جائے گا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۷۱

۲۴۸۸۰ میں تمہیں پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی امامة
 ۲۴۸۸۱ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے اور غور توں کے ساتھ بھلائی کرو۔

رواہ البخاری عن ابی ہریرة

۲۴۸۸۲ پڑوسی کی اذیت سے کوئی چیز کمتر نہیں۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۷۷

۲۴۸۸۳ پڑوسی کی اذیت سے کوئی چیز کمتر نہیں۔ رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیة عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۰۶ والنقلہ ۸۲۔

۲۴۸۸۴ جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زید بن ثابت

۲۴۸۸۵ اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی شریح

۲۴۸۸۶ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ جو چیز اپنے لیے پسند کرے وہ اپنے

پڑوسی کے لیے بھی پسند کرے۔ رواہ مسلم عن انس

۲۴۸۸۷ تم میں سے جب کوئی شخص سالن پکائے اس میں پانی کی مقدار بڑھادے تاکہ اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کو بھی دے سکے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۴۸۸۸ جب تم سالن بناؤ اس میں پانی کی مقدار بڑھا دو پھر اس میں سے اپنے پڑوسی کو بھی کچھ دے دو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ذر

۲۴۸۸۹ اے ابو ذر! جب تم ہانڈی پکاؤ، اس میں سالن کی مقدار بڑھا دو تاکہ اپنی پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کر سکو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد والدیلمی فی مسند الفردوس ومسلم والترمذی والنسائی عن ابی ذر

۲۳۸۹۰ اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسی اپنی پڑوس کے بدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو (اسی طرح دینیے والی بھی اس بدیہ کو کم نہ سمجھے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرہ)

۲۳۸۹۱ ہمسایوں کی تین قسمیں ہیں، ایک ہمسایہ وہ جس کا صرف ایک ہی حق ہے پڑوسیوں میں سب سے کمتر حق اسی کا ہے، ایک وہ ہے جس کے دو حقوق ہیں ایک وہ ہے جس کے تین حقوق ہیں رہی اس پڑوسی کی بات جس کا ایک ہی حق ہے وہ مشرک (کافر) ہے جس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس کا صرف پڑوس کا حق ہے وہ پڑوسی جس کے دو حقوق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے اس کا ایک حق ہے حق اسلام ہے اور دوسرا پڑوسی کا حق اور تیسرا پڑوسی مسلمان رشتہ دار ہے اس کے لیے ایک اسلام کا حق ایک پڑوس کا حق اور ایک رشتہ داری کا حق۔

رواہ الزرار و ابوالشیخ فی الثواب و ابونعیم فی الحلیۃ عن حبانہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۷۲ و الثواب و المجموعہ ۷۸۴

۲۳۸۹۲ چالیس گھروں تک پڑوس کا اعتبار ہے۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ عن الزہری مرسلًا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۷۷

۲۳۸۹۳ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جس کا پڑوسی برا ہو جو اسے اذیت پہنچاتا ہو اور وہ اس کی اذیت پر صبر کر لیتا ہو اور اسے باعث ثواب سمجھتا ہو جو حتیٰ کہ زندگی یا موت سے اللہ تعالیٰ اس کی کفایت کر دے۔ رواہ الخطیب و ابن عساکر عن ابی ذر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۹۹

۲۳۸۹۴ قیامت کے دن جھگڑے میں سب سے پہلے مد مقابل ہونے والے دو پڑوسی ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن عقبہ بن عامر

۲۳۸۹۵ پڑوس کی حد چالیس گھروں تک ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۹۸



پڑوسی کے حقوق کا احترام

۲۳۸۹۶ پڑوسی (کے حق) کا احترام پڑوسی پر ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کے خون کا احترام۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی ہریرہ

کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۷۷۷

۲۳۸۹۷ پڑوسی کا حق ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تم اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تم اس کے ساتھ چلو، اگر وہ تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر وہ محتاج و بد حال ہو جائے تم اس کا ستر کرو، اگر اسے خیر و بھلائی نصیب ہو تم اسے مبارکباد دو، اسے اگر مصیبت پہنچے تم اس کے کھرد کو محسوس کرو تم اس کی عمارت سے اونچی اپنی عمارت مت بناؤ کیونکہ ایسا کرنے سے تازہ ہوا بند ہو جائے گی۔ تم اپنی ہنڈیا کی بوت سے اسے تکلیف مت پہنچاؤ والا

یہ کہ ہانڈی سے اسے بھی کچھ دو۔ رواہ الطبرانی عن معاویہ بن حیدرہ

کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۸

۲۳۸۹۸ پڑوسی کو اذیت پہنچانے سے گریزاں رہو اور اس کی اذیت پر صبر کرو، تفریق ڈالنے کے لیے موت کافی ہے۔

رواہ ابن المحار عن ابی عبدالرحمن الحلی مرسلًا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۹۱

۲۳۸۹۹ کتنے لوگ ہوں گے جو اپنے پڑوسیوں سے چمٹ جائیں گے اور کہیں گے یا اللہ! اس نے اپنا دروازہ مجھ پر بند کر رکھا ہے اور اپنے حسن

سلوک سے مجھ کو دور رکھا ہے۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۸

۲۳۹۰۰ میں دو بدترین پڑوسیوں کے درمیان رہتا تھا ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط کے درمیان چنانچہ وہ گوبر لا کر میرے دروازے پر ڈال دیتے تھے، اسی طرح بعض دوسری اذیت کی چیزیں بھی لا کر میرے دروازے پر ڈال دیتے۔ رواہ ابن سعد بن عائشہ
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۷۔

۲۳۹۰۱ یہ کہ آدمی دس عورتوں سے زنا کرے بہتر ہے اس سے کہ آدمی اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے، اور یہ کہ آدمی دس گھروں سے چوری کرے یہ گناہ کمتر ہے اس سے کہ آدمی اپنے پڑوسی کے گھر سے چوری کرے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد واحمد بن حنبل والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۳۹۰۲ پڑوسی کا بہت بڑا حق ہے۔ رواہ البزار والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سعید بن زید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۴

۲۳۹۰۳ وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بے خوف نہ ہو۔ رواہ الطبرانی عن الطلق بن علی

۲۳۹۰۴ وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا پڑا رہے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۱۳۸۲۔

۲۳۹۰۵ وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۳۹۰۶ وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو پیٹ بھر کر کھائے جبکہ اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا پڑا ہو حالانکہ اسے پڑوسی کے بھوکے ہونے کا

علم بھی ہو۔ رواہ البزار والطبرانی عن انس

۲۳۹۰۷ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا کرام کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن ابی شریح وعن ابی ہریرة

۲۳۹۰۸ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرة

۲۳۹۰۹ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بڑا دھوکہ یہ ہے کہ تم دو پڑوسیوں کے درمیان بالشت بھر زمین کا ٹکڑا تنازعہ پاؤ خواہ وہ

ٹکڑا زمین میں سے ہو یا گھر میں سے ان میں سے ایک دوسرے کے حصہ کو ہتھیالیا ہے جو کہ ذراع کے بقدر ہوتا ہے چنانچہ سات زمینوں سے وہ

ٹکڑا اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی مالک الاشجعی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۵۸۔

۲۳۹۱۰ یا اللہ! میں مستقل قیام گاہ میں بڑے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں چونکہ جنگل کا ساتھی رخصت ہو جاتا ہے۔

رواہ الحاکم عن ابی ہریرة

حصہ اکمال

۲۳۹۱۱ پڑوسی کو اذیت مت پہنچاؤ اور اس کی اذیت پر صبر کر لو چونکہ تفریق کے لئے موت کافی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی عبدالرحمن الجلیلی

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پڑوسی کی شکایت کی، اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

۲۳۹۱۲ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام شریف لائے اور مجھے برابر پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ پڑوسی کو

وارث مقرر کریں گے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرة

۲۴۹۱۳ جبرئیل امین مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں انتظار کرنے لگا کہ وہ پڑوسی کے وارث ہونے کا مجھے حکم دے دیں گے۔ رواہ الطبرانی عن محمد بن مسلمة

۲۴۹۱۴ جبرئیل نے مجھے چالیس گھروں تک پڑوس کے ہونے کی وصیت کی ہے دس ادھر (سامنے) سے دس ادھر (پچھے) سے دس یہاں (دائیں) ہے اور دس وہاں۔ (بائیں) سے۔ رواہ البيهقي وضعفه عن عائشة كلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرہ ۳۱۹۵ والضعفۃ: ۲۷۴

۲۴۹۱۵ خبردار (آس پاس کے) چالیس گھروں کا شمار پڑوس میں ہوتا ہے وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے خوفزدہ ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی عن عبدالرحمن بن كعب بن مالك كلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرہ ۱۰۹

۲۴۹۱۶ پڑوس کا اعتبار دائیں طرف سے ساٹھ گھر، بائیں طرف سے ساٹھ گھر، پچھے سے ساٹھ گھر اور سامنے سے ساٹھ گھروں سے ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة كلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۳۱۹ والمقاصد المبررة ۳۶۔

۲۴۹۱۷ تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبد الله بن سلام والخرائطی عن ابن مسعود والخرائطی عن جابر بن سمرة الخرائطی طاعن ابن عباس الخرائطی عن ابی ہریرة ۲۴۹۱۸ وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا جو اپنے پڑوسی کا اکرام نہیں کرتا۔ رواہ ابن النجار عن علی ۲۴۹۱۹ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة والضیاء عن ابی سعید

پڑوسی کو ایذا سے بچائے

۲۴۹۲۰ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔ رواہ الخطیب عن ابن شریح الخزاعی ۲۴۹۲۱ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس ۲۴۹۲۲ اللہ کی قسم مومن نہیں اللہ کی قسم مومن نہیں اللہ کی قسم مومن نہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کون؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی بوائق سے محفوظ نہ ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: بوائق سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اس کی شرارتیں۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی ہریرة والطبرانی عن ابی شراع الکعبی ۲۴۹۲۳ اللہ کی قسم مومن نہیں، اللہ کی قسم مومن نہیں، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ابن عن ابی شروع ۲۴۹۲۴ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ اسلام نہیں لاتا یہاں تک کہ اس کا دل اسلام نہ لائے اور اس وقت تک مومن نہیں جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی بوائق سے محفوظ نہ ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا بوائق سے کیا مراد ہے فرمایا: دھوکا دہی اور ظلم۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن مسعود ۲۴۹۲۵ کسی شخص کا ایمان مستقیم نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل مستقیم نہ ہو اور اس کا دل اس وقت تک مستقیم نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زبان راہ راست پر نہ ہو اور جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و البيهقي فی شعب الايمان عن انس وحسن

کلام:..... حدیث ضعیف سے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۳۲ وکشف الخفاء ۳۱۴۴۔

۲۳۹۲۶..... وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہو۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۳۹۲۷..... جس شخص نے اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی جس نے مجھے اذیت پہنچائی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی جس شخص نے اپنے پڑوسی سے لڑائی کی اس نے میرے ساتھ لڑائی کی جس نے میرے ساتھ لڑائی کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کی۔

رواہ ابو الشیخ و ابونعیم عن انس

۲۳۹۲۸..... کوئی شخص اپنے پڑوسی کو چھوڑ کر شکم سیر نہیں ہوتا۔

رواہ ابن المبارک و ابویعلیٰ و ابونعیم فی الحلیۃ و الحاکم و سعید بن منصور عن عمر

۲۳۹۲۹..... وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو پیٹ بھر کر رات گزرے جب کہ اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا پڑا ہو۔ رواہ الحاکم عن عائشہ

۲۳۹۳۰..... قیامت کے دن پڑوسی اپنے پڑوسی سے چٹ جائے گا اور کہے گا: اے میرے پروردگار اس سے سوال کر اس نے میرے اوپر اپنا

دروازہ کیوں بند کیا اور اپنا کھانا کیوں مجھ سے روک رکھا۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۳ و التزییہ ۱۲۳۲

۲۳۹۳۱ قیامت کے دن کتنے پڑوسی ہوں گے جو اپنے پڑوسی سے چٹ جائیں گے وہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! اس نے اپنا دروازہ بند کیے

رکھا اور مجھے حسن سلوک سے روک رکھا۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عمرو و الدیلمی عن ابن عمر

۲۳۹۳۲..... جس شخص نے اپنے پڑوسی کے لیے اپنا دروازہ بند کر دیا اپنے اہل خانہ اور مال سے خوفزدہ ہو کر (کہ میرا پڑوسی کھا جائے گا اور اہل خانہ

بھوکے رہیں گے) یہ شخص مومن نہیں ہو سکتا وہ شخص مومن نہیں جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بے خوف نہ ہو۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو

پڑوسی سے شکایت کا ایک طریقہ

۲۳۹۳۳..... ایسا ساز و سامان اٹھاؤ اور گلی میں پھینک دو اور جب کوئی آنے والا آئے کہو: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے تو اس پر لعنت

تحقق ہو جائے گی۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام

۲۳۹۳۴..... لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں کو دین نہیں پڑھاتے جو پڑوسیوں کو تعلیم نہیں دیتے جو انھیں وعظ نہیں کرتے نہ انھیں اچھی بات کا حکم

دیتے ہیں اور نہ ہی بری باتوں سے روکتے ہیں۔ لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں سے علم نہیں حاصل کرتے ان سے دین نہیں سیکھتے اور نہ ہی ان

کا وعظ سنتے ہیں۔ بخدا! لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیں انھیں دین سکھائیں وعظ کریں انھیں اچھائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں

بخدا! لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل کریں دین سیکھیں وعظ سنیں ورنہ دنیا میں انھیں سخت سزا دیں گی۔

رواہ ابن راھویہ و البخاری فی الواحد و ابن السکن و الباوردی و ابن مندہ عن علقمۃ بن عبدالرحمن بن ابی زبیر عن ابیہ عن جدہ

ابن سکن کہتے ہیں یہ حدیث صرف ایک ہی سند سے مروی ہے اس کی سند صالح ہے لیکن اس حدیث کو محمد بن اسحاق بن راھویہ اپنے والد

سے روایت کرتے ہیں، اور سند یوں بیان کی ہے ”عن علقمۃ بن سعید بن ابی زبیر عن ابیہ عن جدہ“ اسی سند سے یہ حدیث طبرانی نے

عبدالرحمن کے ترجمہ میں روایت کی ہے ابونعیم نے اس حدیث کو راجح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ابی زبیر کی روایت اور روایت درست نہیں ابن مندہ

نے بھی یہی کہا ہے، ابن حجر نے الاصابہ میں لکھا ہے: ابن سکن کا کلام دونوں پر وارد ہے اس میں اصل اعتماد بخاری کا ہے اور اس کی انتہاء بھی اسی

تک ہے۔ جب کہ محمد بن اسحاق بن راھویہ کی روایت شاذ ہے چونکہ علقمہ سعید کا بھائی سے بیٹا نہیں۔

انتہی و رواہ صدرہ الحسن بن سفیان عن ابی ہریرۃ الی قولہ ولا یعتظون

۲۳۹۳۵ کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حق کیا ہے؟ چنانچہ اگر وہ تم سے مدد طلب کرے تم اس کی مدد کرو اگر تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر محتاج ہو جائے تم اس کا ہاتھ تھام لو، اگر بیمار ہو جائے تم اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تم اس کے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلو، اگر سے خیر و بھلائی پہنچے تم اسے مبارکباد دو، اگر اسے کوئی مصیبت پیش آئے تم اسے تسلی دو، تم اس کے مکان کے آگے اپنے مکان کے لمبی چوڑی عمارت کھڑی نہ کرو کہ اس کے مکان کی ہوا ہی رک جائے البتہ اس کی اجازت سے بنا سکتے ہو، اگر تم پھل خرید کر لاؤ اس میں سے اسے بھی کچھ بدیہ کرنا پھل اسے بدیہ نہ کر سکو کم از کم اس سے مخفی رکھو، ایسا نہ ہو کہ تمہارا بیٹا پھل لے کر باہر نکلے کہیں پڑوسی کے بچوں کو حسد نہ آنے لگے تمہاری ہنڈی کی بو پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے الایہ کہ اسے بھی کچھ حصہ دو کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے پڑوسی کے حقوق بہت کم لوگ ادا کرتے ہیں جن پر اللہ کا رحم ہو، پڑوسیوں کی تین قسمیں ہیں ان میں سے بعض کے تین حقوق ہیں، بعض کے دو حقوق ہیں اور بعض کا ایک حق ہے وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں یہ وہ مسلمان پڑوسی ہے جو قرہی رشتہ دار ہو اس کا ایک پڑوسی کا حق ہے ایک قرابتداری کا حق ہے اور ایک اسلام کا حق ہے جس کے دو حقوق ہیں یہ مسلمان پڑوسی ہے اس کا ایک پڑوسی کا حق ہے اور ایک اسلام کا حق ہے اور وہ پڑوسی جس کا ایک ہی حق ہے وہ کافر پڑوسی ہے اس کا پڑوسی کا حق ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کافر پڑوسی کو قربانی کا گوشت کھلا سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مشرکین کو مسلمانوں کی قربانیوں کا گوشت نہیں کھلایا جاسکتا۔

رواہ ابن عدی والحرانطی فی مکارم الاخلاق عن عمر وبن شعیب عن ایہ عن حدہ

۲۳۹۳۶ اے عائشہ جب تمہارے پاس پڑوسی کا بچہ آئے اس کے ہاتھ میں کوئی چیز رکھ دو چونکہ ایسا کرنے سے محبت بڑھتی ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشہ

۲۳۹۳۷ اے مومن عورتوں کی جماعت! تم میں سے کوئی پڑوسی اپنی پڑوسن کے بدیہ کو کمتر نہ سمجھے اگر چہ وہ بکری کے جلے ہوئے کھر کا ٹکڑا ہی

کیوں نہ ہو۔ رواہ مالک و البیہقی فی شعب الایمان والطبرانی عن حواء

۲۳۹۳۸ اے انس! وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس کا پڑوسی بھوکا رات بسر کرے حالانکہ اسے (اس کے بھوکے ہونے کا) علم ہو۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۳۹۳۹ کسی قیام گاہ میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ مسافر پڑوسی جب چاہتا ہے چل پڑتا ہے۔

رواہ الحرانطی فی مساوی الاخلاق

پڑوسی کی دیوار پر لکڑی (شہتیر وغیرہ) رکھنا

۲۳۹۴۰ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن ابی ہریرہ و ابن ماجہ

عن ابن عباس و احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن مجمع بن یزید ورحالہ کثیر من الانصار

اکمال

۲۳۹۴۱ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے اس کی دیوار پر لکڑی رکھنے کی اجازت طلب کرے وہ اس سے انکار نہ کرے۔

رواہ ابو داؤد و الترمذی و قال صحیح و ابن ماجہ عن ابی ہریرہ

۲۳۹۴۲ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا مطالبہ کرے اسے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ رواہ البیہقی عن ابن عباس

۲۳۹۴۳ جو شخص (پڑوسی میں) دیوار تعمیر کرے وہ اپنے پڑوسی کو دیوار پر شہتیر رکھنے دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

- ۲۳۹۳۳ ... تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے ہرگز نہ روکے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
- ۲۳۹۳۵ ... تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو نہ روکے کہ وہ اس کی دیوار پر شہتیر رکھے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس
- ۲۳۹۳۶ ... تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع نہ کرے جب غیر آباد زمین میں راستے پر تنہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو راستے کی مقدار سات ہاتھ مقرر کر دو۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والبیہقی عن ابن عباس
- ۲۳۹۳۷ ... پڑوسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑیاں رکھنے سے منع کرے۔
- رواہ البیہقی فی السنن وصحیحہ عن ابی ہریرۃ
- ۲۳۹۳۸ ... پڑوسی پڑوسی سے کس بھلائی کی امید رکھے گا جب وہ اسے اپنی دیوار پر شہتیر بھی نہیں رکھنے دیتا۔
- رواہ الطبرانی عن ابی شریح الکعبی
- ۲۳۹۳۹ ... پڑوسی پڑوسی سے کس بھلائی کی امید رکھ سکتا ہے جب وہ اسے اپنی دیوار پر (مکان کی) لکڑیاں بھی نہیں رکھنے دیتا۔
- رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عنہ

سواری کے حقوق

- ۲۳۹۵۰ ... سوار کپڑے بوجھ (تھیلے وغیرہ) پیچھے رکھو چونکہ ہاتھ بند ہوتے ہیں اور پاؤں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔
- رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ عن الزہری ووصلہ البزار وابی یعلیٰ والطبرانی فی الاوسط عنہ عن سعید ابن المسیب عن ابی ہریرۃ نحوہ
- ۲۳۹۵۱ ... ان گونگے چوپایوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اچھی طرح سے ان پر سوار ہو اور انھیں اچھا چارہ دو۔
- رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن خزیمہ و ابن حبان عن سهل بن الحنظلیۃ
- ۲۳۹۵۲ ... جب تم میں سے کوئی شخص سواری پر سوار ہو اسے چاہے کہ سواری کو نرم راستے پر چلائے چونکہ اللہ تعالیٰ قوی اور ضعیف (ہر طرح کی) سواری پر سوار کرتا ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عمر بن العاص
- کلام: ... حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۳۔
- ۲۳۹۵۳ ... جب تم ان گونگے چوپایوں پر سوار ہو تو ان پر سوار ہو کر جلدی سے آگے بڑھو اور جب قحط سالی ہو سواریوں کو جلدی سے لے جاؤ تمہیں رات کے وقت سفر کرنا چاہئے چونکہ رات کی مسافت کو اللہ تعالیٰ لپیٹ دیتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل
- ۲۳۹۵۴ ... جب تم ان چوپایوں پر سوار ہو اور انھیں ان کا حق دو یعنی مختلف منازل میں پڑاؤ کرو شیاطین بن کر ان پر مت بیٹھے رہے۔
- رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ
- کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۳ و الکشف الالہی ۱۲۷
- ۲۳۹۵۵ ... جب تم میں سے کوئی شخص اونٹ خریدنا چاہے اسے چاہیے کہ اونٹ کی کوبان کا اوپر والا حصہ ہاتھ میں پکڑ کر شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر
- کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۰۔

جانوروں کے حقوق ادا کرنا

- ۲۳۹۵۶ ... جب تم سرسبز و شاداب زمین میں سفر کر رہے ہو تو چوپایوں کو اس زمین کا حصہ دو اگر تم قحط زدہ زمین میں سفر کر رہے ہو تو وہاں سے جلدی

جلدی آگے بڑھ جاؤ اور جب تم رات کو کسی جگہ پڑاؤ کرنا چاہو تو سراہ چری ہوئی زمین پر پڑاؤ نہ ڈالو چونکہ ہر چوپائے کا مخصوص ٹھکانا ہوتا ہے۔

رواہ البزار عن انس

۲۳۹۵۷ شفتت و مہربانی سے چوپایوں پر سوار ہو اور نرمی سے انہیں چھوڑو، راستے اور بازاروں میں چوپایوں کو گفتگو کے لیے کرسیاں نہ بنائے رکھو بیشتر سواریاں اپنے سواروں سے بہتر ہوتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی ہوتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و الطبرانی و الحاکم عن معاذ بن انس عن ابیہ

کلام:..... حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۸۳۷ ھ شیخی کہتے ہیں اس حدیث کی بعض اسانید کے رجال صحیح کے رجال ہیں البتہ سہل بن معاذ میں قدرے ضعف ہے گو ابن حبان نے اس کی توثیق کی ہے۔

۲۳۹۵۸..... کیا تمہیں خبر نہیں پہنچی کہ میں نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو چوپائے کے منہ پر داغ لگائے اور اسے منہ پر مارے۔

رواہ ابو داؤد عن جابر

۲۳۹۵۹..... تم اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے میری نسبت زیادہ حقدار ہو الایہ کہ تم اپنا حق مجھے سوئپ دو۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی عن بریدہ

۲۳۹۶۰ آدی اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اپنی سواری پر آگے بیٹھے (اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھائے) اور اپنے بستر پر خود بیٹھے اور اپنے

کجاوے میں خود امامت کرائے۔ رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن حنظلہ

۲۳۹۶۱ میں تمہیں ڈراتا ہوں کہ تم اپنے چوپایوں کی پشتوں کو منبر بنا لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تو چوپایوں کو تمہارے لیے سخر کیا ہے کہ تم ان پر سوار

ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکو جہاں اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین عطا کی ہے تاکہ تم ان

جانوروں پر سوار ہو کر اپنی حاجتیں پوری کر سکو۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرہ

۲۳۹۶۲ آدی اپنی سواری کے سینے (آگے) کا زیادہ حقدار ہے اور آدی جس جگہ بیٹھا ہو اٹھ کر چلا جائے اور جب واپس لوٹے اس جگہ کا زیادہ

حقدار ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۳۹۶۳ آدی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اپنے پچھونے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اور اپنے گھر میں نماز پڑھانے کا زیادہ حق دار

ہے۔ البتہ اگر حکمران ہو اور لوگ اس پر مجمع ہوں تو وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ الطبرانی عن فاطمة الزہراء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۵۔

۲۳۹۶۴ سواری کا مالک سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ الطبرانی عن بریدہ و احمد بن حنبل و الطبرانی عن قلیس بن سعد

و حیب بن مسلمة و احمد بن حنبل عن عمر و الطبرانی عن علقمة بن مالک الخطمی و ابو داؤد عن عروہ بن مغیث الانصاری و الطبرانی

فی الاوسط عن علی و البزار عن ابی ہریرہ و ابو نعیم عن فاطمة الزہراء

۲۳۹۶۵ سواری کا مالک سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ وہ خود ہی اگر دوسرے کو اجازت دے دے۔ رواہ ابن عساکر عن بشیر

کلام:..... حدیث ضعیف دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۴۰ اور تریب الموضوعات ۳۱۰

۲۳۹۶۶ بدترین گدھا چھوٹے قدم والا کالا گدھا ہے۔ رواہ العقیلی عن ابن عمر

۲۳۹۶۷ اونٹ شیاطین سے پیدا کیے گئے ہیں ہراونٹ کے پیچھے ایک شیطان ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن منصور عن خالد بن معدان

۲۳۹۶۸ ہراونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے لہذا اونٹوں پر نرمی سے سوار ہونی الواضح اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا کرتا ہے۔

رواہ الحاکم عن ابی ہریرہ

۲۳۹۶۹ ہراونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہوتا ہے جب اونٹ پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لو پھر تمہیں اپنی حاجتوں میں درماندگی پیش نہیں آئے گی۔

رواہ احمد بن حنبل و النسائی و ابن حبان و الحاکم عن حمزة بن عمر و اسلمی

ہراونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے

۲۳۹۷۰۔ کوئی اونٹ ایسا نہیں جس کی کوہان پر شیطان نہ ہو جب تم اونٹوں پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کر لیا کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے پھر ان سے اپنے لیے خدمت لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا فرماتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی لاس

۲۳۹۷۱۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو جانور کو عذاب پہنچائے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۲۳۹۷۲۔ تیسرا شخص ملعون ہے یعنی تیسرا شخص جو سواری پر بیٹھا ہو۔ رواہ الطبرانی عن المهاجر بن قنفذ

کلام:..... حدیث قابل غور ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۲۰ والکشف اللہ الی ۳۰۳

۲۳۹۷۳۔ جس قسم کا برتاؤ تم لوگ جانوروں کے ساتھ کرتے ہو وہ اگر تمہیں بخش دیا جائے تو تم میں سے بہت سارے لوگوں کی بخشش ہو جائے گی۔

(رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی الدرداء)

۲۳۹۷۴۔ چوپایوں کو ایک دوسرے پر برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابو داؤد والترمذی عن ابن عباس

کلام:..... سند کے اعتبار سے حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۳۶

۲۳۹۷۵۔ چیتوں کے چمڑوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد والنسائی عن معاویہ

۲۳۹۷۶۔ ریشم اور چیتوں کے چمڑوں پر سوار مت ہو یعنی ریشم اور چیتے کے چمڑے سے بنی ہوئے زینوں پر سوار مت ہو۔ رواہ ابو داؤد عن معاویہ

۲۳۹۷۷۔ گھوڑوں اور دوسرے جانوروں کو خنسی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۳۹۷۸۔ چیتوں پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ریحانہ

۲۳۹۷۹۔ جانوروں کے منہ پر داغ لگانے اور مارنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن جابر

اکمال

۲۳۹۸۰۔ ان چوپایوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو انہیں کھلاؤ تا کہ موٹے ہو جائیں اور جب صحت مند ہوں تب ان پر سواری کرو۔

رواہ الطبرانی عن سهل بن الحنظلیہ

۲۳۹۸۱۔ موٹے جانور کا قربانی کرو اور عمدہ جانور پر سوار ہو، پانی والے دن دودھ دو جو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

رواہ البغوی والطبرانی عن الشریذ بن سويد

۲۳۹۸۲۔ اس چوپائے کے معاملہ میں تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ ہی نے تجھے اس کا مالک بنایا ہے اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو

اسے بھوکا رکھتا ہے اور اسے تھکاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

۲۳۹۸۳۔ اس سواری کا مالک کہاں ہے؟ اس کے معاملہ میں تو اللہ سے نہیں ڈرتا تو اسے گھاس چارا کھلاؤ یا اس کو کھلا چھوڑ دو تا کہ خود اپنا پیٹ بھر لے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۳۹۸۴۔ خبردار! ایسا مت کرو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تا کہ خود اپنی موت مر جائے۔ رواہ عبد بن حمید عن جابر

ایک اونٹ کو اس کے مالکان نے ذبح کرنا چاہا اس پر اونٹ نے شکایت کی۔

۲۳۹۸۵۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو جانوروں کا مسئلہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۱۷

جانوروں کو تکلیف دینے کی ممانعت

- ۲۳۹۸۶ کیا میں نے تجھے جانوروں کے منہ پر داغ لگاتے نہیں دیکھا ان گونگے جانوروں کے منہ پر داغ مت لگاؤ عرض کیا گیا: میں کہاں داغ لگاؤں؟ فرمایا: گردن کے اگلے حصہ پر۔ رواہ الطبرانی عن نقادة بن عبد الله الاسدی
- ۲۳۹۸۷ کوئی شخص بھی ہرگز جانور کے منہ پر نشان (داغ لگا کر) نہ لگائے اور نہ ہی منہ پر مارے۔ رواہ عبد الرزاق عن جابر
- ۲۳۹۸۸ اے جناد! کیا تم نے جانور میں کوئی ہڈی نہیں پائی جس پر تم داغ لگاتے اور صرف منہ ہی پایا ہے خبردار تمہیں اس کا بدلہ دینا ہوگا۔ رواہ الدارقطنی فی المؤتلف والباوردی وابن قانع وابن السکن وابن شاهین والطبرانی وابو نعیم وسعيد بن المنصور عن جنادة الغیلانی قال ابن السکن لا اعلم له غیر
- ۲۳۹۸۹ جس شخص نے ایسا کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر نبی کریم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر نشان تھا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
- ۲۳۹۹۰ میں نے رات گزاری اور فرشتے مجھے گھوڑوں کے روکنے اور تھکانے کے متعلق کوستے رہے۔ رواہ ابن عساکر عن عائشة
- ۲۳۹۹۱ جو شخص سواری سے اتر کر ایک وقفہ پیدل چلا گیا اس نے ایک غلام آزاد کیا تم میں سے جو شخص سفر پر جائے اور جب واپس لوٹے گھر والوں کے لے ہدیہ لائے اگر چاہئے تھیلے میں پتھر ڈال کر ہی لے آئے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء وفيه الوضین بن عطاء کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ سند میں وضین ابن عطاء ہے۔
- ۲۳۹۹۲ جو شخص اپنی سواری سے اتر کر ایک وقفہ پیدل چلا گیا اس نے غلام آزاد کیا۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر
- ۲۳۹۹۳ جس شخص نے سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھی ”سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنین“ پھر وہ نیچے اترنے سے پہلے مر گیا وہ شہید کی موت مراد۔ رواہ ابو الشیخ وابو نعیم عن ابی هريرة
- ۲۳۹۹۴ جو مسلمان شخص بھی سواری پر سوار ہوتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو کچھ میں نے کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہنستے ہوئے متوجہ ہوتا ہے جیسے میں تمہاری طرف متوجہ ہوا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس
- رسول اللہ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بیٹھا یا تین یا بکبیر کہی تین بار تسبیح کہی اور ایک بار تہلیل کہی پھر نئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
- ۲۳۹۹۵ جب کوئی شخص چوپائے پر سوار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اس کے پیچھے شیطان سوار ہو جاتا ہے اور کہتا ہے گانا گاؤ گاؤ اگر گانا نہ گاسکتا ہو تو کہتا ہے گانے کی تمنا تو کر لو وہ گانے کی تمنا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ سواری سے نیچے اتر جائے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس
- ۲۳۹۹۶ ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے، جب تم اونٹ پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو اور پھر اس سے خدمت بولوا شہید اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا فرماتا ہے۔ رواہ الشیرازی فی الا لقاب عن جابر
- ۲۳۹۹۷ ہر اونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہوتا ہے جب تم اونٹ پر سوار ہو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔
- رواہ ابن اسنی فی عمل یوم وليلة عن عمر
- ۲۳۹۹۸ یا اللہ! اپنی راہ میں اونٹ کی سواری عطا فرما، بلاشبہ تو ہی قوی و ضعیف اور خشک تر کو بحر و بر میں سوار کرتا ہے۔
- رواہ الطبرانی عن فضالة بن عبید
- ۲۳۹۹۹ آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اور آدمی اپنے پچھونے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ البیهقی عن انس
- ۲۵۰۰۰ سواری کا مالک اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ تم اپنا حق مجھے سوئپ دو۔ رواہ الحاکم عن بریدة

مملوک (غلام) کے حقوق اور صحبت کا بیان

۲۵۰۰۱ حبشیوں کو اپنے غلام بناؤ چونکہ حبشیوں میں سے تین اشخاص اہل جنت کے سردار ہیں لقمان حکیم نجاشی اور بلال مؤذن۔

رواہ ابن حبان فی الضعفاء والطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۱۳ اور ترتیب الموضوعات ۶۲۵۔

۲۵۰۰۲ اپنے مملوکین کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن علی

نماز اور اپنے مملوکین کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ رواہ الخطیب عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۵۰۰۳ دو کمزوروں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو: غلام لوگ اور عورت کے متعلق۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۹

۲۵۰۰۴ چہرے سے اجتناب کرو چہرے پر مت مارو۔ رواہ ابن عدی عن ابی سعید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔ ضعیف الجامع ۱۲۳

۲۵۰۰۵ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے جھگڑے تو چہرے پر مارنے سے گریز کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۵۰۰۶ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے گریز کرے۔ رواہ ابو داؤد الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۵۰۰۸ اپنے بھائی کو معاف کر دو، اگر بدلہ لینا ہی چاہو تو زیادتی کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے گریز کرو۔

رواہ الطبرانی و ابونعیم فی المعرفة عن جزء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۸۸۔

۲۵۰۰۹ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت بنا کر تمہیں آزمائش میں ڈالا ہے۔ جس کا بھائی اس کی ملکیت

میں ہوا سے اپنے کھانے میں سے کھلائے اسے اپنا لباس پہنائے اس کی طاقت سے بڑھ کر اس سے کام نہ لے، اگر کوئی ایسا کام اس کے سپرد

کرے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو تو اس کی مدد کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابی ذر

۲۵۰۱۰ جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لائے جو اس کا پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہو سکتا ہے اسے چاہیے کہ خادم کو اپنے

ساتھ بٹھائے اگر اسے اپنے ساتھ نہ بٹھانا چاہتا ہو تو کم از کم اسے ایک یاد دہانے دے دے۔

رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۵۰۱۱ جب غلام چوری کرے اسے بیچ ڈالو گو نصف اوقیہ (۲۰ درہم) چاندی کے بدلہ میں کیوں نہ بیچنا پڑے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری فی الادب المفرد و ابو داؤد عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۳۹ و ضعیف الادب ۳۳۔

۲۵۰۱۲ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر دے تو اسے مارنے سے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا لو، یعنی مارنے سے

رک جاؤ۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الا لحاظ ۳۰ و الضعیفۃ ۱۲۴۱

۲۵۰۱۳ اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو انہیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے

ہو انہیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو، اگر ان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو انہیں بیچ ڈالو اللہ کے بندو انہیں

عذاب مت دو۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن سعد عن زید بن خطاب

۲۵۰۱۴ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، جو کام تم سے نہ ہو سکے اس میں ان کی مدد طلب کرو اور جو کام ان سے نہ ہو سکے اس میں ان کی مدد کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد عن رجل

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۳۵ وضعیف الجامع ۸۱

۲۵۰۱۵ غلام خریدو اور انہیں اپنے رزق میں شریک کرو، جسدیوں سے گریز کرو چونکہ ان کی عمریں تھوڑی اور رزق قلیل ہوتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۶۳ وضعیف ۲۵

۲۵۰۱۶ اے ابو مسعود! جان لے جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ مسلم عن ابی مسعود

مملوک غلام کے ساتھ حسن سلوک

۲۵۰۱۷ تمہارا مملوک تمہاری کفایت کر سکتا ہے، جب وہ نماز پڑھتا ہے پھر وہ تمہارا بھائی ہے اپنی اولاد کی طرح اس کا اکرام کرو اور جو کھانا تم کھاؤ وہی اسے کھلاؤ۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی بکر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۹۔

۲۵۰۱۸ جس شخص نے غیر شادی شدہ خادم رکھا پھر عورتوں نے اس سے زنا کر لیا، خادم پر وہی گناہ ہوگا جو عورتوں پر ہوگا البتہ عورتوں کے گناہ میں کمی نہیں ہوگی۔ رواہ البزار عن سلمان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۳۱۔

۲۵۰۱۹ جس شخص نے اپنے غلام کو نا کردہ گناہ پر حد جاری کی یا طمانچہ مارا اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۵۰۲۰ جس شخص نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا یا اس کی پٹائی کی اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد عن ابن عمر

۲۵۰۲۱ جس شخص نے ظلم کرتے ہوئے اپنے غلام کو مارا قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

۲۵۰۲۲ جس شخص نے والدہ (باندی) اور اس کے بچے میں تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں میں تفریق ڈالے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن ابی ایوب

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسی المطالب ۱۳۴۳ والتمیز ۱۷۱

۲۵۰۲۳ والدہ اور اس کے بچے کے درمیان تفریق مت ڈالو۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی بکر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷ وضعیف الجامع ۶۱۸

فائدہ: والدہ اور اس کے بچے کے درمیان تفریق نہ ڈالنے کا معنی یہ ہے کہ جس باندی کا ہاں بچہ ہو اس باندی کو تنہا، بچے کو الگ کر کے نہ بچا جائے یعنی پہلے تو ایسی باندی بیچی ہی نہ جائے اگر بیچنا ہی ہو تو بچے کو اس کے ساتھ رہنے دیا جائے۔

۲۵۰۲۴ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو ماں اور اس کے بچے کے درمیان تفریق ڈالے اور جو دو بھائیوں کے درمیان تفریق ڈالے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی موسیٰ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۳

فائدہ:..... حدیث کے دوسرے حصہ کا معنی یہ ہے کہ دو غلام جو آپس میں سنگے بھائی ہوں ان میں سے ایک کو کہیں دور بیچ دیا جائے کہ دونوں کے درمیان تفریق ڈال دی جائے ایسا کرنا انسانی ہمدردی کے خلاف ہے۔

۲۵۰۲۵..... جس نے تفریق ڈالی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۷۵

۲۵۰۲۶..... جس نے تفریق ڈالی وہ ملعون ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عمران

غلام پر الزام لگانے کی سزا

۲۵۰۲۷..... جس شخص نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ غلام اس تہمت سے بری الذمہ ہو تہمت لگانے والے کو قیامت کے دن بطور حد کوڑے

لگائے جائیں گے الا یہ کہ وہ اپنے قول میں سچا ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم و ابو داؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ
۲۵۰۲۸..... میں نے تمہارے خادم کے کام میں جو تخفیف کی ہے وہ قیامت کے دن تمہارے میزان میں باعث اجر و ثواب ہوگی۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن حبان و البیہقی فی شعب الایمان عن عمرو بن حرث

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵۸۔

۲۵۰۲۹..... ہلاکت ہے مالک کے لیے مملوک (کے حق) سے ہلاکت ہے مملوک کے لیے مالک (کے حق) سے۔ رواہ البزار عن حذیفۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۲

۲۵۰۳۰..... اللہ تعالیٰ کی بندگیوں کو مت مارو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب

۲۵۰۳۱..... غلام کو مت مارو چونکہ تمہیں کیا معلوم کہ تم نے کن حالات کا سامنا کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۰۹ و ضعیف الجامع ۲۶۴۱

۲۵۰۳۲..... اپنے برتنوں پر اپنی باندیوں کو مت مارو چونکہ ان کی بھی ایک مدت مقرر ہے جس طرح عام لوگوں کی مدتیں مقرر ہیں۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن کعب بن عجرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۸۵ و ضعیف الجامع ۶۲۴۔

۲۵۰۳۳..... اپنے غلاموں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو انہیں اچھے کپڑے پہنائے رہوان کے پیٹ بھرتے رہو اور ان کے لیے نرم بات کرو۔

رواہ ابن سعد والطبرانی عن کعب بن مالک

۲۵۰۳۴..... جس شخص نے یا عورت نے اپنی باندی سے کہا: اے زانیہ! حالانکہ وہ اس کے زنا کرنے پر مطلع نہیں ہوا، قیامت کے دن بطور حد اسے

کوڑے لگائے جائیں گے جب کہ دنیا میں ان کے لیے حد نہیں۔ رواہ الحاکم عن عمرو بن العاص

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۴۳۔

۲۵۰۳۵..... خادم کے ساتھ کھانا کھانے میں تواضع ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۵۰۳۶..... تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے غلاموں کے لیے سب اچھا ہو۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عبد الرحمن بن عوف

۲۵۰۳۷..... اپنا کوڑا ہاں رکھو جہاں اسے خادم دیکھتا ہے۔ رواہ البراز عن ابن عباس

۲۵۰۳۸..... غلاموں کو ان کی عقل کے بقدر سزا دو۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۸۳ و ضعیف الجامع ۳۶۷۷۔

۲۵۰۳۹..... بندے کا تعلق اللہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق بندے سے ہے جب تک اس کی خدمت نہیں کی جاتی جب اس کی خدمت کی جاتی

ہے تو اس پر حساب لاگو ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف سے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۶

۲۵۰۴۰ جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی مسعود

۲۵۰۴۱ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو چہرے پر داغ لگائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۰۴۲ جس شخص نے غلاموں پر فخر کیا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و رسوا کرے گا۔ رواہ الحکیم عن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۴۲ اولشذرہ ۹۲۹۵

۲۵۰۴۳ آقا پر غلام کے تین حقوق ہیں نماز سے اسے جلدی نہ کرانے کھانے سے اسے نہ اٹھانے اور مکمل طور پر اسے پیٹ بھر کر کھانے دے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۵۳

۲۵۰۴۴ جب تمہارے پاس تمہارا خادم کھانا لے کر آئے اسے اپنے ساتھ بٹھا لویا اسے کچھ دے دو چونکہ اس نے کھانے کی پیش اور دھواں

برداشت کیا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۵۰۴۵ جب تم میں سے کسی کا خادم ہو جو اس کا کام پورا کر دیتا ہو وہ اسے کھانا کھلانے یا اپنے کھانے میں سے اسے لقمہ دے دے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وسعید بن المنصور عن جابر

مملوک غلام سے طاقت کے مطابق خدمت لینا

۲۵۰۴۶ غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کرنا واجب ہے اسے وہی کام سونپا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو، اگر کوئی ایسا کام اسے

سونپ دیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اس میں اس کی مدد کرواے اللہ کے بندو! مخلوق کو عذاب مت دو وہ بھی تمہارے جیسے ہیں۔

رواہ ابن حبان عن ابی ہریرہ

۲۵۰۴۷ غلام کے لیے دستور کے مطابق کھانے اور کپڑے کا بندوبست کرنا واجب ہے ایسا ہی کام اس کے سپرد کیا جائے جس کی وہ طاقت

رکھتا ہو، اگر اس کی طاقت سے بڑے کام اس سے لو تو اس کی مدد کرو، اے اللہ کے بندو! مخلوق کو عذاب مت دو وہ بھی تمہارے جیسے ہیں۔

رواہ ابن حبان عن ابی ہریرہ

۲۵۰۴۸ دستور کے مطابق غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کیا جائے اور اسے وہی کام سونپا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرہ

۲۵۰۴۹ اگر تمہارے پاس غلام ہوں انھیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو انھیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو غلاموں کے ساتھ ایسا

رتاؤ نہ کر سکو وہ انھیں سچ دے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن ابی ذر

۲۵۰۵۰ جو شخص بھی اپنے مولیٰ (آقا) کے پاس آئے اور اس سے کوئی چیز (سازو سامان یا مال وغیرہ) کا مطالبہ کرے اور آقا دینے سے

انکار کرے قیامت کے دن ایک گنجا سانپ آئے گا جو اس فاضل چیز کو نگل جائے گا جس سے اس نے غلام کو منع کیا تھا۔

رواہ النسائی عن معاویہ بن حیدرہ

۲۵۰۵۱ جو شخص بھی اپنے مولیٰ (آزاد کرنے والے آقا) سے کوئی فالتو چیز طلب کرتا ہے اور آقا انکار دیتا ہے قیامت کے دن ایک

گنجا سانپ لایا جائے گا جو وہ چیز نگل جائے گا۔ رواہ ابو داؤد عن معاویہ بن حیدرہ

۲۵۰۵۲ اے ابو ذر! تو ایسا شخص ہے تجھ میں جاہلیت کی بو پائی جا رہی ہے یہ غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت عطا کی ہے، جو ان کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کر سکے وہ انہیں بیچ ڈالے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ذر

۲۵۰۵۳ تیرے غلاموں نے تیرے ساتھ جو خیانت کی ہے جو تیری نافرمانی کی ہے اور جو تیرے پاس انہوں نے جھوٹ بولا ہے اس کا حساب کیا جائے گا اور تو نے انہیں جو سزا دی ہے اس کا بھی حساب کیا جائے گا اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے بقدر ہوئی تو حساب برابر برابر ہے گناہ تیرے حق میں ہوگا اور نہ نقصان میں تو نے انہیں جو سزا دی ہے وہ اگر ان کے گناہوں سے کمتر ہوئی تو یہ تمہارے حق میں فضیلت کی بات ہوگی اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ رہی تو زیادتی کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ”ونضع الموازين القسط ليوم

القيامة“ الایہ قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو قائم کریں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن عائشہ

۲۵۰۵۴ تم میں سے جو شخص خادم خریدے سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ میٹھی چیز اس کے لئے نہایت اچھی ثابت ہوگی۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

کلام: ... حدیث ضعیف سے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۲ احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھئے ۳۱۹

۲۵۰۵۵ جب تم میں سے کوئی شخص لوگر خریدے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللهم انى اسئلك خيرى و خير ما جبلته عليه و اعوذ بك من شره و شر ما جبلته عليه
يا الله! میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ
مانگتا ہوں۔ نیز برکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

اسی طرح

اور جب تم میں سے کوئی شخص باندی خریدے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اللهم انى اسئلك خيرى و خير ما جبلتها عليه و اعوذ بك من شرها و شر ما جبلتها عليه
يا الله! میں تجھ سے اس کی خیر و برکت کا اور اس کی پیدائشی خصلت کی خیر و برکت کا جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے طلبگار ہوں اور اس
کے شر سے اور اس کی پیدائشی خصلت کے شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔
اس کیلئے برکت دعا کرے اور جب تم میں سے کوئی شخص اونٹ خریدے تو اس کی گوبان پکڑ کر برکت کی دعا کرے اور مذکور بالا دعا پڑھے۔

رواہ ابن ماجہ عن عمر و بن شعيب عن حده

۲۵۰۵۶ جو شخص غلام خریدے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ یہ اس کے لیے بہت

اچھی ہے۔ رواہ ابن النجار عن عائشہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۳۶ و التقریہ ۲۵۴۲۔

اکمال

۲۵۰۵۷ جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق و احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح عن ابی مسعود

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنا غلام کو مارا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ۲۵۰۴۰ نمبر پر حدیث گز چکی ہے۔

۲۵۰۵۸ وہ اسلام میں تمہارا بھائی ہے اسے اتنا ہی کام سونپو جس کی وہ طاقت رکھتا ہو اسے وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اسے وہی کپڑے

پہناؤ جو تم پہنتے ہو اگر تم اسے ناپسند کرو تو بیچ ڈالو یعنی غلام کو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفہ

۲۵۰۵۹ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو غالب کاموں میں ان سے مدد لو اور جو کام انہیں مغلوب کر دے اس میں

ان کی مدد کرو۔ رواہ احمد بن حنبل البخاری فی الادب المفرد عن رجل من الصحابة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۳۵ وضعیف الجامع ۸۱۔

۲۵۹۰۶۰ غلام خریدو اور انہیں اپنے کسب و کمائی میں شریک کرو، حدیثوں سے گریز کرو چونکہ انکی عمریں تھوڑی اور کمائی قلیل ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

حدیث ۲۵۰۱۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۶۳ والضعیف۲۵۔

۲۵۰۶۱ تم نے سچ کہا وہ تمہارا بھائی اور تمہارے باپ کا بیٹا ہے تمہارا باپ اور ماں آدم اور حواء ہیں تمہارے اس سلوک کا اجر عظیم ہے۔

رواہ ابن قانع عن بشر بن حنظلۃ الجعفی

۲۵۰۶۲ جو کھانا تم خود کھاتے ہو وہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ اور جو کپڑے خود پہنتے ہو وہی انہیں پہناؤ۔

رواہ مسلم وابن حبان عن ابی الیسر وابن سعد عن ابی ذر وابن سعد عن ابی الذرذاء والبخاری فی الادب عن حابر

۲۵۰۶۳ فقیر مالدار شخص کے پاس آزمائش ہے کمزور طاقتور کے پاس آزمائش ہے غلام آقا کے لیے آزمائش ہے آقا کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ

سے ڈرتا رہے اور اسے وہی کام سونپے جس کی انجام دہی کی اس میں طاقت ہو وہ اس کی مدد کرتا رہے اگر ایسا نہ کر سکے کم از کم اسے سزا تو نہ دے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ذر

۲۴۰۶۴ غلاموں سے ایسا کام نہ لو جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہو انہیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انہیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے

ہو، جس سے تم راضی ہو اسے روک لو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن حدہ

۲۵۰۶۵ تم اپنے خادم کے کام میں جو تخفیف بھی کرو گے وہ تمہارے اعمال کی ترازو میں باعث اجر و ثواب ہوگا۔

رواہ ابن حبان و ابویعلیٰ عن عمرو بن حریر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵۹۔

۲۵۰۶۶ غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں خبر نہیں دی تھی

کہ اس امت کے مملوکین اور غیر شادی شدہ لوگ سب امتوں سے زیادہ ہوں گے؟ فرمایا: جی ہاں۔ غلاموں کا اکرام کرو جیسا تم اپنی اولاد کا اکرام

کرتے ہو، انہیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی بکر

۲۵۰۶۷ غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کرنا مالک پر واجب ہے اور اس سے وہی کام لیا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔

رواہ عبدالرزاق و احمد بن حنبل و مسلم عن ابی ہریرۃ

غلام کو اپنے ساتھ کھلانا

۲۵۰۶۸ جب تمہارا غلام تمہارے لیے کھانا تیار کرے، وہ کھانے کی حرارت کا مالک ہے، لہذا آقا غلام کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دے اگر

انکار کرے تو اس کے ہاتھ پر اس کے پکائے ہوئے کھانے میں سے کچھ کھدے۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۵۰۶۹ خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تو اضع ہے، جو شخص خادم کے ساتھ کھانا کھاتا ہے جنت اس کی مشاقق رہتی ہے۔

رواہ ابو الفضل جعفر بن محمد بن جعفر فی کتاب العروس والدیلمی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۹۱ اور التقریب ۲۶۷۲۔

۲۵۰۷۰ جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کرے اس کی حرارت اور پکانے کی مشقت برداشت کرے اور آقا کے قریب لائے آقا کو چاہیے اسے اپنے پاس بٹھائے خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے یا اسے ایک لقمہ دے دے جو اس کی ہتھیلی پر رکھ دے اور کہے: یہ کھا لو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۵۰۷۱ تم نے سچ کہا وہ ایسی زمین ہے جو سختی پر ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے، جب تک اس کے باسی اپنے ہاتھوں سے کام کرتے رہیں گے اور اپنے غلاموں کو کھلاتے پلاتے رہیں گے وہ سرزمین ہلاکت کا باعث نہیں بنے گی۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی عن یزید بن معبد

۲۵۰۷۲ مالک پر غلام کے تین حقوق ہیں، آقا سے نماز میں جلدی نہ کرانے کھانا کھاتے وقت اسے نہ اٹھائے اور جب غلام بیچنے کا مطالبہ کرے اسے سچ دے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عباس قال ابن عساکر حدیث غریب

۲۵۰۷۳ رات کے وقت اپنے غلاموں سے خدمت مت لو چونکہ رات ان کے لیے ہے اور دن تمہارے لیے ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ وفیہ بحر بن کثیر مجمع علی ترکہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اس کی سند میں بحر بن کثیر ہے اس کے ترک پر محدثین کا اجماع ہے۔

۲۵۰۷۴ جو غلام بھی اپنے آقا کے پاس آتا ہے اور اس سے بچی ہوئی چیز کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ انکار کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک گنجا ساپ اس پر مسلط کر دے گا جو اسے قضا سے پہلے ڈستارے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والطرانی و البیہقی فی شعب الایمان والبخاری عن حکیم بن معاویۃ عن ابیہ

۲۵۰۷۵ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔ رواہ البخاری فی الادب عن ابی ہریرۃ

۲۵۰۷۶ تمہارے غلاموں نے تمہارے ساتھ جو خیانت کی ہے جو تیری نافرمانی کی ہے اور تیرے ساتھ جو جھوٹ بولا ہے اس سب کا حساب کیا جائے گا اور تو نے انہیں جو سزا دی ہے اس کا بھی حساب کیا جائے گا اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان کے کردہ گناہوں کے بقدر ہوئی تو معاملہ برابر

سرا بر ہے گا جو نہ تیرے حق میں ہوگا اور نہ ہی تیرے نقصان میں۔ اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان کے کردہ گناہوں سے زیادہ رہی تو زیادتی کا تم سے بدلہ لیا جائے گا کیا تم نے کتاب اللہ میں یہ آیت نہیں پڑھی: ونضع والموازن القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئاً الا بے

قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو میں قائم کریں گے کہ کس بھلاں پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال غریب ورواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشۃ

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بہت سارے غلام ہیں جو میرے سامنے جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے خیانت کرتے ہیں اور

میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں اس کی پاداش میں نہیں انھیں برا بھلا کہتا ہوں اور انھیں مارتا ہوں میرا ان کے متعلق کیا معاملہ ہوگا۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ حدیث ۲۵۰۵۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۳۵۰۷۷ اگر یہ مار غلاموں کے حق میں سود مند بھی (تو اس میں کوئی حرج نہیں) اور نہ قیامت کے دن تم سے بدلہ لیا جائے گا۔

رواہ الحکیم عن زید بن مسلم

روایت سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ غلاموں کو مارنے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۰۷۸ عرض کی گئی غلاموں کو گالی دینے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ عرض کیا: اس کی مثال یہ ہو سکتی ہے جیسا کہ ہم اپنی اولاد کو سزا دیتے ہیں اور انھیں برا بھلا بھی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: غلام اولاد کی طرح نہیں ہیں تم اپنی اولاد پر تہمت بھی لگا سکتے ہو، جس شخص نے اپنے غلام کو

بدون حد کے ملاتھی کہ اس کا خون بہ نکلا اس کا کفارہ اسے آزاد کرنا ہے۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عباس

۲۵۰۷۹ غلاموں کا گناہ اور تمہاری دی ہوئی سزا کا وزن کیا جائے گا اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ نکلی تو تم سے اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔ ان کے گناہوں اور تمہاری پہنچائی ہوئی اذیت کا موازنہ کیا جائے گا اگر تمہاری اذیت زیادہ رہی تو اس کا بدلہ بھی تم سے لیا جائے گا، بلاشبہ

تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق تہمت زدہ نہیں کیا جاتا اور اس طرح اپنے آپ کو خوش نہ رکھو کہ تم بیٹ بھر کر کھاؤ اور غلام بھوکا رہے تم کپڑے پہنو اور وہ تنگا رہے۔ رواہ الحکیم عن زفاعة بن رافع الزرقی

۲۵۰۸۰ غلام کے گناہ کا تمہاری دی ہوئی سزا کے ساتھ موازنہ ہوگا اگر برابر سزا بر نکلے تو نہ تمہارے حق میں کچھ فائدہ رہا اور نہ تمہارے نقصان میں اگر تمہاری سزا زیادہ رہتی تو یہ ایسی چیز ہے جس کا مواخذہ قیامت کے دن تمہاری نیکیوں سے کیا جائے گا۔ رواہ الحکیم عن زیاد بن ابی زیاد مرسلہ

۲۵۰۸۱ برتن توڑ دینے پر اپنی باندیوں کو مت مارو تمہاری مقررہ مدتوں کی طرح ان کی مدتیں بھی مقرر ہیں۔ رواہ الدیلمی عن کعب بن عجرة کلام:..... حدیث کی اصل میں آجاکلم کی بجائے آجال الناس ہے دیکھیے اسنی المطالب ۲۸۵ وضعیف الجامع ۲۲۴۰

۲۵۰۸۲ غلام کو مت مارو چونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ غفلت میں تم ان پر کیا کچھ کر گزرو گے۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمر

۲۵۰۸۳ معاف کرو، اگر سزا ہی دو تو گناہ کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو۔ رواہ الطبرانی عن جزء

۲۵۰۸۴ اسے معاف کرو ایک دن میں ستر بار، یعنی خادم کو۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی وقال حسن غریب عن ابن عمر

۲۵۰۸۵ غلاموں کو ایک دن میں ستر مرتبہ معاف کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۵۰۸۶ بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا رہتا ہے اور اللہ کا تعلق اس کے ساتھ جب تک وہ خدمت نہیں لیتا چنانچہ جب بندے کی خدمت کی جاتی ہے اس پر حساب واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ نعیم فی الحلیة وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۵۰۸۸ بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق اس کے ساتھ جڑا رہتا ہے جب تک وہ خدمت نہیں لیتا جب خدمت لینا شروع کر دیتا ہے پھر اس پر حساب واقع ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن منصور والبیہقی وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۵۰۸۹ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ عن انس

۲۵۰۹۰ جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانت دار ہونا چاہئے اسے لے لو میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

رواہ الترمذی وقال حسن عن ابی ہریرة

۲۵۰۹۱ جب غلام بھاگ جائے پھر دوسری مرتبہ بھی بھاگ جائے تو اسے بیچ دو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔

رواہ ابن عدی عن ابی ہریرة

۲۵۰۹۲ جس شخص کی باندی ہو جس سے وہ ہم بستری کرتا ہو اگر چالیس دن تک اس نے باندی سے ہم بستری نہیں کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمرو

۲۵۰۹۳ سب سے برا غلام حشی ہوتا ہے جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے زنا کرتا ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے، چوری کرتا ہے۔

رواہ ابو نعیم عن عباد بن عبید اللہ بن ابی زافع عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۱۹۹ وکشف الخفاء ۲۹۳

۲۵۰۹۳ حبشیوں میں کوئی بھلائی نہیں جب بھوکے ہوتے ہیں چوری کرتے ہیں، اگر ان کے پیٹ بھرے ہوں تو زنا کرتے ہیں، البتہ ان میں دو اچھی عادتیں بھی ہیں کھانا کھانا اور لڑائی کے وقت (ساتھ مل کر) لڑائی کرنا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الترمذی ۳۱۲؛ خیزة الحفظ ۶۱۹۰۔

متعلقات از ترجمہ اکمال

۲۵۰۹۵ جب تم میں سے کوئی شخص باندی خریدے سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ میٹھی چیز اس کی ذات کے لیے بہت اچھی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن معاذ بن حنبل

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۔

۲۴۰۹۶ جو شخص خادم خریدے اسے چاہئے کہ وہ اپنا ہاتھ خادم کی پیشانی پر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

اللهم انی اسئلك من خیرہ و خیر ما جبلتہ علیہ و اعوذ بک من شرہ و شر ما جبلتہ علیہ.
اللہم میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اس کے شر اور اس کی فطرت کے شر سے تیری
پناہ مانگتا ہوں۔

جب کوئی شخص جانور سواری وغیرہ خریدے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللهم افی اسئلك من خیرہا و خیر ما جبلتہا علیہ و اعوذ بک من شرہا و شر ما جبلتہا علیہ.
یا اللہ میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور اس کی فطرت کے شر سے
تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اور جب اونٹ خریدے اس کی کوبان پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللهم انی اسئلك من خیرہ و خیر ما جبلتہ علیہ و اعوذ بک من شرہ و شر ما جبلتہ علیہ.
یا اللہ میں تجھ سے اس اونٹ کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور اس کی فطرت کے شر سے

پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۵۰۹۷ جب کوئی شخص باندی خریدنا چاہے اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اس کے پردے کی جگہیں اور گھنٹوں سے لے کر

ازرا باندھنے کی جگہ تک نہ دیکھے۔ رواہ الطبرانی وابن عدی والبیہقی فی السنن وضعفہ عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۲۲ والضعفۃ ۴۲۴

غلام کی آفتیں

۲۴۰۹۸ کا لے جشی کو صرف اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی فکر لگی رہتی ہے۔ رواہ العقیلی والطبرانی عن ام ایمن

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشدرۃ ۱۹۹ وضعیف الجامع ۲۰۲۳

۲۵۰۹۹ مجھے حبشیوں سے دور رہنے دو چونکہ حبشی کو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی فکر لگی رہتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۳۲ و تذکرۃ الموضوعات ۱۱۴

۲۵۱۰۰ حبشی کا جب پیٹ بھر جاتا ہے زنا کرتا ہے اور جب بھوکا رہتا ہے چوری کرتا ہے البتہ حبشیوں میں سخاوت اور ہوشیاری ہے۔

رواہ ابن عدی عن عائشۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۲۹۹ والاسرار المرفوعۃ ۴۳۲۔

۲۵۱۰۱ آخری زمانے میں سب سے برا مال غلام ہوں گے۔ رواہ ابونعیم فی المحلیۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۳۳ واسی المطالب ۳۷۳۔

۲۵۱۰۲ بندے کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ تعلق رہتا ہے جب تک کہ وہ خدمت نہیں لیتا اور جب

خدمت لیتا ہے اس پر حساب واقع ہو جاتا ہے۔ رواہ سعید بن منصور والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴۶۔

مملوک کی آقا کے ساتھ صحبت کے حقوق

۲۵۱۰۱۳۔ غلام جب اپنے مالک کا خیر خواہ ہوتا ہے اور اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا رہتا ہے اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔

رواہ مالک و احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و ابو داؤد عن ابن عمر

۲۵۱۰۱۴۔ جب غلام بھاگ جاتا ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ رواہ مسلم عن جریر

۲۵۱۰۱۵۔ جب غلام اسلام سے بھاگ کر کفر و شرک میں داخل ہو جائے اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔ رواہ ابو داؤد و ابن خزيمة عن جریر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۳۶ و ضعیف الجامع ۲۷۶۔

۲۵۱۰۱۶۔ جب غلام اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرتا رہتا ہے اس کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن ابی ہریرة

۲۵۱۰۱۷۔ دو شخص ایسے ہیں کہ ان کی نماز میں ان کے سروں سے اوپر تجاوز نہیں کرتا ہیں ماکان سے بھاگ جانے والا غلام حتیٰ کہ پس لوٹ آئے

خاندن کی نافرمان بیوی حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۵۱۰۱۸۔ جنت کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والا وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا مطیع و فرمانبردار ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط و الخطیب عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۳۴ و الضعیف ۱۷۷

۲۵۱۰۱۹۔ جو غلام بھی اپنے بھانگے کے دوران مر گیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا، اگر چہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیوں نہ مارا جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

غلام کا آقا کے پاس سے بھاگنا بڑا گناہ ہے

۲۵۱۱۰۔ جو غلام بھی اپنے مالکوں سے بھاگ جاتا ہے وہ کفر کرتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ مسلم عن جریر

۲۵۱۱۱۔ ایک شخص جنت میں داخل ہوا اس نے اپنا غلام جنت میں اپنے سے اوپر والے درجہ میں دیکھا عرض کیا اے میرے پروردگار! میرا غلام

مجھ سے ایک درجہ اوپر کیسے پہنچ گیا، حکم ہوا جی ہاں، اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا گیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا گیا ہے۔

رواہ العقیلی و الخطیب عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۱۱۳۸ و ضعیف الجامع ۱۸۵۸

۲۵۱۱۲۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو اور اپنے مالکان کا بھی فرمانبردار ہو اللہ تعالیٰ اسے اپنے مالکان سے ستر سال قبل جنت میں داخل

فرمائے گا آقا کہے گا: اے میرے پروردگار یہ دنیا میں میرا غلام تھا (یہ مجھ پر کیسے سبقت لے گیا) حکم ہوگا، میں نے اس کے عمل کا اسے بدلہ دیا

ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۷۔

۲۵۱۱۳۔ بھگوڑے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی تا وقتیکہ واپس نہ لوٹ آئے۔ رواہ الطبرانی عن جریر

۲۵۱۱۴۔ نیکو کار غلام کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن ابن ہریرة

اکمال

- ۲۵۱۱۵..... جب غلام بھاگ جاتا ہے اس کی نماز قابل قبول نہیں ہوتی اگر مر گیا تو کافر ہو کر مرے گا۔ رواہ الطبرانی عن جریر کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف النسائی ۲۶۹۔
- ۲۵۱۱۶..... اپنی مالکہ کے پاس واپس لوٹ جاؤ اور سے بتاؤ کہ تمہاری مثال اس غلام کی سی ہے جو نماز نہ پڑھتا ہوا اگر تم اس کے پاس واپس جانے سے قبل مر گئے اسے سلام کہہ دینا۔ رواہ الحاکم عن الحارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعۃ
- ۲۵۱۱۷..... جو غلام بھاگ گیا وہ تمام مزد داری سے نکل گیا۔ رواہ ابن حنبل فی مسند و مسلم عن جریر
- ۲۵۱۱۸..... غلام جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کی حدود پوری کرتا ہو اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا ہو اس کے لیے دو ہزار اجر و ثواب ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

- ۲۵۱۱۹..... وہ غلام جو اپنے رب کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا ہو جو اس پر واجب ہو یعنی اس کا خیر خواہ ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو، اس کے لیے دو ہزار اجر و ثواب ہے ایک اجر اپنے رب عزوجل کی اچھی طرح سے عبادت کرنے کا اور دوسرا اپنے مالک کے حقوق ادا کرنے کا۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ
- ۲۵۱۲۰..... اللہ تعالیٰ نے جس غلام کو کبھی پیدا فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق واجب کو ادا کرتا ہو اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرتا ہو اللہ تعالیٰ اسے دو ہزار اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ رواہ البیہقی عن ابی ہریرۃ
- ۲۵۱۲۱..... غلام کے لیے اس حال میں آسودگی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنی مالک سے حسن سلوک روا رکھتا ہو۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ عن ابی ہریرۃ
- ۲۵۱۲۲..... وہ غلام جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹائے گا جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو اور اپنے مالکان کا حق ادا کرتا ہو۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی عن ابی بکرۃ وهو ضعیف

- ۲۵۱۲۳..... ایک شخص جنت میں داخل ہوا اس نے اپنا غلام اپنے سے ایک درجہ اوپر دیکھا عرض کیا: اے میرے رب! میرا غلام مجھ سے ایک درجہ اوپر کیسے پہنچ گیا؟ حکم ہوا کہ میں نے اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

عیادتِ مریض کے حقوق

- ۲۵۱۲۴..... جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ اسے موت کے متعلق تسلی دو (کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زندگی عطا فرمائے ان شاء اللہ باری ختم ہو جائے گی) ایسا کرنے سے اس کی موت ٹل نہیں جائے گی البتہ مریض کا دل خوش ہو جائے گا۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی سعید کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الترمذی ۳۶۷ و ضعیف ابن ماجہ ۳۰۳
- ۲۵۱۲۵..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کے پھلدار باغات کے میوہ جات چنتا ہوا چل رہا ہوتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس آ بیٹھتا ہے، جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کے وقت آیا ہو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں تا وقتیکہ شام ہو جائے۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ و ابو یعلیٰ و البیہقی فی السنن عن علی
- ۲۵۱۲۶..... اللہ تعالیٰ بیمار کی عیادت کرنے والے کو اس وقت سے جب وہ اس کی عیادت کے لیے چلتا ہے ستر ہزار فرشتوں کی نگرانی میں دے دیتے ہیں جو دو روز دن اس وقت تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ الشیرازی عن ابی ہریرۃ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۶۲۷

۲۵۱۲۷۔ مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے پھلدار باغات میں ہوتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

رواہ البزار عن عبد الرحمن بن عوف

۲۵۱۲۸۔ جو شخص مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں خواہ دن میں کسی وقت بھی جائے فرشتے شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور رات کو جس وقت جائے تا صبح اس کے لیے دعا کرتے

رہتے ہیں۔ رواہ ابن حبان عن علی

۲۵۱۲۹۔ جو مسلمان بھی کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کے وقت جاتا ہے شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہے ہیں اگر شام کے وقت عیادت کے لیے جائے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں پھلدار باغ ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن علی

۲۵۱۳۰۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے آتا ہے تو گویا وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے اور جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، اگر صبح کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے

رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت گیا ہو تا صبح ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن علی

۲۵۱۳۱۔ جس شخص نے وضو کیا اور اچھا (یعنی پورا) وضو کیا اور پھر ثواب کے ارادے سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اسکو دوزخ سے ستر

برس کی مسافت کے بقدر دور رکھا جاتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۳۹۔

۲۵۱۳۲۔ جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت پورا نہ ہوا ہو اور عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے؟

اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

میں اللہ بزرگ و برتر سے جو عرش عظیم کا مالک ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مرض سے شفا دیتا ہے۔

رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابن عباس

۲۵۱۳۳۔ جو مسلمان بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے:

اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دے دیتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس

۲۵۱۳۴۔ جس شخص نے شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی مریض سے ملاقات کی یا اس کی عیادت کی تو پکارنے والا (فرشتہ) پکار کر کہتا

ہے ”خوشی ہے تمہارے لیے، اچھا ہوتما را چلنا اور جنت کا بڑا درجہ تمہیں حاصل ہو۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرة

۲۵۱۳۵۔ جب کوئی شخص کسی مریض کے پاس عیادت کے لیے آئے تو اسے یہ دعائے کلمات کہنے چاہئیں:

اللهم اشف عبدک ینکالک عدوا او یمشی لک الی الصلاة

اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے تاکہ وہ تیرے دشمن کو اذیت پہنچائے یا تیری رضا کی خاطر نماز کے لئے چلے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد وابن اسنی والطبرانی والحاکم عن ابن عمرو

بیمار کے حق میں دعا

۲۱۵۳۶۔ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ اسے اپنے لیے دعا کرنے کا کہو، چونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۰۶ و ضعیف الجامع ۲۵۷
 ۲۵۱۳۷ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کی عبادت کرے اسے یہ دعائیہ کلمات کہنے چاہیں:

اللهم اشف عبدک ینکالک عدوا او یمشی لک الی صلاة

اے اللہ اپنے بندے کو شفاء عطا فرماتا کہ وہ تیرے دشمن کو ازیت پہنچائے یا تیری رضا کی خاطر نماز کے لیے چلے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمرو

۲۵۱۳۸ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کی عبادت کرے وہ مریض کے پاس کوئی چیز نہ کھائے چونکہ اس کا حصہ (یعنی اس کا کام) تو

مریض کی عبادت کرنا ہے۔ رواہ الذیلمی فی مسند الفردوس عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۲ والضعیفۃ ۲۲۸۸

۲۵۱۳۹ سب سے بہترین عبادت وہ ہے جو خفیف تر ہو۔ رواہ القضاعی قال الحافظ ابن حجر: یروی بالموحدة والمشاة التحیة

۲۵۱۴۰ مریض کی عبادت کرنے والا جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ مسلم عن ثوبان

۲۵۱۴۱ مریض کی عبادت کرنے والا رحمت میں گھس جاتا ہے پوری طرح مریض کی عبادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ مریض

کے چہرے پر یا اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس سے اس کا حال دریافت کرے اور تمہارا آپس میں پوری طرح سلام کرنا یہ ہے کہ تم آپس میں مصافحہ

بھی کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶۸

۲۵۱۴۲ جو شخص مریض کی عبادت کرتا ہے وہ برابر بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ مسلم عن ثوبان

۲۵۱۴۳ مریض کی عبادت کرو اور جنازے کے ساتھ چلو اس طرح تمہیں آخرت یاد رہے گی۔

رواہ احمد بن حنبل فی مسنده وابن حبان و البیہقی فی السنن عن ابی سعید

۲۵۱۴۴ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عبادت کرتا ہے وہ برابر جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و الترمذی عن ثوبان

۲۵۱۴۵ جو شخص کسی مریض کی عبادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب وہ مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۸ والکشف الالہی ۱۱۱

۲۵۱۴۶ جو شخص بھی کسی مریض کی عبادت کے لیے شام کے وقت جاتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں جو اس کے لیے استغفار

کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ صبح ہو جائے عبادت کرنے والے کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے اور جو شخص مریض کے پاس صبح کے

وقت آتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہوئے نکلتے ہیں حتیٰ کہ شام ہو جائے اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ

مقرر کر لیا جاتا ہے۔ رواہ ابو داؤد و الحاکم عن علی

۲۵۱۴۷ مریضوں کی عبادت کرو اور ان سے کہا کرو کہ وہ تمہارے لیے دعا کریں چونکہ مریض کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے گناہ بخش

دیئے جاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۲۳ والضعیفۃ ۱۲۲۲

بیماروں کی عبادت وقفہ کے ساتھ

۲۵۱۴۸ مریض کی عبادت کرو اور جنازوں کے ساتھ چلو مریض کی عبادت وقفہ کر کے کی جائے چوتھے دن دوبارہ عبادت کی جائے ہاں البتہ

مریض اگر مغلوب ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے، اور تعزیت صرف ایک مرتبہ کرنی چاہئے۔ رواہ البغوی فی مسند عثمان عن انس کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۲۳۔

۲۵۱۴۹ اجر و ثواب کے اعتبار سے عظیم تر عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو۔ رواہ البزار عن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۵

فائدہ: یعنی بیمار کے پاس زیادہ نہیں بیٹھنا چاہئے بس مریض کا حال دریافت کرے اسے تسلی دے اور اس کی شفا یابی کے لیے دعا کرے پھر مریض کے پاس سے اٹھ کر چل پڑے۔

۲۵۱۵۰ جو شخص تمہاری عیادت نہیں کرتا اس کی بھی عیادت کرو اور جو شخص تمہیں ہدیہ نہ دیتا ہو اسے بھی ہدیہ دو۔

رواہ البخاری فی التاريخ والبیہقی فی شعب الایمان عن ایوب بن مسیرة مر سلا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۹۴ و ضعیف الجامع ۳۶۹۳۔

۲۵۱۵۱ مریض کی پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھو اور پھر اس سے حال دریافت کرو پوری طرح سلام

کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم (سلام کے ساتھ) آپس میں مصافحہ کر لو۔ رواہ احمد بن حنبل و الترمذی عن ابی امامة

کلام: حدیث ضعیف دیکھئے الا لحاظ ۶۳۲ و ضعیف الجامع ۵۲۹

۲۵۱۵۲ وقفے کے بعد عیادت کرنی چاہئے اور جو تھے دن عیادت کرو۔ رواہ ابویعلیٰ عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۷۵

۲۵۱۵۳ اجر و ثواب کے اعتبار سے سب سے افضل عیادت یہ ہے کہ مریض کے پاس سے جلدی کھڑے ہو جانا چاہیے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۱۲۳ و ضعیف الجامع ۱۰۳۱

۲۵۱۵۴ مریض کی عیادت کرنے کا اجر و ثواب جنازے کے ساتھ چلنے کے اجر و ثواب سے عظیم تر ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۳ و کشف الخفاء ۱۷۹۵

۲۵۱۵۵ عیادت اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دہنے کے درمیانی وقفے کے بقدر ہونی چاہیے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۹۹۔

۲۵۱۵۶ اسے یعنی مریض کو انین ”آہ و بکا“ کرنے دو چونکہ انین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے بیمار کو اس سے راحت پہنچی ہے۔

رواہ الرافعی عن عائشة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۸۵ و المغیر ۶۲

مریض کی خواہش پوری کرنا

۲۵۱۵۷ جو شخص مریض کی خواہش کے مطابق اسے (کھانا پھل وغیرہ) کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۱ و النواضح ۲۰۴۲

۲۵۱۵۸ تین بیماریوں کے مریضوں کی عیادت نہ کی جائے آشوب چشم، داڑھ کا درد اور پھوڑا پھنسی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابن عدی عن ابی ہریرة

- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۵۰
 ۲۵۱۵۹ جس شخص نے مندرجہ ذیل کلمات وفات کے وقت کہے جنت میں داخل ہو جائے گا لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار اور تبارک الذی بیدہ الملک و هو یحیی و یمت و هو علی کل شیء قذیر۔ رواہ ابن عساکر
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶۳۔
 ۲۵۱۶۰ تمہارے وہ لوگ جو قریب الموت ہوں انھیں لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔
 رواہ احمد بن حنبل و مسلم و اصحاب السنن الاربعۃ عن ابی سعید و مسلم و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ و النسائی عن عائشۃ

اکمال

- ۲۵۱۶۱ وقفہ کے بعد عیادت کرو اور چوتھے روز عیادت کرو، سب سے بہترین عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو البتہ مریض اگر مغلوب الحال ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے اور تعزیت ایک بار کی جائے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابن صصری فی امالیہ و حسنہ و ابویعلی و البیہقی و وضعفہ و الخطیب عن جابر
 ۲۵۱۶۲ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرنے آتا ہے وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس آ کر بیٹھ جائے جب وہ بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے تا شام اس کے لیے دعائے رحمت و مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو تا صبح ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن علی
 ۲۵۱۶۳ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ برابر رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ جب اپنے بھائی کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ رواہ ابن جریر و البیہقی فی شعب الایمان عن علی کرم اللہ وجہہ
 ۲۵۱۶۴ جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔ حتیٰ کہ بیٹھ جائے۔ جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ شام ہو جائے، اور اگر شام کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے تا صبح دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ہناد و ابویعلی و البیہقی عن علی
 ۲۵۱۶۵ جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔
 رواہ ابن جریر و البیہقی فی شعب الایمان عن ثوبان
 ۲۵۱۶۶ جب کوئی شخص اپنے مریض بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔ رواہ ابن جریر عن ثوبان
 ۲۵۱۶۷ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں: خوش ہو جاؤ اچھا ہو تیرا چلنا اور تجھے جنت میں ایک بڑا درجہ حاصل ہو۔
 رواہ البخاری فی الادب و ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان و ابن حبان و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۹۔
 ۲۵۱۶۸ جب کوئی شخص اپنے مومن بھائی کی عیادت کے لیے گھر سے نکلتا ہے وہ پہلو تک رحمت میں گھس جاتا ہے جب مریض کے پاس سیدھا بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء
 ۲۵۱۶۹ مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں گھسا رہتا ہے جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ رواہ ابن عساکر
 ۲۵۱۷۰ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔
 رواہ ابن عساکر عن عثمان
 ۲۵۱۷۱ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے۔ جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں غوطہ زن

ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن ابی شیبہ و البخاری فی الادب و الحارث و ابن منیع و البزار و ابو یعلیٰ و الحاکم و البیہقی و ابن حبان و الضیاء عن جابر

مریض کی عیادت کی فضیلت

۲۵۱۷۲..... جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہوئے وعدے کو پورا کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انعامات میں رغبت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کر دیتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک۔ رواہ ابن النجار عن علی

۲۵۱۷۳..... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں گھس جاتا ہے، جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اگر اول دن میں اس نے مریض کی عیادت کی ہوتا شام ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں، اگر دن کے آخری پہر میں اس کی عیادت کی ہوتا صبح ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اجر و ثواب اور انعامات تو عیادت کرنے والے کے لیے ہیں مریض کے لیے کیا انعامات ہیں: فرمایا: مریض کے لیے اس کا دو گنا اجر و ثواب اور انعام ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۲۵۔

۲۵۱۷۴..... جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک ہزار سال کے اعمال جاری فرمادیتے ہیں جن میں ملک جھکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس

۲۵۱۷۵..... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے تو غریق رحمت ہو جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن کعب بن عجرۃ و احمد بن حنبل و ابن جریر و الطبرانی عن کعب بن مالک
۲۵۱۷۶..... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے اور کتاب اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کر دیتے ہیں، وہ جہاں بھی ہوتا ہے صبح تا شام اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور (اگر شام کا وقت ہو تو) شام تا صبح نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک وہ مریض کے پاس بیٹھا رہتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔ رواہ ابن صصری فی امالیہ عن علی

۲۵۱۷۷..... جو شخص کسی مریض کے عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے اور کتاب اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے وہ بہشت میں میوہ خوری کرتے ہوئے چل رہا ہوتا ہے جب وہ مریض کے پاس سے چل پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اس دن اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۷۸..... جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں گھس جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے مکمل طور پر غریق رحمت ہو جاتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۵۱۷۹..... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جنت کی میوہ خوری کیا ہے؟ فرمایا: جنت کے پھل چنانہ۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابن جریر و الطبرانی عن ثوبان

حدیث ۲۵۱۳۲ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۱۸۰..... جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر رحمت میں گھسا لپٹا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے مکمل طور پر غریق رحمت ہو جاتا ہے۔ پھر جب مریض کے پاس سے اٹھتا ہے برابر رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ جہاں سے وہ چلا تھا وہاں واپس لوٹ آئے۔ جو شخص

اپنے مومن بھائی کی تعزیت کرتا ہے جو کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عزت و کرامت کے جوڑے پہنائیں گے۔
 رواہ ابن جریر والبقوی والطبرانی والبیہقی والحاکم عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمر بن حزم عن ابیہ عن جدہ
 ۲۵۱۸۱ جو شخص مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس پہنچ جائے جب اس کے پاس بیٹھ جاتا
 ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس
 ۲۵۱۸۲ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے دریاے رحمت میں غوطہ زن
 ہو جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ

مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے باغات میں

۲۵۱۸۳ جس شخص نے مریض کی عیادت کی وہ جنت کے باغات میں بیٹھ جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس سے اٹھ جاتا ہے اسے ستر
 ہزار فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو تارات اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن علی
 ۲۵۱۸۴ جو شخص بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور مریض کے پاس بیٹھتا ہے جب تک اس کے پاس بیٹھا رہتا ہے ہر طرف سے اسے رحمت
 ڈھانپ لیتی ہے جب وہ مریض کے پاس سے اٹھ کر چلا جاتا ہے اس کے نامہ اعمال میں ایک دن کے روزے کا اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔
 رواہ العقیلی عن ابی امامہ

۲۵۱۸۵ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے صبح کی نماز پڑھے اور پھر کس مریض کی عیادت کے لیے چل پڑے اور اس سے اسے
 صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو اور آخرت کا خواہاں ہو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک
 برائی مٹا دیتے ہیں، جب مریض کے سر کے قریب بیٹھ جاتا ہے اجر و ثواب میں ڈوب جاتا ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس
 ۲۵۱۸۶ مریض کی عیادت کرتے رہو جنازوں کے ساتھ چلتے رہو اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی۔ رواہ ابن حبان عن ابی سعید
 ۲۵۱۸۷ مریض کی عیادت کرو، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو اور وقفہ کے بعد مریض کی عیادت کرو البتہ مریض اگر مغلوب الحال ہو پھر
 اس کی عیادت نہ کی جائے، تین دن کے بعد عیادت کی جائے بہترین عیادت وہ ہے جو از روئے قیام خفیف تر ہو تعزیت ایک ہی مرتبہ کی جائے۔
 رواہ الدیلمی عن انس

۲۵۱۸۸ مریض کی عیادت تین دن بعد کی جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ و ترتیب الموضوعات ۱۰۴۶

۲۵۱۸۹ تین قسم کے مریضوں کی عیادت نہ کی جائے۔ وہ شخص جسے آشوب چشم ہو، جس کی داڑھ میں درد ہو اور جسے پھوڑے پھنسی کی شکایت ہو۔

رواہ ابن عدی والخلیلی فی مشیختہ والرافعی فی تاریخہ والبیہقی فی شعب الایمان وضعفہ عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ و ترتیب الموضوعات ۱۰۴۹

۲۵۱۹۰ پوری طرح عیادت کرنے (کے آداب) میں سے ہے کہ آدمی مریض کے پاس کے پاس بہت تھوڑا قیام کرے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرہ

۲۵۱۹۱ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کے پاس داخل ہو اسے چاہیے کہ وہ مریض سے مصافحہ کرے اور پھر اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر

رکھ کر اس کا حال دریافت کرے، اس کی موت کے متعلق اس کی زیادتی عمر کی تسلی دے، اس سے دعا کرنے کی گزارش کرے چونکہ مریض کی دعا

فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وضعفہ عن جابر

۲۵۱۹۲..... مریض کی پوری طرح تیمارداری کرنے میں سے یہ ادب بھی ہے کہ تم اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کا حال دریافت کرو اور یہ کہ تم اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھو تمہارا آپس میں پوری طرح سلام کرنا یہ ہے کہ تم آپس میں مصافحہ بھی کر لو۔ رواہ ہناد عن ابی امامۃ

۲۵۱۹۳..... پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم مریض (کی پیشانی) پر ہاتھ رکھو اور اس سے یوں حال دریافت کرو تم نے صبح کس حال میں کی ہے اور شام کس حال میں کی ہے۔ رواہ العقیلی وابن السنی فی عمل الیوم والليلة عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث سنہ اضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱ التعلیق ۱۷

۲۵۱۹۴..... پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم مریض کی پیشانی پر ہاتھ رکھو۔ یا فرمایا کہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس کا حال دریافت کرو۔ اور تمہارا سلام آپس میں مصافحہ کرنے سے مکمل ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وضعفہ وابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۵۔

۲۵۱۹۵..... اپنے بھائی کی پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس سے دریافت کرو کہ اس نے صبح کس حال میں کی اور شام کس حال میں کی۔ رواہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۹۲

۲۵۱۹۶..... کیا تم نے نہیں کہا کہ تمہیں پاکیزگی مبارک ہو۔ رواہ ابن عساکر وتمام عن ابی امامۃ

ایک شخص گزار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہوا؟ عرض کیا وہ مریض تھا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۱۹۷..... جو شخص مریض کے پاس جائے اور اس کی وفات کا وقت قریب نہ ہو، عیادت کرنے والا اسات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اسأل اللہ رب العرش العظیم ان یشفیک

”میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو کہ عرش عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے“ وہ شفا یاب ہو جائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابن عباس

عیادت مریض کی دعا

۲۵۱۹۸..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے جائے اور وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

اگر اس کی موت کا وقت قریب نہ ہو اسے ضرور شفا مل جاتی ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۵۱۹۹..... اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے، تمہیں تا وقت وفات دین اور جسم میں عافیت عطا فرمائے، تمہارے اس دکھ درد کے بدلہ میں تمہارے لیے تین حصلتیں ہیں:

(۱) اس بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یاد فرمایا ہے۔

(۲) تمہارے سابقہ گناہ اس بیماری کی وجہ سے مٹا دیئے جائیں گے۔

(۳) جو چاہو دعا مانگو چونکہ بتلائے آزمائش کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر عن یحییٰ ابن ابی کثر

رسول کریم ﷺ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۰۰..... اے مسلمان! اللہ تعالیٰ تمہیں بیماری سے شفا عطا فرمائے تمہارے گناہ بخش دے اور تا وقت وفات تمہیں دین اور بدن میں عافیت عطا فرمائے۔ رواہ البغوی والطبرانی وابن انس فی عمل یوم وليلة والحاکم عن سلمان

۲۵۲۰۱... اسے رونے دوتا کہ انہیں (آہ و بکا) کرتا رہے چونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے، اس کی ادائیگی سے مریض کو راحت پہنچتی ہے۔

رواہ الرافعی عن عائشة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہمارے پاس ایک بیمار شخص تھا جو آہ و بکا کر رہا تھا ہم نے اسے خاموش ہونے کو کہا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۸۵ اور المغیر ۶۲

اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۵۲۰۲ تین مرتبہ اجازت طلب کی جائے اگر تمہیں اجازت مل جائے (تو اندر داخل ہو جاؤ) ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔

رواہ مسلم و الترمذی عن ابی موسیٰ و ابی سعید

۲۵۲۰۳ اجازت تین بار طلب کی جاتی ہے پہلی بار تم غور سے سنتے ہو دوسری بار تم درستی چاہتے ہو اور تیسری بار یا تو اجازت دے دیتے ہو یا

واپس کر دیتے ہو۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرہ

کلام:..... ویروی الحدیث بلفظ الغائب فانعموا النظر ضعیف الجامع ۲۲۷۶ والضعیفۃ ۹۴۶۸

۲۵۲۰۴ جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے اور اسے (اندر داخل ہونے) کی اجازت نہ ملے واپس لوٹ جائے۔

رواہ مالک و احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و ابو داؤد عن ابی موسیٰ و ابی سعید معا و الطبرانی و الضیاء عن جندب الجلی

۲۵۲۰۵ اگر مجھے تمہارے دیکھنے کا علم ہو تا میں تمہاری آنکھ میں کچھ کا لگا تا، نظر ڈالنے ہی کی وجہ سے تو اجازت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و الترمذی عن سهل بن سعد

۲۵۲۰۶ (گھر میں) نظر ڈالنے کی وجہ سے ہی اجازت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و الترمذی و السنانی عن سهل بن سعد

۲۵۲۰۷ جب کسی شخص سے اجازت طلب کی جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی اجازت (باوآز بلند) منع کر دینا ہے اور جب عورت سے

اجازت طلب کی جائے اور وہ نماز پڑھ رہی ہو اس کی اجازت تالی بجانا ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی ہریرہ

۲۵۲۰۸ میری طرف سے اجازت یہ ہوگی کہ تم پردہ اوپر اٹھاؤ اور تم میری باتیں سنو حتیٰ کہ میں تمہیں منع نہ کر دوں۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن ابی مسعود

۲۵۲۰۹ یوں نظر ڈالنے کی وجہ سے اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن سعد

۲۵۲۱۰ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر کے اندر نظر ڈالے تا وقتیکہ اجازت نہ طلب کر لے اگر (اجازت سے قبل) نظر ڈال دی

گو اندر داخل ہو گیا: جو شخص کسی قوم کی امامت کرتا ہو وہ قوم کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعانہ کرے، اگر اس نے ایسا کیا گویا اس نے قوم سے خیانت کی

اور کوئی شخص پیشاب کی حاجت محسوس کرتے ہوئے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو۔ رواہ الترمذی عن ثوبان

کلام:..... ضعیف الحدیث ضعیف الترمذی ۵۵۵ و ضعیف الجامع ۶۳۳۳۔

۲۵۲۱۱ باہر نکل کر اس کے پاس جاؤ چونکہ وہ اچھی طرح سے اجازت طلب کرنا نہیں جانتا اس سے کہو کہ وہ یوں کہے: السلام علیکم! کیا میں اندر

داخل ہو جاؤں۔ رواہ احمد بن حنبل عن رجل من بنی عامر

۲۵۲۱۲ جو شخص بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ بلاتا وان صابغ ہوئی۔

رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرہ

بغیر اجازت اندر جھانکنا بھی گناہ ہے

۲۵۲۱۳ جو شخص بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ کی تدبیر ہوگی اور نہ ہی قصاص۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۱۴ کہو: السلام علیکم! کیا میں اندر آ جاؤں۔ رواہ ابو داؤد عن رجل من بنی عامر والطبرانی عن کلدة بن حنبل الغسانی

۲۵۲۱۵ جس شخص نے پردہ ہٹا کر اجازت ملنے سے قبل اندر نظر ڈالی اور گھر والوں کی کوئی بے پردگی دیکھی لی اس سے ایسا کام سرزد ہوا جو اس کے لیے قطعاً حلال نہیں تھا جس وقت اس نے اندر نظر ڈالی اگر کوئی شخص آگے سے اس کی آنکھ پھوڑ دے اس پر کوئی عیب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص دروازے پر سے گزرا جس پر پردہ نہیں لٹکایا گیا تھا اور گزرنے والے نے اندر نظر ڈال دی اس پر کوئی گناہ نہیں چونکہ غلطی تو گھر والوں کی ہے۔

رواہ الترمذی عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۱ و ضعیف الجامع ۵۸۲۱۔

۲۵۲۱۶ جو شخص اجازت ملنے سے قبل پردہ ہٹا کر اندر نظر ڈالے اس سے لمسی حد سرزد ہوئی جو اس کے لیے کسی طرح حلال نہیں تھی، اگر کسی شخص نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ بلا تاوان ضائع ہوئی اگر کوئی شخص دروازے کے پاس سے گزرے جس پر پردہ نہ لٹکایا گیا ہو اور گزرنے والے نے گھر والوں کی کوئی بے پردگی دیکھی لی اس پر کوئی گناہ نہیں چونکہ گناہ تو گھر والوں کا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و الترمذی عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۰۔

۲۵۲۱۷ ایک شخص کا قاصد کسی دوسرے شخص کی طرف گیا اس کی اجازت ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۱۸ اگر کوئی شخص تمہارے اوپر جھانکا بغیر اجازت کے اور تم نے اسے ایک ننگری دے ماری جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تمہارے اوپر

اس کا کوئی تاوان نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۱۹ جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانک کر دیکھا ان کے لیے حلال ہے کہ وہ دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ ڈالیں۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۲۰ اجازت دیئے جانے سے قبل جس کی آنکھ نے جھانک کر گھر کے اندر دیکھا اور وہ سلامتی میں رہا، گویا اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷۶۔

اکمال

۲۵۲۲۱ اجازت لینے کا طریقہ یہ ہے کہ تم خادم کو بلاؤ تا آنکہ وہ گھر والوں سے اجازت لے جنہیں تم نے سلام کیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۵۲۲۲ اجازت لینے کا طریقہ یوں بھی ہے کہ آدمی تسبیح پڑھ دے تکبیر پڑھ دے یا حمد کرے یا کھانس کر گھر والوں کو اطلاع کر دے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ایوب

۲۵۲۲۳ آدمی تسبیح تکبیر یا حمد سے بات کرے اور گھر والوں کو اطلاع کر دے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ایوب

ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! استیذان (اجازت طلب کرنا) کیا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۲۴۔ اس کے پاس جاؤ وہ اجازت طلب کرنے کے طریقہ سے بخوبی واقف نہیں اس سے کہو: یوں کہے السلام علیکم! کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟
رواہ احمد بن حنبل عن رجل عن بنی عامر

ایک شخص نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی اور کہا: کیا میں داخل ہو جاؤں اس پر خادم سے یہ فرمایا تھا۔

۲۵۲۲۵۔ تلوٹ جا چکر کہہ: السلام علیکم! کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ مسند احمد، ترمذی حسن غریب عن کلدة بن حنبل

۲۵۲۲۶۔ جب تمہارا قاصد آئے یہی تمہارے اجازت ہے۔ رواہ الحاکم فی تاریخ والد یلمی عن انس
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۵۷۔

۲۵۲۲۷۔ گھروں میں تم دروازوں کے بالکل سامنے سے مت آؤ، لیکن دروازوں کے اطراف سے آؤ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے

تو داخل ہو جاؤ، ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن بسر

۲۵۲۲۸۔ بالکل دروازے کے سامنے آ کر اجازت مت طلب کرو چونکہ اجازت کا حکم تو گھر میں نظر ڈالنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن سعد بن عبادہ

۲۵۲۲۹۔ اے سعد! جب اجازت طلب کرو دروازے کے سامنے مت کھڑے ہو۔ رواہ الدیلمی عن سعد

۲۵۲۳۰۔ اللہ تعالیٰ نے نظر ڈالنے کی وجہ سے اجازت کا حکم دیا ہے۔ رواہ مسلم عن سهل بن سعد

۲۵۲۳۱۔ تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں ہے وہ تمہارا باپ اور تمہارا غلام ہے۔

رواہ ابو داؤد وسعید بن منصور عن مصعب بن سعد بن سعید عن ابیہ

۲۵۲۳۲۔ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکا گھر والے نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ رواہ النسائی عن ابن عمر

۲۵۲۳۳۔ اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے تمہارے اوپر جھانکے تم نے اسے کتکری دے ماری جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تمہارے اوپر کوئی

تاوان نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم و النسائی عن ابی ہریرة

۲۵۲۳۴۔ اگر مجھے علم ہوتا کہ تو نے مجھے دیکھا ہے کھڑا ہو کر یہ (سلائی) تمہارے آنکھوں میں داخل کر دیتا اجازت کا حکم نظر ڈالنے کی وجہ سے

دیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن سهل بن حنیف

۲۵۲۳۵۔ سن لو! اگر تم کھڑے رہتے میں تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا۔ رواہ النسائی و الطبرانی و سنیویہ و سعید بن منصور عن انس

ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور دروازے کی جھری سے دیکھنے لگا آپ نے اسے لکڑی یا لوہے کی چھوٹی سلاح سے کچوکا لگانا چاہا

اور وہ پیچھے ہٹ گیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۳۶۔ تمہارا گھر تمہاری حرمت ہے جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہو جائے اسے قتل کرو۔ رواہ الخطیب عن عبادہ بن الصامت

سلام کرنے کے بیان میں

سلام کے فضائل احکام، آداب اور ممنوعات۔

سلام کے فضائل اور ترغیب

سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اپنے درمیان سلام (خوب) پھیلاؤ۔ رواہ العقیلی عن ابی ہریرة

۲۵۲۳۸۔ سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اللہ تعالیٰ نے سلام زمین پر ہمارے دین پر چلنے والوں کے لیے تحیہ (سلام اور خراج

تحسین پیش کرنے) کے لیے مقرر فرمایا ہے اور اہل ذمہ کے لیے امان کے طور پر مقرر فرمایا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الترمذیہ ۱۹۴۲ وضعیف الجامع ۱۳۶۸
۲۵۲۳۹ میں نے تم سے زیادہ بخیل کوئی نہیں دیکھا، البتہ وہ شخص جو سلام کرنے میں بھی بخیل کرتا ہو وہ تم سے بھی زیادہ بخیل ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۵۰۶۹۔

فائدہ:..... مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے حوالے کی علامت ”م“ مقرر کی ہے جو مسلم کا مخفف ہے لیکن فتح الکبیر میں ”حکم“ کی علامت ہے جو احمد بن حنبل کا مخفف ہے اور یہی درست و صواب ہے۔

۲۵۲۴۰ جب بھی کوئی سے دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے وہ آپس میں جدا نہیں ہونے پاتے، حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن البراء

سہل کے

سلام آپس میں محبت کا ذریعہ ہے

۲۵۲۴۱ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہیں لاتے اور تمہارا اس وقت تک ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک تم آپس میں محبت نہ کرنے لگو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے تم کرنے لگو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے آپس میں سلام کو زیادہ رواج دو۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد و الترمذی ابن ماجہ عن ابی ہریرہ

۲۵۲۴۲ سلام ہماری تہنیت (سلام) ہے اور ہل ذمہ کا امان ہے۔ رواہ القضا عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۶۳ الحدیث المحفوظ ۱۷

۲۵۲۴۳ سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں مقرر کر دیا ہے آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ چنانچہ جب کوئی مسلمان مرد کسی قوم کے پاس سے گزرتا ہے وہ انھیں سلام کرتا ہے وہ اسے سلام کا جواب دیتے ہیں سلام کرنے والے کے لیے قوم پر سلام کی یاد دہانی کی وجہ سے ایک درجہ ہوتا ہے، اگر قوم اس کے سلام کا جواب نہ دے تو فرشتہ جو کہ ان سے بہتر اور پاکیزہ ہے وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ رواہ البراء عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۵۸ و ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۱۔

۲۵۲۴۴ سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو بہت عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے سلام کو اپنی مخلوق کے درمیان ذمہ مقرر کر دیا ہے جب ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو سلام کرتا ہے تو اس پر حرام ہو جاتا ہے کہ سوائے خیر و بھلائی کے اس کا کچھ اور ذکر کرے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۳۳۶۷۔

۲۵۲۴۵ جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے پر سلام کرتا ہے سلام کرنے والا اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے، جب وہ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر سورحتیں نازل فرماتا ہے۔ سلام میں پہل کرنے والے کے لیے نوے اور مصافحہ کرنے

والے کے لیے دس۔ رواہ الحکیم و ابو الشیخ عن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۳۹۸۔

۲۵۲۴۶ سلام زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ محفوظ رہو گے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابو یعلیٰ و ابن حبان و البیہقی فی شعب الایمان عن البراء

- ۲۵۲۳۷..... آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ یوں تم آپس میں دوستی کرنے لگ جاؤ گے۔ رواہ الحاکم عن ابی موسیٰ
- ۲۵۲۳۸..... سلام زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابن عمر
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶/۵۷۶ و ضعیف الجامع ۹۹۴
- ۲۵۲۳۹..... سلام پھیلاؤ تا کہ تمہارا مقام بلند ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء
- فائدہ:..... اس حدیث میں خودی مسلم کو اجاگر کیا گیا ہے کہ ہمیں اپنا بلند مقام پہچاننا چاہئے اور اس کا حصول آپس میں سلام کو رواج دینے سے ممکن ہے۔
- ۲۵۲۴۰..... سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۷/۵۷۷۔
- ۲۵۲۴۱..... سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، اور کفار کی گردنیں اڑاؤ (یعنی جہاد کرو) یوں تم جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۱۴ و ضعیف الجامع ۹۹۵
- ۲۵۲۴۲..... جب تم شریکین و عناصر کے پاس سے گزرنا چاہو تو ان کی شرارت اور فتنہ ماند پڑ جائے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۹۸
- ۲۵۲۴۳..... اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فرمانبردار وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں ابتداء کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۱۴
- ۲۵۲۴۴..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سلام کو ہماری امت کے لیے بطور تحیہ مقرر کیا ہے اور اہل ذمہ کے لیے بطور امان مقرر کیا ہے۔

رواہ الطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۷

- ۲۵۲۴۵..... سلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے ایک اسم ہے جسے زمین میں مقرر کیا گیا ہے، آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام کو رواج دو۔
- رواہ البخاری فی الادب المفرد عن انس
- ۲۵۲۴۶..... لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخیل کرے۔ لوگوں میں سب سے عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے بھی عاجز ہو۔
- رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

سلام میں بخیل کرنے والا بڑا بخیل ہے

- ۲۵۱۵۷..... لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی امامۃ
- ۲۵۲۴۸..... سلام کرنا اور حسن کلام ان چیزوں میں سے ہیں جو مغفرت کو واجب کر دیتی ہیں۔ رواہ الطبرانی عن انی بن یزید
- ۲۵۲۴۹..... مسلمان کا مسلمان کے سلام کا جواب دینا صدقہ ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۲۔
- ۲۵۲۶۰..... جس شخص نے سلام کرنے میں ابتداء کی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶/۵۱۹۶۔

- ۲۵۲۶۱ جس شخص نے کسی قوم پر سلام کیا اس نے قوم کو دس نیکیوں میں فضیلت دی بشرطیکہ وہ سلام کا جواب دیں۔ رواہ ابن عدی عن رجل کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۱ وضعیف الجامع ۵۶۳۲۔
- ۲۵۲۶۲ یہ بھی صدقہ میں سے ہے کہ تم ہنس مکھ سے لوگوں کو سلام کرو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلًا کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۵۲۸۹ والنوایح ۲۹۱۷۔
- ۲۵۲۶۳ سلام کا جواب دو، نظریں نیچی رکھو اور اچھا کلام کرو۔ رواہ ابن قانع عن ابی طلحة کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۳۱۲۳۔
- ۲۵۲۶۴ لوگ سلام کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۲۳۲۳۔
- ۲۵۲۶۵ سلام میں ابتدا کرنے والا تکبر سے بری ہو جاتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان والخطیب فی الجامع عن ابن مسعود کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۲۳۶۵۔

اکمال

- ۲۵۲۶۶ سلام اللہ تعالیٰ کے سامنے گرامی میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر مقرر کیا ہے آپس میں سلام پھیلاؤ، جب کوئی شخص کسی قوم کو سلام کرتا ہے اور قوم سلام کا جواب دیتی ہے اسے قوم پر ایک فضیلت حاصل ہوتی ہے چونکہ اس نے انہیں سلام یاد کرایا ہے، اگر قوم نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ جو کہ ان سے افضل ہے (یعنی فرشتہ) وہ سلام کا جواب دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود کلام:..... مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ سلام کرنے اور کم سے کم کلام کرنے کا حکم دو، البتہ وہی کلام کرو جو بامقصد ہو۔

- رواہ النخراطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود
- ۲۵۲۶۸ تم ہرگز اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں دوستی اور محبت نہ کر لو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے تم کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے، آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ، تم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تم آپس میں نرمی سے پیش نہیں آؤ گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص رحمدل ہے؟ آپ نے فرمایا رحمت تم میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص نہیں ہے لیکن رحمت عام ہے۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی موسیٰ کلام:..... اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) اور اس کی امت کو اس تجیہ کے علاوہ سلام سے ایک دوسرے کو تجیہ پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

- رواہ ابو نعیم والدیلمی عن عبد الجبار بن الحارث بن مالک
- حارث بن مالک کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرب کے مروجہ طریقہ پر آپ کو "انعم صباحاً" کہہ کر سلام کیا۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

جنتیوں کا سلام

- ۲۵۲۷۰ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے تجیہ سے بے نیاز کر کے ہمیں سلام کے تجیہ سے عزت بخشی ہے اور یہ اہل جنت کا تجیہ (سلام کرنے کا طریقہ) ہے۔ رواہ الطبرانی عن عروۃ بن شہاب ومحمد بن جعفر بن الزبیر مرسلًا
- ۲۵۲۷۱ یہ طریقہ سلام مسلمانوں کا ایک دوسرے کو سلام کرنے کا نہیں جب تم مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس آؤ یوں کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ رواہ الدولابی وابن عساکر عن ابی راشد عبد الرحمن بن عبد الازدی

(ابو ارشد کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں کیا: ”انعم صبا حیا یا محمد“ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
۲۵۲۷۲ یہودیوں اور نصراہیوں کے طریقہ پر سلام مت کرو۔ چنانچہ وہ ہاتھوں، سروں اور اشارے سے سلام کرتے ہیں۔

رواہ الد یلمی عن جابر

۲۵۲۷۳ جو شخص ”السلام علیکم“ کہتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

رواہ عبد بن حمید وابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ والطبرانی عن سہل بن حنیف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المصنوعۃ ۱۱۹۵

۲۵۲۷۴ جو شخص ”السلام علیکم“ کہتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں جو ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو شخص ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کہتا ہے اس کے لیے پچاس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن مالک بن التیہان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المصنوعۃ ۱۱۹۵

۲۵۲۷۵ تمہارے اوپر مردوں کا تحیہ واجب ہے جب تم اپنے بھائی سے ملو یوں کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن رجل

۲۵۲۷۶ یہودیوں نے نے جتنا حسد ہمارے اوپر تین چیزوں کی وجہ سے کیا ہے اتنا حسد کسی اور چیز پر نہیں کیا وہ یہ ہیں: سلام کرنا، آمین کہنا اور

اللہم ربنا لک الحمد کہنا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشہ

۲۵۲۷۷ کوئی نقصان نہیں کہ تم نے کیسے سلام کا جواب دیا، یہودی اپنے دین سے مایوس ہو چکے ہیں۔ یہودی قوم سر اپنا حسد ہے، یہودیوں نے تین چیزوں سے افضل کسی چیز پر مسلمانوں سے حسد نہیں کیا۔ سلام کا جواب دینے پر صغیر سیدھی کرنے پر اور فرض نمازوں میں

امام کے پیچھے آمین کہنے پر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۵۲۷۸ تم جواب میں ”علیکم“ کہہ دیا کرو۔ رواہ ابو داؤد عن انس

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں ہم انہیں کیسے جواب دیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۷۹ اللہ عزوجل ہی سلام ہے جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرے وہ اللہ تعالیٰ سے آگے چیز کو نہ کرے چونکہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے۔

رواہ الد یلمی عن ابی ہریرۃ

سلام میں پہل کرنے والا اللہ کا مقرب ہے

۲۵۲۸۰ جب دو شخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہی شخص ہوتا ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۵۲۸۱ جو شخص سلام میں پہل کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی امامۃ

۲۵۲۸۲ ان دونوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی وقال حسن عن ابی امامۃ

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جب دو شخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان سے میں کون سلام کرنے میں پہل

کرے؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۸۳ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے کیا کہا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس نے ہمیں سلام کیا ہے۔ فرمایا! نہیں اس نے تو کہا

ہے "السام علیکم" یعنی تمہارے دین پر تمہارے ہاتھوں موت واقع ہو۔ جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں سلام کرے تم جواب میں
وعلیک کہہ دیا کرو۔ رواہ ابن حبان عن انس

ایک یہودی نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۸۴..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے وہ اسے سلام کرے، اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حاصل
ہو جائے پھر (دوبارہ) سلام کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۸۵..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے کئی بار ملاقات کرے تو وہ ہر بار اسے سلام کرے اور اس کا حال دریافت کرے چونکہ نعمت
کسی بھی گھڑی میں واقع ہو سکتی ہے۔ رواہ الخطیب فی المفتروق والمفتروق عن ابن عمر وفیہ یحییٰ بن عقبہ بن ابی العیزار

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں یحییٰ بن عقبہ بن ابی عمیر اسے ابو حاتم کہتے ہیں وہ اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔
۲۵۲۸۶..... جس شخص نے دس مسلمانوں کو سلام کیا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا، اگر اسی دن مر گیا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۵۲۸۷..... جو مومن بھی بیس مسلمانوں کو سلام کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ ابن بلال والدیلیمی عن ابن عمر
کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں سعد بن سنان ہے جس پر موضوع احادیث روایت کرنے کی ہلاکت پڑ جاتی تھی۔

۲۵۲۸۸..... جس شخص نے ایک دن میں مسلمانوں کی بیس آدمیوں کی جماعت کو سلام کیا یا الگ الگ بیس آدمیوں کو سلام کیا اور پھر وہ اسی دن
مر گیا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور اگر اس رات مراتب بھی اس کے لیے جنت ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

سلام کے احکام و آداب

۲۵۲۸۹..... چھوٹا بڑے کو سلام کرے، راستے میں گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

رواہ البخاری و ابو داؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۹۰..... بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے تم اس وقت تک کسی کو کھانے کی دعوت مت دو جب تک وہ سلام نہ کر دے۔ رواہ الترمذی عن جابر
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقنان ۹۰۱ و ضعیف الجامع ۳۳۷۔

۲۵۲۹۱..... بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے۔ رواہ الترمذی عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۷۸ و الاحفاظ ۳۳۹

۲۵۲۹۲..... سوال سے قبل سلام کیا جائے جو شخص سلام کرنے سے قبل سوال کرے اسے جواب مت دو۔ رواہ ابن النجار عن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰ و کشف الخفاء ۱۲۸۳

۲۵۲۹۳..... جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور ان کے درمیان کوئی درخت یا پتھر یا ٹیلہ حاصل ہو وہ ایک دوسرے کو سلام کریں اور سلام کو
زیادہ سے زیادہ رواج دیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

۲۵۲۹۴..... سلام کرنا مستحب ہے اور اس کا جواب دینا فرض ہے۔ رواہ الدیلیمی فی الفردوس عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶ و کشف الخفاء ۱۲۷۶

۲۵۲۹۵..... جب جماعت گزر رہی ہو ان میں سے ایک سلام کر دے سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف سے ایک

سلام کا جواب دے سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے الممتناہیۃ ۱۱۹۹

۲۵۲۹۶..... جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو گھر میں رہنے والوں کو سلام کرو اور جب گھر سے باہر نکلو تو گھر والوں کو سلام سے الوداع کہو۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی قتادہ مرسلًا

۲۵۲۹۷..... جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں سلام کرے اس کے جواب میں ”وعلیکم“ کہہ دو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن انس

۲۵۲۹۸..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے وہ اسے سلام کرے اگر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل

ہو جائے اور ان کی پھر ملاقات ہو تو وہ دوبارہ سلام کرے۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۹۹..... جب کچھ لوگ کسی قوم کے پاس سے گزریں، گزرنے والوں میں سے ایک شخص نے بیٹھے ہوئے کو سلام کر دیا اور ان میں سے ایک

نے سلام کا جواب دیا تو یہ سلام اور جواب دونوں جماعتوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

۲۵۳۰۰..... سلام میں ابتداء کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان والنخبط فی الجامع عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۲۳۶۵

۲۵۳۰۱..... سلام میں ابتدا کرنے والا قطع کلامی سے بری ہو جاتا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۶۴ والضعیفۃ ۱۷۵۱

۲۵۳۰۲..... جو شخص مجلس سے اٹھ کھڑا ہو اس کا حق ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے اور جو شخص مجلس میں آئے اس کا بھی حق ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے۔

رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن معاذ بن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۷۳۵

۲۵۳۰۳..... سلام کا جواب دو اور چھیننے والے کو بھی جواب دو۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۱۳

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے

۲۵۳۰۴..... سوار زیادہ کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، جس نے سلام کا جواب دیا اس کا اجر وثواب

اس کے لیے ہوگا اور جو سلام کا جواب نہ دے اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد عن عبدالرحمن بن شبل

۲۵۳۰۵..... سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم و ابو داؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۵۳۰۶..... سوار پیادہ کو سلام کرے پیدل چلنے والا کھڑے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ رواہ الترمذی عن فضالۃ بن عبید

۲۵۳۰۷..... جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرنے کا ارادہ کرے وہ یوں کہے: ”السلام علیکم“ چونکہ اللہ ہی سلام ہے، اللہ سے پہلے کسی چیز سے ابتداء نہ کرو۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۷ والضعیفۃ ۲۳۱۹۔

۲۵۳۰۸..... جب تم مجھے اس حالت میں یعنی پیشاب وغیرہ کے لیے بیٹھے ہوئے دیکھو مجھے سلام مت کرو چونکہ اگر تم نے سلام کیا میں تمہیں

جواب نہیں دوں گا۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر

۲۵۳۰۹..... یہودی جب تمہیں سلام کریں گے یوں کہیں گے السلام علیکم، تم جواب میں وعلیک کہہ دو۔

رواہ مالک و احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمر

- ۲۵۳۱۰..... جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرتا ہے وہ بول کہتا ہے السلام علیکم تم جواب میں وعلیکم کہو۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی عن ابن عمر
- ۲۵۳۱۱..... اہل کتاب کو سلام کا جواب دیتے ہوئے ”وعلیکم“ سے زیادہ مت کہو۔ رواہ ابو عوانہ عن انس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۷
- ۲۵۳۱۲..... کل میں یہودیوں کے پاس جاؤں گا تم میں سے جو بھی میرے ساتھ جائے انہیں سلام کرنے میں ابتداء نہ کرے، اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف ”علیکم“ کہہ دو۔

- رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن ابی عبدالرحمن الجہنی احمد بن حنبل و النسائی و الضیاء عن ابی بصرۃ
- ۲۵۳۱۳..... یہودی سلام اور آمین کہنے کی وجہ سے تمہارے اوپر حسد کرتے ہیں۔ رواہ الخطیب و الضیاء عن انس
- ۲۵۳۱۴..... جب تم راستے میں مشرکوں سے ملو سلام میں ابتداء مت کرو بلکہ انہیں تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کرو۔

- رواہ ابن اسنی عن ابی ہریرۃ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۳ و ضعیف الادب ۱۷۴
- ۲۵۳۱۵..... جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے وہ بولے کہے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

- رواہ الترمذی عن رجل من الصحابة
- ۲۵۳۱۶..... مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ اس وقت مجھے وضو نہیں تھا۔

- رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن المهاجر بن قنفذ
- ۲۵۳۱۷..... مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رواہ مسلم عن جابر
- ۲۵۳۱۸..... ”علیک السلام“ نہ کہا جائے چونکہ یہ مردوں کا سلام ہے البتہ یوں کہو: السلام علیکم۔

- رواہ اصحاب السنن الثلاثہ و الحاکم عن جابر بن سلیم
- ۲۵۳۱۹..... میری امت میں جس سے بھی ملاقات کرو اسے سلام اول“ کہو اور تا قیامت سلام اول ہے۔

- رواہ الشیرازی فی الالقباب عن ابن مسعود
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۰۷۔

اکمال

- ۲۵۳۲۰..... سلام سے پہلے کلام نہ کرو اور جو شخص سلام سے پہلے کلام شروع کر دے اسے جواب مت دو۔ رواہ الحکیم عن ابن عمر
- ۲۵۳۲۱..... چھوٹا بڑے کو سلام کرے، ایک دو کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، سوار پیادہ کو سلام کرے راہ گزر کھڑے کو سلام کرے اور کھڑے بیٹھے کو سلام کرے۔ رواہ ابن اسنی عن جابر
- ۲۵۳۲۲..... سوار پیادہ کو سلام کرے، پیادہ بیٹھے کو سلام کرے اور دو چلنے والے سلام کرنے میں برابر ہیں ان میں سے جو بھی سلام کرتے میں پہل کر دے وہ افضل ہے۔ رواہ ابن اسنی و الشاشی و ابو عوانہ و ابن حبان و سعید بن منصور عن جابر
- ۲۵۳۲۳..... سوار پیادہ کو سلام کرے پیادہ بیٹھے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں جس نے سلام کا جواب دیا اس کا اجر و ثواب اسی کے لیے ہوگا جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم و لیلة عن عبدالرحمن بن شبل
- ۲۵۳۲۴..... سوار پیادے کو سلام کرے پیادہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، جس نے سلام کا جواب دیا اسی کے لیے اجر و ثواب ہوگا جس نے جواب نہ دیا اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبدالرحمن بن شبل

۲۵۳۲۵ چھوٹا بڑے کو سلام کرے راہ گزر بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی ہریرۃ
حدیث ۲۵۲۸۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۳۲۶ سوار پیادہ کو سلام کرے پیادہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے دو پیادوں میں سے جو بھی سلام میں پہل کرے وہ افضل ہے۔

رواہ ابن حبان عن جابر

۲۵۳۲۷ گھڑ سوار پیادہ پا کو سلام کرے پیادہ پا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ رواہ ابن حبان عن فضالہ بن عبید
۲۵۳۲۸ اے بچو! السلام علیکم۔ رواہ ابو نعیم عن انس

۲۵۳۲۸ مرد عورتوں کو سلام کر سکتے ہیں عورتیں مردوں کو سلام نہ کریں۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن زائلۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الایاطیل ۲۶۹

۲۵۳۳۰ تجھے اور تیرے باپ کو سلام کہہ۔ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرا باپ آپ کو سلام کہہ رہا تھا۔
اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ ابو داؤد وابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن رجل من بنی تمیم عن ابیہ عن جدہ

ممنوعات سلام

۲۵۳۳۱ ناپینا کو سلام نہ کرنا خیانت ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۲۵ وکشف الخفاء ۷۰۹

۲۵۳۳۲ آدمی کا ایک انگلی سے سلام کرنا یہودیوں کے فعل کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

۲۵۳۳۳ رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی شعب الایمان عن جابر
جس شخص نے ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے یہودیوں اور نصرانیوں کے ساتھ مشابہت
مت اختیار کرو چنانچہ یہودی ایک انگلی کے اشارہ سے سلام کرتے ہیں جب کہ نصرانی ہتھیلی سے سلام کا اشارہ کرتے ہیں۔

رواہ الترمذی عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۲۰۱،

۲۵۳۳۵ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ایک شخص مسجد کے پاس سے گزرے گا لیکن مسجد میں دو رکعتیں نہیں پڑھے گا اور یہ کہ آدمی صرف
اپنے بچانے والے کو سلام کرے گا اور یہ کہ بچہ بوڑھے کو سلام کا جواب دے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۸۲ والضعیفۃ ۱۵۳۰

۲۵۳۳۶ جو شخص سلام سے پہلے کلام شروع کر دے اسے کلام کا جواب مت دو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶۴

۲۵۳۳۷ جو شخص سلام سے ابتداء نہ کرے اسے اجازت مت دو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان والضیاء عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۲۹۔

۲۵۳۳۸ یہودیوں اور نصرانیوں کو سلام کرنے میں پہل مت کرو اور جب تم ان میں سے کسی شخص سے ملو اسے تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۵۳۳۹ یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح سلام مت کرو چنانچہ وہ ہتھیلیوں اور آبروؤں کے اشاروں سے سلام کرتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۳۰ والکشف الالہی ۱۱۲۰

مصافحہ کا بیان

۲۵۳۲۰..... جب بھی دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ و الضیاء عن البراء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۲۳۔

۲۵۳۲۱..... جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں وہ اپنی تھیلیاں نہیں چھوڑنے پاتے حتیٰ کہ ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامہ

۲۵۳۲۲..... جو نئے دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے اور دونوں مصافحہ کر لیتے ہیں دونوں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور پھر جدا ہو جاتے ہیں چنانچہ ان کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ رواہ احمد بن حنبل و الضیاء عن البراء

۲۵۳۲۳..... جب دو مسلمان ملتے ہیں اور آپس میں مصافحہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں ان دونوں کی مغفرت

کردی جاتی ہے۔ رواہ ابو داؤد عن البراء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۱۱۳ و ضعیف الجامع ۳۹۷۔

۲۵۳۲۴..... آپس میں مصافحہ کیا کرو لوں کا کینہ ختم ہو جائے گا۔ رواہ ابن عدی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۸ و الضعیفہ ۱۷۶۶۔

۲۵۳۲۵..... مصافحہ مسلمان کا اپنے بھائی کو بوسہ دینے کے قائم مقام ہے۔ رواہ المحاملی فی امالیہ و الدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۲ و الکشف الالہی ۴۳۵۔

۲۵۳۲۶..... پورا اسلام یہ ہے کہ آدمی ہاتھ پکڑ (کر مصافحہ کرے)۔ رواہ الترمذی عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۴ و ضعیف الجامع ۵۲۹۴۔

۲۵۳۲۷..... پورا اسلام یہ ہے کہ ہاتھ پکڑ لیا جائے اور دائیں ہاتھ سے مصافحہ کر لیا جائے۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی امامہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۷۹۔

۲۵۳۲۸..... میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ رواہ الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن امیمہ بنت رقیقہ

۲۵۳۲۹..... مشرکین سے مصافحہ کرنے، انہیں کینت رکھنے اور انہیں مرجا کہنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۹۹۔

ممنوعات اسلام..... از حصہ اکمال

۲۵۳۵۰..... جب تم مجھے اس حالت میں دیکھو تو مجھے سلام مت کرو چونکہ اگر تم نے ایسا کر دیا میں پھر بھی تمہیں جواب نہیں دوں گا۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر

ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۱..... میں اچھا نہیں سمجھتا کہ بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔ رواہ ابو داؤد و النسائی و ابن حبان و الحاکم عن المهاجر بن قنفذ

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۲ اگر میں ایسی حالت میں ہوں مجھے مت سلام کرو اگر تم نے مجھے سلام کر دیا تو بھی میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔

رواہ العسکری فی الصحابة عن المهاجر بن قنفذ

مہاجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۳ مجھے کسی چیز نے تجھے سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ میں طہارت پر نہیں تھا۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی عن ابن عمر

۲۵۳۵۴ مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ مجھے وضو نہیں تھا۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی والبارودی عن حنظلة الانصاری

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ تیمم کیا اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۵ جس چیز نے مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے پر برا سمجھنا کیا ہے وہ یہ کہ مجھے اندیشہ ہوا تم اپنی قوم سے جا کر کہیں بیہ نہ کہو کہ میں نے

نبی کریم ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا جب تم مجھے ایسی حالت میں دیکھو ہرگز مجھے سلام نہ کرو اگر تم نے مجھے سلام کر دیا میں

تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ الشافعی والبیہقی فی المعرفة والخطیب عن ابن عمر

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے سلام کا جواب دیا اس پر یہ

حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۶ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ جب جان پہچان کی بنا پر سلام کیا جانے لگے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

مصافحہ اور معانقہ کا بیان..... از حصہ ا کمال

۲۵۳۵۸ مصافحہ کرنا مسلمان کے بوسہ لینے کے قائم مقام ہے۔ رواہ المحاملی فی امالیہ وابن شاہین فی الافراد عن انس

۲۵۳۵۷ قیامت کی علامت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ صرف جان پہچان والے کو سلام کیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:..... و فیہ "اخاء" معنوا نظر فی ضعف الجامع ۲۰۲۷ والكشف الالہی ۶۳۵

۲۵۳۵۹ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے معانقہ کیا ہے ورنہ قبل ازیں یہ اسے سجدہ کر دیتا وہ اسے سجدہ کر دیتا تھا اسلام آیا اور (آؤ بھگت

کے لیے) مصافحہ مقرر کیا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن تمیم

۲۵۳۶۰ خلوص محبت پہلی امتوں کا سلام ہوتا تھا ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے معانقہ کیا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن تمیم الدارمی

۲۵۳۶۱ جب بھی دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ ان

کے ہاتھ چھوڑنے سے قبل ان کی دعا قبول فرمائے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دیتا ہے۔ جو قوم بھی اکٹھی ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اور وہ

صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ذکر کرتے ہیں آسمان میں ایک پکارنے والا (فرشتہ) آواز لگاتا ہے کہ کھڑے ہو جائے تمہاری مغفرت ہو چکی تمہاری

برائیاں نیکیوں میں بدلی جا چکی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ وسعید بن منصور عن میمون المرئی عن میمون بن سیاہ عن انس

۲۵۳۶۲ جب مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کر لیتا ہے ان کے گناہ جھڑنے لگتے ہیں جس طرح سخت

آندھی کے دن خشک پتے درخت سے جھڑنے لگتے ہیں حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگر چنانچہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۵۳۶۳..... جو مسلمان بھی اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کرتا ہے ان میں سے کسی کے دل میں دوسرے کی عداوت نہیں ہوتی وہ آپس میں اپنے اپنے ہاتھ نہیں چھڑپاتے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گزشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے دراصل حالیکہ اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہیں ہوتی اس کی نظر واپس نہیں لوٹنے پاتی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے گزشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۵۳۶۴..... جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہ ہو چنانچہ ان کے ہاتھ الگ نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پہلے گناہ بخش دیتے ہیں جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف نظر کی اور اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہ ہو وہ اپنی نظر نہیں اٹھانے پاتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پہلے گناہ بخش دیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۲۵۳۶۵..... جس شخص نے اپنے بھائی سے لطف و محبت سے مصافحہ کیا وہ جدا نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

رواہ ابن شاہین عن البراء

۲۵۳۶۵..... آپس میں مصافحہ کیا کرو چونکہ مصافحہ عداوت کو ختم کر دیتا ہے ایک دوسرے کو بد یہ دیا کرو چونکہ بد یہ دلوں کے کینے کو ختم کر لیتا ہے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۲۴۲ والضعیفۃ ۱۷۶۶

۲۵۳۶۷..... مصافحہ کرنا مسلمان کا اپنے بھائی کے ہاتھ کے بوسہ لینے کے قائم مقام ہے۔ رواہ الدیلمی عن الحسن بن علی

۲۵۳۶۸..... ہم ان (یہودیوں اور نصرانیوں) کی نسبت مصافحہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ

کرتے ہیں ان کے گناہ چھڑنے لگتے ہیں۔ رواہ الرویانی وابن ابن الدنیافی کتاب الاخوان والضياء عن البراء

۲۵۳۶۹..... جو بھی دو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کا استقبال کرتا ہے اور اس

سے مصافحہ کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں وہ جدا نہیں ہوتے پاتے حتیٰ کہ ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم وليلة وابن النجار عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے، ذخیرۃ الحفاظ ۳۹۰۳ والضعیفۃ ۲۵۲

۲۵۳۷۰..... کپڑوں کے ماوراء مصافحہ کرنا جفاکشی ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

مجالس اور مجالس میں بیٹھنے کے حقوق

۲۵۳۷۱..... جو شخص بھی مجلس کے اختتام پر یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے کسی بھی خیر و ذکر کی

مجلس میں یہ کلمات پڑھے جائیں اللہ تعالیٰ اس مجلس پر ان کلمات کی مہر لگا دیتا ہے جس طرح صحیفے پر مہر لگا دی جاتی ہے وہ کلمات یہ ہیں

سبحانک اللہم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک

رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۶۵۔

۲۵۳۷۲..... جو قوم بھی کسی مجلس سے اٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے ان کی مثال مردہ گدھے کی ہوتی ہے، یہ مجلس ان کے لیے تاقیامت

باعث صرافسوس ہوتی ہے۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۵۳۷۳..... شاید تم میرے بعد بڑے بڑے شہروں کو فتح کرو اور ان شہروں کے بازاروں میں تم مجلسیں لگاؤ گے جب ایسا ہو سلام کا جواب دینا

اپنی نظریں نیچی رکھنا، نایبنا کوراستے کی راہنمائی کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔ رواہ الطبرانی عن وحشی

- ۲۵۳۷۴ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو حلقہ کے درمیان بیٹھے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و الحاکم عن حذیفہ کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۳۔
- ۲۵۳۷۵ جو شخص کسی قوم کے پاس آئے اور وہ مجلس میں بیٹھے کے لیے گنجائش پیدا کر دیں حتیٰ کہ وہ ان پر راضی ہو جائے اس مجلس کو راضی کرنا اللہ کا حق ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ
- ۲۵۳۷۶ جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی قوم کے حلقہ کی گردنیں پھلانگیں، اس نے نافرمانی کی۔ رواہ الطبرانی عن ابن امامہ کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۱۷۔
- ۲۵۳۷۷ مجالس کا انعقاد امانتداری سے کیا جائے۔ رواہ الخطیب عن علی کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسی المطالب ۱۵۶۹ و کشف الخفاء ۲۲۶۹۔
- ۲۵۳۷۸ جب کوئی شخص بات کرے پھر اٹھ کر چلا جائے تو یہ بات تمہارے پاس امانت ہوتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و الضیاء عن جابر و ابو یعلیٰ عن انس کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۵۵ و کشف الخفاء ۲۲۱۔
- ۲۵۳۷۹ مجالس کا انعقاد امانتداری سے کیا جائے البتہ تین مجلسیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں ایک وہ مجلس جس میں ناحق خون بہانے کی باتیں ہو رہی ہوں دوسری وہ مجلس جس میں کسی عورت کی عصمت درہی کی باتیں ہو رہی ہوں تیسری وہ مجلس جس میں کسی کے مال کو ناحق لوٹنے کی باتیں ہو رہی ہوں۔ رواہ ابو داؤد عن جابر
- ۲۵۳۸۰ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۵۸ و ضعیف ابی داؤد، ۱۰۳۔ قبیلہ کی مجلسوں سے اجتناب کرو۔ رواہ سعید بن منصور عن ابان بن عثمان مرسل
- ۲۵۳۸۱ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۵۔ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھو۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمرو
- ۲۵۳۸۲ کوئی قوم مجلس کا انعقاد نہ کرے مگر امانتداری سے۔ رواہ المخلص عن مروان ابن الحکم
- ۲۵۳۸۳ کوئی شخص مجلس میں باپ بیٹے کے درمیان نہ بیٹھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سہل بن سعد کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۲۸۔
- ۲۵۳۸۴ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر تفریق ڈالے۔ رواہ احمد بن حنبل و الترمذی عن ابن عمرو
- ۲۵۳۸۵ تین چیزیں روکی نہ جائیں تکیہ، تیل اور دودھ۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر
- ۲۵۳۸۶ میں تمہیں الگ الگ ٹولیوں میں بنا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد و النسائی عن جابر بن سمرہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں وہ جہنم کو اپنا ٹھکانا بنا لے۔
- ۲۵۳۸۷ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۷۲۔ دایاں مقدم ہے اور پھر دایاں یعنی مجلس میں کھانے پینے کی اشیاء دائیں طرف سے شروع کرنی چاہئیں۔ رواہ مالک فی الموطا و البخاری و مسلم و اصحاب السنن الازیعة عن انس
- ۲۵۳۸۹ آدمی کو سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ
- ۲۵۳۹۰ منع کیا گیا ہے کہ مجلس سے کوئی شخص اٹھ جائے اور دوسرا اسکی جگہ آن بیٹھے۔ رواہ البخاری عن ابن عمر

۲۵۳۹۱..... دو آدمیوں کے درمیان تیسرے شخص کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہے البتہ ان کی اجازت سے بیٹھ سکتا ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عمر

۲۵۳۹۲..... سائے اور دھوپ کے درمیان آدمی کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

رواہ احمد حنبل عن رجل

مجلس میں وسعت پیدا کرنا

۲۵۳۹۳..... جب تم میں سے کوئی شخص مجلس تک پہنچ جائے اس کے لیے مجلس میں وسعت پیدا کر دی گئی ہو اسے بیٹھ جانا چاہیے ورنہ کھلی جگہ دیکھ

کروہاں بیٹھ جائے۔ رواہ البغوی والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن شیبہ بن عثمان

۲۵۳۹۴..... جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے سلام کرے اگر مجلس میں بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو سلام کر کے چلا

جائے چنانچہ پہلا دوسرے سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و ابن حنبل و الحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۵۳۹۵..... جب تم بیٹھ جاؤ اپنے جوتے اتار لو تا کہ تمہارے پاؤں کو راحت پہنچے۔ رواہ البزار عن انس

کلام..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۷۔

۲۵۳۹۶..... جب تم میں سے کوئی شخص قوم کے پاس آئے اور اس کے لیے مجلس میں گنجائش پیدا کر دی گئی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعث

عزت و اکرام سمجھ کر بیٹھ جائے جو اس کے مسلمان بھائی نے اس کی اگر مجلس میں گنجائش نہ ہو پھر کھلی جگہ دیکھ کروہاں بیٹھ جائے۔

رواہ الحارث عن ابی شیبہ الخدری

۲۵۳۹۷..... مجلسوں کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرو سیدھے راہ کی طرف راہنمائی کرو اور نظریں پچی رکھو۔

رواہ الطبرانی عن سهل بن حنیف

کلام..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۵ و کشف الخفاء ۱۷۳۔

۲۵۳۹۸..... جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ جائے اور پھر دوبارہ واپس لوٹ آئے وہ اپنی پہلی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری فی الادب المفرد و مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ و احمد بن حنبل عن وہب بن حذیفۃ

کلام..... فلینظر فی اسناد الحدیث ذخیرۃ الحفاظ ۳۷۰

۲۵۳۹۹..... جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں بیٹھا ہو اور پھر اس سے سایہ چھٹ جائے اور یوں وہ آدھا سائے میں ہو اور آدھا دھوپ میں تو

اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہئے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ

کلام..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶

۲۵۴۰۰..... دھوپ میں بیٹھنے سے گریز کرو چونکہ دھوپ کپڑوں کو بوسیدہ کر دیتی ہے، ہوا کو آلودہ اور بدبودار کر دیتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو ظاہر

کر دیتی ہے، جس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

کلام..... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۹۶ و الضعیفۃ ۱۸۹

۲۵۴۰۱..... سب سے زیادہ افضل مجلس وہ ہے جس کا رخ قبلہ کی طرف ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام..... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے الشذرة ۱۳۶ و ضعیف الجامع ۸۷۶

۲۵۴۰۲..... سب سے افضل نیکی ہم جیسوں کی عزت داری ہے۔ رواہ القضاہی عن ابن مسعود

کلام..... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے تمجیل النفع ۶ و ضعیف الجامع ۱۰۰۸

۲۵۴۰۳..... سب سے اچھی مجلس وہ ہے جس میں قبلہ کی طرف رخ کیا گیا ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابی عمی
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۵۰ والاقتان ۲۵۱
۲۵۴۰۴..... مجلسوں کی تین قسمیں ہیں۔ سلامتی والی مجلس، نفع اٹھانے والی مجلس اور بک بک کرنے والی مجلس۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۷
۲۵۴۰۵..... مسلمان کا حق ہے کہ جب اُسے اس کا بھائی دیکھے اس کے لئے کھسک جائے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن وائل بن الخطاب

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۶

۲۵۴۰۶..... ہر چیز کا ایک شرف ہوتا ہے، سب سے اشرف مجلس وہ ہے جو قبلہ رخ بیٹھی ہو۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن ابن عباس

۲۵۴۰۷..... مجالس کا انعقاد امانتداری کے ساتھ ہونا چاہئے۔ رواہ ابو الشیخ فی التوبیخ عن عثمان و عن ابن عباس

۲۵۴۰۸..... دوشرکائے مجلس اللہ تعالیٰ کی امانتداری کی پاسداری کرتے ہوئے شریک مجلس ہوتے ہیں، ان میں سے کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ
اپنے دوسرے ساتھی کی کوئی بات افشا کرے جس کا اسے خوف ہو۔ رواہ ابو نعیم عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے الشذرة ۸۵۸ و ضعیف الجامع ۲۰۶

۲۵۴۰۹..... راستوں میں مجلسیں لگانے سے اجتناب کرو۔ اگر چاروں اچار راستوں میں مجلسیں لگاؤ تو راستوں کا حق ضرور ادا کرو، نظریں نیچی رکھو،

کسی کو اذیت نہ پہنچاؤ، سلام کا جواب دو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و ابو داؤد عن ابی سعید

۲۵۴۱۰..... جو قوم بھی مجلس لگاتی ہے اور دریتک مجلس قائم رہتی ہے پھر مجلس برخاست کر کے چلے جاتے ہیں، جانے سے قبل نہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں

اور نہ اس کے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرکائے مجلس کے لئے نقص اور عیب بن جاتا ہے اگر اللہ چاہے انہیں عذاب دے،

چاہے معاف کر دے۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرہ

۲۵۴۱۱..... سارے میں چلے جاؤ، چونکہ سایہ بابرکت ہوتا ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی حازم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۰۹

۲۵۴۱۲..... سب سے بہترین مجلس وہ ہے جس میں وسعت پیدا کی جاسکے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری فی الادب والحاکم و البیہقی فی

شعب الایمان عن ابی سعید الخدری والحاکم و البیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۲۴۹ و مختصر القاصد ۴۳۵

۲۵۴۱۳..... سلطان اور ذی علم مجلس میں شرف و عزت کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۵۵

۲۵۴۱۴..... آدمی مجلس میں اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ اگر اپنے کام سے باہر چلا جائے اور پھر اندر لوٹے تو اپنی پہلی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

رواہ النسائی عن وہب بن حذیفہ

۲۵۴۱۵..... اپنی مجالس کو مجھ پر درود بھیجنے سے مزین کرو، چونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۳۳۷ و تذکرة الموضوعات ۸۹

۲۵۴۱۶..... سب سے بری مجلس راستوں کے بازار ہیں اور سب سے اچھی مجلس مسجدیں ہیں، اگر تم مسجد میں نہ بیٹھو اپنے گھر کو مت چھوڑو۔

رواہ الطبرانی عن وائل

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۹۳
۲۵۴۱۷... مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی یہ دعا پڑھ لے:

سبحانک اللہم وبحمدک اشهد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک استغفرک واتوب الیک

رواہ الطبرانی عن ابن عمرو وابن مسعود

کلام:..... ولم توجد وحدک لا شریک لک فقط انظر ذخیرة الحفاظ ۴۲۲۔

۲۵۴۱۸... جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا جس میں شور و غوغا کثرت سے ہوا اور مجلس سے اٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھ لی:

سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اشهد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

اس مجلس میں جو برائیاں بھی سرزد ہوئی ہوں گی وہ بخش دی جائیں گی۔ رواہ الترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۳۶۶۔

۲۵۶۱۹... جس شخص نے یہ دعا پڑھی:

سبحان اللہ وبحمدہ سبحانک اللہم وبحمدک اشهد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

اگر مجلس ذکر میں یہ دعا پڑھی تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسے عمدہ کلام پر مہر لگا دی جائے، جس نے یہ دعا لغویات کی مجلس میں پڑھی اس کے لیے کفارہ

ہو جائے گی۔ رواہ النسائی والحاکم عن جبر بن مطعم

۲۵۴۲۰... جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے اور مجلس میں اس کے بیٹھنے کے لیے گنجائش پیدا کر دی جائے اسے وہاں بیٹھ جانا چاہیے

چونکہ یہ اس کی عزت اور اکرام کا باعث ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے مسلمان بھائی نے اسے نوازا ہے اگر مجلس میں اس کے لیے گنجائش نہ پیدا

ہو سکے اسے دیکھ کر گنجائش والی جگہ میں بیٹھ جانا چاہیے۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۵۴۲۱... جب کوئی شخص تمہارے لیے مجلس میں کھڑا ہو جائے تم اس جگہ نہ بیٹھو تمہارا ہاتھ اس شخص کے پکڑے کو نہ چھونے پائے جس کے تم

مالک نہیں ہو۔ رواہ الطیالسی والبیہقی فی السنن عن ابی بکرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۳

کوئی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہے

۲۵۴۲۲... جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقص ثابت ہو جاتا ہے اور جو شخص بستر

پر لیٹے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقص ثابت ہو جاتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرہ

۲۵۴۲۳... کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود اس کی جگہ بیٹھ جائے لیکن مجلس میں کشادگی کرو اور وسعت پیدا کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عمر

۲۵۴۲۴... کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۲۵۴۲۵... جو قوم بھی کسی ایسی مجلس کا انعقاد کرتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ پر درود نہ بھیجا گیا ہو وہ مجلس قوم کے لیے باعث صد افسوس بن جاتی

ہے اگر چہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں تب بھی ثواب کی لذت سے بہرہ مند نہیں ہوں گے۔ رواہ النسائی عن ابی سعید

اکمال

۲۵۴۲۶... اکابر (بڑوں) سے ابتداء کرو چونکہ برکت اکابر ہی کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ ابن ماجہ والحکیم عن ابن عباس

۲۵۴۲۷ جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بڑوں کی تعظیم کروں۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر
 ۲۵۴۲۸ جب کسی شخص نے کوئی بات کی پھر بات کرنے والے نے اپنے ارد گرد دیکھا وہ بات امانت ہوگی۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن جابر

۲۵۴۲۹ جس شخص نے کوئی بات کی پھر اس نے چاہا کہ یہ بات افشانہ کی جائے وہ بات امانت ہوگی اگرچہ بات کرنے والے نے بات مخفی

رکھنے کا مطالبہ نہ کیا ہو۔ رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن سلام

۲۵۴۳۰ جس شخص نے کسی سے کوئی بات سنی وہ نہیں چاہتا کہ اس کی بات کا کسی سے تذکرہ کیا جائے پس وہ سننے والے کے پاس امانت ہوگی

اگرچہ وہ پوشیدہ رکھنے کا مطالبہ نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی الدرداء

۲۵۴۳۱ مجلس ایک طرح کی امانت ہیں۔ کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مومن کے حق میں بڑی حرکت کا ارتکاب کرے۔

رواہ ابن لال عن اسامة بن زید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۲۹۹

مجلس کی گفتگو امانت ہے

۲۵۴۳۲ تمہارے درمیان ہونے والی گفتگو امانت ہے۔ کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کی پگڑی اچھالے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة عن محمد بن محمد بن هشام مرسلًا قال القا ضی محمد بن هشام: له صحبة وقال ابن المدینی: لا اعرفه

۲۵۴۳۳ وہ شخص جو اکٹھے مجلس میں بیٹھے ہوں ان کی یہ مجلس امانت ہے ان میں سے کسی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے دوست کی کوئی بات افشا کرے جسے وہ ناپسند سمجھتا ہو لوگوں میں سب سے زیادہ غیرت مند میرے نزدیک میرا ہم چلیں ہے۔

رواہ ابن لال من طریق سلمة بن كهيل عن ابيه عن ابن مسعود

۲۵۴۳۴ مجلس امانت کے ساتھ منعقد کی جائیں البتہ تین مجلسیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ ایک وہ مجلس جس میں خون حرام کو مباح کیا جا رہا ہو۔

ایک وہ مجلس جس میں حرام مال کو حلال کیا جا رہا ہو۔ رواہ الخوارزمی عن جابر

۲۵۴۳۵ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں آئے وہ سلام کرے، اگر وہ مجلس میں بیٹھنا بہتر سمجھے تو بیٹھ جائے اگر جانا چاہے تو سلام کر کے

چلا جائے بلاشبہ پہلا دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیل و ابن حبان عن ابی ہریرة

۲۵۴۳۶ جب تم میں سے کوئی شخص مجلس سے کھڑا ہو جائے اسے سلام کرنا چاہیے چونکہ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی

ہیں اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرة

۲۵۴۳۷ جب تم کسی مجلس کے پاس سے گزرو تو اہل مجلس کو سلام کرو اگر وہ خیر پر ہوں تم بھی ان کے شریک ہو جاؤ گے اگر وہ خیر کے علاوہ پر

ہوں تو تمہارے لیے اجر و ثواب لکھ دیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن معاویہ بن قرة عن ابيه

۲۵۴۳۸ جس شخص کے پاس کوئی قوم بیٹھے وہ ان کے اجازت کے بغیر کھڑا نہ ہو اور جو شخص دو آدمیوں کو بیٹھا ہو دیکھے وہ ان کے پاس

نہ بیٹھے البتہ اجازت لے کر بیٹھ سکتا ہے کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان بیٹھ کر تفریق نہ ڈالے حتیٰ کہ ان سے اجازت نہ لے۔

رواہ ابن لال عن ابن عمر

۲۵۴۳۹ جس شخص نے اپنی بڑائی ظاہر کرتے ہوئے مجلس میں دو آدمیوں کے درمیان تفریق کی وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابان مرسلًا

۲۵۴۴۰ جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور پھر واپس لوٹے اس جگہ پر بیٹھے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرة

۲۵۴۴۱ کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھے تمہارا ہاتھ کسی ایسے کپڑے کو چھونے نہ پائے جس کے تم مالک نہیں ہو۔

رواہ الحاکم عن ابی بکرۃ

۲۵۴۴۲ گورگا مجلس کا شریک ہونا ہے اگر وہ خود سنتا ہو فیہا ورنہ بات اسے سمجھا دی جائے۔ رواہ الدیلمی عن زید بن ثابت

۲۵۴۴۳ اہل سدوم اور ان کے مضافات میں رہنے والے نہیں ہلاک ہوئے جب تک وہ مسواک کرتے رہے اور مجلسوں میں ملک چباتے رہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۴۴۴ دھوپ اور سائے کے درمیان شیطان کے سونے کی جگہ ہے۔ رواہ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ

۲۵۴۴۵ راستے کی مجالت میں مت بیٹھو، اگر ایسا کرو تو سلام کا جواب دو، نظر میں نیچی رکھو اور راستے چلنے والے کی راہ نمائی کرو اور بوجھ اٹھانے والے کی مدد کرو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۲۵۴۴۶ میرے بعد تم بڑے بڑے شہروں کو فتح کرو گے اور بازاروں میں مجلس منعقد کرو گے جب ایسا ہونے لگے سلام کا جواب دو، نظریں نیچی رکھو، نابینے کو راستہ کی راہ نمائی کرو اور مظلوم کی مدد کرو۔ رواہ الدیلمی عن وحشی بن حرب

۲۵۴۴۷ راستوں پر مجلس منعقد کرنے سے گریز کرو اگر چاروں چار تمہیں ایسا کرنے کی نوبت پیش آئے تو راستے کا حق ادا کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظریں نیچی رکھنا، اذیت سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

رواہ احمد بن حنبل و عبد بن حمید و البخاری و مسلم و ابو داؤد و ابن حبان عن ابی سعید

۲۵۴۴۸ راستوں پر مجلس لگانے سے گریز کرو جو شخص راستے میں مجلس لگائے راستے کا حق ادا کرنے نظریں نیچی رکھے، سلام کا جواب دے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی عن ابی شریح الخزاعی

۲۵۴۴۹ راستوں پر بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں البتہ وہ شخص بیٹھ سکتا ہے جو دوسروں کو راستہ بتائے، سلام کا جواب دے نظریں نیچی رکھے اور بوجھ اٹھانے والے کی مدد کرے۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم و لیلۃ عن ابی ہریرۃ

۲۵۴۵۰ ہر عالم کے پاس مت بیٹھو البتہ صرف اس عالم کے پاس بیٹھو جو پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلاتا ہو شک سے یقین کی طرف، تکبر سے عاجزی کی طرف، عداوت سے خیر خواہی کی طرف، ریا کاری سے اخلاص کی طرف اور رغبت دنیا سے زہد کی طرف۔

رواہ ابن عساکر عن جابر و فیہ عباد بن کثیر الثقفی متروک

۲۵۴۵۱ مجلس کی تین قسمیں ہیں: نفع اٹھانے والی، سلامتی والی اور بک بک کرنے والی، نفع اٹھانے والی مجلس وہ ہے جو ذکر اللہ میں مشغول ہو

سلامتی والی مجلس وہ ہے جو خاموش ہے اور ایک بک والی مجلس وہ ہے جو باطل میں اپنا سر کھائے۔ رواہ العسکری عن ابی ہریرۃ

۲۵۴۵۲ مجلس کی تین قسمیں ہیں: نفع اٹھانے والی، سلامتی والی اور بک بک کرنے والی، نفع اٹھانے والی مجلس وہ ہے جو ذکر میں مشغول رہے سلامتی والی وہ ہے جو خاموش رہے اور بک بک والی مجلس وہ ہے جو لوگوں میں فتنہ و فساد ڈالے۔ رواہ العسکری فی الامثال عن انس

کلام..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیض الصحیفة ۴۴۔

مجلس میں ذکر نہ کرنے کے نقصانات

۲۵۴۵۳ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں نقص آجاتا ہے اور جو شخص مجلس سے اٹھ کر

چلا گیا اور اللہ کا ذکر نہیں کیا اس کے حق میں بھی اللہ کی طرف سے نقص آجاتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۵۴۵۴ جو قوم کسی ایسی مجلس میں بیٹھی جس میں نہ اللہ کا ذکر ہو اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گیا وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن

باعث صدافسوس ہوگی اگرچہ وہ جنت میں کیوں نہ داخل ہو جائیں۔ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۵۴۵۵ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی جس میں نہ اللہ کا ذکر ہو اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گیا یہ مجلس ان کے لیے نقص اور عیب ہوگی۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۹۔

۲۵۴۵۶ جو قوم کسی مجلس میں مجتمع ہوئی اور پھر متفرق ہوگئی دریاں حالیکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے

باعث حسرت ہوگی۔ رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان و ابن عمر

۲۵۴۵۷ جو قوم اکٹھی ہو کر بیٹھی پھر متفرق ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گیا وہ لوگ مجلس سے مردہ لاش سے

بھی زیادہ بدبودار ہو کر اٹھے۔ رواہ ابو داؤد و الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان و سعید بن منصور عن جابر

۲۵۴۵۸ جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوئی اور پھر متفرق ہو گئے دریاں حالیکہ اللہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گیا مجلس قیامت کے

دن ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرة

۲۵۴۵۹ جو لوگ مجلس برخواست کر کے چلے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے ان کی مثال مردہ گدھے جیسی ہے۔ یہ مجلس ان کے لیے

قیامت کے دن باعث حسرت ہوگی۔ رواہ الخطیب عن ابی ہریرة

۲۵۴۶۰ جو لوگ کسی مجلس کا انعقاد کرتے ہیں پھر دیر تک مجلس برپا کیے رہتے ہیں پھر بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے مجلس برخواست کر دیتے ہیں اور نبی

ﷺ پر درود بھیجتے یہ مجلس ان کے لیے ان کی طرف سے نقص ہوگی اللہ تعالیٰ اگر چاہے انہیں عذاب دے اگر چاہے انہیں بخش دے۔

رواہ ابن شاہین عن انس

۲۵۴۶۱ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی بستر پر ہوتا ہے یا کسی راستے پر چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا قیامت کے دن یہ اس کے

لیے نقص اور عیب ہوگا۔ رواہ ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن ابی ہریرة

۲۵۴۶۲ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے الا یہ کہ ان لوگوں میں نقص آجاتا ہے جو شخص کسی راستے پر

چلتا ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کا چلنا اس کی پیشانی پر بدناما داغ بن جاتا ہے اور جو شخص اپنے بستر پر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اس کا یوں

لیٹنا بھی اس کے لیے باعث نقص و عیب بن جاتا ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرة

۲۵۴۶۳ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس مجلس میں وہ لوگ اپنے رب کا ذکر نہیں کرتے اور اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے قیامت کے

دن یہ مجلس ان کے لیے بدناما داغ اور نقص ہوگی اگر اللہ چاہے ان سے مواخذہ کرے اور چاہے تو معاف کر دے۔

رواہ ابن شاہین والبیہقی عن ابی ہریرة

افسوس و حسرت کی مجلس

۲۵۴۶۴ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے یہ مجلس قیامت کے دن ان کے افسوس میں اضافہ ہی کرے گی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۵۴۶۵ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتی وہ مجلس ان کے لیے باعث افسوس بن جاتی ہے جو شخص کسی راستے پر چلتا ہے اور

اس راستے پر اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کا یہ چلنا اس پر بدناما داغ ہوگا۔ رواہ ابن السننی عن ابی ہریرة

۲۵۴۶۶ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی اور جو گفتگو ہوگی پھر مجلس برخواست کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کر لیا اللہ تعالیٰ ان کی گفتگو میں

ہونے والی لغویات کو بخش دیتے ہیں۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم لیلة عن ابی امامة

۲۵۴۶۷ جس شخص نے مجلس میں یہ دعا! ”سبحانک اللہم و بحمدک اشهد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک“

پڑھی تو اس مجلس پر مہر لگا دی جائے گی جو تا قیامت نہیں ٹوٹے گی۔ رواہ جعفر القریابی فی الذکر عن ابی سعید

۲۵۳۶۸..... سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک مجلس کا کفارہ ہے۔ رواہ سمویہ عن انس

۲۵۳۶۹..... مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی یہ دعا پڑھ کر مجلس سے اٹھ جائے۔ ”سبحانک اللہم وبحمدک لا الہ الا انت تب

علی واغفر لی“ یہ دعائیں مرتبہ پڑھ لے اگر لغو کی مجلس ہو تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر ذکر کی مجلس ہو تو اس پر یہ مہر ہو جاتی ہے۔

رواہ ابن النجار عن جبیر

۲۵۳۷۰..... جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا ہو اور جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے اور یہ دعا: ”سبحانک اللہم وبحمدک لا الہ الا انت

استغفرک واتوب الیک“ پڑھ لے، اس مجلس میں اس سے جتنی بھی خطائیں سرزد ہوں گی معاف ہو جائیں گی۔

رواہ ابن حنبل والطحاوی والطبرانی وسعید بن المنصور عن السائب بن یزید عن اسماعیل بن عبد اللہ بن جعفر مر سلاً

ممنوعات مجلس

۲۵۳۷۱..... جس قوم نے بھی انعقاد مجلس کیا اور پھر مجلس میں وہ ایک دوسرے کے لیے خاموش نہیں رہے اس مجلس سے برکت چھین لی جاتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن محمد کعب القرظی مر سلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۹

۲۵۳۷۲..... اگر چاروں چار راستوں پر مجلس لگاؤ تو پھر راستہ دکھانے میں لوگوں کی راہنمائی کرو، سلام کا جواب دو اور مظلوم کی مدد کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن البراء

۲۵۳۷۳..... تمہارا راستوں کی مجالس سے کیا تعلق راستوں میں مجالس لگانے سے اجتناب کرو ورنہ راستوں کا حق ضرور ادا کرو نظریں نیچی رکھو

سلام کا جواب دو، راستہ دکھانے میں راہنمائی کرو اور عمدہ کلام کرو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی طلحہ

۲۵۳۷۴..... مجلس سے عجمیوں کی طرح اٹھ کر مت چلے جاؤ چنانچہ عجمی لوگ ایک دوسرے پر اپنی برتری جتلاتے ہوئے مجلس سے چلے جاتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۶۲ والکشاف ۱۳۰

۲۵۳۷۵..... ایامت کرو جیسا کہ اہل فارس اپنے عظماء کے ساتھ کرتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامة

اکمال

۲۵۳۷۶..... کوئی شخص کسی دوسرے کے لیے نہ اٹھے البتہ اپنے بھائی کے لیے مجلس میں کشادگی پیدا کر دے۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکر

۲۵۳۷۷..... میرے لیے کھڑا نہ ہو یا جائے چونکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کھڑا ہوا جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبادة ابن الصامت

۲۵۳۷۸..... ایامت کرو جیسا عجمی لوگ کرتے ہیں چنانچہ وہ ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۵۳۷۹..... اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جس کے لیے غلام صفوں میں کھڑے ہوں۔ رواہ الدارقطنی عن النجیب بن السری

۲۵۳۸۰..... جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ جہنم میں جائے گا۔ رواہ ابن جریر عن معاویة

۲۵۳۸۱..... جو شخص اس پر خوش ہوتا ہو کہ لوگ اس کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی وابن جریر وابن عساکر عن معاویة

ابن عساکر کے یہ الفاظ ہیں اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ دوزخ میں گھر بنا دے گا۔
 فائدہ: ”زیر اکمال“ آنے والی تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے لیے تعظیماً کھڑے ہونا ناجائز بلکہ حرام ہے جبکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ عنوان ”التعظیم والقیام“ سے تعظیماً کھڑے ہونے کی اباحت معلوم ہوتی ہے سلامتی کی راہ یہ ہے کہ تعظیماً کھڑے ہونا جائز ہے بشرطیکہ جس شخص کے لیے کھڑا ہونا ہے اس کی محبت اور تعظیم دل میں ہو اور وہ شخص فی نفسہ تعظیم کے قابل بھی ہو، مسلمان ہو، کافر نہ ہو یا اگر کھڑا نہ ہو اس کی دل شکنی ہوگی یا دشمن ہو جائے گا یا کوئی اور مصلحت ہو پھر بھی کھڑا ہونا جائز ہے۔ احادیث میں جو ممانعت ہے وہ اس صورت پر مجہول ہے کہ کوئی شخص بیٹھارے اور اس کی تعظیم میں لوگ کھڑے رہیں یا کوئی شخص دل سے چاہتا ہو کہ لوگ میرے آگے کھڑے ہوں، بعض احادیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنے لیے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے تو آپ نے تواضع سادگی اور بے تکلفی کی وجہ سے منع فرمایا ہے۔

تعظیم کرنا اور کھڑا ہونا

۲۵۲۸۲ اس نے اہل حق کے حق کو پہچان لیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن الاسود بن سریع

۲۵۲۸۳ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ رواہ ابو داؤد عن ابی سعید

۲۵۲۸۴ جب تمہارے پاس کسی قوم کا رئیس آئے اس کا اکرام کرو۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر والبخاری وابن خزيمة والطبرانی وابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان عن جریر والبخاری عن ابی ہریرة وابن عدی عن معاذ وابی قتادہ والحاکم عن جابر والطبرانی عن ابن عباس عن عبداللہ بن ضمیرة وابن عساکر عن انس وعن عدی بن حاتم والدولابی فی الکنی وابن عساکر عن ابی راشد عبدالرحمن بن عبد بللفظ شریف قوم

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۶ و اتھانی ۵۲

۲۵۲۸۵ جب کوئی شخص تمہاری ملاقات کے لیے آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۶۔

۲۵۲۸۶ جب کوئی شخص تمہاری ملاقات کرنے آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ البخاری فی مکارم الاخلاق والدیلمی سفید الفردوس عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۸۔

اکمال

۲۵۲۸۷ جب تمہارے پاس کسی قوم کا کریم (رئیس بڑا، غیر تمند آدمی) آئے تو اس کا اکرام کرو۔

رواہ ابن ماجہ والحکیم والبیہقی عن ابن عمر والحاکم عن جابر بن عبداللہ والطبرانی عن ابن عباس وابن خزيمة وابن ابی شیبہ وابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان والبیہقی فی السنن عن جریر والبخاری عن ابی ہریرة والطبرانی وابن عدی عن معاذ بن جبل وابن عدی عن ابی قتادہ ابن عساکر عن عدی بن حاتم و انس وعن طوسی بن صابر بن حمید بن یزید بن عبداللہ بن ضمیرة بن مالک القطان فی الطوالات وابن مندہ والطبرانی والحکیم من طریق صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبداللہ بن ضمیرة بن مالک البجلي عن ابیہ سالم عن ابیہ حمید عن ابیہ یزید قال حدثتني اختی ام القصاص عن ابیہا عبداللہ بن ضمیرة

حضرت عبداللہ بن ضمیرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کے لئے اپنی چادر بچھائی اور یہ ارشاد فرمایا۔ اگرچہ حدیث پر کلام ہے لیکن کثرت اسناد کی وجہ سے درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہے دیکھئے اسنی

الطالب ۹۶ وافتحانی ۵۲۔

۲۵۳۸۸ جو شخص اپنے بھائی کا اکرام کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا اکرام کرتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۵۳۸۹ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے پاس کسی قوم کا کریم (بڑا رئیس سردار) آئے اس کا اکرام کرے۔

رواہ النخراطی والحاکم وبن عسا کر عن معبد بن خالد بن انس بن مالک عن ابیہ عن جد

۲۵۳۹۰ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ہم جلس کا اکرام کرے۔ رواہ السلمی عن ابی ہریرہ

۲۵۳۹۱ اگر کوئی مسلمان اپنے بھائی کا اکرام کرے تو اسے اس کا اکرام قبول کرنا چاہیے چونکہ اصل میں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اکرام

ہوا ہے لہذا اللہ تعالیٰ کے اکرام کو رد نہیں کرنا چاہیے۔ رواہ النخراطی فی مکارم الاخلاق وابن لال رواہ نعیم وابن عسا کر عن انس وفیہ سعیا

بن عبد اللہ بن دینار و ابو روح التمار البصری قال ابو حاتم مجہول

۲۵۳۹۲ شرف و عزت سے انکار صرف گدھا ہی کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۲۳۳۲ الاسرار المرفوعہ ۵۹۸

۲۵۳۹۳ اسے سلمان! کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ (یعنی میزبان) اس کے اکرام کی خاطر اسے تکیہ پیش کرے

اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الصغیر عن سلمان

۲۵۳۹۴ جو مسلمان بھی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کے اکرام کی خاطر اسے تکیہ پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت

فرمادیتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سلمان

۲۵۳۹۵ جو شخص کسی مجلس میں آیا اور اس کیلئے کشادگی کر دی گئی حتیٰ کہ وہ راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ قیامت کے دن اہل مجلس کو راضی کرے۔

رواہ الدیلمی عن الضحاک بن عبدالرحمن ولہ صح

۲۵۳۹۶ یقیناً مومن کا حق ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن عسا کر عن وائلہ بن الخطاب القرشی

وائلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جبکہ مسجد میں تنہا نبی کریم ﷺ تھے آپ اس شخص کے لیے تھوڑے سے بل گئے عرض

کیا گیا: یا رسول اللہ! جگہ کشادہ ہے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ الطبرانی عن وائلہ بن الاسقع

۲۵۳۹۷ مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ جب وہ اسے دیکھے اس کے لیے تھوڑا کھسک جائے۔ رواہ ابو الشیخ عن وائلہ بن الخطاب

۲۵۳۹۸ جب تم میں سے کوئی شخص قوم کے پاس آئے اور اس کے لیے مجلس میں کشادگی کر دی گئی اسے بیٹھ جانا چاہئے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف

سے اس کے لیے عزت ہے جو اس کے مسلمان بھائی کے ہاتھ سے اس کے لئے ہوئی ہے اگر مجلس میں اس کے لیے کشادگی نہ پیدا ہو اسے کھلی جگہ

دیکھ کر بیٹھ جانا چاہیے۔ رواہ البغوی عن ابی شیبہ

ئے آنے والے کا استقبال

۲۵۳۹۹ مجلس میں آنے والے پر دہشت چھائی ہوتی ہے اسے مرحبا کہہ کر اس کا استقبال کرو۔ رواہ الدیلمی عن الحسن بن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۳۹۔

۲۵۵۰۰ مجلس میں صرف تین شخصوں کے لیے کشادگی پیدا کی جائے، عمر رسیدہ شخص کے لیے اس کی عمر کی وجہ سے ذی علم کے لیے اس کے علم کی

وجہ سے اور سلطان کے لیے اس کی سلطنت کی وجہ سے۔

رواہ الحسن بن سفیان و ابو عثمان الصابونی فی المائتین والنخراطی فی مکارم الاخلاق وابن لال والدیلمی عن ابی ہریرہ

۲۵۵۰۱..... جس شخص نے کسی شخص (کی سواری) کی رکابیں پکڑیں نہ کوئی لالچ لٹھی اور نہ اس سے خوفزدہ تھا اس کی بخشش کر دی جائے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

۲۵۵۰۲..... تم برابر بھلائی پر قائم رہو گے جب تک تم اپنے اچھے لوگوں سے محبت کرتے رہو گے اور ان کا حق پہنچانے سے بلاشبہ حق کا پہنچانے والا حق پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ رواہ ابو نعیم عن ابی الدرداء

۲۵۵۰۳..... بوڑھوں کا احترام کرو بلاشبہ بوڑھوں کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے۔ لہذا جو شخص بوڑھوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ ابن حبان فی التاریخ و ابن عدی والدیلمی عن انس ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۲۵۵۰۴..... جس شخص نے اسلام میں کسی سن رسیدہ کا اکرام کیا گویا اس نے نوح علیہ السلام کا اکرام کیا اور جس شخص نے نوح علیہ السلام کا ان کی قوم میں اکرام کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا۔ رواہ ابو نعیم والدیلمی والخطیب و ابن عساکر عن انس و فیہ یعقوب بن تحیة الواسطی

لاشیء و بکر بن احمد بن یحیی الواسطی مجهول ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۱ و الترویة ۱۷۶۱

۲۵۵۰۵..... اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے کہ اسلام میں سفیر ریش کا اکرام کیا جائے عادل حکمران اور حامل قرآن کے حق میں نہ غلو کیا جائے اور

نہی ان کے حق میں جفا کی جائے۔ رواہ ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان و الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر

۲۵۵۰۶..... اسلام میں سفیر ریش کا اکرام کرنا اور امام عادل کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کے جلال کی تعظیم میں سے ہے۔

رواہ ابن الضریس عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الآلی ۱۵۱۱

۲۵۵۰۷..... تین اشخاص کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کے مرتبہ کی تعظیم میں سے ہے۔ عادل حکمران کا اکرام کرنا، ذمی علم شخص کا اکرام کرنا اور وہ حامل قرآن

جو قرآن میں نہ غلو کرتا ہو اور نہ ہی سرکش اختیار کرتا ہو اس کا اکرام کرنا۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن طلحة بن عبد اللہ بن کوز

۲۵۵۰۹..... تین چیزیں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان میں سے ہیں۔ اسلام میں سفیر ریش کا اکرام کرنا، کتاب اللہ کے عالم کا اکرام کرنا، ذمی علم کا

اکرام کرنا خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ رواہ الشاشی فی مجالس المکیة عن ابی امامة

چھینک، اس کا جواب اور جمائی کا بیان

۲۵۵۱۰..... میرے پاس جبریل امین آئے اور فرمایا: جب تمہیں چھینک آئے تو یہ کلمات پڑھو۔ ”الحمد لله عکرمه والحمد لله

کعز جلاله“ بلاشبہ اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا، سچ کہا، سچ کہا، اس کی بخشش کر دی گئی ہے۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم و لیلة عن ابی رافع

۲۵۵۱۱..... اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے جب کہ جمائی ناپسند ہے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے ہر سننے والے مسلمان کا حق ہے

کہ وہ اس کے جواب میں ”برحمک اللہ“ کہے، رہی بات جمائی کی سو وہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، لہذا جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے

جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے، چونکہ جب کوئی شخص جمائی لے اور اس کے منہ سے ”ہاہ“ کی آواز نکلے اس پر شیطان ہنستا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و ابو داؤد و الترمذی عن ابی ہریرة

۲۵۵۱۲..... چھینک اور جمائی میں آواز بلند کرنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ رواہ ابن اسنی عن ابن السریر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۵۶

۲۵۵۱۳..... شدت والی بھائی اور شدت والی چھینک شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ رواہ ابن اسنی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۵۔

۲۵۵۱۴..... چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر جواب دو اگر اس سے زیادہ چھینکنے تو چاہو جواب دو چاہے نہ دو۔

رواہ ابو داؤد والنترمذی عن عبید بن رفاعۃ الزرقی مرسلًا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۱ و ضعیف الجامع ۱۴۰۷

۲۵۵۱۵..... جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ علی کل حال۔ اس کے پاس جو شخص بیٹھا ہو وہ کہے: یرحمک اللہ
چھینکنے والا اپنے آس پاس بیٹھے والوں کے لیے کہے یرحمکم اللہ ویصلح بالکم۔

رواہ احمد بن حنبل والنترمذی والنسائی والحاکم عن ابی ایوب وابن ماجہ والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۵۱۶..... جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ، جب وہ کہے تو اس کے جواب میں اس کا بھائی یا ساتھی کہے:

یرحمک اللہ جب وہ ”یرحمک اللہ“ کہے تو چھینکنے والا کہے: یرحمکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری

وابو داؤد عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۱۷..... جب کوئی شخص چھینکے دریاں حالیکہ امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تم اسے جواب دے سکتے ہو۔ رواہ البیہقی فی السنن عن الحسن مرسلًا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۶

۲۵۵۱۸..... جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اسے اپنی تھیلی منہ پر رکھ لینی چاہیے اور اپنی آواز دھیمی رکھنے کی کوشش کرے۔

رواہ الحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۱۹..... جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور اس پر الحمد للہ کہے اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہو، جب وہ الحمد للہ نہ کہے اسے جواب

میں یرحمک اللہ بھی نہ کہو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن خوارزمی فی الادب المفرد ومسلم عن ابی موسیٰ

۲۵۵۲۰..... جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے وہ ”الحمد للہ رب العالمین“ کہے اور اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جائے اور

چھینکنے والا کہے: یغفر اللہ لنا ولكم۔ رواہ الطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود واحمد بن حنبل

واصحاب السنن الاربعۃ والحاکم عن سالم بن عبد الاشجعی

۲۵۵۲۱..... جب تم میں سے کوئی شخص چھینکتا ہے اور اس پر الحمد للہ کہتا ہے فرشتے ”رب العالمین کہتے ہیں جب چھینکنے والا رب العالمین کہتا ہے

فرشتے کہتے ہیں: یرحمک اللہ۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۹۵

۲۵۵۲۲..... جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور اس کے جواب میں اس کا ہم جلیس یرحمک اللہ کہے، اگر تین مرتبہ سے زیادہ چھینکے تو اسے

زکام ہے تین بار سے زیادہ اسے یرحمک اللہ نہ کہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۲۳..... سب سے سچی بات وہ ہے جس کے وقت چھینک آجائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۸۳ والا تقان ۱۱۱۲

۲۵۵۲۴..... جس شخص نے کوئی بات کہی اور اس کے پاس چھینک آگئی وہ بات حق ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقن ۹۱۱۱۲ و ۸۷۰ و خیرۃ الحفاظ ۵۲۵۳

۲۵۵۲۵..... دعا کے وقت چھینک کا آجانا سچا گواہ ہے۔ رواہ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۰۷ و ضعیف الجامع ۲۸۶۳۔

۲۵۵۲۶..... اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ رواہ البخاری و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
 ۲۵۵۲۷..... تین مرتبہ چھینکنے پر یوحکم اللہ سے جواب دو، اس سے اگر زیادہ چھینکنے تو اگر چاہو جواب دو اگر چاہو جواب نہ دو۔

رواہ الترمذی عن رجل

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۱ و ضعیف الجامع ۳۲۰۷۔

۲۵۵۲۸..... اپنے بھائی کو تین مرتبہ چھینکنے پر جواب دو اگر اس سے زیادہ چھینکنے تو وہ نزلہ ہے یا زکام ہے۔

رواہ ابن اسنی و ابو نعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الخفا ۳۲۲۳۔

چھینک آنا اللہ کی رحمت ہے

۲۵۵۲۹..... چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جب کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب کسی شخص کو جمائی آئے وہ منہ پر ہاتھ رکھے لے
 چونکہ جب جمائی لینے والے کے منہ سے ”آہ“ ”آہ“ کی آواز نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیٹ سے ہنستا ہے، اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی
 کو ناپسند کرتا ہے۔ رواہ الترمذی و ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۲۷۔

۲۵۵۳۰..... جب حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکی گئی تو روح جسد سے باہر نکل کر اڑنے لگی اور آدم علیہ السلام کے سر میں داخل ہوئی اس پر
 آدم علیہ السلام کو چھینک آئی اور فرمایا الحمد لله رب العالمین، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یوحکم اللہ۔ رواہ ابن حبان و الخاکم عن انس
 ۲۵۵۳۱..... چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر یوحکم اللہ کہا جائے اگر اس سے زیادہ چھینکنے تو اسے زکام ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن سلمۃ بن الزکوع

۲۵۵۳۳..... جب تم میں سے کوئی شخص ڈکار لے یا چھینکے اسے آواز بلند نہیں کرنی چاہیے، چونکہ شیطان چاہتا ہے کہ ڈکار لینے اور چھینکنے میں آواز
 بلند کی جائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عبادۃ بن الصامت و شداد بن اوس و وائلہ و ابو داؤد فی مراسیلہ عن یزید بن مرثد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵ و الضعیفۃ ۲۲۵۴۔

جمائی لینے کا بیان

۲۵۵۳۳..... جمائی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے، چونکہ جب کسی کے منہ سے
 ”ہا، ہا“ کی آواز نکلتی ہے اس پر شیطان ہنستا ہے۔ رواہ البخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ
 ۲۵۵۳۴..... شدید قسم کی جمائی اور شدید قسم کی چھینک شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

یہ حدیث ۲۵۵۱۳ نمبر کے تحت گزر چکی ہے۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۵۔

۲۵۵۳۵..... جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے لے چونکہ جمائی کے ساتھ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم ابو داؤد عن ابی سعید

۲۵۵۳۶ جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے دوںکہ جب وہ جمائی لیتے ہوئے ”ھا“ کی آواز نکالتا ہے اس سے شیطان ہنس جاتا ہے۔ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۳۷ جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے اسے ہاتھ منہ پر رکھ لینا چاہئے تاکہ جمائی کی آواز نہ نکلنے پائے چونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۰۳ والضعیفۃ ۲۲۲۰۔

اکمال

۲۵۵۳۸ جب کوئی بات کرتے ہوئے تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اس کی وہ بات حق ہوتی ہے۔ رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۴، والموضوعات ۷۷۳

۲۵۵۳۹ دعا کے وقت چھینک کا آنا آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے۔ رواہ ابو نعیم عن ابی رھم

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۶۵ او کشف النجار ۲۲۶۱

۲۵۵۴۰ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے منہ بند رکھے، یا (جمائی آنے پر) منہ پر ہاتھ رکھ دے چونکہ جب جمائی لیتا ہے اور اس کے منہ سے آہ کی آواز نکلتی ہے اس پر شیطان ہنسنے لگتا ہے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۴۱ جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد لله علی کل حال۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۵۵۴۲ جو شخص چھینک یا ڈکار لیا اور کہا: ”الحمد لله علی کل حال من الاحوال“ ستر بیماریاں اس سے دور کر دی جائیں گی جن میں

سے سے ہلکی بیماری جدام ہے۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عمرو ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۵۳ والستر ۲۹۱۔

۲۵۵۴۳ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتے ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے کہ اس

دعا کو لے کر کون اوپر چڑھے۔ رواہ النسائی وابن قانع والحاکم عن رفاعۃ

رقاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی اس پر میں نے کہا:

الحمد لله حمداً كثيراً مبارکاً فیہ ومبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی

اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۵۴۴ جب کوئی شخص چھینکے تو الحمد للہ سے ابتداء کرو چونکہ الحمد ہر بیماری کی دوا ہے اور پہلو کے درد کی بھی دوا ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۔

۲۵۵۴۵ جس شخص نے چھینک والے کو الحمد للہ سے پہلے جواب دے دیا وہ پہلو کے درد سے محفوظ رہا وہ کوئی ناگواری نہیں دیکھتا حتیٰ کہ دنیا سے

چلا جاتا ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عباس وفیہ بقیۃ وقد عنعن

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۴۹۰ والفوائد المجموعۃ ۶۶۷

۲۵۵۴۶ جب کسی کو چھینک آئے تین بار چھینک آنے پر اسے یرحکم اللہ سے جواب دو اگر پھر چوتھی بار چھینک آئے اسے چھوڑ دو چونکہ

اسے زکام ہے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۲۷ چھینکے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر ریحک اللہ سے جواب دو، اگر اس کے بعد اسے پھر چھینک آئے تو وہ زکام ہے۔

رواہ ابن اسنی عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۲۸ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جو میں نے کر دیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا میں نے پھر تمہیں بھلا دیا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۲۹ تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا میں نے بھی تجھے بھلا دیا یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جو میں کرتا ہوں۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

یہ حکم ان دو آدمیوں کے لیے جنہیں چھینک آئی ایک نے تو اللہ کی حمد کی جبکہ دوسرے نے حمد نہ کی (اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۲۵۵۵۰ اے عثمان کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں؟ یہ جبرائیل امین ہیں جو مجھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں خبر دے رہے ہیں کہ جو مومن پے در پے تین مرتبہ چھینکیں مارتا ہے الا یہ کہ اس کے دل میں ایمان ثابت ہوتا ہے۔ رواہ الحکیم عن انس

کتاب الصبحہ از قسم افعال

باب..... صحبت کی فضیلت کے بیان میں

۲۵۵۵۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہیں جو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں اور ان کے اعمال کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں حالانکہ ان میں کوئی رشتہ داری نہیں اور نہ ہی مالی لین دین۔ ہے بخدا! ان کے چہروں پر نور چمک رہا ہوگا اور وہ نور پر ہوں گے جب لوگ خوفزدہ ہوں گے انھیں کسی قسم کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے انھیں کوئی غم نہیں ہوگا پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون
ہو شیار ہو! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی غم۔

رواہ ابو داؤد و ہناد و ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و ابونعیم فی الحلیۃ و البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۵۵۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: کوئی شخص ایسا بھی ہوتا ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے حالانکہ ان جیسے اعمال کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی

رسول اللہ ﷺ سے محبت کا صلہ

۲۵۵۵۳ ”مسند حذیفہ بن اسید غفاری“ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے قیامت کے

متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا: تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کیا: میں نے قیامت کے لیے کوئی بڑی تیاری نہیں کی البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۵۴ ”مسند زید بن ابی اونی“ حضرت زید بن ابی اونی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کے درمیان مواخات قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میری روح نکل گئی اور کمر ٹوٹ گئی۔ جب میں نے آپ کو اپنے صحابہ میں مواخات

قائم کرتے دیکھا اور مجھے الگ تھلگ چھوڑ دیا، اگر یہ مجھ پر ناراضی کی وجہ سے ہے تو سزا اور عزت دینے کا اختیار آپ ہی کو ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں نے تمہیں صرف اور صرف اپنے لیے مؤخر کیا ہے تمہارا تعلق میرے

ساتھ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے وراثت میں کیا چیز پاؤں گا؟ فرمایا: وہی چیز جو مجھ سے پہلے انبیاء وراثت میں چھوڑتے آئے ہیں عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے وراثت میں کیا چیز چھوڑی ہے؟ فرمایا: کتاب اور سنت فرمایا: تم جنت میں میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ میرے محل میں ہو گئے تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ رواہ احمد بن حنبل فی کتاب مناقب علی وابن عساکر ۲۵۵۵۵۔۔۔ ابو القاسم اسماعیل بن احمد بن محمد بن نقور عیسیٰ بن علی، عبداللہ بن محمد حسین بن محمد ارح تقویٰ عبدالمؤمن بن عباد عبدی، یزید بن معنی عبداللہ بن شرجیل، زید بن ابی ارونی رضی اللہ عنہ محمد بن علی جوز جانی، نصر بن علی بن عاصمی عبدالمؤمن بن عباد العبدی، یزید بن معن عبداللہ بن شرجیل قریش کے ایک شخص سے حضرت زید بن ابی رونی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں شخص کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں کو دیکھ دیکھ کر حاضری لی یعنی شروع کر دی اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود نہیں تھے ان کے پاس آدمی بھیج کر انھیں اپنے پاس منگواتے رہے حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس جمع ہو گئے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں اسے یاد رکھو اور اپنے بعد آنے والے لوگوں کو بھی سناتے رہو چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے ایک مخلوق کو چنا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ”اللہ یصطفیٰ من الملائکہ رسلاً ومن الناس“ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور انسانوں میں سے رسولوں کو منتخب فرمایا ہے اللہ نے ایک مخلوق کو منتخب کیا ہے جسے جنت میں داخل کرے گا میں تم میں سے ان لوگوں کو منتخب کرتا ہوں جنہیں میں منتخب کرنا پسند کروں گا۔ میں تمہارے درمیان مواخات قائم کروں گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے درمیان مواخات قائم کی ہے۔ اے ابو بکر! کھڑے ہو جاؤ اور میرے سامنے زانوؤں پر بیٹھ جاؤ میرے ہاں تمہارے ایک مقام ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ عطا فرمائے اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا میں تمہیں اپنا خلیل بناتا تو تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ میرے بدن سے میری قمیص کا تعلق ہے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹ گئے پھر فرمایا: اے عمر! میرے قریب ہو جاؤ عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو حفص! تم ہمارے ساتھ سخت جھگڑا کرتے تھے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سے یا ابو جہل بن ہشام سے اسلام کو عزت عطا فرمائے تاہم یہ بھلائی تمہارے حصہ میں آئی تم مشرکین میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب تھے تم میرے ساتھ جنت میں اس امت کے تین کے تیسرے ہو پھر عمر رضی اللہ عنہ الگ ہو گئے اور آپ نے حضرت عمر اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات قائم کی پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے ابو عمر و میرے قریب ہو جاؤ میرے قریب ہو جاؤ، وہ برابر قریب ہوتے رہے حتیٰ کہ اپنے گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا لیے پھر رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھ کر تین بار فرمایا سبحان اللہ العظیم۔ پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا ان کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے آپ نے اپنے ہاتھوں سے بٹن بند کر دیئے پھر فرمایا: اپنی چادر کے پلو اپنے سینے پر ڈال لو فرمایا اہل آسمان میں تمہاری ایک شان ہے تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو میرے حوض پر میرے پاس وارد ہوں گے جبکہ تمہاری رگوں سے خون رس رہا ہوگا، میں تم سے پوچھوں گا: یہ تمہارے ساتھ کس نے کیا ہے؟ تم کہو گے فلاں اور فلاں نے یہ جبرئیل امین کا کلام ہوگا جبکہ پکارنے والا آسمان سے پکار رہا ہوگا اور کہتا ہوگا خبردار! عثمان رضی اللہ عنہ کو ہر شخص کا امیر مقرر کر دیا گیا ہے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ الگ ہو گئے، پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بلایا: حکم ہوا: اے اللہ کے امین میرے قریب ہو جاؤ تو اللہ کا امین ہے۔ آسمانوں میں تمہارا نام امین ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال پر برحق مسلط کیا ہے میں نے تمہارے لیے ایک دعوت کا وعدہ کیا تھا جسے میں نے مؤخر کر دیا ہے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اسے مؤخر کر دیں۔ فرمایا: اے عبدالرحمن! تم نے بارامانت اٹھایا ہے اے عبدالرحمن تمہاری ایک شان ہے اللہ تعالیٰ تمہارے مال کو زیادہ کرے۔ آپ نے ہاتھوں سے یوں اور یوں اشارہ کیا: ہمیں آپ کے اشارے کی کیفیت حسین بن محمد نے یوں بتائی کہ گویا وہ دونوں ہاتھ بھر رہے ہوں پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹ گئے آپ نے حضرت عبدالرحمن اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی پھر حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان سے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ وہ دونوں آپ کے قریب ہو گئے، آپ نے

فرمایا: تم دونوں میرے حواری ہو جیسے عیسیٰ بن مریم کے حواری تھے پھر ان دونوں کے درمیان مواخات قائم کی پھر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعدی رضی اللہ عنہ کو بلا یا اور ارشاد فرمایا: اے عمار! تجھے باغی ٹوٹا قتل کرے گا پھر آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی۔ پھر آپ نے حضرت عویر بن زید ابو درداء رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلا یا اور ارشاد فرمایا: اے سلمان! تم ہم اہل بیت میں سے ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اول و آخر کا علم عطا فرمایا ہے کتاب اول اور کتاب آخر کا علم عطا کیا ہے پھر فرمایا: کیا میں اچھی بات میں تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے فرمایا: اگر تم ان کے عینب کا لوگے وہ تمہارے عیب نکالیں گے، اگر تم انہیں چھوڑ دو گے وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر تم ان سے بھاگو گے وہ تمہیں پکڑ لیں گے انہیں اپنی عزت ان کے ذمہ میں قیامت کے دن کے لیے دے دو جان لو بدلہ تمہارے سامنے ہے پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کر دی پھر آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر نظر دوڑائی اور ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو تم پہلے لوگ ہو جو میرے حوض پر میرے پاس آؤ گے، تم عالی شان بالا خانوں میں ہو گے پھر آپ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمہیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ضلالت سے نکال کر ہدایت کی راہ دکھائی اور جسے چاہا ضلالت پر رکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری روح نکل چکی میری کمر ٹوٹ گئی جب میں نے آپ کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کرتے دیکھا اور مجھے الگ چھوڑے رکھا اگر میرے ساتھ یہ برتاؤ کسی ناراضگی کی وجہ سے ہے تو سزا اور عزت افزائی کا اختیار بلاشبہ آپ کو ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے تمہیں اپنے لیے مؤخر کیا ہے تمہارا میرے ساتھ تعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے وارثت میں کیا پاؤں گا؟ فرمایا: وہی چیز جو مجھ سے پہلے انبیاء وارثت میں چھوڑتے رہے ہیں عرض کیا: انبیاء وارثت میں کیا چھوڑتے رہے ہیں فرمایا: کتاب و سنت تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جنت میں میرے محل میں میرے ساتھ ہو گے تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”اخوانا علیٰ سورا متقابلین“ وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے اور مسہر یوں پر آسنے سامنے بیٹھے ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ائمہ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے مثلاً بغوی، طبرانی نے مجمع الصغیر والکبیر میں باوردی نے معرف میں اور ابن عدی نے اس حدیث کے متعلق میرے دل میں کچھ تردید تھا لیکن میں نے ابوالاحمد حاکم کو الکنی میں امام بخاری سے بھی روایت کرتے دیکھا اور اس کی سند یوں ہے حسان بن حبان، ابراہیم بن بشیر ابو عمرو و یحییٰ بن معین ابراہیم قرشی، سعد بن شریحیل زید بن ابی اوفی۔

پھر کہا: یہ سند مجھ بول ہے اس کا کوئی متابع نہیں پھر سند میں مذکور روایہ کا ایک دوسرے سے سماع بھی ثابت نہیں۔ انتھی۔

۲۵۵۵۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جنت میں بہت سارے ستون ہائے یاقوت ہیں جن پر زبرد کے بالا خانے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں، یہ بالا خانے چمکدار ستارے کی مانند چمک رہے ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں کون لوگ رہائش پذیر ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ان میں وہ لوگ سکونت کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے، جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور محض اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں گے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر وابن النجار وفیہ موسیٰ بن وردان وضعہ ابن معین و وقفہ ابن عساکر حدیث ۲۳۶۵۱ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام: حدیث یروی بفرق قلیل ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۴۳

۲۵۵۵۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں بہت سارے ستون ہائے یاقوت ہیں جن

پر زبرد کے بنے ہوئے بالاخانے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں، وہ روشن ستارے کی طرح چمک رہے ہوں گے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں کون رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ان میں وہ لوگ رہیں گے جو اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں گے۔ رواہ ابن النجار کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۹۷

۲۵۵۵۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روحیں جمع شدہ لشکر ہیں چنانچہ ان میں سے جن کی آپس میں واقفیت ہو جاتی ہے ان کی آپس میں موافقت ہو جاتی ہے اور جن کی آپس میں واقفیت نہیں ہو جاتی ان کی آپس میں موافقت بھی نہیں ہوتی۔ رواہ مسند ابوظہیل، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں ان میں سے جن کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے ان کی آپس میں موافقت ہو جاتی ہے، اور جن کا آپس میں تعارف نہ ہو ان کی آپس میں موافقت بھی نہیں ہوتی۔

۲۵۵۶۰ شقیق بن سلمہ کہتے ہیں ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور گفتگو میں مجھو گیا دوران گفتگو کہنے لگا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا تو نے جھوٹ بولا: اس نے کہا: اے امیر المؤمنین، وہ کیوں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ میں اپنے دل کو تجھ سے محبت کرتا ہوا نہیں دیکھتا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فضا میں روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں اور ایک دوسرے کو سونگھتی ہیں ان میں سے جن کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے ان میں موافقت پیدا ہو جاتی ہے اور جن کی واقفیت نہ ہو سکے ان میں موافقت پیدا نہیں ہوتی۔ چنانچہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فتنوں سے واسطہ پڑا تو یہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کرنے والوں میں سے تھا۔

۲۵۵۶۱ رواہ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء ورجاله ثقات حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انس، اپنے دوستوں سے زیادہ سے زیادہ میل جول رکھو چونکہ دوست ایک دوسرے کی سفارش کرنے والے ہوتے ہیں۔ رواہ الدیلمی

باب آداب صحبت

۲۵۵۶۲ اسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سلم تمہاری محبت باعث صعوبت نہ ہو اور تمہارا بغض باعث حق تلفی نہ ہو۔ میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا جب تم محبت کرو تو عاشق زارمت بن جاؤ جس طرح بچہ اپنی محبوب چیز پر عاشق زار ہو جاتا ہے۔ جب تم کسی سے بغض رکھو تو ایسا بغض نہ رکھو کہ تم اس کی ہلاکت کے درپے ہو جاؤ۔

رواہ عبدالرزاق والخرائطی فی اعتلال القلوب وابن جریر وعبدالرزاق ۲۵۵۶۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے دوست کی محبت اس وقت تمہارے لیے خالص ہو سکتی ہے جب تم تین کام کرو۔ پہلا یہ کہ جب تمہاری اس سے ملاقات ہو سلام کرنے میں پہل کرو۔ دوسرا یہ کہ تم اسے اچھے سے اچھے نام سے بلاؤ۔ تیسرا یہ تم مجلس میں اس کے لیے وسعت پیدا کرو۔ رواہ ابن المبارک وسعید بن المنصور والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۵۶۴ ابو عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ کہا: نہیں، فرمایا: کیا تم اس کے ساتھ مل بیٹھتے ہو؟ جواب دیا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم اسے نہیں پہچانتے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت

۲۵۵۶۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوستوں سے درگزر کرنا عزت و شرف کی دلیل ہے اور گناہوں پر انھیں بدلہ دینا برائی ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال

۲۵۵۶۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ کسی شخص کی محبت سے سرفراز کرے تو اس کی محبت کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۲۵۵۶۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کو "جزاک اللہ خیر" کہنے میں کتنا

اجر و ثواب ہے تو تم آپس میں اس کلمے کو زیادہ سے زیادہ رواج دینا شروع کر دو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۵۵۶۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے سر سے کوئی چیز (جو یا تنکا وغیرہ) اٹھائے تو وہ

اپنے بھائی کو دکھادے۔ رواہ الدینوری

کسی کی اچھائی معلوم کرنے کا طریقہ

۲۵۵۶۹ عبداللہ عمر کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: فلاں شخص سچا آدمی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تو نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی معاملہ ہوا ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا! کیا تم نے اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں اس کے متعلق کوئی علم نہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ تم نے اسے مسجد میں سہرا اٹھاتے اور سرنیچا کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدینوری والعسکری فی المواعظ عن المسلم

۲۵۵۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان چیزوں سے تعرض مت کرو جن میں تمہارا کوئی فائدہ نہیں، اپنے دشمن سے کنارہ کش رہو اپنے

دوست سے بھی ہوشیار رہو البتہ امانت دار میں کوئی حرج نہیں چونکہ قوم کے امین شخص کے ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہو سکتی فاجر شخص سے اپنا میل جول مت

رکھو چونکہ وہ تمہیں اپنا فتنہ فخر سکھادے گا اسے اپنے راز مت بتاؤ اپنے معاملات کے متعلق ان لوگوں سے مشورہ کرو جو خوف خدا کو اپنے پلے

باندھے رکھتے ہوں۔ رواہ سفیان ابن عیینہ فی جامعہ وابن المبارک فی الزہد وابن ابی الدنیا فی الصمت والخرائطی فی مکارم الاخلاق

والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۵۷۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم اپنے بھائی کو پھلتا دیکھو اسے کھڑا کر کے درستی پر لاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اس پر

رجوع فرمائے اور اس کی توبہ قبول کرے اور اس کے خلاف شیطان کے معاون مت بنو۔ رواہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان

۲۵۵۷۲ حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو اپنے دوستوں میں سے ایک شخص کا بہت زیادہ تذکرہ کرتے تھے اور

فرماتے: اے رات کی درازی، جب فرض نماز پڑھتے فوراً اس کی طرف لپک جاتے جب اس سے ملاقات کرتے اسے گلے لگا لیتے اور اس

کے ساتھ چمٹ جاتے۔ رواہ المحاملی

۲۵۵۷۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو مجھ سے میرے عیوب بیان کرے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۵۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے دوست سے اندازے کی محبت کرو ہو سکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اپنے دشمن

سے دشمنی بھی اندازے کی کرو ہو سکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

رواہ مسدد وابن جریر والبیہقی فی شعب الایمان وقال روی من اوجه ضعیفة مرفوعاً والمنحفوظ موقوف

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۰، والاقان ۶۱

۲۵۵۷۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپس میں قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو ایک

دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے سے بغض نہ کرو اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے

بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواہ ابن الحجاج

کلام: ذخیرۃ الحفاظ میں بغض کی عبارت نہیں دیکھی ۶۱۲۲۔

۲۵۵۷۶ مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فاجر (گناہ گار) سے دوستی مت رکھو چونکہ وہ تمہارے سامنے ملمع سازی کرے گا وہ چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ وہ اپنی بڑی خصلتیں خوبصورت کر کے تمہارے سامنے پیش کرے گا اس کا تمہارے پاس آنا اور جانا باعث رسوائی اور عیب ہے یہ قوف کو دوست مت بناؤ وہ تمہارے سامنے خوب محنت و مجاہدہ سے کام لے گا مگر تمہیں نفع نہیں پہنچائے گا بسا اوقات تمہیں نفع پہنچانے کی کوشش کرے گا لیکن تمہیں نقصان پہنچا جائے گا اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اس کا دور رہنا اس کے قریب رہنے سے بہتر ہے اس کا مر جانا زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ جھوٹے شخص کو بھی دوست مت بناؤ چونکہ وہ تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتا وہ تمہاری باتیں دوسروں تک منتقل کرے گا اور دوسروں کی باتیں تمہارے پاس لائے گا اگر تکلف کر کے بچ بولنے کی کوشش کرے گا پھر بھی بچ نہیں بولے گا۔

رواہ الدینوری وابن عساکر

۲۵۵۷۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حق کو پہنچاؤ خواہ اس کا ظہور کسی شریف اور کمزور آدمی سے ہو غم اور پریشانی کو صبر سے ٹالتے رہو۔

رواہ ابن ابی الدنيا فی الصبر والدينوري

جس سے محبت ہو اسے اطلاع کرنا

۲۵۵۷۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں محض اللہ کے لیے فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: کیا تم نے اسے خبر کر دی ہے؟ جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اسے خبر کرو۔ چنانچہ وہ شخص اس آدمی سے ملا اور کہا: میں محض اللہ کے لئے تجھ سے محبت کرتا ہوں اس نے جواب میں کہا: جس ذات کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ تجھ سے محبت کرے۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۵۷۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فلاں شخص سے محض اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: کیا تو نے اسے خبر کر دی ہے؟ جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اسے خبر کرو۔ چنانچہ وہ شخص اس آدمی کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے شخص! میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اس نے کہا: جس اللہ کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ بھی تجھ سے محبت کرے۔

رواہ ابن النجار

۲۵۵۸۰ عبد اللہ بن علقمہ بن ابی فغواہ خزاعی اپنے والد علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ نے کچھ مال دیکر ابوسفیان بن حرب کے پاس بھیجا تا کہ وہ مال ابوسفیان فقرائے قریش میں تقسیم کر دے حالانکہ وہ لوگ مشرک تھے آپ ﷺ ان لوگوں کی تالیف قلب چاہتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لیے کوئی رفیق سفر تلاش کر لو چنانچہ حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انھوں نے کہا: میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اور تمہارے ساتھ میری رفاقت اچھی رہے گی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے لیے رفیق سفر تلاش کر لیا ہے فرمایا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ عمرو بن امیہ ضمیری ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میری رفاقت اچھی رہے گی فرمایا: وہ ایسا ہی ہے۔ علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں سفر کی تیاری مکمل کر لی آپ نے چلنے وقت مجھے نصیحت کی اور فرمایا: اے علقمہ! جب بنی ضمیرہ کے علاقے میں پہنچو تو اپنے رفیق سفر سے ذرا فوج کے رہو چونکہ تم نے کسی کہنے والے کا قول سنا ہوگا ”الحسوک الکبریٰ لاتامنہ“ یعنی اپنے ہم سفر پر چل پڑے اور جب ہم مقام ابواء پہنچے جو کہ بنی ضمیرہ کا علاقہ ہے عمرو بن امیہ نے کہا: میں اپنے قوم کے بعض لوگوں کے پاس جانا چاہتا ہوں مجھے ایک ضروری کام ہے میں نے اسے جانے کی اجازت دے دی جب وہ جانے لگا مجھے نبی کریم ﷺ کی نصیحت یاد آگئی اور اپنے اونٹ کو چابک مار کر آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ عمرو بن امیہ ضمیری ایک طرف سے چند لوگوں کے ہمراہ تیر اور کمائیں اٹھائے ہوئے نمودار ہو جب میں نے انہیں دیکھا تو میں نے اونٹ کو اور زیادہ تیز کر دیا جب میں ان لوگوں سے آگے نکل گیا کچھ دور جانے کے بعد عمرو نے مجھے پکڑ لیا اور بولا: میں ایک ضروری کام کے لیے اپنی قوم کے پاس گیا تھا میں نے کہا: جی

ہاں۔ جب میں مکہ پہنچا اور مال ابوسفیان کے حوالے کر دیا ابوسفیان کہنے لگا: محمد سے بڑھ کر زیادہ مہربان کون ہو سکتا ہے، ہم اس سے جنگ کرتے ہیں اور اس کے خون کے پیاسے ہیں جبکہ وہ ہمیں ہدیے بھیجتا ہے اور ہمارے اوپر احسانات کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر حدیث ۲۴۷۸۲ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۵۸۱ ”مسند حارث غیر منسوب“ حماد بن سلمہ عن ثابت حبیب بن سبیحہ صحیحی کی سند سے حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص کا ادھر سے گزرا اور وہ بولا: یا رسول اللہ! میں محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس شخص سے محبت کرتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسے بتایا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: چلے جاؤ آپ کے پاس بیٹھا ہوا شخص بولا: اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے جس کی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ رواہ ابو نعیم

۲۵۵۸۲ ”مسند رباح بن ربیع“ رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد کیا آپ نے ہم میں سے ہر تین آدمیوں کو ایک اونٹ دیا تھا صحرا میں دو آدمی اونٹ پر سوار ہوتے اور تیسرا اسے ہانکتا تھا ہم پہاڑ میں جاتے تھے میں رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں پیدل چل رہا تھا آپ نے فرمایا: اے رباح! میں تجھے پیدل چلتا دیکھ رہا ہوں میں نے عرض کیا: میں ابھی اترا ہوں جبکہ میرے یہ دو ساتھی سوار ہوئے ہیں آپ ﷺ میرے دور فقائے سفر کے پاس سے گزرے انھوں نے اونٹ بٹھا دیا اور دونوں نیچے اتر آئے جب میں ان کے پاس پہنچا وہ بولے: اس اونٹ کے سینے پر (یعنی آگے) تم سوار ہو جاؤ تم برابر سوار ہو گے تا وقتیکہ واپس لوٹ آؤ پیدل چلنے کی باری میرے اور میرے دوسرے ساتھی کے درمیان ہوگی میں نے پوچھا: بھلا یہ کیوں؟ وہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا رفیق سفر نیک و صالح آدمی ہے لہذا اس کے ساتھ اچھی رفاقت رکھو۔ رواہ الطبرانی

۲۵۵۸۳ رباح بن ربیع بن مرثع بن صفی، ابو مالک نخعی سلمہ بن کہیل حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء کے ساتھ مل بیٹھا کرو، بڑوں سے سوالات کیا کرو اور نادانوں کے ساتھ اختلاف رکھو۔ رواہ العسکری کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھیے اسنی المطالب ۵۲۸ والجامع المصنف ۱۶۵، ۲۳۵

۲۵۵۸۴ مسعر، سلمہ بن کہیل، ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ بڑوں کے ساتھ مل بیٹھو، علماء کے ساتھ اختلاف رکھو اور نادانوں سے دوستی رکھو۔ رواہ العسکری

۲۵۵۸۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کون شخص بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور اس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

رواہ السیہقی فی شعب الایمان وضعفہ

حدیث ۲۳۸۲۰ پر گزر چکی ہے۔

۲۵۵۸۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھیں؟ آپ نے فرمایا: جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے جس کا عمل تمہیں آخرت کی طرف رغبت دلائے اور جس کا فعل تمہیں دنیا سے بے رغبتی دلائے۔

رواہ ابن النجار وفیہ مبارک بن حسان قال الازدی رمی بالکذب

۲۵۵۸۷ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہمارے ہم چلیسوں میں کون سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ ابن النجار کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۶۔

۲۵۵۸۸ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھیں؟ یا عرض کیا گیا کہ ہمارے کون سے ہم چلیس بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۲۵۵۸۹ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم برابر سنتے رہتے تھے کہ وقفے کے بعد ملاقات کرو محبت میں اضافہ ہوگا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سن لیا۔ رواہ ابن النجار

وقفہ کے بعد ملاقات سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے

۲۵۵۹۰ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! وقفہ کے بعد ملاقات کرو یوں محبت میں اضافہ ہوگا۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۱ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلانا چاہے اسے چاہیے کہ لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۲ شععی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شخص سے فرمایا وہ شخص ایسے آدمی کی صحبت میں بیٹھا تھا جو برائیوں کا مرتکب تھا۔ یہ اشعار کہے۔

لا تصحب احوال الجہل وایاک وایاہ

جاہل کے پاس مت بیٹھو خود بھی اس سے دور رہو اور اسے بھی اپنے سے دور رکھو۔

فکم من جاہل اردئی حلیمما حین آخاہ

کتنے جاہل ہیں جو ایسے بردبار صفت انسانوں کو ہلاک کر دیتے ہیں جب وہ جاہلوں سے دوستی کر بیٹھتے ہیں۔

یقاں المرء بالمرء اذا هو ماشاہ

آدمی کو آدمی پر قیاس کیا جاتا ہے جب وہ کسی چیز کو چاہتا ہے۔

وللشیء من الشیء مقایس واشباہ

ہر چیز کو کسی دوسری چیز پر قیاس کیا جاتا ہے جبکہ مختلف چیزیں ایک جیسی بھی ہوتی ہیں۔

وللقب علی القلب ودلیل حین یلقاہ

ایک دل کی دوسرے دل پر دلیل ہوتی ہے جب دل دل سے ملتا ہے۔

۲۵۵۹۳ مجاہد کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ اس شخص کی صحبت میں تمہارے کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے حق کو ایسے نہ

دیکھتا ہو جیسے تم دیکھتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۶۳-۳۰۔

۲۵۵۹۴ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں جو شخص کسی آدمی سے اس کے عدل و انصاف کی بنا پر محبت کرتا ہو حالانکہ وہ شخص اللہ کے علم میں اہل دوزخ

میں سے ہے اللہ تعالیٰ محبت کرنے والے کو اجر و ثواب عطا فرمائے گا جیسا کہ وہ (یعنی محبوب) اہل جنت میں سے ہو۔ جو شخص نے کسی آدمی سے

اس کے ظلم کی وجہ سے بغض کرتا ہو حالانکہ وہ (یعنی مغضوب) اللہ تعالیٰ کے علم میں اہل جنت میں سے ہو اللہ تعالیٰ بغض رکھنے والے کو اجر و ثواب عطا

فرمائے گا جیسا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۵۹۵ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: جس نے کسی شخص سے محبت کی اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جیسا ثواب عطا فرمائے گا جو اہل جنت میں

سے کسی آدمی سے محبت کرتا ہو، اگرچہ اس کا محبوب اہل دوزخ میں سے کیوں نہ ہو۔ چونکہ وہ ایک اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے محبت کرتا

ہے جو اس میں موجود دیکھتا ہے جس نے کسی شخص سے بغض رکھا اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جیسا ثواب عطا فرمائے گا جو اہل دوزخ میں سے کسی

آدمی سے بغض رکھتا ہو اگرچہ اس کا مغضوب اہل جنت میں سے کیوں نہ ہو چونکہ وہ ایک بری خصلت کی وجہ سے اس سے بغض رکھتا ہے جو اس

میں دیکھتا ہے۔ رواہ ابن عساکر
 ۲۵۵۹۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص نے لوگوں کو ان کے مراتب کے مطابق مقام دیا وہ اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ ہو گیا اور جس شخص نے اپنے دوست کو اس کے مقام سے زیادہ فوقیت دی گویا اس سے دشمنی کرنے میں زیادہ جرات سے کام لیا۔

رواہ النولسی فی العلم

۲۵۵۹۷ نہار بحری کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فاجر، جھوٹے، بے وقوف، بخیل اور بزدل کی صحبت سے اجتناب کرو، رہی بات فاجر کی سوا اس کا فعل نہایت کمتر ہوتا ہے وہ یہی چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ اس کا تمہارے پاس آنا بھی عیب ہے اور اس کا تمہارے پاس سے باہر جانا بھی عیب ہے یہی بات جھوٹے (کذاب) کی سو وہ تمہاری باتیں لوگوں تک پہنچائے گا اور لوگوں کی باتیں تمہیں پہنچائے گا یوں عداوت بھڑک اٹھے گی اور لوگوں کے دلوں میں کینہ جنم لے گا، رہی بات بے وقوف کی سوا چھائی کی طرف تمہاری رہنمائی کبھی نہیں کر سکتا وہ تو اپنی ذات سے برائی کو دور نہیں کر سکتا اس کی دوری اس کے قرب سے بدرجہا بہتر ہے اس کا خاموش رہنا اس کی گفتگو سے بہتر ہے اسی موت اس کی حیات سے بہتر ہے یہی بات بخیل کی سوجب تمہیں اس کی حاجت پیش آئے گی وہ باوجود تمہارے قریب ہونے کے تم سے دور رہے گا رہی بات بزدل کی سوجب تم مشکل میں گرفتار ہو گے اور تمہیں اس کی ضرورت بڑے گی وہ تمہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ رواہ وکیع
 ۲۵۵۹۸..... ”مسند ائیم بن جون“ ح۱ بن عبد اللہ وصالی ابو عبد اللہ شقی کی روایت ہے کہ میں ائیم بن جون خزاعی کلبی کے پاس حاضر ہوا انہوں نے مجھے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ائیم بن جون! اپنی قوم کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ہمراہ جہاد کرو اور عمدہ اخلاق کو ملحوظ رکھو

یوں تم اپنے رفقاء پر فوقیت لے جاؤ گے۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

۲۵۵۹۹..... ”ایضاً“ سعید بن سنان عبید اللہ وصالی (اہل شام میں سے ایک شخص ہیں) کہتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے اسے ائیم بن جون کہا جاتا تھا اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ائیم! تمہاری صحبت میں ایمانتدار شخص ہی ہونا چاہیے وہ سر یہ سب سے اچھا ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو، سب سے بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار افراد پر مشتمل ہو۔ وہ قوم کبھی مغلوب نہیں ہوسکتی جس کی تعداد بارہ ہزار ہو۔ رواہ ابن مندہ و ابو نعیم و البخاری و مسلم

۲۵۶۰۰..... ”مسند انس“ ابوسلمہ عالمی، زہری کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ائیم بن جون رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی قوم کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ہمراہ حسن خلق کو ملحوظ رکھتے ہوئے جہاد کرو تمہارے رفقاء پر تمہیں فوقیت دی جائے گی اے ائیم! چار اشخاص کی رفاقت سب سے اچھی ہے چالیس افراد پر مشتمل سب سے اچھا ہر اول دستہ ہوتا ہے چار سو افراد پر مشتمل سر یہ بہت اچھا ہوتا ہے چار ہزار نفوس پر مشتمل لشکر سب سے اچھا ہے اور بارہ ہزار نفوس کو قلیل نہیں شمار کیا جاتا۔

رواہ ابن ماجہ و ابن ابی خاتم فی العلل و العسکری فی الامثال و الغوی و الباروردی و ابن مندہ و ابو نعیم و العالمی متروک و رواہ ابن عساکر من طریق العالمی و ابی بشر قال: حدثنا الزہری بہ و قال ابو بشر ہذا هو عبدالو لید ابن محمد الموقدی کلام:..... حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۹۔

بری صحبت سے اجتناب کرنے کا بیان

۲۵۶۰۱..... اسلام کی روایت ہے کہتے ہیں: میں ایک سفر سے واپس لوٹا مجھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس کی رفاقت میں سفر کیا ہے؟ میں نے کہا: بن بکر بن وائل کا ایک شخص میرا رفیق سفر تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے نہیں سنا: اپنے بکری دوست پر بھروسہ مت کرو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط قال العقیلی و الطبرانی فیہ زید بن عبدالرحمن بن اسلم منکر الحدیث لا یتابع ولا یعرف الایہ حدیث ۸۲۷۸۲ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۶۰۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں کم توڑ دیتی ہیں، مستقل قیام گاہ میں برا پڑوسی، بری بیوی چنانچہ اگر تم اس کے پاس آؤ زبان درازی شروع کر دیتی ہے اگر غائب ہو جاؤ اس پر پھر دوسرے نہیں کرتے تیسرا بادشاہ اگر تم اس کے ساتھ اچھائی کر دو وہ تمہاری اچھائی قبول نہیں کرتا اگر تم برائی کرے تھو وہ تمہیں معاف نہیں کرے گا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۶۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بادشاہ کے دروازوں سے بچتے رہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

باب ان حقوق کے بیان میں جو پڑوسی کی صحبت سے متعلق ہیں

۲۵۶۰۴ ”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ عبد الرحمن بن قاسم کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے پڑوسی سے سخت جھگڑا کر رہے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن سے فرمایا: اپنے پڑوسی سے مت جھگڑو چونکہ لوگ چلے جاتے ہیں اور پڑوسی باقی رہ جاتا ہے۔

رواہ ابن المبارک و ابو عبید فی الغریب و الخرائط فی مکارم الاخلاق و البیہقی فی شعب الایمان
۲۵۶۰۵ ضمیرہ کہتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا بولا: رات کو مجھے پتھر مارے جاتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں سے پتھر آتے ہیں تم بھی ادھر واپس پھینک دیا کرو پھر فرمایا: شرکی اصلاح شر سے ہوتی ہے۔

رواہ السمعانی
۲۵۶۰۶ ”مسند بریدہ بن حصیب سلمی“ بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دن جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا تم سائے میں بیٹھے ہو حالانکہ تمہارے اصحاب دھوپ میں بیٹھے ہیں۔ رواہ ابن مندہ وقال منکر

۲۵۶۰۷ محمد بن عبد اللہ بن سلام کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے، آپ نے فرمایا: صبر کرو، محمد بن عبد اللہ دوسری بار پھر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: صبر کرو تیسری بار پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے آپ نے فرمایا: اپنا ساز و سامان اٹھا کر گلی میں پھینک دو جب کوئی تمہارا پاس آئے کہو: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے یوں اس طرح اس پر لعنت متحقق ہو جائے گی چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

۲۵۶۰۸ بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تمہارا پڑوسی بیمار پڑ جائے تم اس کی عیادت کرو اگر مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ ساتھ چلو اگر تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر اسے کپڑوں کی ضرورت ہو تم اسے کپڑے پہناؤ اگر اسے کوئی اچھائی نصیب ہو تم اسے مبارکبادی دو، اگر اسے کوئی مصیبت پیش آئے تم اسے تسلی دو اس کی عمارت سے اپنی عمارت اونچی نہ بناؤ کہ تازہ ہو اس تک نہ پہنچے پائے اور تم اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے اذیت نہ پہنچاؤ، ہاں البتہ کپے کھوئے میں سے اس کا بھی کچھ حصہ کر دو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

حدیث ۲۳۸۹۷ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۶۰۹ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا آپ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کر رہے تھے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ آپ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ رواہ ابن النجار

۲۵۸۷۸ نمبر پر حدیث گزر چکی ہے۔

۲۵۶۱۰ ابو حنیفہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا، اس سے نبی کریم

ﷺ نے فرمایا: اپنا ساز و سامان راستے میں پھینک دو چنانچہ اس شخص نے اپنا ساز و سامان راستے میں پھینک دیا لوگ ادھر سے گزرتے اور اس کے پڑوسی پر لعنت کرتے جاتے چنانچہ اس کا پڑوسی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں سے مجھ کن باتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: بھلا تمہیں کن باتوں کا سامنا ہے؟ عرض کیا: لوگ مجھ پر لعنت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر لعنت کر دی ہے عرض کیا دوبارہ مجھ سے یہ غلطی سرزد نہیں ہوگی، اتنے میں شکایت کرنے والا شخص آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: اپنا سامان اٹھا لو اب تم امن میں ہو یا فرمایا: تمہاری کفایت کر دی گئی ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۶۱۱ ابو قتادہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا ایک پڑوسی ہے جو اپنی ہنڈیا چڑھاتا ہے اور مجھے نہیں کھلاتا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ پر اس وقت تک کبھی ایمان نہیں لایا۔ رواہ ابو نعیم

۲۵۶۱۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے کے ہدیہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو اسے ہدیہ دو۔

رواہ عبدالرزاق و احمد بن حنبل و البخاری و ابو داؤد

۲۵۶۱۳ ”مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص“ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مال و اولاد سے خود فزید ہوتے ہوئے اپنے پڑوسی کے آگے دروازہ بند رکھا یہ شخص (کامل) مومن نہیں ہے، اور وہ شخص بھی (کامل) مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی شراکتوں سے بے خوف نہ ہو۔ کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ چنانچہ تمہارا پڑوسی تم سے مدد طلب کرے تم اس کی مدد کرو، جب تم سے قرض طلب کرے تم اسے قرض دو جب وہ محتاج ہو جائے تم اس کی طرف رجوع کرو جب بیمار ہو جائے تم اس کی بیماری پر سی کرو جب اسے بھلائی نصیب ہو تم اسے مبارکبادی دو، جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تم اسے تسلی دو جب مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ ساتھ چلو، تم اس کی اجازت کے بغیر اپنی عمارت اس طرح نہ کھڑی کرو کہ اسے تازہ ہوانہ آنے پائے۔ اپنی ہنڈیا کی بوسے اسے ازیت مت پہنچاؤ البتہ اپنی ہنڈی میں سے اس کا بھی حصہ کرو، اگر تم پھل خرید کر لاؤ اس میں سے اسے بھی ہدیہ دو اگر اسے پھل ہدیہ میں نہ دے سکو کم از کم اپنے گھر میں پھل چیکے سے لاؤ اور پھل لے کر تمہاری اولاد یا بہرنہ نکلنے پائے کہ اس کی اولاد پر رشک کرتے پھر میں کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بہت تھوڑے لوگ پڑوسی کے حقوق ادا کرتے ہیں اور یہ بھی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت ہو آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برابر پڑوسی سے حسن سلوک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ گمان ہونے لگا کہ آپ پڑوسی کو وارث ہی نہ بنا دیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پڑوسیوں کی تین قسمیں ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جس کے لیے تین طرح کے حقوق ہیں دوسرا وہ ہے جس کے لیے دو طرح کے حقوق ہیں تیسرا وہ ہے جس کے لیے ایک حق ہے چنانچہ وہ پڑوسی جس کے لیے تین طرح کے حقوق ہیں وہ مسلمان رشتہ دار پڑوسی ہے اس کا ایک پڑوس کا حق ہے ایک اسلام کا حق ہے اور ایک قرابتداری کا حق ہے، اور وہ جس کے لیے وہ حقوق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے ایک پڑوس کا حق اور دوسرا اسلام کا حق وہ پڑوسی جس کے لیے ایک حق ہے وہ کافر پڑوسی ہے اس کے لیے صرف پڑوس کا حق ہے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم پڑوسیوں کو اپنی قربانیوں کا گشت کھلا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بشرکین کو اپنی قربانیوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھلاؤ۔

رواہ ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان و قال فیہ سوید بن عبدالعزیز عن عثمان بن عطاء الخراسانی عن ابیہ و الثلاثة ضعفاء غیر انہم متہمین بالوضع

حدیث ۲۳۸۹۱ نمبر پر گزرجکی ہے۔

۲۵۶۱۴ اے ابو ذر جب سالن پکاؤ اس میں پانی کی مقدار بڑھا دو تا کہ اپنے پڑوسی کو بھی اس میں سے کچھ ہدیہ کر سکو۔

رواہ ابو داؤد و الطیالسی و احمد بن حنبل و النجار فی الادب و مسلم و البخاری و النسائی و الدارمی و ابو عوانہ عنہ

حدیث ۲۳۸۸۹ نمبر پر گزرجکی ہے۔

پڑوسیوں کو تکلیف دینے سے اجراضاع ہو جاتا ہے

۲۵۶۱۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت رات کو قیام کرتی ہے، دن کو روزہ رکھتی ہے خیرات کرتی ہے، صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں وہ اہل دوزخ میں سے ہے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت فرض نماز پڑھتی ہے اور پیر کے چند کلمے صدقہ کر دیتی ہے البتہ کسی کو اذیت نہیں پہنچاتی اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب لا یمان وابوداؤد الطیاسی

۲۵۶۱۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو وہ شخص دوسری بار پھر آیا اور پڑوسی کی شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرو تیسری بار پھر حاضر ہوا اور شکایت کی آپ نے فرمایا: صبر کرو چوتھی بار پھر حاضر ہوا اور اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا: جاؤ اور اپنا ساز و سامان نکال کر راستے میں رکھ دو چنانچہ راستے سے جو بھی گزرنے پاتا وہ کہتا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پڑوسی کی شکایت کی آپ نے مجھے ساز و سامان راستے میں نکالنے کا حکم دیا ہے جو شخص بھی راستے سے گزرتا وہ کہتا: یا اللہ اس پر (پڑوسی پر) لعنت کر، یا اللہ اسے رسوا کر پڑوسی نے آ کر کہا: اے فلاں اپنے گھر میں واپس لوٹ جاؤ اللہ کی قسم میں تمہیں کبھی اذیت نہیں پہنچاؤں گا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۶۱۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: یا اللہ میں قیام گاہ میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں چونکہ دیہات کا پڑوسی رخصت ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۱۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے رات کو قیام کرتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے آپ نے فرمایا: وہ دوزخ میں جائے گی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں عورت فرض نماز پڑھتی ہے پیر کے کلمے صدقہ کرتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی آپ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔

رواہ ابن النجار

سوار اور سواری کے حقوق

سواری کے حقوق

۲۵۶۱۹ عبید بن ابی زیاد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور مجھے خبر کی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کے پاس کچھ غلاظت خوردہ اونٹ ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہ ان کو مکہ سے باہر نکال دیا اور فرمایا: ان اونٹوں پر کٹڑیاں لادی جائیں اور ان پر پانی لایا جائے اور ان پر سوار ہو کر حج یا عمرہ نہ کیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق ومسدود وهو صحیح

۲۵۶۲۰ ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ چوپایوں کو خصی کرنے سے منع کرتے تھے اور فرمایا کرتے: تراونت ہی تو افزائش نسل کا ذریعہ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ وابن ابی شیبہ وابن المنذر والبیہقی فی السنن

۲۵۶۲۱ ابراہیم بن مہاجر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں گھوڑوں کو خصی نہ کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق والبخاری ومسلم

۲۵۶۲۲ ہشام بن عیش کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میں نے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت میں دیکھا آپ اپنی سواری

سے نیچے اترے پھر عام آدمی کی طرح سواری سے کجاوہ اتارا پھر سواری کو باندھ دیا، پھر لوگوں کی سواریوں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں اپنی سواری کے قریب ایک سواری دیکھی آپ نے اس کا کجاوہ اتار دیا پھر سخت غصہ میں متوجہ ہوئے حتیٰ کہ میں ان کے چہرے پر غصہ نمایاں دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا: اس سواری کا مالک کون ہے؟ ایک شخص نے کہا: اس کا مالک میں ہوں، فرمایا: تو نے بہت برا کیا تو نے اس کے سینے پر رات گزاری اس کے سینے کو مارتا رہا حتیٰ کہ جب اس کے رزق کا وقت قریب تر ہو گیا تو نے اس کی دو ہڈیوں کو علیحدہ ہڈیوں کے درمیان جمع کر کے رکھ دیا۔

رواہ الرویانی

۲۵۶۲۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوپایوں کے منہ پر پتھر مت مارو چونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

رواہ ابو الشیخ وابن عساکر

۲۵۶۲۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوپائے کے منہ پر پتھر نہ مارا جائے اور نہ ہی داغ لگایا جائے۔ رواہ البخاری و مسلم

۲۵۶۲۵..... حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو خط لکھا جس میں انھیں درندوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

رواہ البخاری و مسلم

۲۵۶۲۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نئی سواری سے دور رکھو۔ رواہ البخاری و مسلم

۲۵۶۲۷..... علقمہ بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس برزون گھوڑا لایا گیا، آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا: اے امیر المؤمنین! یہ فرمانبردار سواری ہے اور یہ اچھی حالت میں ہے اور یہ خوبصورت بھی ہے اس پر کبھی لوگ سوار ہوتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر سوار ہو گئے جب آگے چلے اور آپ کے کاندھے ملنے لگے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سواری کا برا کرے آپ فوراً نیچے اتر آئے۔ رواہ ابن المبارک

۲۵۶۲۸..... قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! کجاوے پیچھے رکھو چونکہ ہاتھ انکے ہوتے ہوتے ہیں اور پاؤں باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ رواہ البخاری و مسلم

جانور پر طاقت سے زیادہ بوجھ رکھنے کی ممانعت

۲۵۶۲۹..... مسیب بن دارم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک شتر بان کو مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: تم نے اونٹ پر اتنا بوجھ کیوں لادا جس کی اس میں طاقت نہیں ہے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۶۳۰..... سالم بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اونٹ کے پچھوڑے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے: مجھے خوف ہے کہ تیرے بارے میں مجھ سے سوال نہ کیا جائے۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۲۵۶۳۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ سواری پر آگے بیٹھنے کا حق دار اس کا مالک ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و الحاکم فی الکنی و حسنہ

۲۵۶۳۲..... ”مسند علی کرم اللہ وجہہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو ایک خچر مدینہ میں پیش کیا گیا آپ کو وہ بڑا دلکش لگا اور اس پر سوار ہو گئے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم گدھوں سے گھوڑیوں کی جفتی کرائیں تو اسی جیسے جانور پیدا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا فعل وہی کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔ رواہ ابو داؤد طیالسی و ابن وہب و احمد بن حنبل و ابو داؤد و النسائی و ابن جریر و صحیحہ و الطحاوی و ابن حبان و الدورقی و البخاری و مسلم و سعید بن منصور

۲۵۶۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں گدھوں سے گھوڑیوں کی جفتی کرانے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الدورقی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے ذخیرۃ الحفاظ ۵۸۹۱۔

۲۵۶۳۳ ”مسند بشیر بن سعد انصاری والد نعمان بن بشر“ محمد بن علی بن حسین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے میں ان کے ساتھ تھا حسین رضی اللہ عنہ مقام حرہ میں اپنی زمین میں جانا چاہتے تھے، ہم پیدل چل رہے تھے اتنے میں ہم نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ سے جا ملے جبکہ وہ خنجر پر سوار تھے نعمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عبد اللہ! سوار ہو جا میں، حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ آپ سوار ہیں تم اپنی سواری پر آگے سوار ہونے کے زیادہ حقدار ہو چونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم نے اس طرح فرمایا ہے، نعمان رضی اللہ عنہ بولے: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا لیکن میرے والد بشیر نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: البتہ اگر مالک آگے سوار ہونے کی اجازت دے دے چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آگے سوار ہوئے اور نعمان رضی اللہ عنہ کو

اپنے پیچھے بیٹھا لیا۔ رواہ ابو نعیم وابن عساکر وفيہ المحکم بن عبد اللہ الايلي متروک

۲۵۶۳۵ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پاس سے گزرے جس کے منہ پر داغ لگایا گیا تھا اور اس کے نتھنوں پر دھوئیں کے نشانات تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا ہے تم میں سے کوئی شخص ہرگز منہ پر داغ نہ لگائے اور نہ منہ پر مارے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۳۶ قبیلہ بن فیلان کا ایک شخص جنادہ بن جرادہ کہتا ہے میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اونٹ بھیجے جن کی ناک پر میں نے داغ لگا رکھا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے منہ کے علاوہ کوئی اور جگہ داغنے کے لیے نہیں پائی؟ خبردار! تمہیں آگے جا کر اس کا بدلہ دینا ہوگا اس شخص نے عرض کیا: ان اونٹوں کا معاملہ آپ کو سپرد ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: میرے پاس ایسا اونٹ لاؤ جس پر داغ نہ لگایا گیا ہو چنانچہ میں نے ایک بنت لیون (اونٹ کا بچہ جیسے دو سال پورے ہو چکے ہوں تیسرے سال میں چل رہا ہو) اور ایک حقہ (جس کے تین سال پورے ہو چکے ہوں اور جو تھے سال میں چل رہا ہو) لایا میں نے ان کی گردن پر داغ لگانا چاہا آپ برابر فرماتے رہے پیچھے داغ لگاؤ پیچھے داغ لگاؤ حتیٰ کہ وہ شخص ران پر پہنچا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر یہیں داغ لگاؤ چنانچہ میں نے اونٹوں کی رانوں پر داغ لگائے ان اونٹوں کا صدقہ دو حصے تھے جبکہ اونٹوں کی تعداد نوے (۹۰) تھی۔

رواہ الدارقطنی فی المؤتلق والباوردی وابن شہین وابن قانع وابن السكن وقال لاعلم له غيره والطبرانی وابو نعیم والضياء ۲۵۶۳۷ مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ ان کے والد مخرمہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے۔ والد نے کہا: اے بیٹا! اندر جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کو میرے لیے باہر بلا لاؤ میں گھر میں داخل ہوا میں ابھی لڑکا تھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دروازے پر میرا باپ کھڑا ہے وہ آپ کو بلارہا ہے آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دریا ج کی ایک قبالی جس میں سونے کے ٹن لگے ہوئے تھے، میرے والد نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو کپڑے تقسیم کیے ہیں ان میں میرا حصہ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا اے ابو صفوان میں نے تمہارے لیے یہ تبا چھپا رکھی ہے والد نے قبالے لی اور کہا: آپ نے رشتہ داری کا بھر پور لحاظ رکھا ہے، اس مال میں سے کچھ حصہ آپ نے اہل مکہ کے لیے بھی بطور صلہ رحمی کے بھیجا میرے والد کے ساتھ ابن حضرمی کو یہ مال دے کر بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے فرمایا: اپنے لیے ایک رفیق سفر تلاش کر لو میرے والد آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے ایک شخص پالیا ہے آپ نے فرمایا: وہ کون ہے؟ عرض کیا: فلاں حضرمی ہے۔ فرمایا: اسے اپنے ساتھ رکھ کر نکل جاؤ بکری تمہارا دوست ہے لیکن اس پر بھروسہ نہیں کرنا۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب مقام انج پہنچے جو کہ بنو ضمرہ کا علاقہ ہے میرا رفیق سفر (ضمری) بولا: ایہاں میری قوم کے کچھ لوگ رہتے ہیں میں ذرا ان کے پاس سے ہو آؤں انہیں سلام کر آؤں اور ملاقات بھی کر لوں چنانچہ ضمری نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال بھیجا ہے تم بھی تو ان کی قوم ہو لہذا جا کر وہ مال لے لو رسول اللہ ﷺ نے بخدا اس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا: چنانچہ وہ لوگ جب مقام انج پہنچے وہاں آدمی (میرے باپ مخرمہ) کو گم پایا کہ وہ تو جا چکا ہے، وہ لوگ بولے: بخدا! وہ واپس لوٹ گیا ہے ضمری آگے بڑھ گیا جبکہ اس کے ساتھ واپس لوٹ گئے حتیٰ کہ ضمری نے آگے چل کر اپنے ساتھی کو پالیا۔ رواہ ابن عساکر

بے زبان کے ساتھ بھی انصاف ہوگا

۲۵۶۳۸ معاویہ بن قرہ کی روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹ تھا جسے دمون کے نام سے پکارا جاتا تھا چنانچہ لوگ جب ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اونٹ عاریتہ مانگتے تو آپ کہتے اس پر صرف فلاں فلاں چیز لاد سکتے ہو چونکہ یہ اس سے زیادہ کی طاقت نہیں رکھتا جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا بولے: اے دمون! کل میرے ساتھ میرے رب کے ہاں جھگڑنا نہیں میں نے تجھ پر وہی بوجھ لادا ہے جس کی تو طاقت رکھتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۳۹..... اوس بن عبد اللہ بن حجر اسلمی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے آپ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ آپ دونوں جحفہ اور ہرشی کے درمیان گفتگو کرتے جا رہے تھے جبکہ یہ دونوں حضرات ایک اونٹ پر سوار تھے اور مدینہ کی طرف جا رہے تھے اوس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ایک نرا اونٹ پر سوار کیا اور ان کے ساتھ اپنا ایک غلام بھی بھیجا جسے مسعود کہا جاتا تھا اوس رضی اللہ عنہ نے غلام سے کہا: ان کے ساتھ چلو جہاں بھی مختلف راستوں میں جائیں ان سے جدا نہیں ہونا حتیٰ کہ جب یہ تجھ سے اور تیرے اونٹ سے اپنی ضرورت پوری کریں چنانچہ غلام انھیں لے کر ”نہدیہ دجا“ لے گیا پھر ”نہدیہ کو ذبہ“ میں لے گیا پھر مقام احیاء کی طرف متوجہ ہوا پھر شعبہ ذات کشط مدح، غیشامہ اور پھر شنتہ مرہ سے ہوتے ہوئے مدینہ لے آیا آپ نے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ضرورت پوری کر لی تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے مسعود کو اس کے مالک اوس بن عبد اللہ کو واپس کر دیا اوس رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹوں کے متعلق قدرے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے غلام سے کہا کہ اوس سے کہو اپنے اونٹوں کی گردن پر داغ لگائے۔

رواہ البغوی وابن السکن وابن مندہ والطبرانی وابو نعیم وقال ابن عبد البر: حدیث حسن

سوار کے آداب

۲۵۶۴۰ ”مسند علی“ علی بن ربیعہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک سواری لائی گئی جب آپ ﷺ نے رکابوں میں پاؤں رکھا تو یہ دعا پڑھی۔ بسم اللہ جب سواری پر سیدھے بیٹھ گئے، یہ دعا پڑھی:

الحمد لله الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون

پھر تین بار اللہ کی حمد کی اور تین بار تکبیر کہی پھر تین بار رحمان اللہ کہا: پھر یہ دعا پڑھی۔



سبحانك لا اله الا انت انى ظلمت نفسي فاغفر لي ذنوبى انه لا يغفر الذنوب الا انت

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے، میں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا آپ نے اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کہا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: رب تعالیٰ اپنے بندے پر تعجب کرتا ہے جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے: رب اغفر لی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں معاف کر سکتا، ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے لیے ہنستا ہے جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے:

لا اله الا انت سبحانك انى ظلمت نفسي فاغفر لي ذنوبى انه لا يغفر الذنوب الا انت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے پہچان لیا کہ اس کا رب ہے جو اس کی مغفرت کرتا ہے اور اسے عذاب بھی دیتا ہے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل و عبد ابن حمید و الترمذی و قال حسن صحیح و النسائی و ابو یعلی و ابن خزیمہ و ابن شاہین فی السنة و ابن مردويه و الحاكم و البخاری و مسلم و الضیاء

۲۵۶۴۱ ”ایضاً“ زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک فخر پر تین آدمیوں کو سوار دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں

سے ایک اتر جائے چونکہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے سوار پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ

۲۵۶۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سرخ رنگ کی زینوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد

۲۵۶۳۳ ایضاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے کسی (کمان اور ریشم سے مخلوط بنے ہوئے کپڑے جو مصر سے لائے جاتے تھے) کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ میں اپنی سواری کے کبل کو چھونا بناؤں جو کہ سواری کی پیٹھ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اور منع فرمایا ہے کہ میں سواری کی پیٹھ پر کبل (زین وغیرہ) ڈالوں اور اللہ کا ذکر نہ کروں۔ چونکہ ہر سواری کی پیٹھ پر ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جب سوار ہونے والا اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہے شیطان سکتا کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ رواہ الدورقی

۲۵۶۳۴ ہلال بن حباب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سواری لائی گئی جب آپ نے رکابوں میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے یہ دعا پڑھی:

الحمد لله الذي هدانا للاسلام وعلمنا القرآن ومن علينا ب محمد صلى الله عليه وسلم وجعلنا في خير

امة اخر جت للناس اللهم لا طير الا طيرك ولا خير الا خيرك ولا اله الا انت

ترجمہ:..... تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی دولت سے سرفراز کیا ہمیں قرآن سکھایا اور محمد کی ذات اقدس سے ہمارے اوپر احسان کیا اور ہمیں اس بہترین امت میں پیدا کیا جو لوگوں کی نفع رسانی کے لیے بھیجی گئی ہے، یا اللہ تو ہی نیک مال عطا کرنے والا ہے اور تمام تر بھلائیاں تیرے قبضہ میں ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ رواہ ارسلہ

مملوک کے حقوق

۲۵۶۳۵ ”مسند صدیق“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! مملوک کے ساتھ برابر تاؤ کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں نہیں بتایا تھا کہ اس امت کے مملوکین اور ایتام (یتیم کی جمع) کثیر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، مملوکین اور ایتام کا اپنی اولاد کی طرح اکرام کرو جو کھانا تم کھاؤ وہی انہیں کھاؤ انہیں ویسے ہی کپڑے پہناؤ جیسے تم پہنتے ہو، اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دنیا میں ہمیں کیا چیز نفع پہنچا سکتی ہے؟ فرمایا: وہ گھوڑا جسے تم جہاد فی سبیل اللہ کے لیے پالو اور وہ غلام جو تمہاری کفایت کرتا ہو جب وہ نماز پڑھے وہ تمہارا بھائی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن ماجہ وابویعلی وابونعیم فی الحلیة والنخراطی فی مکارم الاخلاق وهو ضعيف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۰۶۔

۲۵۶۳۶ ابورافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں بیٹھا زیور بنا رہا تھا اور قرآن عظیم کی تلاوت بھی کر رہا تھا، حضرت عمر نے فرمایا: اے ابورافع! بخدا! تم عمر سے بہتر ہو چونکہ تم اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کر رہے ہو اور اپنے غلاموں کا حق بھی

ادا کر رہے ہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۶۳۷ ”مسند عثمان رضی اللہ عنہ“ مالک اپنے چچا ابوسہیل بن مالک اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے سنا کہ کسن پر کمائی کا بوجھ نہ ڈالو چونکہ جب تم ایسا کرو گے وہ چوری کرے گا جو لوٹنڈی کوئی ہنر نہ جانتی ہو اس سے بھی کمائی کا مطالبہ مت کرو چونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو وہ اپنی شرمگاہ کو کمائی کا ذریعہ بنا دے گی جب تمہیں اللہ تعالیٰ پاکدامن رکھے پاکدامن رہو اور جو کھانے پاک و طیب ہوں وہی کھاؤ۔

رواہ الشافعی والبخاری ومسلم والبیہقی وقال رفعه بعضهم عن عثمان عن حدیث الثوری ورفعه ضعيف

۲۵۶۳۸..... عبد اللہ رومی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رات کے وضو کا پانی خود اٹھ پیتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر

آپ خادموں کو حکم دے دیتے وہ آپ کی کفایت کرتے؟ فرمایا: نہیں چونکہ رات ان کے لیے ہے وہ رات کو آرام کرتے ہیں۔

رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل فی الزهد وبن عساكر

۲۵۶۲۹ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: اپنی صفیں سیدھی کر لو گانڈھے سے گانڈھا ملا لو، اپنے امام کی مدد کرو، اپنی زبانیں روک رکھو۔ چونکہ مومن اپنی زبان روک کر رکھتا ہے اور اپنے امام کی مدد کرتا ہے جبکہ منافق اپنے امام کی مدد نہیں کرتا اور اپنی زبان قابو میں بھی نہیں رکھتا۔ چھوٹے غلام پر کمائی کا بوجھ نہ ڈالو جو ہنرمند بھی نہ ہو چونکہ جب وہ کمائی کا سامان نہیں پائے گا چوری کرنے کا غیر ہنرمند لوٹدی سے بھی کمائی کا مطالبہ نہ کیا جائے چونکہ جب اس کے پاس کوئی چارہ نہیں رہے گا تو اپنی شرمگاہ کو کمائی کا ذریعہ بنا لے گی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۵۰ حضرت ابو محرزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ریکارڈ ایک صفوان بن امیہ ایک بڑا پیالہ لے کر آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا آپ ﷺ نے کچھ مسکینوں اور غلاموں کو بلایا جو آپ کے آس پاس تھے آپ نے انہیں اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم کا برا کرے جو اپنے غلاموں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور انہیں اپنے ساتھ کھانا نہیں کھلاتے صفوان رضی اللہ عنہ بولے: بخدا! آپ غلاموں اور مسکینوں سے منہ نہیں موڑتے لیکن ہمیں ترجیح دی جاتی ہے ہم عمدہ کھانا نہیں پاتے جو ہم کھائیں وہ انہیں بھی کھلائیں۔ رواہ ابن عساكر

۲۵۶۵۱ ابن سراقہ کی روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ایک باندی کے متعلق مشاورت کی جبکہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ باندی خریدنا چاہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا: باندیوں سے کمائی کا کام مت لو چونکہ یہ ایسی قوم ہے جو زنا کو برا نہیں سمجھتی، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں سے پردہ حیا ہٹا دیا ہے جس طرح کتوں کے منہ سے حیا کا پردہ ہٹا دیا ہے البتہ تم عرب باندیوں سے کوئی باندی خرید لو وہ تم سے خیانت نہیں کرے گی اور تمہاری اولاد کی حفاظت کرے گی۔

رواہ ابن عساكر

فائدہ:..... بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رومی باندیوں کے خریدنے سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو منع فرمایا ہے چونکہ زنا ان میں معمول کی بات تھی۔ عصر حاضر میں اہل مغرب و اہل یورپ کی عورتوں سے نکاح کرنا بایں وجہ ناجائز ہو گا و بایں ہمہ اہل مغرب و اہل یورپ مشرکین ہیں بدرجہ اولیٰ نکاح جائز نہیں ہو گا۔

۲۵۶۵۲ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے کوئی خادم خریدا پھر مالک اور خادم کی عادات میں موافقت نہ ہو سکی تو مالک کو چاہئے کہ وہ خادم بیچ دے اور ایسا خادم خریدے جس کی عادات میں موافقت ہو سکے چونکہ لوگوں کی عادات مختلف ہوتی ہیں، اللہ کے بندوں کو عذاب مت دو۔ رواہ ابن راھویہ

۳۵۶۵۳..... بیگی، بن عبد الرحمن بن طالب کی روایت ہے ان کے والد عبد الرحمن بن حاطب کے غلاموں نے ایک اونٹ چوری کر لیا اور پھر اسے ذبح بھی کر دیا (بعد از تحقیق) ان سے اونٹ کی کھال برآمد ہوئی۔ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھوڑی دیر تو قف کیا گیا ہم یہی سمجھے کہ آپ ہاتھ کٹوا کر چھوڑیں گے پھر آپ نے فرمایا: ان غلاموں کو میرے پاس لاؤ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم ان سے کام لیتے ہو اور پھر انہیں بھوکا رکھتے ہو تم ان سے برا سلوک کرتے ہو حتیٰ کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور سرزد ہو جاتے ہیں پھر اونٹ کے مالک سے پوچھا: تمہیں اونٹ کے بدلہ میں کتنی رقم دی جائے! اس نے کہا: چار سو درہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن حاطب سے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اور اسے آٹھ سو درہم بطور تانوان ادا کرو۔

رواہ عبدالرزاق والبیہقی فی شعب الایمان

طاقت زیادہ کام لینے والے کی پٹائی

۲۵۶۵۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ عموالی کی طرف جاتے تھے اور جب کسی غلام کو اس کی طاقت سے بڑھا ہوا کام کرتے دیکھتے اس سے وہ

کام چھڑا دیتے تھے۔ رواہ مالک و عبد الرزاق و البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۶۵۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی غلام کے پاس سے گزرتے فرماتے: اے

فلاں! خوش ہو جاؤ تمہارے لیے دو ہزار اجر و ثواب ہے۔ رواہ عبد الرزاق و البیہقی

۲۵۶۵۶ مسند عمر رضی اللہ عنہ! حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک باندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی آپ رضی اللہ عنہ

اسے پہچانتے تھے وہ ایک مہاجر کی باندی تھی اس نے چادر سے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو آزاد ہو چکی

ہے؟ جواب دیا: نہیں، فرمایا: پھر تو نے چادر کیوں اوڑھ رکھی ہے سر سے چادر اتار دو، چادریں تو مومنین کی آزاد عورتوں کے لیے ہیں، باندی نے چادر

اتارنے میں قدرے توقف کیا، آپ رضی اللہ عنہ کوڑا لے کر اس کی طرف بڑھے اور سر پر کوڑا دے مارا حتیٰ کہ باندی نے سر سے چادر اتار دی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۵۶۵۷ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے پاس ایک ششتری لاؤں

تاکہ اس پر ان امور کی نشان دہی کر دی جائے جو آپ کی امت کو گمراہ کرتے مجھے آپ کی رحلت کا خوف ہوا میں نے عرض کیا: میں یاد کروں گا

آپ نے فرمایا! میں نماز و زکوٰۃ کی وصیت کرتا ہوں اور غلاموں کے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل و سعید بن المنصور

۲۵۶۵۸ حارث کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کے چہرے پر داغ لگایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غلام آزاد کر دیا۔

رواہ النحر انطی فی اعتلال القلوب

۲۵۶۵۹ ”مسند بریدہ بن حصیب سلمی“ فرمایا: کہ معاف کرو، اگر سر اذو بھی تو گناہ کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو۔

رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن جزء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۰۸۸۔

۲۵۶۶۰ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن النجار

۲۵۶۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بھی ظلماً اپنے غلام کو مارتا ہے قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۵۶۶۲ ابو عمران فلسطینی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی بیوی ان کے سر سے جوئیں نکال رہی تھی اچانک

بیوی کی باندی نے آواز دی، بیوی نے جھڑک کر کہا: اے زانیہ! حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے اسے زنا کرتے دیکھا ہے؟ جواب دیا:

نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم قیامت کے دن اس کے بدلہ میں تجھے اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں گے بیوی نے اپنی

باندی سے کہا: مجھے معاف کرو، باندی نے معاف کر دیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا وہ تمہیں معاف کیوں نہیں کرے گی۔ حالانکہ تمہاری

ملکیت میں ہے، لہذا اسے آزاد کر دے، بیوی بولی! کیا اسے آزاد کرنے سے میرا گناہ معاف ہو جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امید

ہے معاف ہو جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۶۳ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ نے اپنی وفات سے پانچ رات قبل وصیت فرمائی ہے جو میں نے

سنی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، ان کے پیٹ بھرو انھیں کپڑے پہناؤ اور ان سے نرم لہجے میں

بات کرو۔ رواہ ابن جریر

غلام پر ظلم کرنے والے کو تنبیہ

۲۵۶۶۳۔ ابراہیم تمبی کہتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے غلام کو مار رہا تھا، ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: میں جانتا ہوں کہ تم رب تعالیٰ سے کیا کہو گے اور رب تعالیٰ تم سے کیا کہے گا تم کہو گے: یا اللہ میری مغفرت کر دے، رب تعالیٰ تجھ سے کہے گا: کیا تیری مغفرت کی جاسکتی ہے؟ تم کہو گے یا اللہ مجھ پر رحم فرما: رب تعالیٰ کہے گا: کیا تو رحمت کے قابل ہے؟

۲۵۶۶۵۔ معروف ابن سوید کی روایت ہے کہ میں مقام ربذہ سے گزر رہا تھا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان پر ایک قسم کی چادر ہے اور اسی جیسی دوسری چادر ان کے غلام پر ہے۔ میں نے پوچھا: اے ابوذر! اگر آپ یہ دونوں چادریں جمع کر لیتے یوں پورا جوڑا ہو جاتا انھوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کے متعلق بتائے دیتا ہوں، میں نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو گالیاں دے دی تھیں اس کی ماں عجیبہ صبی میں نے اسے ماں کا عیب لگایا تھا چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس شکایت کرنے آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری اس عمر میں تکبر کی وجہ سے مجھ میں جاہلیت ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھ میں جاہلیت ہے بلاشبہ غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت بنا کر تمہیں آزمائش میں ڈالا ہے لہذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ اسے وہی کھانا کھلائے جو وہ خود کھاتا ہو اسے ایسا ہی کپڑا پہنائے جیسا خود پہنتا ہو اس سے وہ کام نہ لے جو اس سے نہ ہو سکتا ہو اگر اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لینا بھی ہو تو کم از کم اس کی مدد کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۶۔ مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے ان پر قطن (روئی) کی ایک چادر ہے اور ایک شملہ (بدن پر لپٹنے کی چادر) ہے اور ان کے پاس تھوڑی سی بکریاں بھی ہیں جبکہ ان کے غلام پر بھی قطن کی ایک چادر اور شملہ ہے اور اس کے پاس بھی تھوڑی سی بکریاں ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو کھانا تم کھاتے ہو وہ اپنے غلاموں کو بھی کھلاؤ انھیں بھی ویسے ہی کپڑے پہنائو جیسے تم پہنتے ہو، ان سے وہ کام نہ لو جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہو۔ اگر ان سے گراں کام لو بھی تو ان کی مدد کرو، اگر تم انھیں ناپسند کرو تو انھیں بیچ ڈالو یا انھیں تبدیل کر لو اور جو مخلوق تمہاری جیسی ہے اسے عذاب مت دو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۷۔ ”مسند ابی ذر“ اے ابوذر! کیا تو نے اسے ماں کی عار دلانی ہے تجھ میں تو جاہلیت ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں تمہارے ماتحت بنایا ہے سو جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ اسے ایسا ہی کھانا کھلائے جیسا خود کھاتا ہو اور اسے ایسا ہی لباس پہنائے جیسا خود پہنتا ہو، ان پر ایسے کام کا بار مت ڈالو جو انھیں مغلوب کر دے، اگر گراں باران پر ڈالو تو ان کی مدد کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی ذر

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو گالی دی اور اسے ماں کا عیب لگایا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۶۶۸۔ اے ابوذر! تو ایسا شخص ہے کہ تجھ میں جاہلیت ہے، یہ غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت عطا کی ہے، لہذا جیسے اپنا غلام نہ بھائے وہ اسے بیچ دے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت پہنچاؤ۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ذر

۲۵۶۶۹۔ ”مسند سوید بن مقرن“ سوید بن مقرن کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم بنی مقرن کی تعداد سات تھی ہمارے ہاں صرف ایک خادمہ تھی اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں تھا چنانچہ ہم میں سے ایک نے اسے پتھر مار دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو، ہم نے عرض کیا: اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی خادم نہیں ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری خدمت کرے اور جب تم اس سے مستغنی ہو جاؤ اس کا راستہ آزاد چھوڑ دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آدمی پر گراں تر اس کا غلام ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے غلاموں کو شادی کی پیشکش کرتے تھے اور فرماتے تھے ہم میں سے جس کا شادی کرنے کا ارادہ ہو میں اس کی شادی کر دوں گا چونکہ جو شخص زنا کرتا ہے اس کے دل سے ایمان چھین لیا جاتا ہے، اگر بعد میں واپس کرنا چاہے واپس کر دیتا ہے اگر روکنا چاہے روک دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کھانا تم کھاؤ وہ اپنے غلاموں کو بھی کھلاؤ اور جیسے کپڑے تم پہنو ویسے انھیں بھی پہناؤ اور جو غلام تمہارے لیے باعث فساد ہو اسے بیچ ڈالو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا نہ کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۶۷۳ حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص اپنے غلام کو مار رہا تھا جبکہ غلام کہہ رہا تھا "اعوذ باللہ" میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اتنے میں رسول کریم ﷺ نے دیکھ لیا غلام بولا: اعوذ برسول اللہ میں اللہ کے رسول کی پناہ چاہتا ہوں، اس شخص نے ہاتھ سے وہ چیز جس سے غلام کو مار رہا تھا پھینک دی اور غلام کو چھوڑ دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہوشیار رہو! بخدا! اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پناہ لی جائے بنت جحش سے پناہ لینے کے مارنے والا شخص بولا! یا رسول اللہ! یہ غلام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے، بخدا! دوزخ کا سامنا کرنا پڑتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۴ عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ اپنے خادم کو مار رہے تھے، نبی کریم ﷺ نے پکار کر فرمایا: اے ابو مسعود! تمہیں جان لینا چاہیے، جب ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے آواز سنی ہاتھ سے کوڑا پھینک دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہیں اس غلام پر جتنی قدرت ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے اوپر قدرت ہے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے غلام کا مسئلہ کرے جس سے وہ کاٹا ہو جائے یا اس کی ناک کٹ جائے۔ آپ نے فرمایا کہ غلاموں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاؤ انھیں بھوکے نہ رکھو انھیں کپڑے پہناؤ اور انھیں ننگے نہ رکھو انھیں زیادہ نہ مارو چونکہ ان کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا، انھیں کسی کام پر برا بھلا مت کہو جو شخص اپنے غلام کو ناپسند کرتا ہو وہ اسے بیچ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے رزق کو اس پر بند نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۵ معمر کی روایت ہے کہ زہری سے خادموں کو مارنے کے متعلق دریافت کیا گیا، زہری نے جواب دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غلاموں کو مارتے تھے البتہ انھیں لعن طعن نہیں کرتے تھے۔

۲۵۶۷۶ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں اور خادموں کو (غلطی پر) مارا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۷ "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بوقت وفات جس چیز کی عموماً وصیت کی وہ ایک نماز تھی اور دوسری غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، حتیٰ کہ یہ وصیت غرغره کی حالت میں بھی سینے میں تھی جبکہ زبان سے اس کا اظہار نہیں ہو رہا تھا اور تکلیف کی وجہ سے کلام واضح نہیں ہو رہا تھا۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

مالک کے حقوق

۲۵۶۷۸ عبد اللہ بن نافع اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ بنی ہاشم کے مملوک تھے انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اس کی زکوٰۃ دوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: کیا میں صدقہ کروں؟ فرمایا: درہم اور روٹی صدقہ کرو۔ رواہ ابو عبید

۲۵۶۷۹... عمیر مولائے ابی تم کہتے ہیں: میں اپنے آقا کے لیے گوشت کی بوٹیاں کاٹا کرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ ایک مسکین آیا میں نے اسے گوشت کھلا دیا آقا نے مجھے مارا میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی آپ نے فرمایا: تم نے اسے کیوں مارا ہے؟ میرے مالک نے جواب دیا: میری اجازت کے بغیر میرا مال دوسروں کو کھلاتا ہے آپ نے فرمایا: اجر تم دونوں کے درمیان ہوگا۔ رواہ العاکم وابو نعیم

ذمی کی صحبت

۲۵۶۸۰ استق کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور میں نصرانی تھا عمر رضی اللہ عنہ مجھ پر اسلام پیش کرتے تھے اور فرماتے اگر تو اسلام قبول کر لے گا تو میں سرکاری امور میں تجھ سے مددوں کا چونکہ میرے لیے حلال نہیں کہ مسلمانوں کے امور میں تجھ سے مددوں دریاں حالیکہ تو مسلمانوں کے دین پر نہ ہو۔ میں نے قبول اسلام سے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا آپ نے مجھے آزاد کر دیا جبکہ میں نصرانی ہی تھا آپ نے فرمایا: جہاں چاہو چلے جاؤ۔ رواہ ابن سعد ۲۵۶۸۱ استق رومی کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، آپ رضی اللہ عنہ مجھے فرمایا کرتے: اسلام قبول کر لو میں سرکاری امور میں تم سے مدد لینا چاہتا ہوں، جب تم مسلمانوں کے دین پر نہیں ہو اس حالت میں تم سے مدد لینا میرے لیے روا نہیں ہے۔ میں نے قبول اسلام سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا: دین میں زبردستی نہیں۔

رواہ سعید بن منصور فی سنتہ وابن ابی شیبہ وابن المنذر وابن ابی حاتم ۲۵۶۸۲ عیاض اشعری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک نصرانی کاتب (نشی) بھی تھا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ڈانٹا اور اچھی طرح سے ان کی خبر لی فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ان (نصرانیوں) کی اہانت کی ہے تم انھیں عزت مت دو جب اللہ تعالیٰ نے انھیں دور کر دیا ہے انھیں اپنے قریب مت کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے انھیں خاں قرار دیا ہے تم ان پر اعتماد دو پھر وہ مت کرو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا الیہود والنصارى اولیاء

اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنے دوست مت بناؤ۔ رواہ ابن ابی حاتم والبیہقی

عیادت مریض کے حقوق

۲۵۶۸۳ سلیمان بن عطاء جزری، مسلم بن عبد اللہ جہنی اپنے چچا ابو مشجعہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے عثمان رضی اللہ عنہ نے مریض سے کہا: لا الہ الا اللہ کہو۔ مریض نے کلمہ طیبہ پڑھا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کلمہ کی وجہ سے اس کی خطائیں بالکل ختم ہو چکی ہیں۔ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ نے یہ بات اپنی طرف سے کر دی ہے یا اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سن رکھا ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ انعام تو مریضوں کے لیے ہے تندرست کے لیے کیا انعام ہے؟ فرمایا کہ تندرست کے لیے بہت عظیم اجر و ثواب ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت وابونعیم فی الحلیة سلیمان بن عطاء الجزری قال فی المعنی متهم بالوضع واہ

۲۵۶۸۴ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض کے پاس جاتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرما دے شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی

شیبہ ورواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غیر والدورقی وابن جریر وصححه بلفظ: لا شفاء الا شفاء ک شفاء لا یغادر سقما

۲۵۶۸۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا، میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے میں کہہ رہا تھا: یا اللہ! اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو میرے لیے آسانی فرما اگر موت کا وقت ابھی تاخیر میں ہے تو مجھے شفاء عطا فرما، اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی

توفیق عطا فرما، رسول اللہ ﷺ نے مجھے پاؤں سے مارا اور فرمایا: تم کیسے کہہ رہے ہو؟ میں نے اپنے کہے ہوئے کلمات دہرائے، آپ نے مجھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ اسے شفاء عطا فرما، یا فرمایا: یا اللہ اسے عافیت دے مجھے پھر اس بیماری سے نجات ملے گی۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابو یعلیٰ وسعید بن المنصور وابن جریر وصحیحہ یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان (ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ) کی عیادت کی دراصل حالیکہ وہ بیمار تھے آپ نے یہ دعا پڑھی:

اذهب الباس رب الناس

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرما دے۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح

۲۵۶۸۷ ثابت بن قیس بن شماس سے مروی ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھائیں انھیں پانی سے بھرے پیالے میں ڈالا پھر حکم دیا جو مریض پر انڈیل دیا گیا۔ رواہ ابن جریر وابو نعیم وابن عساکر

۲۵۶۸۸ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم بصیر کے پاس جائیں جو نبی واقف میں ہے ہم اس کی عیادت کریں گے چونکہ بصیر رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان وابن النجار

۲۵۶۸۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کس حال میں صبح کی ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے خیریت سے صبح کی ہے اس شخص کی طرح جو روزہ میں نہ ہو اور نہ ہی کسی مریض کی عیادت کی ہو۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۶۹۰ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزر رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کیا: یہ بیمار تھا، فرمایا! میں نے نہیں کہا تھا کہ تمہیں پاکی مبارک ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۹۱ ابو بید کی روایت ہے کہ میں اور نوف بکالی حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اس وقت بیمار تھے، نوف رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! انہیں عافیت دے اور شفاء عطا فرما۔ ابویوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں نہ کہو بلکہ یہ کہو: یا اللہ! اگر اس کی موت کا وقت قریب ہے تو اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما، اور اگر موت کا وقت قریب نہیں تو اسے عافیت عطا فرما اور اجر و ثواب عطا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۹۲ شرت بن عبید، ابوالک سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مریض کی عیادت کرتے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت اللهم انا نسالک شفاء لا یغادر سقما

اے لوگوں کے پروردگار! دکھ تکلیف دور فرما دے شفاء عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں یا اللہ! ہم

تجھ سے ایسی شفا طلب کرتے ہیں جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔ رواہ ابن جریر

۲۵۶۹۳ حکم عن عبد اللہ بن نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی عیادت کرتے ہیں، اگر صبح کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو تو یہ فرشتے تا شام اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر شام کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

رواہ ابن جریر والبیہقی فی شعب الایمان وقال حکذا رواہ اکثر اصحاب شعبۃ موقوفاً وقد روی من غیر وجہ عن علی مرفوعاً

۲۵۶۹۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے اپنا دایاں ہاتھ مریض کے دائیں رخسار پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔

لاباس اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا یکشف الضر الا انت.

کوئی ڈرنیس اے لوگوں کے پروردگار! دکھ و تکلیف دور فرما دے، شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں

تیرے سوا۔ رواہ ابن مردویہ و ابو علی الحداد فی معجمہ

۲۵۶۹۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: جس مریض کی موت کا وقت قریب نہ ہو وہ اگر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے اس کی بیماری میں تخفیف ہو جائے گی۔

بسم اللہ العظیم اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیہ۔ رواہ ابن النجار

۲۵۶۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کسی مریض کی عیادت کرتے تھے ہاتھ مبارک مریض کے سر پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

اذهب الیاس رب الناس واشف انت الشافی اللہم انی اسألک لفلان بن فلان شفاء لا یغادر سقما

رواہ الدورقی

مریض کے حق میں دعا

۲۵۶۹۷ ”مسند انس“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض کے پاس تشریف لے جاتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اذهب الیاس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت شفاء لا یغادر سقما۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۵۶۹۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے عرض کیا گیا: یہ انعام تو مریض کے لیے ہے، تندرست کے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان والضعفاء

۲۵۶۹۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی عیادت کی انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تین دن کے بعد مریض کی عیادت کرتے تھے۔

رواہ ابن ماجہ و البیہقی فی شعب الایمان وقال اسنادہ غیر قوی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسی المطالب ۱۰۲۳ و تحذیر المسلمین ۱۴۷۔

۲۵۷۰۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی غیر مسلم کی عیادت کرتے تو آپ مریض کے پاس بیٹھتے نہیں تھے

اور فرماتے تھے: اے یہودی تمہارا کیا حال ہے؟ اے نصرانی تمہارا کیا حال ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے وہ صحابی بیمار تھے آپ نے یہ دعا پڑھی:

اذهب الیاس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت وفي لفظا لا شفاء الا شفاک لا یغادر سقما

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرما دے، شفا عطا فرما، تو شفا دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ ایک

روایت میں ہے کوئی شفا نہیں تیری شفاء کے سوا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۰۳ ”ایضاً“ جب مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے گھر سے نکلتا ہے وہ اپنی کوکھ تک رحمت میں ڈوب جاتا ہے

جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور مریض کو بھی رحمت ڈھانپ لیتی ہے جبکہ مریض رب تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوتا ہے اور رب تعالیٰ کی تقدیس کے سائے کی پناہ میں ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: دیکھ مریض کے پاس

اس کی عبادت کے لیے کتنے وقت تک رکے رہے ہیں فرشتے کہتے ہیں: اونٹنی کی دو بار دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر اسے ہمارے رب اٹھہرے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لیے ایک ہزار سال کی عبادت لکھ دو جس میں راتوں کا قیام اور دنوں کے روزوں کا ثواب شامل ہو اور اسے خبر کر دو کہ میں تمہارے اوپر ایک خطا بھی نہیں لکھوں گا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: دیکھو عبادت کرنے والے کتنی دیر ٹھہرے رہتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: گھڑی بھر کے لیے ٹھہرے ہیں، اگر عبادت کرنے والے گھڑی بھر کے لیے ٹھہرے ہوں۔ رب تعالیٰ فرماتے ہے: اس کے نامہ اعمال میں دہر بھر کی عبادت لکھ دو اور دہر دس ہزار سال کے برابر ہے اگر اس سے قبل مر گیا جنت میں داخل ہو جائے گا اگر زندہ رہا اس کے نامہ اعمال میں ایک خطا نہیں لکھی جائے گی، اگر اس نے صبح کے وقت عبادت کی ہو تو شام تک فرشتے اس کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عبادت کی ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں اور وہ جنت میں میوہ خوری کر رہا ہوتا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ عن انس

متعلقات عبادت

۲۵۷۰۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عبادت کرنے اس کے ہاں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے فرمایا: ”طہور انشا اللہ“ ان شاء اللہ تمہاری بیماری پاکیزگی کا باعث ہے اعرابی بولا ہرگز نہیں بلکہ بخار ہے جو بہت بوڑھے پر بھڑک اٹھا ہے تاکہ اسے قبروں کو دیکھنا پڑے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تب پھر ٹھیک ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۵۷۰۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک گھٹا پر تشریف لائے اور فرمایا: اے رسول اللہ! السلام علیکم کیا عمر داخل ہو جائے۔ رواہ ابو داؤد والنسائی ورواہ الخطیب فی الجامع بلفظ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: السلام علیکم ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ کیا عمر داخل ہو جائے؟ رواہ الترمذی

۲۵۷۰۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین مرتبہ اجازت طلب کی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال: حسن غریب

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الترمذی ۵۰۷

۲۵۷۰۷ عامر بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ ان کی آزاد کردہ ایک باندی زبیر رضی اللہ عنہا کی بیٹی کو لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور بولی: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں: چنانچہ وہ واپس چلی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بلا لاؤ جب آگئی تو فرمایا: یوں کہو السلام علیکم: کیا میں داخل ہو جاؤں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اجازت سے قبل کسی گھر کے صحن میں نظر ڈال کر اپنی آنکھیں بھر لیں اس نے فسق کا ارتکاب کیا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۹ معاویہ بن خدیج کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اجازت طلب کی لوگوں نے مجھے کہا: اپنی جگہ پر رک جاؤ حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائیں چنانچہ میں ان کے قریب ہی بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد آپ باہر تشریف لائے۔

رواہ الخطیب فی الجامع

۲۶۷۱۰ زید بن اسلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اسلم! دروازہ بند کر دو اور کسی کو بھی اندر نہ آنے دو پھر ایک روز انہوں نے میرے جسم پر نئی چادر دیکھی تو پوچھا کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ عرض کیا: یہ مجھے عبید اللہ بن عمر نے

اوڑھائی ہے فرمایا: عبید اللہ سے لے لو مگر اور کسی سے ہرگز کچھ نہ لو۔

پھر زبیر رضی اللہ عنہ آئے میں دروازے ہی پر تھا، انہوں نے مجھ سے اندر جانے کو کہا: میں نے کہا: امیر المؤمنین تھوڑی دیر کے لیے مشغول ہیں انھوں نے اپنا ہاتھ اٹھا کر میرے کانوں کے نیچے گدی پر ایک زوردار چپت ماری کہ میری چیخ نکل گئی میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انھوں نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا میں نے عرض کیا کہ مجھے زبیر نے مارا اور کل کا واقعہ بیان کیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے زبیر نے؟ واللہ میں دیکھتا ہوں۔ حکم دیا کہ انہیں اندر لاؤ میں نے انھیں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم نے اس لڑکے کو کیوں مارا ہے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ گمان ہوا کہ یہ مجھے آپ کے پاس آنے سے روکتا ہے، پوچھا کیا اس نے بھی تمہیں میرے دروازے سے واپس کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، فرمایا کہ اس نے اگر تم سے کہا کہ تھوڑی دیر آپ صبر کیجئے کیونکہ امیر المؤمنین مشغول ہیں تم نے اس کا عذر قبول کیوں نہ کیا؟ واللہ! درندہ ہی درندوں کے لیے خون نکالتا ہے اور اسے کھالیتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۷۱۱ عبد اللہ بن بشر کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب کسی قوم کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے تو دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے رہتے تھے اور دروازے کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے۔ رواہ ابن النجار

مخطورات

۲۵۷۱۲ ”مسند حصین بن عوف غسفی“ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے گھر آیا اور دروازہ کے سوراخ سے اندر دیکھنے لگا آپ نے ایک کنز یا سلام نما لوہا اٹھاتا کہ اس سے دیہاتی کی آنکھ پھوڑ دیں وہ دیہاتی بھاگ گیا، آپ نے فرمایا: اگر تم اپنی جگہ کھڑے رہتے تو میں ضرور تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔ رواہ الطبرانی والبخاری فی الادب المفرد رقم ۱۰۹۱

حدیث ۲۵۲۳۶ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۷۱۳ انس رضی اللہ عنہ حضرت بہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے حجرے میں ایک سوراخ سے جھانکنے لگا آپ ﷺ کے پاس سلامی نما کھر چن تھی جس سے سر کھر چ رہے تھے آپ نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تو اندر دیکھے گا میں اس سلامی سے تیری آنکھوں میں کچھو کا لگانا اجازت لینے کا حکم نظر ڈالنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۵۷۱۴ ”مسند انس“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے، ایک شخص نے دروازے کی درز سے اندر جھانکنے کی کوشش کی نبی کریم ﷺ نے اس کی آنکھوں میں کچھو کا دینے کے لیے تیرا کچھل آگے کیا وہ شخص پیچھے ہٹ گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

سلام اور متعلقات سلام

۲۵۷۱۵ ”مسند صدیق“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس سے گزرتے اور کہتے: السلام علیکم جبکہ لوگ کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کثرت اضافہ کی وجہ سے لوگ ہمارے اوپر فضیلت لے گئے ہیں۔ رواہ البخاری فی الادب

۲۵۷۱۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اگر منی رضی اللہ عنہ کی چند وقت کھوریں بنی عمرو بن عوف کے ایک شخص پر تھیں بارہا اس شخص کے پاس جاتے رہے، وہ کہتے ہیں پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیجا چنانچہ راستے میں جو شخص ہم سے ملتا وہ ہمیں سلام کرتا تھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ لوگ تجھ کو پہلے سلام کرتے

ہیں اور انھیں اجز زیادہ ملتا ہے۔ اگر تم ان کو پہلے سلام کیا کرو تو تمہارے لیے پہل کرنے کا زیادہ ثواب ہوگا۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد وابن جریر و ابونعیم فی المعرفة والخرائط فی مکازم الاخلاق
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۹ و کشف الخفاء ۱۳۷۶

۲۵۷۱۷ حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کرنا مستحب ہے، لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ الدیلمی
۲۵۷۱۸ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ وضو فرما رہے تھے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے سلام کا جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر مصافحہ بھی کیا۔ رواہ ابن جریر
۲۵۷۱۹ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں واپس آیا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابن جریر فی تہذیب
۲۵۷۲۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزروں جو نماز پڑھ رہے ہوں میں انھیں سلام نہیں کروں گا۔

رواہ عبدالرزاق
۲۵۷۲۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ آپ نے فرمایا: جب مجھے ایسی حالت میں دیکھو تو مجھے سلام نہ کرو، اگر تم نے سلام کیا بھی تو میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ ابن جریر

کلام: حدیث کی سند میں کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الخفاء ۱۱۸۳۔
۲۵۷۲۲ ”مسند رافع بن خدیج“ نبی کریم ﷺ کو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا، نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج عن محمد بن علی بن حسین مرسلًا

۲۵۷۲۳ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ سلام کو زیادہ سے زیادہ پھیلا یا جائے۔ رواہ ابن عساکر
۲۵۷۲۴ ابوجہم بن حارث بن صمد اسدی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جمل کے کنوئیں کی طرف سے تشریف لائے آپ کو ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ دیوار کی طرف گئے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر آپ نے اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۵ ابوجہم کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب پیشاب سے فارغ ہوئے اور اٹھ کر دیوار کے پاس گئے اور دونوں ہاتھ دیوار پر مارے پھر چہرے کا مسح کیا پھر دوبارہ دیوار پر ہاتھ مارے کہنوں تک ہاتھوں کا مسح کیا پھر مجھے سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نبی عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحیب رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے آپ نے مسجد میں نماز پڑھی اتنے میں انصار کے کچھ لوگ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کو سلام کرنے لگے میں نے صحیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب نبی کریم ﷺ کو نماز کے دوران سلام کیا جاتا آپ کیا کرتے تھے؟ صحیب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وابن جریر و البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۲۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت سے واپس لوٹے پیر جمل کے پاس آپ کو ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے دیوار پر ہاتھ مارا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں چل رہے تھے، اتنے میں ایک آدمی نمودار ہوا جبکہ آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر باہر آئے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا، پھر آپ نے دیوار پر اپنی ہتھیلیاں ماریں پھر ہتھیلیوں سے اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دوسری بار دیوار پر ہاتھ مارے اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا پھر آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں سلام کا جواب صرف اس لیے نہیں دیا کہ میں حالت وضو میں نہیں تھا یا فرمایا طہارت میں نہیں تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۳۰ زہرہ بن معبد، عمرو بن زبیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عمروہ رحمۃ اللہ علیہ کو یوں سلام کیا: السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ عمروہ بولے: ہمارے لیے فضیلت کی کوئی بات نہیں چھوڑی چونکہ وہ برکت پر سلام کی اتنی ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں: جب تم سلام کرو تو دوسرے کو سناؤ اور جب جواب دو تب بھی سناؤ (یعنی

بآواز بلند سلام کرو یا جواب دو تا کہ دوسرا ن لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۳۲ ابن سیرین کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں میں موجود ہوتے اور آپ کو سلام کیا جاتا تو لوگ یوں سلام کرتے تھے: السلام علیکم، اور جب آپ تنہا ہوتے تو یوں سلام کیا جاتا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۳۳ ”مسند اسامہ“ رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۵۷۳۲ ”مسند اغر“ اغر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میرا ایک شخص کے ذمہ قرض تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیجا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص کا حق ادا کر دو (ہم چل رہے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: کیا نہیں دیکھتے لوگ فضیلت میں ہم سے پہلے کرتے ہیں؟ چنانچہ اس کے بعد ہم سلام میں ابتدا کرتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

ممنوعات سلام

۲۵۷۳۵ ”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ میمون بن مہران کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یوں سلام کیا:

السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سب لوگوں کے درمیان صرف مجھی کو سلام کیوں کیا ہے؟

رواہ احمد بن حنبل فی الزهد والخطیب فی الجامع ورواہ خیشمة الطرابلسی فی فضائل الصحابة

۲۵۷۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چھ آدمیوں کو سلام نہ کیا جائے یہود، نصاریٰ، مجوس، وہ لوگ جن کے سامنے شراب رکھی ہو وہ

لوگ جو باندیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور شطرنج کھیلنے والوں کو۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

۲۵۷۳۷ مہاجر بن قنفذ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ وضو

کیا اور پھر سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۳۸ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عید کے موقع پر لوگوں کے اس قول: ”اللہ تعالیٰ

ہماری طرف سے اور تمہاری طرف سے قبول فرمائے“ کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا: یہ اہل کتابین (یہودی و نصاریٰ) کا فعل ہے، گویا

آپ نے اسے ناپسند کیا۔ رواہ الدیلمی و ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۹۰۰۔

سلام کے جواب کے متعلق

۲۵۷۳۹ ”مسند صدیق“ زہرہ بن خمیسہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا ہم لوگوں کے پاس سے گزرتے ہم انھیں سلام کرتے لوگ جواب میں ہماری نسبت اکثر الفاظ میں سلام کا جواب دیتے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ آج برابر ہمارے اوپر غلبہ پاتے رہے ہیں ایک روایت ہے کہ لوگ خیر کثیر میں ہم پر فضیلت لے گئے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ ۲۵۷۴۰

۲۵۷۴۰ دحیہ بن عمرو کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ رواہ ابن سعد ۲۵۷۴۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ نے جواب میں فرمایا: وعلیک السلام۔

رواہ ابن حویر فی تہذیب

متعلقات سلام

۲۵۷۴۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا جاتا آپ ﷺ کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ ہاتھ سے اشارے کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ ۲۵۷۴۳

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے اشارے سے سلام کا جواب دیا۔ لیٹ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ آپ نے انگلی سے اشارہ کیا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۴۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیماء کے راہب کو خط لکھا اور اس میں سلام کیا۔ رواہ ابن عساکر ۲۵۷۴۵

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تھے، اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ آدی گلی میں چھپ جاتا آپ نے دیوار پر ہاتھ مارا اور اپنے چہرے کا مسخ کیا پھر دوسری ضرب لگائی اور اپنے بازوؤں کا مسخ کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا اور فرمایا: میں تمہیں اس وجہ سے سلام کا جواب نہیں دے سکا چونکہ میں طہارت میں نہیں تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

مصافحہ اور ہاتھوں کا بوسہ لینے کے بیان میں

۲۵۷۴۶ تمیم بن سلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام تشریف لائے تو ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کیا اور ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا پھر دونوں حضرات الگ الگ ہو کر رونے لگے تمیم کہا کرتے تھے کہ ہاتھوں کا بوسہ لینا سنت ہے۔ رواہ عبدالرزاق والخیرانطی فی مکارم الاخلاق والبیہقی وابن عساکر ۲۵۷۴۷

”مسند علی“ حافظ ابو بکر بن مسدی اپنی مسلمات میں کہتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ عشوی نغز اوی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابو الحسن علی بن سیف حضری سے سکندر یہ میں مصافحہ کیا (ح) حافظ ابو بکر کہتے ہیں میں نے ابو قاسم عبد الرحمن بن ابی الفضل مالکی سے بھی سکندر یہ میں مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے شبل بن احمد بن شبل سے مصافحہ کیا وہ ہمارے پاس تشریف لائے تھے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے

ابو محمد عبداللہ بن مقبل بن محمد حنفی سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن فرج بن جراح سلسکی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابو مروان عبد الملک بن ابی میسرہ سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے احمد بن محمد نغری سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے احمد اسود سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے مشاد دینوری سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے علی بن رزینی خراسانی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے عیسیٰ قصار سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں میں نے حسن بصری سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں میں نے علی بن ابی طالب سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ سے مصافحہ کیا: آپ نے فرمایا میری کف دست نے رب تعالیٰ کے عرش کے پردوں کا مصافحہ کیا۔

ابن مسدی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث ہمیں صرف اسی طریق سے پہنچی ہے اور یہ صوفی اسناد ہے۔

انتہی قالت قال الشيخ جلال الدين السيوطي رحمه الله : اخبرني بهذا الحديث نشوان بنت الجمال عبد الله الكتاني اجازة عن احمد بن ابى بكر بن عبد الحميد بن قدامة المقدسي عن عثمان بن محمد التوزري عن ابن مسدي . انتهي .

۲۵۷۳۸ ”مسند براء بن عازب“ ابو ہذیل ربیع کہتے ہیں ابو داؤد ربیع سے میری ملاقات ہوئی میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے میں نے کہا مجھے امید ہے کہ آپ نے میرا ہاتھ محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی وجہ سے پکڑا ہے۔ کہا جی ہاں۔ یہ ایسا ہی ہے لیکن میں نے تمہارا ہاتھ اسی طرح پکڑا ہے جس طرح براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔ انھوں نے مجھ سے بھی یہی بات کہی تھی جو میں نے تم سے کہی ہے اور میں نے بھی ان سے یہی بات کہی تھی جو تم نے مجھ سے کہی ہے۔ انھوں نے کہا: جی ہاں لیکن رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جب بھی دو مومن آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی وجہ سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں (یعنی مصافحہ کرتے ہیں) ان کے ہاتھ الگ الگ نہیں ہونے پاتے کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۳۹ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے کہا: میں آپ سے ایک حدیث کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں، ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تب میں تمہیں حدیث سناؤں گا البتہ رازداری میں تمہیں حدیث سناؤں گا اس شخص نے سوال کیا: جب تم رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ ﷺ سے مصافحہ کرتے تھے؟ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب بھی آپ سے ملاقات کی آپ نے مجھ سے ضرور مصافحہ کیا۔ رواہ احمد بن حنبل و الرویانی

۲۵۷۵۰ ”مسند انس“ انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایک دوسرے کے لیے جھک سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، ہم نے عرض کیا: ہم ایک دوسرے سے مصافحہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، ہم نے عرض کیا: ہم ایک دوسرے سے مصافحہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔

رواہ الدارقطنی وابن ابی شیبہ

مجالس و جلوس کے حقوق

۲۵۷۵۱ سعید بن ابی حسین کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گواہی کے لیے بلائے گئے ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور بولا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور ہم اس کی جگہ بیٹھ جائیں۔ اور یہ کہ آدمی کسی ایسے کپڑے سے (منہ وغیرہ) پونچھے جو اس کی ملکیت میں نہ ہو۔ رواہ ابو عبد اللہ البزری فی حدیثہ واخشی ان یكون تصحف بابی بکر فان الحدیث معروف من روايته

۲۵۷۵۲ سعید بن عبد الرحمن بن ربیع نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یوں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ ان کی ایک ٹانگ دوسری پر تھی۔

۲۵۷۵۳ نافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دھوپ میں دیر تک نہیں بیٹھو چونکہ دھوپ جلا کر (کھال) کا رنگ

تبدیل کر دیتی ہے کپڑے کو بوسیدہ کر دیتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو برا بھونچتا کرتی ہے۔ رواہ ابن اسنی و ابو نعیم
 ۲۵۷۵۳۔ حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کے
 جم غفیر کو اجازت دیتے ہو جب میرا خط تمہارے پاس پہنچے تو شرفاء اور بڑے لوگوں سے ابتدا کرو جب وہ اپنی مجلس میں بیٹھ جائیں پھر لوگوں کو
 اجازت دو۔ رواہ الدینوری

دھوپ میں بیٹھنے کی ممانعت

۲۵۷۵۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دھوپ میں بیٹھا دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دھوپ میں بیٹھنے
 سے منع کیا۔ اور کہا: نہ گندہ ذنی کا باعث بنتی ہے اور بد بو پھیلاتی ہے کپڑے بوسیدہ کرنی ہے اور پوشیدہ بیماری کو ظاہر کر دیتی ہے۔ رواہ الدینوری
 ۲۵۷۵۶۔ ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو شخص داخل ہوئے علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے تکیہ پھینکا، ان میں
 سے ایک تکیے پر بیٹھ گیا اور دوسرا زمین پر بیٹھنے والے سے کہا: کھڑے ہو جاؤ اور تکیے پر بیٹھو چونکہ عزت
 و شرف سے انکا صرف گدھا ہی کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و عبدالرزاق و قال هذا منقطع

۲۵۷۵۷۔ ”مسند براء بن عازب“ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے
 گزرے تو آپ نے فرمایا: اگر تم مجلس لگائے بیٹھے ہو تو سلام کا جواب دو، راستہ بناؤ اور مظلوم کی مدد کرو۔ رواہ الخطیب فی المتفق

۲۵۷۵۸۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ تھا آپ کی دائیں طرف ایک
 دیہاتی بیٹھا ہوا تھا جبکہ آپ کی بائیں طرف آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو دیہاتی سے عمر بھی تھا جب نبی کریم
 ﷺ دودھ پی کر فارغ ہوئے فرمایا: اے نوجوان! اگر تو اجازت دے تو میں دودھ سے پلا دوں؟ نوجوان بولا کیا یہ میرا حق ہے فرمایا: جی ہاں۔ عرض
 کیا: میں آپ کے تھوٹے سے اپنا حصہ ہرگز کسی کو نہیں دوں گا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے جام سے تھما دیا اور نوجوان نے دودھ پی لیا۔ رواہ الطبرانی

۲۵۷۵۹۔ ابوامامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ عصا کے سہارے ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ کے لیے کھڑے ہو گئے
 آپ نے فرمایا: عجیبوں کی طرح مت کھڑے ہو چنانچہ نبی تعظیماً ایک دوسرے کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رواہ ابن حویر
 ۲۵۷۶۰۔ ”مسند ابی ہریرہ“ رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

سبحانک اللہم و بحمدک اشهدان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک۔ رواہ ابن ابی شیبہ
 ۲۵۷۶۱۔ ”مسند ابی سعید“ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے کئی بار رسول کریم ﷺ کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات
 کہتے سنا ہے:

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین۔ رواہ ابن ابی شیبہ
 ۲۵۷۶۲۔ ابو طلحہ کی روایت ہے کہ ہم کونوں کھدروں میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس
 کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ٹیلوں پر یہ تمہاری کسی مجلسیں ہیں ٹیلوں پر مجلس قائم کرنے سے اجتناب کرو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کسی پریشانی
 کے لیے نہیں بیٹھے ہم مذاکرہ کرتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں فرمایا: جب یہ بات ہے تو مجلسوں کا حق ادا کرو۔ ہم نے عرض کیا: مجلسوں کا حق کیا
 ہے؟ فرمایا: نظر سے پہنچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھا کلام کرنا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان و ابن النجار

۲۵۷۶۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسواک کے بارے میں فرمایا! قوم میں جو بڑا ہوا سے دوپھر فرمایا کہ جبرئیل
 امین نے مجھے حکم دیا ہے کہ بڑے کو مسواک دو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۶۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ناپسند سمجھتے تھے کہ آدمی کو کھڑا کیا جائے اور اس کی جگہ کوئی دوسرا بیٹھے لیکن یوں

کہہ دے: کھسک جاؤ اور مجلس میں وسعت پیدا کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۶۵ عدی بن حاتم کی روایت ہے کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے عدی رضی اللہ عنہ کی طرف تکیہ پھینکا۔ لیکن عدی رضی اللہ عنہ زمین پر بیٹھ گئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ زمین میں بلندی کے طالب نہیں ہیں اور نہ فساد پھیلانا چاہتے ہیں عدی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ہم نے آپ کو عدی کے ساتھ عجیب سماں میں دیکھا ہے جبکہ ہم نے اس طرح کسی کو نہیں دیکھا۔ فرمایا: جی ہاں۔ یہ اپنی قوم کا سردار ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آجائے اس کا اکرام کرو۔

رواہ العسکری فی الامثال وابن عساکر

۲۵۷۶۶ ”منہ ربانی“ رسول کریم ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے تھے اور ٹیک نہیں لگاتے تھے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن حبان وابن عساکر والاضیاء

۲۵۷۶۷... مجاہد بن فرقد طرابلسی وانثله بن خطاب قرشی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی کریم ﷺ مسجد میں تھے جب آپ نے اس شخص کو دیکھا اپنی جگہ سے تھوڑے کھسک گئے وہ شخص بولا: یا رسول اللہ جگہ کھلی ہے آپ نے فرمایا: مومن کا حق ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو دیکھے تو اس کے لیے کھسک جائے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۷۶۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بیچینہ منورہ تشریف لائے میں دس سال کا تھا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔ میری مائیں مجھے آپ کی خدمت پر برا بھینتہ کرنی تھیں ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے اپنی ایک بکری کا دودھ دوہا اور اپنے گھر میں واقع کنویں کا پانی نکال کر کچی بنائی ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور ایک دیہانی دائیں طرف بیٹھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیا عمر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں بیٹھے تھے عمر رضی اللہ عنہ بولے: دودھ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دے دیں۔ لیکن آپ ﷺ نے اعرابی کو دودھ دیا اور فرمایا: دایاں تو دایاں ہے۔ رواہ ابن عساکر

چھینک اور چھینک کے جواب کا بیان

۲۵۷۶۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو فرشتے رب العالمین کہتے ہیں اور جب رب العالمین کہہ دے تو فرشتے یو حمک اللہ کہتے ہیں۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس چھینک ماری اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ فرمایا: کہو: الحمد للہ رب العالمین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اسے کیا کہیں فرمایا: تم اس کے جواب میں یو حمک اللہ کہو۔ چھینکنے والے نے کہا میں انھیں کیا اب دوں: فرمایا: تم کہو:

یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ فرمایا: الحمد للہ کہو، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اس کے لیے کیا کہیں فرمایا: تم ریحک اللہ کہو۔ عرض کیا! میں ان کے جواب میں کیا کہوں؟ فرمایا: تم کہو:

یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۷۲... ام سلمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے گھر کی ایک جانب میں چھینک ماری کہا: الحمد للہ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یو حمک اللہ پھر ایک اور نے گھر کی ایک جانب میں چھینک ماری اس نے کہا: الحمد للہ رب العالمین حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اس شخص پر نود رہے آگے بڑھ گیا۔ رواہ ابن جریر ولا باسن بسندہ

۲۵۷۷۳... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ: اس

کے جواب میں یو حمک اللہ کہا جائے اور چھینکے والا کہے: یہ یدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۴ ابن علاء، عبد اللہ بن شحر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک ماری وہ بولا: السلام علیک! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وعلی علیک وعلی امیک۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب کسی کو چھینک آئے وہ کیا کہے؟

اسے الحمد للہ کہنا چاہئے اور لوگوں کو یو حمک اللہ کہا جائے اور چھینکے والا کہے: یغفر اللہ لکم۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان
۲۵۷۷۵ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بات کے وقت ایک بار چھینک آجانا میرے نزدیک شاہد عدل سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ حکیم

۲۵۷۷۶ معاویہ بن حکم کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت سارے امور اسلام آپ سے سیکھے من جملہ ان میں سے ایک بات یہ بھی مجھے سکھائی گئی کہ جب مجھے چھینک آئے تو میں الحمد للہ کہوں اور جب کوئی چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یو حمک اللہ کہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۷۷ ”مسند سالم بن عبید الجمعی“ ہلال بن یوسف کی روایت ہے کہ میں سالم بن عبید کے ساتھ ایک سفر میں تھا لوگوں میں سے ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: السلام علیکم، سالم بن عبید نے کہا: علیک وعلی امک پھر کہا: شاید تم نے میری کہی بات کو کچھ واہی سمجھا ہے اس شخص نے کہا: جی ہاں میں چاہتا ہوں کہ تم نے میری ماں کا خیر وشر میں ذکر نہ کیا ہو تا سالم بن عبید نے کہا: میں نے تم سے وہی بات کہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: السلام علیکم، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علیک وعلی امک۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے وہ کہے: الحمد للہ رب العالمین۔ یا کہے: الحمد للہ علی کل حال اور اس کے پاس جو لوگ ہوں وہ کہیں یو حمک اللہ اور چھینکے والا جواب میں کہے: یغفر اللہ لنا ولکم۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل و الترمذی و ابن جریر و ابن اسنی و الطبرانی و الحاکم و البیہقی فی شعب الایمان و الضیاء
۲۵۷۷۸ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ ابی رافع کی سند سے حدیث مروی ہے ابورافع کہتے ہیں! میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے گھر سے نکلا ان دنوں آپ کا گھر مسجد ہی تھی، ہم بیچ میں آئے رسول اللہ ﷺ نے چھینک ماری آپ کا کافی دیر کے رہے میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے کوئی بات کہی ہے جو میں نہیں سمجھ سکا۔ فرمایا! جی ہاں: میرے پاس جبرئیل امین آئے اور مجھے خبر دی ہے کہ جب تمہیں چھینک آئے تو کہو: الحمد للہ ککرمہ و الحمد للہ کعز جلالہ فرمایا کہ: رب تبارک و تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے بندے نے سچ کہا اس کی بخشش ہو چکی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

چھینک پر الحمد للہ کہنا

۲۵۷۷۹ عبد اللہ بن جعفر کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اگر آپ سے یو حمک اللہ کہا جاتا تو آپ کہتے: یدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۰ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس اس خیال سے چھینکتے تھے کہ آپ یرحمک اللہ کہیں۔ چنانچہ آپ یوں فرماتے تھے: یہ یدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۱ مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک اشرف و علی تھا جو شریف تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ نہ کہا رسول اللہ ﷺ نے یو حمک اللہ بھی نہ کہا۔ پھر دوسرے نے چھینک ماری اس نے الحمد للہ کہا، اور جواب میں رسول اللہ ﷺ نے یو حمک اللہ بھی کہا۔ شریف شخص بولا: میں نے چھینک ماری آپ نے جواب میں یو حمک اللہ نہیں کہا جبکہ اس نے چھینک ماری اور آپ نے یو حمک اللہ کہا۔ فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تھا میں نے تجھے بھلا دیا۔ اس نے اللہ کو یاد کیا میں نے بھی اسے یاد کیا۔ رواہ ابن شاہین

۲۵۷۸۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے چنانچہ جب کوئی شخص جمائی

لیتے ہوئے ہاھا کرتا ہے، یہ شیطان ہوتا ہے جو اس کے پیٹ میں ٹس رہا ہوتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۵۷۸۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا انھیں چھینک آئی اللہ

تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو الہام کیا کہ ہو: الحمد لله، رب تعالیٰ نے ان سے کہا: تمہارے رب نے تمہارے اوپر رحم کر دیا۔ پس یہی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: فرشتوں کے پاس آؤ اور انھیں سلام کرو چنانچہ آدم علیہ السلام فرشتوں کے پاس آئے اور کہا: السلام علیکم، فرشتوں نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ چنانچہ فرشتوں نے رحمة اللہ کا اضافہ کر کے جواب دیا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک زیادہ

شریف تھے چنانچہ شریف نے چھینک ماری اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی نبی کریم ﷺ نے اسے یسر حمک اللہ بھی نہ کہا پھر دوسرے نے چھینک ماری

نبی کریم ﷺ نے اسے جواب میں یسر حمک اللہ کہا۔ شریف بولا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے چھینک ماری آپ نے یسر حمک اللہ نہیں کہا جبکہ

اس نے چھینک ماری آپ نے یسر حمک اللہ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا ہے میں نے بھی اس کو یاد کیا تم اللہ تعالیٰ کو بھول

گئے میں بھی تمہیں بھول گیا۔ رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو چھینک آئی آپ اپنی آواز دہیسی کر لیتے اور ہاتھ سے یا کپڑے

سے منہ ڈھانپ لیتے تھے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں زور سے چھینکنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے بھائی کو تین مرتبہ چھینکنے پر یسر حمک اللہ کہا اگر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے۔

رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۲۳۔

۲۵۷۸۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث مذکورہ بالا کو معنی نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے تھے۔

رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان

چھینک کے وقت منہ ڈھانپنا

۲۵۷۸۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ چھینک مارتے تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے تھے اور اپنی ہتھیلیاں آبروؤں پر

رکھ دیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۹۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد لله علی کل حال۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۹۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک زیادہ عزت مند اور شریف سمجھا

جاتا تھا شریف نے چھینک ماری اور الحمد لله نہ کہا: نبی کریم ﷺ نے یسر حمک اللہ بھی نہ کہا۔ دوسرے نے چھینک ماری اور اس نے الحمد

لله کہا نبی کریم ﷺ نے بھی اسے یسر حمک اللہ کہا۔ عزت مند بولا: مجھے آپ کے پاس چھینک آئی لیکن آپ نے مجھے جواب نہیں دیا جبکہ اس نے

چھینک ماری اور آپ نے اسے جواب دیا: آپ نے فرمایا: اس نے اللہ کو یاد کیا میں نے بھی اسے یاد کیا تو اللہ کو بھول گیا میں بھی تجھے بھول گیا۔

رواہ ابن النجار

۲۵۷۹۲ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب چھینک آتی اور ان سے کہا جاتا ہے: حمک اللہ آپ ﷺ کہتے:

یرحمنا اللہ وایاکم وغفر لنا ولکم۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس مسلمان اور یہود جمع تھے دونوں جماعتوں نے آپ کو چھینکنے پر یہو حمک اللہ کہا۔ اور آپ نے مسلمانوں کو جواب میں یہ کلمات کہے:

یغفر اللہ لکم ویرحمنا وایاکم۔

اور یہود کے لئے یہ کلمات کہے:

یہدیکم اللہ ویصلح بالکم

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال تفرد به عبد اللہ بن عبد العزیز بن ابی داؤد عن ابیہ وهو ضعیف

۲۵۷۹۴ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اس نے الحمد للہ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم

نے بخل کیا ہے جب تم نے اللہ کی حمد کی وہاں نبی کریم ﷺ پر درود کیوں نہیں بھیجا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۵ ضحاک بن قیس شکر کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: الحمد لله رب

العالمین۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے: اگر تم مکمل کر دیتے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج دیتے تو اچھا ہوتا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۶ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں ایک شخص نے چھینک ماری اس نے کہا الحمد لله وسلام علی رسولہ، ابن عمر

رضی اللہ عنہما بولے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی تعلیم یوں نہیں دی آپ نے ہمیں یوں تعلیم دی ہے کہ ہم کہیں: ان الحمد لله علی کل حال

رواہ البیہقی وقال: اسنادان الاولان اصح من هذا فان فيه زياد بن الربيع وفيهما دلالة على خطاء روايته وقد قال النجار فيه نظر

۲۵۷۹۷ ابراہیم نخعی کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہو حمک اللہ اور سلام سے چھینک کا جواب دیتے تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں: چونکہ

اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۹۸ قتادہ کہتے ہیں کہ جب چھینکنے والے کو لگا تار چھینک آنے لگیں تو تین مرتبہ چھینکنے پر اسے جواب دیا جائے۔

رواہ عبد الرزاق والبیہقی فی شعب الایمان ومالك

۲۵۷۹۹ عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی چھینکے اسے یہو حمک اللہ سے جواب

دو۔ وہ پھر چھینکے اسے جواب دو وہ اگر پھر چھینکے اسے جواب دو وہ اگر پھر چھینکے تو کہو: تو زکام زدہ ہے۔ عبد اللہ بن

ابی بکر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں یہ بات تیسری بار کے بعد کہنا ہے یا چوتھی بار کے بعد۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۸۰۰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں: جس شخص نے ہر چھینک پر جو اس نے سنی: الحمد لله رب العالمین علی کل حال کہا۔ وہ

ڈاڑھ کا درد اور کان کا درد کبھی محسوس نہیں کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و النجار کافی الادب المفرد وابن اسنی وابو نعیم فی الطب

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد مجموعہ ۲۶۷

۲۵۸۰۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: کیا تمہیں بشارت نہ دوں۔ عرض کیا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر نذر جائیں۔ فرمایا: یہ جبرئیل امین ہیں انہوں نے مجھے اللہ تعالیٰ سے

خبر دی ہے کہ جو شخص لگا تار تین مرتبہ چھینکتا ہے اللہ یہ کہ ایمان اس کے دل میں رچ بس جاتا ہے۔ رواہ الدیلمی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الترمذیہ ۳۰۹۲۔

۲۵۸۰۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب انسان کو چھینک آئے اسے چاہیے کہ کہے: الحمد لله جب اس سے یہو حمک

اللہ کہا جائے تو وہ کہے: یغفر اللہ لك۔ رواہ ابن جریر

چوتھی کتاب.....حرف صاد

کتاب الصيد.....از قسم اقوال

۲۵۸۰۳ جب تم نے بغیر پر کے تیر سے شکار کیا اور تیر نے شکار کو زخمی کر دیا تم اسے کھا سکتے ہو اگر تیر چوڑائی کے بل شکار کو لگا ہے (اور شکار

مر گیا ہے) اسے مت کھاؤ چونکہ وہ موقوفہ کے حکم میں ہے۔ رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ عن عدی بن حاتم

فائدہ:.....موقوفہ اس جانور کو کہتے ہیں جو غیر دھار دار چیز سے مارا جائے خواہ وہ لکڑی ہو یا پتھر اور پھر اس جانور کو زخم نہ کیا جائے۔

۲۵۸۰۴ جب تم (اللہ کا نام لے کر کسی شکار پر) اپنا تیر چلاؤ اور پھر وہ (شکار تیر کھا کر) تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے اور پھر وہ تمہارے

ہاتھ لگ جائے تم اسے کھا سکتے ہو جب تک اس میں بد بونہ پیدا ہو جائے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ثعلبہ

۲۵۸۰۵ جب تم نے شکار کو (اللہ کا نام لے کر) تیر مارا اور پھر تم نے اسے تین راتیں گزرنے کے بعد پایا اور اس حالیکہ تمہارا تیر شکار میں

پیوست تھا تو شکار کھا سکتے ہو جب تک اس میں بد بونہ پیدا ہو جائے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ثعلبہ

۲۵۸۰۶ جہاں تک تم نے اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا ہے سو اگر تمہیں ان برتنوں کے علاوہ اور برتن مل سکیں تو پھر ان کے برتنوں میں

مت کھاؤ اور اگر دوسرے (متبادل) برتن نہ مل سکیں تو پھر ان کو اچھی طرح دھو کر ان میں کھا لو یہی شکار کی بات تو جس جانور کو تم نے اپنے تیر

سے شکار کیا ہے اور اللہ کا نام لیا ہے اسے کھا لو اسی طرح جس جانور کو تم نے تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا ہے اور اللہ کا نام لیا ہے (کتا

چھوڑتے وقت) تو اس کو بھی کھا لو اور جو شکار تم نے غیر تربیت یافتہ کتے سے کیا پھر تم نے اسے اس حالت میں (زندہ) پایا کہ تم ہاتھ سے

اسے ذبح کر لو تو وہ شکار کھا سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی ثعلبہ

۲۵۸۰۷ جس شکار کو تیر دھار کی جانب سے لگا ہے (کہ شکار زخمی ہو گیا ہے) اسے کھا لو اور جس شکار کو تیر چوڑائی کے بل لگا ہے پھر شکار مر گیا

تو وہ موقوفہ کے حکم میں ہے اسے مت کھاؤ۔ رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عدی بن حاتم

فائدہ:.....موقوفہ وہ جانور ہوتا ہے جو مہلک ضرب لگنے سے مر جائے اور پھر ذبح اختیاری نہ ہو سکے وہ حرام ہے۔

۲۵۸۰۸ (تربیت یافتہ کتا) جو شکار تمہارے پاس پکڑ کر لائے اسے کھا لو۔ رواہ الترمذی عن عدی بن حاتم

۲۵۸۰۹ تمہارے پاس جو سدھایا ہوا کتا یا باز ہے پھر تم نے اسے شکار پر چھوڑ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا ہے تو کتا یا باز جو شکار تمہارے

پاس پکڑ لائے وہ کھا لو۔ رواہ ابو داؤد عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۰ اے ابو ثعلبہ! ہر وہ شکار جو تمہارے تیر کمان یا تربیت یافتہ کتے یا تمہارے ہاتھ سے تمہاری گرفت میں آجائے خواہ اسے ذبح کیا ہو یا نہ

کیا ہو اسے کھا لو۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ثعلبہ

۲۵۸۱۱ جب تم نے اپنا تربیت یافتہ کتا چھوڑا اس نے شکار کو مار دیا وہ شکار کھا لو اور اگر کتا شکار میں سے کھالے اسے مت کھاؤ چونکہ

(درحقیقت) کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے اور اگر تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ تب بھی شکار مت کھاؤ چونکہ اللہ کا نام

لے کر تم نے اپنا کتا چھوڑا ہے دوسرے کتے پر اللہ کا نام نہیں لیا۔ رواہ البخاری ومسلم عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۲ جب تم شکار پر اپنے تربیت یافتہ کتے چھوڑو اور (چھوڑتے وقت ان پر) اللہ کا نام لے لو تو جو شکار کتے پکڑ کر لائیں وہ کھا لو اگر چہ کتے

شکار کو جان سے ماریں کیوں نہ ڈالیں ہاں البتہ اگر کتے نے شکار میں سے کھا لیا ہے تو مجھے خوف ہے کہ کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے (اس

صورت میں شکار نہ کھاؤ) اگر تمہارے کتوں کے ساتھ اور کتے بھی مل گئے ہیں تب بھی شکار نہ کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے شکار مارا

ہے اگر تم نے شکار کو تیر مارا اور پھر شکار ایک یا دو دونوں کے بعد تمہارے ہاتھ لگے اور اس پر تمہارے تیر کے علاوہ اور کوئی نشان نہ ہو تم وہ شکار کھا سکتے

ہوا اگر شکار (تیر لگنے) کے بعد پانی میں جا پڑے اسے مت کھاؤ۔ رواہ البخاری و مسلم عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۳ جب تم اپنا کتا شکار پر چھوڑو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لو، اگر کتے نے تمہارے پاس شکار پکڑ لیا ہے اور تم نے اسے زندہ پایا ہے تو اسے ذبح کر لو اگر تم نے شکار کو مردہ پایا اور اسے کھا لیا کتے نے اس میں سے کھایا نہیں تو اسے کھا سکتے ہو۔ اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کا کتا بھی پاؤ اور اسے کھا لیا کتہ شکار مردہ ہو چکا ہے تو اسے مت کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ ان کتوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے اور اگر تم شکار پر تیر مارو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اگر شکار تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے اور پھر تمہارے ہاتھ لگے اور اس پر صرف تمہارے تیر کا اثر ہو تو چاہو اسے کھا لو اگر شکار کو پانی میں ڈوبا ہو یا وہ تو مت کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں آیا کہ پانی نے اسے قتل کیا ہے یا تمہارے تیر نے اسے قتل کیا ہے۔

رواہ مسلم و النسائی عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۴ جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا ہو کتا جو شکار پکڑ کر لائے اسے کھا لو اگر چہ شکار کو جان سے مار ڈالے اگر تم نے غیر تربیت یافتہ کتا شکار پر چھوڑا ہو اور شکار کو زندہ پا کر تم نے اسے ذبح کر لیا تو اسے بھی کھا لو وہ شکار بھی کھا لو جو تیر سے تمہارے ہاتھ لگے اور اگر چہ شکار مر ہی کیوں نہ جائے اور تیر مارتے وقت اللہ کا نام لیا کرو۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و أصحاب السنن الاربعة عن ابی ثعلبة

۲۵۸۱۵ ہر وہ شکار جو (تمہارے کتے یا تیر کی وجہ سے) تمہاری آنکھوں کے سامنے مرجائے اسے کھا لو اور جو تمہاری آنکھوں سے اوجھل ہو کر مرجائے اسے چھوڑ دو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
کلام: احیاء میں سے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھنے الاحیاء ۳۱۳ وضعیف الجامع ۳۱۹۔
۲۵۸۱۶ ہر وہ شکار جو تمہارے تیر کمان سے ہاتھ لگے اسے کھا لو۔

رواہ احمد بن حنبل عن عقبہ بن عامر و حذیفہ بن الیمان و احمد بن حنبل و ابو داؤد و عن ابن عمرو و ابن ماحہ عن ابی ثعلبة الخشعی

اکمال

۲۵۸۱۷ جب تم اپنے کتے کو اس حالت میں پاؤ کہ وہ نصف شکار کھا چکا ہو تو وہ شکار کھا لو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة وضعفه عن سلمان
۲۵۸۱۸ جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو اور وہ شکار کو کھالے تو بقیہ شکار کو مت کھاؤ چونکہ کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے اگر کتا چھوڑا اور شکار کو مار دیا لیکن خود کتے نے نہیں کھایا تم اسے کھا لو چونکہ کتے نے شکار اپنے مالک کے لیے پکڑا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۱۸۷۔

۲۵۸۱۹ جو تیر نوک کی طرف سے شکار کو لگے اسے کھا لو اور جو تیر چوڑائی کے بل لگے اور شکار مرجائے تو وہ موقوفہ کے حکم میں ہے اسے نہ کھاؤ۔

رواہ البخاری و مسلم و الترمذی عن عدی بن حاتم

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے بے پر کے تیر سے کیے ہوئے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ اس پر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔

۲۵۸۲۰ جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے تیر نے شکار کو قتل کیا ہے اور شکار میں کسی درندے کا اثر نہ دیکھو تو وہ کھا سکتے ہو۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن عدی بن حاتم

۲۵۸۲۱ جو شکار تمہارے تیر کمان سے ہاتھ لگے اسے کھا لو اگر چہ وہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے بعد ازاں تم اس میں تیر یا پھل کا اثر نہ دیکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابی ثعلبة

۲۵۸۲۲ باز جو شکار تمہارے پاس پکڑ لائے اسے کھا لو۔ رواہ الترمذی عن عدی بن حاتم

عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔
 ۲۵۸۲۳ جو شکار تمہارے تیر کمان سے یا ہاتھ سے تمہاری گرفت میں آئے اسے کھا لو عرض کیا گیا: ذبح کیا ہو یا بغیر ذبح کیے؟ فرمایا: ذبح کیا ہوا بھی اور جو ذبح نہ بھی کیا ہو وہ بھی۔ عرض کیا گیا اگر شکار میری نظروں سے اوجھل ہو جائے فرمایا: اگر تمہاری نظروں سے غائب ہو جائے جب تک اس میں سے بدلو نہ آئے اسے کھا لو۔ یا اس میں کسی اور کے تیر کا نشان نہ دیکھ لو۔ رواہ حمد بن حنبل عن ابن عمرو
 شاید حشرات الارض نے اسے قتل کر دیا ہو اور شکاری سے غائب ہو گیا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی زین

کتاب الصيد..... از قسم افعال

۲۵۸۲۳ زر بن حبیش کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے: اے لوگو! ہجرت کرو اور مہاجرین کی مشابہت مت کرو اور خرگوش کو ڈنڈے یا پتھر سے مارنے سے اجتناب کرو کہ پھر سے کھانے لگ جاؤ۔ البتہ نیزے اور تیر سے شکار کرو۔

رواہ عبد الرازق و ابو عیند فی الغریب و ابن سعد و الطبرانی و الحاکم و البیہقی و ابن عساکر
 ۲۵۸۲۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خرگوش کو ڈنڈے اور پتھر سے مارنے سے اجتناب کرو البتہ نیزے اور تیر سے خرگوش کا شکار کرو۔

رواہ ابن عساکر
 ۲۵۸۲۶ ”مسند سمرہ بن جندب“ اللہ تعالیٰ نے شکار حلال کیا ہے اور شکار کرنا اچھا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ عذر قبول کرنے کا زیادہ حقدار ہے مجھ سے پہلے بہت سارے رسول گزرے ہیں جو شکار کرتے تھے یا شکار کی طلب میں نکلتے تھے۔ جب تم رزق کی طلب میں ہو اور تمہارے دل میں باجماعت نماز کی محبت موجزن ہو لیکن جماعت سے پیچھے رہ جاؤ تمہیں اس حال میں جماعت کی محبت کافی ہے۔ اسی طرح شرکاء جماعت کی محبت اور ذکر اللہ کی محبت اور ذکر کرنے والوں کی محبت تمہیں کافی ہے اپنے لیے اور اپنے اہل و عیال کے لیے حلال رزق طلب کرو چونکہ یہ نبی سبیل اللہ جہاد ہے جان لو! اللہ تعالیٰ کی مدد نیکو کار تاجروں کی جماعت میں ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن امیہ

کتاب الصلح..... از قسم اقوال

۲۵۸۲۷ جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو راستے کو سات ذراع مقرر کر لو۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابی ہریرہ و احمد بن حنبل و ابن ماجہ و البیہقی فی السنن عن ابن عباس
 ۲۵۸۲۸ راستے کی حد سات ذراع (ہاتھ) ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

اکمال

۲۵۸۲۹ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زمین میں راستے پر جھگڑا کیا تو آپ ﷺ نے سات ذراع کا فیصلہ کیا ہے۔

رواہ البخاری عن ابی ہریرہ

۲۵۸۳۰ جب تم راستے میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ذراع مقرر کر لو۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و قال حسن صحیح عن ابی ہریرہ و البیہقی عن ابن عباس

۲۵۸۳۱ جب تم راستے میں اختلاف کرنے لگو تو سات ذراع راستے مقرر کر لو اور جو شخص عمارت بنائے وہ ستون دیوار کے ساتھ رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل و البیہقی عن ابن عباس

۲۵۸۳۲ جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو راستے کو سات ذراع (ہاتھ) ناپ کر مقرر کر لو اور اس سے کم مت رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۸۳۳ جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو راستے کو سات ذراع مقرر کر لو پھر عمارت کھڑی کرو۔

رواہ عبدالرزاق عن عکرمۃ من سلا

کتاب الصلح از قسم افعال

۲۵۸۳۴ ابو قلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے آمد و رفت والے راستے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: ایسا راستہ سات ذراع مقرر کر لو۔ رواہ عبدالرزاق

حرف ضاد کتاب الضیافہ از قسم اقوال

اس میں تین (۳) تفصیلیں ہیں۔

پہلی فصل ضیافت (مہمان نوازی) کی ترغیب کے بیان میں

۲۵۸۳۵ مہمان اپنا رزق ساتھ لے کر آتا ہے۔ میزبانوں کے گناہوں کو بے کر کوچ کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

رواہ ابو الشیخ عن ابی الدرداء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التمیز ۱۵ ضعیف الجامع ۳۶۰۴

۲۵۸۳۶ جب مہمان کسی قوم کے پاس آتا ہے وہ اپنے رزق کے ساتھ آتا ہے اور جب واپس جاتا ہے تو میزبانوں کی گناہوں کی مغفرت کے ساتھ جاتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۷ التمیز ۱۵

۲۵۸۳۷ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے ان کے پاس مہمان کو بطور ہدیہ بھیجتا ہے وہ ان کے پاس اپنا رزق لے کر جاتا ہے،

جب کوچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اہل خانہ کی مغفرت کر دی ہوتی ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب و ابو نعیم فی المعرفة والضيافہ عن ابی قریظہ

۲۵۸۳۸ آسمان کی طرف سب سے زیادہ جلدی پہنچنے والا صدقہ یہ ہے کہ آدمی عمدہ کھانا تیار کرے پھر اپنے دوستوں کو دعوت دے۔

رواہ ابن ابی الدنيا فی کتاب الاخوان عن حیان بن جبلة ابی جبلة

کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۸۶۔

۲۵۸۳۹ مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان بھوکوں کو کھانا کھلائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۱۳

۲۵۸۴۰ مہمان نوازی ہر مسلمان کا حق ہے جو مہمان کسی شخص کے فناء میں صبح کرتا ہے وہ اس پر دین قرض ہوتا ہے، اگر چاہے تو چکا دے نہ چاہے تو چھوڑ دے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ عن المقدم ابی کریمہ

۲۵۸۴۱ کھانا کھلاؤ اور عمدہ کلام کرو۔ رواہ الطبرانی عن الحسن بن علی

- ۲۵۸۴۲ کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن حارث
- ۲۵۸۴۳ بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرامی والے گھر والوں سے محبت کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف عن ابن جریج معضلاً
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۲۰
- ۲۵۸۴۴ فرشتے لگاتار اس شخص کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں جس کا دسترخوان جب تک لگا رہتا ہے۔ رواہ الحکیم عن عائشہ
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۹۰
- ۲۵۸۴۵ بہت بری قوم ہے وہ جس کے پاس مہمان نہ آتے ہوں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عقبہ بن عامر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۲۲ و ضعیف الجامع ۲۳۵۴
- ۲۵۸۴۶ تم میں بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔ رواہ ابو یعلیٰ والحاکم عن صہیب
- ۲۵۸۴۷ اس گھر کی طرف بھلائی جلدی سے آتی ہے جس میں کھانا کھایا جا رہا ہو۔ رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۳۳ و ضعیف الجامع ۲۹۵۱
- ۲۵۸۴۸ خیر و بھلائی سخاوت والے گھر کی طرف چھری کے اونٹ کی کوہان کی طرف پہنچنے سے زیادہ جلدی پہنچتی ہے۔
- رواہ ابن عساکر عن ابی سعید
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۵۵
- ۲۵۸۴۹ جس گھر والوں کو بھی نرمی عطا کی جاتی ہے انہیں ضرور نفع پہنچاتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر
- ۲۵۸۵۰ جس شخص نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اسے سیر کر دیا اللہ تعالیٰ اسے سات خندقوں کی مسافت کے برابر دوزخ سے دور کر دیتے ہیں ہر خندق کی مسافت سات سو سال کے برابر ہے۔ رواہ النسائی والحاکم عن ابن عمرو
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۰
- ۲۵۸۵۱ جس شخص نے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۲۔
- ۲۵۸۵۲ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو اس کی پسندیدہ چیز کھلائی اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔
- رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۶۷ و التعقبات ۳۷۔
- ۲۵۸۵۳ جس شخص نے مسلمان کے لیے کوئی جانور ذبح کیا وہ اس کے لیے دوزخ سے خلاصی کا ذریعہ بنے گا۔ رواہ الحاکم فی تاریخ عن جابر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۸۱ و الامتناہیہ ۸۶۸۔
- ۲۵۸۵۴ جو شخص میزبان نہ بنتا ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی شعب الایمان عن عقبہ بن عامر
- ۲۵۸۵۵ انہیں کھانا سے کھلاؤ جس سے تم محض اللہ کے لیے محبت کرتے ہو۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن الضحاک مرسل
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۸۲۔

اکمال

- ۲۵۸۵۶ مہمانوں کا اکرام کرو، مہمانوں کی مہمان نوازی کرو چونکہ جبرئیل امین گھر والوں کا رزق لے کر آتے ہیں۔
- رواہ الدیلمی عن ابن عباس وفیہ عمر و بن ہارون

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۶-۱۹۷ء و مختصر المقاصد ۱۴۱

۲۵۸۵۷: جس شخص نے چار مسلمانوں کی مہمانداری کی اور ایسے کھانے سے ان کی غمخواری کی جس سے اپنے گھر والوں کو غمخواری کرتا ہے ان کے کھانے اور پینے کے سامان میں اور پہننے میں۔ گویا اس نے ایک غلام آزاد کر دیا۔ رواہ ابو الشیخ عن انس

۲۵۸۵۸: میری امت کی بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں اور ریا کاری و شہرت مقصود نہ ہو اور جس شخص نے دکھلاوے اور شہرت کے لئے کھانا کھلایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ میں آگ بھری گا حتیٰ کہ حساب کتاب سے فارغ ہو جائے۔

رواہ الدیلمی عن عائشة

۲۵۸۵۹: تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں۔ رواہ ابن زنجویہ عن صہیب

فصل دوم..... آداب ضیافت کے بیان میں

۲۵۸۶۰: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، مہمان کے ساتھ تکلف اور احسان کرنے کا زمانہ ایک دن اور ایک رات ہے مہمانداری کرنے کا زمانہ تین دن ہیں۔ تین دن کے بعد جو دیا جائے وہ صدقہ اور خیرات ہوگا، مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن کے بعد میزبان کے ہاں ٹھہرے حتیٰ کہ میزبان خود اسے گھر سے نکالنے پر مجبور ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و اصحاب السنن الاربعہ عن ابی شریح

۲۵۸۶۱: مہمانداری کا عرصہ تین دن ہیں اس سے زیادہ صدقہ ہے اور ہر اچھائی صدقہ ہے۔ رواہ البزار عن ابن مسعود

۲۵۸۶۲: مہمانداری کا زمانہ تین دن ہیں، اس کے بعد صدقہ ہے۔ رواہ البخاری عن ابی شریح و احمد بن حنبل و ابو داؤد عن ابی ہریرہ

۲۵۸۶۳: مہمان نوازی تین دن تک ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ عن ابی سعید و البزار عن ابن عمرو و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۵۸۶۴: مہمان نوازی تین راتوں تک ہے اور یہ حق لازم ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہوگا۔

رواہ البورددی و ابن قانع و الطبرانی و الضیاء عن التلب بن ثعلبہ

۲۵۸۶۵: مہمان نوازی تین دن تک ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے مہمان پر واجب ہے کہ تین دن کے بعد چلا جائے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف عن ابی ہریرہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۵۳ و ضعیف الجامع ۳۶۰۱۔

۲۵۸۶۶: مہمان داری تین دن تک ہے اس سے زیادہ بھلائی اور احسان ہے۔ رواہ الطبرانی عن طارق بن اشیم

۲۵۸۶۷: مہمان نوازی اونٹ پالنے والوں پر واجب ہے اور اہل بیہوشی پر واجب نہیں۔ رواہ القضاعی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعہ ۶۷۶ و تحذیر المسلمین ۱۳۲

۲۵۸۶۸: روزہ دار کا تحفہ تیل اور خوشبو ہے۔ رواہ الترمذی و البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۱۳ و ضعیف الترمذی ۱۳۱

۲۵۸۶۹: ملاقات کرنے والے روزہ دار کا تحفہ یہ ہے کہ اس کی داڑھی کو سنوار دیا جائے اس کے کپڑوں کو دھونی دے دی جائے اور قمیص میں ہن

لگا دیئے جائیں روزہ دار عورت کا تحفہ یہ ہے کہ اس کے سر میں کنگھی کر دی جائے اس کے کپڑوں کو دھونی دے دی جائے اور ہن لگا دیئے جائیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۰۳ و الضعیفہ ۱۷۸۹

- ۲۵۸۷۰ ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں جبکہ بلال کا رزق جنت میں بچا پڑا ہے اے بلال! اگر تم جانو تو سمجھ لو کہ روزہ دار کے بدن کی ہڈیاں تسخیر کرتی ہیں اور جب تک اس کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن بریدۃ
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۳۔
- ۲۵۸۷۱ سنت میں سے ہے کہ (میزبان) شخص مہمان کو رخصت کرنے کے لئے دروازے تک آئے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۲۷۷ و ضعیف الجامع ۱۹۹۶
- ۲۵۸۷۲ آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ رواہ الدیلمی فی مستند الفردوس عن ابن عباس
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶۳۔
- ۲۵۸۷۳ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی (سواری کی) رکابیں پکڑیں اور اسے اپنے بھائی سے نہ کوئی لالچ لےتھی اور نہ کوئی خوف تھا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۸۶۔

مہمان کے ساتھ کھانا کھانا

- ۲۵۸۷۴ اپنے مہمان کے ساتھ کھانا کھایا کرو چونکہ مہمان تنہا کھانا کھانے سے شرماتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ثویبان
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۰۸
- ۲۵۸۷۵ مہمان کے لیے تکلف مت کرو۔ رواہ ابن عساکر عن سلمان
فائدہ: تکلف کا معنی بناوٹ و نمائش ہے یعنی مہمان کی لیے دکھلاؤ اور نمائش کرنا تکلف ہے۔
- ۲۵۸۷۶ کوئی شخص بھی اپنے مہمان کے لیے اپنی قدرت سے زیادہ تکلف نہ کرے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن سلیمان
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۶۷۷ اور الفوائد المجموعۃ ۲۲۸۔
- ۲۵۸۷۷ مہمان کے لیے تکلف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔
رواہ الحاکم عن مسلمان و رواہ البخاری فی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب ما یکرہ من کثرۃ السؤال و تکلف ما لا ینبغیہ
۲۵۸۷۸ کسی کو اس وقت تک کھانے کی دعوت نہ دو جب تک وہ سلام نہ کرے۔ رواہ الترمذی عن حباب
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۷ و ضعیف الترمذی ۵۱۰
- ۲۵۸۷۹ تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ ہم نے تمہاری وجہ سے بکری ذبح کی ہے ہماری ایک سو بکریاں ہیں، ہم نہیں چاہتے کہ سو سے زیادہ بکریاں ہونے
پائیں، چنانچہ چرواہا جب نو مولود بکری کا بچلا تا ہے اس کی جگہ ہم ایک بکری ذبح کر لیتے ہیں۔ رواہ ابو داؤد و ابن حبان عن لقیط بن صبرۃ

اکمال

- ۲۵۸۸۰ سب سے پہلے جس نے مہمان نوازی کا فریضہ انجام دیا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔
رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف و ابن حبان عن ابی ہریرۃ
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۱۲۶۰
- ۲۵۸۸۱ محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے جس سے تم محبت کرتے ہو اپنے کھانے سے اس کی مہمان نوازی کرو۔
رواہ ابن المبارک فی الزهد عن الضحاک مرسلًا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۳۸۶۔

۲۵۸۸۲ جس سے تم محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہو اپنے صاف و شفاف کھانے سے اس کی مہمان نوازی کرو۔

رواہ ہناد عن الضحاک

۲۵۸۸۳ .. جان لو اے براء! آدمی جب اپنے بھائی کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایسا معاملہ کرتا ہے اس سے وہ نہ کسی بدلے کا خواستگار ہوتا ہے اور نہ کسی قسم کی بجا آدمی شکر کا طالب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے گھر تک دس فرشتے بھیج دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر کرتے رہتے ہیں اور مالک مکان کے لیے پورا سال استغفار کرتے رہتے ہیں جب سال پورا ہو جاتا ہے اس کے لیے ان فرشتوں جیسی عبادت لکھ دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت خلد کے طیبات میں سے عطا فرمائے اور ایسی بادشاہت سے عطا فرمائے جو نہ ختم ہونے والی ہے۔

رواہ ابو نعیم فی التحلیۃ عن انس

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حضرت براء بن عازب سے ملاقات ہوئی کہا: اے میرے بھائی آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ کہا: میں ستوا اور کھجوریں کھانا چاہتا ہوں چنانچہ انھیں پیٹ بھر کر کھلانے پر حضرت براء رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۸۸۴ سنت میں سے ہے کہ تم مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک چلو۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال فی اسنادہ ضعف وابن النجار عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۲۲

۲۵۸۸۵ مہمان نوازی کی سنت میں سے ہے کہ گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ چلا جائے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المنتہیۃ ۱۷۲

۲۵۸۸۶ گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ چلنا سنت میں سے ہے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ والحافظ ابو سعید السمان فی معجم شیوخہ وابن النجار عن انس

۲۵۸۸۷ سنت میں سے ہے کہ آدمی مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک چلے۔ رواہ ابن اسنی فی کتاب الصیافۃ عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاحاظ ۶۳۹

۲۵۸۸۸ تم میں سے جو شخص دو آدمیوں کے لیے کھانا تیار کرے وہ تین کے لیے کافی ہوتا ہے یا تین کے لیے کھانا تیار کیا ہو تو وہ چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔ یا چار کے لیے تیار کیا ہو کھانا پانچ کے لیے کافی ہوتا ہے اسی طرح تعداد کے اعتبار سے آگے بھی۔ رواہ الطبرانی عن سمرۃ

۲۵۸۸۹ آدمی اس وقت تک نہ کھڑا ہو جب تک دسترخوان نہ اٹھالیا جائے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۵۸۹۰ اے عائشہ! مہمان کے لیے تکلف مت کرو کہ وہ اکتانہ جائے لیکن اسے وہی کھانا کھلاؤ جو خود کھاتی ہو۔

رواہ ابو عبد اللہ محمد بن باکو یہ الشیرازی والرافعی عن عیاض بن ابی قرصافۃ عن ابیہ

۲۵۸۹۱ میزبان مہمان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ و فیۃ عبد الرحیم بن واقد ضعیف عن الصلت بن حجّاح ضعفہ ابن عدی و وثقہ ابن حبان

۲۵۸۹۲ کھانے کی دعوت کے دن یا تو پیش امام لوگوں کی امامت کرائے یا میزبان امامت کرائے یا ان میں سے جو افضل ہو وہ امامت کرائے۔

رواہ ابن عساکر عن الازاعمی عن ثابت بن ثوبان العنسی عن ابیہ مر سلا

مہمان کے آداب..... از اکمال

- ۲۵۸۹۳ جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ اس کا (پیش کیا ہوا) کھانا کھاؤ اور اس کے متعلق سوال مت کرو اور تمہیں جو مشروب پیش کرے وہ پی لو اور اس کے متعلق سوال مت کرو۔ رواہ ابو یعلیٰ والحاکم عن ابی ہریرۃ
- ۲۵۸۹۴ جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ضیافت کر رہا ہو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ رواہ ابن عدی عن عائشۃ کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۰۔
- ۲۵۸۹۵ جو شخص بھی اپنے بھائی سے ملاقات کرتا ہے دراصل حالیکہ اسے روزہ ہو پھر (میزبان کی دعوت پر) روزہ افطار کر دے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اس دن کا روزہ لکھ دیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن سلمان
- ۲۵۸۹۶ تمہارے بھائی نے تمہیں دعوت دی ہے اور تمہارے لئے سامان تکلف کیا ہے روزہ افطار کر لو اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اگر چاہو۔ رواہ البیہقی عن ابی سعید
- ۲۵۸۹۷ تمہارے بھائی نے کھانا تیار کیا ہے اور تمہیں دعوت دی ہے روزہ افطار کر لو اور اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی عن ابی سعید
- ۲۵۸۹۸ تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ رواہ ابو داؤد عن عائشۃ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھے اور حصہ رضی اللہ عنہما کو کھانا ہدیہ میں دیا گیا ہم دونوں روزہ سے تھیں ہم نے روزہ افطار کر لیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
- کلام:..... حدیث پر کلام ہے اور صرف مطلق متن حدیث ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۰۳۔
- ۲۵۸۹۹ تمہارے بھائی نے تمہارے لیے تکلف کیا ہے اور کھانا تیار کیا ہے اور پھر تم کہتے ہو مجھے روزہ ہے کھانا کھا لو اور اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ رواہ الدارقطنی عن ابی سعید و ابو داؤد الطیالسی عن جابر
- ۲۵۹۰۰ اے مسلمان! اس دن کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اور تمہارے لیے نیکی ہے چونکہ تم نے اپنے مومن بھائی کو خوش کیا ہے یعنی روزہ افطار کر کے اور اس کے ساتھ کھانا کھا کر اسے خوش کیا ہے۔ رواہ السنلی عن سلیمان
- ۲۵۹۰۱ اپنی کھجوریں اپنے تھیلے میں رکھ دو اور مکھن برتن میں واپس ڈال دو چونکہ مجھے روزہ ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ تعلیقاً وابن حبان عن انس

مہمان کے حقوق..... از اکمال

- ۲۵۹۰۲ جب مہمان محرومی کی حالت میں رات گزار دے تو مسلمانوں کا حق ہے کہ دودھ اور روٹی سے اس کی مہمانی کریں۔ رواہ ابن عساکر عن مقداد بن الاسود
- ۲۵۹۰۳ جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ اگر وہ تمہیں مناسب مہمانی کی دعوت دیں تو ان کی دعوت قبول کرو اور اگر وہ تمہیں دعوت نہ دیں تو مناسب طریقہ سے حق مہمانی ان سے لے سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عقبہ بن عامر
- ۲۵۹۰۴ جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنا لیکن قوم نے اس کی مہمانی نہ کی تو وہ قوم سے اپنی مہمانی کے بقدر مطالبہ کر سکتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن المقدم

۲۵۹۰۵ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی اچھی طرح سے مہمان نوازی کرے۔

رواہ النخراطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۰۶ مہمان کا میزبان کے پاس تین دن تک ٹھہرنے کا حق ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے (تین دن کے بعد) مہمان کو کوچ کر جانا چاہئے

اور میزبان کو گناہ میں مبتلا نہیں کرنا چاہئے۔ رواہ النخراطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۰۷ میزبانی حق واجب ہے اگر اس نے میزبان کے ہاں محرومی کی حالت میں صبح کی اس کی نصرت مسلمانوں پر واجب ہے حتیٰ کہ وہ اس کے حق کے بدلہ میں اس کی روٹی اور دودھ لے سکتے ہیں چونکہ اسے ضیافت کے حق سے محروم کیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن المقدم بن معدیکرب

۲۵۹۰۸ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مہمان کا اکرام

کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: مہمان کا اکرام تین دن تک ہے، اس کے بعد چنانچہ مدت بیٹھے گا وہ اس پر صدقہ ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۵۹۰۹ ضیافت کا حق تین دن تک ہے، اس سے زیادہ صدقہ ہے۔ رواہ النخراطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

فصل سوم..... مہمان کے آداب کے بیان میں

اس میں تین فروع ہیں۔

پہلی فرع..... دعوت طعام کے قبول کرنے کے بیان میں

۲۵۹۱۰ جب تم میں سے کسی شخص کو کسی کے ہاں دعوت دی جائے اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے اگر روزہ سے نہ ہو تو تو کھانا کھالے اور اگر

بحالت روزہ ہو تو برکت کی دعا کر دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۵۹۱۱ جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت طعام دی جائے تو اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے اگر روزہ میں نہ ہو تو کھانا کھالے اور اگر روزہ میں ہو تو

میزبان کے لیے دعا کر دے۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۱۲ جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت طعام دی جائے اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے، اگر چاہے کھانا کھالے اگر چاہے نہ کھائے۔

رواہ مسلم و ابو داؤد عن حابر

۲۵۹۱۳ جب تمہیں دعوت دی جائے تو قبول کر لو۔ رواہ البخاری و مسلم عن ابن عمر

۲۵۹۱۴ دعوت دینے والے کی دعوت قبول کر لو بدیہہ ردمت کرو اور مسلمانوں کو مت مارو۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۲۵۹۱۵ جب (تمہارے پاس) دو دعوت دینے والے جمع ہو جائیں تم اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ

قریب ہو چونکہ وہ ہمسائیگی میں تم سے زیادہ قریب ہے اگر وہ آگے پیچھے آئے ہیں تو اس کی دعوت قبول کرو جو تمہارے پاس پہلے آیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد عن رجل له صحبة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۷۵۔

۲۵۹۱۶ جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے وہ دعوت قبول کر لے گو وہ روزہ سے کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن منیع عن ابی ایوب

۲۵۹۱۷ جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے اور وہ قاصد کے ساتھ آیا تو (اس کا قاصد کے ساتھ آنا) یہی اجازت ہے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابو داؤد و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۱۸ جب تمہیں (بکری یا گائے وغیرہ کے) پائیوں کے لیے دعوت دی جائے (جب بھی) دعوت قبول کرو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر
 ۲۵۹۱۹ اگر مجھے (بکری وغیرہ کے) پائے ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں قبول کر لوں گا اگر مجھے پائیوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول

کروں گا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان عن انس

۲۵۹۲۰ اگر مجھے (بکری وغیرہ کے) پائیوں کے لیے دعوت دی جائے تو میں دعوت قبول کروں گا اور اگر مجھے پائے ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں ہدیہ قبول کروں گا۔ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

فائدہ..... مذکورہ بالا تین احادیث میں بکری کے پائے کی دعوت قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں کوئی دعوت دے اور تمہاری خاطر مدارات کے لیے حقیر سے حقیر تر چیز بھی پیش کرے تو ہر حال میں دعوت قبول کرو طعام پر نظر رکھ کر دعوت کے قبول یا عدم قبول کا فیصلہ نہ کیا جائے۔ بلکہ مسلمان بھائی کی دلجوئی اور اس کے خلوص و نیت کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ اتنی از مترجم۔

۲۵۹۲۱ اپنے بھائی کی دعوت قبول کرو چونکہ تمہیں اس کے پاس جا کر دو صورتیں پیش آ سکتی ہیں یا تو وہ خیر و بھلائی پر ہوگا یوں خیر و بھلائی میں تمہاری شرکت ہو جائے گی یا اس کے ہاں برائی کا سامان ہوگا تو تم اسے برائی سے منع کرو گے اور بھلائی کا اسے حکم دو گے۔

رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن مرۃ

۲۵۹۲۲ جب تم میں سے کسی شخص کو اس کا بھائی دعوت دے اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے خواہ شادی کی دعوت ہو یا کوئی اور دعوت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد عن ابن عمر

۲۵۹۲۳ جب تم میں سے کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے اسے دعوت ولیمہ میں شرکت کر لینی چاہیے۔

رواہ مالک و البخاری و مسلم و ابو داؤد و عن ابن عمر

۲۵۹۲۴ جس شخص کو کھانے کی دعوت دی گئی ہو دراصل وہ روزے سے ہو وہ دعوت قبول کر لے پھر اگر چاہے کھانا کھائے چاہے ترک کر دے۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر

۲۵۹۲۵ جس شخص کو دعوت دی گئی اور اس نے دعوت قبول نہ کی گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے دعوت

میں شریک ہو گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور غارتگری کر کے باہر نکلا۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۸۷ والاقتان ۱۸۹۶

اکمال

۲۵۹۲۶ اپنے بھائی کی دعوت قبول کرو چونکہ اس کے پاس جا کر تمہیں دو صورتیں پیش آ سکتی ہیں یا تو وہ خیر و بھلائی پر ہوگا یوں تم خیر و بھلائی میں اس کے شریک ہو جاؤ گے یا وہ برائی پر ہوگا یوں تم اسے برائی سے منع کرو گے اور اسے بھلائی کا حکم دو گے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن یعلیٰ بن مرۃ الشقیفی

یعنی: یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی گئی وہ دعوت میں شریک ہو کر بوجہ حالت روزہ میں ہونے کے چپ چاپ بیٹھے رہے بلکہ لوگ ان کے پاس بیٹھے کھانا کھاتے رہے ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی اور بعض نے یوں کہا اگر ہمیں آپ کے روزہ میں ہونے کا علم ہوتا ہم آپ کو دعوت نہ دیتے یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔ انھوں نے مذکورہ بالا حدیث ذکر کی۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں قدرے ضعف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۰

۲۵۹۲۷ جب تمہیں دو شخص دعوت دیں تم اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہو چونکہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہوتا ہے وہ مسابغی میں بھی زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اگر ان دونوں میں سے ایک پہلے آیا ہے تو اس کی دعوت قبول کرو جو پہلے آیا ہے۔

رواہ ابن النجار عن رجل من الصحابة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے حسن الاثر ۳۷۵۔
 ۲۵۹۲۸..... جو شخص تمہیں بکری کے پاپوں کے لیے دعوت دے اس کی دعوت (بھی) قبول کرو۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر والطبرانی عن ابی امامة
 ۲۵۹۲۹..... اگر مجھے (بکری کے) پائے ہدیہ میں دیئے جائیں میں انہیں قبول کروں گا اگر مجھے پاپوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول
 کروں گا۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن جابر
 ۲۵۹۳۰..... اگر مجھے (بکری کے) پاپوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن جابر
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے الاحاظ ۶۰۸۔

دوسری فرع..... موانع قبول دعوت

۲۵۹۳۱..... ایسے دو شخص جو (فخرًا) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوں ان کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ ہی ان کا کھانا
 کھایا جائے۔ رواہ البیہقی عن ابی ہریرة
 ۲۵۹۳۲..... ایسے دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب رکھی گئی ہے نیز منع فرمایا ہے کہ آدمی پیٹ پر جھکے ہوئے کھانا کھائے۔
 رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابن عمر
 ۲۵۹۳۳..... فاسقوں کے کھانے کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی والبیہقی۔ فی شعب الایمان عن عمران
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۶۰۲۹
 ۲۵۹۳۴..... ایسے دو شخص جو (فخرًا) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوں ان کا کھانا کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔
 رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابن عباس

تیسری فرع..... متفرق آداب کے بیان میں

۲۵۹۳۵..... اپنے بھائی کو بدلہ دو، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ بدلہ کیا ہے؟ فرمایا: اس کے لیے برکت کی دعا کرو چونکہ جب کسی آدمی کا
 کھانا کھایا جائے اور اس کا مشروب پیا جائے پھر اس کے لیے دعائے برکت کر دی جائے تو یہ مہمانوں کی طرف سے اس کا بدلہ ہے۔
 رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان عن جابر
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۱۳۹
 ۲۵۹۳۶..... اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نیکو کار لوگوں کی نماز مقرر کی ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور اور دن کو روزہ رکھتے ہیں وہ نامام ہیں
 اور نہ ہی فجار۔ رواہ عبد بن حمید والضعفاء عن انس
 ۲۵۹۳۷..... تمہارا کھانا نیکو کار لوگ کھائیں تمہارے لیے فرشتے دعائے استغفار کریں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کریں۔
 رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن انس
 ۲۵۹۳۸..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس داخل ہو وہ اسے کھانا کھلائے اسے چاہیے۔ کھانا کھائے، اس کے متعلق
 سوال نہ کرے، اگر اسے مشروب پلائے وہ پی لے اور اس کے متعلق سوال نہ کرے۔
 رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۴

۲۵۹۳۹ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے اور وہ روزہ افطار کرنا چاہے تو افطار کر لے البتہ اگر رمضان کا روزہ ہو یا

قضاے رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو پھر افطار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۲

۲۵۹۴۰ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے اور وہ روزہ افطار کرنا چاہے تو افطار کر لے البتہ اگر یہ رمضان کا روزہ ہو یا

قضاے رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو پھر افطار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۲

۲۵۹۴۱ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے پاس داخل ہو وہ اس پر امیر ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے پاس سے چلا جائے۔

رواہ ابن عدی عن ابی امامۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳ ضعیف الجامع ۲۸۳

۲۵۹۴۲ جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے دراصل حالیکہ روزہ میں ہو اسے کہہ دینا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

رواہ مسلم و ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۴۳ جب کوئی شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنے اسے قوم کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۱ و ضعیف الجامع ۷۰۶

۲۵۹۴۴ اللہ کرے تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں تمہارا کھانا نیکو کار لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں۔

رواہ ابن ماجہ وابن حبان عن ابن الزبیر

حدیث ۲۵۹۴۷ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۹۴۵ جس مہمان نے کسی قوم کے ہاں محرومی کی حالت میں صبح کی وہ اپنی مہمانی کے بقدر (اشیائے خورد و نوش) ان سے چھین سکتا ہے اور اس

پر کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۴۶ جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنا اور مہمان نے محرومی کی حالت میں صبح کی (یعنی اسے کھانے پینے کے لیے کچھ نہ دیا گیا)

بلاشبہ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کا حق ہے، حتیٰ کہ وہ اپنی مہمانی کے لیے اس رات ان کا نلہ اور دودھ وغیرہ چھین سکتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن المقدم

۲۵۹۴۷ آدمی کی برائی کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ جو چیز اس کے قریب کی جائے وہ اس سے چھین سکتا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف و ابوالحسن بن بشران بن فی امالیہ عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۰۶ والکشف الالہی ۲۵۶

۲۵۹۴۸ کسی شخص کو اس کی سلطنت میں امامت نہ کرائی جائے اور نہ ہی کسی شخص کی بیٹھک پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھا جائے۔

رواہ الترمذی عن ابی مسعود

مہمانوں کی اجازت دوسری جگہ امامت نہ کرائے

۲۵۹۴۹ جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے وہ قوم کی امامت نہ کرائے البتہ قوم میں سے کوئی شخص ان کی امامت نہ کرائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ عن مالک بن الحویرث

۲۵۹۵۰ جو شخص کسی قوم کی ملاقات کرنے جائے وہ قوم کی امامت نہ کرائے البتہ ان میں سے کوئی شخص ان کی امامت نہ کرائے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد والترمذی عن مالک بن الحویرث

۲۵۹۵۱..... جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنے وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ رواہ الترمذی عن عائشہ کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۵۸۶۵۔

۲۵۹۵۲..... تم نے پانچ اشخاص کو دعوت دی تھی اور یہ شخص ہمارے پیچھے ہولیا اگر چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو واپس چلا جائے۔

رواہ البخاری و مسلم عن ابن مسعود

۲۵۹۵۳..... ہمارے پیچھے ایک شخص چلا آیا ہے اور جب تم نے ہمیں دعوت دی تھی وہ ہمارے ساتھ شامل نہیں تھا اگر تم اسے اجازت دے دو تو وہ داخل ہو جائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن مسعود

۲۵۹۵۴..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کے بکریوں کے پاس آئے اگر ان بکریوں کے پاس ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے لے، اگر وہ اسے اجازت دے دے تو دودھ دوہ کر پی لے، اگر بکریوں میں ان کا مالک موجود نہ ہو تو آنے والا تین بار آواز لگائے اگر کوئی اس کو جواب دے تو اجازت طلب کرے اگر اسے کوئی جواب نہ دے تو دودھ دوہ کر پی لے اور اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔

رواہ ابو داؤد و الترمذی و البیہقی فی شعب الایمان والضياء عن سمرة

۲۵۹۵۵..... جب تم اونٹوں کے چرواہے کے پاس آؤ تو آواز لگاؤ! اے چرواہے! تین بار آواز لگاؤ، اگر تمہیں جواب دے تو بہت خوب ورنہ دودھ دوہ لو اور پیو لیکن فساد مچانے سے قطعاً اجتناب کرو جب تم کسی باغ میں آؤ تو باغ کے مالک کو تین بار آواز دو اگر تمہیں اجازت دے تو بہت اچھا ورنہ باغ میں سے پھل کھا لو لیکن فساد مچانے سے گریز کرو۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم عن ابی سعید

۲۵۹۵۶..... کوئی شخص بھی کسی کی بکریوں کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوھے کیا تم میں سے کسی شخص کو پسند ہے کہ اس کا پینے کا سامان (مشروب وغیرہ) کسی کو دیا جائے اور اس کے محفوظ کیے ہوئے برتن کو توڑ دیا جائے اور پھر اس کا کھانا منتقل کر دیا جائے سو بکریاں اپنے تھنوں میں مالکوں کے لیے سامان خورد و نوش محفوظ رکھتی ہیں، لہذا کسی کی بکریوں کو اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوھا جائے۔

رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۵۹۵۷..... جو شخص کسی باغ میں داخل ہووے خود کھالے اور کپڑے میں ڈال کر اپنے ساتھ نہ لیتا جائے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۵۹۵۸..... کھجوروں کو پھرمت مارو اور جو گری پڑی ہوں وہ کھا لو اللہ تمہارا پیٹ بھرے اور تمہیں سیراب کرے۔

رواہ احمد بن حنبل و اصحاب السنن الاربعة عن رافع بن عمر و الغفاری

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۶۲۱۰

۲۵۹۵۹..... جب اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا اسے تم نے علم نہیں سکھایا (کہ غیر کا مال حرام ہے) اور جب وہ بھوکا تھا تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم عن عباد بن شرحبیل

۲۵۹۶۰..... اگر تم کسی قوم کے ہاں میزبان بنو تو مناسب انداز میں تمہاری مہمانی کرے تم ان کی مہمانی قبول کر لو، اگر وہ تمہاری مہمانی کا سامان نہ کرے تو حق مہمانی کے بقدر ان سے چھین سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و ابو داؤد و ابن ماجہ عن عقبہ ابن عامر

اکمال

۲۵۹۶۱..... اگر (کوئی قوم تمہاری مہمانی سے) انکار کریں اور زبردستی ان سے چھیننے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو چھین لو۔

رواہ الترمذی عن عقبہ بن عامر

۲۵۹۶۲..... یہ اونٹ مسلمان گھرانے کے ہیں جو ان کے لیے سامان خوراک ہیں، کیا تمہیں یہ بات خوش کرے گی کہ تم اپنے توشہ دانوں کی طرف

واپس آؤ اور آ کے تم انھیں خالی پاؤ کیا تم اسے اچھا سمجھو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اونٹوں کی مثال بھی ایسی ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں سلیط بن عبداللہ ہے جو مدلس ہے۔

۲۵۹۶۳ خبردار! کسی شخص کی بکریاں اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہی جائیں کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ اس کے اسٹور کا دروازہ توڑ کر جو کچھ اس میں ہو وہ کہیں منتقل کر دیا جائے لوگوں کے چوپایوں کے تھنوں میں ان کا سامان خورونوش ہوتا ہے خبردار ہوشیار رہو:

کسی شخص کی بکریاں اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہی جائیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر
۲۵۹۶۴..... اونٹوں کے مالک کو تین بار آواز دو، اگر آ جائے تو بہت اچھا ورنہ دودھ دوہ لو اور چلے جاؤ کچھ دودھ (تھنوں میں) اس کے حوادث

کے لیے باقی رہے۔ رواہ الحاکم عن القاسم بن مخول البھزی

۲۵۹۶۵ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چرواہے کے پاس آئے اسے چاہیے کہ اونٹوں کے چرواہے کو تین بار آواز دے اگر چرواہا جواب دے تو بہت اچھا: ورنہ دودھ دوہے اور پی لے، اپنے ساتھ لے کر نہ جائے اگر تم میں سے کوئی شخص کسی باغ میں آئے تین بار آواز دے اے باغ کے مالک! اگر وہ جواب دے (تو بہت اچھا) ورنہ پھل کھا لو اور اپنے ساتھ لے کر مت جاؤ۔

رواہ ابن حبان والبیہقی وضعفہ عن ابی سعید

۲۵۹۶۶ کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ مالکوں کی اجازت کے بغیر اونٹنی کے تھنوں پر باندھا ہوا دھاگا (یا تھیلی وغیرہ) کھولے چونکہ دھاگا تھنوں پر مہر کی مانند ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والطحوی والبیہقی عن ابی سعید

۲۵۹۶۷ کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ مالکوں کی اجازت کے بغیر اونٹنی کے تھنوں پر باندھا ہوا دھاگا (یا تھیلی وغیرہ) کھولے چونکہ یہ تھنوں پر مالکوں کی مہر ہے اگر تم بھوکے ہو تو اونٹوں کے مالک کو تین بار آواز دو۔ رواہ ابن النجار عن ابی سعید
۲۵۹۶۸ جب تم میں سے کوئی شخص کسی باغ کے پاس سے گزرے اس سے (پھل اتار کر) کھا سکتا ہے البتہ اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۵۹۶۹ اے لڑکے! کھجوروں کو کیوں پتھر مارتے ہو، گری ہوئے کھجوریں کھا لو، اللہ تمہارا پیٹ بھر دے۔ رواہ الحاکم عن رافع بن عمرو
۲۵۹۷۰ اللہ کی قسم! جب اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا تم نے اسے علم سے بہرہ مند کیوں نہیں کیا اور جب وہ بھوکا تھا تم نے اسے کھانا کیوں

نہیں کھلایا۔ رواہ ابن سعد والظبرانی عن عباد بن شرحبیل

۲۵۹۷۱ جو شخص کسی قوم کے پاس داخل ہوا حالانکہ اسے دعوت طعام نہیں دی گئی تھی گویا وہ چور بن کر داخل ہوا اور ایسا کھانا کھایا جو اس کے لیے حلال نہیں تھا۔ رواہ البیہقی فی السنن وابن النجار عن عائشۃ

حرف ضا و..... کتاب الضیافت..... از قسم افعال

ضیافت کے متعلق ترغیب

۲۵۹۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے دوستوں میں سے کچھ لوگوں کو ایک صاع کھانے پر جمع کروں مجھے اس سے بدرجہا

محبوب ہے کہ میں بازار میں جاؤں اور کسی غلام کو خرید کر اسے آزاد کروں۔ رواہ البخاری فی الادب وابن زنجویہ فی ترغیبہ

۲۵۹۷۳ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے جب نماز سے فارغ ہوتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرماتے: ہر شخص اپنی وسعت کے بقدر اپنے ساتھ آدی لیتا جائے چنانچہ ایک شخص اٹھا وہ اپنے ساتھ ایک دو

یا تین آدمی لے جاتا اور جو باقی بیچ جاتے انھیں رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ لے جاتے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۹۷۴۔ عہ بنت ابی قریصہ ابو قریصہ سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کے ہاں ہدیہ بھیج دیتا ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کیا ہدیہ ہے؟ فرمایا: یہ مہمان ہے جو اپنا رزق ساتھ دے کر میزبان کے ہاں آتا ہے پھر جب کوچ کرتا ہے تو گھر والوں کی مشغرت ہو چکی ہوتی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۲۵۹۷۵۔ ”مسند علی“ شیخ شمس الدین ابن الجزری کتاب ”اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب“ میں لکھتے ہیں: شیخ محمد بن مسعود الکاکا زرونی نے مشعر حرام میں اسودین پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: میرے والد نے اسودین یعنی پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: میرے شیخ ابو فضائل اسماعیل بن مظفر بن محمد نے اسودین پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابو لفاخر عمر بن مظفر نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ساہور نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابو مبارک عبد العزیز بن محمد بن منصور نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے اسودین (پانی اور کھجور) سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: ابو مسعود عبد اللہ بن ابراہیم ابن عیسیٰ مالکی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابو الحسن علی بن حسن صیقلی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: ابو شیبہ احمد بن ابراہیم مخزومی عطارد نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: جعفر بن محمد بن عاصم دمشقی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: عبد اللہ بن میمون قداح نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: نوفل بن احاب نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: محمد بن علی الباقر نے اسودین (کھجور اور پانی) سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: علی بن حسن نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے اسودین سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اسودین سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسودین (کھجور اور پانی) سے میری مہمانی کی اور ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مومن کی مہمانی کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی مہمانی کی جس نے دو آدمیوں کی مہمانی کی گویا اس نے آدم اور حوا کی مہمانی کی۔ جس نے تین آدمیوں کی مہمانی کی گویا اس نے جبریل میکائیل اور اسرافیل کی مہمانی کی۔

کلام:..... ابن جزری کہتے ہیں: یہ حدیث بہت غریب ہے اس اسناد سے ہمارے لیے اس کا وقوع نہیں ہوا شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبد اللہ بن میمون قداح متروک ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وہ ذاہب الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: جن احادیث میں یہ منفر دہوان سے احتجاج نہیں کیا جائے گا۔ دیکھئے میزان الاعتدال ۵۱۲۔

مہمانی کے آداب

۲۵۹۷۶۔ ”مسند القلب بن ثعلبہ“ غالب بن حجرۃ بن القلب، ام عبد اللہ بنت ملقما سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا القلب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی کی مدت تین دن ہے اور اس سے زیادہ کرنا صدقہ ہے۔

ابو نعیم، ابن عساکر بسندہ الی عبد اللہ بن جریر

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن تک مہمان کے اکرام میں کوئی کوتاہی نہ برنی جائے۔

میزبان کے آداب

۲۵۹۷۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملے تو

پوچھا: آپ کو کیا چیز پسند ہے؟ تو حضرت براء نے فرمایا: ستوا اور کھجور، پس وہ چیزیں آگئیں اور انہوں نے سیر ہو کر کھالیں، پھر حضرت براء نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے براء! خوب سمجھ لو کہ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ایسا معاملہ کرے اور وہ کسی قسم کے بدلے اور احسان مندی کا طالب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر دس فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کی طرف سے ایک سال تک اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور تہلیل کرتے ہیں (لا الہ الا اللہ کہتے ہیں) اور اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور اس شخص کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ جب سال پورا ہو جاتا ہے تو اس شخص کے لئے ان ملائکہ کی عبادت کے مثل عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی پاکیزہ چیزوں سے کھلائیں گے دائمی جنت میں اور ایسی بادشاہت میں جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ ابو نعیم و فیہ خالد بن یزید

۲۵۹۷۸..... سری بن یحییٰ، ثوبان سے روایت سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے پاس آئے تو انہیں کھانا پیش کیا گیا تو حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے مہمان کو کھانا کھاؤ، کیونکہ مہمان اکیلے کھانا کھانے سے شرماتا ہے۔ بیہقی وقال فی اسنادہ نظر

۲۵۹۷۹..... ابن جریر، ابن حمید سے، وہ ابن المبارک سے وہ ابراہیم بن شیبان سے، وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی کے پاس آئے، تو وہ جس تنگے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، وہ تکیہ اٹھا کر انہوں نے ان دو مہمانوں کو پیش کیا، تو وہ دو آدمی کہنے لگے کہ ہم اس لئے نہیں آئے بلکہ ہم تو اس لئے آئے ہیں کہ کوئی فائدہ مند چیز سنیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں تو عبداللہ بن حارث نے کہا: جو اپنے مہمان کا اکرام نہ کرے اس کا حضرت محمد و ابراہیم علیہما السلام سے کوئی تعلق نہیں۔ خوشخبری اور بشارت ہو اس بندے کے لئے جو اللہ کے راستے میں گھوڑے سے چمپے ہوئے شام کرے اور روٹی کے ٹکڑے اور ٹھنڈے پانی سے افطار کرے، اور ہلاکت و بربادی ہے چرنے والوں کے لئے جو ہر وقت گائے کی طرح چرتے رہتے ہیں (اور ان کا یہی کام ہوتا ہے کہ نوکر کو کہتے ہیں) یہ اٹھا لے غلام! اور یہ رکھ دے اور اس دوران وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے۔ ابن جریر

۲۵۹۸۰..... ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جب کسی قوم کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تو سب سے آخر میں کھانا شروع فرماتے۔
رواہ عبد الرزاق

آداب مہمان

۲۵۹۸۱..... جمید بن نعیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کو کھانے کی دعوت دی گئی، ان دونوں حضرات نے دعوت قبول کر لی جب دعوت سے واپس لوٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں دعوت میں شریک ہو چکا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ کاش اس دعوت میں شریک نہ ہوا، ہوتا، عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یہ دعوت فخر و مباہات کی نہ ہو۔ رواہ ابن المبارک و احمد بن حنبل فی الزہد

فائدہ:..... آج کل عموماً ایسی دعوتیں دیکھنے میں ملتی ہیں لہذا جو دعوت بھی فخر و مباہات کی نیت سے زیر عمل لائی جائے اس میں شرکت نا جائز ہے۔

۲۵۹۸۲..... مسند عثمان رضی اللہ عنہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی اور ولیمہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دعوت دی عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت خلیفہ تھے، جب آپ رضی اللہ عنہ دعوت میں حاضر ہوئے فرمایا: میں روزہ سے ہوں۔ میں صرف دعوت قبول کرنے کی غرض سے آیا ہوں تاکہ دعائے برکت کروں۔ رواہ احمد بن حنبل فی الزہد

۲۵۹۸۳..... ”مسند جابر بن عبداللہ“ عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک مہمان آیا، اس کے پاس آپ رضی اللہ عنہ روٹی اور سرکہ لائے اور فرمایا: کھاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: سرکہ بہترین سالن ہے وہ قوم ہلاکت میں پڑے جسے کچھ پیش کیا جائے اور وہ اسے حقیر سمجھے۔ اور ہلاک ہو وہ شخص جو اپنے دوستوں کو کچھ پیش کرے اور وہ اسے حقیر سمجھتا ہو۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۹۸۴ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی تمہارا دوست یا پڑوسی عامل یا کوئی رشتہ دار عامل ہو وہ تمہیں ہدیہ بھیجے یا تمہیں دعوت طعام دے اسے قبول کرو کھانا تمہیں ملے گا اور اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق فائدہ: یعنی دعوت سے مقصود رشوت دینا یا کوئی اور نیت ہو اس کا وبال میزبان پر ہوگا۔

۲۵۹۸۵ انصار کے ایک شخص جسے ابو شعیب کی کنیت سے پہچانا جاتا تھا کی روایت ہے کہ: ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے آپ کے چہرے پر بھوک کے اثرات بھانپ لیے میں اپنے ایک غلام کے پاس آیا جو قصاب تھا میں نے اسے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرنے کا حکم دیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی پھر آپ اپنے ساتھ چار آدمیوں کو لیے (بائیں طور کہ پانچویں آپ خود تھے) تشریف لائے، ان کے پیچھے پیچھے ایک اور شخص آ گیا، جب رسول اللہ ﷺ دروازے پر پہنچے فرمایا: یہ شخص ہمارے پیچھے ہولیا، اگر تم چاہو اسے اجازت دو ورنہ یہ واپس لوٹ جائے چنانچہ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے اسے اجازت دے دی۔

فائدہ: یہاں حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جبکہ حدیث ۲۵۹۵۲، ۲۵۹۵۳، ۲۵۹۵۴ نمبر پر گزر چکی ہے۔ و آخر حہ الترمدی کتاب النکاح باب ما جاء فی من یحیی الی الولیمة رقم ۱۰۹۹ وقال حسن صحیح۔

۲۵۹۸۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب تمہیں تمہارا مسلمان بھائی کھانا کھلائے کھا لو اور جب مشروب پلائے پی لو اور سوال نہ کرو اگر تم شک میں پڑ جاؤ تو اس میں پانی ملا لو۔ رواہ عبدالرزاق فائدہ: یعنی میزبان اگر تمہیں نیڈ پلائے جس میں نشہ پیدا ہو جانے کا شبہ ہو تو پانی ملا لو۔

۲۵۹۸۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو دعوت دی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کھجوریں اور روٹی کے کچھ ٹکڑے لیتے آئے آپ نے کھانا تناول فرمایا، پھر سعد رضی اللہ عنہ دودھ کا پیالا لیتے آئے آپ نے دودھ نوش فرمایا پھر فرمایا: نیکو کار لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کریں فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں یا اللہ! سعد بن عبادہ کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۹۸۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی آپ بغیر زین کے گدھی پر سوار ہوئے اور لگام بھی نہیں تھی۔ جب آپ دروازے پر پہنچے سلام کیا سعد رضی اللہ عنہ نے سن کر سلام کا جواب دیا اور دھیمی آواز میں جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب نہ سنا اور دروازے سے واپس لوٹ گئے اور فرمایا: تین مرتبہ اجازت لو اگر تمہیں اجازت دے دے تو بہت اچھا ورنہ واپس لوٹ جاؤ جب حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے یہ محسوس کر لیا کہ آپ واپس لوٹ رہے ہیں سر پٹ باہر نکلے اور آپ کے پیچھے ہو لیے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے آپ نے جب بھی مجھے سلام کیا ہے میں نے سلام کا ضرور جواب دیا ہے اور آج میں نے آپ کو صرف اس لیے بلند آواز سے جواب نہیں دیا یا رسول اللہ! میں چاہتا تھا کہ آپ مجھے اور زیادہ سلام کریں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں واپس تشریف لائیں چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو واپس اپنے گھر لے آئے اور کشمش اور کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں جب رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور اٹھنے کا ارادہ کیا تو تین دعائیں کیں۔ تمہارا کھانا نیکو کار کھائیں تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۹۸۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم کے ہاں روزہ افطار کرتے تو یہ دعا فرماتے: تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں نیکو کار تمہارا کھانا کھائیں اور تمہارے اوپر رحمت کے فرشتے نازل ہوں۔ رواہ ابن النجار حدیث ۲۵۹۴۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

متعلقات ضیافت

۲۵۹۹۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص حالت اضطرار میں کھجور کے باغ کے پاس سے گزرے فرمایا: وہ کھا سکتا ہے بشرطیکہ چھپا کر اپنے ساتھ نہ لیتا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۹۹۱ طارق بن شہاب کہتے ہیں انصار کے کچھ لوگ کوفہ سے مدینہ کی طرف نکلے اور دوران سفر بنی اسد کی ایک بستی پر سے ان کا گزر ہوا ان لوگوں کا زادراہ ختم ہو گیا اور بھوکوں مرنے لگے، انھوں نے بستی والوں سے کچھ خریدنے کا مطالبہ کیا، جبکہ ان کے مال موسیقی شام کو چرا گا ہوں سے واپس آ رہے تھے اور انھوں نے جواب دیا ہمارے پاس بیچنے کو کچھ نہیں مسافروں نے مہمانداری کا سوال کیا بستی والوں نے کہا ہم اس کی طاقت بھی نہیں رکھتے چنانچہ مسافروں اور بستی والوں کے درمیان توں تکرار بڑھنے لگا اور قتال تک نوبت پہنچ گئی بستی والوں نے مسافروں کے لیے اپنے گھر خالی کر دیئے چنانچہ مسافروں نے ہر دس آدمیوں کے لیے ایک بکری لی بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اگر مجھے اس کی پیشگی خبر ہوتی میں ایسا اور ایسا کرتا پھر آپ نے تمام شہروں میں اہل ذمہ کو خطوط لکھے اور ان میں مہمان کی مہمانداری کا حکم دیا۔

۲۵۹۹۲ سعید بن وہب کہتے ہیں میں پھل کھانے سے گریز کرتا تھا (یعنی مالک کی اجازت کے بغیر) حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے میری ملاقات ہوئی اس نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھلوں کے متعلق اہل ذمہ سے اس شرط پر معاملہ کیا تھا کہ مسافر باغ میں سے پھل کھا سکتا ہے اس طور کہ وہ باغ میں فساد نہ پھیلائے۔ رواہ ابو ذر فی الجامع

۲۵۹۹۳ عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے سفر کیا، دوران سفر انھیں بھوک نے سخت تنگ کیا انھیں مجبوراً دیہاتیوں کے پاس آنا پڑا مسافروں نے دیہاتیوں سے مہمانی کا مطالبہ کیا لیکن انھوں نے انکار کر دیا، مسافروں نے دیہاتیوں کی کھینچا تانی کر دی اور یوں ان کے طعام پر انھیں رسائی ہو گئی، دیہاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے گئے انصار گھبرا گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مسافروں کی مہمانی سے انکار کرتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے دن رات تمہارے اوتوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ بھرا ہے جبکہ مسافر رہائش پذیر کی نسبت پانی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ رواہ مسند حدیث ۲۵۹۸۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۹۹۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کسی باغ کے پاس سے گزرے وہ اس میں سے پیٹ بھر کر کھا سکتا ہے البتہ چھپا کر اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ رواہ ابو عبیدہ فی الغریب و ابو ذر الہروی فی الجامع والبیہقی

۲۵۹۹۵ غضیف بن حارث کہتے ہیں: میں بچپن میں انصار کے کھجوروں کے باغ کی دیکھ بھال کرتا تھا، انصار مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: جو کھجور از خود نیچے گر جائیں وہ کھا لو اور پتھر مت مارو۔

۲۵۹۹۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جائے۔ رواہ ابن النجار

حدیث ۲۰۹۳۲ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۹۹۷ ابو احوص اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایک شخص کے پاس سے گزرا اس نے مجھے مہمان بنایا اور نہ ہی میری مہمانی کی، اب اگر وہ میرے پاس سے گزرے کیا میں اسے بدلہ دوں یا اس کی مہمانی کروں؟ فرمایا: بلکہ اس کی مہمانی کرو۔ رواہ ابن عساکر

حرف طاء

اس میں چار کتابیں ہیں۔
طہارت، طلاق، طب بمعرفتی (جھاڑ پھونک) طیرہ (بدفالی) بمعہ قال از قسم اقوال۔

کتاب الطہارہ

اس میں پانچ ابواب ہیں۔

باب اول..... مطلق طہارت کی فضیلت کے بیان میں

۲۵۹۹۸ پاکیزگی نصف ایمان ہے، الحمد للہ میزان کو بھردیتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں آسمان وزمین کے درمیان خلا کو بھردیتے ہیں، نماز نور ہے صدقہ برہان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن حجت ہے یا تیرے حق میں ہے یا تیرے خلاف ہے ہر انسان صبح کو اٹھتا ہے یا تو اپنا نفس (اللہ تعالیٰ کو) بیخ دیتا ہے اور اسے (عذاب سے) آزاد کر لیتا ہے یا اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و الترمذی عن ابی مالک الاشعری

۲۵۹۹۹ پاکی کی حالت میں سونے والارات کو قیام کرنے والے، روزہ دار کی طرح ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عمرو بن حرث

۲۶۰۰۰ اللہ تعالیٰ پاکباز عبادت گزار کو پسند فرماتا ہے۔ رواہ الخطیب عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۹۹۔

۲۶۰۰۱ اسلام سر اپنا پاکیزگی ہے پاکی کا اہتمام کرتے رہو چونکہ جنت میں صرف پاکباز ہی داخل ہوگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۳۶۸ و ضعیف الجامع ۲۲۸

۲۶۰۰۲ جہاں تک ہو سکے پاکی کا اہتمام کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے نفاذ پر اسلام کی بنیاد رکھی اور جنت میں صرف پاکیزہ (صاف ستھرا) انسان

داخل ہوگا۔ رواہ ابو الصعالم الطرسوسی فی جزء ۵ عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المفوتہ و ضعیف الجامع ۲۲۸۵۔

۲۶۰۰۳ ان جسموں کو پاک رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا جو شخص پاکی کی حالت میں رات گزارتا ہے اس کے ساتھ اسی کے شعار میں

ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے جب بھی بندہ رات کو کوٹ بدلتا ہے وہ کہتا ہے یا اللہ: اپنے بندے کی مغفرت فرمادے چونکہ اس نے پاکی کی

حالت میں رات گزاری ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۶۰۰۴ برتنوں کا دھونا اور صحن کو صاف ستھرا رکھنا مالدار کی کاباعث ہیں۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۱۱۶۳ و اسنی المطالب ۹۴۶

۲۶۰۰۵ پاکیزگی نماز کی کنجی ہے نماز میں حلال چیزوں کو حرام کرنے والی تکبیر ہے اور سلام ان حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۶۶۔

فائدہ:..... یعنی بغیر طہارت و پاکی کے نماز نہیں ہوتی۔ جب آدمی تکبیر تحریر کہہ دیتا ہے پھر کھانا پینا، بولنا، ہنسا اور بیوی کا بوس و کنار وغیرہ ناجائز اور حرام ہو جاتے ہیں پھر جب سلام پھیرتا ہے یہ سب جائز اور حلال ہو جاتی ہیں۔

۲۶۰۰۶..... بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور خیانت سے حاصل کئے ہوئے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔

رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر

فائدہ:..... خیانت سے مراد ناجائز کمائی ہے لہذا ناجائز کمائی سے حاصل ہونے والے مال کا صدقہ عند اللہ قبول نہیں ہوتا۔

۲۶۰۰۷..... اسلام سر پا نظافت ہے لہذا نظافت کا اہتمام کرو۔ چنانچہ صاف ستھرا شخص ہی جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ الخطیب عن عائشہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۱۵۳

۲۶۰۰۸ کٹی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال لینا، زیر ناف بال موٹڈھنا، انگلیوں کے درمیانی

جوڑو کا دھونا، استنجا کرنا اور رختہ کرنا اور فطرت میں سے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبہ و ابو داؤد وابن ماجہ عن عمار بن یاسر

اکمال

۲۶۰۰۹ اے عائشہ! یہ دونوں کپڑے دھولو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کپڑا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور جب میلا ہو جاتا ہے اس کی تسبیح منقطع

ہو جاتی ہے۔ رواہ الخطیب وقال منکر وابن عساکر عن عائشہ

۲۶۰۱۰ بندے سے سب سے پہلے پاکی کا حساب کیا جائے گا اگر اس کی پاکی اچھی رہی تو اس کی نماز پاکی کی مانند ہوگی اگر اس کی نماز اچھی

رہی تو اس کے بقیہ اعمال نماز کی مانند ہوں گے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی العالیہ مرسلًا

۲۶۰۱۱ اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا، خیانت سے حاصل ہونے والے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں کرتا اپنے عیال سے صدقہ

کی ابتدا کرو۔ رواہ ابو عوانہ عن ابی بکر والطبرانی عن ابن مسعود

فائدہ:..... اپنے عیال سے صدقہ کی ابتدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو تمہارا بھائی یا تمہارے والدین ضرور تمند ہوں اور تم دوسرے لوگوں

کو عطا کرتے رہو بلکہ اقرب فالاقرب کا خیال رکھا جائے عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا خرچ واجب ہو۔

۲۶۰۱۲ دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے درمیانی

جوڑوں کا دھونا، بغلوں کے بال لینا، زیر ناف بال موٹڈھنا، استنجا کرنا، زکریا کہتے ہیں مصعب کہتے ہیں: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں الا یہ کہ وہ

مضمضہ (کٹی) ہو سکتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبہ و مسلم و ابو داؤد والترمذی وقال: حسن والنسائی وابن ماجہ عن عائشہ

باب دوم..... وضو کے بیان میں

اس میں چار فضیلتیں ہیں۔

پہلی فصل..... وضو کے وجوب اور اس کی فضیلت کے بیان میں

اس میں دو فرعیں ہیں۔

فرع اول..... وضو کے وجوب کے بیان میں

۲۶۰۱۳ اللہ تعالیٰ بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت سے حاصل ہونے والے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان من والدابی الملیح

۲۶۰۱۴ جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں (یعنی نماز کا ارادہ کروں) تو مجھے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ اصحاب السنن الثلاثة عن ابن عیاش

۲۶۰۱۵ اللہ تعالیٰ بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت سے حاصل ہونے والے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔

رواہ مسلم وابن ماجہ عن ابن عمر وابن ماجہ عن انس وعن ابی نکرۃ والتسانی وابن ماجہ عن ابی الملیح

حدیث ۲۶۶ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام: اس حدیث کے بعض طرق میں کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۶۴ والوضع فی الحدیث ۱۶۳۳

۲۶۰۱۶ پاکی نماز کی بنی ہے بکبیر حلال چیزوں کو حرام کر دیتی ہے اور سلام انھیں حلال کر دیتا ہے ہر دو رکعتوں میں ایک سلام ہے اس شخص کی

نماز نہیں ہوتی جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورت نہیں پڑھتا خواہ فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید

حدیث ۲۶۰۰۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضغاف الدارقطنی ۲۶۳

۲۶۰۱۷ جب تم میں سے کسی شخص کو حدث (بے وضوگی) لاحق ہو جائے اللہ تعالیٰ اس وقت تک نماز قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو نہ کرے۔

رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۰۱۸ جب تم میں سے کسی شخص کو حدث لاحق ہو جائے جب تک وہ وضو نہ کر لے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا۔

رواہ ابو داؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ

تسمیہ کا بیان..... از حصہ اکمال

وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھے

۲۶۰۱۹ جو شخص وضو نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو شخص اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق عن عمارۃ بن غزیۃ

۲۶۰۲۰ جس شخص کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں لایا اور مجھ پر

ایمان نہیں لایا جو انصار سے محبت نہ کرتا ہو۔

رواہ سعید بن المنصور و احمد بن حنبل و الشاشی و الطحاوی عن سعید بن زید و الطبرانی عن ابی سیرۃ و الحاکم عن اسماء بنت سعید

بن زید انها سمعت رسول اللہ ﷺ الی قوله لا یومن بی

۲۶۰۲۱ اے لوگو! وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی، اس شخص کا وضو نہیں جو اللہ کا نام نہیں لیتا خبردار! وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں لایا اور مجھ پر ایمان نہیں

لایا جس نے انصار کا حق نہیں پہچانا۔ رواہ البغوی عن عیسیٰ بن سیرۃ عن ابیہ عن جدہ

۲۶۰۲۲ جس شخص نے وضو میں اللہ کا نام لیا اس کا سارا جسم پاک ہو گیا اور جس نے اللہ کا نام نہ لیا اس کا سارا جسم پاک نہیں ہوتا البتہ اعضائے

وضو پاک ہو جاتے ہیں۔ رواہ الدارقطنی و البیہقی فی السنن و ضعفہ و ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ و الدارقطنی و البیہقی فی السنن و ضعفہ عن

ابن مسعود و الدارقطنی و البیہقی فی السنن و ضعفہ عن ابن عباس

۲۶۰۲۳ جب تم میں سے کوئی شخص پاکی حاصل کرنا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے اس کا پورا جسم پاک ہو جائے گا اگر تم میں سے

کوئی شخص دوران وضو اللہ کا نام نہ لے اس کا سارا بدن پاک نہیں ہوگا البتہ وہ اعضا جن پر پانی گزرے گا وہ پاک ہو جائیں گے۔

جب تم میں سے کوئی شخص طہارت سے فارغ ہو کہ شہادت "اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له و اشھد ان محمداً

عبدہ ورسولہ، پڑھے پھر مجھ پر درود بھیجے جب وہ ایسا کر لیتا ہے ہے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیہقی وضعفہ عن ابن مسعود

ہاتھوں کا دھونا..... از اکمال

۲۶۰۲۳ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈبوئے حتیٰ کہ ہاتھ دھولے پھر وضو کرے، اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں اس نے ہاتھ ڈبو لیے اسے یہ پانی گرا دینا چاہئے۔

رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ وقال ابن عدی: قوله فلیرق ذالک الماء منکرلا یحفظ و فی السند ضعیفان وانقطاع

کلام:..... حدیث میں غسل اور وضو کا ذکر ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۲

۲۶۰۲۵ جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اٹھے وہ برتن میں ہاتھ نہ ڈبوئے حتیٰ کہ تین مرتبہ ہاتھ دھولے چونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے ہاتھ

نے کہاں رات گزاری۔ رواہ سعید ابن المنصور وابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرۃ

۲۶۰۲۶ جب تم میں سے کوئی شخص سویا ہو پھر وہ بیدار ہو اور وضو کرنا چاہتا ہو وہ (پانی والے) برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے حتیٰ کہ اپنے ہاتھوں پر

پانی بہا کر دھونے لے چونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۳

فرع دوم..... وضو کے فضائل کے بیان میں

۲۶۰۲۷ باوجود ناگواریوں کے پورا وضو کرنا، مسجدوں کی طرف قدموں کا اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا خطاؤں کو دھو دیتا ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ والنسائی والبیہقی فی شعب الایمان عن علی

۲۶۰۲۸ پورا وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے، الحمد للہ میزبان کو بھر دیتا ہے تسبیح اور تکبیر آسمانوں اور زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتی ہیں نماز نور ہے، زکوٰۃ

برہان ہے صبر ضیاء (روشنی) ہے قرآن یا تو تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف ہے ہر انسان صبح کرتا ہے اپنے نفس کو بیچ دیتا ہے پس یا

تو (عذاب سے) اسے آزاد کر لیتا ہے یا اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ وابن جان عن ابی مالک الاشعری

۲۶۰۲۹ ناگواریوں کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف قدم اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا خطاؤں کا کفارہ ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۰۳۰ بندہ جب وضو کرتا ہے اس سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن سلمان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے رضیع الجامع ۲۳۲

۲۶۰۳۱ جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے اس کی خطا میں اس کے کانوں سے، آنکھوں سے، ہاتھوں سے اور پاؤں سے نکل جاتی ہیں۔ پس اگر

وہ بیٹھے تو اس حال میں بیٹھے گا کہ اس کی مغفرت کر دی گئی ہوگی۔ جو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر کیا ہو یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ گناہ

نکل جاتے ہیں جب ہاتھ دھوتا ہے اس کا ہر وہ گناہ جو ہاتھوں کے چھونے سے کیا ہو پانی کے ساتھ نکال جاتا ہے یا آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا

ہے۔ جب اپنے پاؤں دھوتا ہے اس کا ہر وہ گناہ جو پاؤں سے چلنے سے کیا ہو وہ پانی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے

ساتھ نکل جاتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ مالک والشافعی ومسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۶۰۳۲ جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور وضو میں اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن ابی امامہ

۲۶۰۳۳ جب بندہ مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب ناک جھاڑتا ہے تو گناہ اس کی ناک سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب اپنا منہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکیوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے ہاتھوں سے خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دنوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ خارج ہو جاتے ہیں اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر سے خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں پاؤں سے خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دونوں پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں پھر مسجد کی طرف اس کا چلنا ہوتا ہے اور اس کی نماز اس کے واسطے اعمال میں زیادتی ہے۔

رواہ مالک و احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ابی عبداللہ الصنابحی

۲۶۰۳۴ جو شخص اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اس کے بدن سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ و احمد بن حنبل و مسلم عن عثمان

وضو سے گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۶۰۳۵ تم میں سے جو شخص بھی وضو کا ارادہ کرتا ہے کلی کرتا ہے اور منہ سے پانی باہر نکالتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے منہ اور ناک کے بانسے سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں پھر جب چہرہ دھوتا ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے دھونے کا حکم دیا ہے تو گناہ اس کے چہرے سے خارج ہو جاتے ہیں اور پانی کے ساتھ ساتھ اس کی داڑھی کے کناروں سے خارج ہوتے ہیں، جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ساتھ انگلیوں کے پوروں سے گناہ خارج ہوتے ہیں پھر سر کا مسح کرتا ہے اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ بالوں کے اطراف سے خارج ہوتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے پاؤں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے خارج ہوتے ہیں پھر وہ کھڑا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہے اس کی بزرگی بیان کرتا ہے جس کا وہ اہل ہے اپنے دل کو صرف اللہ کے لیے خالی کر دیتا ہے جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن عمر بن عیسیٰ

۲۶۰۳۶ جس شخص نے اس طرح وضو کیا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا اس کے لیے

اضافہ مزید ہے۔ عن عثمان

فائدہ:..... حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جبکہ خالی ہے۔ البتہ مسلم نے کتاب الطہارت باب فضل وضو میں ذکر کی ہے۔

۲۶۰۳۷ وضو پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے پھر نماز اس کے لیے اضافہ مزید ہے۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۶۰۳۸ جو شخص بھی وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور نماز کا ارادہ کرتا ہے پھر اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کے گناہ ہتھیلیوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں سے پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں، جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے کانوں اور آنکھوں سے پہلے قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں، جب کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے اور ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے وہ ہر گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور ہر خطا سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا جب نماز کے لیے اٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور اگر بیٹھ جائے تو گناہوں سے محفوظ بیٹھتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل بن ابی امامہ

۲۶۰۳۹ جس شخص نے شدید سردی میں پورا وضو کیا اس کے لیے اجر و ثواب کے دو حصے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۳ والضعفۃ ۸۳۹۔

۲۶۰۲۰۔ جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اور پھر نماز پڑھی جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اس کے اعمال میں جو لغزشیں ہوں گی اسے

بخش دی جائیں گی۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی ایوب وعقبہ بن عامر

۲۶۰۲۱۔ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور وہ صرف نماز کے لیے جا رہا ہو

اس کا بائیں پاؤں جس قدر اٹھے گا اسی کے بقدر اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے اور دائیں پاؤں کے اٹھنے کے بقدر اس کے لیے نیکیاں لکھی

جائیں گی حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ عشا اور فجر کی نمازوں کی کتنی بڑی فضیلت ہے وہ ان میں ضرور شریک ہوتے

اگرچہ گھنٹوں کے بل انہیں کیوں نہ چلنا پڑتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۶۰۲۲۔ جس نے پاکی کے باوجود وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۸ وضعیف الجامع ۵۳۶۔

۲۶۰۲۳۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے ناگوار یوں کے باوجود مکمل وضو

کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے قدموں کا اٹھانا، نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ رباط ہے پس یہ رباط ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ

فائدہ:..... رباط کا معنی دشمن کے مقابلہ میں مملکت کی سرحد کی حفاظت کے لیے بیٹھنا یہاں بھی شیطان کے مقابلہ کے لیے اپنی حفاظت کے

لیے بیٹھنا رباط ہے۔

۲۶۰۲۴۔ وضو نصف ایمان ہے اور مسواک نصف وضو ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن حسان بن عطیہ مرسلًا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۶۱۵۸۔

اکمال

۲۶۰۲۵۔ جب تم میں سے کوئی شخص کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے صادر ہونے والے گناہ نکل جاتے ہیں جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے

صادر ہونے والے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے صادر ہونے والے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا

ہے تو سر کے گناہ بالوں کی جڑوں سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے پاؤں سے صادر ہونے والے گناہ پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن الاوسط عن ابی امامۃ

۲۶۰۲۶۔ جب بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے گناہ ہاتھوں سے جھڑ جاتے ہیں جب چہرہ دھوتا ہے چہرے میں سے اس کے

گناہ جھڑ جاتے ہیں جب بازو دھوتا ہے تو بازوؤں سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ عن عمر وبن عبسۃ واحمد بن حنبل عن مرۃ بن کعب

۲۶۰۲۷۔ جب کوئی مسلمان شخص وضو کا پانی منگواتا ہے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ داڑھی کے کونوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھ

دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ اس کے پوروں اور ناخنوں سے خارج ہوتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کی اطراف سے خارج

ہو جاتے ہیں، جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ پاؤں کے تلوؤں سے نکل جاتے ہیں، اگر چل کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اس کا

اجرو ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ واقع ہو جاتا ہے اگر دو رکعت نماز پڑھ لے اور اپنی نیت خالص رکھے وہ اس کے لیے کفارہ ہو جاتی ہیں۔

رواہ الضیاء عن عمرو بن عبسۃ

۲۶۰۲۸۔ جب بندہ اپنے پاؤں دھوتا ہے اس کی خطائیں خارج ہو جاتی ہیں جب چہرہ دھوتا ہے کلی کرتا ہے مسواک کرتا ہے، ناک میں پانی

ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے اس کے کان، آنکھوں اور زبان کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، جب اپنے بازو دھوتا ہے اور پاؤں دھوتا ہے گناہوں

سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامۃ

۲۶۰۴۹ جو مسلمان کلی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر وہ گناہ معاف کر دیتے ہیں جو اس دن اس کی زبان سے سرزد ہوئے ہوں جب ہاتھ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن ہاتھوں سے سرزد ہونے والے گناہ معاف کر دیتے ہیں اور جو سرکامح کرتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے، جیسا کہ اس کی ماں نے اسے ختم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامة

۲۶۰۵۰ آدمی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک نہر ہو اور اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو ممکن نہیں کہ اس پر میل باقی رہے چنانچہ بندہ جب وضو کا ارادہ کرتا ہے ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے سرزد ہونے والا ہر گناہ جھڑ جاتا ہے کلی کرتا ہے تو زبان سے تکلم کر کے جو گناہ سرزد ہوئے ہوں جھڑ جاتے ہیں پھر چہرہ دھوتا ہے تو آنکھوں سے سرزد ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر سرکامح کرتا ہے تو کانوں سے سن کر ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے اور پاؤں سے جل کر جو گناہ صادر ہوئے ہوں وہ بھی جھڑ جاتے ہیں۔ رواہ ابو یعلیٰ عن انس

۲۶۰۵۱ جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اس کے گناہ کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامة وعمر بن عسبة

۲۶۰۵۲ جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اس کے گناہ، اس طرح جھڑنے لگتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ عن سلمان وسندہ حسن

۲۶۰۵۳ جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے تو ایک نماز سے لے کر دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کر دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ نماز پڑھ لے۔ رواہ عبدالرزاق عن عثمان

۲۶۰۵۴ تم مجھ سے نماز کے متعلق سوال کرنے آئے ہو، سو جب تم منہ دھوتے ہو تو تمہاری آنکھوں کی پلکوں سے گناہ جھڑنے لگتے ہیں، جب تم اپنے ہاتھ دھوتے ہو تمہارے ہاتھوں کے ناخنوں سے گناہ خارج ہوتے ہیں جب تم سرکامح کرتے ہو سر سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب تم پاؤں دھوتے ہو تو پاؤں کے ناخنوں سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ رواہ مسدد عن انس

۲۶۰۵۵ جو بندہ بھی وضو کرتا ہے اس کے ہاتھوں سے گناہ خارج ہوتے ہیں پھر چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے اس کے گناہ نکلنے لگتے ہیں پھر بازو دھوتا ہے اس کی خطائیں بازوؤں سے نکل جاتی ہیں۔ پھر سرکامح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے اس کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۶۰۵۶ جو بندہ بھی پاکی کا اہتمام کرتا ہے اس کی خطائیں طہارت کی وجہ سے بہت جلد اس سے جھڑنے لگتی ہیں۔ رواہ الدیلمی عن عثمان

۲۶۰۵۷ جس شخص نے وضو کیا اور تین بار ہاتھ دھوئے پھر تین بار کلی کی، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار منہ دھویا، کہنیوں تک ہاتھ دوئے سرکامح کیا، پاؤں دھوئے پھر کوئی کلام نہیں کیا حتیٰ کہ کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھا دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ اسے بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ ابو یعلیٰ عن عثمان وهو ضعيف

۲۶۰۵۸ جو بندہ بھی مکمل وضو کرتا ہے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رواہ النسائی و ابو بکر المروزی فی تالیفہ الاحادیث المتضمنة غفران ماتقدم و ماتاخر وقال رجال اسنادہ ثقات عن عثمان

۲۶۰۵۹ جس شخص نے شدید سردی میں پورا وضو کیا اس کے لیے دو گنا اجر و ثواب ہے اور جس شخص نے شدید گرمی میں وضو کیا اس کے لیے ایک ثواب ہے۔ رواہ الخطیب و ابن النجار عن علی و ضعف

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۸۲۰

تکلیف کے باوجود وضو کرنا سبب مغفرت ہے

۲۶۰۶۰ ناگوار یوں کے وقت نماز کے لیے وضو کرنا کفارات میں سے ہے مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا کفارات میں سے

ہے۔ اور یہی رباط ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۶۰۶۱ قیامت کے دن میں پہلا شخص ہوں گا جسے سجدہ کی اجازت دی جائے گی پھر مجھے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی چنانچہ میں اپنے دائیں اور بائیں اپنی امت کو پہچان لوں گا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ فرمایا: وضو کی وجہ سے ان کے اعضاء وضو چمک رہے ہوں گے اور ان کی اولاد ان کے سامنے نوری مانند ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۶۰۶۲ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا ہونا پاکی کے آثار میں سے ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کے ان افراد کو کیسے پہچان لیں گے جنہیں آپ نے دیکھا تک نہیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

ورواہ الطبرانی والحاکم فی الکنی عن ابی امامۃ بدون قولہ بلق غیر محجلون من الوضوء ورواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی سعید

۲۶۰۶۳ میری امت میں کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوگا جسے میں قیامت کے دن پہچان نہ سکوں صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنہیں آپ نے دیکھا ہے اور جنہیں نہیں دیکھا انہیں پہچان لیں گے؟ فرمایا: جنہیں میں نے دیکھا ہے اور جنہیں نہیں دیکھا سب کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والاطبرانی فی الاوسط عن ابی امامۃ

۲۶۰۶۴ میری امت کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوگا جسے میں قیامت کے دن پہچان نہ سکوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کثرت مخلوق میں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: مجھے خبر دو اگر تم ایسے اصطلیل میں داخل ہو جاؤ جس میں سیاہ رنگ کے گھوڑے ہوں اور ان میں سفید پیشانیوں والے گھوڑے بھی ہوں کیا تم سفید پیشانیوں والے گھوڑے نہیں پہچان سکو گے؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: اس دن میری امت کی پیشانیاں سجدہ کی وجہ سے سفید (چمکدار) ہوں گی اور وضو کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والاطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن عبد اللہ بن بسر

۲۶۰۶۵ اے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے کہ ہمیشہ با وضو ہو تو ایسا ضرور کرو چونکہ جب ملک الموت جب کسی بندے کی روح قبض کرتا ہے دراصل حالیکہ وہ با وضو ہو تو اس کے لیے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللالی ۳۸۰۲

۲۶۰۶۶ اے بیٹے! اگر ہو سکے تو ہمیشہ با وضو ہو چونکہ جسے موت آتی ہے دراصل حالیکہ وہ با وضو ہو اسے شہادت دے دی جاتی ہے۔

رواہ الحکیم عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللالی ۳۸۰۲۔

فصل دوم وضو کے آداب میں

تسمیہ اور اذکار

۲۶۰۶۷ جو شخص وضو کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اگر اللہ کا نام نہ لے تو بدن کا وہی حصہ پاک ہو پاتا ہے جسے پانی پہنچا ہو۔ رواہ عبدالرزاق عن الحسن الکوفی مرسلأ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۸۲۔

۲۶۰۶۸ اس کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہیں ہوتا اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا۔ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرۃ عن سعید بن زید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع الضعیف ۲۶۱ وجہ المرتاب ۱۷۹
 ۲۶۰۶۹..... جس شخص کا وضو نہیں ہوتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو مجھ پر (نماز میں) درود نہیں بھیجتا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو انصار سے محبت نہیں کرتا۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن سهل بن سعد
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰ وجہ المرتاب ۱۸۲
 ۲۶۰۷۰..... جو شخص وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔

رواہ الترمذی عن سعید بن زید و الترمذی فی العلل عن ابی ہریرۃ و احمد بن حنبل و الحاکم فی العلل و ابن ماجہ و الحاکم عن ابی سعید
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۶۲ وجہ المرتاب ۱۸۰
 ۲۶۰۷۱..... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ تین بار ہاتھ دھونے لے چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

رواہ مالک و الشافعی و احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و اصحاب السنن الاربعة عن ابی ہریرۃ
 ۲۶۰۷۲..... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ ہاتھ دھونے لے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر
 ۲۶۰۷۳..... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ برتن میں ہاتھ نہ داخل کرے یہاں تک کہ ہاتھ دھونے لے چونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری اور برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۴
 ۲۶۰۷۴..... جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ کلمات کہے:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له؛ و اشهد ان محمداً عبده و رسوله
 اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ النسائی و ابن ماجہ و الحاکم عن عمر
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۷
 ۲۶۰۷۵..... جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر تین مرتبہ یہ کلمات کہے:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له؛ و اشهد ان محمداً عبده و رسوله
 اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن انس
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۰۵ و ضعیف الجامع ۵۳۸

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھے

۲۶۰۷۶..... جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر یہ کلمات کہے:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله اللهم اجعلنی من التوابین و اجعلنی من المتطہرین.

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ

کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کر دے۔ رواہ الترمذی عن عمر
۲۶۰۷۷ جس شخص نے وضو کیا اور وضو کے بعد یہ کلمات کہے:

سبحانک اللہم وبحمدک اشهد ان لا اله الا الله انت استغفرک واتوب الیک
ترجمہ: یا اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے معافی کا
خواستگار ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔ ایک ورق پر لکھ دیا جاتا ہے پھر اسے سر بہر کر دیا جاتا ہے پھر تاقیامت اسے نہیں توڑا جاتا۔

رواہ النسائی والحاکم عن ابی سعید

۲۶۰۷۸ جب تم میں سے کوئی شخص طہارت سے فارغ ہو وہ یہ کلمہ پڑھے:

اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله
پھر مجھ پر درود بھیجے جب وہ یہ کہہ لے گا اس کے لیے رحمت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۵

۲۶۰۷۹ تم میں سے جو شخص بھی پورا وضو کرتا ہے پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات کہتا ہے:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله
اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی النسائی عن عمر

اکمال

۲۶۰۸۰ جو شخص پورا وضو کرتا ہے اور پھر وضو سے فارغ ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے:

سبحانک اللہم وبحمدک اشهد ان لا اله الا انت واتوب الیک
اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور پھر (یہ وثیقہ) عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے تاقیامت اس کی مہر نہیں توڑی جاتی۔

رواہ ابن اسنی عن ابی سعید

۲۶۰۸۱ جس شخص نے وضو کیا اور پھر یہ کلمہ اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله کلام کرنے سے پہلے پڑھا دو

وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۶۰۸۲ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمدا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ رواہ النسائی عن ثوبان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۳۷۔

۲۶۰۸۳ جس شخص نے پورا وضو کیا پھر وضو سے فارغ ہوتے وقت یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ ابن اسنی و الخطیب و ابن النجار عن ثوبان

۲۶۰۸۳ جس شخص نے نماز کے لیے پورا وضو کیا پھر آستان کی طرف سر اٹھا کر یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

رواہ الخطیب وابن النجار عن انس

۲۶۰۸۵ جس شخص نے وضو کا پانی منگوا یا اور وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ کلمات پڑھے:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين

“اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم وليلة والطبرانی فی الاوسط عن ثوبان

۲۶۰۸۶ جس شخص نے وضو سے فارغ ہوتے ہی تین باری کلمہ پڑھا: اشهد ان لا اله الا الله “وہ اپنی جگہ سے اٹھنے نہیں پاتا حتیٰ کہ وہ

گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ ابن اسنی عن عثمان

۲۶۰۸۷ جس شخص نے وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھی اور پھر جب وضو سے فارغ ہوا یہ کلمات پڑھے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك

ایک نوشتہ سر بمبر کر لیا جاتا ہے اور عرش کے نیچے رکھ لیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا مالک قیامت کے دن اسے پالیتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابی سعید

۲۶۰۸۸ جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھتا ہے:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ رواہ ابن حبان عن عمر

۲۶۰۸۹ جو شخص بھی وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے، پھر ہر عضو دھوئے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله

پھر فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے:

اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے اگر اس نے فوراً ہی دو

رکعتیں پڑھ لیں اس میں سمجھ کر قرأت کی وہ اپنی نماز سے ایسا پاک ہو کر نکلتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا پھر اسے کہا جاتا ہے از سر نو

عمل میں مصروف ہو جاؤ۔ رواہ المستغفری فی الدعوات وقال حسن غریب عن البراء

۲۶۰۹۰ جس شخص نے وضو کے فوراً بعد ایک بار سورہانا انزل لنا فی لیلۃ القدر پڑھی اس کا شمار صدیقین میں ہوتا ہے جو در مرتبہ پڑھتا ہے اس

کا شمار فتر شہداء میں ہوتا ہے اور جو تین مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ انبیاء کے ساتھ اس کا حشر فرمائے گا۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الغماز ۲۸۳ والکشف الالہی ۸۸۸۔

۲۶۰۹۱ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: جب آپ وضو کریں تو داڑھی کا خلال بھی کر لیا کریں۔

ابن ابی شیبہ عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۸ والضعیفۃ ۱۷۵۵

وضو میں خلال کرنے کا بیان

۲۶۰۹۲ خلال کرو چونکہ خلال کرنا نفاذ ہے اور نفاذ ایمان کی طرف لے جاتی ہے اور نفاذ والے کا ٹھکانا جنت میں ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

کلام: حدیث حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۱۳ والکشف الالہی ۳۶۹

۲۶۰۹۳ بہت اچھے لوگ ہیں وضو میں خلال کرنے والے اور بہت اچھے لوگ ہیں کھانے کے بعد خلال کرنے والے ربی بات وضو میں خلال کرنے کی سو وہ کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا اور انگلیوں کے درمیان خلال کرنا ہے، ربی بات کھانے کے بعد خلال کرنے کی سو فرشتے جب کسی نمازی کو اس حال میں دیکھتے ہیں کہ اس کے دانتوں کے درمیان کھانا پھنسا ہوتا ہے تو ان پر یہ کیفیت نہایت گراں گزرتی ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۸۶

۲۶۰۹۴ خلال کرنے والے مردوں اور خلال کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۱

۲۶۰۹۵ میری امت کے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جو وضو میں اور کھانے کے بعد خلال کرتے ہیں۔ رواہ القضاعی عن ابی ایوب

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۰

۲۶۰۹۶ یا تو وضو کرتے وقت انگلیوں کے درمیان دھونے میں مبالغہ کرو یا پھر دوزخ کی آگ ان کا مبالغہ کرے گی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۶۰

۲۶۰۹۷ جو شخص (وضو کرتے وقت) پانی کے ساتھ اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرتا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کے ساتھ اس کی

انگلیوں کا خلال کرے گا۔ رواہ الطبرانی عن الثلثة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۳۹

۲۶۰۹۸ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۶۰۹۹ انگلیوں کے درمیان خلال کرو کہیں اللہ تعالیٰ آگ سے انگلیوں کے درمیان خلال نہ کر دے ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے

بلاکت ہے۔ رواہ الدارقطنی عن عائشة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۴۵۔

۲۶۱۰۰ اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آتش دوزخ سے ان کا خلال کر دیں۔

رواہ الدارقطنی عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۶۶ والکشف الالہی ۲۸۳۶۔

۲۶۱۰۱ اپنی داڑھیوں کا خلال کرو، ناخن تراشو چونکہ شیطان گوشت اور ناخنوں کے درمیان چلتا ہے۔

رواہ الخطیب فی الجامع وابن عساکر عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۴۷۔

۲۶۱۰۲ جب تم وضو کرو تو انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن لقیط بن صبرة

۲۶۱۰۳ جب تم وضو کرو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۱۶

اکمال

۲۶۱۰۳ وہ لوگ بہت اچھے ہیں جو پانی سے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرتے ہیں اور کھانے کے بعد (دانتوں میں) خلال کرتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ عن ابی ایوب

۲۶۱۰۵ میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: رب تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ فنیک دھوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فنیک سے کیا مراد ہے؟ جبرائیل امین نے جواب دیا: فنیک سے مراد ٹھوڑی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن انس

انتصاص وضو کے بعد پانی کے چھینٹے مارنے کا بیان

۲۶۱۰۶ شروع شروع میں جب میری طرف وحی بھیجی گئی میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے مجھے وضو اور نماز کی تعلیم دی جب جبرائیل امین وضو سے فارغ ہوئے چلو بھر پانی لیا اور اپنی شرمگاہ پر اس کے چھینٹے مارے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی والحاکم عن اسامة بن زید عن ابیہ زید بن حارثة

۲۶۱۰۷ جب تم وضو کرو تو شرمگاہ پر چھینٹے مارلو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرة

۲۶۱۰۸ میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا: اے محمد! جب وضو کرو تو شرمگاہ پر چھینٹے مار لیا کرو۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۶ و ضعیف الجامع ۲۶۲۲۔

۲۶۱۰۹ جبرئیل امین نے مجھے وضو کی تعلیم دی اور مجھے حکم دیا کہ وضو کے بعد اپنے پکڑوں کے نیچے پیشاب نکلنے والی جگہ پانی کے چھینٹے مارلو۔

رواہ ابن ماجہ عن زید بن حارثة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۳۱۲۔

فائدہ: انتصاص کے معنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا ہے دوسرا معنی استنجاء کرنا ہے لیکن وضو کے بعد استنجاء کرنے کا کوئی مقصد نہیں، لاجمالہ پہلا معنی مراد ہوگا پھر اس میں بھی قدرے تفصیل ہے کہ ازار (شلوار) پر چھینٹے مارنے ہیں یا شرمگاہ پر سو چھینٹے مارنے کا فائدہ دفع وساوس ہے یعنی نماز میں یہ وسوسہ پیدا ہو جاتا ہے کہ پیشاب کا قطرہ نکلا ہے لہذا شرمگاہ سے متصل شلوار کے حصہ پر چھینٹے مارنا مراد ہے تاکہ دفع وساوس کا مقصد حاصل ہو جائے۔

استنشاق یعنی ناک میں پانی ڈالنے کا بیان

۲۲۱۱۰ جب ناک میں پانی ڈالو ناک جھاڑ لو اور جب پتھر سے استنجاء کرو تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرو۔

رواہ الطبرانی عن سلمة بن قیس

فائدہ: دوسری احادیث کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ استنجاء میں طاق پتھروں کا استعمال مستحب ہے نہ کہ واجب۔ چونکہ مقصود انقاء (صفائی ہے)۔

۲۶۱۱۱ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وہ وضو کرنا چاہے تو اسے ناک میں تین بار پانی ڈال کر جھاڑ لینا چاہئے چونکہ ناک کے بانسے میں شیطان رات گزارتا ہے۔ رواہ البخاری و مسلم عن ابی ہریرة

- ۲۶۱۱۲ مبالغہ کر کے (پانی ڈال کر) ناک کو دو یا تین مرتبہ جھاڑو۔ رواہ حمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ و الحاکم عن ابن عباس
- ۲۶۱۱۳ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہیں جبکہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس
- کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعاف الدر القطنی ۶۰ و ضعیف الجامع ۵۹۳۸
- ۲۶۱۱۴ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرنا چاہے وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے اور ناک جھاڑ لے اور جب پتھر سے استنجاء کرنا چاہے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ مالک و احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی عن ابی ہریرہ
- ۲۶۱۱۵ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرنا چاہے ناک میں پانی ڈالے اور جھاڑے جب ناک جھاڑنا چاہے تو طاق عدد میں (پانی ڈال کر) جھاڑے۔ رواہ ابو نعیم فی المستخرج عن ابی ہریرہ
- ۲۶۱۱۶ جب تم وضو کرنا ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑ لو اور جب پتھر سے استنجاء کرو تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرو۔
- رواہ احمد بن حنبل و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن سلمة بن قیس الاشجعی
- ۲۶۱۱۷ جو شخص وضو کرے اسے ناک میں پانی ڈال کر جھاڑ لینا چاہیے اور جو شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔
- رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرہ و مسلم عن ابی سعید
- ۲۶۱۱۸ کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو، کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الخطیب عن ابن عباس
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدر القطنی ۶۲۔
- فائدہ: کانوں کا تعلق سر سے ہونے سے یہ حکم مستتب ہوتا ہے کہ سر کا مسح کرتے وقت ہاتھوں کے ساتھ نیچے ہوئے پانی سے کانوں کا مسح کر لینا کافی ہے، الگ سے کانوں کا مسح کرنے کے لیے مزید پانی لینے کی ضرورت نہیں۔

اکمال

- ۲۶۱۱۹ جب تم میں سے کوئی شخص کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے اسے یہ کام مبالغہ کے ساتھ دو یا تین مرتبہ کر لینا چاہیے۔
- رواہ البیہقی عن ابن عباس
- ۲۶۱۲۰ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے وہ تین مرتبہ کلی کرے چنانچہ (ایسا کرنے سے) گناہ چہرے سے خارج ہو جاتے ہیں پھر چہرہ دھوئے ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کرے پھر اپنے کانوں میں انگلیاں داخل کرے (یعنی کانوں کا مسح کرے) تین بار اور پھر تین بار دونوں پاؤں پر پانی بہائے۔
- رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس
- ۲۶۱۲۱ جب تم وضو کرو تو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو بشرطیکہ روزہ نہ ہو۔
- رواہ ابو بشر الدولابی فیما جمع من حدیث النووی عن عاصم
- ۲۶۱۲۲ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس وضو کا حصہ نہیں جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور کانوں کا تعلق سر سے ہے۔
- رواہ البیہقی و الدیلمی عن عائشة
- ۲۶۱۲۳ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے ناک کے نتھنوں میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے اور جب پتھر سے استنجاء کرے طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ عبد الرزاق عن ابی ہریرہ
- ۲۶۱۲۴ ناک میں دو یا تین مرتبہ پانی ڈالو۔ رواہ ابن ابی شیبہ و الطبرانی عن ابن عباس
- ۲۶۱۲۵ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے اور جب پتھر سے استنجاء کرے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔
- رواہ عبد الرزاق عن ابی ہریرہ

۲۶۱۲۶ جو شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈالے اور کلی کرے، کانوں کا تعلق سر سے ہے۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ وابن ابی شیبہ فی مصنفہ وسعید بن منصور فی سننہ عن سلمان بن موسیٰ بلا غا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۷۰

۲۶۱۲۷ جو شخص کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے وہ نماز جاری رکھے اور نماز سے واپس نہ ہو۔ رواہ الدیلمی عن جابر

اسبغ (وضو پورا کرنے) کا بیان

۲۶۱۲۸ جب تم نماز کا ارادہ کرو پورا وضو کر لو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان پانی ڈالو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

۲۶۱۲۹ وضو پورا کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ سے کام لو الا یہ کہ تم اگر روزہ میں ہو تو مبالغہ ترک کر دو۔

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وعبداللہ بن احمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن لقیط بن صبرہ

۲۶۱۳۰ اس نے پورا وضو کیا ہے یہ میرا اور ابراہیم خلیل اللہ کا وضو ہے اور جو شخص اس طرح وضو کرے (یعنی تین تین بار) پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمہ پڑھے

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۸۱۔

۲۶۱۳۱ وضو پورا کر دو (خرابی) ہے ایڑیوں کے لیے آتش دوزخ سے۔

رواہ ابن ماجہ عن خالد بن الولید ویزید بن ابی سفیان وشرحیل بن حسنة وعمر بن العاص

۲۶۱۳۲ وضو پورا کرو۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

۲۶۱۳۳ مجھے پورا وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رواہ الدارمی عن ابن عباس

۲۶۱۳۴ میری امت قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید اعضاء وضو سے پکارے جائیں گے ان کی یہ سفیدی وضو کے اثر کی وجہ سے ہوگی جو شخص اپنا غرہ طویل تر کر سکتا ہو وہ ضرور کرے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرہ

۲۶۱۳۵ پورا وضو کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن تمہاری پیشانیاں اور وضو کے اعضاء (ہاتھ پاؤں) سفید ہوں گے تم میں سے جو شخص غرہ طویل کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اپنا غرہ اور جھیل طویل کرے۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ

فائدہ: اطالہ غرہ کا مطلب ہے کہ اعضاء وضو کو مقررہ مقدار سے بڑھ کر وضو کے لیے دھونا یعنی بازوؤں کو کہنیوں سے آگے بڑھ کر دھونا اور پاؤں کو کٹھنوں سے زیادہ دھونا غرہ کا معنی پیشانی کی سفیدی اور جھیل کا معنی ہاتھ اور پاؤں کی سفیدی، قیامت کے دن یہ سفیدی نور کی ہوگی وضو کے لیے اعضاء کی حدود مقرر کر دی گئی ہیں اور ان سے تجاوز کر کے انھیں دھونا اطالہ غرہ ہے۔ لیکن علمائے حدیث نے بایں معنی اطالہ غرہ کا انکار کیا ہے چونکہ دین میں تعق اور تشدد غیر محبوب سمجھا گیا ہے لہذا استحباب نہیں رہا بلکہ اطالہ غرہ سے مراد بلحاظ سنت اچھی طرح پورا وضو کرنا ہے دیکھئے فتح الملہم ج ۲ کتاب الطہارۃ باب استحباب اطالہ الغرہ از منعم۔

۲۶۱۳۶ مؤمن کا زیور ہاں تک (اعضائے) جسمانی پر) پہنچے گا جہاں تک وضو ہوگا۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ

متفرق آداب..... از اکمال

۲۶۱۳۷: اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے ابتدا کی ہے اسی سے ابتدا کرو۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن جابر فاکدہ... یعنی وضو میں پہلے وہی اعضاء دھوؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے بیان کیا ہے یعنی پہلے منہ پھر ہاتھ پھر مسح کرنا ہے اور آخر میں پاؤں دھونے ہیں۔

۲۶۱۳۸: جب تم وضو کرو تو اپنی آنکھوں کو وضو کا پانی پلاؤ، اپنے ہاتھوں کو مت جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے نکلنے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرہ۔
 ۲۶۱۳۹: جس شخص نے وضو کیا اور پھر شفاف کپڑے سے اعضاء وضو کو صاف کیا اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے اعضاء وضو کو صاف نہ کیا اس نے افضل کام کیا چونکہ قیامت کے دن سارے اعمال کے ساتھ وضو کا پانی بھی ٹولا جاتا ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابی ہریرہ
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجا مع ۱۶۸۳
 ۲۶۱۴۰: بیت الخلاء میں وضومت کرو جس میں تم پیشاب کرتے ہو چونکہ مومن کے وضو کا پانی نیکیوں کے ساتھ ٹولا جائے گا۔

رواہ الدیلمی وابن النجار عن انس
 ۲۶۱۴۱: جس شخص نے ایک بار وضو کیا (یعنی اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا) تو یہ وضو کا وظیفہ ہے جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔
 جس نے دو مرتبہ وضو کیا اس کے لیے دو چند ثواب ہے اور جس نے تین بار وضو کیا تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر
 ۲۶۱۴۲: جس شخص نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں سے گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے دن گلے میں طوق پڑنے سے محفوظ رہے گا۔
 رواہ ابو نعیم عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۳۰۰۔
 ۲۶۱۴۳: مومن کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے پینا ستر بیماریوں کے لیے شفا ہے جن کی ادنیٰ بیماری دوسرہ ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی امامہ و عبد اللہ بن بسر و قیہ محمد بن اسحاق العکاشی کذاب
 ۲۶۱۴۴: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۹ و التزییہ ۳۶۵۲۔

۲۶۱۴۵: کانوں کا اندرونی حصہ چہرے میں سے ہے جبکہ ظاہری حصے کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرہ
 ۲۶۱۴۶: اے ابوالہشیم پاؤں کے تلووں کو اچھی طرح سے دھو۔ رواہ الطبرانی عن ابی الہشیم

۲۶۱۴۷: پاؤں کے تلوے اچھی طرح سے دھو۔ رواہ عبدالرزاق عن محمد بن محمود بلاغاً
 ۲۶۱۴۸: خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواہ النسائی وابن جریر عن ابی ہریرہ

۲۶۱۴۹: واپس لوٹ جاؤں اور اچھی طرح سے وضو کرو۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابن ماجہ عن جابر
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ ایک شخص نے وضو کیا اور دوران وضو ناخن کے برابر پاؤں سے جگہ خشک چھوڑ دی نبی کریم ﷺ نے دیکھ کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ و الدارقطنی و ابو نعیم فی التحلیۃ و البیہقی فی الاخلاقیات عن انس
 ۲۶۱۵۰: جو شخص سر کا مسح کرنا بھول جائے اور پھر اسے دوران نماز یاد آئے اگر اس کی داڑھی میں تری موجود ہو تو اسے لے کر سر کا مسح کرے اگر

داڑھی میں تری نہ ہو تو وضو بھی دھرائے اور نماز بھی دہرائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
 ۲۶۱۵۰: وضو کرو اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینے مار لو۔ مسلم عن علی

۲۶۱۵۱ میرادایاں ہاتھ چہرے کے لیے ہے اور بایاں ہاتھ شرمگاہ کے لیے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابراہیم بن محمد بن الحویرث مرسلًا
۲۶۱۵۲ ایک مدیانی وضو کے لیے کافی ہے اور غسل جنابت کے لیے ایک صاع کافی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و عبد بن حمید و ابن خزیمہ و الحاکم و البیہقی عن جابر
۲۶۱۵۳ تمہیں وضو کے لیے ایک مدیانی کافی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس
۲۶۱۵۴ وضو کے لیے ایک مدیانی کافی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۲۶۸۵۔
فائدہ:..... ہدایک بیان ہے جو تقریباً دو رطل کے برابر ہوتا ہے اور ایک رطل تقریباً ایک پاؤ کے برابر ہوتا ہے اور صاع بھی ایک بیان ہے جو ساڑھے تین میر کے برابر ہوتا ہے۔
۲۶۱۵۵ اے ابوکاہل! پانی کو اپنی پانی جگہ رکھا کرو اور بچے ہوئے پانی کو اپنے گھر والوں کے لیے رہنے دو اور گھر والوں کو یہاں سامت رکھو خادم کو مشقت میں مت ڈالو۔ رواہ ابن عدی و الطبرانی عن ابی کاہل

مسواک کا بیان

۲۶۱۵۶ مسواک کرنا منہ کی پاکی کا سبب ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی یزید و الشافعی و احمد بن حنبل و النسائی و ابن حبان و الحاکم و البیہقی فی السنن عن عائشة و ابن ماجہ عن ابی امامہ
۲۶۱۵۷ مسواک کرنا منہ کی پاکی کا سبب ہے رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے اور آنکھوں کو جلائی بخشتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۳۰۰ و ضعیف الجامع ۳۳۶۱۔

۲۶۱۵۸ مسواک منہ کو پاک کرتا ہے اور رب تعالیٰ کو خوش کرتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۱۵۹ مسواک نصف وضو ہے جبکہ وضو نصف ایمان ہے۔ رواہ رستمہ فی کتاب الایمان عن حسان بن عطیة مرسلًا
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۳۔

۲۶۱۶۰ مسواک کرنا واجب ہے جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔

رواہ ابو نعیم فی کتاب السواک عن عبد اللہ بن عمرو بن حلحلة و رافع بن خدیج معاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۴۔

۲۶۱۶۱ مسواک کرنا فطرت کا تقاضا ہے۔ رواہ ابو نعیم عن عبد اللہ بن جراد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۲۔

۲۶۱۶۲ مسواک کرنے سے آدمی کی فصاحت میں اضافہ ہوتا ہے۔ رواہ العقلمی و ابن عدی و الخطیب فی الجامع عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المفرد ۲۳۳ و تذکرة الموضوعات ۳۰

۲۶۱۶۳ مسواک کرنا سنت ہے جس وقت چاہو مسواک کرو۔ رواہ الدیلمی فی مستند الفردوس عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵۹ و کشف الخفاء ۱۲۹۶۔

۲۶۱۶۴ مسواک سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا بخشتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۰ و کشف الخفاء ۱۲۹۷۔

۲۶۱۶۵ مسواک کرتے رہو صفائی کا اہتمام کرو اور طاق عدد میں مسواک کرو چونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط عن سلمان بن صرد

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰۰ والضعیفۃ ۹۳۹

۲۶۱۶۶ مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہیں مسواک مجھ پر فرض نہ کر دیا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل عن وائلۃ

۲۶۱۶۷ مجھے مسواک کا اتنا مبالغہ کے ساتھ حکم دیا گیا کہ مجھے اپنے دانتوں پر خوف لاحق ہو گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۲۶۱۶۸ جب مسواک دستیاب نہ ہو تو انگلیوں کو مسواک کی جگہ پر پھیر لینا چاہیے۔

رواہ ابو نعیم فی کتاب السواک عن عمرو بن عوف المزنی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۸۳ والضعیفۃ ۲۴۷۔

۲۶۱۶۹ مسواک کرنا، جمع کے دن غسل کرنا اور جو خوشبودی ستاب ہو اسے لگانا ہر مسلمان کا حق ہے۔ رواہ البزار عن ثوبان

۲۶۱۷۰ مسواک کرو مسواک کرو اور میرے پاس دانتوں کی زردی لیے ہوئے مت آؤ، اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ہر

نماز کے وقت ان پر مسواک کرنا فرض کر دیتا۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۶۱۷۱ مسواک کیا کرو، کیا وجہ ہے تم لوگ زرد دانتوں کے ساتھ میرے پاس آتے ہو۔ رواہ الحکیم عن تمام بن العباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۹۹

۲۶۱۷۲ مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانتوں کے ختم ہو جانے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ البزار عن انس

۲۶۱۷۳ جبرئیل امین نے مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ مجھے دانت گر جانے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سهل بن سعد

۲۶۱۷۴ مسواک کرتے رہو چونکہ مسواک کرنا منہ کی پاکی ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی ہے میرے پاس جب بھی جبرئیل امین تشریف

لائے مجھے ضرور مسواک کی وصیت کی حتیٰ کہ مجھے خدشہ ہوا کہ مسواک مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ کر دیا جائے۔ اگر مجھے اپنی امت کے

مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا یقیناً میں مسواک کرتا ہوں حتیٰ کہ مجھے دانت گر جانے کا خوف ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۸۔

۲۶۱۷۵ مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانتوں کے گرنے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۶۱۷۶ اگر مجھے تمہارے ضعف کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے وقت وضو کا حکم دیتا تھا۔ رواہ اجزار عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۶۔

۲۶۱۷۷ جب کوئی شخص رات کے وقت یا دن کے وقت وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور دانت صاف کرتا ہے پھر نماز

کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے ایک فرشتہ اس کے گرد چکر لگاتا ہے اس کے قریب ہوتا ہے اور اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور اسی کے منہ میں قرأت

کرتا ہے اگر دانت صاف نہ کرے تو فرشتہ چکر لگاتا ہے مگر اس کے منہ پر اپنا منہ نہیں رکھتا۔ رواہ محمد بن نصر فی الصلاة عن شہاب مرسلاً

۲۶۱۷۸ جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت اٹھے اور مسواک کرے اور پھر اگر رات کے وقت قرأت کرے تو ایک فرشتہ اس کے منہ

میں اپنا منہ رکھ لیتا ہے اور اس کے منہ سے جو بات بھی نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں ضرور داخل ہوتی ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وتمام والضیاء عن حابر

۲۶۱۷۹ مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وتمام والضیاء عن حابر

۲۶۱۸۰ مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ مخفی دعوت ستر اعلانیہ دعوتوں سے افضل ہے پوشیدہ صدقہ

ستر اعلانیہ صدقوں سے افضل ہے۔ رواہ ابن النجار والدیلمی فی الفردوس عن ابی ہریرة
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱ وضعیف الجامع ۳۵۱۹۔

۲۶۱۸۱ مسواک کر کے ایک نماز پڑھنا ستر نمازوں سے افضل ہے۔ رواہ ابن زنجویہ عن عائشة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱ وضعیف الجامع ۳۵۱۹۔

۲۶۱۸۲ تمہیں مسواک کرنا چاہیے چونکہ مسواک منہ کی پاکی اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطربرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۱۸۳ تمہیں مسواک کرنا چاہیے مسواک بہت اچھی چیز ہے منہ کی بدبو ختم کرتا ہے، بلغم کو خارج کرتا ہے، نظر کو تیز کرتا ہے، مسوڑھوں کو

مضبوط بناتا ہے معدہ کو درست کرتا ہے، بھلائی کے درجات میں بلندی کا باعث ہے، فرشتوں کی حمد کا باعث ہے، رب کو خوش رکھنے کا ذریعہ ہے

اور شیطان کو دور رکھتا ہے۔ رواہ عبدالجار النحولانی فی تاریخ دزایا عن انس

۲۶۱۸۴ مسواک کر کے پڑھی ہوئی نماز بغیر مسواک کے پڑھی ہوئی نماز سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن عائشة

۲۶۱۸۵ مسواک میں دس خوبیاں ہیں منہ کو پاک کرتا ہے، مسوڑھے مضبوط بناتا ہے، بصارت کو جلا بخشتا ہے بلغم کو خارج کرتا ہے، منہ کی بدبو کو

ختم کرتا ہے، سنت کے موافق ہے، فرشتوں کو فرحت بخشتا ہے، رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے، نیکیوں میں اضافے کا باعث ہے اور معدے

کو درست بناتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب وابونعیم فی کتاب السواک عن ابن عباس وضعیف

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۲۰۰۲ والامتاہیہ ۵۲۸۔

۲۶۱۸۶ میرے پاس جب بھی جبریل امین تشریف لائے مجھے ضرور مسواک کا حکم دیا حتیٰ کہ مجھے کثرت مسواک سے منہ کے اگلے حصے کے

چھیل جانے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ احمد بن حنبل والطربرانی عن ابی امامة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۵۰۵۰۔

۲۶۱۸۷ روزہ دار کی سب سے بہترین خصلت مسواک ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشة

۲۶۱۸۸ مسواک کی جگہ انگلیاں کفایت کر جاتی ہیں۔ رواہ الضیاء عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۶۳۱۵۔

۲۶۱۸۹ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اپنی امت کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ مالک واحمد بن

حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرة واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن زید بن خالد

۲۶۱۹۰ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور ایک تہائی رات تک عشاء کی

نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والضیاء عن زید بن خالد الجہنی

۲۶۱۹۱ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

رواہ مالک والشافعی والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرة والطربرانی فی الاوسط عن علی

۲۶۱۹۲ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم دیتا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک

کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ہریرة

۲۶۱۹۳ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے وقت مسواک فرض کر دیتا جیسا کہ وضو ان پر فرض کیا ہے۔

رواہ الحاکم عن العباس بن عبدالمطل

۲۶۱۹۳... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر وضو کے ساتھ مسواک فرض کر دیتا، اور نصف رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ مالک والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۹۵... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک اور خوشبو کا حکم دیتا۔

رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلًا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۵۳۔

۲۶۱۹۶... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں سحری کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

رواہ ابو نعیم فی کتاب السواک عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۵۲۔

۲۶۱۹۷... جب تم مسواک کرو تو دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرو۔ رواہ سعید بن المنصور عن عطار مرسلًا

۲۶۱۹۸... میں تمہیں زیادہ سے زیادہ مسواک کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن انس

اکمال

۲۶۱۹۹... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر وضو کے وقت مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن جریر عن زید بن خالد

۲۶۲۰۰... وضو ایمان کا حصہ ہے، مسواک وضو کا حصہ ہے، اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم

دیتا، بندے کی مسواک کر کے پڑھی ہوئی دو رکعتیں بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن حسان بن عطیہ مرسلًا

۲۶۲۰۱... مجھے مسواک کے بعد پڑھی ہوئی دو رکعتیں مسواک سے پہلے پڑھی ہوئی ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ رواہ ابن حبان عن عائشہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۶۰۷ اور المقاصد الحسنة ۶۲۵

۲۶۲۰۲... اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جیسے کہ پاکی ان پر فرض کی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن بعض اصحاب النبی ﷺ

۲۶۲۰۳... اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا جیسے کہ وہ وضو کرتے ہیں۔

رواہ ابن جریر عن ام حبیبہ واحمد بن حنبل عن زینب بنت جحش

۲۶۲۰۴... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی والحاکم عن ابی ہریرۃ

مسواک کی تاکید

۲۶۲۰۵... اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا ڈرنہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے وقت مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۲۰۶... اگر مجھے سنت کا ڈرنہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والنسائی والخطیب عن ابن عمر

۲۶۲۰۷... کیا وجہ ہے تم لوگ میرے پاس زرد دانت لیے ہوئے آتے ہو، اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈرنہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت

مسواک کا حکم دیتا لوگوں کے لیے دیکھ بھال کرنے والے کے سوا کوئی چارہ کا نہیں جب کہ دیکھ بھال کرنے والے دوزخ میں جائے گا چنانچہ قیامت

کے دن اسے سپاہی کے ساتھ لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اپنا کوڑا رکھو اور دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ رواہ سمویہ عن انس

۲۶۲۰۸... تم لوگ میرے پاس دانتوں کی زردی لیے کیوں آتے ہو؟ مسواک کروا کر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر پائی کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی عن تمام بن عباس

۲۶۲۰۹... تم لوگ میرے پاس زرد دانت لیے ہوئے کیوں آتے ہو؟ مسواک کروا کر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن تمام بن عباس

۲۶۲۱۰... کیا وجہ ہے میں تمہیں اپنے پاس دانتوں کی زردی لیے آتے دیکھ رہا ہوں؟ مسواک کروا کر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جس طرح ان پر نماز فرض کی ہے۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن جعفر بن تمام بن عباس و ابن عامر بن العباس عن ابیہ

۲۶۲۱۱... کیا وجہ ہے میں تمہیں اپنے پاس دانتوں کی زردی لیے آتے دیکھ رہا ہوں، مسواک کرو، اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا ہر نماز کے وقت، جس طرح ان پر وضو فرض کیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البغوی و سمویہ و الحاکم عن جعفر بن تمام عن ابیہ عن جدہ العباس بن عبدالمطلب و احمد بن حنبل

و الباوردی عن قثم بن تمام عن قثم بن تمام عن ابیہ قال وهو الصواب زعموا

۲۶۲۱۲... اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن منیع عن ابی امامہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۱۸

۲۶۲۱۳... اگر مجھے اپنی امت پر گران باری کا ڈر نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن جریر عن ابی سعید

۲۶۲۱۴... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ مسواک مجھ پر فرض نہ کر دی جائے۔ رواہ الطبرانی عن وائلہ

۲۶۲۱۵... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ مجھ پر قرآن نازل ہو جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

فائدہ:..... یعنی قرآن میں مسواک کرنے کا حکم نازل ہو جائے گا اور یوں مسواک فرض ہو جائے گا۔

۲۶۲۱۶... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنا منہ چھیل جانے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ ابو نعیم عن سعید و عامر بن وائلہ معا

۲۶۲۱۷... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حتیٰ کہ مجھے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ ثابت سرقطی فی الدلائل و ابو نعیم عن نافع بن جبر بن مطعم عن ابیہ و ضعف

۲۶۱۱۸... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔ حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ میرے مسوڑھے پھیل جائیں گے

اور دانت گر جائیں گے۔ رواہ البزار عن انس

۲۶۲۱۹... میں نے مسواک لے کر لازم کو کر لیا۔ حتیٰ کہ مجھے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط و البیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۶۲۲۰... مجھے برابر مسواک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے اپنی ڈاڑھوں کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی و البیہقی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۲۶۲۲۱... جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز کے لیے کھڑا ہوا تو مسواک کر لینا چاہیے چونکہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں قرأت کرتا

ہے فرشتہ اپنا منہ نماز کے منہ پر رکھ دیتا ہے نماز کے منہ سے جو بھی نکلتا ہے فرشتے کی منہ میں داخل ہوتا ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان و الدیلمی و سعید بن منصور عن حابر

۲۶۲۲۲... تمہیں مسواک کرنا چاہیے، چونکہ مسواک منہ کی پائی ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ رواہ ابن عساکر بن ابن عمر

۲۶۲۲۳... تمہیں (نروم کے ساتھ) مسواک کرنا چاہیے چونکہ مسواک منہ کی پائی ہے رب تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے فرشتوں کے لیے خوشی کا

باعث ہے نیکوں میں اضافہ کرتا ہے یہ مہارت کو جلائی بخشتا ہے منہ کی بد بو کو ختم کرتا ہے، مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، منہ کو پاک کر

تا ہے اور معدہ کو تندرست بناتا ہے۔ رواہ ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۴۲۔
- ۲۶۲۲۴ مسواک کرنے میں دس خوبیاں ہیں۔ مسواک منہ کی پاکی ہے، رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے، شیطان کو غصہ دلاتا ہے، کراماً کا تین کی محبت کا باعث ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے، منہ کو پاک کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، کرواہٹ کو دور کرتا ہے، بصارت کو جلا بخشیا ہے اور سنت کے موافق ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس
- ۲۶۲۲۵ مسواک میں دس خوبیاں ہیں: مسواک منہ کی پاکی ہے، رب تعالیٰ کے لیے خوشنودی کا باعث ہے شیطان کو ناراض کرتا ہے، کراماً کا تین کی محبت ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے، بصارت کو تیز کرتا ہے، نیکوں کو ستر گنا زیادہ بڑھا دیتا ہے دانتوں کو سفید بناتا ہے، منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے اور کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس
- ۲۶۲۲۶ اس لکڑی سے مسواک کرو۔ رواہ ابن سعد بن ابی حبیۃ الصباحی
- صباحی کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے اراک کی لکڑی عطا فرمائی اور اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
- ۲۶۲۲۷ مسواک کی تین لکڑیاں ہیں اراک اگر اراک دستیاب نہ ہو تو عنم یا ظم۔ رواہ ابو نعیم فی کتاب المسواک عن ابی زید الغافقی
- فائدہ: اراک عنم اور ظم تین درخت ہیں اراک بیابوکا درخت ہے جبکہ عنم اور ظم بھی سرزمین عرب میں پائے جانے والے خوبصورت درخت ہیں۔
- ۲۶۲۲۸ بہترین مسواک زیتون کا ہے جو کہ مبارک درخت ہے منہ کو پاک کرتا ہے، منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے وہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا مسواک ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن معاذ

آداب متفرقہ

- ۲۶۲۲۹ طہارت تین تین مرتبہ ہے جبکہ سر کا مسح ایک بار ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن علی
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۲۲ و المغیر ۹۱۔
- ۲۶۲۳۰ جب تم وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کرو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ
- ۲۶۲۳۱ اسی سے ابتدا کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثة عن جابر
- ۲۶۲۳۲ کانوں کا اعلق سر سے ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی امامہ وابن ماجہ عن ابی ہریرہ وعن عبداللہ بن زید والدارقطنی عن انس وعن ابی موسیٰ وعن ابن عمر وعن عائشہ
- ۲۶۲۳۳ سر کے (مسح کے) لیے نیاپانی لو۔ رواہ الطبرانی عن جاریہ بنت ظفر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۲۱ و المشق ۱۰۰
- ۲۶۲۳۴ وضو کے لیے دو رطل پانی کافی ہے۔ رواہ الترمذی عن انس
- ۲۶۲۳۵ وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع۔ رواہ ابن ماجہ عن عقیل بن ابی طالب
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۲۶۸۵۔
- ۲۶۲۳۶ جب تم اپنے اماموں کے پیچھے نماز پڑھو اچھی طرح سے طہارت حاصل کر لو چونکہ ناقص طہارت سے قاری پر اس کی قرأت گراں ہو جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن حذیفہ
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۴ و الکشف الالہی ۲۹۔
- ۲۶۲۳۷ جو لوگ بغیر طہارت کے نماز میں حاضر ہو جاتے ہیں وہ ہمارے اوپر نماز مشتبہ کر دیتے ہیں جو شخص نماز میں حاضر ہو وہ اچھی طرح

طہارت کا اہتمام کر لے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبہ عن ابی روح الکلاعی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۷۰

۲۶۲۳۸ لوگوں کو کیا ہوا! ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور چچی طرح سے طہارت کا اہتمام نہیں کرتے یہ لوگ ہمارے اوپر قرآن کا التباس ڈال

دیتے ہیں۔ رواہ النسائی عن اجل

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۳۔

۲۶۲۳۹ اس شخص کا وضو نہیں جو نبی کریم ﷺ پر درود نہیں بھیجتا۔ رواہ الطبرانی عن سہل بن سعد

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۱۶۔

۲۶۲۴۰ طشت پانی سے پھر لو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان والخطیب والدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۲ او الضعیفة ۱۵۵۲۔

مباحات وضو

۲۶۲۴۱ اے عمر میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن عدی عن بن یدة

اکمال

۲۶۲۴۲ لوگوں کو کیا ہوا! نماز میں بغیر طہارت کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور ہمارے اوپر ہماری نماز مشتبه کر دیتے ہیں ہمارے ساتھ نماز میں

جو شخص حاضر ہو وہ اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام کرے۔ رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والبیہقی والباوردی والطبرانی وابونعیم

وعبدالرزاق عن رجل من الصحابة سماه مؤمل بن اسماعيل الاغر قال ابو موسى: لانعلم احدا سماه غيره وهو احد لثقات وقال البيهقي

عن الاغر: رجل من بني غفار وعند النسائي عن الاغر المزني وهو خطاء

۲۶۲۴۳ لوگوں کو کیا ہوا! جو ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں تمہاری ناقص طہارت ہمیں اشتباہ میں ڈال دیتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن رجل من الصحابة

۲۶۲۴۴ طشت (پانی کا برتن) نہ اٹھانے پاؤ جب تک بھرنے نہ پائے اہتمام سے وضو کرو اللہ تعالیٰ تمہارے پرانگندہ حالات درست فرمائے گا۔

رواہ ابن لال والبیہقی فی شعب الایمان وضعفه عن ابی هريرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۵۵۲-۱۵۵۳۔

۲۶۲۴۵ اللہ تعالیٰ اسے کسی قوم تک پہنچائے گا جس سے انھیں نفع پہنچائے گا۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ابی الدرداء

نبی کریم ﷺ کا گزرا ایک نہر سے ہوا آپ کے پاس پیالا تھا پانی لے کر وضو کیا جو پانی باقی بچ گیا وہ واپس نہر میں بہا دیا اور آ آ پر یہ

ارشاد فرمایا۔

۲۶۲۴۶ اے عمر! میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی وابن خزیمة وابن الجارود وابن حبان عن بریدة

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے بہت ساری نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں اور موزوں پر سج کر لیا حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا عمل کیا ہے جو آپ نہیں کرتے تھے۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ یہ حدیث نمبر ۲۶۲۴۱ پر

گزر چکی ہے۔

فصل سوم..... ممنوعات وضو کے بیان میں

- ۲۶۲۳۷ وضو کا ایک شیطان ہے جسے ”وہان“ کہا جاتا ہے پانی کے وسوسے سے بچو۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابی کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الحدیث ۲۵ والجامع المصنف ۲۸۹
- فائدہ:..... پانی کے وسوسے سے مراد یہ ہے کہ وضو کر لینے کے بعد شک ہونے لگے کہ مسح کیا یا نہیں پاؤں دھویا یا نہیں۔ اس سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔
- ۲۶۲۳۸ وضو میں اسراف ہے اور ہر چیز میں اسراف ہے۔ رواہ سعید بن منصور عن یحییٰ بن ابی عمر و الشیبانی مرسلًا کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۰۷
- ۲۶۲۳۹ جس شخص نے غسل کے بعد وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۳۸ و ذخیرة الحفاظ ۵۲۲۹۔
- ۲۶۲۴۰ اسراف مت کرو، اسراف مت کرو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۰۳ و ذخیرة الحفاظ ۵۲۳۱
- ۲۶۲۴۱ جس شخص نے پیشاب کرنے کے بعد اسی جگہ وضو کیا اور پھر اسے وسوسوں کی مصیبت پیش آئی وہ ایسی صورت میں صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔ رواہ ابن عدی عن ابن عمرو کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۰۳ و ذخیرة الحفاظ ۵۲۳۱
- ۲۶۲۴۲ ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔
- رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی عن ابن عمرو و احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و ابن ماجہ عن ابی ہریرة
- ۲۶۲۴۳ ایڑیوں کے لیے اور پاؤں کے تلووں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔
- رواہ احمد بن حنبل و الحاکم عن عبداللہ بن الحارث
- ۲۶۲۴۴ کونچوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔
- رواہ مسلم عن ابی ہریرة و احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن عائشة و ابن ماجہ عن جابر
- ۲۶۲۴۵ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو داڑھی میں ہاتھ سے پاؤں کے تلوے نہ دھوئے۔
- رواہ اصحاب السنن الاربعة عن ابی ہریرة و هو مما بیض له الدلیمی
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۵۲ و ضعیف الجامع ۳۴۱۔
- ۲۶۲۴۶ وضو کرتے وقت اپنی آنکھوں کو پانی پلاؤ، اپنے ہاتھوں سے پانی مت جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے سچے ہیں۔
- رواہ ابویعلیٰ و ابن عدی عن ابی ہریرة
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۷۳ و الکشف الالہی ۳۶۔
- ۲۶۲۴۷ عنقریب ایک ایسی قوم آنے والی ہے جو پاکی اور دعا میں حد سے تجاوز کرے گی۔
- رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم عن عبداللہ بن مغفل
- ۲۶۲۴۸ یہ ہے وضو جس نے اس سے زیادہ کیا اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز کیا یا ظلم کیا۔
- رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن ابن عمرو
- ۲۶۲۴۹ بس وضو یہی ہے جس نے اس میں کمی یا زیادتی کی اس نے برا کیا یا ظلم کیا۔ رواہ مسلم و ابو داؤد و النسائی عن ابن عمرو

اکمال

۲۶۲۶۰ دوران وضو زیادہ پانی بہانے میں کوئی بھلائی نہیں چونکہ اسراف شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ رواہ ابو نعیم عن انس
 ۲۶۲۶۱ اسراف مت کرو، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: جی ہاں ہر چیز میں اسراف ہے۔

رواہ الحاکم فی الکنی وابن عساکر عن الزہری مرسلًا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیض الصحیفہ ۲۰

۲۶۲۶۲ اے عائشہ! ایسا مت کرو چونکہ یہ (پانی) جسم کو سفید کر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشہ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں دھوپ میں پانی گرم ہو گیا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۲۶۳ اے ابو بکر! مجھے پسند نہیں کہ میری طہارت میں کوئی اور میری مدد کرے۔ رواہ ابن النجار عن ابی بکر

۲۶۲۶۴ مجھے پسند نہیں کہ کوئی شخص میرے وضو میں میری مدد کرے۔ رواہ بزار عن عمر

۲۶۲۶۵ اپنے منہ سے ابتدا نہ کرو چونکہ شیطان منہ سے ابتدا کرتا ہے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن عبدالرحمن بن جبیر عن ابیہ

حضرت ابو جبیر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کیلئے پانی منگوا یا اور منہ دھونے سے وضو کی ابتدا کی آپ نے اس
 پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فصل چہارم..... نواقض وضو کے بیان میں

۲۶۲۶۶..... جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے وضو کر لینا چاہئے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ بھی وضو کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی عن ابن عمرو

۲۶۲۶۷ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگا دے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ النسائی عن بسرة بنت صفوان

۲۶۲۶۸ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگا دے جبکہ ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو گیا اس پر وضو واجب ہو چکا

اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ الشافعی وابن حبان والدارقطنی والحاکم والبیہقی فی السنن والعقلمی عن ابی ہریرہ

۲۶۲۶۹ جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آجائے اور اس نے مذی پونجھی نہیں اسے چاہیے کہ عضو مخصوص اور خصیتین دھولے پھر وضو

کرے اور نماز پڑھ لے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۶۲۷۰ جب تم میں سے کسی کو نماز میں ہوا خارج ہو جائے وہ واپس لوٹ جائے وضو کرے اور نماز لوٹا دے عورتوں سے پچھلی

طرف میں جماع مت کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں نہیں شر ماتا۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثة وابن حبان عن قرة بن ایاس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۲ وضعیف الجامع ۲۰

۲۶۲۷۱ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے پچھلے حصے میں کوئی حرکت پائے اور اسے شک ہو جائے آیا کہ حدث لاحق ہوا یا نہیں

اسے نماز نہیں توڑنی چاہیے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ تحقق ہو جائے۔ رواہ ابو داؤد والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرہ

۲۶۲۷۲ جب تم میں سے کسی شخص کو مسجد میں موجود ہونے ہوئے اپنی سرینوں کے درمیان ہوا خارج ہونے کا شک ہو جائے وہ مسجد سے باہر

نکلے حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ تحقق ہو جائے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرہ

۲۶۲۷۳ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑبڑ پائے، اسے شک ہو جائے کہ ہوا نکلی ہے یا نہیں وہ مسجد سے ہرگز نہ نکلے حتیٰ کہ آواز

سن لے یا خروجِ ریح محقق ہو جائے۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۷۴ جب تم میں سے کوئی شخص دورانِ نماز (ربر سے) دھیمی آواز سن لے اسے واپس لوٹ جانا چاہئے اور وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۲۷۵ جب تم میں سے کوئی شخص مذی پائے اسے شرمگاہ پر چھینٹے مار لینا چاہیے اور وضو کر لے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ مالک و احمد بن حنبل و ابن ماجہ و ابن حبان عن المقداد بن الاسود

۲۶۲۷۶ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن ماجہ عن ام حبیبہ و ابی ایوب

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۲۱، ۳۲۲ و ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۹۔

۲۶۲۷۷ وضو نہیں ٹوٹا مگر خروجِ ریح سے یا ریح کی آواز سننے سے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن السائب بن خیاب

۲۶۲۷۸ جب تم میں سے کوئی شخص بحالت وضو کھانا کھائے اسے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے ہاں! البتہ اگر اوٹ کا دودھ پی لے تو پانی سے کلی کر لے۔

رواہ الطبرانی والضعفاء عن ابی امامۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۰ والضعفاء ۱۷۰۳

۲۶۲۷۹ متلی کا آ جانا حادث ہے۔ یعنی اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی عن الحسنین

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۱۳۹ واللطیفہ ۳۰۔

۲۶۲۸۰ مذی سے وضو واجب ہوتا ہے اور منی سے غسل۔ رواہ الترمذی عن علی

۲۶۲۸۱ جو شخص نماز میں ہنس جائے اسے وضو اور نماز ٹوٹنا چاہیے۔ رواہ الخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۰ والغماز ۲۹۵۔

۲۶۲۸۲ جو شخص اپنا عضو مخصوص چھو لے اسے وضو کرنا چاہئے۔ رواہ مالک عن بسرة بنت صفوان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الحفاظ ۷۰۹۔

۲۶۲۸۳ وضوان چیزوں سے ٹوٹتا ہے جو بدن سے خارج ہوتی ہیں اور ان چیزوں سے نہیں ٹوٹتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔

رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقناع ۲۲۲۸ و اسنی المطالب ۱۶۵۹

۲۷۲۸۴ ہر بنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ دارقطنی عن تمیم

۲۶۲۸۵ وضو نہیں ٹوٹتا مگر آواز سے یا خروجِ ریح سے۔ رواہ الترمذی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۳۶۸۔

۲۶۲۸۶ تم میں سے کسی شخص کے پاس شیطان آ جاتا ہے حالانکہ وہ شخص نماز میں ہوتا ہے شیطان اس کے دبر سے ایک بال پکڑ کر کھینچ لیتا ہے

نمازی سمجھتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا اسے نماز نہیں توڑنی چاہیے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا خروجِ ریح نہ پالے۔

۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ عن ابی سعید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۹۴ و ضعیف الجامع ۱۴۷۹

۲۶۲۸۷ مجھے حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کرتا تو وہ سنت ہو جاتی۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ عن عائشة

اونٹ کے گوشت اور آگ سے پکی ہوئی چیز کا حکم

- ۲۶۲۸۸ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و النسائی عن البراء
- ۲۶۲۸۹ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا البتہ بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں اونٹ کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنا بکری کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر
- ۲۶۲۹۰ بکری کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اونٹ کا دودھ پینے کے بعد وضو کرو۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن اسید بن حضیر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف ابن ماجہ ۱۰۹ و ضعیف الجامع ۶۲۸۹۔
- ۲۶۲۹۱ جو شخص گوشت کھائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی عن سهل بن الخطاب
- ۲۶۲۹۲ جس چیز کو آگ پکائے اس سے وضو واجب ہوتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرة
- ۲۶۲۹۳ جس چیز کو آگ چھولے (اس کے کھانے سے) وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ مسلم عن زید بن ثابت
- ۲۶۲۹۴ آگ چھوئی ہوئی چیزوں سے وضو ہے اگر چہ وہ پیر کے چند ٹکڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرة
- ۲۶۲۹۵ آگ چھوئی ہوئی چیزوں کے کھانے کے بعد وضو کرو۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم و البخاری عن ابی ہریرة و احمد بن حنبل و مسلم و ابن ماجہ عن عائشة

اکمال

- ۲۶۲۹۶ جب تم میں سے کوئی شخص ہو یا خارج کرے یا گونا گوارے اسے وضو کر لینا چاہیے چنانچہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں کتراتا۔ رواہ عبدالرزاق عن قیس بن طلح
- ۲۶۲۹۷ جو شخص ہو یا خارج کرے یا گونا گوارے اسے وضو کر لینا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن علی بن سبابة
- ۲۶۲۹۸ وضو صرف اس صورت میں واجب ہوتا ہے کہ جب تم ہو یا پالویا (ہوا نکلنے کی) آواز سن لو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبد بن زید بن عاصم
- ۲۶۲۹۹ جس شخص کو نماز میں خیال ہو کہ اسے حدث لاحق ہو گیا (یعنی وضو ٹوٹ گیا) وہ ہرگز نماز نہ توڑے حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ متحقق ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
- ۲۶۳۰۰ نماز مت توڑو حتیٰ کہ (خروج ہوا کی) آواز نہ سن لو یا خروج ریح نہ متحقق ہو جائے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن خزيمة و ابن حبان عن عبادة بن تمیم عن عمر
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ آدمی کو دوران نماز خیال ہوتا ہے کہ اس نے کوئی چیز پالی ہے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ سعید بن منصور عن
- ۲۶۳۰۱ بلاشبہ ہر مرد کو مذی آتی ہے جب مٹی ہو تو اس پر غسل ہے اور جب مٹی ہو تو اس پر وضو ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن المقداد بن الاسود

۲۶۳۰۲ تمہیں مذی سے وضو کافی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والدارمی وابن خزیمہ وابویعلیٰ والطبرانی وسعید بن المنصور عن سهل بن حنیف

یہ مذی ہے اور ہرگز کو مذی آتی ہے تم پانی سے مذی کو دھولو، وضو کرو اور نماز پڑھ لو۔ رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

یہ مذی ہے جب تم میں سے کوئی شخص مذی پائے اسے دھولے پھر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

رواہ عبدالرزاق عن المقداد بن الاسود وعمار بن یاسر

۲۶۳۰۵ وضو کرو اور اپنا وضو مخصوص دھولو۔ رواہ البخاری عن علی

حضرت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے کثرت سے مذی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھو۔ اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

۲۶۳۰۶ اس میں وضو ہے اور منیٰ میں غسل ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن علی

۲۶۳۰۷ اس میں وضو ہے یعنی مذی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن علی عن المقدام

۲۶۳۰۸ وہ اپنے خصیتین دھولے اور وضو کر لے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن علی عن المقداد

مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے مذی آجائے جبکہ اس نے جماع نہ کیا ہو۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ النسائی عن عمار بن یاسر

۲۶۳۰۹ سات چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ پیشاب سے، بہتے خون سے، منہ بھرتے سے، پہلو کے بل سو جانے سے، نماز میں ہنسنے سے اور خون نکلنے سے۔ رواہ البیہقی فی السنن وضعفہ عن ابی ہریرۃ

۳۶۳۱۰ حدث کی دو قسمیں ہیں: زبان کا حدث اور شرمگاہ کا حدث جبکہ ان دونوں میں برابری نہیں ہے، زبان کا حدث شرمگاہ کے حدث سے زیادہ سخت ہے، جبکہ ان دونوں میں وضو ہے۔ رواہ الذہبی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۳۹ وامتناہیہ ۶۰۴

۲۶۳۱۱ جو چیزیں بدن سے خارج ہوتی ہیں ان سے ہمارے اوپر وضو واجب ہوتا ہے اور ان چیزوں سے ہمارے اوپر وضو واجب نہیں ہوتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کنز العمال

شرمگاہ کے چھونے کا حکم..... از اکمال

۲۶۳۱۲ جی ہاں، لیکن میں نے اپنی شرمگاہ چھوئی تھی اور وضو کرنا بھول گیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق عن یحییٰ بن ابی کثیر

نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی پھر نماز لوٹائی آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے تو نماز پڑھ لی تھی اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۳۱۳ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ تک لے جائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ الشافعی والبیہقی فی المعرفۃ عن جابر

۲۶۳۱۴ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ تک لے جائے اسے اس وقت تک نماز نہیں پڑھنی چاہیے جب تک وضو نہ کرے۔

رواہ الحاکم عن بسرة بنت صفوان

۲۶۳۱۵ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر

۲۶۳۱۶ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اسے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ مالک وابن حبان عن بسرة بنت صفوان وعبدالرزاق عن زید بن خالد الجہنی

۲۶۳۱۷ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اسے وضو کر لینا چاہیے اور عورت کا حکم بھی اسی جیسا ہے۔

رواہ ابن حبان عن بسرة

۲۶۱۳۸ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھو لے اس وقت تک نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بسرة

۲۶۱۳۹ جب تم عورتوں میں سے کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے نماز کے لیے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ الدارقطنی وضعفه عن عائشة

۲۶۱۴۰ جب عورت اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے وضو لوٹنا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن بسرة

۲۶۱۴۱ جو شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔ رواہ الخطیب فی المنفق والمنفوق عن ابی ہریرة

۲۶۱۴۲ جو شخص اپنا ہاتھ عضو مخصوص کو لگائے جب کہ درمیان میں کوئی شے حائل نہ ہو اسے وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ الشافعی والطحاوی عن جابر

۲۶۱۴۳ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے وضو کرنا چاہیے اور جو عورت اپنی شرمگاہ چھو لے اسے بھی وضو کرنا چاہئے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة والدارقطنی عن عمر بن شعیب عن جدہ

۲۶۱۴۴ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو یا خصیتین کو یا کبج ران اور بغلوں کو چھو لے اسے وضو کرنا چاہیے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی والدارقطنی عن بسرة

۲۶۱۴۵ مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی اپنی شرمگاہ کو چھو لے اس پر وضو واجب ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن بسرة

۲۶۱۴۶ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے وضو ہرانا چاہیے۔ رواہ ابن حبان عن بسرة

۲۶۱۴۷ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھو لے اسے نماز جیسا وضو کر لینا چاہیے۔ رواہ ابن حبان عن بسرة

۲۶۱۴۸ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھو لے یا خصیتین کو چھو لے یا کبج ران کو چھو لے اسے وضو لوٹنا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن عمر

۲۶۱۴۹ خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنی شرمگاہوں کو چھو لیں اور پھر نماز پڑھ لیتے ہیں اور وضو نہیں کرتے۔

رواہ الدارقطنی وضعفه وابن شہین عن عائشة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۸۔

۲۶۱۳۰ وہ تو صرف گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہارے بدن کا حصہ ہے یعنی عضو تناسل۔

رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والطبرانی والدارقطنی وسعيد بن المنصور عن طلق بن علی والطبرانی عن ابن مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الممتاھیة ۵۹۸۔

۲۶۱۳۱ یہ تو صرف تمہارے بدن میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ ابن حبان عن طلق

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص نماز میں خارش کرتا ہے اور اس کا ہاتھ عضو مخصوص تک پہنچ جاتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۶۱۳۲ کوئی حرج نہیں یہ بھی تو تمہارے بدن کا حصہ ہے۔ رواہ ابن حبان عن طلق

۲۶۱۳۳ کوئی حرج نہیں یہ بھی تو تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی امامة

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں اپنے عضو مخصوص کو چھو لیتا ہوں اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

فائدہ: مسئلہ مجوس عنہا یعنی مس کرنے سے وضو لوٹنا ہے یا نہیں۔ علماء امت کا اس میں اختلاف ہے چنانچہ مالک شافعی و احمد رحمہم اللہ کے نزدیک وضو لوٹ جاتا ہے جبکہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و ثوری وغیرہم کے نزدیک وضو نہیں لوٹتا۔ اگر دیکھا جائے تو مس ذکر میں ابتلاء ہے آزارش شدید ہے اور حرج عظیم ہے جبکہ حرج مدفوع ہے اس لیے وضو نہ لوٹنا اولیٰ و اخیبت ہے۔ البتہ اگر شہوت رانی سے مس ذکر ہو تو غالب امکان خروج مذی وغیرہ کا ہوتا ہے اس اعتبار سے وضو لوٹ جاتا ہے۔

اونٹ کا گوشت کھانے کا حکم..... از اکمال

۲۶۳۳۳ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو اور اونٹوں کے پاؤں میں نماز نہ پڑھو اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کی حاجت نہیں اور بکریوں کے پاؤں میں نماز پڑھ لیا کرو۔ الاوسط للطبرانی عن اسید بن حضیر

جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے کھانے کا حکم..... از اکمال

۲۶۳۳۵ جس چیز کو آگ متغیر کر دے اسے کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ النسائی عن ابی ایوب واحمد بن حنبل والنسائی عن ابی طلحة وابن ماحہ عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن ام حبیبۃ وعن زید بن ثابت
۲۶۳۳۶ آگ سے پکی ہوئی چیزوں کو کھا کر وضو کرو۔ رواہ النسائی عن ابی طلحة وابن حبان عن ابی ہریرۃ
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۸۸۔

۲۶۳۳۷ جن چیزوں کو آگ چھوتی ہے اور ہنڈیاں ابالتی ہیں انھیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ البخاری فی التاریخ والطبرانی وابن مندہ وابن عساکر عن ابی سعید الخیر
۲۶۳۳۸ آگ جن چیزوں کا رنگ تبدیل کر دیتی ہے انھیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ
۲۶۳۳۹ آدمی حلال کھانا کھانے کے بعد وضو (بھلے) نہ کرے۔ رواہ البزار والدارقطنی فی الافراد عن ابی بکر وضعف
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الطیفة ۳۱۔

۲۶۳۴۰ میرے دل میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں لیکن وہ میرے پاس وضو کے لیے پانی لایا میں نے تو صرف کھانا کھایا ہے اگر میں ایسا کرتا تو میرے بعد لوگ بھی ایسا کرنے لگ جاتے۔ رواہ احمد بن حنبل عن المغیرۃ

متعلقات فصل

۲۶۳۴۱ جو شخص بت کو چھوئے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ النسائی عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ
فائدہ:..... مراجعت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث نسائی میں ہے البتہ شیخی کہتے ہیں یہ حدیث بزار نے روایت کی ہے اور اس حدیث کی سند میں صالح بن حیوان قرشی ہے اور وہ ضعیف ہے دیکھئے میزان الاعتدال ۲۹۲۲ و مجمع الزوائد ۲۴۲۳۔

معدور کی طہارت کا حکم..... از اکمال

۲۶۳۴۲ جب تم وضو کرو اور وہ تمہارے بدن سے پاؤں کی طرف بہنے لگے تو تمہارے اوپر وضو کرنا واجب نہیں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابن عباس
ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بوا سیر کی شکایت ہے اور جب میں وضو کرتا ہوں خون بہنے لگتا ہے۔ اس پر حدیث
ارشاد فرمائی۔

سونے کا حکم

- ۲۶۳۳۴ جو شخص پہلو کے بل سوجاتا ہے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے چونکہ جب وہ پہلو کے بل سوتا ہے اس کے مفاصل (جوڑ) ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۰۸۔
- ۲۶۳۳۵ وضو تو اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو پہلو کے بل سوجاتا ہے چنانچہ جب وہ پہلو کے بل سوتا ہے اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔
- رواہ ابو داؤد عن ابن عباس
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۵۱ واللطفہ ۳۲۔
- ۲۶۳۳۶ آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں جو شخص سوجائے اسے وضو کرنا چاہیے۔ رواہ ابو داؤد عن علی
- ۲۶۳۳۷ آنکھ سرین کا بندھن ہے جو شخص سوجائے وہ وضو کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن عن علی ماجہ
- ۲۶۳۳۸ آنکھ سرین کا بندھن ہے جب آنکھ سوجاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے۔ رواہ البیہقی فی سننہ عن معاویہ
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۸۵۔
- ۲۶۳۳۹ جو شخص سجدے میں سوجائے اس پر وضو نہیں حتیٰ کہ پہلو کے بل سوجائے چنانچہ جب آدمی پہلی کے بل سوجاتا ہے اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۰۲۔

اکمال

۲۶۳۴۰ آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں۔ چنانچہ جب آنکھ سوجاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے لہذا جو شخص سوجائے وہ وضو کرے۔

رواہ الدارمی والطبرانی عن معاویہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطفہ ۸۶

۲۶۳۴۱ آنکھ سرینوں کا بندھن ہے جب آنکھ سوجاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے لہذا جو شخص سوجائے وہ وضو کرے۔

رواہ الطبرانی و ابو نعیم فی الحلیۃ و البیہقی فی المعرفة عن معاویہ

۲۶۳۴۲ آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں جب آنکھیں سوجاتی ہیں بندھن ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن معاویہ

۲۶۳۴۳ وضو تو اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو پہلو کے بل لیٹ جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامہ

۲۶۳۴۴ جو شخص بیٹھے بیٹھے سو گیا اس پر وضو نہیں ہے لیکن جب اپنا پہلو زمین پر رکھ دیتا ہے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعف الدار قطنی ۱۲۰

۲۶۳۴۵ قنہ سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔ اگر قنہ منہ بھر کر آئے اور غالب ہو جائے تو (بتلا بہ کو) وضو کرنا چاہئے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن جریر عن ابیہ معضلاً

خون نکلنے کا بیان

- ۲۶۳۵۶ جس شخص کو (نماز میں) قے آجائے یا نکسیر آجائے یا تلی آجائے یا مزی آجائے وہ نماز سے واپس لوٹ آئے وضو کر لے اور پھر اپنی نماز کی بنا کرے جب تک اس نے کلام نہ کیا ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشة
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۵۲ و ضعیف الجامع ۵۳۲۶
- ۲۶۳۵۷ خون کے ایک یا دو قطرے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا یہاں تک کہ خون بہنے نہ لگے۔ رواہ الدارقطنی عن ابی ہریرة
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدارقطنی ۱۱۶ و ضعیف الجامع ۳۹۰۸
- ۲۶۳۵۸ ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی عن تمیم
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۹۸۳ و ضعیف الجامع ۹۱۶۳۔

اکمال

- ۲۶۳۵۹ حدث لاحق ہو گیا ہے لہذا از سر نو وضو کرنا ہوگا۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن سلمان
سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری ناک سے خون بہنے لگا میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔
۲۶۳۶۰ بہتی ہوئی نکسیر کی وجہ سے وضو ٹوٹا یا جائے گا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر عن نعیم بن سالم عن انس قال العقیلی: عند نعیم عن
انس نسخة اکثرها منا کثیر وقال ابن حبان: کان یضع عن انس
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۶۵۲۶ و الضعيفة ۱۰۷۱

باب سوم بیت الخلاء، استنجا اور ازالہ نجاست کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل بیت الخلاء کے آداب کے بیان میں

اس میں دو فروع ہیں۔

فرع اول پیشاب سے بچنے کے بیان میں

- ۲۶۳۶۱ عام طور پر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا پیشاب سے خوب بچنے کی کوشش کرو۔
رواہ عبد بن حمید والبخاری والدارقطنی والحاکم عن ابن عباس
- ۲۶۳۶۲ پیشاب سے بچو چونکہ قبر میں سب سے پہلے بندے سے اسی کا حساب لیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۲ والضعيفة ۱۷۸۳
- ۲۶۳۶۳ اکثر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ رواہ الحاكم واحمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی ہریرة
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۳۵۷۔

- ۲۶۳۶۴ عام طور پر عذاب قبر پیشاب سے نہ نچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس
- ۲۶۳۶۵ پیشاب سے بچو چونکہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ رواہ دارقطنی عن انس
- ۲۶۳۶۶ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کا کیا انجام ہوا؟ چنانچہ بنی اسرائیلی کو جس جگہ پیشاب لگ جاتا تھا وہ اس جگہ کو ہی کاٹ دیتے تھے اس شخص نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیہقی فی سنة عن عبد الرحمن بن حسنة

۲۶۳۶۷ کاش کہ تمہیں بنی اسرائیل کے ایک شخص کے انجام کا علم ہوتا؟ چنانچہ بنی اسرائیلی (کے کپڑوں) کو جب پیشاب لگ جاتا تھا قینچیوں سے انہیں کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

- رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن عبد الرحمن بن حسنة
- ۲۶۳۶۸ بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا تھا اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے چاہئے کہ پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی موسیٰ
- ۲۶۳۶۹ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے چاہیے کہ پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرے۔

رواہ ابو داؤد والبیہقی فی السنن عن ابی موسیٰ

پیشاب کے لئے نرم جگہ تلاش کرنا

- ۲۶۳۷۰ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرنی چاہیے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی موسیٰ
- فائدہ: نرم جگہ اس لیے تاکہ پیشاب کے چھینٹے بدن یا کپڑوں پر نہ پڑیں چنانچہ سخت جگہ یا پتھر پر پیشاب کرنے سے چھینٹے اٹھتے ہیں یوں پیشاب سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔
- ۲۶۳۷۱ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی کبیرہ گناہ پر عذاب نہیں دیا جا رہا، ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا جبکہ دوسرا چلتا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحابہ السنن الاربعة عن ابن عباس واحمد بن حنبل عن ابی امامة
- ۲۶۳۷۲ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جا رہا، ہم ان میں سے ایک کو پیشاب سے نہ نچنے کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے اور دوسرے کو غیبت کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی بکرۃ
- ۲۶۳۷۳ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے اسے چاہئے کہ وہ اپنے عضو مخصوص کو تین مرتبہ دھوئے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد فی مرسلہ وابن ماجہ عن یزیداد

- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۹، اضعیفہ ۴۱۳۔
- ۲۶۳۷۴ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے وہ ہوا کے (مخالف) رخ نہ بیٹھے چونکہ پیشاب کے چھینٹے واپس پڑیں گے اور دائیں ہاتھ سے امتحان بھی نہ کرے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن قانع عن حضرمی بن عامر وهو مما بیض له الدلیمی
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۱، الکشف الالہی ۱۸

اکمال

- ۲۶۳۷۵ پیشاب سے بچو چونکہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب (سے نہ نچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔
- رواہ سعید بن المنصور وھناد عن الحسن مر سلا

۲۶۳۷۶ سوان میں سے ایک کو چغلو خوری کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا جب تک یہ شاخ ہری رہے گی انھیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو
 ۲۶۳۷۷ پیشاب کی وجہ سے قبور میں ریامت اکثر بتلائے عذاب رہے گی۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن حابر فیہ ابراہیم بن یزید بن الخوزی متروک
 ۲۶۳۷۸ بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا تھا وہ اس جگہ کو کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انھیں ایسا کرنے سے روکا اس کی پاداش میں اسے قبر میں عذاب دیا جانے لگا۔ رواہ عبدالرزاق عن عمرو بن العاص
 ۲۶۳۷۹ عام طور پر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے پیشاب سے بچنے کی خوب کوشش کرو۔ رواہ عبد بن حمید والحاکم عن ابن عباس ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا تھا وہ اس جگہ کو قیچوں سے کاٹ دیتے تھے۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ مرفوعاً والبخاری ومسلم عنہ موقوفاً
 ۲۶۳۸۰ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے انھیں کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جا رہا سوان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ رہی بات دوسرے کی سو وہ چغلو خور تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے یہ حدیث ارشاد فرمائی، ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہری شاخ لی اور اسے دو حصوں میں توڑ کر ہر قبر پر ایک ایک حصہ شاخ کا گاڑ دیا اور فرمایا جب تک یہ شاخیں خشک نہیں ہونے پائی شاید ان سے عذاب میں تخفیف کی جائے۔

رواہ ابن واحمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامة والطبرانی عن یعلیٰ بن مرة والطبرانی فی الاوسط عن عائشة
 ۲۶۳۸۱ مٹی لو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ڈال دو اور اس جگہ پانی بھی بہا دو۔

رواہ ابوداؤد عن عبد اللہ بن مغفل بن مقرون مرسلاً
 ۲۶۳۸۲ اسے چھوڑ دو، اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہاؤ، سو تمہیں آسانی پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں تنگی پیدا کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد والنسائی وابن حبان عن ابی ہریرہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے آڑے ہاتھوں لیتا چاہا اس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۳۸۳ اسے چھوڑو اس کا پیشاب منقطع نہیں کرو۔ رواہ مسلم والنسائی عن انس
 ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی خبر لینے کھڑے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۳۸۴ گھر میں طشت میں پیشاب نہیں رہنے دینا چاہئے چونکہ جس گھر میں پیشاب رکھا ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے غسل خانہ میں ہرگز پیشاب نہ کیا جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبد اللہ بن یزید

۲۶۳۸۵ اے عمار! تمہارا بلغم اور تمہاری آنکھوں کے آنسو پانی کی مانند ہیں جو تمہارے مشکیزے میں پڑا ہو تم اپنے کپڑوں کو پیشاب، پاخانہ، منی، خون اور تہمتے لگنے پر دھو لو۔ رواہ ابو یعلیٰ والعقیلی والطبرانی عن عمار

۲۶۳۸۶ منی کپڑے کو لگ جاتی ہے اور وہ تھوک اور ریخت کی مانند ہے تمہیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ تم منی کو کپڑے یا اذخر (بونی) سے صاف کرو۔ منی تو تھوک اور ریخت کی مانند ہے کپڑے یا اذخر سے اسے صاف کر لو۔ رواہ الطبرانی والبیہقی عن ابن عباس رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ جس کپڑے کو منی لگ جائے اسے کیسے صاف کیا جائے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

دوسری فرع..... متفرق آداب کے بیان میں

۲۶۳۸۷ جب کوئی آدمی بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے اس کا بسم اللہ کہنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پروگیوں کے درمیان ستر ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و الترمذی و ابن ماجہ عن علی

۲۶۳۸۸ ان بیت الخلاء کے اندر جنات و شیاطین موجود رہتے ہیں، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونا چاہے اسے

”بسم اللہ“ پڑھ لینا چاہیے۔ رواہ ابن اسنی عن ابی ہریرۃ

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۸۵ کلام:

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

۲۶۳۸۹ ان بیت الخلاء میں جنات اور شیاطین رہتے ہیں، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص قضاء حاجت کے لیے آئے وہ یہ دعا

پڑھے

اعوذ باللہ من الخبث والخبائث

میں گندے زومادہ شیطانوں اور جنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاكم عن زید بن ارقم

۲۶۳۹۰ جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء سے باہر آئے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

الحمد لله الذي اذهب عني ما يؤذيني وامسك علي ما ينفعني

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت پہنچانے والی چیزیں دور کیں اور نفع پہنچانے والی چیزیں مجھ میں روک دیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ و الدارقطنی عن طاؤس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۱۔

۲۶۳۹۱ تمہیں پچھلا حصہ اچھی طرح صاف کرنا چاہیے چونکہ اس سے بواسیر ختم ہوتی ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۸۰

۲۶۳۹۲ تمہیں پچھلا حصہ اچھی طرح صاف کرنا چاہیے چونکہ یہ (اچھی صفائی) بواسیر کو ختم کرتی ہے۔ رواہ ابن اسنی و ابو نعیم عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۱ و ضعیف الجامع ۳۷۸۷

۲۶۳۹۳ ٹھنڈے پانی سے استنجاء کرو چونکہ یہ (ٹھنڈا پانی) بواسیر کے لیے صحت بخش ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة و عبدالرازق عن السنسور بن رفاعۃ القرظی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۳۰۔

۲۶۳۹۵ تین پتھروں سے استنجاء کیا جائے اور ان میں گوبر نہیں ہونی چاہیے۔ رواہ الطبرانی عن خزیمہ بن ثابت

۲۶۳۹۶ جس شخص نے تین پتھروں سے استنجاء کیا درازاں حالیکہ ان میں لید (گوبر) نہ ہو تو یہ پتھر اس کی طہارت کے لیے کافی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن خزیمہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۷

۲۶۳۹۷ جب تم میں سے کوئی شخص قضاء حاجت کے لیے جائے اسے تین پتھروں سے استنجاء کرنا چاہے بلاشبہ یہ اس کے لیے سامان

طہارت ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۲۔

۲۶۳۹۸ جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن جابر

۲۶۳۹۹ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے چھٹا حصہ تین مرتبہ صاف کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن السائب بن خلاد

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۲ و ضعیف الجامع ۴۳۵۔

۲۶۴۰۰ جو شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۶۴۰۱ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے جب تم پتھر سے استنجاء کرو تو طاق عدد میں کرو۔ رواہ ابو یعلیٰ عن ابن مسعود

۲۶۴۰۲ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۰۳ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ اپنے ساتھ تین پتھر لیتا جائے تاکہ ان سے پاکی حاصل کرے بلاشبہ

تین پتھر اس کے لیے کافی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد والنسائی عن عائشۃ

۲۶۴۰۴ میرے آگے پردہ کر دو اور میری طرف اپنی پیٹھ موڑ لو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰۸

۲۶۴۰۵ تم میں سے جو شخص بیت الخلاء میں داخل ہو وہ ہرگز یہ دعا پڑھنے سے عاجز نہ رہے:

اللهم انی اعوذ بک من الرجس النجس النخیث المخیث الشیطان الرحیم۔

یا اللہ! میں گندگی اور خبیث شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

۲۶۴۰۶ دو شخص بیت الخلاء سے ننگے ہو کر نہ نکلیں کہ آپس میں باتیں کرتے ہوں چونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کو غصہ آتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد و ضعیف الجامع ۶۳۶۔

۲۶۴۰۷ تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ میں نہ پکڑے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء بھی نہ کرے اور پانی پینے

وقت برتن میں سانس بھی نہ لے۔ رواہ مسلم عن ابی قتادہ

۲۶۴۰۸ میٹنگی اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد والنسائی عن جابر

۲۶۴۰۹ رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ عن جابر

۲۶۴۱۰ جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۴

۲۶۴۱۱ غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مغفل

۲۶۴۱۲ آدمی کے کھڑا ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۶

۲۶۴۱۳ چھلدار درخت کے نیچے آدمی کو پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور جاری نہر کے کنارے پر بھی پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن عدی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۷

۲۶۴۱۴ مجبوروں کے دروازوں پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ عن مکحول مرسلًا

۲۶۴۱۵ آدمی کو عضو مخصوص دائیں ہاتھ سے چھونے سے منع فرمایا ہے، ایک جو تاپہن کر چلنے سے منع فرمایا ہے اس طرح چادر لپیٹنے سے بھی منع فرمایا ہے کہ اس سے ہاتھ بھی باہر نہ نکل سکیں ایسے کپڑے میں احتیاء کرنے سے منع فرمایا ہے کہ جس کا کچھ حصہ شرمگاہ پر نہ ہو۔

رواہ النسائی عن حابر

۲۶۴۱۶ لیدر (گوبر) اور ہڈی سے استنجاء مت کرو، کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے۔ ترمذی عن ابن مسعود

۲۶۴۱۷ ہر وہ ہڈی اور میٹھی تمہارے لیے ہے جس پر اللہ کا نام لیا جائے اور تمہارے ہاتھوں میں واقع ہو جائے جو گوشت سے پر ہو اور ہر میٹھی تمہارے چوپایوں کے لیے چارہ لہذا ان دونوں چیزوں سے استنجاء مت کرو چونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہے۔

رواہ مسلم عن ابن مسعود

۲۶۴۱۸ تم میں سے کوئی شخص بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے کہ پھر اس جگہ وضو کرے چونکہ عام طور پر وسوسے اسی سے پیدا

ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم وابن حبان عن عبد اللہ بن مغفل

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۲ وضعیف النسائی ۲۔

۲۶۴۱۹ رکے ہوئے پانی میں پیشاب مت کرو کہ پھر اس میں غسل کرو۔ رواہ البخاری و ابو داؤد والنسائی عن ابی ہریرة

۲۶۴۲۰ تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں وضو کرے۔

رواہ احمد بن حنبل و الترمذی والنسائی وابن حبان عن ابی ہریرة

۲۶۴۲۱ تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرة

۲۶۴۲۲ کوئی شخص بھی رکے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی رکے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرے۔

رواہ ابو داؤد وابن حبان عن ابی ہریرة

۲۶۴۲۳ تم میں سے کوئی شخص بھی جمع کیے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۷ وضعیف الجامع ۶۳۲۳

۲۶۴۲۴ تم میں سے کوئی شخص بھی سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ النسائی والحاکم عن عبد اللہ بن سر جس

۲۶۴۲۵ تم میں سے کوئی شخص بھی قبلہ رخ پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن عبد اللہ بن سر جس

اکمال

۲۶۴۲۶ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے وہ اپنے عضو مخصوص کو تین بار پونچھے۔ رواہ سعید بن منصور عن یزیداد

اور یزاد کو ازاد بن فساہ فارسی بھی کہا جاتا ہے۔

۲۶۴۲۷ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے اپنے آپ کو تین مرتبہ صاف کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل عن حابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الاثر ۲۲ وضعیف الجامع ۴۳۵

۲۵۴۲۸ جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے اسے چاہیے کہ تین پتھروں سے صفائی کرے۔

رواہ البغوی والطبرانی عن السائب بن خلاد الجہنی وقال البغوی مالہ غیرہ

۲۶۴۲۹ کیا تم میں سے کوئی شخص جب بیت الخلاء میں جاتا ہے اپنے ساتھ تین پتھر تیار نہیں رکھتا۔ رواہ عبدالرزاق عن عروہ مر سلا

۲۶۴۳۰ کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھ تین پتھر جو صاف ستھرے ہوں اور لیدر (گوبر) بھی نہ ہو نہیں لے لیتا۔

رواہ عبدالرزاق عن عروہ مر سلا

- ۲۶۴۳۱ تین پتھروں سے پاکی حاصل کی جائے ان میں لید نہیں ہونی چاہئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن خزیمہ بن ثابت
- ۲۶۴۳۲ استنجاء تین پتھروں سے کیا جائے یا مٹی (ڈھیلا) سے کیا جائے جب پتھر ندر ہے۔ جس چیز سے ایک مرتبہ استنجاء کیا جا چکے اس سے دوبارہ استنجاء نہ کیا جائے۔ رواہ البیہقی فی سنن عن انس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۱
- ۲۶۴۳۳ زیادہ تین پتھر نہیں پاتا دو پتھر کناروں کے لیے اور ایک پتھر خرچ مخصوص کے لیے۔
- رواہ البیہقی فی السنن عن العباس بن سہل بن الساعد عن ابیہ عن جدہ
- ۲۶۴۳۴ میرے لیے پتھر تلاش کر لاؤ میں ان سے استنجاء کروں گا میرے پاس ہڈی اور گوبر نہ لائے۔ رواہ البخاری عن ابی ہریرہ
- ۲۶۴۳۵ جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے تو تین پتھر استعمال کرے۔
- روہ احمد بن حنبل وسعید بن المنصور وابن ابی شیبہ عن جابر
- ۲۶۴۳۶ جو شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے اور جو شخص سرمہ لگائے تو وہ طاق عدد میں سرمہ لگائے۔
- رواہ ابن النجار عن قبیصہ ابن ہلب عن ابیہ
- ۲۶۴۳۷ تین پتھروں کے ساتھ استنجاء کرو ان میں کوئی ہڈی نہ ہو
- رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی فی العلل وابن ماجہ والطحاوی والبیہقی عن عمارة بن خزیمہ بن ثابت کہ نبی کریم ﷺ سے استنجاء کے متعلق سوال کیا گیا اس پر یہ ارشاد فرمایا:
- ۲۶۴۳۸ تین پتھروں سے استنجاء کیا جائے ان میں گوبر نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق عن خزیمہ بن ثابت
- ۲۶۴۳۹ مومن تین پتھروں سے پاکی حاصل کرتا ہے اور پانی سامان طہارت ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامہ
- ۲۶۴۴۰ تمہارے لیے ہر وہ ہڈی ہے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور تمہارے ہاتھ لگ جائے جو گوشت سے پر ہو اور ہر گنی تمہارے چوپایوں کے لیے چارہ ہے، لہذا ان دونوں چیزوں سے استنجاء کرو چونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک میں۔ رواہ مسلم عن ابن مسعود کہ جنات نے رسول کریم ﷺ سے اپنی خوراک کے متعلق سوال کیا تھا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
- یہ حدیث ۲۶۴۳۷ پر گزر چکی ہے۔
- ۲۶۴۴۱ جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے وہ ہڈی بیگنی اور گوبر سے استنجاء نہ کرے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود
- ۲۶۴۴۲ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ جو شخص ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرے گا تو وہ محمد اور محمد پر نازل ہونے والی تعیبات سے بری الذمہ ہے۔
- رواہ الدیلمی عن رویف بن ثابت
- ۲۶۴۴۳ پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو تین مرتبہ دبانا کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریر معضک
- ۲۶۴۴۴ جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے تو طاق پتھر استعمال کرے چونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے آسمان سات ہیں دنوں کی تعداد سات ہے اور طواف وجمار کی تعداد بھی سات ہے۔
- رواہ الطبرانی وابن حبان والحاکم وتعقب عن ابی ہریرہ
- ۲۶۴۴۵ پانی سے استنجاء کرو چونکہ پانی بوا سیر کے لیے صحت بخش ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن المسور بن رفاعۃ القرظی
- ۲۶۴۴۶ جب بیت الخلاء میں داخل ہو یہ دعا پڑھو۔
- بسم اللہ اعدو باللہ من الخبث والخبائث۔ رواہ العمری فی عمل یوم وليلة عن انس وضح
- ۲۶۴۴۷ ان بیت الخلاء میں جنات وشیاطین رہتے ہیں لہذا جب تم بہت الخلاء میں جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔
- اللہم انی اعدو ذبک من الخبث والخبائث۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن زید بن ارقم

۲۶۲۳۸ ان بیت الخلاء میں شیاطین رہتے ہیں لہذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

اعوذ باللہ من الرجس النجس الشیطان الرحیم۔ رواہ الطبرانی عنہ

۲۶۲۳۹ ان بیت الخلاء میں جنات رہتے ہیں لہذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ یہ دعا پڑھو۔

اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث۔ رواہ عبدالرزاق عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۵۱

۲۶۲۴۰ مسلمان آدمی جب اپنے کپڑے اتار دیتا ہے تو اس کا ”بسم اللہ الذی لا الہ الا هو“ پڑھنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے

پردگیوں کے درمیان ستر بن جاتا ہے۔ رواہ ابن اسنی عن انس

۲۶۲۴۱ جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں بیٹھے تو اس کا ”بسم اللہ“ پڑھنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان

ستر بن جاتا ہے۔ رواہ ابن اسنی عن انس

۲۶۲۴۲ نوح علیہ السلام بڑے نبی تھے چنانچہ جب بھی وہ بیت الخلاء سے اٹھے انھوں نے ضروری دعا پڑھی:

الحمد لله الذی اذا قنی لذتہ وابقی فی منفعتہ و اخرج عنی اذا

تمام تعریف اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے خوراک کی لذت چکھائی اس کی نفع بخش چیز مجھ میں باقی رکھی اور اذیت پہنچانے والی چیز مجھ

سے دور کر دی۔ رواہ العقیلی والبیہقی فی شعب الایمان والدیلمی عن عائشة

۲۶۲۴۳ جب دو شخص قضائے حاجت کر رہے ہوں تو وہ دونوں ایک دوسرے سے پردہ کریں۔

رواہ ابن السکن عن جابر وصحیحہ ہو وابن القطان

۲۶۲۴۴ جب دو شخص قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہوں وہ ایک دوسرے سے پردہ کریں اور پاخانہ کرتے وقت ایک دوسرے سے باتیں

نہ کریں چونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی کوغصہ آتا ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابی سعید

دوسری فصل..... ممنوعات بیت الخلاء

قضائے حاجت کے دوران قبلہ رخ بیٹھنے کی ممانعت

۲۶۲۴۵ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے لہذا قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی

پیٹھ، پھر تین پتھروں سے پاکی حاصل کرے یا تین لکڑیوں سے یا مٹی کے تین ڈھیلوں سے پھر یہ دعا پڑھے:

الحمد لله الذی اخرج عن مایو ذینی وامسک عنی ما ینفعی

و، عبدالرزاق، الدارقطنی والبیہقی فی المعرفة عن طاووس مرسلًا

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۷۔

۲۶۲۴۶ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ

۲۶۲۴۷ میں تمہارے لیے والد کی مانند ہوں تمہیں تعلیم دیتا ہوں لہذا جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ قبلہ کی طرف

منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی ہریرہ

۲۶۲۴۸ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے بلکہ مشرق و مغرب کی

طرف رخ کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی ایوب

فائدہ: اہل مدینہ کے لیے مشرق و مغرب کی طرف رخ کر کے پیشاب پاخانہ کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ اہل مشرق کے لیے شمالاً جنوباً حکم ہوگا۔

۲۶۳۵۹..... دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے پیشاب و پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد د عن معقل الاسدی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۶۰۱۱

۲۶۳۶۰..... مسجد کے سامنے (قبلہ والی طرف) پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ عن ابی مجلز مر سلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۶۰۰۵

اکمال

۲۶۳۶۱ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب یا پاخانہ کرے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھے۔

رواہ مالک و الشافعی و الطبرانی و الترمذی فی المعرفة عن ابی ایوب

۲۶۳۶۲ جب تم میں سے کوئی شخص قضاے حاجت کے لیے جائے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھے۔ رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد

۲۶۳۶۳ جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ یا پیشاب کے لیے جائے اپنی شرمگاہ کے ساتھ قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھے۔

رواہ مالک و الشافعی و الطبرانی و البیہقی فی المعرفة عن ابی ایوب

۲۶۳۶۴ جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ یا پیشاب کے لیے جائے اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے اور ہرگز قبلہ کی طرف نہ منہ کرے، لعنت

والی جگہوں میں پیٹھے کر پیشاب کرنے سے اجتناب کرو یعنی سایہ دار جگہ پانی اور راستے کا درمیان۔ رواہ حرب بن اسماعیل الکرمانی فی مسائلہ

و الطبری فی تہذیبہ عن سراقہ بن مالک و ضعف وقال ابو حاتم انما یروونہ موقوفاً و اسندہ عبدالرزاق بآخرہ

۲۶۳۶۵ جب تم قضاے حاجت کے لیے جاؤ قبلہ کی طرف نہ منہ مت کرو اور پیٹھے بھی نہ کرو خواہ تمہیں پیشاب کی حاجت ہو یا پاخانہ کی، لیکن

مشرق و مغرب کی طرف نہ کرو۔

رواہ سعید بن المنصور و البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و النسائی عن ابی ایوب و قال الترمذی هو احسن شیء فی الباب و اصح

۲۶۳۶۶ میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ جب تم قضاے حاجت کے لیے جاؤ قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی

پیٹھے خواہ تمہیں پاخانہ کی حاجت ہو یا پیشاب کی، تین پتھروں سے استنجاء کیا جائے۔ رواہ الشافعی و البیہقی فی المعرفة عن ابی ہریرة

۲۶۳۶۷ تم میں سے کوئی شخص بھی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے۔

رواہ احمد بن حنبل و الطحاوی و ابن حبان و الطبرانی عن عبداللہ بن الحارث الزبیدی

۲۶۳۶۸ تم میں سے کوئی شخص بھی قضاے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھے کرے بلکہ مشرق و مغرب کی

طرف منہ کرو۔ رواہ الخطیب عن عبداللہ بن الحارث الزبیدی

۲۶۳۶۹ جب تم استنجاء کرو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھے کرو، عرض کیا: میں کیسے کروں؟ ارشاد فرمایا: دو پتھر استعمال کرو اور ان کے ساتھ

تیسرا بھی ملا لو۔ رواہ ابو یعلیٰ عن الحضرمی و ضعف

۲۶۳۷۰ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھے لیکن مشرق و مغرب کی طرف منہ کرو۔

رواہ النسائی و الطبرانی عن ابی ایوب

۲۶۳۷۱ اپنی شرمگاہوں سے قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھے۔ رواہ سمویہ و الطبرانی عن ابی ایوب

۲۶۳۷۲ قضاے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ مت کرو۔ رواہ ابو یعلیٰ عن اسامة بن زید

۲۶۲۷۳..... جو شخص قضاے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں کرتا اور نہ ہی پیٹھ کرتا ہے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ وحسن

۲۶۲۷۴..... جو شخص پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتا ہے پھر اسی اثناء میں اسے یاد آ جاتا ہے اور قبلہ کی عظمت کی خاطر دوسری طرف منہ موڑ لیتا ہے وہ اپنی جگہ سے اٹھنے نہیں پاتا حتیٰ کہ اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی تہذیبہ عن الحسن مرسلًا و فیہ کذاب

۲۶۲۷۵..... تم میں سے کوئی شخص بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے چونکہ وہ اس جگہ غسل کرے گا یا وضو کرے گا عام طور پر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق و احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم و العقیلی عن عبداللہ بن مغفل

کلام:..... حدیث کے مراجع میں غسل کا ذکر نہیں۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۲ و ضعیف النسائی ۲۔

۲۶۲۷۶..... تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو پانی جاری نہ ہو پھر اس سے وضو بھی کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۷۷..... رکے ہوئے پانی میں کوئی شخص پیشاب نہ کرے جسے وہ پیتا بھی ہے۔ رواہ الطحاوی و ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۷۸..... رکے ہوئے (جمع شدہ) پانی میں پیشاب مت کرو۔ رواہ ابو نعیم عن ابن عمر

۲۶۲۷۹..... جو شخص نہر کے کنارے پاخانہ کرے جس سے پانی بیا جاتا ہے اور وضو کیا جاتا ہے اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ رواہ الخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۰۱۔

سورخ میں پیشاب کرنے کا حکم

۲۶۲۸۰..... سورخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد و الحاکم عن عبداللہ بن سرجس

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۳

۲۶۲۸۱..... تم میں سے کوئی شخص سورخ میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ و الحاکم عن عبداللہ ابن سرجس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۳۲ و ضعیف النسائی

اکمال

۲۶۲۸۲..... تم میں سے کوئی شخص بھی سورخ میں پیشاب نہ کرے، اگر تم سونا چاہو تو چراغ گل کر دو چونکہ چوہیا بیتی اٹھالیتی ہے اور گھر والوں کو

جلاڈالتی ہے، مشکیزوں کو باندھ دو، برتنوں کو ڈھانپ لو اور رات کے وقت دروازوں کو بند کر لو۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و ابن الجارود و الحاکم و سعید بن منصور عن عبدالرحمن بن سرجس

قبر پر پیشاب کرنے کا حکم

۲۶۲۸۳..... قبروں پر پیشاب کرنے سے گریز کرو چونکہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۶۲۸۴..... جس شخص نے قبر پر بیٹھ کر پیشاب یا پاخانہ کیا گویا وہ آگ کے انگارے پر بیٹھا۔

رواہ الرویانی عن ابی امامۃ و ضعیف و ابن متیع عن ابی ہریرۃ و ضعف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۹۶۶

راستے اور سایہ دار جگہ میں پیشاب کرنے کا حکم

- ۲۶۲۸۵ ایسی دو چیزیں جو موجب لعنت ہیں ان سے بچو یعنی لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنا اور ان کے سائے میں پیشاب کرنا۔
رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد عن ابی ہریرۃ
- ۲۶۲۸۶ جو شخص راستے میں مسلمانوں کو اذیت پہنچائے اس پر لعنت واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن حذیفہ بن اسید
- ۲۶۲۸۷ ایسی تین جگہوں (میں) پیشاب کرنے سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں، آنے جانے کی جگہیں، راستے کا درمیان اور سایہ۔
رواہ الطبرانی عن معاذ
- ۲۶۲۸۸ ایسی تین جگہوں سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں، سایہ دار جگہ جہاں کوئی سایہ لینے بیٹھتا ہو یا راستے میں یا ٹھہرے ہوئے پانی میں۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس
- ۲۶۲۸۹ جب تم قضاے حاجت کے لیے جاؤ تو دوڑ جاؤ، تیر تیار رکھو، لعنت والی جگہوں سے بچو تم میں سے کوئی شخص بھی درخت کے نیچے کوئی اترتا ہو اور نہ ہی پانی کے پاس پاخانہ کرے جس سے پیا جاتا ہو چونکہ لوگ تمہارے لیے بددعا کریں گے۔ رواہ عبدالرزاق عن الشعبي مرسلًا
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ الجامع ۴۳۔

اکمال

- ۲۶۲۹۰ لعنت والی دو چیزوں سے بچو، لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنے سے اور لوگوں کے صحفوں میں پیشاب کرنے سے۔
رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ
- ۲۶۲۹۱ جس شخص نے مسلمانوں کے راستوں میں سے کسی راستے پر پاخانہ پھیلایا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس کے فرشتوں کی لعنت ہو اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم عن ابی ہریرۃ

جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم

- ۲۵۴۹۲ بچی کا پیشاب دھولیا جائے جبکہ بچے کے پیشاب پر چھینے مار لیے جائیں۔
رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ و الحاکم عن ام الفضل
- ۲۶۲۹۳ بچے کے پیشاب پر چھینے مار لیے جائیں جبکہ بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ام کوز
- ۲۶۲۹۴ جب کھانا نہ کھانے والے بچے کا پیشاب ہو اس پر پانی بہا دیا جائے اور جب لڑکی کا پیشاب ہو اسے دھویا جائے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ الجامع ۶۴۲۔
- ۲۶۲۹۵ لڑکی کا پیشاب دھولیا جائے جبکہ لڑکے کے پیشاب پر چھینے مار لیے جائیں۔
رواہ ابو داؤد والنسائی و ابن ماجہ عن ابی السمع و ابو داؤد و ابن ماجہ عن علی
- ۲۶۲۹۶ لڑکے کے پیشاب پر چھینے مار لیے جائیں اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔ رواہ الترمذی و الحاکم عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۷۹۔

اکمال

۲۶۳۹۷... اسے چھوڑ دے چونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا اور اسے مارو بھی نہیں۔ رواہ ابن النجار عن عائشة

۲۶۳۹۸... لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔ رواہ الطبرانی عن انس و ابویعلیٰ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۶۳۹۹... بچی کا پیشاب دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر چھینے مار لیے جائیں۔ رواہ عبدالرازق عن قابوس بن المخارق

۲۶۵۰۰... لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے جبکہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔ رواہ ابویعلیٰ و الطبرانی عن زینت بنت جحش

۲۶۵۰۱... بچی کا پیشاب دھویا جائے گا جب کہ لڑکے کے پیشاب پر چھینے مارے جائیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ و الطبرانی و الحاکم و البیہقی عن ام الفضل لبایة بنت الحارث

حدیث ۲۶۳۹۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۵۰۲... تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ چلو بھریانی لو اور کپڑوں پر جہاں پیشاب لگا ہے وہاں چھینے مارو۔

رواہ احمد بن حنبل و الدارمی و ابویعلیٰ و الطبرانی و ابن خزیمہ و عبدالرازق و سعید بن منصور عن سهل بن حیف

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم..... از اکمال

۲۶۵۰۳... جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الدار قطنی وضعفہ عن البراء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۸۹ و اللطیفۃ ۲۷

۲۶۵۰۴... گدھے اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الخطیب عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۳۵ و الاسرار المرفوعہ ۵۸۲

۲۶۵۰۵... جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ البیہقی وضعفہ عن البراء و الدار قطنی و البیہقی وضعفہ عن حابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۸ و ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۵۸۔

تیسری فصل..... از النجاست کے بیان میں

۲۶۵۰۶... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے جوتے سے کوئی نجاست مسل دے تو مٹی اس کے لیے سامان طہارت ہے۔

رواہ ابو داؤد و الحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۰۷... جب موزوں سے نجاست مسل دی جائے تو موزے مٹی سے پاک کیے جاسکتے ہیں۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ و عائشۃ

۲۶۵۰۸... جب مٹی میں چوہا پڑ جائے، اگر مٹی جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے ارد گرد کا مٹی نکال پھینکو (اور باقی استعمال کر سکتے ہو) اور اگر گھی مانع

حالت میں ہو پھر اس کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ و عن میمونۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۲۷-۸۲۸ و ضعیف الجامع ۷۲۵۔

۲۶۵۰۹... عذاب قبر پیشاب کے اثر کی وجہ سے بھی ہوتا ہے، لہذا جسے پیشاب لگ جائے وہ اسے دھو لے، اگر پانی نہ پائے تو پاک مٹی سے

اسے صاف کر لے۔ رواہ الطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۵۔

۲۶۵۱۰..... اگر ایک درہم کے بقدر خون (کپڑوں پر یا جسم پر) لگا ہو تو وہ دھویا جائے اور نماز بھی لوٹائی جائے۔ رواہ الخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المفوتہ ۲۰۳ و اسنی المطالب ۶۷۔

۲۶۵۱۱..... ایک درہم کے بقدر خون لگنے پر نماز لوٹائی جائے گی۔ رواہ ابن عدی و البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۹۳ و ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۴۶

برتن پاک کرنے کا بیان

۲۶۵۱۲..... جب کتا برتن سے پانی پی لے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے۔

رواہ ابو داؤد و مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۱۳..... تمہارے برتن کے پاک کرنے کا طریقہ جب اس میں کتا پانی پی جائے اسے سات مرتبہ دھویا جائے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے

اور ملی بھی اسی کی مانند ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۴۹۔

۲۶۵۱۴..... جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ النسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ و ابن ماجہ عن ابن عمر و البزار عن ابن عباس

۲۶۵۱۵..... جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن میں جو کچھ ہو وہ گرا دے پھر برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ مسلم و النسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۱۶..... جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

رواہ احمد بن حنبل و النسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۱۷..... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھو اور ساتویں بار مٹی سے دھو۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۱۸..... جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھو اور ایک مرتبہ مٹی کے ساتھ دھو۔ رواہ الدارقطنی عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۲۳ و ضعیف الجامع ۷۳۳۔

۲۶۵۱۹..... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے دھو۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ عن عبداللہ بن مغفل

۲۶۵۲۰..... جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پانی پی جائے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ مالک و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۲۱..... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے آخری بار اور پہلی بار مٹی سے دھویا جائے، اور جب ملی برتن میں منہ

ڈال دے تو برتن کو ایک بار دھویا جائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۲۲..... مشرکین کی ہنڈیوں میں کھانا مت پکاؤ۔ جب تم ان کے علاوہ اور برتن نہ پاؤ تو انہیں خوب اچھی طرح سے دھولو اور پھر ان میں پکاؤ

اور کھاؤ۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۲۶۵۲۳..... تمہارے سینے میں شک نہ کھلے اس چیز کے بارے میں جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ہلب

۲۶۵۲۳ جوٹی کے برتن ہوں ان میں پانی ابا پھر انھیں دھولو اور جو پیتل کے برتن ہوں تو انھیں دھولو چنانچہ پانی ہر چیز کو پاک کر دیتا ہے۔

رواہ مالک عن عبد اللہ بن الحارث

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۲۳۔

۲۶۵۲۵ راستے کا ایک حصہ دوسرے حصے کو پاک کرتا رہتا ہے۔ رواہ ابن عدی والبیہقی عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۵۷۔

اکمال

۲۶۵۲۶ جب کتابرتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۵۲۷ جب کتابرتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے اور جب ملی برتن میں منہ

ڈال دے اسے ایک مرتبہ دھویا جائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۲۸ جب تمہیں ان (برتنوں) کی مجبوری پیش آئے انھیں پانی سے دھولو اور ان میں کھانا پکاؤ یعنی مجوسیوں کے برتنوں میں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۶۵۲۹ انھیں دھو کر پاک کر لو اور ان میں کھانا پکاؤ۔ رواہ الترمذی عن ابی ثعلبۃ الخشنی

کہ رسول کریم ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۳۰ اگر تم ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن پاؤ تو ان میں مت کھاؤ اگر تمہیں ان کے علاوہ اور برتن نہ ملیں تو انھیں دھو کر ان میں کھا لو۔

رواہ الترمذی وقال: حسن صحیح عن ابی ثعلبۃ الخشنی

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی ایک قوم کی سرزمین میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھا سکتے ہیں اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۳۱ جب تم ان (برتنوں) کے علاوہ کوئی چارہ کار پاؤ تو انھیں چھوڑ دو، اگر ان کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو تو انھیں پانی سے اچھی طرح دھولو اور پھر ان میں کھانا پکاؤ، کھاؤ اور پیو یعنی اہل کتاب کے برتنوں میں۔

رواہ الشافعی فی السنن حرملة وابوداؤد الطیالسی والحاکم والبیہقی عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۲۶۵۳۲ تمہارے دل میں کوئی چیز تنگ نہ ڈالے جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی قیسۃ

حدیث ۲۶۵۲۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۵۳۳ ایسی چیز کو مت چھوڑو جس میں تم نصرانیت کی مشابہت پاؤ۔ رواہ الطبرانی عن عدی بن حاتم

متفرقات..... از اکمال

۲۶۵۳۴ اس سے چراغ جلاؤ اور اسے کھاؤ نہیں۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی عن ابی سعید

کہ رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ چوہا گھی یا تیل میں پڑ جائے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فائدہ: حدیث مذکور بالا سے پتہ چلا کہ اگر کوئی چیز جس ہو جائے تو اسے کسی دوسرے کام میں استعمال کر لینا چاہیے مثلاً اگر کتا دودھ پی لے تو بقیہ دودھ گرانا نہیں چاہیے بلکہ کسی جانور کو پلا دینا چاہیے۔

۲۶۵۳۵ اگر گھی جما ہوا (ٹھوس) ہو تو چوہا اور اس کے ارد گرد کا گھی پھینک دو اور باقی کھا لو، اگر گھی مائع حالت میں ہو تو اس سے چراغ جلاؤ اور

اسے مت کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن میمونۃ

کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ چوہا گھی میں گرجائے تو اس کا کیا حکم ہے، اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ عبد الرزاق واحمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ مثله وعبدالرزاق عن ابی سعید

۲۶۵۳۶ اگر گھی ٹھوس حالت میں ہو تو پھیل کے بقدر جو ہے کے ارد گرد سے گھی اٹھا لو اور بقیہ کھا لو۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء بن یسار مرسلًا

۲۶۵۳۷ اگر گھی جما ہوا ہو تو جو ہے کے آس پاس سے گھی اٹھا لو اور جب تیل میں پڑ جائے تو اس سے چراغ جلا لو۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن المسیب مرسلًا

۲۶۵۳۸ بلاشبہ مٹی جو توں کو پاک کر دیتی ہے۔ رواہ البغوی وضعفہ عن عائشۃ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آدمی جو توں تلے نجاست مستار ہوتا ہے پھر انھیں پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۳۹ مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے جو توں سے نجاست روند ڈالے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۴۰ اس کے بعد کی جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کہ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا دامن لمبا ہے اور میں نجاست والی جگہ پر چلتی ہوں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۴۱ اے سلمان! ہر وہ کھانا اور مشروب جس میں کوئی ایسا جانور پڑ جائے جس میں خون نہ ہو اس کا کھانا اور پینا حلال ہے اور اس سے وضو کرنا بھی حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی وضعفہ والخطیب فی المتفق والمفترق عن سلمان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی

۲۶۵۴۲ تم اسے کھریج لو پھر اسے پانی سے رگڑ لو اور دھو کر اس میں نماز پڑھ لو۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن اسماء

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں بتائیں کہ ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہو جاتی ہے اور خون کپڑوں کو لگ جاتا ہے وہ کیا کرے۔ آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۴۳ اسے لکڑی کے ساتھ کھریج لو اور پھر پانی اور پیری کے پتوں سے اسے دھو لو۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ ابن حبان عن ام قیس بنت محسن

کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا جو کپڑوں کو لگ جاتا ہے۔ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

باب چہارم..... موجبات غسل اور آداب غسل میں

حمام میں داخل ہونے کے آداب

اس میں دو فصلیں ہیں:

فصل اول..... موجبات غسل کے بیان میں

۲۶۵۴۴ جب دو شخصوں کی جگہیں آپس میں مل جاتی ہیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ عن ابن عمر

۲۶۵۴۵ پانی، پانی سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ مسلم و ابو داؤد عن ابی سعید و احمد بن حنبل و النسائی عن ابی ایوب

فائدہ: یعنی غسل خروج منی سے واجب ہوتا ہے جبکہ خروج منی سے مراد شرمگاہوں کا آپس میں مل جانا ہے۔ گویا جب مرد کا عضو عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ خروج منی ہو یا نہ ہو۔ از مترجم

۲۶۵۴۶ اگر تم مذی کے آنے پر غسل کرنے لگ جاؤ تو یہ صورت تمہارے اوپر حیض سے بھی زیادہ گراں ہو جائے گی۔

رواہ العسکری و سعید بن المنصور فی الصحابة عن حسان بن عبد الرحمن الضبعی مرسلًا

۲۶۵۴۷ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا اس نے (جسم پر) تری دیکھی حالانکہ اسے احتلام یاد نہ ہو تو وہ غسل کرے، اور جب

اسے احتلام یاد ہو لیکن تری نہ دیکھے اس پر غسل نہیں۔ رواہ عبدالرزاق و البیہقی عن عائشة

۲۶۵۴۸ جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور عضو تناسل کی سپاری غائب ہو جائے تو گویا غسل واجب ہو گیا، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۵۴۹ جب مرد اپنی بیوی سے جماع کرے اور پھر اسے انزال نہ ہو پھر عورت سے اس کے بدن پر جو تری لگی ہے اسے دھوئے اور وضو کر لے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن ابی بن کعب

۲۶۵۵۰ جب آدمی عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے پھر جماع کی کوشش کرے مرد پر غسل واجب ہو جاتا ہے گویا سے انزال نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابی ہریرة

۲۶۵۵۱ جب آدمی عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور شرمگاہ، شرمگاہ کو مس کر لے گویا غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ مسلم و اللدلمی فی مسند الفردوس عن عائشة

۲۶۵۵۲ جب عورت خواب دیکھے پھر اسے انزال ہو جائے اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

۲۶۵۵۳ جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ کو تجاوز کر جاتی ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ مسلم و الترمذی عن عائشة و الطبرانی عن ابی امامة و عن رافع بن خدیج و الشیرازی فی الالقباب عن معاذ

۲۶۵۵۴ جب عورت خواب میں وہ کچھ پائے جو مرد پاتا ہے تو عورت کو غسل کرنا چاہیے۔ رواہ میمونہ عن انس

۲۶۵۵۵ عورت پر غسل نہیں یہاں تک کہ اسے انزال نہ ہو جائے جس طرح مرد پر غسل نہیں یہاں تک کہ اسے انزال نہ ہو جائے۔

رواہ ابن ماجہ عن خولة بنت حکیم

۲۶۵۵۶ تم (عورتوں) میں سے جو کوئی یہ چیز (خواب میں) دیکھے اور پھر اسے انزال ہو جائے اسے غسل کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن انس

۲۶۵۵۷ فرشتے اس شخص کے پاس نہیں آتے جو جنابت کی حالت میں ہو اور جو مخلوق (خوشبو) میں لت پت ہو حتیٰ کہ غسل نہ کر لے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۵۵۸ مومن نجس نہیں ہوتا۔

رواہ البخاری و مسلم و اصحاب السنن الاربعة عن ابی ہریرة و احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ عن حذیفة عن ابن

مسعود و الطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۶۵۵۹ جب تم مذی دیکھو تو عضو مخصوص کو دھو کر وضو کر لو جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے ہو اور جب تم منی دیکھو غسل کرو۔

رواہ ابو داؤد و النسائی و ابن حبان عن لی

اکمال

۲۶۵۶۰..... جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ کو تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اگر ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہو تو وہ کپڑا بغل کے نیچے سے نکال کر کاٹ دے پر ڈال لیا جائے۔ رہی یہ بات کہ حائضہ سے جو چیز حلال ہے وہ یہ کہ ما فوق الازرافح اٹھانا ہے البتہ اس سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۶۵۶۱..... جب شرمگاہ شرمگاہ کو تجاوز کر جائے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ وابن عباس معاً

۲۶۵۶۲..... جب عورت کی چار گھائیوں کے درمیان مرد بیٹھ جائے پھر کوشش کرنے لگے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۶۳..... جب شرمگاہ شرمگاہ کو چھو لیتی ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ العقیلی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفظ ۴۲۲۔

۲۶۵۶۴..... جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور عضو تناسل کی سپاری چھپ جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۶۵۶۵..... پانی، پانی سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ایوب والبقوی عن عبان الانصاری

۲۶۵۶۶..... غسل چار چیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے جنابت سے، سبگی لگوانے سے، میت کو غسل دینے سے اور جمعہ کا غسل۔

رواہ ابن ابی شیبہ عن عائشہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جتہ المرتاب ۲۳۷ ضغاف الدارقطنی ۸۰

۲۶۵۶۷..... چار چیزوں کی وجہ سے غسل کیا جاتا ہے: جنابت سے، جمعہ کے دن، غسل میت سے اور سبگی لگوانے سے۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن خزیمہ عن ابن الزبیر عن عائشہ

۲۶۵۶۸..... جب کوئی شخص جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی سعید

فائدہ:..... یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور یہ حکم معمول رہا کہ جب عضو تناسل کی سپاری عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائے خواہ انزال ہو یا نہیں غسل ہو جاتا ہے۔

۲۶۵۶۹..... عورت پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو جائے جیسا کہ مرد پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو جائے۔ (رواہ ابن ماجہ عن خولہ بنت حکیم) انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۰..... جب تم میں سے کسی شخص کو خروں منی نہ ہو یا انزال نہ ہو اسے وضو ہی کافی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن رجل عن الصحابة لیس فی الاکسال الا الطهور وابن ابی شیبہ والدیلمی عن ابی وجہ صحیح

۲۶۵۷۱..... جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے پھر اس کے عضو مخصوص سے کچھ تری ظاہر ہو اسے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ الطبرانی عن الحکم عن عمیر الثمالی

عورت کے غسل کرنے کا بیان..... از اکمال

۲۶۵۷۲..... جب عورت کو انزال ہو جائے اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ النسائی عن انس

کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر عورت کو احتلام ہو جائے، اس کا کیا حکم ہے اس پر یہ حدیث آپ نے ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۳ جب تم پانی (منی) دیکھو غسل کرو۔ رواہ النسائی عن خولة بنت الحکیم وابن ماحہ عن زینب بنت ام سلمة رضی اللہ عنہا

والطبرانی فی الاوسط عن سهلة بنت سهل وعن ابی هريرة

۲۶۵۷۴ جب عورت زردی مائل پانی (منی دیکھے) تو غسل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت کو احتلام ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۵ اگر عورت کو ایسی صورت پیش آجائے جیسی مرد کو پیش آجاتی ہے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ مسلم عن انس

کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے متعلق سوال کیا جو خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۷۶ جب عورت کو زردی مائل پانی نکلے اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۶۵۷۷ جب تم تری پاؤں اے بسرہ! غسل کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن عمرو بن شعيب عن ابیہ عن جدہ

کہ ایک عورت جسے بسرہ کہا جاتا تھا آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت خواب میں دیکھتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ہمبستری کر رہا ہے۔ آپ نے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۸ جب عورت کو انزال ہو جس طرح مرد کو انزال ہوتا ہے عورت پر غسل واجب ہو جاتا ہے اگر عورت کو انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ رواہ البيهقي عن انس

۲۶۵۷۹ عورت پر کچھ نہیں جس طرح کہ مرد کو جب انزال نہ ہو اس پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال نہ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن خولة بنت حکیم

۲۶۵۸۰ جب عورت حیض کی وجہ سے غسل کرے وہ اپنے بال کھول لے اور انھیں مٹھمی اور اشنان سے دھوئے اور جب غسل جنابت کرے اپنے

سر پر پانی بہالے اور بال چوڑے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد والطبرانی والبيهقي وسعيد بن المنصور والخطيب فی التلخیص عن انس

۲۶۵۸۱ حائضہ اور جمبیہ عورت پر کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے بال نہ کھولے جب پانی اس کے سر کی ہڈی تک پہنچ جائے۔

رواہ سعید بن المنصور عن جابر ۲۶۵۸۲ حائضہ اور جمبیہ عورت پر کوئی ضرر نہیں کہ وہ اپنے بال نہ کھولے جب پانی اس کے سر کی ہڈی تک پہنچ جائے۔

رواہ الخطابی وسعيد بن المنصور عن جابر ۲۶۵۸۳ نہیں بس تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ تین چلو پانی اپنے سر پر ڈال لو اور پھر اپنے اوپر پانی بہا لو اور پاک ہو جاؤ۔

رواہ مسلم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے سر کی بہت زیادہ مینڈھیاں ہیں کیا میں غسل جنابت کے لیے مینڈھیاں کھولوں؟ آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فائدہ: اس حدیث کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حال پر محمول کیا جائے گا ورنہ دوسری احادیث میں یہ حکم ہے کہ جب عورت کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے تو مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں۔

۲۶۵۸۴ بس تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال لو پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاؤ یوں تم پاک ہو جاؤ گی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وقال حسن صحيح والنسائی

آداب غسل

۲۶۵۸۵..... جس شخص نے جنابت کا غسل کرتے وقت بال برابر جگہ بھی خشک چھوڑ دی اس کے ساتھ دوزخ میں ایسا اور ایسا کیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۷۷۷۔

۲۶۵۸۶..... تم میں سے کوئی شخص بھی حالت جنابت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۸۷..... رہی بات مرد کی سو وہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور سے دھو لے حتیٰ کہ بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے رہی بات عورت کی اس پر کوئی

حرج نہیں کہ وہ مینڈھیاں نہ کھولے اسے چاہیے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال دے۔ رواہ ابو داؤد عن ثوبان

۲۶۵۸۸..... تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال دو پھر تم اپنے بقیہ جسم پر پانی بہا لو اس طرح تم پاک ہو جاؤ گی۔

رواہ احمد بن حنبل و اصحاب السنن الاربعۃ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۶۵۸۹..... رہی بات میری، سو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن جابر

۲۶۵۹۰..... رہی بات میری سو میں اپنے چلو سے تین مرتبہ پانی لیتا ہوں اور اپنے سر پر بہا لیتا ہوں پھر اپنے بقیہ جسم پر پانی ڈال لیتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و النسائی و البخاری و مسلم و ابن ماجہ عن جبیر بن مطعم

۲۶۵۹۱..... اللہ تعالیٰ تمہیں ننگا ہونے سے منع فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے حیاء کرو جو تم سے سوائے تین حالتوں کے جدا نہیں ہوتے۔ وہ

یہ ہیں: قضائے حاجت کے وقت، جنابت کے وقت اور غسل کرتے وقت جب تم میں سے کوئی شخص کھلی فضا میں غسل کرنا چاہے اسے کسی کپڑے

سے ستر کر لینا چاہیے یا دیوار یا اونٹ کی اوٹ میں غسل کرنا چاہیے۔ رواہ البزار عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۷ و الضعیفۃ ۲۲۳۔

۲۶۵۹۲..... جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر، جب تم اپنے کپڑے اتار دو وہ (ستر) لسم اللہ پڑھنا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۶۵۹۳..... تم میں سے کوئی شخص بھی بیابان جگہ میں غسل کرے اور نہ ہی ایسی جگہ غسل کرے جو بلند سطح ہو جہاں وہ چھپ نہ سکتا ہو، چونکہ اگر وہ

نہیں دیکھ سکتا اسے تو دیکھا جا رہا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۳۵ و ضعیف الجامع ۶۲۷

۲۶۵۹۴..... بھلا کونسا وضو ہے جو غسل سے افضل ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۱۱۰

۲۶۵۹۵..... ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے لہذا بالوں کو اچھی طرح دھوؤ اور جگہ کو اچھی طرح صاف کرو۔

رواہ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۳۶۶ و ضعیف ابن ماجہ ۱۳۲

۲۶۵۹۶..... غسل ایک صاع پانی سے کیا جائے اور وضو ایک مد سے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۰۔

اکمال

۲۶۵۹۷۔ رہی بات میری سو میں وضو کرتا ہوں جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہوں۔ پھر میں تین مرتبہ چلو پھرتا ہوں اور سر پر ڈال لیتا ہوں اور پھر غسل کرتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ پھر اس کے بعد میں اپنے بقیہ جسم پر پانی بہاتا ہوں۔ رواہ الطبرانی عن جبیر بن مطعم جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس غسل جنابت کا تذکرہ کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۶۵۹۸۔ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا، رہی بات میری سو میں ایسا ایسا کر کے غسل کرتا ہوں اور وضو کرتا ہوں جس طرح کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہوں۔ شرمگاہ دھوتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے غسل کا ذکر کیا، رہی بات پانی کی سو وہ پانی کے بعد ہوتا ہے اور یہ تو مذی ہے۔ ہر مذی کو مذی آتی ہے مذی آنے پر میں شرمگاہ دھولیتا ہوں اور وضو کرتا ہوں۔ رہی بات مسجد میں نماز پڑھنے کی اور گھر میں نماز پڑھنے کی سو تم دیکھ رہے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے تاہم مجھے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے ہاں البتہ اگر فرض نماز ہو تو (وہ ہر حال میں مسجد میں پڑھی جائے گی) حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کی بات رہی سو میں تو اس کے ساتھ کھانا کھا لیتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن خزيمة و البيهقي و سعيد بن منصور عن حزام بن حكيم عن عبد الله بن سعد الا نصابي و روى بعضه ابو داود و الترمذي و ابن ماجه

۲۶۵۹۹۔ جس شخص نے غسل جنابت کے وقت بال برابر جگہ بھی خشک چھوڑ دی اس کے ساتھ دوزخ میں ایسا ایسا کیا جائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجه و ابن جریر عن علی کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۱۳۲ و ضعیف الجامع ۵۵۲۳۔

۲۶۶۰۰۔ ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے۔

رواہ ابن جریر عن طلحة بن نافع عن ابی ایوب الانصاری مرفوعاً و ابن جریر عن ابی الدرداء و عن حذیفہ موقوفاً علیہما ۲۶۶۰۱۔ ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے لہذا بالوں کو پانی میں اچھی طرح تر کر لو اور جلد صاف کرو۔

رواہ عبد الرزاق عن الحسن مرسلأ و ابن جریر عن الحسن عن ابی ہزیرة موقوفاً کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۲۰۸۔

۲۶۶۰۲۔ اے عائشہ! ہر بال پر جنابت ہوتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشہ

۲۶۶۰۳۔ بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح تر کر و جلد کو اچھی طرح صاف کرو جو لوگ اچھی طرح غسل نہیں کرتے ان کی مثال اس درخت کی سی ہے جسے پانی پہنچے اور وہ پتے نہ اگائے اور اس کی جڑیں بھی سیراب نہ ہوں اللہ سے ڈرو اور اچھی طرح سے غسل کرو چونکہ یہ اس امانت کی وجہ سے ہے جس کا بارتق نے اٹھا رکھا ہے اور ان پوشیدہ رازوں کی وجہ سے ہے جو تمہیں سپرد کئے گئے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

۲۶۶۰۴۔ بھلا کونسا وضو غسل سے افضل ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

نبی کریم ﷺ سے غسل کے بعد وضو کرنے کا سوال کیا گیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۱۰۔

۲۶۶۰۵۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حیا دار ہے عظیم ہے ستر رکھنے والا ہے لہذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے تو اسے چاہیے کہ ستر کرے اگر چہ دیوار کی اوٹ ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۶۶۰۶۔ اللہ تعالیٰ حیا دار ہے اور حیا کو پسند فرماتا ہے ستر رکھنے والا ہے اور ستر کو پسند کرتا ہے لہذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے

چھپ کر غسل کرنا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلأ
۲۶۶۰۷ اے لوگو! تمہارا رب جیاد اور کریم ہے لہذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے ستر کرنا چاہئے۔

رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن منبہ

۲۶۶۰۸ بغیر ازار کے پانی میں مت داخل ہو چونکہ پانی کی دو آنکھیں ہیں۔ رواہ الدیلمی عن جابر

۲۶۶۰۹ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام جب پانی میں داخل ہونا چاہتے اس وقت تک کپڑے نہیں اتارتے تھے جب تک اپنے آپ کو پانی

میں چھپانہ لیتے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

۲۶۶۱۰ میں تمہیں اپنے رب تعالیٰ سے حیاء کرتے نہیں دیکھ رہا اپنی مزدوری لو (اور چلتے ہو) ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج

ابن جریج کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کا ایک مزدور فضا میں کھلی جگہ غسل کر رہا ہے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۶۱۱ مرد و عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے اور نہ ہی عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے کوئی آدمی بھی غسل کرنے کی

جگہ پیشاب نہ کرے اور ہر دن کھلی جگہ بھی نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن رجل من الصحابة

۲۶۶۱۲ غسل جنابت کے لیے چھپ پانی کافی ہے۔ رواہ البزار عن ابی ہریرہ و ضعف

۲۶۶۱۳ جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے چاہیے کہ ہر عضو کو تین مرتبہ دھوئے۔ رواہ الدیلمی عن ام ہانی

۲۶۶۱۴ فرشتے کافر کے جنازے میں بھلائی کے ساتھ حاضر نہیں ہوتے اور نہ ہی جنسی کے پاس حتیٰ کہ غسل کرے یا وضو کرے جیسا کہ نماز

کے لیے غسل کیا جاتا ہے اور فرشتے اس شخص کے پاس بھی حاضر نہیں ہوتے جو ہندی وغیرہ سے اپنے آپ کو لت پت کرے۔

رواہ عبدالرزاق و الطبرانی عن عمار بن یاسر

فصل دوم..... حمام میں داخل ہونے کا بیان

۲۶۶۱۵ اس گھر سے ڈرو جسے حمام کہا جاتا ہے جو بھی حمام میں داخل ہو اسے ستر کر لینا چاہیے۔

رواہ الطبرانی و الحاکم و البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۶۶۱۶ حمام پرتف ہے، وہ پردہ ہے ستر نہیں، پانی ہے جو پاک نہیں، کسی مرد کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر رومال کے حمام میں داخل ہو

مسلمانوں کو حکم دو کہ اپنی عورتوں کو فتنے میں نہ ڈالیں، مردوں کو عورتوں کا نگران مقرر کیا گیا ہے عورتوں کو تعلیم دو اور انھیں تسبیح کرنے کا حکم دو۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۳۰۵۳۳ اوالمغیر ۳۳۔

۲۶۶۱۷ حمام بہت برا گھر ہے اس میں آوازیں بلند کی جاتی ہیں اور بے پردگیوں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

رواہ اصحاب السنن الاربعہ عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۳۹۲۳۳۹ وکشف الخفاء ۹۳۳، ۲۸۲۸

۲۶۶۱۸ حمام بہت برا گھر ہے چنانچہ یہ ایسا گھر ہے جس میں ستر نہیں ہوتا اور ایسا پانی ہے جو پاک نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن عائشة

۲۶۶۱۹ میں اپنی امت کے مردوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ حمام میں بغیر ازار کے داخل نہ ہوں۔ اور میں اپنی امت کی عورتوں کو اللہ کا واسطہ

دیتا ہوں کہ وہ حمام میں داخل نہ ہوں۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرہ

- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۳۵
- ۲۶۶۲۰..... عجمیوں کی سر زمین تم فتح کر لو گے، تم ان میں ایسے گھر پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے ان میں مرد بغیر ازار کے داخل نہ ہوں، عورتوں کو ان میں داخل ہونے سے روکو ہاں البتہ کوئی مریضہ ہو یا نفاس والی ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر .
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن بابہ ۸۲۰ و ضعیف الجامع ۲۳۶۶
- ۲۶۶۲۱..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر ازار کے حمام میں داخل نہ ہو۔ رواہ النسائی عن جابر
- ۲۶۶۲۲..... حمام میں داخل ہونا ہے میری امت کی عورتوں پر حرام ہے۔ رواہ الحاکم عن عائشة
- ۲۶۶۲۳..... حمام سب سے برا گھر ہے۔ اس میں شور وغل ہوتا ہے اور بے پردگیوں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے جو شخص حمام میں داخل ہو بغیر ستر کے داخل نہ ہو۔
- رواہ الطبرانی عن ابن عباس
- ۲۶۶۲۴..... جو شخص حمام میں بغیر ازار (شلوار) کے داخل ہوتا ہے وہ جگہ اس پر لعنت کرتی ہے۔ رواہ الشیرازی عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷۷
- ۲۶۶۲۵..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر ازار (شلوار) کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا جام گھمایا گیا ہو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن جابر
- ۲۶۶۲۶..... سوائے اپنی بیوی اور باندی کے بے پردگی کی حفاظت کرو عرض کیا گیا: اگر لوگ ایک دوسرے کے رشتہ دار ہوں (اور وہ کسی جگہ جمع ہوں) فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ بے پردہ کو کوئی نہ دیکھے تو ایسا ضرور کرو، عرض کیا گیا: جب ہم میں سے کوئی تنہائی میں ہو؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔
- رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعہ والحاکم و البیہقی فی السنن عن یہز بن حکم عن ابیہ عن حدہ
- ۲۶۶۲۷..... بے شک اللہ تعالیٰ حیا دار ہے اور ستر رکھنے والا ہے حیا دار ستر کو بے پردہ کرتا ہے لہذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے ستر کرنا چاہیے۔
- رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و النسائی عن یعلیٰ بن امیہ
- ۲۶۶۲۸..... ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے ہماری بے پردگیاں دیکھی جائیں۔ رواہ الحاکم عن جبار بن صخر
- ۲۶۶۲۹..... مجھے ننگے ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الطیالسی عن ابن عباس
- ۲۶۶۳۰..... مجھے ننگا ہو کر چلنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
- ۲۶۶۳۱..... بغیر ازار کے پانی میں داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الحاکم عن جابر
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۷۹۶ و ضعیف الجامع ۶۰۱۰
- ۲۶۶۳۲..... ننگا ہونے سے بچو چونکہ تمہارے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہونے پاتے سوائے قضائے حاجت اور ہمہ ستری کے وقت کے۔ لہذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۹ و ضعیف الجامع ۲۱۹۴
- ۲۶۶۳۳..... سب سے پہلے حمام میں داخل ہونے والا جس کے لیے نورہ بنایا گیا وہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہیں چنانچہ جب سلیمان جب حمام میں داخل ہوئے اور اس کی حرارت پائی تو بولے: اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ۔
- رواہ العقیلی و الطبرانی و ابن عدی و البیہقی فی السنن عن ابی موسیٰ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۷۹۷ و ضعیف الجامع ۲۱۴۶۔

اکمال

۲۶۲۳۳ جب آخری زمانہ ہوگا اور میری امت کے مردوں پر بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہونا حرام ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: چونکہ وہ ننگے لوگوں کے پاس داخل ہوں گے اور ان پر ننگے لوگ داخل ہوں گے، خبردار! اللہ تعالیٰ دیکھنے والے اور جس کی طرف دیکھا جائے ان پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابن عساکر عن الزہری مرسلًا

۲۶۲۳۵ عنقریب تم مجھیوں پر فخر ہو جاؤ گے تم ایسے گھروں کو پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے بغیر تہبند کے کوئی آدمی ان میں داخل نہ ہو اور کوئی عورت بھی ان میں داخل نہ ہو البتہ مریضہ اور نفاس والی داخل ہو سکتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن ابن عمر

۲۶۲۳۶ عنقریب تم آفاق ارض کو فتح کرو گے ان میں ایسے گھر ہوں گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے میری امت پر ان میں داخل ہونا حرام ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! حمام سستی، لاغری کو دور کرتا ہے اور میل کو ختم کرتا ہے فرمایا: حمام میں داخل ہونا میری امت کے مردوں کے لیے حلال ہے بشرطیکہ تہبند میں ہوں جب کہ میری امت کی عورتوں پر حرام ہے۔ رواہ الطبرانی عن المقدم

۲۶۲۳۷ عنقریب بہت سارے حمام وجود میں آئیں گے، ان حماموں میں عورتوں کے لیے کوئی بھلائی نہیں اگرچہ تہبند چادر اور گھونٹی لے کر ہی کیوں نہ داخل ہوں جو عورت بھی اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اور جہنی سر سے نیچے اتار لیتی ہے اس کے اور اس کے رب کے درمیان ستر کھل جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشہ

۲۶۲۳۸ عنقریب تم سرزمین شام فتح کر لو گے وہاں تم ایسے گھریاؤں کے جنہیں حمام کہا جائے گا وہ میری امت کے مردوں پر بغیر ازار کے حرام ہیں میری امت کی عورتوں پر بھی حرام ہیں ہاں البتہ جو نفاس والی ہو یا بیمار ہو۔

رواہ ابن عدی والخطیب فی المتفق و ابوالقاسم النجار فی کتاب الحمام و ابن عساکر عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۰۳ و الامتناعیہ ۵۶۲۔

۲۶۲۳۹ تم میں سے جو حمام میں جائے تو پردے کا اہتمام کرے۔ ابن ابی شیبہ عن طاؤس مرسلًا

۲۶۲۴۰ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو۔

رواہ الخطیب عن انس و ابو داؤد الطیالسی و ابن ابی شیبہ عن ابن عمر

۲۶۲۴۱ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ جمعہ کے لیے جلدی آئے جو شخص اہو و لعب میں

یا تجارت میں مشغول ہو کر جمعہ سے بے نیاز ہو گیا اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور لائق ستائش ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۲۶۲۴۲ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا جام گھمایا جاتا ہو جو شخص اللہ

تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام

میں داخل نہ ہو۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و البیہقی عن عمر

۲۶۲۴۳ شام میں ایک گھر ہے جس میں بغیر تہبند کے داخل ہونا مومنین کے لیے حلال ہے اور مومن عورتوں کے لیے اس میں داخل ہونا کسی

طرح حلال نہیں۔ رواہ الدیلمی عن عائشہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الامتناعیہ ۵۶۲۔

۲۶۲۴۴ بہت اچھا گھر ہے وہ حمام جس میں مسلمان شخص داخل ہو چونکہ جب وہ اس میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے گا اور

- اللہ تعالیٰ سے دوزخ سے پناہ مانگے گا بہت برا گھر ہے وہ گھر جو دلہن والا ہو چونکہ وہ اس میں داخل ہوگا اسے دنیا کی ترغیب دی جائے گی اور آخرت بھلا دی جائے گی۔ رواہ الحکیم وابن اسنی فی عمل یوم وليلة وابن عساکر عن ابی ہریرة
- ۲۶۶۴۵۔ حمام بہت برا گھر ہے جس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں اور ستر کھول دیئے جاتے ہیں عرض کیا گیا: حمام سے مریض کا علاج ہوتا ہے اور میل دور ہوتی ہے؟ فرمایا: جو بھی حمام میں داخل ہو وہ ستر کا اہتمام کر کے داخل ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حذیہ المرتاب ۲۳۹-۲۳۸ و ضعیف الجامع ۳۳۸۹۔
- ۲۶۶۴۶۔ عورت حمام میں رومال کے ساتھ یا بغیر رومال کے کسی طرح بھی داخل نہ ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة
- ۲۶۶۴۷۔ سب سے پہلے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے لیے حمام بنائے گئے۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والعقبلی عن ابی موسیٰ

باب پنجم..... پانی، تیمم، موزوں پر مسح کرنا

حیض، استحاضہ، نفاس اور وباغت کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں:

فصل اول..... پانی کے بیان میں

- ۲۶۶۴۸۔ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۶۶۸۔
- ۲۶۶۴۹۔ پانی پاک ہے البتہ اگر پانی کی بواور ڈالتے پر کسی چیز کا غلبہ ہو جائے۔ رواہ الدارقطنی عن ثوبان
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۹۔
- ۲۶۶۵۰۔ سمندر کا پانی پاک ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس
- ۲۶۶۵۱۔ یقیناً پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔
- رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثة والدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابی سعید
- ۲۶۶۵۲۔ یقیناً پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی البتہ جس پانی کی بواور ڈالتے پر کسی چیز کا غلبہ ہو جائے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامة
- ۲۶۶۵۳۔ بلاشبہ پانی جنابت والا نہیں ہوتا۔ رواہ ابو اؤد والترمدی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابن عباس
- ۲۶۶۵۴۔ پانی پر جنابت نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن میمومة
- ۲۶۶۵۵۔ پانی پر جنابت نہیں، زمین پر جنابت نہیں کپڑے پر جنابت نہیں۔ رواہ الدارقطنی عن جابر
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۱ و ضعیف الجامع ۴۸۹۳۔
- ۲۶۶۵۶۔ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرة
- ۲۶۶۵۷۔ جس شخص کو سمندر بھی پاک نہ کرے اسے اللہ پاک نہ کرے۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرة
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۴۳۔
- ۲۶۶۵۸۔ جب پانی دو ٹکوں تک پہنچ جائے وہ گندگی کا حامل نہیں ہوتا۔
- رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثة وابن حبان والحاکم والدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابن عمر

- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الحدیث ۲۶۱ والتکلیف والافادة ۶۵
- ۲۶۶۵۹..... جب پانی دو منکوں تک پہنچ جائے پھر اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر
- ۲۶۶۶۰..... جب پانی دو منکوں تک یا اس سے زیادہ ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ الدارقطنی عن ابی ہریرة
- ۲۶۶۶۱..... جب پانی چالیس منکوں تک پہنچ جائے پھر اس میں گندگی کی گنجائش نہیں رہتی۔ رواہ بن عدی و العقیلی و الدارقطنی عن جابر
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۳ و لا الی ۴۲
- ۲۶۶۶۲..... جب پانی دو منکے ہو پھر وہ نجس نہیں ہوتا۔ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ و الحاکم عن عمر
- ۲۶۶۶۳..... سمندر کے پانی سے غسل کرو اور اس سے وضو بھی کرو چونکہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔
- رواہ البخاری فی التاریخ و الحاکم و البیہقی فی المعرفة عن ابی ہریرة
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۷
- ۲۶۶۶۴..... پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر و احمد بن حنبل و النسائی عن ابن عباس
- ۲۶۶۶۵..... پانی پر جنابت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی چیز اسے نجس کرتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن میمونہ
- ۲۶۶۶۶..... پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید و النسائی و ابن حبان و الحاکم عن ابن عباس
- ۲۶۶۶۷..... سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و اصحاب السنن الاربعہ و ابن حبان و الحاکم عن ابی ہریرة و احمد بن حنبل و ابن ماجہ و ابن حبان عن جابر و ابن ماجہ عن ابن الفراسی

اکمال

- ۲۶۶۶۸..... جب پانی دو یا تین منکے ہو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔
- رواہ الشافعی فی القدییم و احمد بن حنبل و الحاکم و البیہقی فی المعرفة عن ابن عمر
- ۲۶۶۶۹..... جب پانی دو منکے ہو وہ نجس نہیں ہوتا اور اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق و ابن جریر بلاغاً
- ۲۶۶۷۰..... پانی نجس نہیں ہوتا البتہ وہ پانی جس کی بو اور ذائقہ بدل جائے۔
- رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامة و عبدالرزاق عن عامر بن سعد مر سلاً
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدارقطنی ۳ و ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۹۴۔
- ۲۶۶۷۱..... پانی پیو اور پلاؤ چونکہ پانی حلال ہے حرام نہیں۔ رواہ مسدد عن شیخ بلاغاً
- ۲۶۶۷۲..... سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔
- رواہ عبدالرزاق عن انس و عن سلمان بن موسیٰ مر سلاً و عن یحییٰ بن کثیر بلاغاً
- فائدہ:..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شبہ ہوا تھا کہ بڑی بڑی مچھلیاں سمندر میں مرتی ہیں انکے گوشت اور اوچڑی پانی میں شامل ہو جاتے ہیں لہذا ہو سکتا ہے پانی پاک نہ ہو یہ شبہ دور کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے تصریح فرمائی کہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اسے مزید پختہ کرنے کے لیے فرمایا سمندر کا مردہ حلال ہے یعنی سمندر میں مری ہوئی مچھلی حلال ہے لیکن اس میں عموم نہیں چونکہ ”طافی“ یعنی وہ مچھلی جو طبعی موت مر جائے اور پھر پانی میں الٹی تیرنے لگے وہ حلال نہیں قتال از مترجم۔
- ۲۶۶۷۳..... کھجوریں پاکیزہ ہیں اور پانی پاک ہے۔
- رواہ عبدالرزاق و احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و وضعفہ و ابن ماجہ و البیہقی فی السنن عن ابی مسعود

کہ نبی کریم ﷺ نے جنات والی رات پوچھا: تمہارے برتن میں کیا ہے؟ عرض کیا: نبیذ ہے آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۶۷۴ جو شخص مطلق پانی نہ پائے نبیذ اس کے لیے وضو کا پانی ہے۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس وقال وهم والمحفوظ وقفہ علی عکرمة کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۱۵

۲۶۶۷۵ طہارت اور اللہ کی برکت کی طرف آؤ۔ رواہ النسائی عن ابن مسعود

۲۶۶۷۶ اس وضو کی طرف آؤ جو آسمان سے برکت والا نازل ہوا ہے۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عنہ

فرع جانور کے جھوٹے کے بیان میں

۲۶۶۷۷ بلی نجس نہیں ہے چونکہ بلی ان چیزوں میں سے ہے جو تمہارے اوپر چکر لگاتی رہتی ہیں۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعہ وابن حبان والحاکم عن ابی قتادة وابوداؤد والبیہقی عن عائشة

۲۶۶۷۸ بلی درندہ ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی والحاکم عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۳۳۵۸۵ واللطفہ ۳۳۔

۲۶۶۷۹ بلی گھر میں پائے جانے والوں میں سے ایک فرد ہے اور وہ ان چیزوں میں سے ہے جو تمہارے اوپر چکر لگاتی رہتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی قتادة

۲۶۶۸۰ بلی نے اپنے پیٹ میں جو بھر لیا وہ اس کا حصہ ہے اور جو باقی بچ گیا وہ ہمارا حصہ ہے اور پاک ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۴۷۸۹۔

۲۶۶۸۱ بلی نے جو اپنے پیٹ میں بھر لیا وہ اس کا حصہ ہے جو باقی بچ گیا وہ ہمارے پیٹے کا سامان ہے اور پاک ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج بلا غا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۴۷۸۸۔

اکمال

۲۶۶۸۲ اے حوض کے مالک! اس حوض کے بارے میں خبر مت دو یہ محض تکلف ہوگا درندوں نے جو لے لیا وہ ان کا حصہ تھا اور جو باقی رہا وہ

ہمارے پیٹے کی چیز اور پاک ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۶۶۸۳ بلی نجس نہیں ہے چونکہ یہ گھر کا سامان ہے۔ رواہ النسائی عن ابی ہریرة

۲۶۶۸۴ بلی چکر لگانے والی چیزوں میں سے ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن ابی قتادة

۲۶۶۸۵ بلی درندہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرة وفيہ عیسیٰ بن المسیب ضعیف

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۵۳۳۔

۲۶۶۸۶ اے انس! بلی گھر کا سامان ہے وہ کسی چیز کو گندی نہیں کرتی اگرچہ اس میں منہ مار جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۶۶۸۷ بلی کی وجہ سے برتن کو اسی طرح دھویا جائے گا جس طرح کتے کی وجہ سے دھویا جاتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطفہ ۳۳۔

فصل دوم.....تیمم کے بیان میں

- ۲۶۶۸۸ تیمم کی دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے دوسری ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن ابن عمر کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے حسن الاثر ۳۳۳ و ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۰۹
- فائدہ:..... یعنی پاکیزہ مٹی پر دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ کر ضرب لگائی جائے اور پورے چہرے پر مسح کر لیا جائے دوسری ضرب مار کر کہنیوں تک ہاتھوں پر مسح کر لیا جائے۔
- ۲۶۶۸۹ پاک مٹی پاک کرنے والی ہے جب تک تم پانی نہ پاؤ اگرچہ اس میں دس سال ہی کیوں نہ گزر جائیں جب تم پانی پاؤ اسے اپنی جلد پر مل لو یعنی وضو کر لو۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی عن ابی ذر
- ۲۶۶۹۰ مٹی مسلمان کے لیے وضو کرنے کی چیز ہے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے جب پانی پالے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اسے اپنی جلد پر پانی پھیر لینا چاہیے یہی اس کے لیے بہتر ہے۔ رواہ البزار عن ابی ہریرۃ
- ۲۶۶۹۱ تمہیں مٹی سے تیمم کرنا چاہیے چونکہ وہ تمہیں کافی ہے۔ رواہ البخاری و مسلم و النسائی عن عمران بن حصین
- ۲۶۶۹۲ تیمم: ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ہاتھوں کے لیے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ و احمد بن حنبل عن عمار بن یاسر کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۲۵۱۸۔
- ۲۶۶۹۳ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے جب پانی پالے اپنا بدن دھولے چونکہ یہی اس کے لیے بہتر ہے۔
- رواہ احمد بن حنبل و الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن ابی ذر
- ۲۶۶۹۴ تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگاؤ اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔
- رواہ ابو داؤد عن عمار
- ۲۶۶۹۵ جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی شخص کو زخم لگ جائے یا پھوڑا نکل آئے پھر اسے جنابت لاحق ہو جائے اسے خوف ہوا کہ اگر اس نے غسل کیا تو مر جائے گا اسے تیمم کر لینا چاہیے۔ رواہ الحاکم و البیہقی عن ابن عباس
- ۲۶۶۹۶ لوگوں نے اسے قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے کیا عاجز کی بیماری کی شفا سوال کرنے میں ہیں۔
- رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الحاکم عن ابن عباس
- ۲۶۶۹۷ لوگوں نے اسے قتل کیا اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے جب انہیں علم نہیں تھا انہوں نے سوال کیوں نہیں کیا یقیناً عاجز کی بیماری کی شفاء سوال کرنے میں ہے جبکہ اسے تیمم کرنا کافی تھا یا اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کر لیتا اور بقیہ بدن دھو لیتا۔ رواہ ابو داؤد عن جابر کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۴۰۷۴۔

اکمال

- ۲۶۶۹۸ تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے۔ رواہ عبد الرزاق عن ابی ہریرۃ
- ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں چار یا پانچ ماہ سے ریتیلے علاقہ میں رہ رہا ہوں (جہاں پانی بہت کم یا بے) جبکہ ہمارے درمیان نفاس والی عورت حاضرہ اور نبی بھی ہوتے ہیں آپ ہمیں ایسی حالت میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
- ۲۶۶۹۹..... تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے بلاشبہ وہ تمہیں کافی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و البخاری و مسلم و الترمذی عن عمران بن حصین

کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو جاتی ہے جبکہ پانی دستیاب نہیں ہوتا۔ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۰۰..... انصاری نے درستی کا مظاہرہ کیا (رواہ عبدالرزاق عن مجاہد مجاہد کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور ایک انصاری کو مسلمانوں کا پہرہ دینے کے لیے روانہ کیا چنانچہ دونوں حضرات کو جنابت لاحق ہو گئی، بوقت سحر کی شدید سردی کی وجہ سے انھیں غسل کرنے کی جسارت نہ ہوئی تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ مٹی میں لوٹ پوٹ ہو لیے جبکہ انصاری نے تیمم کر لیا۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۰۱..... اپنی بیوی سے ہم بستری کرتے رہو اگرچہ تم دس سال تک پانی پر قدرت حاصل نہ ہو۔ رواہ الرافعی عن ابی ذر
۲۶۷۰۲..... پاک مٹی مسلمان کے لیے سامان و صواب ہے اگرچہ دس سال تک تیمم کرتا رہے۔ جب پانی پائے اپنا بدن دھولے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ذر
۲۶۷۰۳..... پاک مٹی سامان طہارت ہے جب تک پانی نہ پایا جائے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے جب تم پانی پاؤ اپنا بدن دھولو۔

رواہ ابن ابی شیبہ عن ابی الدرداء

فصل سوم..... موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۲۶۷۰۴..... موزوں پر اور اڑھنی پر مسح کرو۔ رواہ احمد بن حنبل عن بلال

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۷ وضعیف الجامع ۱۲۷۰

۲۶۷۰۵..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں موزوں میں ڈالے درال حالیکہ دونوں پاؤں پاک ہوں اگر وہ مسافر ہو تو تین روز تک مسح کر

سکتا ہے اور مقیم ایک دن مسح کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ

۲۶۷۰۶..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور موزے پہنے انھیں پہنے ہوئے نماز پڑھے پھر ان پر مسح کرے پھر اگر چاہے تو نہ اتارے ہاں

البتہ جنابت کی وجہ سے اتار دے۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ

۲۶۷۰۷..... موزوں پر تین دن تک مسح کرو۔ رواہ الطبرانی عن خزیمہ بن ثابت

۲۶۷۰۸..... مسافر موزوں پر تین دن تین رات مسح کرے جبکہ مقیم ایک دن ایک رات مسح کرے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن علی و احمد بن حنبل و اصحاب السنن الاربعہ و ابن حبان عن خزیمہ بن ثابت، احمد بن حنبل و البخاری فی تاریخہ عن عوف بن مالک و الطبرانی عن اسامہ بن شریک و البراء بن عازب و جریر السجلی و صفوان بن عسال و المغیرہ بن شعبہ و یعلیٰ بن مرہ و ابی بکر الطبرانی فی الاوسط عن انس و ابن عمر، و البخاری فی تاریخہ عن عمر و الدارقطنی فی الافراد عن بلال: البزار عن ابی ہریرہ و ابو نعیم فی المعرفة عن مالک بن سعد و ابی مریم الباوردی عن خالد بن عرفظہ ابن عسا کر عن یسار ابو بکر النیسابوری عن عمر و ابن امیہ الضمری

اکمال

۲۶۷۰۹..... موزوں اور موقین پر مسح کرو۔ رواہ الطبرانی و البغوی عن بلال

فائدہ:..... موقہ بھی چڑے بستے ہوتے ہیں جو موزوں کی حفاظت کے لیے موزوں پر پہنے جاتے ہیں۔

۲۶۷۱۰..... موزوں پر اور اڑھنی پر مسح کرو۔ رواہ عبدالرزاق احمد بن حنبل و الطبرانی عن بلال

- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۷ وضعیف الجامع ۱۲۷۰
- ۲۶۷۱۱ اور ذہنی پر اور موثقین پر مسح کرو۔ رواہ سعید بن منصور عن بلال
- ۲۶۷۱۲ عنقریب تم کثرت سے موزے استعمال کرو گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تمہیں ان پر مسح کرنا چاہئے۔ رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار
- ۲۶۷۱۳ سنت یوں نہیں ہے ہمیں تو موزوں پر یوں مسح کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے موزے پر اپنا ہاتھ پھیرا۔
- رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر
- ۲۶۷۱۴ مسافر کے لیے مسح کی حد تین دن ہیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن خزیمہ بن ثابت
- ۲۶۷۱۵ موزوں پر مسح مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے۔
- رواہ ابو نعیم فی الحلة عن علی الخطیب عن خزیمہ بن ثابت الطبرانی عن ابن عباس الطبرانی عن ابن عمر ابو نعیم عن خزیمہ بن ثابت
- ۲۶۷۱۶ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں، مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات نیند، پیشاب اور پاخانے کی وجہ سے انھیں نہ اتارو البتہ جنابت کی وجہ سے اتار دو۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال
- ۲۶۷۱۷ مسافر تین دن تک موزوں پر مسح کرے اور مقیم ایک دن اور ایک رات۔ رواہ البیہقی فی المعرفة عن خزیمہ بن ثابت
- ۲۶۷۱۸ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں، مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے موزوں پر مسح کرے جب دونوں پاؤں پاک حالت میں موزوں میں داخل کرے۔ رواہ الطبرانی عن خزیمہ بن ثابت

فصل چہارم..... حیض، استحاضہ اور نفاس کے بیان

حیض

- ۲۶۷۱۹ حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامہ
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۳۱ وضعاف الدارقطنی ۱۵۰
- ۲۶۷۲۰ جنسی اور حائضہ قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔ رواہ احمد بن حنبل و الترمذی و ابن ماجہ عن ابن عمر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف ابن ماجہ ۳۱۱ او الکشف الالہی ۱۱۳۵۔
- ۲۶۷۲۱ روئی (وغیرہ) میں خوشبو لے کر اس سے پاکی حاصل کرو۔ رواہ البخاری و مسلم و النسائی عن عائشة
- فائدہ: حائضہ عورت کے لیے ارشاد ہے کہ روئی وغیرہ میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھ لے تاکہ حیض کی بدبو جاتی رہے۔ حیض سے غسل کرنے کے بعد خوشبو رکھے تاکہ اس کا مفاد حاصل ہو۔
- ۲۶۷۲۲ مجھے جبریل امین نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ماں حواء کو پیغام بھیجا جب انھیں حیض کا خون آیا، انھوں نے اپنے رب کو پکارا: مجھے خون آیا ہے میں اسے نہیں پہچانتی، رب تعالیٰ نے جواب دیا: میں ضرور تمہارا اور تمہاری اولاد کا خون جاری کروں گا اور اسے تمہارے لیے کفارہ اور باعث طہارت بناؤں گا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عمر
- ۲۶۷۲۳ جب تم عورتوں میں سے کسی عورت کے کپڑوں کو حیض کا خون لگ جائے وہ اسے کھرچ لے پھر اسے پانی سے رگڑ کر دھو لے اور ان میں نماز پڑھ لے۔ رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد عن اسماء بنت ابی بکر
- ۲۶۷۲۴ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ رواہ مسلم و اصحاب السنن الثلاثة عن عائشة و مسلم و النسائی عن ابی ہریرہ

اکمال

۲۶۷۲۵..... لڑکی کا حیض نہیں اور اس شیب خاتون کا حیض بھی نہیں جو حیض ہونے سے مایوس ہو چکی ہو تین دن سے کم اور دس دنوں سے زیادہ۔

رواہ الدارقطنی عن ابی امامة

۲۶۷۲۶..... عورتوں کو (ایام حیض میں) گھروں میں جمع رکھوان کے ساتھ بجز ہمبستری کے سب کچھ کر سکتے ہو۔ رواہ ابو داؤد عن انس

۲۶۷۲۷..... حائضہ عورت کے مختلف مواقع ہیں، حیض کے خون کی ایسی بدبو ہوتی ہے جو کسی اور چیز کی نہیں ہوتی جب حیض کی مدت ختم ہو جائے اس وقت تم غسل کر لو اور حیض کا خون دھولو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

استحاضہ کا بیان

۲۶۷۲۸..... مستحاضہ ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرتی رہے گی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۷۲۹..... جب حیض کا خون آئے تو وہ سیاہ رنگ کا خون ہوتا ہے جب ایسا خون آنے لگے تم نماز چھوڑ دو جب وہ اختتام پذیر ہو وضو کر لو اور نماز پڑھو چونکہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔ رواہ ابو داؤد والنسائی والحاکم عن فاطمة بنت ابی حبیب والنسائی عن عائشة فائدہ:..... یعنی اختتام حیض پر غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

۲۶۷۳۰..... یہ حیض نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے جب مدت حیض ختم ہو جائے غسل کر لو اور نماز پڑھو، اور جب ایام حیض آجائیں نماز چھوڑ دو۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشة

۲۶۷۳۱..... ذرا دیکھ لو یہ تو ایک رگ کا خون ہے جب تمہارے ایام حیض آجائیں نماز نہ پڑھو جب ایام حیض گزر جائیں پاکی حاصل کر لو اور پھر

ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان نماز پڑھتی رہو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی عن فاطمة بنت ابی حبیب

۲۶۷۳۲..... اسے ہر مہینہ میں حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دینی چاہیے پھر اسے ہر نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔

رواہ الحاکم عن فاطمة بنت ابی حبیب

۲۶۷۳۳..... مستحاضہ اپنے حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دے گی پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔

رواہ اصحاب السنن الاربعة عن دینار

۲۶۷۳۴..... میں تم سے کسف (وہ کپڑا یا روئی جسے عورت ایام حیض میں اندام نہانی میں رکھتی ہے) بلاشبہ وہ خون کو ختم کر دیتا ہے۔

رواہ ابو داؤد واصحاب السنن الاربعة عن حمدة بنت جحش

۲۶۷۳۵..... تم عورتوں میں سے کوئی عورت (جو مستحاضہ ہو) اپنا پانی رکھے اور پیری کے پتے لے پھر اچھی طرح سے پاکی حاصل کرے پھر اپنے

سر پر پانی بہائے اسے شدت کے ساتھ رگڑے حتیٰ کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے بدن پر پانی بہائے پھر روئی وغیرہ کے ٹکڑے

میں خوشبو لگائے اور (اندام نہانی میں رکھ کر) پاکی حاصل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد وابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۲۶۷۳۶..... اسے چاہیے کہ مہینوں کی جن راتوں اور دنوں میں اسے حیض آتا تھا ان کی تعداد دیکھے اسے اس مشقت میں پڑنے سے قبل جو اسے

پڑی ہے۔ لہذا اس کے (حیض کے دنوں کے) بقدر نماز ترک کر دے ہر مہینہ میں اور جب وہ دن گزر جائیں تو تمہارے لے اور کپڑے کی انگوٹی باندھ کر

نماز پڑھے۔ رواہ ابو داؤد والنسائی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۶۷۳۷..... پھر تو میں تمہیں دو باتوں کا حکم کرتا ہوں ان میں سے تم جس ایک کو بھی اختیار کر لو گی دوسری سے بے نیاز ہو جاؤ گی اگر تمہارے اندر

دونوں کی طاقت ہو تو تم بہتر جانتی ہو چنانچہ آپ ﷺ نے حنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ استحاضہ شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات مارنا ہے لہذا

تم چھ یا سات دن حیض کے قرار دو پھر غسل کر لو اور جب تم دیکھو کہ پاک ہو چکی ہو (یعنی مخصوص ایام حیض گزر چکے) پھر تم تیس (۲۳) یا چوبیس (۲۴) دن رات نماز پڑھتی رہو اور روزہ رکھتی رہو۔ یہ تمہیں کافی ہے۔ پھر ہر مہینہ میں اسی طرح کرو جس طرح عورتیں اپنی اپنی مدت پر ایام سے ہوتی ہیں اور پھر وقت پر پاک ہوتی ہیں۔ اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ ظہر کی نماز مؤخر کر لو اور عصر کی نماز جلدی کر لو اور غسل کر کے ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو مغرب کی نماز مؤخر کر لو اور عشاء کی نماز جلدی کر لو پھر غسل کر کے ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو اور فجر کی نماز غسل کر کے پڑھ لو اور روزہ بھی رکھو اگر اس پر تمہیں قدرت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں سے آخری بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة والحاکم عن حمنة بنت جحش

اکمال

۲۶۷۳۸ ... یہ تو ایک رگ کا خون ہے غور کر لیا کرو جب تمہارے حیض کی مدت آجائے نماز پڑھنا چھوڑ دو جب حیض کی مدت گزر جائے پاکی حاصل کر لو اور پھر ایک حیض سے دوسرے حیض تک نماز پڑھتی رہو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی عن فاطمة بنت ابی حیث کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے خون کی شکایت کی اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
۲۶۷۳۹ ... یہ تو ایک رگ کا خون ہے جب ایام حیض آجائیں نماز پڑھنا چھوڑ دو جب ایام حیض گزر جائیں اپنے بدن سے خون دھو کر نماز پڑھو۔

رواہ الترمذی عن فاطمة

۲۶۷۴۰ ... یہ تو ایک رگ کا خون ہے یہ عورت اپنے حیض کے بقدر نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ایک غسل سے ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھ لے مغرب اور عشاء ایک غسل سے پڑھے پھر صبح کی نماز کے لیے غسل کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن عیینة عن عیینة عن عبدالرحمن بن القاسم عن ایہ

کہ مسلمانوں کی ایک عورت مستحاضہ ہوگی اس نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
۲۶۷۴۱ ... یہ حیض نہیں ہے، لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے جب ایام حیض گزر جائیں نہا کر نماز پڑھ لو جب حیض کے دن آجائیں ان میں نماز پڑھنا چھوڑ دو۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشة

کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہو گئیں۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا آپ نے انھیں یہ ارشاد فرمایا تھا۔
۲۶۷۴۲ ... حیض والی عورت ابتدائے حیض سے دس دن تک دیکھے گی، اگر وہ طہر دیکھے تو وہ پاک ہوگی ہے (یعنی دس دنوں کے بعد) اگر خون دس دنوں سے تجاوز کر گیا ہے تو وہ مستحاضہ ہے غسل کر کے نماز پڑھے گی اگر خون کا غلبہ ہو جائے تو وہ (پاجامے تلے) لنگوٹی باندھ لے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے نفاس والی عورت ابتدائے نفاس سے چالیس دن تک انتظار کرے گی، اگر چالیس دن سے پہلے طہر دیکھے تو وہ پاک ہو جائے گی اگر چالیس دنوں سے (خون) تجاوز ہو جائے تو وہ مستحاضہ ہے اور وہ نماز پڑھے گی گدی لے اور لنگوٹی باندھے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

مستحاضہ کی نماز کا طریقہ

۲۶۷۴۳ ... مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے گی ہر مہینہ میں، جب حیض گزر جائے نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اور ہر نماز

کے وقت وضو کرے۔ رواہ الدارمی عن عدی بن ثابت

۲۶۷۴۴ ... مستحاضہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) پھر ہر طہر کے وقت غسل کر لے پھر اندام نہانی میں گدی کا چیز رکھ کر

نماز پڑھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۶۷۴۵ مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے جن دنوں میں وہ بیٹھی رہتی تھی پھر صرف ایک غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سودة بنت زمعة

۲۶۷۴۶ مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے، روزے رکھے اور نماز بھی پڑھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ

۲۶۷۴۷ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ایک ہی غسل کرے پھر ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ رواہ ابن حبان عن عائشہ

کہ نبی کریم ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۴۸ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق و مسلم و ابو داؤد و الترمذی عن عائشہ

کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پڑاؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حیض کا عذر کیا اس پر آپ نے

یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ورواہ مسلم و النسائی عن ابی ہریرۃ الطبرانی عن ام ایمن

۲۶۷۴۹ (مستحاضہ) ایام حیض شمار کر لے پھر ہر دن ہر طہارت کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ الشافی و الدارقطنی عن جابر

کہ فاطمہ بنت ابی حیثم رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ مستحاضہ کو کیا کرنا چاہیے آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۵۰ (مستحاضہ) اپنے ایام حیض میں بیٹھی رہے پھر طہر کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔

رواہ الحاکم عن فاطمہ بنت قیس فی المستحاضة

۲۶۷۵۱ سبحان اللہ! (یعنی تعجب ہے) یہ تو شیطان کی طرف سے ہے پس وہ عورت ٹب میں بیٹھ جائے اور جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر اور

عصر کے لیے ایک ہی غسل کرے مغرب اور عشاء کے لیے بھی ایک ہی غسل کرے پھر فجر کے لیے غسل کرے اور اس کے درمیان میں وضو کر لے۔

رواہ الحاکم عن اسماء بنت عیس رضی اللہ عنہا

اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ فاطمہ بنت ابی حیثم کو اتنے عرصہ سے استحاضہ آ رہا ہے وہ نماز نہیں پڑھتی۔ اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۵۲ نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب تمہارا حیض آ جائے نماز پڑھنا چھوڑ دو جب حیض ختم ہو جائے خون دھو ڈالو

اور نماز پڑھو پھر ہر نماز کے لیے وضو کر و حتیٰ کہ یہ وقت آ جائے۔

رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فاطمہ بنت ابی حیثم (ابو حیثم وہ عبدالملک بن اسد ہیں) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں پاک ہوتی ہی نہیں ہوں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۵۳ نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دو پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہو اگرچہ چٹائی پر

(دوران نماز) خون کے قطرے گرتے رہیں۔ رواہ ابن ماجہ

۲۶۷۵۴ اس سے کہو کہ ہر مہینہ میں ایام حیض کے بقدر نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ہر دن ایک غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے طہارت حاصل

کرے نظافت حاصل کرے اور اندام نہانی میں کرسف نما کوئی چیز (کپڑا روئی وغیرہ) رکھے چونکہ یہ بیماری ہے جو اسے پیش آگئی ہے یا شیطان

کی ایک لات ہے یا کوئی رگ منقطع ہوگئی ہے۔ رواہ الحاکم عن عائشہ

نفاس اور حیض کے بعض احکام

۲۶۷۵۵ نفاس والی عورت کے جب سات دن گزر جائیں اور پھر طہر دیکھے وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ الحاکم عن معاذ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۰۴ والضعیفۃ ۱۶۳۳
۲۶۷۵۶: حائضہ عورت سے (مباشرت) تہبند کے اوپر سے حلال ہے اور تہبند کے نیچے سے حرام ہے۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۱۳۔

۲۶۷۵۷: تہبند کے اوپر سے (مباشرت حلال) ہے اور اس سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔ رواہ ابو داؤد عن معاذ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۱۵

فائدہ:..... یہاں مباشرت سے مراد حائضہ عورت سے مس اور بوس و کنار ہے۔ دخول فی الفرج مراد نہیں۔

اکمال

۲۶۷۵۸: نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی ہاں البتہ اگر اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ چالیس دن تک پہنچ جائے اور طہر (پانی) نہ دیکھے وہ غسل کرے اور وہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن مکحول عن ابی الدرداء عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۸۲۔

۲۶۷۵۹: نفاس والی عورت چالیس راتیں انتظار کرے گی اگر اس سے پہلے پاکی دیکھ لے تو وہ پاک ہو جائے گی اور اگر خون چالیس دن سے تجاوز کر جائے تو مستحاضہ ہوگی غسل کر کے نماز پڑھے گی اگر خون اس پر غالب آجائے تو ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدار القطنی ۱۵۶ والامتنیۃ ۶۵۹۔

فصل پنجم..... دباغت کے بیان میں

۲۶۷۶۰: چہرے کو دباغت دینے سے چہرہ پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن ابن عباس ابو داؤد عن سلمۃ بن المحبق

بالنسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ابو یعلیٰ عن انس . الطبرانی عن ابی امامۃ وعن المغیرۃ

۲۶۷۶۱: مردار کے چہرے کو دباغت دینا اس کی پاکی ہے۔ رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

۲۶۷۶۲: ہر کچے چہرے کو دباغت دینا اس کی پاکی ہے۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۶۷۶۳: مردار کی پاکی کرنا اس کی دباغت ہے۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشۃ

۲۶۷۶۴: ہر جانور کو زنج کر لینا اس کے چہرے کی دباغت ہے۔ رواہ الحاکم عن عبداللہ بن الحارث

۲۶۷۶۵: دباغت ہر چہرے کو پاک کر دیتی ہے۔ رواہ ابوبکر فی الغیلابیات عن عائشۃ

۲۶۷۶۶: جس کچے چہرے کو دباغت دے جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و الترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۴ و ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۵۲

۲۶۷۶۷: جب کچے چہرے کو دباغت دے دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ مسلم و ابو داؤد عن ابن عباس

۲۶۷۶۸: جب مردار کے چہرے کو دباغت دی جائے تو دباغت اسے کافی ہو جاتی ہے اور اس سے نفع اٹھایا جاسکتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن عطاء مر سلاً

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۲۹۔

۲۶۷۶۹ مردار کا چڑا دباغت سے اس طرح حلال ہوتا ہے جس طرح شراب سے سرکہ۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی السنن عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام: . . . ضعیف ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۳ و ذخیرۃ الحفاظ ۸۷۱

۲۶۷۷۰ اگر تم اس (مردار) کا چڑالے لیتے اسے پانی اور کانت چھانٹ پاک کر دیتی۔ رواہ ابو داؤد والنسائی عن میمونہ

۲۶۷۷۱ اس میں کوئی حرج نہیں اگر تم اس کے چڑے سے نفع اٹھاؤ، اللہ تعالیٰ نے تو اس کا کھانا حرام کیا ہے۔ رواہ النسائی عن میمونہ

۲۶۷۷۲ تم لوگوں نے اس (مردار) کا چڑا لیا کیوں نہیں؟ اسے دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے اس کا تو بس کھانا حرام ہے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعہ عن ابن عباس

اکمال

۲۶۷۷۳ پانی پو چونکہ دباغت مردار کے چڑے کو پاک کر دیتی ہے۔

رواہ البغوی وابن قانع وابن مندہ، ابن عساکر عن جون بن قتادة التیمی

جون بن قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ہم لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس سے گزرے مشکیزے کا مالک کہنے لگا: یہ مردار کے چڑے سے بنایا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۷۴ تم نے اس (مردار) کے چڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا اسے دباغت اسی طرح حلال کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شراب کو۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

فائدہ: شراب کا سرکہ کو حلال کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ شراب میں سرکہ ڈال لو وہ حلال ہو جاتا ہے نہیں! بلکہ مطلب یہ ہے کہ شراب کو اگر کچھ عرصہ کے لیے مزید مخصوص حالت سے گزارا جائے وہ سرکہ بن جاتا ہے گویا مواد کی حالت بدل جاتی ہے۔ از مترجم

۲۶۷۷۵ تم نے اس کے چڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ دباغت اسے اسی طرح حلال کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شراب کو۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۶۷۷۶ بھلا تم نے اس (مردار) کے چڑے کو دباغت کیوں نہیں دی جو تم اس سے نفع اٹھاتے۔ رواہ ابن حبان عن میمونہ رضی اللہ عنہا

۲۶۷۷۷ اس مردار کے مالکوں کا کوئی نقصان نہ ہوتا اگر وہ اس کے چڑے سے نفع اٹھاتے۔

رواہ ابن ماجہ عن سلیمان الطبرانی عن ابی مسعود

۲۶۷۷۸ بھلا تم نے اس سے نفع کیوں نہیں اٹھایا چونکہ دباغت اسے پاک کر دیتی ہے، یہ اسی طرح حلال ہو جاتا ہے جس طرح شراب (کی

حالت بدل جانے) سے سرکہ۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۶۷۷۹ بھلا تم نے اس کے چڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا اس کا تو صرف کھانا حرام ہے۔

رواہ مالک والشافعی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن حبان عن ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مردار بکری پانی تو مندرجہ بالا ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۸۰ مردار کے چڑے میں پانی جانے والی خباث (گندگی) کو دباغت ختم کر دیتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابن عباس

۲۶۷۸۱ ہر وہ چڑا جسے دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی عن ابن عباس

۲۶۷۸۲ مردار کے چڑے کو جب دباغت دی جائے تو اس (کے استعمال) میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمہ

- ۲۶۷۸۳... دباغت چمڑے کی گندگی کو دور کر دیتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابن عباس
- ۲۶۷۸۴... اسے دباغت کہاں ہوئی۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل والبیہقی عن ابن ابی لیلیٰ
- ۲۶۷۸۵... مردار کا تو بس صرف گوشت کھانا حرام ہے رہی بات اون، بالوں اور چمڑے کی سوان چیزوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔
- رواہ ابن عدی وابن النجار عن ابن عباس
- ۲۶۷۸۶... تمہارے اوپر تو مردار کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور اس کے چمڑے میں تمہیں رخصت دی گئی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
- ۲۶۷۸۷... مردار کی کسی چیز سے بھی نفع مت اٹھاؤ۔ رواہ سمویہ عن جابر ابو عبداللہ الکیسانی فی فوائدہ عن ابن عمر
- ۲۶۷۸۸... مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع مت اٹھاؤ۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل عن عبداللہ بن عکیم
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۲ وحسن الاثر ۹
- ۲۶۷۸۹... مردار کے چمڑے اور پٹھوں کو اپنے کام میں مت لاؤ۔ رواہ الطبرانی فی اوسط عن عبداللہ بن عکیم
- فائدہ:..... مندرجہ بالا تین احادیث میں عدم انقاع کا حکم ہے جبکہ اوپر سب احادیث سے جواز کا حکم ملتا ہے ممانعت کی احادیث میں اس کچے چمڑے کا حکم ہے جسے دباغت نہ دی گئی ہو اور یا ممانعت والی احادیث منسوخ ہیں۔

حرف الطاء..... کتاب الطہارت..... از قسم افعال

باب مطلق..... طہارت کی فضیلت کے بیان میں

- ۲۶۷۹۰... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی۔
- فائدہ:..... حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جبکہ یہی حدیث ۲۶۷۰۶، ۲۶۷۰۱۵، نمبر پڑ گزری چکی ہے۔
- ۲۶۷۹۱... ”مسند علی“ حجر بن عدی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی کہ طہارت نصف ایمان ہے۔
- رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ ورسنہ فی الایمان لکائی فی السنة و عبدالرزاق وابن عساکر
- ۲۶۷۹۲... ”ایضاً“ شرح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح سے طہارت حاصل کرتا ہے پھر مسجد کی طرف چل پڑتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک اس سے کوئی غلطی سرزد نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۶۷۹۳... حسن کی روایت ہے کہ انھیں ایک شخص نے حدیث سنائی کہ رسول مقبول ﷺ ایک مد پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ
- ۲۶۷۹۴... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا، وضو کا وہی سے حاصل کیے ہوئے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں کرتا اور وہ خرچہ بھی قبول نہیں کرتا جو دکھلاوے کے لیے کیا جائے۔ رواہ سعید بن منصور
- ۲۶۷۹۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طہارت ایمان کا حصہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

باب وضو کا بیان..... وضو کی فضیلت

- ۲۶۷۹۶... حمران روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول

اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا پھر وہ مسجد کی طرف چل پڑا اور صرف نماز کے لئے اپنی جگہ سے چلا اس کے (کبیرہ) گناہوں کے علاوہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ مسلم و ابوعوانہ

۲۶۷۹۷ حمران مولائے عثمان کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لایا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر فرمایا: بہت سارے لوگ رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث سنا تے ہیں میں نہیں جانتا وہ کیا ہیں البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے پھر فرمایا: جس شخص نے اسی طرح وضو کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا اس کے عمل میں زیادتی کا باعث ہوگا۔ رواہ مسلم

۲۶۷۹۸ حمران کی روایت ہے کہ: میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو میٹھے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوا لیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اپنی اسی جگہ بیٹھا دیکھا اور آپ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے نیز رسول کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: دھوکا مت کھاؤ۔ رواہ ابن ماجہ و ابن حبان

۲۶۷۹۹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف چل پڑا اور (جاتے ہی) دو رکعتیں پڑھیں اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

رواہ البزار ورحالہ ثقات

۲۶۸۰۰ حمان کہتے ہیں: میں وضو کا پانی لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے وضو کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے کا اہتمام کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں میں سے تین آدمیوں کو واسطہ دیا ان سب نے کہا: ہم نے سنا ہے اور یاد رکھا ہے۔

رواہ الحارث و فیہ اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر ضعیف

۲۶۸۰۱ حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین تین مرتبہ وضو کیا (یعنی ہر وضو کو تین تین بار دھویا) پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے میرے وضو کی طرح وضو کیا اور پھر ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر اس طرح دو رکعتیں پڑھیں کہ دل میں کوئی برا خیال نہ پیدا ہوا، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۶۸۰۲ عمرو بن میمون کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کم گوانسان تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اور پھر اس نے نماز پڑھی جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو گواہ بنا کر اس کی تصدیق چاہی، سب نے کہا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی فرمایا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۲۶۸۰۳ حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا ہر دن غسل کرتے تھے ایک دن میں نے نماز کے لئے وضو کا پانی رکھا جب وضو کیا اور فرمایا: میں نے چاہا تھا کہ تمہیں ایک حدیث سناؤں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے، لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں حکم بن عاص بولے: اے امیر المؤمنین! اگر خیر و بھلائی ہو تو ہم اسے اختیار کریں گے، اگر کوئی بری بات ہو تو ہم اس سے بچیں گے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں سناتا ہوں چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا، پھر نماز کے لئے کھڑا ہوا اور اہتمام کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا تو اس نماز سے دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کر دیئے جائیں گے بشرطیکہ جب تک اس سے کوئی کبیرہ گناہ سرزد نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و البیہقی فی شعب الایمان

۲۶۸۰۴ حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے اپنے ہاتھ دھوئے، پھر دو مرتبہ کلی کی اور

ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور دونوں ہاتھ کانوں کے ظاہری حصہ پر پھیرے اور پھر داڑھی پر پھیر لیے پھر ٹخنوں تک تین تین بار دونوں پاؤں دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور پھر فرمایا: میں نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے پھر میں نے دو رکعتیں پڑھیں جس طرح میں نے آپ ﷺ کو دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تھا پھر کہا کہ رسول کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے اور پھر دو رکعتیں پڑھیں بایں طور پر اس کے دل میں کوئی بری بات نہ پیدا ہوئی تو اس نماز اور گزشتہ کل کی نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کر دیئے جائیں گے۔ رواہ ابن بشران فی امالیہ

۲۶۸۰۵ عکرمہ بن خالد مخزومی کی روایت ہے کہ مجھے اہل مدینہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ نماز عصر کے لیے مؤذن نے اذان دی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے طہارت کے لیے پانی منگوایا وضو کیا اور پھر فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اس طرح وضو کیا جس طرح اسے حکم دیا گیا تھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اس بیان پر رسول اللہ ﷺ کے چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گواہ بنایا چنانچہ انھوں نے گواہی دی۔ رواہ سعید بن منصور

۲۶۸۰۶ حمران کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا جب فارغ ہو گئے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے آپ نے فرمایا: مسلمان بندہ جب پورا وضو کرتا ہے اور پھر نماز میں داخل ہو جاتا ہے وہ نماز سے اس طرح پاک ہو کر نکلتا ہے جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتا تھا۔ رواہ سعید بن منصور

۲۶۸۰۷ ابوامامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک ایک شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے حد کا ارتکاب ہوا ہے لہذا مجھ پر حد قائم کریں نبی کریم ﷺ خاموش رہے اس شخص نے پھر اپنی بات دہرائی اتنے میں نماز کھڑی کر دی گئی اور آپ نے اس شخص کو کچھ جواب نہ دیا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے بتاؤ! بھلا جب تم گھر سے نکلے ہو اچھی طرح سے وضو نہیں کیا؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۰۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے جن لوگوں کو نہیں دیکھا انھیں آپ کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: وضو کے اثرات کی وجہ سے ان کی پیشانیوں اور ہاتھ پاؤں سفید (چمکدار) ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۸۰۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص وضو کرتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک اسے حدت لاحق نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز سے رسول اللہ ﷺ نے حیاء نہیں کی اس سے مجھے تم سے حیاء آتی ہے۔ تاہم حدت: ہوا خارج ہونا یا گوز مارنا ہے۔ رواہ ابن جریر و صحیحہ

وضو کے فرائض

۲۶۸۱۰ ”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس نے وضو کیا ہوا تھا البتہ اس کے پاؤں پر انگوٹھے کے ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی تھی (خشک جگہ دیکھ کر) نبی کریم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور پورا وضو کرو۔ وہ واپس چلا گیا اور دوبارہ وضو کیا۔ رواہ ابن ابی حاتم فی العلیل والعقبلی والدارقطنی وضعفاہ والطبرانی فی الاوسط

۲۶۸۱۱ ”مسند عمر“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو نماز کے لئے وضو کرتے دیکھا اس نے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی، اس جگہ کو نبی کریم ﷺ نے دیکھا آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح سے وضو کرو وہ شخص واپس لوٹ گیا وضو کیا اور پھر نماز پڑھی۔

رواہ ۱ احمد بن حنبل و مسلم و ابن ماجہ

- ۲۶۸۱۲... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر رسول کریم ﷺ کو ایک ایک بار وضو کرتے دیکھا ہے (یعنی اعضاء کو ایک ایک بار دھویا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ و الطحاوی و هو حسن
- ۲۶۸۱۳... ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاؤں دھوتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ بڑے اہتمام سے پاؤں دھوتے تھے۔ رواہ الطحاوی
- ۲۶۸۱۴... ابو قلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جبکہ اس نے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ عبد الرزاق
- ۲۶۸۱۵... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاؤں پر خشک جگہ ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو برداء! تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا: امیر المؤمنین شدید سردی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ کے پاس کبل بھیجا اور فرمایا: اب نئے سرے سے وضو کرو۔ رواہ ابن سعد
- ۲۶۸۱۶... عبد بن عمیر لیشی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص دیکھا اس کے پاؤں پر خشک جگہ رہ گئی تھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا اس وضو کے ساتھ تم نماز میں حاضر ہوئے ہو؟ عرض کیا: اے امیر المؤمنین! سردی شدید ہے، میرے پاس کوئی چیز نہیں جس سے میں گرمی حاصل کروں عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے اس کو ڈانٹنے کا ارادہ کیا لیکن فوراً ہی اس پر رحم آ گیا اور فرمایا: پاؤں پر جو جگہ چھوڑ دی تھی اسے وضو اور نماز لوٹاؤ پھر آپ نے اس کے لیے کبل کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور و الدارقطنی
- ۲۶۸۱۷... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے پاؤں پر پیسے کے برابر خشک جگہ دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، آپ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور
- ۲۶۸۱۸... ابو قلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا اور اس کے پاؤں پر تھوڑی سی جگہ خشک رہ گئی تھی اسے پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور
- ۲۶۸۱۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سر کا مسح ایک بار کیا ہے۔ رواہ ابن ماجہ
- ۲۶۸۲۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور سر کا ایک ہی بار مسح کیا۔ رواہ عبد الرزاق
- ۲۶۸۲۱... ”مسند براء بن عازب“ یزید بن براء بن عازب کی روایت ہے کہ میرے والد حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیٹوں سے کہا: اکٹھے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے اور کیسے نماز پڑھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بیٹے اور گھر والے جمع کیے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کئی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار چہرہ دھویا پہلے تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر تین بار بائیں ہاتھ دھویا، پھر سر کا مسح کیا اور ظاہر و باطن سے کانوں کا مسح کیا پہلے دایاں پاؤں تین بار دھویا پھر تین ہی بار بائیں پاؤں دھویا اور پھر فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور
- ۲۶۸۲۲... ”مسند تمیم بن زید مازنی“ عباد بن تمیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے پانی سے داڑھی اور پاؤں پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و البخاری فی تاریخہ و العمدنی و البغوی و البوردی و الطبرانی و ابو نعیم قال فی الاصابة رجالہ ثقات
- فائدہ: ... پاؤں پر مسح کیا یعنی موزوں پر مسح کیا موزوں پر مسح کرنا پاؤں پر مسح کرنا ہے یا رغوی وضو تھا۔
- ۲۶۸۲۳... شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے اگر میں نے آپ کو ایک بار یا دو بار یا تین بار یا چار بار۔ حتیٰ کہ سات بار تک پہنچے نہ سنا ہوتا میں زیادہ حقدار تھا کہ تمہیں یہ حدیث نہ سناؤں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے چلا جاتا ہے۔
- ۲۶۸۲۴... حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا وضو بتایا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سر کا مسح کیا حتیٰ کہ

ان کے سر سے پانی ٹپکنے لگا۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۲۵ قاسم بن معاویہ ثقفی کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں رسول اللہ ﷺ کا وضو کرنے کا طریقہ سکھایا جب سر کے مسح پر پہنچے تو انھوں نے دونوں ہتھیلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھیں پھر انھیں پھیرتے ہوئے گدی تک لے گئے پھر ہتھیلیاں واپس کیں اور وہاں لے آئے جہاں سے ابتداء کی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۲۶ عثمان بن ابی سعید نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے پاؤں پر مسح کرنے کا تذکرہ کیا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے محمد ﷺ کے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خبر پہنچی ہے ان میں سے ایک تمہارے چچا زاد بھائی مغیرہ بن شعبہ بھی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پاؤں دھوئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

اہتمام کے ساتھ ایڑیوں کو دھونے کا حکم

۲۶۸۲۷ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں جھانک کر دیکھا ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) وضو کر رہے تھے آپ نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے چنانچہ میں نے اہتمام کے ساتھ ایڑیوں کو دھونا اور رگڑنا شروع کر دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۸ ابورافع کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو تین تین بار بھی وضو کرتے دیکھا ہے اور ایک ایک بار بھی وضو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۳۰ عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ وضو کیا اور ہر عضو کو ایک ایک بار دھویا پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: کم از کم ایک ایک بار ہر عضو کو دھونا فرض ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فریضت بیان کی ہے جبکہ تین تین بار ہر عضو کو دھونا مستنون ہے جیسا کہ بعد میں آنے والی حدیث سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

۲۶۸۳۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک چلو وضو کیا (یعنی ہر عضو کو ایک ہی بار ایک ایک چلو سے دھویا) اور پھر فرمایا: اس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۳۲ ”مسند ابی واقد“ ابو واقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے اور آپ نے یوں سر کا مسح کیا چنانچہ حفص نے طریقہ بتاتے ہوئے ہاتھ سر پر پھیرا اور پیچھے گدی تک لے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۸۳۳ ابن نجار نے درج ذیل سند سے حدیث روایت کی ہے۔ ابواحمد اشقر (سرخ رنگ والا) اپنی کتاب میں، ابوالفضل اشیب (بڈھا) کہتے ہیں مجھے ابوقاسم زمن (لنجا) نے خط لکھا کہ میرے والد ابو عبد اللہ مقعد (پانچ) نے خبر کی ہے محمد بن ابی خراساں مفلوج، انحرم (ٹوٹے ہوئے) دانتوں والا) حسن بن مہران بن ولید ابوسعید اصہبانی، احدب (کبڑا)، اصم (بہرہ) ضریر (چندیا) اعمش (گنرور آنکھوں والا) اعور (کانا) اعرج (لنگڑا)، اعمی (ناپینا) کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ یعنی ہر عضو کو ایک بار دھویا۔ احدب سے مراد عبد اللہ بن حسن قاضی مصیصہ مراد ہے، اصم عبد اللہ بن نصر انطا کی ہے ضریر ابومعاویہ ہیں، اعمش سلیمان بن مہران ہیں، اعور ابراہیم ثقفی ہیں اور اعرج سے مراد حکم ہے اور اعمی حضرت عبد اللہ بن عباس ہیں۔

۲۶۸۳۴ عمارہ بن خزیمہ کی روایت ہے کہ ابن فاکہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا چنانچہ آپ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ رواہ ابن النجار

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳/۲۹۷۔

۲۶۸۳۵ ”مسند الربیع بنت معوذ“ ربیع بنت معوذ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کثرت سے تشریف لاتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے لوٹے میں وضو کے لیے پانی رکھا آپ نے وضو کیا اور سر کا مسح کیا اور ہاتھ سر پر رکھ کر پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لے آئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۸۳۶ ”ایضاً“ ربیع کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور وضو کیا اور وضو سے بچے ہوئے پانی سے سر کا مسح کیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۸۳۷ ”ایضاً“ عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب کہتے ہیں ربیع بنت معوذ بن عفرہ کے پاس گیا میں نے کہا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ تم سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کروں ربیع بولی: رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ ملاقات کرنے ہمارے ہاں تشریف لاتے تھے اور اس برتن میں وضو کرتے تھے وہ برتن مد کے لگ بھگ تھا ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن مد یا سوند کے برابر تھا آپ ﷺ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھوں کو دھوتے تھے تین بار لگی کرتے، تین بار ناک میں پانی ڈالتے پھر تین بار چہرہ دھوتے تین تین بار ہاتھ دھوتے پھر دو مرتبہ یعنی آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے سر کا مسح کرتے، ظاہر و باطن سے کانوں کا مسح کرتے پاؤں کو تین تین بار دھوتے پھر ربیع بولی: ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہمارے ہاں تشریف لائے اور اس حدیث کے متعلق پوچھا میں نے انھیں یہ حدیث بتائی تھی ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے: لوگ پاؤں کو دھونے کے سوا کسی چیز کا نام نہیں لیتے جبکہ ہم کتاب اللہ میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم پاتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبہ وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۶۸۳۸ ”ایضاً“ عبد اللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں: میں ایک جماعت کے ساتھ ربیع بنت معوذ بن عفرہ کے پاس گیا، ہم نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کیا: وہ بولیں: جی ہاں: میں نے ہی رسول اللہ ﷺ کو وضو کرایا تھا اور وضو کے لیے پانی اس برتن جیسے ایک برتن میں رکھا تھا ربیع نے چمڑے کے ایک برتن کی طرف اشارہ کیا جو ایک مد کے لگ بھگ تھا، ربیع کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے نکی کی، ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ اور ہاتھ تین تین بار دھوئے، پھر سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کیا اور سر کے پچھلے حصہ کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کیا اور پھر تین بار پاؤں دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۳۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر کوئی سر کا مسح بھول جائے وہ نماز کو لوٹائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وضو دو اعضاء کے دھونے اور دو اعضاء کے مسح کرنے کا نام ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک ایک بار وضو کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے دو اعضاء دھونا اور دو اعضاء کا مسح کرنا فرض کیا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب تیمم کا ذکر کیا گیا تو دھوئے جانے والے اعضاء کی جگہ مسح کرنے کا حکم دیا جب وضو میں مسح کیے جانے والے اعضاء کا مسح ترک کر دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۳ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سر کا صرف ایک بار مسح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۴۴ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دائیں ہتھیلی کا پانی پر رکھتے پھر اسے جھاڑتے نہیں تھے پھر کپٹی اور پیشانی کے درمیان ایک بار مسح کر لیتے اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۵ نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ہاتھ پانی میں داخل کرتے اور پھر دونوں ہاتھوں سے صرف ایک بار مسح کرتے پھر اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور کانوں کا مسح کر لیتے پھر انگوٹھوں کو کانوں کے پیچھے پھیر لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۶ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ کانوں کا حلق سر سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

- ۲۶۸۴۸ . نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چہرے کے ساتھ کانوں کے ظاہر و باطن کو دھوتے تھے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ پھر سر کا مسح کرنے کے بعد انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور کانوں کے سوراخوں میں ڈال دیتے۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۶۸۴۹ . حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا اور اس کے پاؤں پر ناخن کے بقدر جگہ خشک رہ گئی تھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے اس شخص سے فرمایا: اچھی طرح سے وضو کیا کرو۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ وابن ابی شیبہ فی مصنفہ
- ۲۶۸۵۰ . قتادہ کی روایت ہے کہ آیت میں ”وارجلکم الی لکعبین“ کی رو سے پاؤں کو دھوتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی
- ۲۶۸۵۱ . شعیبی کہتے ہیں: بہر حال جبرئیل امین پاؤں پر مسح کرنے کا حکم لے کر نازل ہوئے ہیں۔
- رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن جریر
- ۲۶۸۵۲ . شعیبی کی روایت ہے کہ قرآن میں مسح کا حکم نازل ہوا ہے لیکن سنت (پاؤں) دھونے کے حکم میں چل پڑی ہے۔
- رواہ عبدالرحمن بن حمید والنحاس فی تاریخہ
- ۲۶۸۵۳ . عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر پر تھے آپ نے عمامہ پیچھے ہٹایا اور یوں مسح کیا شفیق نے پیچھے سے چہرے کی طرف مسح کرنے کا اشارہ کیا۔ رواہ سعید بن منصور
- ۲۶۸۵۴ . عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا عمامہ کا ندھوں کے درمیان ڈالا جبکہ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے آپ نے صرف ایک بار مسح کیا عطاء نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا انھوں نے کھوپڑی پر ہاتھ رکھا اور پھیرتے ہوئے آگے چہرے کی طرف لے آئے۔
- رواہ سعید بن منصور
- ۲۶۸۵۵ . یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کے پاؤں پر درہم کے بقدر خشک جگہ دیکھی رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: جاؤ اچھی طرح وضو کرو۔ رواہ سعید بن منصور
- ۲۶۸۵۶ . ”مسند علی“ ہمز ال بنی سبرہ کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے پیشاب کیا درازاں حاکمہ آپ کھڑے تھے پھر پانی منگوا لیا اور وضو کیا پھر جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا پھر مسجد میں چلے گئے اور جوتے اتار کر نماز پڑھی۔ رواہ سعید بن منصور

آداب وضو

- ۲۶۸۵۷ . ”مسند صدیق“ معمر بن یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے انگلیوں کے درمیان خال کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۶۸۵۸ . حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اگر اللہ کا نام نہ لے (بسم اللہ نہ پڑھے) صرف وہی اعضاء پاک ہوتے ہیں جنہیں وضو کا پانی پہنچا ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ
- ۲۶۸۵۹ . حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانی سے ضرور بالضرور اپنی انگلیوں میں خال خالی کرو ورنہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے ان کا خال کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ
- ۲۶۸۶۰ . صنایح کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں احتیاط سے وضو کرنا چاہیے اور انگوٹھی کے نیچے اچھی طرح سے پانی پہنچانا چاہیے۔ رواہ ابن قتیبہ فی غریب الحدیث والدیوری فی المجالسہ
- ۲۶۸۶۱ . حضرت عاصم بن حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں ان کی طرف فوراً لپکا آپ ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عبادت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں بھی ان کی طرف لپکا تھا انھوں نے فرمایا: رک جاؤ میں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں بھی ان کی طرف لپکا تھا

انہوں نے فرمایا: رک جاؤ میں نے رسول کریم ﷺ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے دیکھا اور میں بھی ان کی طرف فوراً لپکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! مجھے پشند نہیں کہ پانی حاصل کرنے پر میری کوئی مدد کرے۔

رواہ ابو القاسم العافقی فی جزء المذکور ما اجتمع فی سندہ اربعة من الصحابة وفيہ احمد بن محمد بن الیمامی کذاب ۲۶۸۶۲ "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور کائوں کے ظاہر و باطن کا مسح کیا اور فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۶۳ حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوا یا اور پھر آپ ﷺ نے ہنس گئے اور فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے میں کیوں ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے وضو کیا ہے آپ نے کلی کی، تاک میں پانی ڈالا تین بار چہرہ دھویا اور تین بار ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور پاؤں کے اوپر سے مسح کیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ ۲۶۸۶۳ عطاء کی روایت ہے کہ انہیں حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا سر پر ایک بار مسح کیا اور پاؤں کو اہتمام سے دھویا پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ ۲۶۸۶۵ انصار کے ایک شخص سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں ضرور دکھائیں۔ اس شخص نے وضو کے لیے پانی منگوا یا تین بار کلی کی، تین بار تاک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے سر کا مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر کہا جان لو! کائوں کا تعلق سر سے ہے میں نے تمہیں ٹھیک ٹھیک سوچ مجھ کو رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھایا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ والعدنی والخطیب

داڑھی کا تین بار خلال کرنا

۲۶۸۶۶..... ابو وائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انہوں نے داڑھی کا تین بار خلال کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والبعوی ۲۶۸۶۷ "مسند عثمان" میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے سر پر صرف ایک بار مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن ماجہ ۲۶۸۶۸ سفیان بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا اور کلی، تاک میں پانی ڈالنے سے علیحدہ کی اور دونوں کام تین تین بار کیے۔ پھر فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے۔

رواہ البغوی فی مسند عثمان وابن عساکر ۲۶۸۶۹ ابو وائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار تاک میں پانی ڈالا، انگلیوں کا خلال کیا، داڑھی کا خلال کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ دھویا، پاؤں دھونے سے پہلے پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن منیع والدارمی وابوداؤد وابن خزیمہ وابن الجارود والطحاوی وابن حبان والبعوی فی مسند عثمان وسعید بن منصور

جبکہ بغوی کی روایت میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے تین بار انگلیوں کا خلال کیا اور تین بار داڑھی کا خلال کیا۔ ۲۶۸۷۰ حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ ﷺ نے تین بار ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہیں دھویا پھر تین بار کلی کی، تین بار تاک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، پھر کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا، پھر بائیں ہاتھ دھویا پھر کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے پھر آپ نے فرمایا جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں

پڑھیں کہ ان رکعتوں کے دوران اس کے دل میں کوئی بری بات پیدا نہیں ہوئی اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

رواہ ابن حبان والدارقطنی والعدنی واحمد بن حنبل وابن خزیمہ والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی

۲۶۸۷۱۔ ابن دارہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوا یا تین بار گلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، تین بار سر مسح کیا اور تین تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: جو شخص رسول کریم ﷺ کا وضو دیکھنا چاہے وہ میرا یہ وضو دیکھ لے یہی رسول اللہ ﷺ کا وضو تھا۔ رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۶۸۷۲۔ حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا، جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوئے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے کیا ہے۔ پھر آپ مسکرائے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا: بندہ مسلمان جب اہتمام کے ساتھ وضو کرتا ہے پھر نماز میں داخل ہو جاتا ہے اور اہتمام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتا تھا۔

رواہ الحارث وابونعیم فی المعرفة وهو صحیح

۲۶۸۷۳۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی دائیں میں خلال کرتے تھے (رواہ الترمذی وقال حسن صحیح

۲۶۸۷۴۔ ابوالاکلی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو تین تین بار وضو کرتے دیکھا پھر دونوں نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا وضو تھا۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی وابن ماجہ والطحاوی

۲۶۸۷۵۔ شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے تین تین بار بازو دھویا تین بار سر مسح کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابوداؤد

۲۶۸۷۶۔ ابونضر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوا یا جبکہ آپ کے ساتھ حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تھے آپ رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے؟ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ رواہ مسدد وابویعلیٰ

انگلیوں کا خلال کرنا

۲۶۸۷۷۔ عامر بن شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ

۲۶۸۷۸۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین تین بار وضو کیا ہے۔ رواہ الدارقطنی

۲۶۸۷۹۔ حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے تین تین بار ہاتھ دھوئے تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے تین بار سر مسح کیا پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ اور آپ نے فرمایا: جس شخص نے اس سے کم وضو کیا اسے کافی ہے۔ رواہ ابن ماجہ

۲۶۸۸۰۔ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ سے وضو کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوا یا، چنانچہ آپ کے پاس لوٹا لایا گیا آپ نے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا (اور اسے دھویا) پھر یہی ہاتھ برتن میں ڈالا اور تین بار گلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار دایاں ہاتھ دھویا، تین بار بائیں ہاتھ دھویا، پھر پانی میں ہاتھ داخل کیا اور سر اور کانوں کا مسح کیا، کانوں کا ظاہر اور باطن ایک بار دھویا پھر پاؤں دھوئے پھر کہا: کہاں ہیں وضو کے متعلق سوال کرنے والے؟

میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابو داؤد

۲۶۸۸۱ عبداللہ بن جعفر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کو دو تین تین بار دھویا تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار کھلی کی، تین بار چہرہ دھویا، ہر بازو کو تین تین بار دھویا، تین بار سر کا مسح کیا تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدارقطنی

۲۶۸۸۲ حمران کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا اور میں تمہیں رسول کریم ﷺ کا وضو کر کے دکھاؤں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے حتیٰ کہ بازوؤں کے اطراف کو چھو لیا پھر سر پر مسح کیا، پھر دونوں ہاتھ کانوں اور داڑھی پر پھیرے پھر دونوں پاؤں دھوئے۔ رواہ ابن عساکر

وضو کا مسنون طریقہ

۲۶۸۸۳ ابو علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن وضو کے لیے پانی منگوایا پھر رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو بلایا آپ رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے تین بار دھویا، پھر تین بار کھلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا پھر تین تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، پھر سر پر مسح کیا، پھر پاؤں دھوئے اور اچھی طرح سے صاف کر دیئے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جو وضو تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے پھر فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا پھر کہا: اے فلاں! کیا وضو اسی طرح ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! پھر فرمایا: اے فلاں! کیا وضو اسی طرح ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس پر گواہ بنایا پھر فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے تمہیں میری موافقت کی تو یقین دی۔ رواہ الدارقطنی

۲۶۸۸۴ شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دھوئے، تین بار کھلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اندر اور باہر سے کانوں کا مسح کیا، تین بار داڑھی کا خلال کیا، تین بار پاؤں دھوئے، تین بار پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے جو میں نے کیا ہے۔

رواہ الدارقطنی

۲۶۸۸۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد میں وضو کیا تین تین بار ہاتھوں کو دھویا، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار کھلی کی، تین بار چہرہ دھویا، تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، تین بار سر کا مسح کیا، تین بار پاؤں دھوئے، ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ وضو سے فارغ ہوئے اور اس شخص سے معذرت کی اور اس سے کہا: مجھے سلام کا جواب دینے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اس طرح وضو کیا اور دوران وضو کلام نہ کیا پھر اس نے یہ کلمہ پڑھا:

اشھدان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله

تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ رواہ ابو یعلیٰ والدارقطنی وضعف

۲۶۸۸۶ حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے پانی ماٹکا تین بار ہتھیلیاں دھوئیں، کھلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر اور پاؤں کی پشت کا مسح کیا پھر ہنسنے اور فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے ہو کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسنے ہیں؟ فرمایا: مجھے اس بات نے ہنسایا ہے کہ جب بندہ اپنا چہرہ دھوئے تو پھر سے سر زد ہونے والے گناہ ختم ہو جاتے ہیں جب بازو دھوئے ان سے بھی اسی طرح گناہ ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح جب سر کا مسح کرتا ہے اور اس طرح جب پاؤں کو پاک کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابونعیم فی الحلیۃ وابویعلیٰ وصحیح

۲۶۸۸۷۔ محمد بن عبدالرحمن بیلمانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے مقاعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے پاس سے ایک شخص گزرا اس نے سلام کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوئے فرمایا: مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے وضو کیا ہاتھ دھوئے۔ پھر تین بار کھلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے، سر پر مسح کیا، پاؤں دھوئے اور پھر کوئی کلام نہیں کیا حتیٰ کہ یہ کلمہ پڑھا:

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبده ورسوله

تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ رواہ البغوی فی مسند عثمان
۲۶۸۸۸۔ ابن سلیمان اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقام مقاعد میں وضو کیا، ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب وضو سے فارغ ہوئے سلام کا جواب دیا اور اس سے معذرت کر لی پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ کو ایک شخص نے سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔

رواہ البغوی فی مسند عثمان وسعید بن المنصور

۲۶۸۸۹۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا، سر کا مسح کیا اور ہاتھ پاؤں دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۹۰۔ ابو مالک دمشقی کی روایت ہے کہ مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وضو کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی لوگ اندر داخل ہوئے آپ ﷺ نے پانی منگوا یا تین بار ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے چلو بھرا پھر اپنے منہ کی طرف لے گئے کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ کام ایک ہی چلو سے کیا، جبکہ ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑا اور یہ کام تین بار کیا پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور بائیں ہاتھ ساتھ ملا کر اوپر چہرے تک لے آئے (اور چہرہ دھویا) آپ نے یہ کام بھی تین بار کیا پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور کھلی تک تین بار بائیں ہاتھ دھویا، پھر سر کے اگلے حصہ پر ایک ہی بار مسح کیا اور مسح کے لیے نیا پانی نہیں لیا، پھر کانوں کے سوراخ میں انگلیاں داخل کیں اندر اور باہر سے مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دایاں پاؤں دھویا اور اس کی انگلیوں میں خلال کیا پھر بائیں پاؤں بھی ٹخنوں تک دھویا اور اس کی انگلیوں میں بھی خلال کیا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح ہمیں اجازت دی تھی جس طرح میں نے تمہیں اجازت دی ہے اور اسی طرح ہمارے لیے وضو کیا جس طرح میں نے تمہارے لیے وضو کیا ہے سو جو شخص رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کرتا ہو تو یہی آپ ﷺ کا وضو ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۹۱۔ ابو حسیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ہتھیلیاں دھوئیں، تین بار کھلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر پر مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے وہی کچھ کیا (وضو میں) جو کچھ تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے میں نے چاہا کہ تمہیں (وضو) دکھا دوں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابو یعلیٰ و الطحاوی و الہروی فی مسند علی و الضیاء
۲۶۸۹۲۔ عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار کھلی کی ایک ہی چلو سے تین بار چہرہ دھویا پھر برتن میں ہاتھ داخل کر کے (ہاتھ گسلا اور) سر پر مسح کیا دونوں پاؤں دھوئے پھر فرمایا: تمہارے نبی محمد ﷺ کا یہی وضو ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ
۲۶۸۹۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اعضاء وضو کو تین تین بار دھوتے تھے البتہ مسح ایک ہی بار کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۸۹۴۔ عبد خیر کی روایت ہے کہ ایک دن صبح کی نماز میں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے برتن مانگا (جو پانی سے بھرا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر انگلیاں کانوں میں داخل کر دیں اور پھر ہم سے فرمایا: میں نے رسول کریم

ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۸۹۵ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا چنانچہ برتن آپ کے قریب کر دیا گیا آپ نے ہتھیلیاں تین بار دھوئیں برتن میں داخل کرنے سے قبل۔ پھر تین بار کھلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر کھنی تک تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر اسی طرح بائیں ہاتھ دھویا، پھر ایک ہی بار سر پر مسح کیا پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں اسی طرح دھویا۔ پھر کھڑے ہوئے اور مجھ سے کہا برتن مجھے دو چنانچہ پانی والا برتن میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو تھا دیا آپ نے کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی پیا میں نے ایسا کرنے پر تعجب کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے میرا تعجب دیکھا فرمایا: تعجب مت کرو چونکہ میں نے تمہارے باپ نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے وضو اور کھڑے ہو کر پانی پینے کی طرف اشارہ کیا۔

رواہ النسلفی والطحاوی وابن جریر وصححه وابن ابی شیبہ

۲۶۸۹۶ سالم بن ابی جعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے
اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين

رواہ عبدالرزاق وسعيد بن المنصور

۲۶۸۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار کھلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور یہ دونوں کام ایک ہی چلو سے کیے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ماجہ

۲۶۸۹۸ ”مسند جلاس بن سلیط یروی“ مراربت منقذ سلیط کہتی ہیں کہ مجھے میری والدہ ام منقذ بنت جلاس بن سلیط یروی نے اپنے باپ جلاس سے مروی حدیث سنائی کہ وہ (جلاس) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ایک بار وضو کرنا کافی ہے اور دو بار بھی البتہ آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا۔ رواہ ابو نعیم وقال غریب لا يعرف الا من هذا الوجه
۲۶۸۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے گا اور دو دو بار دھونا کافی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۶۹۰۰ ابراہیم کہتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی ہے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ رکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔ رواہ عبدالرزاق

اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا

۲۶۹۰۱ عبدالحمید بن عبدالرحمن بن یزید بن خطاب کی روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: مجھے وضو کے متعلق خبر دی جائے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہاتھ بند کیا اور پھر کھول دیا فرمایا: میں نے تمہارے چچا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وضو کے متعلق سوال کیا تھا انھوں نے دونوں ہاتھ بند کیے اور فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا آپ نے بھی اسی طرح کیا تھا اور فرمایا: اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے گا۔ رواہ ابن مندہ وقال غریب بهذا الاسناد وابن عساکر
۲۶۹۰۲ اسود بن اسود بن یزید کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا آپ بیت الخلاء سے باہر نکل رہے تھے آپ کے لیے برتن میں پانی رکھ دیا گیا آپ نے تین بار دونوں ہاتھ دھوئے، تین بار کھلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اور ظاہر و باطن میں کانوں کا مسح کیا پھر ہاتھام کے ساتھ دونوں پاؤں دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۳ علقمہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۴ قرظ بن کعب انصاری کی روایت ہے کہ ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا چنانچہ ہم ایک مکان کی طرف چل پڑے جسے حرار کہا جاتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا خبردار! پورا وضو یہ ہے کہ اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے دو دو بارہ دھونا بھی کافی ہے خبردار! تم ایک قوم کے پاس جاؤ گے جن کا قرآن سے کوئی شغف نہیں لہذا رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات قبول کرو اور میں تمہارا شریک ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۵ حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تین بار ہاتھ دھوئے برتن میں داخل کرنے سے پہلے پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن ماجہ

۲۶۹۰۶ ”مسند علی“ زر ابن ہمیش کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار ہاتھ دھوئے، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر پر مسح کیا، حتیٰ کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و سمویہ و الضیاء

۲۶۹۰۷ ”ایضاً“ ابو نصر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا آپ کے پاس حضرت طلحہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہم، حضرت علی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تھے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، جبکہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے آپ نے تین بار چہرہ دھویا، پھر تین بار دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر تین بار بائیں ہاتھ پر، پھر دائیں پاؤں پر پانی ڈالا اور اسے تین بار دھویا، پھر بائیں پاؤں پر پانی ڈالا اور اسے بھی تین بار دھویا۔ پھر حاضرین سے کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے جس طرح میں نے ابھی کیا ہے سب نے کہا: جی ہاں۔ یہی وہ چیز ہے جو لوگوں کو وضو سے پہنچی ہے۔

رواہ ابن منبع و الحارث و ابو یعلیٰ قال ابو صیری و رجالہ ثقات الا انه منقطع ابو النصر سالم لم یسمعہم عن عثمان ۲۶۹۰۸ ”ایضاً“ ابو مطر کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھاؤ آپ رضی اللہ عنہ نے قنبر کو بلایا اور فرمایا: میرے پاس لوٹا لاؤ جو پانی سے بھرا ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار ہاتھ دھوئے تین بار چہرہ دھویا ایک انگلی میں ڈالی تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار بازو دھوئے سر پر ایک ہی بار مسح کیا پھر فرمایا: کانوں کا ظاہری اور باطنی حصہ چہرے میں سے بے پھر نٹوں تک پاؤں دھوئے آپ کی داڑھی سے سینے پر پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر وضو کے بعد ایک گھونٹ پانی پیا پھر فرمایا کہاں ہے وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کیا تھا سور رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا ہی ہوتا تھا۔ رواہ عبد ابن حمید و ابو مطر مجہول

۲۶۹۰۹ ”ایضاً“ عبد الرحمن کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے سر کا مسح ایک بار کیا پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا ہی تھا۔ رواہ ابو داؤد و سعید بن المنصور

۲۶۹۱۰ ”ایضاً“ ابو غریف کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا آپ نے تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار بازو دھوئے پھر سر پر مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے پھر قرآن میں سے کچھ پڑھا پھر فرمایا: یہ وضو اس شخص کے لیے ہے جو جہنمی نہ ہو اور جو جہنمی ہو اس کے لیے نہ وضو ہے اور نہ ہی یہ آیت۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ

سر کے مسح کے لئے نیا پانی

۲۶۹۱۱ ”مسند حارث بن ظفر“ گر ان بن جار یہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سر کے لیے نیا پانی لو۔

رواہ ابو نعیم

۲۶۹۱۲... ”مسند حذیفہ بن الیمان“ منصور روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انگلیوں میں خلال کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے انگلیوں کا خلال کر دیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۱۳... حسان بن بلال کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور واڑھی میں خلال کیا، ان سے کہا گیا یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو واڑھی میں خلال کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابونعیم

۲۶۹۱۴... حکم بن سفیان ثوری سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا پھر چلو پھر پانی لیا اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبہ وابونعیم

۲۶۹۱۵... ”مسند زید بن حارثہ“ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا اور پھر چلو پھر پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹے مار لیے۔ رواہ ابن ابی شیبہ
۲۶۹۱۶... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور پھر فرمایا میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۶۹۱۷... ”مسند وائل“ نبی کریم ﷺ کے پاس ڈول میں پانی لایا گیا آپ نے اس پانی سے وضو کیا اور کھلی کی پھر ڈول میں کھلی کی پانی مشک بن گیا یا اس سے بھی زیادہ خوشبودار البتہ تاک ڈول سے الگ ہو کر جھاڑی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۱۸... ”مسند ابی امامہ“ رسول کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار ہاتھ دھوئے تین بار کھلی کی، تین بار تاک میں پانی ڈالا، اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۹۱۹... ابو غالب کہتے ہیں میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق خبر دیں چنانچہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور واڑھی کا خلال کیا اور پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

۲۶۹۲۰... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں وضو کا پانی ڈھا پھینے، شگینزوں کو باندھنے اور برتنوں کو ڈھا پھینے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الضیاء

۲۶۹۲۲... ”مسند عبداللہ بن زید مازنی“ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا، دو بار ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور دوسرے پاؤں دھوئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۹۲۳... عمرو بن یحییٰ مازنی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ جواب دیا جی ہاں۔ چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دو مرتبہ دھوئے پھر تین بار کھلی کی اور تین بار تاک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا پہلے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے اور سر کے اگلے حصہ سے ابتدا کی اور دونوں ہاتھوں کو گدلی تک لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو واپس کیا اور وہاں لے آئے جہاں سے مسح کی ابتدا کی تھی پھر دونوں پاؤں دھوئے

رواہ عبدالرزاق ومالک واخرجه البخاری کتاب الطہارۃ باب العمل فی الوضو واخرجه مسلم کتاب الطہارۃ باب فی وضوء النبی ﷺ
۲۶۹۲۴... حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔

رواہ سعید بن المنصور والبخاری
۲۶۹۲۵... حبان بن واسح انصاری کی روایت ہے کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کو تذکرہ کرتے سنا کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے کھلی کی پھر تاک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر تین ہی بار دوسرا، سر کا مسح کیا اور مسح کے لیے نیا پانی لیا۔ دونوں پاؤں دھوئے اور اچھی طرح صاف کیے۔

رواہ سعید بن المنصور ومسلم وابوداؤد والترمذی

۲۶۹۲۶..... عمرو بن ابی حسن کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی سے بھرا ہوا ایک برتن منگوا لیا برتن کو سرنگوں کر کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور تین بار ہاتھ دھوئے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ برتن میں داخل کیے اور پانی لے کر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور دو مرتبہ دھوئے پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا پہلے ہاتھ پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لائے پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۲۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم وضو کرو تمہیں وضو کی ناک سے ابتدا کرنی چاہیے چونکہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس کی خباث کو ختم کر دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۲۸..... عمرو بن یحییٰ، اپنے والد سے اور وہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان سکھائی گئی تھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا اور دو مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۲۹..... ”مسند عبداللہ بن عباس“ رسول کریم ﷺ نے وضو کیا ایک چلو لیا اور اس سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا۔ پھر چلو بھر پانی لیا اور چہرہ دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور دایاں ہاتھ دھویا، پھر چلو میں پانی لیا اور بائیں ہاتھ دھویا، پھر چلو بھر پانی لیا اور کانوں کا مسح کیا بائیں طور کے دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں کانوں میں داخل کیں اور انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہری حصہ کا مسح کر لیا، پھر چلو بھر کر دایاں پاؤں دھویا اور پھر چلو بھر کر بائیں پاؤں دھویا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۹۳۰..... ”الضیاء“ رسول کریم ﷺ نے دو وضو کیے اعضاء وضو کو ایک بار بھی دھویا اور اعضاء وضو کو تین تین بار بھی دھویا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۱..... ”مسند ابی ہریرہ“ اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو تو کہو: بسم اللہ الحمد للہ چنانچہ تمہاری حفاظت کرنے والے فرشتے راحت میں نہیں رہیں گے تمہارے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے حتیٰ کہ تمہارا یہ وضو ٹوٹ جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھے الاسرار المفوتہ ۶۰۶ و تذکرۃ الموضوعات ۳۱۔

۲۶۹۳۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ وضو کرتے تو دائیں طرف سے ابتدا کرتے تھے۔

رواہ ابن النجار

۲۶۹۳۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۹۳۴..... دیلمی نے مسند فردوس میں اس سند سے حدیث نقل کی ہے۔ محمد بن طاہر حافظ ابوقاسم جمیش موصلی، ابوالحسن خثعلی ابوبکر محمد بن علی بن جابر، ابوالحسن بن حجر عسقلانی محمد بن عبداللہ صنابچی وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنی آنکھوں کو وضو کا پانی پلاؤ اور اپنے ہاتھوں سے پانی نہ جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے سچے ہیں۔

۲۶۹۳۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا ہاتھ برتن میں داخل کیے ایک ایک بار کلی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر ہاتھ برتن میں داخل کیا اور ایک بار چہرے پر پانی ڈالا ایک ایک بار ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر ایک بار سر اور کانوں کا مسح کیا پھر آپ نے چلو بھر کر پانی لیا اور پاؤں پر چھینٹے مارے چونکہ آپ نے جوتے پہن رکھے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۳۶..... ابو جمرہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وضو کرتے دیکھا انہوں نے داڑھی کا خلال کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے ایک شخص نے شکایت کی کہ میں نماز میں ہوتا ہوں اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ میرے عضو مخصوص میں تری آگئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو قتل کرے چونکہ شیطان ہی دوران نماز انسان کے کوچھوتا ہے تاکہ اسے دکھائے کہ وضو ٹوٹ گیا ہے لہذا جب تم وضو کرو دُشمرگاہ پر پانی کے چھینٹے مار لیا کرو، اگر پھر یہی صورت نماز میں پیش آئے خیال کر لیا کرو کہ یہ پانی ہے چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور یوں اس کی مشکل جانی رہی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا اور پھر فرمایا: یہ وظیفہ وضو ہے اور اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے اور پھر پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا اور فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو درگناہ اور ثواب عطا فرمائیں گے پھر تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے اور پھر پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور فرمایا: یہی میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے جامع المصنف ۲۶۸ و ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۰۔

۲۶۹۳۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے رخساروں کو ہلکا ہلکا ملتے تھے پھر ہاتھوں کو نیچے سے داڑھی میں گھسادیتے۔

رواہ ابن عساکر

۲۶۹۴۰ ابن جریر کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا: جب ابن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے برتن کہاں رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پہلو میں برتن رکھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۴۱ ”مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص“ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا، آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر فرمایا: بس یہی ہے پاکی جس شخص نے اس میں زیادتی یا کمی کی اس نے حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۶۹۴۲ شمیم، ابو عوام ایک محدث سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں) اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھونا کافی ہے تین تین مرتبہ دھونا پورا وضو کرنا ہے اور اس کے بعد فضول بات ہے۔

۲۶۹۴۳ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی انگلیوں میں خلال کرو قبل ازیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے تمہاری انگلیوں میں خلال نہ کر دے۔ رواہ عبدالرزاق

ناک کو جھاڑنا

۲۶۹۴۴ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈال کر ناک جھاڑ لے چونکہ شیطان انسان میں خون کے چلنے کی جگہ میں چلتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۴۵ ابراہیم، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے کہ (وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) وضو کرنے میں دائیں طرف سے ابتدا کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے پانی منگوایا کر بائیں طرف سے وضو کی ابتدا کی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۶ حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر بچا ہوا پانی پیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ نے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۶۹۴۷ عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا تذکرہ کر رہے تھے آپ نے غلام کو حکم دیا اس نے آپ کی تھیلی پر تین بار پانی بہایا پھر آپ نے برتن میں ہاتھ داخل کیا کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر برتن میں ہاتھ داخل کیا اور پانی لے کر دوسرے ہاتھ پر ملا اور پھر ایک بار سر پر مسح کیا، پھر تین تین بار نگوں تک پاؤں دھوئے پھر چلو پھر اور پی لیا۔ پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۸ حسن بن محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے داڑھی میں خلال کرتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۹ ابراہیم کی روایت ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی منگواتے چلو پھر پانی لیتے اس سے کلی کرتے ناک میں ڈالتے جو نچ جاتا اس سے چہرے، ہاتھوں، سر اور پاؤں پر مسح کر لیتے پھر فرماتے یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ناناہ ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۵۱ مجاہد کہتے ہیں: ناک میں پانی ڈالنا نصف وضو ہے۔ رواہ عبدالرزاق
 ۲۶۹۵۲ مکحول کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے اور سر کا مسح ایک ہی بار کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۵۳ مکحول کی روایت ہے کہ جب آدمی پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تب صرف وضو کی جگہ ہی پاک ہوتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور
 ۲۶۹۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے بعد وضو کے (زیر ناف تین مرتبہ چھینے مارے۔

رواہ ابو بکر وسندہ ضعیف

فائدہ: بعض احادیث میں شرمگاہ پر چھینے مارنے حکم ہے جیسے حدیث نمبر ۲۶۹۴۷ اور اس حدیث میں زیر ناف چھینے مارنے کا ذکر ہے، مراد دونوں حدیثوں کی ایک ہی ہے الفاظ کا فرق ہے البتہ یہ چھینے شلو پر مارنے چاہئیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں اس کا واضح حکم ہے۔ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھینے مارنے کی تعلیم دی ہے چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ شکایت کی تھی کہ مجھے مذی آئی ہے لہذا دوران نماز بھی مذی آنے کی شکایت پیش آ سکتی ہے لہذا نبی کریم ﷺ نے خود عمل کر کے دکھایا۔ از مترجم۔

۲۶۹۵۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شرمبارک پر تین مرتبہ مسح کیا۔ رواہ ابو بکر
 ۲۶۹۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور سر پر ڈال لیا چنانچہ میں نے دیکھا کہ پانی کے قطرے آپ کے چہرہ اقدس پر گر رہے تھے۔ رواہ المخلص وسندہ حسن
 فائدہ: ان حدیث سے جو چیز مترشح ہوتی ہے وہ سر کا مسح ہے خواہ ایک بار ہو یا تین بار یا چلو بھر کر سر پر ڈالا جائے مقصود سب سے سر کا مسح ہے آپ ﷺ کا آخری عمل ایک بار سر کا مسح کرنے کا رہا ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جمیع روایات (تقریباً) ایک بار مسح کرنے پر مترشح دلیل ہیں۔

۲۶۹۵۷ ”مسند ابی“ رسول کریم ﷺ نے وضو کے لیے پانی مانگا اور اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا اور پھر فرمایا وضو کا یہی وظیفہ ہے یا فرمایا کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا پھر آپ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا اور پھر فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دو گنا اجر عطا فرمائے گا پھر آپ نے تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا اور فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کا وضو ہے۔ رواہ ابن ماجہ وهو ضعیف
 ۲۶۹۵۸ ”مسند اسامہ“ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب جبرئیل امین رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ ﷺ کو وضو کا طریقہ تعلیم کیا جب جبرئیل علیہ السلام وضو سے فارغ ہوئے تو چلو میں پانی لیا اور شرمگاہ پر چھینے مارے چنانچہ نبی کریم ﷺ اس کے بعد چھینے مارتے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل والمدار قطنی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۵۸۵۔

۲۶۹۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو اپنی داڑھی پر اوپر سے پانی بہاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۶۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنی داڑھی میں خلل کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے حیز المرتاب ۲۱۶۔

فائدہ: لہذا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل یعنی داڑھی پر پانی بہانا اتفاقی قرار دیا جائے گا ورنہ مسنون عمل خلل کرنا ہے۔

۲۶۹۶۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دور طل پانی سے وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۹۶۳ ”مسند انس“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنا چہرہ دھوتے اور دونوں شہادت کی انگلیاں پانی میں بھگوتے اور آنکھوں کی کچھڑ دھوتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۶۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تین بار اعضاء وضو کو دھونا واجب ہے اور سر کا مسح ایک بار ہے۔

رواہ الدیلمی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۳۶۶۲ و المغیر ۹۱۔

۲۶۹۶۵ حضرت انس کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اعضاء وضو کو تین تین بار دھوتے دیکھے اور فرمایا: مجھے میرے رب نے یہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۲۶۹۶۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دو رطل پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۶۷ ”مسند علی“ ابن عباس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے گھر پر تشریف لائے اور وضو کے لیے پانی مانگا اور فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا جی ہاں ضرور، چنانچہ آپ ﷺ کے لیے برتن رکھ دیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دھوئے پھر کھلی کی ناک میں پانی ڈالا اور ناک جھاڑ لی پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لیا اور چہرے پر مارا آپ نے دونوں انگوٹھے کانوں کے اگلے حصہ پر لے گئے اور تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور پیشانی پر انڈیل دیا پھر پانی کو چہرے پر گرنے دیا پھر تین بار کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا، پھر اسی طرح دوسرا ہاتھ بھی۔ پھر سر کا مسح کیا اور کانوں کے ظاہری حصہ کا مسح کیا پھر ہتھیلیوں میں پانی لے کر پاؤں پر ڈالا جبکہ پاؤں جوتوں میں تھے پھر پاؤں کو حرکت دے دی پھر دوسرے پاؤں پر اسی طرح پانی ڈالا میں نے کہا: جوتوں ہی میں پاؤں دھولیتے؟ فرمایا: جی ہاں جوتوں میں ہی دھولے۔ میں نے کہا: کیا جوتوں ہی میں؟ فرمایا: جوتوں ہی میں۔

رواہ احمد بن حنبل و ابوداؤد و ابویعلیٰ و ابن خزيمة و الطحاوی و ابن حبان و الضیاء

۲۶۹۶۸ ”ایضا“ عبدخیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک برتن دیا گیا جس میں پانی تھا اور ایک طشتی بھی آپ رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ میں برتن پکڑ لیا پھر برتن کو بائیں ہاتھ پر سرنگوں کیا پھر دونوں ہتھیلیاں دھولیں پھر دائیں ہاتھ میں برتن لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر دونوں ہتھیلیاں دھوئیں۔ یہ کام آپ نے تین بار کیا اور اس دوران آپ نے برتن میں ہاتھ داخل نہیں کیا، آپ بائیں ہاتھ پر برتن کو سرنگوں کرتے پھر دونوں ہتھیلیاں دھوتے پھر دائیں ہاتھ میں پکڑتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر ہتھیلیاں دھولیتے، پھر برتن دائیں ہاتھ میں پکڑتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر ہتھیلیاں دھولیتے یوں آپ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے یہ سارا کام کرتے ہوئے آپ نے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالا حتیٰ کہ ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا کھلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑ لی یہ سب کچھ آپ نے تین تین بار کیا پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا پھر تین بار کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا، پھر دایاں ہاتھ تو برتن میں داخل کیا حتیٰ کہ پورا ہاتھ پانی میں ڈبو لیا پھر ہاتھ نکال لیا اور بائیں ہاتھ سے مل لیا (ناکہ پانی کی تری دوسرے ہاتھ کو بھی پہنچ جائے) پھر دونوں ہاتھ سے ایک بار سر کا مسح کیا، پھر دائیں ہاتھ سے تین بار دائیں پاؤں پر پانی ڈالا پھر تین بار بائیں ہاتھ سے دایاں پاؤں دھولیا (اسی طرح دوسرا پاؤں بھی دھولیا) پھر دایاں ہاتھ داخل کیا اور چلو میں پانی لے کر پی لیا، پھر فرمایا: یہ ہے نبی کریم ﷺ کا طہارت حاصل کرنے کا طریقہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے وضو کو دیکھنا پسند کرتا ہو تو یہی ہے نبی کریم ﷺ کا وضو۔

رواہ ابوداؤد الطیاسی وقال صحیح وابن منیع والدارمی و ابوداؤد والنسائی و ابن خزيمة و ابویعلیٰ و ابن الجارود و ابن حبان والدارقطنی والضیاء

۲۶۹۶۹ ”ایضا“ عبدخیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار ہاتھ دھوئے تین بار کھلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، تین بار سر کا مسح کیا اور تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا جو شخص رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ یہی وضو دیکھ لے۔

رواہ الدارمی والدارقطنی

دارقطنی کہتے ہیں اسی طرح یہ حدیث ابوحنیفہ نے خالد بن علقمہ سے روایت کی ہے اور اس میں تین بار مسح کرنے کا ذکر ہے جبکہ حفاظ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے اس کی مخالفت کی ہے ان میں سے کچھ (محدثین حفاظ) یہ ہیں زائدہ بن قدامہ، سفیان ثوری، شعبہ، ابو عوانہ،

شریک، ابو شہب، جعفر بن حارث، ہارون بن سعد، جعفر بن محمد، جاج بن ارطات ابان بن تغلب علی بن صالح بن حازم بن ابراہیم حسن بن صالح، جعفر احمر، ان حضرات محدثین نے یہ حدیث خالد بن علقمہ سے روایت کی ہے اور اس میں ایک بار سح کرنے کا ذکر ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس حدیث میں تین بار سح کرنے کا ذکر کیا ہو سوائے ابو حنفیہ کے انتھی۔

۲۶۹۷۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تین تین بار وضو کیا اور سر کے مسح کے لیے نیاپانی لیا۔

رواہ عبد اللہ بن احمد بن حنبل والدارقطنی

۲۶۹۷۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا سر اور کانوں کو تین تین بار سح کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح ہوتا تھا میں نے چاہا کہ تمہیں دکھا دوں۔ رواہ الدارقطنی

مسواک کا بیان

۲۶۹۷۲... خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو کئی بار مسواک کرتے تھے۔ رواہ ابن شیبہ

۲۶۹۷۳... ”مسند بریدہ بن حصیب اسلمی“ نبی کریم ﷺ جب اپنے اہل خانہ کی پاس سے سوکراٹھتے ایک باندی کو جسے بریرہ کہا جاتا تھا مسواک لانے کا کہتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۹۷۴... ”مسند بھن یحییٰ بن عثمان یحیمان بن عدی حضرمی عقیق بن کثیر ضعی یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کی سند سے بہر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عرض (دانتوں کی چوڑائی) میں مسواک کرتے تھے چوس چوس کر پانی پیتے (پانی پیتے وقت) تین بار سانس لیتے اور فرماتے: یوں اس طرح پانی زیادہ خوشگوار اور زیادہ مفید ہوتا ہے۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر قال ابو نعیم رواہ ابراہیم بن العلاء الذی بیدی عن عبادۃ بن یوسف عن ثبیت عن یحییٰ بن سعید بن المیسب عن القشیری ورواہ سلیمان بن سلمۃ عن الیمان بن عدی عن معاویۃ القشیری

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۱۶۲۱ والجامع المصنف ۲۵۹

۲۶۹۷۵... عبد اللہ بن حنظلہ غسیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۶۹۷۶... ”مسند عبد اللہ بن عباس“ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دو رکعتیں پڑھتے پھر مسواک کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۹۷۷... ”ایضاً“ ہمیں مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ ہمیں قرآن میں مسواک کرنے کا حکم نازل ہو جائے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۹۷۸... ”ایضاً“ رسول اللہ ﷺ برابر مسواک کا حکم دیتے رہے حتیٰ کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ قرآن میں مسواک کا حکم نازل ہو چاہتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

رات کو سوتے وقت مسواک کرنا

۲۶۹۷۹... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک مسواک نہ کر لیتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۲۶۹۸۰... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رات کو دو رکعتیں پڑھتے پھر فارغ ہو کر مسواک کرتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۲۶۹۸۱۔ بشریح کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: مجھے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آپ کے پاس تشریف

لائے کس چیز سے ابتدا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: آپ ﷺ مسواک سے ابتداء کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۹۸۲۔ ”مسند اسامہ بن زید“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب بستر پر آتے مسواک کرتے تھے رات کو جب اٹھتے مسواک کرتے جب صبح کے

وقت باہر تشریف لے جائے مسواک کرتے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا آپ تو بس یہی مسواک کرنے میں مصروف رہتے ہیں؟ جابر رضی اللہ عنہ

نے جواب دیا: مجھے اسامہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ رسول کریم ﷺ اس مسواک سے مسواک کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۹۸۳۔ ابو عبد الرحمن سلمیٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسواک کا حکم دیا اور فرمایا رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندہ جب

مسواک کرتا ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ قرآن سنتا رہتا ہے فرشتہ لگا تا قرآن سے دل لگی رکھتا

جاتا ہے اور بندے کے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اپنا منہ بندے کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور بندے کے منہ میں سے جس قدر قرآن نکلتا ہے وہ

فرشتے کے منہ میں پڑتا ہے لہذا اپنے منہوں کو اچھی طرح صاف ستھرے رکھو۔ رواہ ابن المبارک

۲۶۹۸۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا

میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم دیتا اور تہائی رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا چونکہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے

رب تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لے آتے ہیں پھر طلوع فجر تک یہیں رہتے ہیں رب تعالیٰ فرماتے رہتے ہیں کوئی مانگنے والا ہے جسے میں عطا

کروں کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے کوئی بیمار ہے جو شفاء کا خواستگار ہو؟ کوئی گنہگار ہے جو گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہو سو

اس کی بخشش کر دی جائے۔ رواہ عثمان بن سعید اروافی فی المدد علی الجہمة والدارقطنی فی احادیث النزول

۲۶۹۸۵۔ ابو عبد الرحمن سلمیٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں مسواک کرنے کا حکم دیا گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: بندہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اس کے پاس فرشتہ آ جاتا ہے اور اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور قرآن سنتا رہتا ہے بندے

کے قریب ہوتا رہتا ہے چنانچہ مسلسل قرآن سنتا رہتا ہے اور قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اپنا منہ بندے کے منہ پر رکھ دیتا ہے بندہ جو آیت بھی پڑھتا

ہے فرشتے کے منہ میں جانی ہے لہذا اپنے منہ کو پاک رکھو۔ رواہ ابن المبارک فی الزهد والاخری فی اخلاق حملة القرآن

عمامہ پر مسح کرنے کا بیان

۲۶۹۸۶۔ عبد الرحمن بن عسیلہ صنابچی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اڑھنی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۶۹۸۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لگاپھاؤ عمامہ پر مسح کرو چاہو اتار لو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۹۸۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر اور عمامہ پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: سر کی بجائے عمامہ پر مسح کرنے کا جواب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہے پھر ان کے ہاں یہ بھی ہے کہ مسح کی سنیت یا

فرضیت عمامہ پر مسح کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے جبکہ احناف شوافع مالکیہ کے نزدیک عمامہ پر مسح کرنا جائز نہیں۔ پھر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں

مسح علی العمامہ کے لیے شرائط ہیں۔

۱۔ عمامہ طہارت پر باندھا گیا ہو۔

۲۔ عمامہ پورے سر کو ڈھانچے ہوئے ہو۔

۳۔ مسلمانوں کے طریقہ پر عمامہ باندھا گیا ہو یعنی عمامہ محکم ہو یا شملہ دار ہو۔

۴۔ مسح علی العمامہ موقت ہے۔

جمہور آئمہ احادیث بالا کی تاویل کرتے ہیں:

- ۱ یہ احادیث معطل ہیں کما قالہ شیخ عبدالحی کھنوی۔
- ۲ امام محمد رضی اللہ عنہ نے موطا میں فرمایا ہے کہ پہلے عمامہ پر مسح تھا پھر منسوخ ہو گیا۔
- ۳ عذر کی بنا پر مسح کیا گیا تھا۔

وضو کے متعلق اذکار

۲۶۹۸۹ ”مسند ابن عمر الدیلمی، احمد بن نصر، احمد بن نیال حسین بن عمر محمد بن عبد اللہ شافعی محمد بن سلمان باغندی مقاتل فضل بن عبید سفیان ثوری عبید اللہ عمری نافع کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث مروی ہے کہ: جو شخص وضو کرنے کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے اسے چالیس عالموں کا ثواب ملتا ہے اس کے چالیس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں اور چالیس حوروں کے ساتھ اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔“

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۹ والفوائد مجموعہ ۷۷-۷۸۔

۲۶۹۹۰ حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے وضو کا ثواب (اذکار) سکھائے اور فرمایا: اے علی! جب تم وضو کرنا چاہو تو کہو:

بسم اللہ العظیم والحمد لله علی الاسلام“

جب شرمگاہ دھولو تو یہ دعا پڑھو:

اللهم حصن فرجی واجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین واجعلنی من الذین اذا ابتلیتہم صبروا واذا اعطیتہم شکوا

یا اللہ مجھے پاکدامنی عطا فرما: مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کر دے اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جنہیں جب تو آزمائش میں ڈالتا ہے وہ صبر کر دیتے ہیں اور جب تو انہیں عطا کرتا ہے وہ شکر کرتے ہیں۔

جب کلی کرو تو یہ دعا پڑھو:

اللهم اعنی علی تلاوة ذکرک

یا اللہ تلاوت قرآن پر میرے عمل فرما۔

جب ناک میں پانی ڈالو تو یہ دعا پڑھو۔

اللهم لاتحرمنی رائحة الجنة

یا اللہ مجھے جنت کی خوشبو سے محروم نہ رکھنا۔

جب چہرہ دو تو یہ دعا پڑھو۔

اللهم بیض وجہی و جوه و تسود وجوه

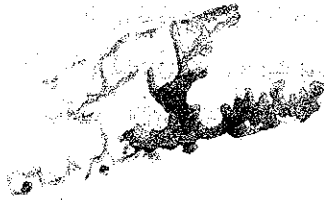
یا اللہ قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن کرنا جس دن بہت سارے چہرے سفید ہوں گے بہت سارے چہرے سیاہ ہوں گے۔

جب دایاں بازو دھولو تو یہ دعا پڑھو۔

اللهم اعطنی کتابی بيمينی وحاسبنی حساباً يسيراً

یا اللہ میرا نامہ اعمال مجھے دائیں ہاتھ میں عطا کرنا اور مجھ سے ہلکا پھلکا حساب لینا۔

جب بائیں بازو دھولو تو یہ دعا پڑھو۔



اللهم لاتعطني كتابي بشمالي ولا من وراء ظهري
يا اللہ مجھے میرا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ ہی پیٹھ پیچھے سے۔

جب سر کا مسح کرو تو یہ دعا پڑھو

اللهم غشني برحمتك

یا اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔

اور جب کانوں کا مسح کرو تو یہ دعا پڑھو:

اللهم اجعلني ممن يستمع القول فيتبع احسنه
یا اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے جو باتیں سن کر اچھی باتوں کو اپناتے ہیں۔

جب پاؤں دھو تو یہ دعا پڑھو:

اللهم اجعله سعياً مشكوراً وذنبا مغفوراً وعملاً مقبلاً اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من

المتطهرين اللهم اني استغفرك واتوب اليك

یا اللہ میرے اس عمل و وضو کو سعی مشکور بنا دے گناہوں کی معافی کا سبب بنا دے اور عمل مقبول بنا دے یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کر دے یا اللہ میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا پڑھو:

الحمد لله الذي رفعها بغير عمد

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہی جس نے آسمان کو بغیر ستون کے بنا دیا ہے۔

فرشتے تمہارے سر پر کھڑے تم جو کچھ بھی کہتے ہو وہ لکھتا ہے۔ اور اس پر اپنی مہر لگا لیتا ہے پھر آسمان پر چڑھ جاتا ہے اور اس نوشتہ کو عرشِ تلے رکھ دیتا ہے اور تاقیامت اس مہر کو کبھی توڑا جاتا۔

رواه ابو القاسم بن مندة في كتاب الوضوء الديلمي والمستغفري في الدعوات وابن النجار، قال الحافظ ابن حجر في اماليه هذا حديث غريب ورواه معمر وفون لكن فيه خارجه بن مصعب ثر كه الجهور و كذبہ ابن معين وقال ابن حبان كان يند لس عن

كذابين احاديث رووها عن الثقات الذين لقيهم فوقعت الموضوعات في روايته

۲۶۹۹۱ ابواسحاق سمعني نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث بیان کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات سکھائے جنہیں میں وضو کرتے وقت پڑھتا ہوں میں انہیں بھولائیں ہوں چنانچہ جب رسول کریم ﷺ کے پاس پانی لایا جاتا آپ ہاتھ دھوتے اور یہ دعا پڑھتے۔

بسم الله العظيم والحمد لله على الاسلام اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين واجعلني

من الذين اذا اعطيتهم شكروا واذا ابتليتهم صبروا

اللهم حصن فرجی (تین بار پڑھتے) جب کلی کرتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم عني علي تلاوة ذكرك

جب ناک میں پانی ڈالتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم ارحني رائحة الجنة

جب چہرہ دھوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم بيض وجهي يوم تبيض وجوه وتسود وجوه

جب دایاں ہاتھ دھوئے یہ دعا پڑھئے:

اللهم آتني كتابي بصحة وحاسبني حساباً يسيراً.

جب بائیں ہاتھ دھوئے یہ دعا پڑھئے:

اللهم لاتعطني كتابي بشمالى ولا من وراء ظهري

جب سر کا مسح کرتے یہ دعا پڑھئے:

اللهم عشني برحمتك

جب کانوں کا مسح کرتے یہ دعا پڑھئے:

اللهم اجعلني من الذين يسمعون القول فيتبعون احسنه

جب پاؤں دھوئے یہ دعا پڑھئے:

اللهم اجعل لي سعياً مشكوراً وذنباً مغفوراً وتجارةً لن تبور

پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا پڑھئے:

الحمد لله الذي رفعها بغير عمد.

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ فرشتہ وضو کرنے والے کے سر پر کھڑا ہوتا ہے۔ بندہ جو کچھ کہتا ہے فرشتہ اسے ایک ورق پر لکھتا رہتا ہے پھر ورق کو سر بھر کر کے لے جاتا ہے اور عرش کے نیچے رکھ دیتا ہے چنانچہ قیامت اس کی مہر نکلیں توڑی جاتی۔

رواه المستغفرى فى الدعوات واورده ابن دقيق العيد فى الاقتراح وقال ابو اسحاق عن على منقطع وفى اسناده غير واحد يحتاج الى معرفته والكشف عن حاله قال ابن الملقن فى تخريج احاديث الوسيط وهو كما قال فقد بحث عن اسمائهم فى كتاب الاسماء فلما والا احمد بن مصعب الموزى قال فى اللسان: هو منهم بوضع الحديث والرواى عنه ابو مقاتل سليمان بن محمد بن الفضل ضعيف ۲۶۹۹۲ محمد بن حنفية رتبة اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے دائیں طرف ایک برتن پانی سے بھر کر رکھا ہوا ہے برتن اٹھا کر دائیں طرف رکھ لیا پھر استنجا کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم حصن فرجى واستر عورتى ولا تشمت بى الاعداء

یا اللہ! مجھے پاکدامنی عطا فرما میری بے پردگیوں کا ستر کر اور دشمنوں کو مجھ سے خوش نہ کرنا

پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ دعا پڑھی۔

اللهم لقنى حجتى ولا تحرمنى رائحة الجنة

پھر چہرہ دھویا اور یہ دعا پڑھی۔

اللهم بيض وجهى يوم تبيض وجوه وتسود وجوه.

پھر اپنے دائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم اعطني كتابي بيمينى والخلد بشمالى.

پھر بائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم لاتعطني كتابي بشمالى ولا تجعلها مغلولة الى عنقى

پھر سر کا مسح کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم غشنا برحمتك فانا نخشى عذابك اللهم لاتجمع بين نواصينا واقدامنا

پھر گردن کا مسح کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم نجنا من مقطعات النيران واغلا لها

پھر پاؤں دھوئے اور یہ دعا پڑھی:

اللهم ثبت قدمی علی الصراط یوم تنزل فیہ الاقدام

پھر کھڑے ہوئے اور یہ دعا پڑھی:

اللهم كما طهرتنا بالماء فطهرنا من الذنوب

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اور پوروں سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے پھر فرمایا: اے بیٹے! ایسا ہی کرو جیسے میں نے کیا ہے سو جو قطرہ بھی انگلیوں کے پوروں سے ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو تا قیامت اس شخص کے لیے استغفار کرتا رہتا ہے اے بیٹے! جو شخص بھی ایسا کرتا ہے جیسا میں نے کیا ہے اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح سخت آندھی کے دن درخت سے پتے گرتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر فی امالیہ وفیہ اصرم بن حوشب کان یضع الحدیث

۲۶۹۹۳..... جعفر بن محمد اپنے والد محمد کی سند سے اپنے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! جب تم وضو کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

بسم اللہ اللهم اسألک تمام الوضو وتمام الصلوة وتمام رضوانک وتمام مغفرتک

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال نماز کا کمال تیری خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال۔ یہ دعا تمہارے وضو کی زکوٰۃ ہو جائے گی۔ رواہ الحارث ولم یسق بقیته وفیہ حماد بن عمرو النصیبی کان نصح الحدیث

کلام:..... حدیث موضوع ہے چونکہ سند میں حماد بن عمرو ہے جو حدیثیں وضع کرتا تھا۔

۲۶۹۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان من محمدًا عبده ورسوله رب اجعلنی من التوابی واجعلنی من المتطہرین۔

متفرق آداب

۲۶۹۹۵..... شیبہ بن ابی روح ایک صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صبح کی نماز پڑھی اور نماز میں سورت روم تلاوت کی، آپ ﷺ کو دوران نماز التباس ہو گیا اور آپ نے نماز توڑ دی اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں جو شخص ہمارے ساتھ نماز پڑھے اچھی طرح وضو کرے چونکہ یہ لوگ ہمارے اوپر قرآن میں التباس ڈال دیتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۹۶..... ابو روح نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور نماز میں سورت روم تلاوت کی آپ پر التباس ہو گیا آپ نے نماز توڑ دی اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں جو شخص بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھے اچھی طرح وضو کر لیا کرے ایک روایت میں ہے کہ تمہاری ناقص طہارت ہمیں اذیت پہنچاتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

مباحات وضو

۲۶۹۹۷..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک کپڑا ہوتا تھا جب آپ وضو کرتے تو اعضاء وضو کو اس کپڑے سے صاف کرتے تھے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۶۹۹۸..... اسود بن یزید کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو دو مرتبہ دھویا۔ رواہ ابن خسرو

۲۶۹۹۹... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص کو داڑھی پر مسح کرنا پاک نہ کرے بس اسے اللہ تعالیٰ پاک ہی نہ کرے۔

رواہ عاصم الرافعی فی جزئہ

۲۷۰۰۰... نبات کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کرنے کے بعد اعضاء وضو کو تویہ سے صاف کرتے تھے۔

رواہ ابن سعد وسعيد بن المنصور

۲۷۰۰۱... حسن کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پر لوٹے سے پانی بہایا جا رہا تھا اور آپ وضو کر رہے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۰۰۲... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا۔ رواہ ابن ابی شیبہ
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۰/۱۳۱۰/۲۲۰

۲۷۰۰۳... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تو چادر وغیرہ کے کنارہ سے چہرہ صاف کر لیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۲۳۔

۲۷۰۰۴... حطان بن عبد اللہ رقاشی کہتے ہیں ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک لشکر میں دریائے دجلہ کے کنارے پر تھے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا موذن نے ظہر کی اذان دی لوگ وضو کے لیے کھڑے ہوئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور لوگوں کو نماز پڑھانی پھر لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا موذن نے اذان دی لوگ وضو کے لیے دوڑ پڑے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ نیا وضو صرف اسی شخص پر واجب ہے جس کا وضو ٹوٹ چکا ہے۔ پھر فرمایا: عنقریب علم ختم ہو جائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہو گا حتیٰ کہ جہالت کی وجہ سے آدی تلوار سے اپنی ماں کو قتل کر دے گا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۰۰۵... عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیتل کے برتن میں وضو کرتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۰۰۶... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ گرم پانی سے غسل اور وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبد الرزاق

۲۶۰۰۷... بکر بن عبد اللہ مہزنی کی روایت ہے کہ میں نے منیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ (وضو خانہ سے) باہر نکلے دراں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ ننگے پاؤں چل رہے تھے اور آپ کے پاؤں تلے جو چیز آتی روند دیتے پھر مسجد میں داخل ہوئے اور مزید وضو نہیں کیا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۰۰۸... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے (نیا) وضو کرتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق وسعيد بن المنصور

۲۷۰۰۹... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے کوئی پرواہ نہیں چاہے میں وضو کی ابتدا دائیں طرف سے کروں یا بائیں طرف سے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۰۱۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہارا کوئی نقصان نہیں چاہے تم دائیں ہاتھ سے ابتدا کرو یا بائیں سے اور جس پاؤں کو چاہے پہلے دھولو اور جس جانب چاہے منہ موڑ لو۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۰۱۱... ”مسند انس رضی اللہ عنہ“ شریک بن عبد اللہ بن عمرو بن عامر کہتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ہر نماز کے وقت وضو کیا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کرتے تھے یہی بات ہماری، سو ہم جرات کا مظاہرہ کر دیتے ہیں یا ایک ہی وضو سے پورے دن کی نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ رواہ الضیاء

مکروہات وضو

۲۷۰۱۲... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کے لیے کنویں سے پانی نکالتے دیکھا میں فوراً آپ کی طرف

پکا اور آپ کے لیے پانی نکالنا چاہا۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! رک جاؤ میں ناپسند کرنا ہوں کہ میرے وضو میں کوئی اور بھی شریک ہو ایک روایت میں ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ میرے وضو میں کوئی میری مدد کرے۔ رواہ النزار وابن جریر وضعیف وابو یعفراد

۲۷۰۱۳..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم وضو کرو تو لیہ استعمال نہ کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۴..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا لیکن ان کی ایڑیوں کو پانی نے چھوا تک نہیں تھا آپ نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۰۱۵..... حکم بن عمر وغفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابو نعیم

۲۷۰۱۶..... ”مسند معاویہ“ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے تابنے کے برتن میں وضو کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۰۱۷..... مجھے تاجیے کے برتن میں وضو کرنے سے منع کیا گیا ہے اور مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں غرہ ہلال کے دوران اپنی بیوی سے ہمبستری کروں اور یہ کہ میں سنت نماز ختم کر کے سواک کروں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ وضو کے بعد تولیہ کا استعمال اچھا نہیں سمجھتے تھے جبکہ غسل جنابت کے بعد تولیہ کے استعمال میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قیامت کے دن بعض لوگ منقوصین کے نام سے پکارے جائیں گے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے ابو عبد الرحمن! منقوصین سے مراد کون لوگ ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض لوگ اپنی نمازوں میں نقص ڈالتے ہیں، وضو میں نقص ڈالتے ہیں اور نماز میں التفات نہیں کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۰..... تابع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تابنے کے برتن میں وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن منصور

۲۷۰۲۱..... عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیتل کے برتن میں وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۲..... عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تابنے کے بنے ہوئے طشت میں پاؤں دھو لیتے تھے جبکہ بیتل کے جام میں پانی پینا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۳..... ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ کثرت سے وضو کرنا شیطان کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رواہ سعید بن منصور

۲۷۰۲۴..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں زیادہ وضو کرنا شیطان کی طرف سے ہے اگر اس میں کوئی فضیلت ہوتی تو اصحاب محمد رضی اللہ عنہم اس کو ترجیح دیتے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۰۲۵..... ابراہیم کی روایت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وضو کرتے وقت چہرے پر تھپڑ نہیں مارتے تھے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۰۲۶..... ابراہیم کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چہروں پر پانی سے تھپڑ نہیں مارتے تھے جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تم سے کہیں زیادہ وضو کے دوران پانی بچاتے تھے صحابہ تو یہ سمجھتے تھے کہ چوتھائی مد وضو کے لیے کافی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سچے متقی و پرہیزگار تھے دل کے سخی تھے اور لڑائی میں خوب ڈٹ جانے والے تھے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۰۲۷..... زہری کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ شخص وضو کر رہا تھا اور وہ وضو کے لیے چلو پر چلو بھرا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اسراف مت کرو اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔

رواہ سعید بن منصور

متعلقات وضو

۲۷۰۲۸ یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز کے لیے نکلے آپ رضی اللہ عنہ کو آپ کی بیوی نے بوسہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۹ یحییٰ بن سعید ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عبداللہ بن عبد اللہ بن عمر کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اور اس حالیکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزہ میں تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے بیوی کو بوسہ لینے سے نہیں روکا، جبکہ آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے جانا چاہتے تھے آپ نماز کے لیے چلے گئے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۳۰ ”مسند علی کرم اللہ وجہہ“ عبدخیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھوں اور پاؤں پر مسح کیا اور فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔ پھر فرمایا: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو پاؤں کی پشت پر مسح کرتے نہ دیکھا ہوتا میں سمجھتا کہ پاؤں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ لائق ہیں پھر وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پی لیا، پھر فرمایا: کہاں ہیں وہ لوگ جن کا خیال ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا کسی کے لیے جائز نہیں۔

رواہ حمد بن حنبل

۲۷۰۳۱ نوال بن سبرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹے میں پانی لایا گیا جبکہ آپ مکان کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے چلو بھر پانی لیا کئی کی، ناک میں پانی ڈالا چہرے، بازو اور پاؤں کا مسح کیا پھر بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پی لیا پھر فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل و البخاری و ابو داؤد و الترمذی فی الشمائل و النسائی و ابویعلیٰ و ابن جریر و ابن خزيمة و الطحاوی و البخاری و مسلم

۲۷۰۳۲ ”مسند بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ“ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے البتہ فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے ساری نمازیں پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ

۲۸۰۳۳ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے تو سجدہ والی جگہ کا قصد کرتے پانی سے حتیٰ کہ سجدہ والی جگہ پر پانی بہتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۰۳۴ ”مسند رفاعۃ بن رافع“ عبایہ بن رافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرایا اور میں آپ رضی اللہ عنہ کی دائیں طرف کھڑا ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ادب تم نے کس سے سیکھا ہے میں نے عرض کیا: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہا سے، فرمایا: ان کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۰۳۵ ابو اوس کی روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ اعراب کے چشموں میں سے ایک چشمہ پر پہنچا والد صاحب نے وضو کیا اور جوتوں پر مسح کر لیا میں نے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و البخاری و مسلم

۲۷۰۳۶ ”مسند عبداللہ بن زید مازنی“ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمارے ہاں رسول کریم ﷺ تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے پیتل کے ایک برتن میں پانی رکھا آپ نے اس سے وضو کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۰۳۷ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میرے اس ٹب میں وضو کیا یہ ٹب پیتل کا ہے۔

رواہ سعید بن منصور

۲۷۰۳۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پیشاب کرنے کے لیے چلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پانی لئے چل پڑے آپ ﷺ نے پوچھا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: پانی ہے آپ اس سے وضو کر لیں فرمایا! مجھے حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کروں گا تو یہ سنت ہو جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۰

۲۷۰۳۹ ”مسند علی“ حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا آپ نے وضو کیا اور جو پانی وضو سے بچ گیا وہ کھڑے ہو کر پی لیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جب آپ کے پاس ایک اعرابی سوال کرنے آیا تھا۔

رواہ ابن جریر

۲۷۰۴۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کہ ہمیں ایک وضو کافی ہے جب تک وضو لے نہیں۔ رواہ عبدالرزاق
۲۷۰۴۱ حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے نعلین (جوتوں) پر مسح کیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ رواہ ابو داؤد والطیالسی واحمد بن حنبل ولعدنی وابن حبان وابونعیم والضیاء
فائدہ:..... ممکن ہے وہ جوتے موزہ نما ہوں تب ہی آپ نے مسح کیا جو کہ موزوں کے حکم میں تھے۔

۲۷۰۴۲ ہیشیم، یعلیٰ بن عطاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ طائف میں ایک قوم کے چشمہ کے پاس آئے آپ ﷺ نے وضو کیا اور پاؤں پر مسح کیا ہیشیم کہتے ہیں۔ یہ اول اسلام کی بات ہے۔

فصل..... وضو کو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں

۲۷۰۴۳ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن ابی حاتم فی العلل وقال الناس یروونه موقوفا کما فی الموطا
۲۷۰۴۴ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا آپ ﷺ سے کہا گیا: ہم آپ کے لیے وضو کے واسطے پانی لائے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا وضو نہیں ٹوٹا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۴۵..... ابولیح کی روایت ہے کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے آپ رضی اللہ عنہ نماز مغرب کے لیے باہر تشریف لے گئے اتنے میں موزن نے اذان دی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک برتن تھما دیا گیا جس میں شرید اور گوشت تھا آپ نے فرمایا: بیٹھو اور کھاؤ چونکہ کھانا کھانے کے لیے بنایا گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا پھر ہاتھ دھوئے کلی کی اور نماز پڑھ لی۔ رواہ ابن ابی شیبہ
۲۷۰۴۶..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص اپنی بغلوں کو چھو لے اسے وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والدارقطنی

۲۷۰۴۷..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص پہلو کے بل سوجائے وہ وضو کرے۔

رواہ مالک وعبدة الرزاق وابن ابی شیبہ والحارث والبیہقی

۲۷۰۴۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بوسہ لمس میں سے ہے لہذا وضو کرو۔ رواہ الدارقطنی والحاکم والبیہقی
۲۷۰۴۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم میں سے کسی (کے عضو مخصوص) سے موتی کی مانند مواد نکلتا ہے ایک روایت میں ہے کہ مسکے کی مانند مواد نکلتا ہے لہذا جب تم میں سے کوئی شخص ایسی کیفیت پائے وہ اپنے عضو مخصوص کو دھوئے اور وضو کر لے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا

جاتا ہے۔ مواد سے مراد مذی ہے۔ رواہ مالک و عبدالرزاق و سعید بن المنصور
۲۷۰۵۰ ربیعہ بن عبداللہ حدیری کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کا کھانا کھایا آپ رضی اللہ عنہ
نے نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ مالک

۲۷۰۵۱ ابن جریر کی روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ کو سنا انھوں نے ایسے شخص سے حدیث سنائی جسے میں متھم نہیں سمجھتا۔ یہ کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے جوں ہی آپ نے نماز کی ابتدا کی آپ کا ہاتھ عضو مخصوص تک پہنچا۔ آپ نے اشارے سے
لوگوں کو رکنے کا کہا اور آپ رضی اللہ عنہ وضو کرنے چلے گئے پھر واپس آئے اور نماز پڑھی عبداللہ کہتے ہیں میرے والد نے راوی سے کہا: شاید عمر
رضی اللہ عنہ نے مذی کا اثر پایا ہو؟ وہ بولا مجھے معلوم نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۵۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے مذی کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ قطرے ہیں
اس میں وضو ہے۔ رواہ ابو عبیدہ و ابو عروبہ فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۰۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے وہ وضو کرے۔ رواہ ابوطاھر الحناتنی فی الحناہیات
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۲۱، ۳۲۲ و خزیرة الحفاظ ۵۵۹۹

۲۷۰۵۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وضو ان چیزوں سے واجب ہوتا ہے جو جسم سے باہر نکلتی ہیں جیسے پاخانہ پیشاب اور ہوا وغیرہ اور
ان چیزوں سے نہیں ٹوٹتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۵۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا: مذی پر وضو ہے جبکہ منی
پر غسل ہے۔ رواہ سعید بن المنصور و ابن ابی شیبہ و الترمذی و قال: حسن صحیح و ابویعلیٰ و الطحاوی و سعید بن المنصور

۲۷۰۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مذی پاتا تھا میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کرو چونکہ
آپ ﷺ کی بیٹی میری نکاح میں ہے اس لئے سوال کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ سے سوال کیا آپ نے

فرمایا: ہرز کو مذی آتی ہے لہذا منی کے بعد غسل کرنا چاہئے اور مذی کے بعد وضو کرنا چاہئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و سعید بن المنصور
۲۷۰۵۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے کثرت سے مذی آتی تھی جبکہ میرے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھی مجھے آپ سے
سوال کرنے میں حیا آتی تھی میں نے ایک شخص سے سوال کرنے کو کہا: چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مذی دیکھو وضو کر لو اور عضو مخصوص

دھولو جب تم کو دکر منی نکلتی دیکھو تو غسل کر لو۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی و ابن ابی شیبہ و ابو داؤد و النسائی و ابن خزيمة و ابن حبان و الدارقطنی سعید بن المنصور
۲۷۰۵۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے شدت سے مذی آتی تھی چنانچہ جب بھی مجھے مذی آنے کی شکایت پیش آتی میں غسل

کرتا نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے مجھے وضو کر لینے کا حکم دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مذی سے وضو واجب ہے

۲۷۰۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے کثرت سے مذی آتی تھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے مجھے شرم آتی تھی چونکہ آپ
کی بیٹی میرے نکاح میں تھی میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کو کہا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا عضو دھو کر وضو کرے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل و البخاری و النسائی و مسلم و ابن جریر و ابن خزيمة و الطحاوی و الدورقی و البیهقی
۲۷۰۶۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ دیہات

میں رہتے ہیں ہم میں سے کسی کی معمولی سی ہوا نکل جاتی ہے وہ کیا کرے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا لہذا جب تم

میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے اسے وضو کر لینا چاہئے اور عورتوں سے پچھلے راستے سے مباشرت مت کرو

رواہ احمد بن حنبل و اہدنی و رجالہ ثقات

۲۵۰۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نوجوان لڑکا تھا مجھے کثرت سے مذی آتی تھی جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ مجھے پانی نے

تخت اذیت پہنچائی ہے آپ نے فرمایا: غسل تو اس پانی سے واجب ہوتا ہے جو کوہر باہر نکلے یعنی منی سے۔ رواہ البیہقی

۲۵۰۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے شدت سے مذی آتی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنا چاہا لیکن آپ کی بیٹی

میرے نکاح میں تھی اس لیے مجھے سوال کرتے شرم آتی تھی میں نے عمار بن یاسر سے پوچھے کہ کہا عمار رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا:

مذی آنے پر وضو کافی ہے۔ رواہ الحمیدی و العدنی و النسائی و الطحاوی و التبعیای

۲۵۰۶۳ ”ایضاً“ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال

کرو۔ چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عضو مخصوص اور فوطے دھو لے اور وضو کر لے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

رواہ ابو داؤد و النسائی و البیہقی

۲۵۰۶۴ ”مسند براء بن عازب“ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے متعلق رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا:

اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۵۰۶۵ ”مسند ثوبان“ سعد بن ابی طلحہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے تے کی اور

روزہ افطار کر دیا پھر میری ملاقات ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا: ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ کہا، میں

نے ہی آپ ﷺ کے لیے وضو کے واسطے پانی بہایا تھا۔ رواہ ابو نعیم

۲۵۰۶۶ ”مسند جابر بن سمرة“ جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۵۰۶۷ ”ایضاً“ ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو

کرنے کی ضرورت نہیں یہ کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۵۰۶۸ علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں کوئی شخص ایسا بھی

ہوا ہے جو دیہات میں رہتا ہے اس سے تھوڑی سی ہوا خارج ہو جاتی ہے جبکہ دیہات میں پانی کی قلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق

گوئی سے نہیں شرماتا لہذا جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا نکل جائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن جریر

۲۵۰۶۹ علی بن طلحہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی نماز میں ہوا نکل جائے وہ نماز توڑ دے وضو کرے اور

نماز لوٹائے۔ رواہ ابن جریر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف ابی داؤد ۳۵-۲۱۴

۲۵۰۷۰ ”مسند عمرو بن امیہ ضمیری“ نبی کریم ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر کھایا پھر نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ

۲۵۰۷۱ ”مسند مقداد بن اسود“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھیں کہ ایک شخص ہے وہ

جب اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے اسے مذی آ جاتی ہے یہ کیا کرے؟ چونکہ میرے نکاح میں آپ ﷺ کی بیٹی ہے میں آپ سے سوال کرتے

ہوئے شرماتا ہوں۔ مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص یہ

حالت پائے وہ شرمگاہ دھو لے اور نماز والا وضو کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۰۷۲ ”مسند ابی امامہ“ نبی کریم ﷺ سے مس ذکر (عضو مخصوص کو چھونے) کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: یہ تو تمہارے بدن

کا ایک حصہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۰۷۳ ”مسند ابی امامہ“ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: میں نے نماز پڑھتے ہوئے عضو مخصوص چھو لیا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں یہ تو تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق وهو ضعیف

۲۷۰۷۴ ”مسند ابی امامی“ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص نماز کے لئے وضو کرتا ہے پھر اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے اور اس سے کھیل کود لیتا ہے کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر وفیہ رکن بن عبداللہ الشافی متروک

۲۷۰۷۵ سھل بن حنیف کہتے ہیں: مجھے شدت سے مزی آ جاتی تھی جس کی وجہ سے میں بہت غسل کرتا تھا میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: آپ نے فرمایا: تمہیں مزی آنے پر وضو کافی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مزی کپڑوں کو لگ جاتی ہے، آپ نے فرمایا: تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ چلو بھر پانی لو اور کپڑوں پر جہاں دیکھو کہ مزی لگی ہے وہاں پانی مارو (کر دھو) لیا کرو۔ رواہ مسلم وسعید بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۷۰۷۶ ”مسند ابی رافع“ ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے لیے بکری کا پیٹ (یعنی پیٹ کا گوشت، پیلی، چانپ وغیرہ) پکایا آپ نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر عشاء کی نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۰۷۷ ابو رافع کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو بکری کا شانہ کھاتے دیکھا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے پانی چھوا تک نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۰۷۸ ”مسند ابی رافع“ میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے بکری کا بچہ ذبح کیا آپ نے اس کا گوشت تناول فرمایا اور آپ نے پانی چھوا تک نہیں اور نہ ہی کلی کی۔ رواہ الطبرانی

۲۷۰۷۹ ”ایضاً ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے تیز دھار لکڑی سے بکری ذبح کی اور اس کا گوشت پکایا آپ نے گوشت تناول کیا آپ نے کلی کی اور نہ ہی وضو کیا۔ رواہ الطبرانی عن ابی رافع

۲۷۰۸۰ ”مسند ابی سعید“ محمد بن ثابت عمیدی ابو ہارون عمیدی کی سند سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا اور یہ سوال پوچھنا چاہا کہ ایک شخص راستے سے گزر رہا ہوتا ہے وہ کسی عورت کو دیکھ لیتا ہے اور اسے مزی آ جاتی ہے کیا اسے غسل کرنا چاہئے جبکہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سوال کرنا اچھا نہیں سمجھا چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حالت مردوں کو پیش آ جاتی ہے تمہیں صرف وضو کافی ہے۔ رواہ الضیاء

۲۷۰۸۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص سو جائے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

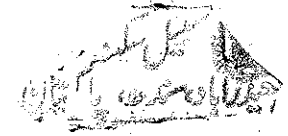
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۹۵۴۔

۲۷۰۸۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وضو صرف حدیث سے واجب ہوتا ہے خواہ ہو خارج ہو یا گوز نکلے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۸۳ مجاہد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اصحاب عطاء، طاووس اور عکرمہ بیٹھے ہوئے تھے، ایک ایک آدمی آیا جبکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آنے والا شخص بولا: کوئی مفتی ہے؟ میں نے کہا: سوال کرو، وہ بولا: میں جب بھی پیشاب کرتا ہوں پیشاب کے بعد کووندے والا پانی آتا ہے (یعنی مٹی) ہم نے کہا: وہ پانی جس سے بچہ بنتا ہے؟ بولا: جی ہاں۔ ہم نے کہا: تمہیں غسل کرنا چاہئے۔ وہ شخص انسا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوا واپس چلا گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز میں جلدی کی جب سلام پھیرا فرمایا: اے عکرمہ! اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، عکرمہ اس آدمی کو پکڑ کر لے آئے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا: ذرا بتاؤ تم نے اس شخص کو کتاب اللہ کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا کیا رسول اللہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیمات کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا: پھر تم نے کہاں سے یہ فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: ارے سے یہ فتویٰ دیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسی لیے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک فقیہ ہزار عبادت گزاروں سے بھی زیادہ

شیطان پر بھاری ہوتا ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مجھے بتاؤ جب تمہیں وہ پانی خارج ہوتا ہے کیا تم اپنے دل میں شہوت پاتے ہو؟ شخص بولا: نہیں فرمایا: کیا تم اس کی وجہ سے جسم میں بے حسی پاتے ہو عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: ایہ تو بس جسم کی ٹھنڈی ہے تمہیں اس کے بعد صرف وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن عساکر وسندہ حسن



نماز میں ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۲۷۰۸۴ ابو العالیہ ایک انصاری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے اتنے میں ایک شخص گزرا اس کی آنکھیں بینائی سے خالی تھیں چنانچہ وہ کنویں میں گر گیا نماز میں کھڑے (تقریباً) سب لوگ ہنس پڑے رسول کریم ﷺ نے ہنسنے والوں کو وضو اور نماز دونوں لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۸۵ ”سنن“ بسرہ بنت صفوان، بسرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت نماز کے لیے وضو کرتی ہے جب وضو سے فارغ ہو جاتی ہے پھر اپنا ہاتھ چادر کے نیچے داخل کرتی ہے اور شرمگاہ کو چھو لیتی ہے کیا اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔ جب کوئی عورت اپنی شرمگاہ چھوئے تو اسے وضو لوٹانا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۸۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ منی سے غسل واجب ہوتا ہے جبکہ ودی اور مذی سے وضو واجب ہوتا ہے۔ ودی اور مذی آنے کی صورت میں عضو مخصوص کی سپاری دھولی جائے اور پھر وضو کر لیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۸۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وضوان چیزوں سے واجب ہوتا ہے جو بدن سے خارج ہوں، ان چیزوں سے واجب نہیں ہوتا جو بدن میں داخل ہوں۔ راستے کو روندنے کی وجہ سے غسل نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۷۰۸۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھو لے وہ وضو کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الا لحاظ ۷۰۹

۲۷۰۹۰ ابو معاویہ عثم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص جو کہ نابینا تھا مسجد میں آنا چاہتا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اس شخص کا پاؤں کنویں پر لگا اور لوگ اسے دیکھ کر ہنس پڑے نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

۲۷۰۹۱ ابو معاویہ، ہشام، حفصہ، ابو العالیہ کی سند سے حدیث مثل بالا کے مروی ہے۔
فائدہ:..... ہنسی تین قسم پر ہے مسکراہٹ، شحک، قہقہہ، مسکراہٹ سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی نماز، شحک سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وضو نہیں ٹوٹتا قہقہہ سے دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

۲۷۰۹۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بوسے کا تعلق لمس سے ہے لہذا اس سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔

۲۷۰۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ سے سوال کرو اگر میرے نکاح میں آپ کی بیٹی نہ ہوتی میں خود سوال کرتا وہ یہ کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے اسے مذی آ جاتی ہے، اس پر اسے قابو نہیں ہوتا حالانکہ وہ اپنی بیوی کو چھو تا تک بھی نہیں۔ مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے سوال کیا، آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آنے لگے حالانکہ اس نے بیوی کے ساتھ چھیڑ چھا نہیں کی اسے عضو تاسل اور فوطے دھولنے چاہئیں پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی وابن النجار

۲۷۰۹۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے شدت سے مذی آ جاتی تھی جس کی وجہ سے میں اکثر غسل کرتا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تمہیں مذی آنے پر وضو کافی ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۰۹۵ مصعب بن سعد کی روایت ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے سامنے قرآن مجید پکڑ کر رکھتا تھا میں نے خارش کر دی سعد رضی

اللہ عنہ بولے: شاید تم نے عضو مخصوص چھوا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا جاؤ اور وضو کرو۔

- ۲۷۰۹۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول کریم ﷺ سے سوال کرو کہ ایک شخص ہے جو اپنی بیوی سے کھیل کود کرتا ہے اس سے بات چیت کرتا ہے (بس اتنا کرنے پر) اسے مذی آ جاتی ہے اگر آپ کی بیٹی میرے نکاح میں نہ ہوئی میں خود سوال کرتا چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص اپنا وضو اور نوٹے دھولے اور پھر شرمگاہ پر چھینے مار لے۔ رواہ العقیلی والطحاوی
- ۲۷۰۹۸۔ عابس بن انس جو کہ بنی سعد بن لیث میں سے ہیں کہتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب، عمار بن یاسر اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم کے درمیان مذی کے مسئلہ پر مذاکرہ ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کثرت سے مذی آ جاتی ہے رسول کریم ﷺ سے اس بارے سوال کرو۔ مجھے سوال کرنے سے حیا آتی ہے چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مذی ہے جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آئے اسے چاہئے کہ بدن سے اسے دھولے پھر اچھی طرح وضو کرے اور شرمگاہ پر چھینے مارے۔ رواہ العقیلی
- ۲۷۰۹۹۔ ”مسند ابی“ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ابی رضی اللہ عنہ ان دونوں کے پاس باہر آئے اور کہا: مجھے مذی آ گئی تھی میں نے عضو مخصوص دھو کر وضو کر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہ کافی ہے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے۔ جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن ماجہ

ان چیزوں کا بیان جن سے وضو نہیں ٹوٹتا

- ۲۷۱۰۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نشانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نیچے نیچھی ٹاٹ سے ہاتھ صاف کیے پھر کھڑے ہوئے اور نماز شروع کر دی۔ رواہ ابن ابی شیبہ
- ۲۷۱۰۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہڈی یا پسلی کے ساتھ لگا ہوا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و عبد الرزاق و سعید بن المنصور
- ۲۷۱۰۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نماز کے لیے جانا چاہتے تھے، آپ گوشت سے اٹلی ہوئی ہنڈیا کے پاس سے گزرے ہنڈیا سے ہڈی یا شانہ لیا اور اس سے گوشت تناول کیا پھر نماز کے لیے چل پڑے حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور و ابن ابی شیبہ
- ۲۷۱۰۳۔ ”ایضاً“ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہڈی سے گوشت (نوج کر) تناول فرما رہے تھے اتنے میں موزن آ گیا آپ نے ہڈی وہیں رکھی اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور پانی کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبد الرزاق
- ۲۷۱۰۴۔ ”ایضاً“ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے گھر میں تھے اتنے میں موزن آیا آپ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ جب آپ دروازے پر پہنچے آپ کو ایک پلیٹ تھمادی گئی جس میں روٹی اور گوشت تھا آپ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت واپس لوٹ آئے کھانا آپ نے بھی کھایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی پھر نماز کے لیے واپس لوٹ آئے اور وضو نہیں کیا۔
- رواہ عبد الرزاق
- فائدہ: مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ممامست النار (آگ سے پکی ہوئی چیزوں) سے وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ حدیث نمبر ۲۷۱۳۳-۲۷۱۳۵ یعنی ”جن چیزوں کو آگ تبدیل کر دے انہیں کھانے کے بعد وضو کرو، میں وضو کا حکم دیا گیا ہے۔ لہذا وضو والا حکم منسوخ ہو چکا ہے یا وضو سے مراد وضو لغوی ہے نہ کہ اصطلاحی۔

۲۷۱۰۵ "ایضاً" ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی رات کو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ریح حاجت سے فارغ ہو کر چہرہ اور ہاتھ دھوئے پھر سو گئے پھر رات کو نماز کے لیے اٹھے مشکیزے کے پاس آئے مختصر مگر پورا وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے میں نے انٹرائی لی اس بات کو ناپسند سمجھتے ہوئے کہ میں انھیں دیکھ رہا ہوں پھر میں اٹھ گیا اور ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ نے کیا تھا میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا مجھے قریب والے کان سے پکڑ کر گھمایا حتیٰ کہ میں آپ کی دائیں طرف ہو گیا آپ برابر نماز میں رہے آپ کی نماز تیرہ (۱۳) رکعتوں تک مکمل ہوئی ان میں دو رکعتیں فجر کی بھی تھیں۔ پھر آپ پہلو کے بل سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ حتیٰ کہ بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کے لیے کہا، آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا آپ کی دعا میں یہ الفاظ تھے: یا اللہ نور کر دے میرے دل میں نور کر دے میری شنوائی میں نور کر دے میری بصارت میں نور کر دے، میری دائیں طرف نور کر دے، میری بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے، میرے پیچھے اور مجھے نور عظیم عطا فرما۔ کر پب کہتے ہیں میرے پاس چھ چیزیں اور ہیں جو صندوق میں پڑی ہیں اور وہ یہ ہیں "نور کر دے میرے پٹھوں، دماغ، خون، بال، چمڑی اور ہڈیوں میں۔"

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۰۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرنے گیا، چنانچہ میری ملاقات میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی کریم ﷺ کی رات سے ہو گئی، آپ ﷺ رات کو نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، نماز کے بعد سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آوازی، پھر بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کا بتلانے آئے آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے آپ نے وضو نہیں کیا اور پانی چھو تاکہ نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۱۰۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گوشت تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۱۰۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سونے والے پر وضو واجب ہو جاتا ہے البتہ جو شخص کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے ایک دوسرے اور لگھ لگھ اس کا وضو نہیں ٹوٹا۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۱۰۹ زہری انصار کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس شخص کے والد کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے بکری کا شانتناول فرمایا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۱۱۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو آگ سے پکی ہوئی چیز تناول فرماتے دیکھا ہے پھر آپ نے نماز پڑھی حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ

۲۷۱۱۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی مانگا کلی کی اور فرمایا دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہیں۔

رواہ سعید بن منصور والنخاری ومسلم و ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حوزیر

۲۷۱۱۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان ہوا، وہ اس رات نماز نہیں پڑھ رہی تھیں۔ میمونہ رضی اللہ عنہا نے پہلے ایک چادر لائی پھر دوسری چادر لائی اور سر ہانے کے پاس رکھ دی پھر چادر اوڑھ کر لیٹ گئیں میرے لیے بھی اپنے پہلو میں ہلکا سا بستر لگا دیا تھا میں نے انہی کے سر ہانے کو اپنا سر بانا بنایا اور لیٹ گیا، اتنے میں نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز پڑھ کر تشریف لائے، بستر تک پہنچے سر ہانے سے ایک کپڑا لیا اس کی تہ بند باندھی اور اپنے کپڑے اتار دیئے کپڑے لٹکا دیئے پھر میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لحاف میں گھس گئے، رات کے آخری حصہ میں لٹکے ہوئے مشکیزہ کی طرف اٹھے اسے کھول کر اس سے وضو کیا میں نے ارادہ کیا کہ اٹھ کر آپ پر پانی بہاؤں پھر میں نے ناپسند سمجھا کہ آپ دیکھیں گے کہ میں جاگتا ہوں پھر اپنے بستر پر آئے تہ بند کھول دی اور کپڑے پہن لیے پھر گھر میں نماز کے لیے مقررہ جگہ پر آئے اور نماز پڑھنے لگے میں اٹھ کھڑا ہوا وضو کیا اور آپ کی بائیں جانب آ کھڑا ہوا آپ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا آپ کے ساتھ میں نے بھی تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھیں پھر آپ بیٹھ گئے میں بھی آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ آپ نے اپنا رخسار میرے

رخسار کے قریب کر دیا حتیٰ کہ میں سونے والے کی طرح آپ کے سانس لینے کی آواز سننے لگا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو چکا ہے آپ ﷺ کی طرف چل دیئے آپ نے دو رکعتیں شروع کر دیں اور پھر بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے لگے۔ رواہ ابن النجار ۲۷۱۱۳۔

عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات بسر کی، میں نے سوچا کہ نبی کریم ﷺ کو دیکھو (کہ آپ کے رات کو کیا معمولات ہیں) آپ رات کو اٹھے اور ہلکا سا وضو کیا پھر واپس لوٹ آئے پھر اٹھے اور پیشاب کیا اور پھر اچھی طرح سے وضو کیا پھر میں نے وضو کیا آپ رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے ہاتھ سے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا آپ نے چار چار رکعتیں پڑھیں پھر تین وتر پڑھے پھر آپ سو گئے حتیٰ کہ میں آپ (بلکے بلکے) خراٹے سننے لگا پھر موذن آیا اور آپ نماز کے لئے چل پڑے اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن جریر ۲۷۱۱۴۔

”مسند زینب بنت ام سلمہ“ رسول کریم ﷺ کے پاس بکری کا شانہ لایا گیا، آپ نے تناول فرمایا: پھر نماز پڑھی اور پانی چھوا تک نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۱۱۵ اسحاق بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی کی روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے ایک شانہ آپ کے قریب کیا جو ٹھنڈا ہو چکا تھا میں ہڈی سے گوشت الگ کر کے آپ کو دیتی رہی اور آپ تناول فرماتے رہے پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ رواہ ابو یعلیٰ

۲۷۱۱۶ ضباعہ بنت زبیر کی روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو گوشت پیش کیا آپ نے گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والشاشی و ابو یعلیٰ و البیہقی و ابن مندہ

۲۷۱۱۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیوی کے ہاں قیلو لہ کیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا عروہ کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ (بیوی) آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۱۱۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ وضو کرتے پھر نماز کے لئے نکل جاتے اور (چلتے چلتے) مجھے بوسہ دے دیتے پھر نماز کے لیے آگے بڑھ جاتے نیا وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۱۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سونے والے پر وضو واجب ہو جاتا ہے البتہ جو شخص سر جھکا کر اوگھ لے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے پروا نہیں کہ میں بیوی کا بوسہ لیتا ہوں یا پھول سوگھ لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: آگ اللہ تعالیٰ کی برکت ہے آگ کسی چیز کو حلال کرتی ہے اور نہ ہی حرام جن چیزوں کو آگ چھو لے ان (کو کھانے) سے وضو نہیں ٹوٹتا، وضو بدن میں داخل ہونے والی چیزوں سے نہیں ٹوٹتا وضو تو بدن سے خارج ہونے والی چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

بیوی کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۲۲ عروہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے وہ وضو دوبارہ کرے گا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر وضو نہیں دہراتے تھے عروہ کہتے ہیں: میں نے کہا وہ (بیوی) ہونہ ہو آپ ہی ہو سکتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

رواہ ابن عساکر و فیہ الحسن بن دینار مستدرک

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۴۵۔

۲۷۱۲۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تم پاک کھانے کی وجہ سے وضو کرتے ہو اور بے ہودہ گوئی سے وضو نہیں کرتے ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۴..... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، عمرہ بنت حزام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو کھجوروں کے لیٹے ہوئے خوشے اور وہی پیش کیا پھر آپ کے لیے بکری ذبح کی آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی، پھر میں نے آپ کو بکری کا گوشت پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۷۱۲۵..... سالم یافخ روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے کی وجہ سے وضو کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۶..... ام حکیم بنت زبیر نے نبی کریم ﷺ کو بکری کا شانہ پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن مندہ

۲۷۱۲۷..... ”ایضاً“ ام حکیم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ضباعہ بنت زبیر کے ہاں تشریف لے گئے ان کے ہاں بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۱۲۸..... ام حکیم بنت زبیر کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ان (ام حکیم) کی بہن کے ہاں تشریف لے گئے اور ان کے ہاں دانتوں سے نوج نوج کر بکری کا شانہ تناول فرمایا، پھر انہی کے ہاں نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن مندہ

۲۷۱۲۹..... ام حکیم بنت زبیر کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں آپ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تھے چنانچہ ایک دن ام حکیم رضی اللہ عنہ نے سمجھا آپ تشریف لائیں گے آپ کے پاس بکری کا شانہ لائیں ام حکیم رضی اللہ عنہا گوشت الگ کر کے آپ کو دیتی رہیں اور آپ تناول فرماتے رہے پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۳۰..... ام سلمیٰ کہتی ہیں رسول مقبول ﷺ نے میرے ہاں دانتوں سے نوج نوج کر بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور پانی چھو اتک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۷۱۳۱..... ام سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے بکری کا بھونا ہوا پہلو رسول کریم ﷺ کے قریب کیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۲..... عبد اللہ بن شداد بن ہاد کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگ چھوئی ہوئی چیزوں سے وضو واجب ہوتا ہے مروان نے کہا: کسی اور سے کیوں سوال کیا جائے جبکہ ہمارے درمیان نبی کریم ﷺ کی ازواج اور ہماری مائیں موجود ہیں چنانچہ مروان نے مجھے (عبد اللہ بن شداد کو) ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان سے سوال کیا انھوں نے کہا: ایک مرتبہ رسول مقبول ﷺ با وضو میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کو ہڈی یا بکری کا شانہ پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۳..... ہند بنت سعید بن ابی سعید الخدری اپنی پھوپھی سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے تشریف لائے ہم نے آپ کو بکری کی دستی پیش کی آپ نے اسے تناول فرمایا پھر نماز کا وقت ہو گیا آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن ابی خثمہ وابن عساکر

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۳۴..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو گوشت تناول فرماتے دیکھا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور پانی کا ایک قطرہ تک نہیں چھوا۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۱۳۵... محمد بن المنکدر کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی کے پاس حاضر ہوا میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا، میں نے کہا: مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں کہ رسول کریم ﷺ نے آپ کے ہاں ایسی چیز تناول فرمائی ہو جسے آگ نے متغیر کر دیا ہے؟ وہ بولیں: جی ہاں۔ رسول کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میرے ہاں (ذبح شدہ) بکری کا پیٹ لٹک رہا تھا آپ نے دیکھ کر فرمایا: اگر تم اسے ہمارے لیے پکاؤ اور ہم اسے کھائیں، ہم نے گوشت پکایا اور آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے نماز کے لیے کھڑے ہوئے جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا، محمد بن المنکدر کہتے ہیں: میں نے اسی طرح ان کے علاوہ اور ازوج مطہرات کے پاس گیا اور ان سے پوچھا: وہ بولیں: رسول کریم ﷺ نے جب بھی ہمارے ہاں رات گزارا مدینہ میں رہتے ہوئے آپ کے لیے بکری کے پہلو کا گوشت لایا گیا اور آپ نے تناول فرمایا: پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن منصور والاضیاء

۲۷۱۳۶... حشیم، مغیرہ، ابراہیم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں سو گئے حتیٰ کہ خرائے لینے لگے پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۳۷... ابو عوانہ، منصور کی سند سے ابراہیم بھی کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث سنانی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ حجہ میں سو جاتے تھے حتیٰ کہ آپ خرائے لینے لگتے آپ کی نیند خراٹوں سے پہچانی جاتی تھی پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھنے لگ جاتے۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۳۸... ”مسند ابن مسعود“ ہم پاؤں تلے روندی جانے والی اذیتوں نجاسات سے وضو نہیں کرتے تھے ہم ستر نہیں کھولتے تھے اور نہ ہی بالوں کی کٹلی بناتے تھے ابن جریج کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول ”ہم ستر نہیں کھولتے تھے“ سے مراد یہ ہے کہ دوران نماز جب ہاتھ پر کپڑا آجاتا ہم ہاتھ سے کپڑا نہیں ہٹاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۹... ہمیں رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم ستر کھولیں، بالوں کی کٹلی بنا ستر یا وضو پر وضو کریں، یحییٰ بن ابی کثیر نے ان فرامین کی یوں تفسیر کی ہے: ”ہم ستر نہیں کھولیں“ یعنی جب سجدے میں ہاتھ پر کپڑا آجائے اسے نہ ہٹایا جائے ”وضو پر وضو نہ کیا جائے“ یعنی جب با وضو ہو کر چلتے ہوئے پاؤں تلے نجاست روندی جائے اس کے بعد وضو نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۴۰... عبید اللہ بن عکراش کی روایت ہے کہ ابو عکراش بن ذویب کہتے ہیں مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کے صدقات دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مہاجرین و انصار کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے میں آپ کے پاس اونٹ لے کر آیا جو ایک قطار میں چل رہے تھے آپ نے فرمایا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا: میں عکراش بن ذویب ہوں فرمایا: اپنا شجرہ نسب بیان کرو۔ میں نے عرض کیا: عکاش بن ذویب بن صرقوص بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید اور یہ بنو مرہ بن عبید کے صدقات ہیں، رسول کریم ﷺ مسکرائے پھر فرمایا: یہ میری قوم کے صدقات ہیں: یہ میری قوم کے صدقات ہیں پھر آپ نے داعی سے داغ لگانے کا حکم دیا اور یہ کہ انہیں دوسرے صدقہ کے اونٹوں کے ساتھ ضم کر دیا جائے۔ پھر مجھے ہاتھ سے پکڑ کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے آپ نے فرمایا: کچھ کھانا ہے؟ چنانچہ ہمیں ایک بڑے پیالے میں شرید اور اونٹ کی چربی دی گئی ہم کھانے میں مصروف ہو گئے رسول اللہ ﷺ بھی اپنے سامنے سے تناول فرمانے لگے۔ میں نے برتن کے کناروں کناروں سے کھانا شروع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا پھر فرمایا: اسے عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ چونکہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے پھر ہمارے پاس ایک طبق لایا گیا جس میں انواع و اقسام کی تازہ کھجوریں یا جھوہارے تھے (عبید اللہ بن عکراش کو کھجوریں یا جھوہارے ہونے میں شک ہوا ہے) میں نے کھجوریں اپنے سامنے سے کھانی شروع کر دیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پورے برتن میں گھوم رہا تھا پھر آپ نے فرمایا: اے عکراش! جہاں سے چاہو کھجوریں کھاؤ چونکہ کھجوریں مختلف انواع و اقسام کی ہیں پھر پانی لایا گیا رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر ہاتھوں کے ساتھ لگی ہوئی تری ہتھیلیوں، بازوؤں چہرے اور سر پر لپی پھر فرمایا: اے عکراش! آگ سے متغیر ہو جانے والی چیزوں کی وجہ سے اسی طرح کا وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن العجار

۲۷۱۴۱... عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک ہنڈیا کے پاس آئے اس سے ایک ہڈی نکالی وہ کھائی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۲۷۱۴۲ "مسند ابی" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں، حضرت ابی اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھے روٹی اور گوشت کھا رہے تھے پھر میں نے پانی مانگا ان دونوں نے مجھ سے کہا: تم وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا ہے؟ ان دونوں نے کہا: کیا تم پاکیزہ چیزوں کی وجہ سے وضو کر رہے ہو حالانکہ وہ ہستی جو تم سے بدرجہا افضل ہے اس نے وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل ۲۷۱۴۳

اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن السکون قال فی الاصابة واسنادہ مجهول

۲۷۱۴۳ "مسند انس" ابو قلابہ کہتے ہیں: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا لیکن انھیں گھر نہ پایا، میں ان کی انتظار میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد آپ رضی اللہ عنہ آئے دران حالیکہ آپ غصہ میں تھے کہنے لگے: میں حجاج کے پاس تھا ان لوگوں نے کھانا کھایا پھر نماز پڑھنے لگے اور وضو نہیں کیا میں نے کہا: اے ابو حمزہ! کیا آپ لوگ ایسا نہیں کرتے تھے؟ جواب دیا نہیں، ہم نہیں کرتے تھے۔

رواہ سعد بن المنصور وابن ابی شیبہ وهو صحیح

۲۷۱۴۵ "ایضاً" رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سر نماز عشاء کی انتظار میں اونگھ کی وجہ سے جھک جاتے تھے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۷۱۴۶ "ایضاً" میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز کی انتظار میں سوئے دیکھا ہے حتیٰ کہ میں ان میں سے بعض کے خراٹے سن لیتا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے تھے پھر وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۴۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو شانے سے گوشت کھاتے دیکھا ہے (یا بڈی سے) پھر آپ نے ہاتھوں کا مسح کر لیا اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۴۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بھنے ہوئے گوشت کا ایک ٹکڑا دیا گیا آپ کے پاس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ داخل ہوئے ان سب حضرات نے گوشت مل کر کھایا پھر ایک کپڑے سے ہاتھ صاف کر لیے پھر نماز کی انتظار میں بیٹھے رہے، تھوڑی دیر بعد موزن نے مغرب کی اذان دی پھر سب نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے سب نے نماز پڑھی جبکہ نبی کریم ﷺ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۴۹ قیس بن سکون کی روایت ہے کہ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حدیفہ بن الیمان اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم عضو مخصوص کو چھونے پر وضو کرنے کے قائل نہیں تھے اور فرماتے تھے: اسے چھونے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۰ ابن عمرو شامی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مستورد بھلی کو توبہ کرنے کی ترغیب دے رہے تھے اور آپ ﷺ نماز کے لیے جا رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے اوپر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں مستورد بولا: میں عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے تیرے اوپر مدد مانگتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد کی گردن کی طرف ہاتھ بڑھایا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کی گردن میں صلیب بڑی ہوئی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے صلیب توڑ دی جب آپ رضی اللہ عنہ نماز میں داخل ہوئے ایک شخص کو امامت کے لیے آگے بڑھا دیا اور خود وضو کرنے چلے گئے پھر لوگوں کو خبر دی کہ کسی حدیث کی وجہ سے میرا وضو نہیں ٹوٹا لیکن میں اس نجاست (صلیب) کی وجہ سے وضو کرنا اچھا سمجھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۱ عبدالکریم بن ابی امیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آگ سے پکالی جانے والی چیزوں کی وجہ سے وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

اونٹ کے گوشت سے وضو لازم نہیں

۲۷۱۵۲ جہان بن حارث کہتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ رضی اللہ عنہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے، میں

نے آپ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے ہوئے پایا، آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا: میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تو نماز پڑھوں گا چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ جب کھانے سے فارغ ہوئے اپنے موزن ابن تیاح سے فرمایا: اقامت کہو۔ رواہ الشافعی و مسرود و الدورقی و البیہقی

۲۷۱۵۳ "مسند صدیق" حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو بکری کا شانہ دانتوں سے نوح نوح کرتا دیکھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابو نعیم فی المصروفہ و یعلیٰ فی فوائدہ و البزار بزار کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ اس روایت میں انقطاع اور ضعف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اپنی ناک صاف کی یا بغل میں خارش کی وہ وضو کرے۔

۲۷۱۵۴ رواہ سعید بن المنصور و ابن ابی شیبہ

۲۷۱۵۵ ابوسبرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۶ عطاء خراسانی کی روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آگ پر پکایا ہوا کھانا کھایا پھر نماز کے لیے چلے گئے اور وضو نہیں کیا۔ پھر فرمایا: جیسے رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اسی طرح میں نے وضو کیا جیسے آپ نے کھانا تناول فرمایا اسی طرح میں نے بھی کھایا پھر جس طرح آپ نے نماز پڑھی اسی طرح میں نے بھی نماز پڑھی۔

رواہ عبدالرزاق و احمد بن حنبل و العدنی و سعید بن المنصور

۲۷۱۵۷ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیالے میں کھانا تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۸ طلق بن حسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ناک میں خارش کرتے دیکھا یا ناک چھوتے دیکھا آپ نے فرمایا کھڑا ہوجا اپنے ہاتھ دھویا فرمایا طہارت حاصل کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۵۹ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر بیٹھ کر گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا پھر فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ بیٹھا ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کا کھانا کھایا ہے اور آپ کی نماز پڑھی ہے۔

رواہ ابو بکر الدیاجی فی فوائدہ

۲۷۱۶۰ "مسند علی" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ شریذ تناول فرماتے دودھ نوش کرتے نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابن جریر و سعید بن المنصور

۲۷۱۶۱ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا ہے اور ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا ان سب نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور ابن ابی شیبہ

۲۷۱۶۲ "ایضاً" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ روٹی اور گوشت نبی کریم ﷺ کے قریب کیا گیا آپ نے تناول فرمایا پھر وضو کے لئے پانی مانگا وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی پھر بقیہ کھانا تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۶۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا پھر آپ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ دعوت دی پھر ان حضرات کو مخصوص دعوت کا کھانا پیش کیا گیا پھر ان کے لیے اور کھانا پیش کیا، رسول کریم ﷺ نے تناول فرمایا، آپ کے ساتھ ہم نے بھی کھایا، پھر آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ کے پاس بقیہ کھانا لایا گیا ہم نے کھایا پھر ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۶۴ "ایضاً" سعید بن المنصور علیہ السلام بن سلیمان کہتے ہیں: ہم نے آگ سے پکائی ہوئی چیز کے متعلق زہری سے سوال کیا، زہری نے ہمیں

اس بارے میں بہت ساری حدیثیں سنائیں جس میں وضو کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ جن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ذکر کیں وہ یہ ہیں حضرت ابو ہریرہ، عمر بن عبدالعزیز، خارجہ بن زید، سعید بن خالد اور عبدالملک بن ابی بکر، میں نے زہری سے کہا: یہاں ایک قریشی ہے جس کا نام عبداللہ بن محمد ہے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتا ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی تھی ان میں ایک جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے (جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم نے روٹی اور گوشت کھایا پھر رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جبکہ ہم میں سے کسی نے وضو کے لیے پانی کو چھوا تک نہیں۔ پھر ایک مرتبہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک کام سے واپس لوٹے میں رات کے کھانے کی تلاش میں تھا چنانچہ کیا گیا: ہمارے ہاں اس بکری کے سوا کچھ نہیں اس نے بچہ جم دیا ہے بکری کا دودھ دو ہا گیا پھر اس کی کھیس تیار کی گئی ہم نے کھائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی کھیس کھائی پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہے جب مال آئے گا میں تمہیں اتانا اتا اور اتنا مال دوں گا چنانچہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ لب بھر کر کر دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی چھوا تک نہیں اور میں نے بھی پانی چھوا تک نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں بسا اوقات ہمارے لیے بڑے پیالے میں کھانا رکھتے ہم روٹی اور گوشت کھاتے پھر آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جاتے ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے جبکہ ہم میں سے کوئی شخص وضو کے لیے پانی کو مس تک نہیں کرتا تھا۔ زہری کہنے لگے: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اسی طرح اور حدیث سناؤں چنانچہ مجھے علی بن عبداللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے گوشت کا ایک کٹڑا (عضو) تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا، اسی طرح مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے اپنے والد کی حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو ایک عضو (بکری کی دتی یا شانہ) تناول فرماتے دیکھا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ہم نے کہا: اس کے بعد کیا ہوا؟ کہا: کچھ ہوا اور اس کے بعد بھی کچھ ہوا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۵۱۶۵ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم رسول مقبول ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں انصاری کی ایک عورت کے پاس سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: فلاں عورت آپ کو بلا رہی ہے رسول کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہو لیے۔ حتیٰ کہ جب ہم مطلوبہ مقام پر پہنچے تو جھجھوروں کے باغ میں ہمارے لیے دسترخوان لگا دیا گیا اور اس عورت نے بھونی ہوئی بکری لائی یہ وقت ظہر سے قدرے پہلے کا تھا رسول اللہ ﷺ نے گوشت تناول فرمایا ہم نے بھی گوشت کھایا پھر رسول اللہ ﷺ اٹھے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی اس عورت نے پھر پیغام بھیجا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بکری کا باقی بچا ہوا گوشت نہ بھیجوں؟ فرمایا: جی ہاں ضرور بھیجو گوشت لایا گیا آپ نے تناول فرمایا: ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا پھر آپ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۵۱۶۶ ”مسند حمزہ بن عمرو الاسلمی“ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے پیبر کے کٹڑے تناول فرمائے اور پھر ان کی وجہ سے وضو کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۵۱۶۷ ابو طلحہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا: پھر نماز کھڑی کر دی گئی آپ قبل ازیں وضو کر چکے تھے میں آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا آپ نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا: تجھ کو ہنو بخدا مجھے ایسا کرنے پر سخت پریشانی ہوئی پھر آپ نے نماز پڑھی اور میں نے اس جھڑک کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! مغیرہ پر آپ کی جھڑک بہت گراں گزری ہے حتیٰ کہ شاید آپ کے دل میں اس کے متعلق کچھ بات ہو؟ آپ نے فرمایا: میرے دل میں اس کے متعلق بھلائی ہی بھلائی ہے لیکن وہ میرے پاس پانی لایا تھا تا کہ میں وضو کروں۔ حالانکہ میں نے تو صرف کھانا کھایا ہے، اگر میں وضو کر لیتا میرے بعد لوگ بھی ایسا کرتے۔ رواہ الطیباء، ابن ابی شیبہ

۲۵۱۶۹ ”مسند سوید بن نعمان انصاری“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ خیبر تشریف لے گئے حتیٰ کہ جب مقام صہباء پہنچے نماز

عصر پڑھی پھر کھانا لائے جانے کہا گیا اور آپ کے پاس صرف ستولائے گئے سب نے ستو کھائے اور پانی لیا پھر آپ نے پانی مانگا گلی کی ہم نے بھی گلی کی پھر آپ نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور پانی کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۷۰ ابو طلحہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر ان کے بعد وضو کیا۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۱۷۱ ابو قلابہ بنو ہذیل کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جسے ابو غرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ کہتا ہے: وہ چیزیں جنہیں آگ متغیر کر دیتی ہے ان کو کھانے کی وجہ سے وضو کیا جاتا تھا، دودھ پینے پر گلی کی جاتی تھی اور کھجوریں کھانے کے بعد گلی نہیں کی جاتی تھی۔ رواہ سعید بن منصور

میٹھی چیز کھانے کے بعد گلی کر لے

۲۷۱۷۲ ابن عساکر اپنی سند سے عبد اللہ بن جرادر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بجز حلواء (میٹھی چیز) کے ہر چیز کو کھانے کے بعد وضو کیا جائے گا اور جب آپ کوئی میٹھی چیز تناول فرماتے پانی منگوا کر گلی کر لیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۷۳ ابو مرثدہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے لوگوں کو سنت و دین کی تعلیم دینا شروع کی اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی پیٹ میں بول و برا نہ رو کر رکھے (پھر وہ اسی حالت میں نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے) تم میں سے اگر کوئی شخص ایک یا دو مرتبہ شرمگاہ میں خارش کرے اور خارش بھی ہلکی سے ہو اتنے میں لوگوں کی آنکھیں چندھیا کر جھک گئیں، ابو موسیٰ نے پوچھا: تم لوگوں نے مجھ سے اپنی نظریں کیوں جھکا لیں؟ لوگوں نے کہا: چاند کی چمک براہ راست آنکھوں میں لگتی ہے تب ہم نے آنکھیں جھکا لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم سر عام اللہ تعالیٰ کو جلوہ افروز دیکھو گے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۷۴ جعفر بن برقان کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آگ چھوٹی ہوئی چیزوں کی وجہ سے وضو کرنے کے قائل تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے ابو ہریرہ کو پیغام بھیجا کہ مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنی داڑھی میں پاک تیل لگاؤں کیا میں با وضو رہ سکتا ہوں؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میرے بھتیجے! اگر میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤں تم اس کے مقابلہ میں تاو ملیں نہ بیان کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۷۵ ”مسند بن عباس“ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تیل استعمال کرتے ہیں جو آگ پر پکایا جاتا ہے ہم آگ پر ابلے ہوئے گرم پانی سے وضو بھی کر لیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۱۷۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم پاؤں تلے نجاست روندے جانے کی وجہ سے وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ والترمذی فی کتاب الطہارۃ باب ماجاء فی الوضوء من الموطاء فائدہ:..... فقہاء کا اجماع ہے کہا اگر خشک نجاست روندی جائے تو اس کا پاؤں کے ساتھ لگنے کا امکان کم ہی ہوتا ہے لہذا وضو کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اگر تر نجاست پاؤں کے ساتھ لگ جائے تو پاؤں دھونا واجب ہے گویا صورت مذکورہ نوافض وضو میں سے نہیں ہے۔ از مترجم

۲۷۱۷۷..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سو جاتے تھے درآئینا لیکہ آپ سجدہ میں ہوتے ہمیں آپ کے سونے کا علم آپ کے (ہلکے ہلکے سانس نما) خزانوں سے ہوتا تھا پھر آپ اٹھتے اور نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۱۷۸..... ”مسند علی بن قیس بن ابی حازم“ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے نماز میں عضو مخصوص کو چھویا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۱۷۹..... ”مسند جریر بن حنفی“ حکم بن سلمہ بنی حنفیہ کے ایک شخص جریر نامی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بسا اوقات میں نماز میں ہوتا ہوں میرا ہاتھ شرمگاہ پر پر جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بھی بسا اوقات ایسا ہو جاتا ہے اپنی نماز جاری رکھا کرو۔ رواہ ابو نعیم و سندہ ضعیف
کلام: ابن حجر نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے دیکھئے الاصابہ ۷۸۱۔

۲۷۱۸۰ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھوا ہے یا اپنی ناک کی ایک طرف چھولی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۱ حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ سے عضو مخصوص کو چھونے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو بس تمہارے بدن کا

ایک حصہ ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۲ ”مسند طلق بن علی“ ہم وفد کی شکل میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور پھر

آپ کے ساتھ نماز پڑھی اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! دوران نماز عضو مخصوص کو چھولینے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ

نے فرمایا: وہ تو بس تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ

۲۷۱۸۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما عضو مخصوص کو چھولینے کے بعد وضو کرنے کے قائل نہیں تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۴ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے عضو کے چھونے کے متعلق سوال کیا گیا، انہوں نے فرمایا: یہ بات ناپسند بھی جاتی تھی کہ مومن کا ایک عضو نجس

بھی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھولیا ہے یا کان۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۷۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں آیا کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھولیا ہے یا اپنے کان کی کوئی طرف۔

رواہ سعید بن المنصور

باب قضائے حاجت استنجاء اور نجاست زائل کرنے کے بیان میں

قضائے حاجت کے آداب

۲۷۱۸۷ ”مسند صدیق“ ابن شہاب کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو، بخدا میں جب بھی رفع حاجت کے لیے گیا ہوں اپنے رب تعالیٰ سے مارے حیا کے اپنا سر ڈھانپ رکھا ہے۔

رواہ ابن حبان فی روضة العقلاء وهو منقطع

۲۷۱۸۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہوں اپنا سر

ڈھانپ لیتا ہوں۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۱۸۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے رسول مقبول ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا، فرمایا: اے عمر! کھڑے

ہو کر مت پیشاب کرو اس کے بعد میں نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ رواہ عبد الرزاق و ابن ماجہ و الحاکم و ذکرہ الترمذی تعلیقاً وضعفہ

۲۷۱۹۰ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس سے اپنی قوم کے پاس آئے لوگوں نے کہا: تم

اپنے اس صاحب کے پاس سے آئے ہو جو تمہیں تعلیم دیتا ہے کہ تم قضائے حاجت کے لیے کیسے جاؤ سراقہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ بات

کرتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم پیشاب پایا خانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں یا پیٹھ کریں اور یہ کہ ہمیں

گو بناؤ رہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے، نیز تین پتھروں سے کم پتھروں سے استنجاء کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۹۱ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ان بیت الخلاء میں جنات پائے جاتے ہیں جب تم بیت الخلاء میں جاؤ یہ دعا پڑھ لو۔

اعوذ باللہ من الرجس المخیت المخبث الشیطان الرجیم۔

یعنی میں گندگی اور گندے شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۲ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب استنجاء کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

الحمد لله الذي اذهب عني الاذى وعافاني اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔ یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں

میں شامل کر دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۳ مجاہد کہتے ہیں: دو حالتوں میں فرشتہ انسان سے دور رہتا ہے پاخانہ کرتے وقت اور جماع کرتے وقت۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۴ ابن سیرین کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبلتین (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف منہ کر کے پیشاب، پاخانہ کرنا مکروہ

سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۱۹۵ اصح بن نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے کہتے: اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوتا ہوں

جو اذیت پہنچانے والی چیزوں سے حفاظت فرمانے والا ہے جب بیت الخلاء سے باہر آتے دونوں ہاتھ پیٹ پر ملتے اور کہتے: اگر لوگوں کو اس

نعت (اذیت سے راحت کی نعمت) کا علم ہوتا ضرور اس کا شکر ادا کرتے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الشکر والبیہقی فی شعب الایمان

۲۷۱۹۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرے۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۹۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا: جب تم بیت الخلاء سے فارغ ہو کر باہر نکلو پانی سے پاکی حاصل کرو چونکہ پانی بابرکت پاکی والی چیز ہے۔

رواہ سعید بن منصور

پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے عذاب قبر

۲۷۱۹۸ ”مسند عمرو بن العاص“ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا، ہم نے

عرض کیا آپ تو اس طرح پیشاب کر رہے ہیں جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے جسم یا کپڑوں کو جب پیشاب

لگ جاتا وہ اس جگہ کو پینچی سے کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا تو اسے قبر سے عذاب دیا جانے لگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۹ ”مسند انس“ شیبہ بن مسعود حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول مقبول ﷺ ایک قبر کے پاس سے

گزرے اچانک آپ کا سفید نچر بھاگنے لگا لوگوں نے نچر کو پکڑنا چاہا آپ نے فرمایا: نچر کا راستہ چھوڑ دو چونکہ اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے

چونکہ وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ رواہ البیہقی فی کتاب عذاب القبر

۲۷۲۰۰ معقل بن ابی اھیشم کی روایت ہے کہ (معقل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں) نبی کریم ﷺ نے قبلتین کی طرف

منہ کر کے پیشاب، پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۲۰۱ ”مسند سراقہ بن مالک“ ابوراشد کی روایت ہے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔ لوگوں نے کہا: ممکن

ہے عنقریب سراقہ تمہیں یہ بھی بتائیں گے تم رفع حاجت کے لیے کیسے جاؤ سراقہ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی، سراقہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وعظ

کیا پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جائے وہ اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے اور اس کی طرف منہ نہ کرے ایسی جگہوں

میں پیشاب و پاخانہ کرنے سے اجتناب کرے جو لعنت کا سبب بنتی ہیں یعنی راستہ اور سایہ دار جگہ ہو کہ رخ میں پیٹھ رکھا کرو پنڈلیوں پر بیٹھو تاکہ

زمین کے قریب تر ہو جاؤ اور نیزے تیار رکھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۰۲ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھیں کسی مشرک نے استہزاء کرتے ہوئے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا صاحب تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے حتیٰ کہ پاخانے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم پیشاب و پاخانہ کرتے وقت قبلہ کا رخ نہ کریں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجاء بھی نہ کریں اور تین پتھروں سے کم پتھر استنجاء میں استعمال نہ کریں اور ان میں گوبر اور ہڈی نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ والضماء

۲۷۲۰۳ ابو ذر کی روایت ہے کہ وہ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو کہتے: الحمد لله الذي اذهب عني الاذى وعافاني۔

رواہ عبد الرزاق وسعيد بن المنصور

۲۷۲۰۴ ”مسند سہل بن حنیف“ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم اہل مکہ کی طرف میرے قاصد ہو چنانچہ اہل رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ سے کہا: رسول کریم ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمہیں سلام کیا ہے۔ نیز تمہیں تین چیزوں کا حکم دیا ہے تم غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ جب بیت الخلاء میں جاؤ کعبہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ اور یہ کہ ہڈی اور میٹھی سے استنجاء نہ کرو۔

رواہ عبد الرزاق

قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجاء کرنے کی ممانعت

۲۷۲۰۵ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین کہنے لگے: ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا صاحب تمہیں پاخانے کی بھی تعلیم دیتا ہے؟ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے، ہمیں دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے نیز گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص بھی تین پتھروں سے کم پراکتفانہ کرے۔

رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۰۶ ”مسند عبد اللہ بن حارث بن جزء بیدی“ میں پہلا شخص ہوں کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے میں پہلا شخص ہوں جس نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۰۷ ”مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ“ میں فرمایا: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں۔ جب تم رفع حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ، آپ نے تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا حکم دیا، ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا نیز دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۰۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضاء حاجت کے لیے جائے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے اور جب استنجاء کرے تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے، نیز آپ استنجاء کے لیے تین پتھر استعمال کرنے کا حکم دیتے تھے اور گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔ ۲۰۶۷

۲۷۲۰۹..... عبد الرحمن بن اسود ایک صحابی سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: تمہارا صاحب تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے عنقریب وہ تمہیں اس کی بھی تعلیم دے گا کہ تم پاخانے اور پیشاب کے لیے کیسے جاؤ صحابی نے کہا: ہمیں تو آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کریں اور یہ کہ ہم تین پتھروں سے استنجاء کریں، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم گوبر اور لید سے استنجاء نہ کریں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کریں۔ رواہ عبد الرزاق،

۲۷۲۰۹ حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو پیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا:

آپ نے دونوں ٹانگیں کھول رکھی تھیں حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ آپ کی سیرین الگ ہونا چاہتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعيد بن المنصور

۲۷۲۱۰ نافع کی روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سنا تے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے دونوں قبلوں یعنی بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پیشاب اور پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ سعيد بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۷۲۱۱ ”مسند عائشہ رضی اللہ عنہا“ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے فارغ ہو کر باہر تشریف لاتے یہ دعا پڑھتے تھے: غفر الیک یا اللہ ہم

تیری مغفرت کے خواستگار ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۱۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم عورتیں اپنے خاوندوں کو حکم دو کہ پاخانے اور پیشاب کے اثر کو دھولیا کرو چونکہ رسول کریم ﷺ ایسا ہی کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ اس چیز کا حکم دیتے تھے۔

رواہ سعيد بن المنصور وابن ابی شیبہ والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر

۲۷۲۱۳ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عورتوں سے کہا: اپنے خاوندوں سے کہو کہ پاخانے اور پیشاب کے اثرات دھولیا کریں چونکہ اگر مجھے حیاء نہ آتی میں خود انھیں اسی چیز کا بتاتی۔

رواہ عبدالرزاق وسعيد بن المنصور

۲۷۲۱۴ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: میرے لیے تین پتھر تلاش کر لاؤ میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے آیا۔ آپ نے دو پتھر تولے لیے البتہ گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ نجس ہے ایک پتھر اور لاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۱۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ حاجت کے لئے باہر گیا آپ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز لاؤ جس سے میں استنجاء کروں اور میرے پاس بڑے اور گوبر مت لاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۱۶ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب پیشاب کرتے دونوں ٹانگوں کو پھیلا لیتے تھے حتیٰ کہ ہم آپ پر رحم کرنے لگتے۔

رواہ سعيد بن المنصور

۲۷۲۱۷ ابو عالیہ کی روایت ہے کہ جنات اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر یہ ہے کہ آدمی یہ کہہ لے: بسم اللہ۔ رواہ سعيد بن المنصور

۲۷۲۱۸ ”مسند اسامہ“ رسول کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب پایا خانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الثرثار وسعيد بن المنصور

۲۷۲۱۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اعوذ باللہ من الخبث والخبائث

میں زراور مادہ جنات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ وسعيد بن المنصور

۲۷۲۲۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے۔ میں اس وقت لڑکا تھا میں ایک برتن یا

چھوٹا مشکیزہ پانی سے بھر آپ کے استنجاء کے لیے اٹھلاتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۲۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے انگوٹھی دائیں ہاتھ میں لے لیتے جب باہر

تشریف لائے تو بائیں ہاتھ میں لگا لیتے۔ رواہ ابن الجوزی فی الوہیات وقال الديصبغ فیہ عمرو بن خالد الواسطی کذاب یضع الحدیث

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۶۷

بیت الخلاء کے متعلقات

۲۷۲۲۳ جمعہ بن محمد اپنے آباء کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے۔ میں پانی کی چھاگل اٹھا کر آپ کے پیچھے ہولیتا۔ رواہ السلمی فی الاربعین

۲۷۲۲۴ قیصہ بن ذؤیب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔ کھڑے ہو کر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کسی عذر کی وجہ سے پیشاب کیا ہوگا عام حالات میں یا بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

۲۷۲۲۵ عون بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے لوگ آپ سے مسائل دریافت کر رہے تھے ایک اعرابی نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ لوگ آپ سے پانخانہ کے متعلق پوچھیں آپ انہیں اس کے متعلق بھی بتادیں گے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے میں تمہیں لعنت کا سبب بننے والی جگہوں میں پیشاب کرنے سے منع کرتا ہوں یعنی راستے کے درمیان، سایہ دار جگہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جہاں مسافر پڑاؤ کرتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۲۶ ”مسند عائشہ“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں یہودیوں کی ایک عورت کے پاس داخل ہوئی وہ بولی پیشاب کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے۔ میں نے کہا: تو جھوٹ بولتی ہے۔ بولی: جی ہاں پیشاب لگنے کی وجہ سے چمڑا اور کپڑا کاٹ دیا جاتا ہے۔ اتنے میں رسول کریم ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے ہماری آوازیں بلند ہو رہی تھیں آپ نے وجد دریافت کی میں نے آپ کو جگر کی آپ نے فرمایا: یہ عورت سچ کہتی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۲۷ ”مسند عبد اللہ بن عمر“ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو دو رتک نکل جاتے حتیٰ کہ آپ کسی کو نہ دیکھتے اس وقت تک اپنا کپڑا نہ اٹھاتے تھے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۲۸ ”ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے قبلہ رو بیٹھے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔ دوسری احادیث کے پیش نظر یہ حدیث مؤول ہے یہ واقعہ جزئیہ ہے حکم اور قانون نہیں۔

۲۷۲۲۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو رفع حاجت کرتے دیکھا آپ اینٹوں کے درمیان بیٹھے تھے اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا اور ایسے وقت اوپر گیا میرا خیال تھا کہ کوئی بھی باہر نہیں نکلے گا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو قضائے حاجت کے لئے دو اینٹوں پر بیٹھے دیکھا اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔

رواہ سعید بن منصور

۲۷۲۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہما راستے میں پیشاب کرنا اور نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۲ ”مسند عبد الرحمن بن ابی قراذ“ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور بہت دور تک نکل گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۳۳ عطاء کہتے ہیں جب تم رفع حاجت کر رہے ہوتے ہو فرشتے حاضر نہیں ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۴ ابو ظبیان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے زرد رنگ کی تہبند باندھ رکھی تھی اور ایک چادر اوڑھ رکھی تھی آپ کے ہاتھ میں چھوٹا سا مشکیزہ تھا آپ جبل خانے کی دیوار تلے آئے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا حتیٰ کہ آپ کے پیشاب پر جھاگ چڑھ

آئی۔ پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے، وضو کیا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر جو تلوں اور پاؤں پر مسح کیا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنی کمر پر گرایا۔ میں نے آپ کے کاندھوں پر پانی گرتا ہوا دیکھا پھر آپ مسجد میں داخل ہوئے جو تے اتارے پھر نماز پڑھی۔ رواہ سعید بن المنصور ۲۷۲۳۵

ابن سیرین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے وضو کرنے سے پہلے پانی پیا اور فرمایا میں پہلے اپنے پیٹ کو پاک کرنا چاہتا ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور

استنجاء کا بیان

۲۷۲۳۶ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ نے عضو مخصوص کو مٹی کے ساتھ پونچھا پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء

۲۷۲۳۷ زید بن وہب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹانگوں کو کھول رکھا تھا حتیٰ کہ مجھے دیکھ کر ترس آنے لگا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۳۸ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیشاب کرتے پھر عضو مخصوص کو پتھر وغیرہ سے صاف کرتے پھر جب وضو کرتے تو عضو مخصوص کو پانی سے نہیں دھوتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق

قضائے حاجت کے بعد استنجاء

۲۷۲۳۹ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آتے پانی لیتے اور دو اونٹوں کے درمیان بیٹھ کر استنجاء کرتے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنستے اور کہتے انھوں نے اس طرح وضو کیا جس طرح عورت وضو کرتی ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۴۰ مولائے عمر بن ابی بن نمیر کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیشاب کرتے کہتے: مجھے استنجاء کے لیے کوئی چیز دو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کو میں لکڑی یا پتھر دیتا یا آپ دیوار کے پاس آتے اور اس سے عضو کو رگڑ کر صاف کرتے یا زمین سے مس کر کے صاف کرتے اور پھر دھوتے نہیں تھے۔ رواہ الترمذی

۲۷۲۴۱ حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دیوار کے سوراخ میں پتھر یا ہڈی رکھتے آپ اس جگہ آتے سوراخ میں پیشاب کرتے پھر اس پتھر یا ہڈی سے عضو کو صاف کرتے پھر وضو کرتے اور پانی کو چھوتے تک نہیں تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:..... احادیث صحیحہ میں صاف صاف یہ آیا ہے کہ ہڈی سے استنجاء نہ کیا جائے اور سوراخ میں بھی پیشاب کرنے سے ممانعت کی گئی ہے لہذا ترجیح احادیث صحیحہ کو ہوگی۔

۲۷۲۴۲ عثمان بن عبد الرحمن تمیمی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیہات میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے قضائے حاجت کے بعد پانی سے استنجاء کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۴۳ ابوظبیان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا پھر پانی منگوا یا اور وضو کیا موزوں پر مسح کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی۔ رواہ عبد الرزاق و مسدد و الطحاوی و ابن ابی شیبہ

۲۷۲۴۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے در زیادہ محفوظ رہتا ہے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا دبر کے لیے زیادہ فراخی کا باعث ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۴۵ عثمان بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی تہ بند کے

نیچے پیچھے سے وضو کر لیتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق وابن وهب
 ۲۷۲۳۶ "مسند علی" بخنی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے جبکہ آپ نے اپنے
 عضو کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبد الرزاق والبیہقی فی شعب الایمان
 ۲۷۲۳۷ خزیمہ بن ثابت کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے استنجاء کے متعلق فرمایا کہ اس میں پتھر استعمال کیے جائیں اور ان میں کوئی گوبر نہ ہو۔
 رواہ ابن ابی شیبہ
 ۲۷۲۳۸ عبد اللہ بن زبیر کی روایت ہے کہ انھوں ایک شخص کو پاخانے کا اثر دھوتے دیکھ کر فرمایا ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور
 ۲۷۲۳۹ مجاہد کہتے ہیں کہ در (پچھلے حصہ) کا دھونا فطرت میں سے ہے۔ رواہ سعید بن المنصور
 ۲۷۲۵۰ "مسند علی" ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عضو مخصوص دھوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:
 اپنے دین میں وہ چیز مت شامل کرو جو دین کا حصہ نہیں ہے تم سمجھتے ہو کہ تمہارے اوپر عضو مخصوص کو دھونا واجب ہے جب وہ پیشاب کرے اور اس
 کا ترک کرنا جفاء (ظلم) ہے۔ رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور
 ۲۷۲۵۱ "مسند ازاد ابی عیسیٰ" عیسیٰ بن ازاد کی روایت ہے (امام بخاری کہتے ہیں عیسیٰ بن ازاد کو صحابیت کا شرف حاصل نہیں یہ روایت وہ
 اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب پیشاب کرتے تو اپنے عضو کو تین بار آہستہ آہستہ (آگے کی طرف) دباتے تھے تاکہ
 پیشاب کے لٹکے ہوئے قطرے خارج ہو جائے۔ رواہ ابو نعیم
 ۲۷۲۵۲ عبد الملک بن عیسر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ میٹگنیوں کی مانند پاخانہ کرتے تھے جبکہ تم لوگ
 پتلا پاخانہ کرتے لہذا پتھر استعمال کرنے کے بعد پانی سے دھولو۔ رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور
 ۲۷۲۵۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پانی سے استنجاء کیا۔ رواہ سعید بن المنصور
 ۲۷۲۵۴ "ایضاً" یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ریشم سے استنجاء کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

ازالہ نجاست اور بعض اقسام نجاست

۲۷۲۵۵ زید بن وہب کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آذربجان میں جہاد کیا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ
 عنہ ہمارے درمیان موجود تھے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط موصول ہوا کہ مجھے خبر ہوئی ہے کہ تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں کا کھانا مردار
 کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا ہے اور لباس بھی مردار کا استعمال کیا جاتا ہے لہذا تم وہی کھانا کھاؤ جو پاک ہو اور وہی کپڑے پہنو جو پاک ہوں۔

رواہ ابن سعد
 ۲۷۲۵۶ ابو عثمان وریح یا ابی حارث کی حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہوتے
 ہیں تو نورہ استعمال کرنے کے بعد عصفر مجون شراب کے ساتھ ملا کر ماش کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم
 شراب کے ساتھ ماش کرتے ہو، حالانکہ شراب کا ظاہر و باطن حرام ہے جس طرح شراب کا پینا حرام ہے اسی طرح شراب کو مس کرنا بھی حرام ہے
 اپنے جسموں کو شراب مت ملو چونکہ یہ نجس ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۲۵۷ سلمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا مجھے خبر پہنچی ہے کہ
 تم شام میں حمام میں داخل ہوتے ہو جبکہ ان حماموں میں نجی لوگ داخل ہوتے ہیں جو بدن پر ایسی ادویات ملتے ہیں جو شراب سے تیار کی جاتی
 ہیں اے آل مغیرہ! میں تمہیں دوزخوں کے رنگ میں خیال کرتا ہوں۔ رواہ ابو عبیدہ فی الغریب

۲۷۲۵۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے منع فرماتے تھے کہ پٹھوں کو پیشاب سے رنگا جائے۔

۲۷۲۵۹ سلیمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ملک شام فتح کیا تو مقام آمد میں پڑاؤ کیا عجمیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے جام تیار کیا اور کچھ کریمیں تیار کیں جو شراب میں تیار کی جاتی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کچھ جاسوس لشکر میں موجود ہتے تھے جو مختلف قسم کی خبریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھتے رہتے تھے چنانچہ جاسوسوں نے یہ خبر بھی لکھ بھیجی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیٹوں، بالوں اور موچھوں پر شراب حرام کر دی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تمام میں داخل ہوتے ہیں اور نورہ استعمال کرنے کے بعد ایک روٹی سے ماش کرتے ہیں جو شراب میں گوندھی جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شراب کے ساتھ ماش کرتے ہو سو اللہ تعالیٰ نے شراب کے ظاہر و باطن کو حرام کیا ہے بلکہ شراب کو مس کرنا (چھونا) بھی حرام کر دیا ہے شراب کے ساتھ (کسی چیز کو) دھونا اسی طرح حرام ہے جس طرح اس کا پینا حرام ہے، اپنے جسموں کو شراب مت لگنے دو، چونکہ یہ نجس ہے اگر تم اس سے پہلے ایسا کر چکے ہو تو آئندہ ایسا مت کرو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: ہم نے اس کا خاتمہ کر دیا ہے شراب کے علاوہ اور بھی چیزیں دھونے میں آسکتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: میرا خیال ہے کہ ال مغیرہ جفاکشی میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر موت نہ دے۔

رواہ سعید و ابن عساکر

۲۷۲۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں (حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ ابوداؤد نے مرفوقا و مرفوعا کتاب الطہارۃ میں یہ حدیث روایت ہے باب بول الصبی یصب الثوب)۔

۲۷۲۶۲ مسند ابی سعیدؓ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر چوہا گھی میں گر جائے تو کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا: اگر گھی جامد ہے تو چوہے کو نکالنے کے بعد اس کے ارد گرد سے کرید کر گھی نکال دیا جائے (اور بانی استعمال میں لایا جائے) اگر گھی مائع ہو تو پھر اس کے قریب بھی مت جاؤ۔

رواہ عبدالرزاق

چھوٹے بچوں کا پیشاب بھی ناپاک ہے

۲۷۲۶۳ ”مسند ابی یحییٰ“ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ گھٹتے ہوئے آئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سینے پر آ بیٹھے اور آپ پر پیشاب کر دیا اور ہم جلدی سے آپ کی طرف لپکے تاکہ ہم حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھائیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ میرا بیٹا ہے یہ میرا بیٹا ہے پھر آپ نے پانی منگو لیا اور پیشاب پر بہا دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۶۴ ”مسند ابی ہریرہ“ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا رسول کریم ﷺ مسجد میں موجود تھے، اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی کا ڈول منگو لیا اور پیشاب پر بہا دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۶۵ ”مسند ابی ہریرہ“ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر چوہا گھی میں پڑ جائے تو کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا: گھی اگر جامد ہے (یعنی ٹھوس ہو) تو چوہا اور اس کے ارد گرد کا گھی نکال دو اور اگر مائع ہو تو اس کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۶۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بچے کے پیشاب پر اسی کے بمثل پانی بہا دیا جائے رسول کریم ﷺ نے حسن بن علی کے پیشاب کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۶۷ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے حائضہ عورت کے خون کے متعلق دریافت کیا گیا جو کپڑوں

کولگ گیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھر چو پھر پانی سے رگڑ کر دھو لو اور اس میں نماز پڑھ لو۔

رواہ الشافعی وسعيد بن المنصور وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والنسائی وابن حبان والبیہقی فی السنن
۲۷۶۱۸ زینب بنت جحش کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے گھر میں سوئے ہوئے تھے اتنے میں حسین بن علی رضی اللہ عنہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آئے مجھے خدشہ ہوا کہ حسین رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو جگانہ دیں میں نے حسین رضی اللہ عنہ کو کسی چیز سے بہلانا شروع کر دیا پھر میں حسین رضی اللہ عنہ سے غافل ہو گئی حسین رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر چڑھ کر بیٹھ گئے پھر اپنا عضو تناسل رسول کریم ﷺ کی ناف میں رکھا اور پیشاب کر دیا میں یہ دیکھ کر گھبرا گئی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس پانی لاؤ میں نے پیشاب پر پانی بہا دیا پھر آپ نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر چھینٹ مار لیے جائیں اور بچی کا پیشاب دھویا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۱۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو جوتوں تلے نجاست روند ڈالے آپ نے فرمایا: بیٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۹۴۔

۲۷۶۲۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوئی اس کے کپڑوں میں خون لگ جاتا وہ پتھریا لکڑی یا ہڈی سے خون کھر جتی پھر اسے دھو کر نماز پڑھ لیتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۲۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی عورت حیض کا خون اپنی تھوک سے دھولیتی اور (پہلے) اسے ناخن سے کھر جتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۲۲ عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ ایسے منکے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس میں گھی ہوا اور اس میں چوہا پڑ جائے پھر مر بھی جائے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر گھی مانع حالت میں ہو تو اس سے چراغ جلانے کا کام لو اور اگر جامد ہو تو چوہے اور اس کے ارد گرد کا گھی باہر نکال دو اور بقیہ کو اپنے استعمال میں لاؤ۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۲۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ پر پیشاب کر دیا میں نے غصہ سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو پکڑا، آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو چونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا اور اس کا پیشاب باعث ضرر نہیں۔ رواہ ابن النجار
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدرر القطنی ۹۱

۲۷۶۲۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پیشاب پر پانی بہایا اور اسے دھویا نہیں۔ رواہ البزار

۲۷۶۲۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حیض کا خون پانی سے دھویا جاتا ہے لیکن اس کا اثر ختم نہیں ہونے پاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک کرنے والا بنایا ہے (اگرچہ اثر زائل نہ ہو کوئی حرج نہیں)۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۲۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حیض کا خون پانی سے دھویا جائے کسی نے کہا: خون کا اثر نہیں ختم ہوتا۔ فرمایا: کپڑے کو زعفران میں رنگ لیا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

چوہا تیل میں گر جائے تو؟

۲۷۶۲۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک چوہا تیل میں گر گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے چراغ جلانے کا کام لو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۲۸ ”مسند ام سلمہ“ میرا دامن لمبا تھا میں گندگی والی جگہ سے گزرتی تھیں اور پھر پاک جگہ سے بھی گزرتی تھی پھر میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ملتا ہوں۔

اللہ عنہا کی خدمت میں داخل ہوئی ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے بعد والی جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۹۹ حسن اپنی والدہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بچی کا پیشاب دھوتے دیکھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہا بچے کا پیشاب نہیں دھوتی تھیں حتیٰ کہ بچہ کھانا کھانے لگتا اور بچے کے پیشاب پر پانی بہا لیتی تھیں۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ

۲۷۲۸۰ ام فضل کہتی ہیں ایک مرتبہ حسین رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کپڑے مجھے دیں اور آپ دوسرے کپڑے پہن لیں تاکہ میں انھیں دھولو۔ آپ نے فرمایا لڑکے کے پیشاب پر چھینے مارے جاتے ہیں اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔ رواہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ

۲۷۲۸۱ موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید ایک عورت جو کہ بنی عبد الاشہل سے تھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میرے اور مسجد کے درمیان راستے میں نجاست ہے، آپ نے فرمایا گندے راستے کے بعد صاف ستر راستہ بھی آتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔

فرمایا؟ یہ اس کے بدلہ میں ہو گیا۔ رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ

۲۷۲۸۲ ابو جہر، آل علی کے ایک نوجوان سے روایت نقل کرتے ہیں وہ نوجوان یا تو ابن حسن بن علی ہے یا ابن حسین بن علی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہمارے گھر کی ایک عورت نے ہمیں حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ گدی کے بل لیٹے ہوئے تھے ایک بچہ آپ کے سینے پر کھیل رہا تھا۔

بچے نے پیشاب کر دیا یہ عورت کھڑی ہوئی تاکہ بچے کو اٹھالے، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور میرے پاس پانی کا لونا لاؤ میں نے پانی سے بھر لونا لایا آپ نے پیشاب پر پانی گرا دیا حتیٰ کہ پانی پیشاب کے متبادل ہو گیا آپ نے فرمایا: اسی طرح لڑکے کے پیشاب کے ساتھ کیا جاتا ہے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۲۸۳ "مسند ام قیس بنت محسن" ام قیس کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا جو کپڑوں پر لگ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ دھولو اور ہڈی وغیرہ سے اسے رگڑ لو۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۸۴ "مسند ام قیس بنت محسن اسدی" ام قیس کی روایت ہے کہ میں اپنے ایک بیٹے کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی یہ بچہ ابھی کھانا نہیں کھا سکتا تھا، بچے نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر چھینے مار دیئے۔

رواہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ

۲۷۲۸۵ "ایضاً" ام قیس کہتی ہیں: میں اپنے ایک بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے بچے پر علق لٹکا رکھی تھی تاکہ بچے کی گندگی مٹنی رہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں اس علق کے ساتھ اپنی اولاد کے گلے میں انگلیاں کیوں چڑھاتی ہو تمہیں یہ عود ہندی یعنی

کست (کٹھ) سے کام لینا چاہیے چونکہ اس میں سات شفا کیں ہیں ان میں سے ایک ذات الجب (نمونہ) سے شفا کا ملنا بھی ہے پھر نبی کریم ﷺ نے بچہ لیا اور اپنی گود میں بٹھایا بچے نے آپ پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر بہا دیا دھویا نہیں بچہ کھانا کھانے کی عمر کو ابھی

نہیں پہنچا تھا زہری کہتے ہیں: یہی طریقہ چل پڑا ہے کہ بچے کے پیشاب پر چھینے مارے جائیں اور بچی کا پیشاب دھویا جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہی طریقہ چل پڑا کہ چونکہ کھانا کھاتے ہوں ان کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور جو کھانا کھاتے ہوں ان کا پیشاب دھویا جائے۔

رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۸۶ حسن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر کھیل رہے تھے اتنے میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اٹھے تاکہ بچے کو اٹھالیں آپ نے فرمایا: چھوڑ دو اور میرے بیٹے کا پیشاب منقطع نہ کرو، بچے کو چھوڑ دیا حتیٰ

کہ اس نے پیشاب کر دیا پھر پانی منگوایا اور پیشاب پر بہا دیا۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۲۸۷ عبد الرحمن بن حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں ڈھال کی مانند کوئی چیز تھی۔ آپ نے اسے نیچے رکھا پھر اس کی آڑ میں پیشاب کیا بعض لوگوں نے کہا ان کی طرف دیکھو یہ ایسے پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے

اس کی بات نبی کریم ﷺ نے سن لی فرمایا: تیری ہلاکت تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص کتنی بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گیا تھا چنانچہ بنی اسرائیل کے بدن یا کپڑے پر جب پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو پیچھیوں سے کاٹ دیتے تھے اس شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا لوگوں نے یہ عمل ترک کر دیا جس کی پاداش میں منع کرنے والے کو قبر میں عذاب دیا جانے لگا۔ رواہ ابن ابی شیبہ والیہقی فی کتاب عذاب القبر ۲۷۲۸۸ طاؤس کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس جگہ کو کھودو اور مٹی باہر پھینک دو اور پھر اس پر پانی بہاؤ آسانی پیدا کیا کرو مشکل کی طرف مت جاؤ۔ رواہ سعید بن منصور

پیشاب اور عذاب قبر

۲۷۲۸۹ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد اور دادا کے واسطے سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: انھیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جا رہا۔ سوال میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چلتا تھا۔ رواہ الحاکم

۲۷۲۹۰ ”مسند علی“ حسن بن عمارہ منہال، عمرو بن صعصعہ بن صوحان عبدی کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خزیر سے کسی قسم کا بھی فائدہ اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو عروبة الحیرانی فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۲۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے متعلق فرمایا: لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دو اور لڑکی کا پیشاب دھو لو۔ رواہ البخاری و ابو داؤد و الترمذی و قال حسن، وابن ماجہ و ابن خزيمة و الطحاوی و الدارقطنی و الحاکم و الیہقی ۲۷۲۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے جب تک لڑکا کھانا نہ کھائے۔

رواہ ابو داؤد و الیہقی

۲۷۲۹۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی طرف لپکے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اس کا پیشاب منقطع نہ کرو، پھر آپ نے پانی کا ڈول منگوا لیا اور پیشاب پر بہا دیا۔

رواہ سعید بن منصور و ابن ابی شیبہ

۲۷۲۹۴ ”ایضاً“ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک اعرابی داخل ہوا اور مسجد کے ایک کونے میں اس نے پیشاب کر دیا، نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے دیکھ کر رخ پا ہو گئے اور چاہا کہ اسے یہاں سے اٹھادیں نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منع فرمایا، جب اعرابی پیشاب سے فارغ ہوا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تو پانی کا ایک ڈول پیشاب پر بہا دیا گیا پھر (اعرابی سے) فرمایا: یہ جگہ پیشاب کے لیے نہیں ہے یہ جگہ تو نماز کے لیے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

مانع چیزوں کی نجاست

۲۷۲۹۵ حضرت میمونہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے چوہے کے متعلق دریافت کیا گیا جو گھی میں پڑ گیا ہو، آپ نے فرمایا: گھی اگر جامد (ٹھوس) ہو تو چوہے اور اس کے ارد گر گا گھی پھینک دو (باقی کھا لو) اگر گھی مانع ہو تو اس کے قریب بھی مت جاؤ۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چوہا گھی میں پڑ جائے جبکہ گھی جامد ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال پھینکو اور باقی گھی کھا لو اور اگر گھی میں چوہا پڑ جائے اگر گھی مانع حالت میں ہو تو چوہا نکال پھینکو اور گھی سے نفع اٹھا لو البتہ کھاؤ نہیں۔ رواہ ابن حریب

منی زائل کرنے کا بیان

۲۷۲۹۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم منی کو اذخر (گھاس) یا فرمایا اون سے صاف کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور
۲۷۲۹۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے منی کے متعلق فرمایا: منی تو بس ریٹ اور طلعم کی طرح ہے تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ اسے کپڑے یا اذخر
سے صاف کر دو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۹۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تمہیں کپڑوں میں احتلام ہو جائے تو اسے اذخر یا کپڑے سے صاف کر دو چاہو تو اسے نہ دھو
ہاں البتہ اگر تمہیں اس سے گھن آئے یا اسے کپڑوں پر دیکھنا اچھا نہ سمجھو تو دھو لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۰۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ بخدا! میں تو رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ لیتی تھی اور پانی سے آپ اسے
نہیں دھوتے تھے پھر اسی میں نماز پڑھ لیتے ہم بھی نماز پڑھ لیتی تھیں۔ رواہ سعید بن المنصور
۲۷۳۰۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بسا اوقات رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے میں انگلی کے ساتھ منی کھرچ دیتی تھی۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۲ "مسند علی" مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑوں سے منی کھرچ لیتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۳ زید بن صلت کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جرف کی طرف گیا وہاں کھج کر دیکھا کہ انہیں
احتلام ہوا ہے اور بغیر غسل کرنے کے نماز پڑھ لی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں تو یہی سمجھا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا ہے حالانکہ مجھے پتہ
بھی نہیں چلا اور میں نے نماز بھی پڑھ لی چنانچہ آپ ﷺ نے غسل کیا اور کپڑوں پر دکھائی دینے والی منی بھی دھو دی اور جو دکھائی نہیں دیتی تھی اس پر
پانی کے چھینے مار لئے، پھر اذان دی اقامت بھی اور سورج بلند ہو جانے کے بعد نماز پڑھی۔

رواہ مالک و ابن وہب و عبدالرزاق و سعید بن المنصور و الطحاوی

۲۷۳۰۴ سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح اپنی زمین کی طرف تشریف لے گئے جو کہ مقام صرف میں
تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں پر احتلام کے اثرات دیکھے اور آپ نے فرمایا: جب سے میں نے بارخلافت اٹھایا ہے آج میں احتلام میں
بتلا ہوا ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور کپڑوں پر جو منی نظر آتی تھی اسے دھویا پھر سورج طلوع ہونے کے بعد نماز پڑھی۔ رواہ مالک

۲۷۳۰۵ یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسافروں کی ایک
جماعت کے ساتھ عمرہ کیا ان میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے راستے ہی میں عمر رضی اللہ عنہ نے پچھلے پہر بڑا دکھایا اور آپ رضی اللہ
عنہ کو احتلام ہوا، قریب تھا کہ صبح ہو جاتی آپ نے مسافروں کے پاس پانی نہ پایا آپ نے وہاں سے کوچ کر دیا۔ حتیٰ کہ پانی کے پاس پہنچے عمر رضی
اللہ عنہ نے کپڑوں پر لگی ہوئی منی جو دکھائی دیتی تھی اسے دھونا شروع کیا حتیٰ کہ صبح کی سفیدی اچھی طرح پھیل گئی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے صبح کر دی حالانکہ ہمارے پاس کپڑے ہیں، آپ اپنے کپڑے چھوڑ دیں بعد میں دھولے جائیں گے،
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن العاص! بڑے تعجب کی بات ہے اگر تمہارے پاس کپڑے ہیں تو کیا سب مسلمانوں کے پاس کپڑے
ہیں، بخدا، اگر میں ایسا کرتا تو سنت بن جاتی بلکہ میں تو دکھائی دینے والی منی دھوؤں گا اور جو نظر نہ آئے گی اس پر پانی کے چھینے مار لوں گا۔

رواہ مالک و ابن وہب و عبدالرزاق و سعید بن المنصور و الطحاوی و رواہ ابن وہب فی مسندہ

۲۷۳۰۶ "ایضاً" نافع، سلیمان بن یسار کے طریق سے مروی ہے ہمیں ایک شخص نے حدیث سنائی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ
سفر میں شریک تھا جس سفر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا تھا۔ جبکہ آپ کے پاس پانی نہیں تھا آپ نے فرمایا: ذرا تیز چلو، ہو سکتا ہے

طلوع آفتاب سے پہلے ہمیں پانی مل جائے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں لوگوں نے اپنی سواریاں تیار کیں اور پانی تک چاہتے عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر کپڑوں پر لگی ہوئی منی دھونے لگے آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ دوسرے کپڑوں میں نماز پڑھ لیں۔ فرمایا: تم چاہتے ہو کہ میں ان کپڑوں میں نماز نہ پڑھوں جن میں جنابت لاحق ہوئی پھر کہا جائے گا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کپڑوں میں نماز نہیں پڑھی جس میں انہیں جنابت لاحق ہوئی تھی؟ نہیں بلکہ میں دکھائی دینے والی منی دھولوں گا اور نہ دکھائی دینے والی پر پانی کے چھینٹے ماروں گا۔ رواہ عبدالرزاق

منی ناپاک ہے پاک کرنے کا طریقہ

۲۷۳۰۷۔ سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ مجھے شریدنے حدیث سنائی ہے کہ میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے درمیان نالی حائل تھی عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں میں منی کے اثرات دیکھے فرمایا: جب سے ہم نے چربی کھائی ہے ہمارے اوپر یہ احتلام ہوا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دکھائی دینے والی منی دھو ڈالی اور غسل کر کے نماز لوٹائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۰۸۔ ابن جریر کی روایت ہے کہ مجھے اہل مدینہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے اور کہا ہے یہ حدیث ہمارے نزدیک ثابت شدہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ دو مرتبہ سوار ہو کر باہر تشریف لے جاتے تھے ایک مرتبہ مہاجرین یتیمی کے اموال کو دیکھنے کے لیے اور دوسری مرتبہ لوگوں کے غلاموں کو دیکھنے کے لیے۔ چنانچہ ایک دن اسی سلسلہ میں آپ مقام صرف پہنچے، شلوار میں ہاتھ ڈال کر دیکھا اور کچھ محسوس ہوا فرمایا: ٹھیرا خیال ہے کہ میں نے جنابت کی حالت میں نماز پڑھ لی ہے، ہم جب چربی کھالتے ہیں تو ہماری رگیں نرم ہو جاتی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور صبح کی نماز (دوبارہ) پڑھی جب کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

۲۷۳۰۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات ہمارے ہاں ایک شخص مہمان بنا ہم نے اسے زرد رنگ کی چادر اوڑھنے کے لیے دی۔ اسے چادر میں احتلام ہو گیا۔ مہمان کو اس طرح چادر بھینچنے میں حیاء آئی چونکہ چادر میں احتلام کا اثر تھا۔ مہمان نے چادر پانی میں بھگو دی اور پھر عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھگوادی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کر دیا ہے تو اتنی بات کافی تھی کہ انگلی سے کھرچ دیتا بس اوقات میں خود رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو انگلی سے کھرچتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

دباغت کا بیان

۲۷۳۱۰۔ ابو داؤد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مردار کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دباغت اسے پاک کر دیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۱۱۔ ابن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا اس نے ایک ٹوپی پہن رکھی تھی ٹوپی کا استر لومڑی کے چمڑے کا بنا ہوا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سر سے اتار کر پھینک دی اور فرمایا: تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے یہ پاک نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۳۱۲۔ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ رسول کریم ﷺ نے مردار کے چمڑے کو استعمال کرنے میں رخصت دی ہے۔

۲۷۳۱۳۔ ”مسند جون بن قنادہ تمیمی“ جون بن قنادہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ کا صحابی ایک جگہ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس سے گزرا مشکیزے میں پانی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پینا چاہا۔ مشکیزے کے مالک نے کہا: یہ مردار کے چمڑے سے بنایا گیا ہے، صحابی رک گیا حتیٰ کہ جب نبی کریم ﷺ اس جگہ پہنچے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: پانی پیو چونکہ دباغت چمڑے کو

پاک کر دیتی ہے۔ رواہ ابن مندہ وابن عسا کر وقال هكذا حدث هيشم بهذا الحديث لم يجاوز به جون بن قتادة وليس لجون لصحة
ورواه هيشم فقال عن جون عن سلمة بن المحبق

۲۷۳۱۳ "مسند سلمة بن الكوع" جون بن قتاده سلمة بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ
تھے ہم ایک مشکینزے کے پاس آئے اس میں پانی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پینا چاہا مشکینزے کے مالک نے کہا: یہ مردار کے چمڑے
سے بنا ہے، صحابہ رک گئے، اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا فرمایا: پانی پو چونکہ
دباغت چمڑے کو پاک کر دیتی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۲۷۳۱۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردار کے چمڑے سے نفع اٹھانے کا حکم دیا ہے بشرطیکہ چمڑے کو
دباغت دی گئی ہو۔ رواہ عبدالرزاق
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۸۴

۲۷۳۱۶ "مسند ابن عباس" رسول کریم ﷺ میوندہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی کی مردار بکری کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: تم نے
اس کے چمڑے میں نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے کیسے نفع اٹھایا جاسکتا ہے حالانکہ یہ مردار ہے؟ فرمایا: حرام تو بس اس
کا گوشت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۱۷ میوندہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک بکری مردار ہو گئی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی۔

رواہ عبدالرزاق

باب موجبات غسل آداب غسل

حمام میں داخل ہونے کا بیان

موجبات غسل

۲۷۳۱۸ "مسند صدیق" جعفر کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر علی رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جو چیز دو حدیں یعنی کوڑے اور رجم کو واجب کرتی
ہے وہ غسل کو بھی واجب کر دیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۷۳۱۹ ابن شہاب کی روایت ہے کہ ابو بکر صدیق، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے نزدیک
جب شرم گاہ دوسری شرم گاہ کو تجاوز کر جاتی ہے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن المنصور

۲۷۳۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ گتہ جاتا ہے تو غسل واجب جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۳۲۱ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اور مہاجرین اولین
فرماتے تھے کہ جب ایک شرم گاہ دوسری شرم گاہ کو مس کر لیتی ہے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ مالک و عبدالرزاق
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۲۔

مجامعت سے غسل واجب ہے

۲۷۳۲۲ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا کہ میں کسی بھی ایسے شخص کو نہ پاؤں

جو جماعت کرے اور پھر غسل نہ کرے خواہ اسے انزال ہو یا نہ ہو ورنہ میں اسے سخت سزا دوں گا۔ رواہ سعید بن منصور وابن سعد ۹۷۳۳۳ سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! مجھے مذی آ جاتی ہے جبکہ ہر مذی آتی ہے منی کی وجہ سے غسل کیا جاتا ہے اور مذی آنے پر وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ سعید بن منصور ۲۷۳۲۳ زید بن خالد جہنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: مجھے بتائیں ایک شخص اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور اسے منی نہیں آتی (یعنی انزال نہیں ہوتا) عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے اور آ لہ تاسل دھولے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ بات رسول کریم ﷺ سے سنی ہے میں نے یہی مسئلہ حضرت علی ابن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا: انھوں نے مجھے اسی (یعنی وضو) کا حکم دیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبہ والبخاری ومسلم وابوالعباس السراج فی کتابہ وابن خزیمہ والطحاوی وابن حیا ۲۷۳۲۵ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جا ہے پھر اسکاں کرتا ہے (یعنی اسے انزال نہیں ہوتا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانی پانی (یعنی غسل منی) سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق ۲۷۳۲۶ "مسند سہل بن سعد ساعدی" سہل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کا قول "پانی پانی سے واجب ہوتا ہے" شروع اسلام میں بطور زحمت کے تھا پھر اس کے بعد غسل کا حکم استوار ہو گیا ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد ہم نے غسل کرنا شروع کیا بشرطیکہ جب شرمگاہ شرمگاہ کو مس کرے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۷۳۲۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سپاری غائب ہو جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ سعید بن منصور ۲۷۳۲۸ ابوصالح زیات ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک انصاری کو آواز دی وہ باہر نکلا پھر دونوں (نبی ﷺ اور انصاری) قبائ کی طرف چل پڑے پھر ایک عورت کے پاس سے دونوں کا گزر ہوا انصاری نے غسل کیا نبی کریم ﷺ نے غسل کی وجہ دریافت کی انصاری نے جواب دیا: جس وقت آپ نے مجھے آواز دی میں اپنی بیوی سے جماعت کر رہا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا جماع ادھورار جائے یا اسکاں (یعنی انزال نہ) ہو تمہیں وضو ہی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق ۲۷۳۲۹ خولہ بنت حکیم کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ کوئی عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو (یعنی احتلام) مرد دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: عورت پر اسوقت تک غسل نہیں جب تک اسے انزال نہ ہو جس طرح مرد پر اسوقت تک غسل نہیں جب تک اسے انزال نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ وهو صحیح

۲۷۳۳۰ "مسند عائشہ" جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے میرے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایسا ہو ہے اور آپ نے غسل کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ ۲۷۳۳۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان کے ساتھ جماع کیا لیکن آپ کو انزال نہیں ہوا تاہم دونوں نے غسل کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۳۲ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، سوال کیا کہ عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جب عورت پانی (منی) دیکھے تو غسل کرے میں نے کہا: تو نے عورتیں رسوا کر دیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر اس کا بچہ اس کے مشابہ کیونکر ہوا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ ۲۷۳۳۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام سلیم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ عورت وہ کچھ دیکھے کہ جو مرد دیکھتا ہے آپ نے فرمایا: عورت پر غسل واجب ہے۔ رواہ سعید بن منصور

احتمالاً سے عورت پر بھی غسل واجب ہے

۲۷۳۳۲ سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ ایک عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے کیا عورت پر غسل واجب ہے آپ نے فرمایا جی ہاں بشرطیکہ جب عورت کو انزال ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۵ عبدالغریب بن رفیع، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبدالرحمن ومجاہد وعطاء کہتے ہیں: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے کیا عورت پر غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا عورت شہوت پاتی ہے عرض کیا: ہو سکتا ہے پاتی ہو فرمایا کیا تری (منی کا اثر) پاتی ہے؟ عرض کیا: ممکن ہے پاتی ہو فرمایا: پھر غسل کرے گی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے عورتیں ملیں اور کہا اے ام سلیم رضی اللہ عنہا تو نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے پاس رسوا کر دیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں رک سکتی جب تک مجھے معلوم نہ ہو جائے آیا کہ میں حلال میں ہوں یا حرام میں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق جس کے عضو سے غسل کرنے کے بعد کچھ نکل آئے فرمایا: اگر غسل سے پہلے پیشاب کیا ہے تو وضو کر لے اور اگر پیشاب نہیں کیا تو غسل کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو چیز حد واجب کرتی ہے وہ غسل بھی واجب کرتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:..... یعنی ناجائز اور حرام مجامعت سے حد (کوڑے یا رجم) واجب ہوتی ہے اس سے غسل بھی واجب ہوتا ہے البتہ غسل واجب ہوتا ہے خواہ حرام ہو یا حلال جبکہ حد حرام مجامعت پر واجب ہوتی ہے۔

۲۷۳۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دوشمرگاہوں کا آپس میں ٹکراؤ ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ العقیلی

۲۷۳۳۹ ”مسندانی“ رفاعہ بن رافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک ایک شخص داخل ہوا اور بولا: امیر المؤمنین! یہ زید بن ثابت مسجد میں جنابت سے غسل کرنے کے متعلق اپنی رائے سے فتویٰ دے رہے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زید بن ثابت کو میرے پاس لاؤ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا فرمایا: اے اپنی جان کے دشمن! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! بخدا میں نے ایسا نہیں کیا لیکن میں نے اپنے چچاؤں ابویوب، ابی بن کعب اور رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے انہوں نے کہا: ہم رسول کریم ﷺ کے دور میں ایسا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریم کا حکم نہیں آیا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم تھا کہا: مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجر بن انصار کو جمع ہونے کا حکم دیا سب جمع ہو گئے آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ اس صورت میں غسل نہیں ہے البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کر جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی آدمی کے متعلق نہ سنوں کہ اس نے ایسا کیا ہے (یعنی اس سال کی صورت میں غسل نہیں کیا) تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل والطبرانی

۱۷۳۳۰ ”ایضاً“ یہ جو فتویٰ دیا جاتا تھا کہ پانی سے پانی واجب ہوتا ہے (یعنی غسل انزال سے واجب ہوتا ہے) یہ ابتداء اسلام میں رخصت تھی جیسے رسول اللہ ﷺ نے رخصت مقرر کی تھی۔ پھر بعد میں غسل کا حکم دیا۔ رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن منیع وابوداؤد والترمذی

وقال حسن صحيح وابن ماجه وابن خزيمة وابن الجارود والطحاوي وابن حبان والدارقطني والباؤددي والطبراني وسعيد بن المنصور

۲۷۳۳۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرا جسم درنگ متغیر دیکھا فرمایا: اے علی! تمہارے جسم کا رنگ متغیر ہو چکا ہے میں نے عرض کیا: چونکہ میں پانی سے بہت غسل کرتا ہوں چونکہ مجھے شدید مڈی آتی ہے جب بھی میں کچھ مڈی دیکھ لیتا ہوں غسل کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: مڈی آنے پر غسل مت کرو البتہ مٹی آنے پر غسل کرو۔

رواہ ابن اسنی

۲۷۳۲۲ خرشہ بنت حبیب کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور اسے انزال نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا: مرد اگر عورت کو جھومائے اور عورت کے دونوں اطراف جھوم اٹھیں تو مرد پر غسل نہیں ہے۔ زواہ مسدد

۲۷۳۲۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو شرمگاہوں کے باہم ملنے کے متعلق فرمایا: جیسا کہ حد واجب ہوتی ہے اسی طرح غسل بھی واجب ہوتا ہے۔ بھلا جو چیز حد کو واجب کر دیتی ہے وہ پانی (غسل) کو واجب نہیں کرے گی۔ رواہ الطبرانی

۲۷۳۲۴ مجاہد کی روایت ہے کہ مہاجر بن والنصار کا موجب غسل کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ انصار کہتے تھے کہ پانی سے پانی واجب ہوتا ہے۔ (یعنی منی سے غسل واجب ہوتا ہے) جبکہ مہاجر بن کہتے تھے کہ جب شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو مس کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ دونوں فریقین نے فیصلہ کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا اور کس ان کے پاس لے آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر

ایک شخص عورت میں داخل کرتا ہو اور باہر بھی نکالتا ہو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے؟ سب نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: کیا اس سے حد واجب ہو جاتی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع پانی واجب نہیں ہوگا، آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجر بن کے حق میں فیصلہ کیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر ہوئی انھوں نے فرمایا: بسا اوقات میں نے اور رسول کریم ﷺ نے ایسا کیا ہے پھر ہم نے اٹھ کر غسل کر لیا۔ رواہ عبدالرزاق

مسئل سنیس سنیس
حیدرآباد سندھ

آداب غسل

۲۷۳۲۵ معروف کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین لب پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ مسدد

۲۷۳۲۶ یعنی بنی امیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اونٹ کی اوٹ میں غسل کر رہے تھے اور میں نے آپ کے آگے کپڑے سے ستر کر رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یعنی! میرے سر پر پانی ڈالو میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین بہتر جانتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا زیادہ پانی بالوں کی پراگندگی میں اضافہ کرتا ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کا نام لیا اور سر پر پانی ڈالا۔

رواہ الشافعی و البیہقی فی السنن

۲۷۳۲۷ ابوامامہ ہاملی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں اور ہر بار سر کو لب لیتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۲۸ ابن مسیب کی روایت ہے کہ عثمان غسل جنابت کرتے تو اس جگہ سے ہٹ جاتے اور دوسری جگہ جا کر پاؤں دھوتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۲۹ حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب غسل کرتے تو غسل والی جگہ سے باہر نکل جاتے اور پاؤں کے

تلوے دھولیتے تھے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۳۳۰ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ سالم بن ابی جعد حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے

فرمایا: غسل کے لیے ایک صاع (پانی) کافی ہے اور وضو کے لیے ایک مد کافی ہے ایک شخص نے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے) کہا: مجھے یہ

مقدار کافی نہیں ہے جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی کی یہ مقدار اس ذات کے لیے کافی تھی جو تم سے افضل و اعلیٰ تھی اور جس کے بال بھی تم سے

زیادہ تھے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۳۳۱ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنو ثقیف کے وفد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری سرزمین میں سردی ہوتی ہے ہم کیسے غسل کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ

۲۷۳۳۲ ”مسند عائشہ“ حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے انھیں حدیث سنائی کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا!

میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! رسول کریم ﷺ غسل جنابت کے لیے کتنا پانی استعمال کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پانی منگوایا

میں نے اس کا اندازہ ایک صاع کے برابر کیا جو تمہارے اس صاع کے مساوی ہے۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ وابن ابی شیبہ فی المصنف ۲۷۳۵۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے بسا اوقات میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میرے لیے بھی پانی چھوڑیں۔

رواہ سعید بن منصور

۲۷۳۵۵۔ ابو جعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دریائے فرات میں داخل ہوئے ان دونوں صاحبزادوں نے تہنند باند رکھے تھے پھر دونوں نے فرمایا: یقیناً پانی میں سکون ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۶۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت کیا۔ چنانچہ آپ نے بائیں ہاتھ سے پانی کا برتن سرگوں کیا اور دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ہتھیلی دھوئی پھر شرمگاہ پر پانی ڈالا اور شرمگاہ دھولی پھر زمین پر ہاتھ گر لیا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ دھویا پھر ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا پھر سارے بدن پر پانی ڈالا پھر اس جگہ سے الگ ہو گئے اور پاؤں دھوئے میں آپ کے پاس کپڑا لائی تاہم آپ نے ہاتھوں سے یوں پانی جھاڑنا شروع کر دیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن منصور

۲۷۳۵۷۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی بہایا آپ نے غسل جنابت کرنا تھا پہلے آپ نے دو یا تین بار ہاتھ دھوئے پھر شرمگاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھوئی پھر بائیں ہاتھ زمین پر گر لیا اور ہاتھ تختی سے رگڑا پھر وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنے سر پر تین لپ بھر کر پانی ڈالا پھر سارا جسم دھویا پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے پاؤں دھوئے پھر میں آپ کے پاس تویہ لائی آپ نے تویہ واپس کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۵۸۔ قتادہ کی روایت ہے کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا پانی کی مقدار کیا ہونی چاہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جیسی کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۹۔ یزید قاشی کی روایت ہے کہ میری قوم کی ایک عورت نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک برتن نکال کر دکھایا اور کہا: نبی کریم ﷺ اس میں پانی لے کر وضو کرتے تھے میں نے اس کا اندازہ ایک ملوک (پانی کا ایک پیالہ جو ۲۱ صاع کا پیمانہ ہوتا ہے) پھر مجھے ایک اور برتن دکھایا اور کہا: آپ ﷺ اس میں پانی لے کر غسل کرتے تھے میں نے اس کا اندازہ ایک قفیز سے لگا یا۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۳۶۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے جیسی ہونے کی حالت میں اچھی طرح سر دھولیا وہ بعد میں سارا جسم دھولے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن منصور

غسل جنابت میں احتیاط

سبل کلمتہ
چند بار سر دھو کر پانی

۲۷۳۶۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے اس اے میرے بیٹے! مبالغہ کے ساتھ غسل جنابت کیا جائے چونکہ ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیسے مبالغہ کروں؟ آپ نے فرمایا: بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح تر کر لو اور اپنے چہرے کو اچھی طرح صاف کر لو تم غسنا خانہ سے باہر نکلو گے تمہارے سب گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۳۶۲۔ بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو گھر کے صحن میں غسل کرتے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حیا دار، بردبار اور ستر رکھنے والی ذات ہے لہذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے وہ ستر کرے اگر چہ دیوار کی اوٹ ہی کیوں نہ ہو۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۳۶۳۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل کرتے اور ایک مد سے وضو کرتے تھے۔

رواہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ

۲۷۳۶۴..... "مسند ابی ہریرہ" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا میں اپنے سر پر لی ڈالوں ذراں حالیکہ میں کسی ہوں؟

ابو ہریرہ نے جواب دیا: رسول کریم ﷺ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے تھے۔ اس شخص نے کہا: ارسل لے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ کے بال تم سے زیادہ تھے اور آپ ﷺ تم سے زیادہ پاکیزہ بھی تھے۔ رواہ ابی ایسیۃ

۲۷۳۶۵..... عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا غسل جنابت اور وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غسل کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد۔ وہ شخص بولا: مجھے یہ مقدار کہ نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ اس ہستی کے لیے کافی رہا جو تم سے بدرجہا افضل تھی پوچھا: وہ کون؟ فرمایا: رسول کریم ﷺ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۶۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا اور غسل ابتدا ہاتھوں سے کی ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ پھر پانی میں ہاتھ داخل کیا اور بالوں میں خلال کر کے گئی حتیٰ شخیال ہوا کہ آپ جلد سے برات کرنے لگے ہیں۔ پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ سعید بن منصور

۲۷۳۶۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کرتے آپ کے لیے پانی والا برتن رکھ دیا جاتا، آپ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھوں کو دھولیتے جب ہاتھ دھولیتے تو دایاں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھولیتے پھر دایاں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے دھولیتے پھر تین بار کلی کرتے، تین بار ناک میں پانی ڈالتے پھر تین بار لپ بھر بھر کر سر پر پانی ڈالتے پھر پورے بدن پر پانی ڈالتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

غسل کا مسنون طریقہ

۲۷۳۶۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غسل جنابت کرتے تو سر کے دائیں حصہ کے لیے ایک لپ پانی لیتے پھر سر کے بائیں حصہ کے لیے ایک لپ لیتے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۳۶۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غسل کی ابتداء وضو سے کرتے تھے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ (پھر سر کو جھگوتے پھر برتن سے سر پر پانی ڈالتے تھے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۳۷۰..... ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور نافع عن ابن عمر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں آپ نے رسول کریم ﷺ سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا: دایاں ہاتھ پر دو مرتبہ پانی ڈالے پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے پھر دایاں ہاتھ سے شرمگاہ پر پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے اسے دھولے حتیٰ کہ صاف کر لے پھر اپنا بائیں ہاتھ مٹی پر رکھا اگر چاہے پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے حتیٰ کہ اسے صاف کر لے پھر اپنا ہاتھ تین بار دھوئے پھر تین بار کلی کرے، تین بار ناک میں پانی ڈالے، تین بار چہرہ دھوئے تین بار بازو دھوئے جب سر پر پہنچ نہ کرے بلکہ سر پر پانی ڈالے پس ایسے ہی تھا رسول اللہ ﷺ کا غسل جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۷۱..... سالم کی روایت ہے کہ میرے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) غسل کرتے پھر وضو کر لیتے تھے میں نے عرض کیا: کیا آپ کو غسل کافی نہیں ہے؟ فرمایا: غسل سے بڑھ کر کونسا وضو مکمل ہو سکتا ہے جیسی کے لیے؟ لیکن مجھے خیال ہوتا ہے کہ آلہ تناسل سے کچھ نکلا ہے اس لئے میں وضو کر لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۷۲..... نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب تم اپنی شرمگاہ کو غسل کے بعد نہ چھوؤ تو پھر کونسا وضو ہے جو غسل سے بڑھ کر ہو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن منصور

۲۷۳۷۳..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غسل کے بعد وضو کرنے کے متعلق پوچھا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کونسا وضو غسل سے افضل ہو سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن منصور

واجب غسل

۲۷۳۷۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم غسل کرو تو تین بار کئی کرو چونکہ اس سے غسل میں مبالغہ ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ
 ۲۷۳۷۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے غسل جنابت کیا اور پھر
 نماز فجر پڑھی لی پھر جب روشنی اچھی طرح پھیل گئی میں نے دیکھا کہ ناخن کے بقدر جگہ خشک رہ گئی ہے اور اسے پانی نہیں پہنچا رسول کریم ﷺ نے
 فرمایا: اگر تم نے ہاتھ سے مسح کر لیا ہوتا تو یہ تمہیں کافی ہو جاتا۔ رواہ ابن ماجہ والشاشی وسعيد ابن المنصور
 ۲۷۳۷۶ حذیفہ بن یمان کی روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی سے کہا: اپنے سر میں خلال کر لیا کرو قبل ازیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ میں

اس کا خلال کرے۔ رواہ عبدالرزاق وسعيد بن المنصور وابن جریر
 ۲۷۳۷۷ ”مسند عبداللہ بن عباس“ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا پھر تھوڑی سی جگہ خشک دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے
 سر کے بالوں سے تری لے کر اس جگہ کو تر کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ وفیہ ابوعلی الرحبی ضعفہ وورد من طریق آخر مراسل وینتی
 ۲۷۳۸۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم جنابت کی حالت میں ہو اور کئی اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جاؤ تو نماز لوٹالو۔

رواہ عبدالرزاق وسعيد بن المنصور

فائدہ:..... یعنی غسل بھی دوبارہ کرو اور نماز بھی لوٹاؤ چونکہ واجب چھوٹ گیا ہے لہذا غسل نہیں ہوا۔

۲۷۳۷۹ ہیشم، یونس کی سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے نیچے
 جنابت ہوتی ہے لہذا بالوں کو اچھی طرح تر کرو اور جلد کو صاف کرو یونس کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے یا
 نہیں (حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ انرجا الترمذی کتاب الطہارۃ باب ماجاء تحت کل شعرة جنابت)۔

۲۷۳۸۰ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ اہل طائف نے رسول کریم ﷺ نے پوچھا: ہماری زمین ٹھنڈی ہے ہمیں کتنی مقدار میں غسل کافی
 ہے؟ آپ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۱ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس غسل جنابت کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا:
 میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیتا ہوں ایک روایت میں ہے۔ میں اپنے سر پر تین مرتبہ یوں پانی بہاتا ہوں۔ زیر نے اس کا طریقہ یوں
 بیان کیا کہ: تھیلوں کا باطنی حصہ آسمان کی طرف کیا اور ظاہری حصہ زمین کی طرف۔ رواہ ابو داؤد والیطالسی وابونعیم

ممنوعات غسل

۲۷۳۸۲ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اور ایک دوسرے شخص نے غسل کیا ہمیں اس حالت میں حضرت عمر بن
 خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کیا ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ تم بعد میں آنے والے
 ان نااہل لوگوں میں سے نہ ہو جن متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

فخلف من بعدہم خلف اضا عوا الصلوۃ واتبعوا الشہوات فسوف یلقون غیا
 ان کے بعد ایسے نااہل لوگ آئے جنہوں نے نماز ضائع کی خواہشات پر چل پڑے وہ گمراہی میں پڑ جائیں گے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۷۳۸۳ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ میں اور ایک دوسرا شخص غسل کر رہے تھے ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھتے تھے اسی

حالت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھ لیا فرمایا: مجھے ڈر ہے تم دونوں بعد میں آنے والے ان نااہل لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”فخلف من بعدهم خلف“ الایۃ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۸۴ ”مسند علی“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو نہر میں ننگے غسل کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے تہ بندیں بھی نہیں باندھیں ہوئی تھیں آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پکار کر فرمایا: تمہیں کیا ہوا جو تمہیں اللہ کی عزت وقار کا خیال نہیں۔

۲۷۳۸۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسل خانے میں پیشاب کر دے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۸۶ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے غسل خانے میں پیشاب کر دیا وہ پاک نہ ہو۔
رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۷ ”مسند ابن عباس“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص جنابت میں مبتلا ہو گیا اس کے جسم میں زخم تھا پھر اسے احتلام ہو گیا مسئلہ دریافت کیا، لوگوں نے اسے غسل کرنے کا کہا۔ اس نے غسل کیا اور مر گیا نبی کریم ﷺ تو اس کی خبر ہوئی فرمایا: تم نے اسے کیوں قتل کیا اللہ تمہیں قتل کرے کیا عاجز کی شفاء سوال کرنے میں نہیں؟ عطاء کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زخمی آدمی غسل کرے اور زخم والی جگہ چھوڑ دے۔ رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل و ابو داؤد وابن جریر والطبرانی والحاکم دون قول عطاء اور حاکم نے یہ اضافہ کیا ہے: اگر وہ جسم دھوتا اور زخم والی جگہ چھوڑ دیتا اسے کافی تھا۔

۲۷۳۸۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک برتن سے مرد اور عورت کو غسل کرنے سے منع کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسل خانے میں پیشاب کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۹۰ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غسل خانے میں پیشاب کرنے سے دوسو سے پیدا ہوتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۹۱ عامر بن بن ربیعہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم غسل کر رہے تھے اور ایک دوسرے پر پانی ڈال رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم غسل کرتے ہو اور ستر نہیں کرتے بخدا مجھے ڈر ہے کہ تم کہیں بعد میں آنے والے بڑے لوگ نہ ہو۔

۲۷۳۹۲ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی باندی کہتی ہیں: میں نے غسل کیا پھر میں بیٹھی کہ پھر اٹھ ہی نہ سکی میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خبر کی وہ آئے اور اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا ان کا ہاتھ میرے سر پر رہا اور وہ یہ دعا کرتے رہے حتیٰ کہ میں اٹھ کھڑی ہوئی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درختوں کے جھنڈ میں غسل مت کرو اور ایسی جگہ بھی غسل نہ کرو جہاں براہ راست چاندنی پڑتی ہو۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

۲۷۳۹۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غسل خانے میں پیشاب کرنے سے دوسو سے پیدا ہوتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

متعلقات غسل

۲۷۳۹۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیوار میں رسول اللہ ﷺ کے غسل کے نشانات دکھا سکتی ہوں جہاں

آپ غسل جنابت کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعف ابی داؤد ۴۳۰۔

۲۷۳۹۵ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے سر کی مینڈھیاں بہت زیادہ ہیں کیا میں

غسل جنابت کے لیے مینڈھیاں کھولوں؟ آپ نے فرمایا: تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم تین لپ پانی کے سر پر ڈال لو پھر اپنے بدن پر پانی ڈالو یوں پاک ہو جاؤ گی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعيد بن المنصور

۲۷۳۹۶ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرے سر کی مینڈھیاں بہت زیادہ ہیں میں کیا کروں جب میں غسل کروں؟ فرمایا: اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالو پھر ہر لپ کے بعد سر کو لہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ
۲۷۳۹۷ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم میں سے کوئی عورت جب غسل جنابت کرنی تو اپنی مینڈھیاں باقی رکھتی تھی۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۷۳۹۸ ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم الگ الگ غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور
۲۷۳۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت جنابت لاحق ہوتی آپ ﷺ صبح ہونے تک پانی کو چھوڑتے تک نہیں تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۴۰۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو اپنی بیویوں کے پاس چکر لگاتے اور ایک مرتبہ غسل کرتے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۴۰۱ ”مسند انس“ معمر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ سے سماع کر رکھا ہے سوال کیا گیا کہ ایک شخص غسل جنابت کرے اور دوران غسل کے پانی سے چھینٹے اٹھیں ان کا کیا حکم ہے۔ فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ عبدالرازق

۲۷۴۰۲ ابوفاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سگی لگوانے کے بعد غسل کرنا مستحب سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۳ ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حمام سے باہر تشریف لاتے تو غسل کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۴ اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گرم پانی سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۵ عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا دوران سفر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے راستے میں ایک جگہ رات کے پچھلے پہر بڑا ڈکھلایا جگہ پانی سے قریب ہی آپ رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا جب بیدار ہوئے فرمایا: مجھے بتاؤ ہم پانی پاسکتے ہیں طلوع آفتاب سے پہلے پہلے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! چنانچہ جلدی سے وہاں سے چل دیئے حتیٰ کہ پانی تک پہنچ گئے آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۶ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اسے باقی رکھوں تاکہ غسل کروں آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا پھر سونے کے لئے لیٹ گئے تاکہ گرم ہو لیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۷ ابراہیم یحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسا کرتے تھے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۸ ابن جریر کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کی اوٹ میں غسل کر لیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

گرم پانی سے غسل کرنا

۲۷۴۰۹ اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے تانبے کے برتن میں پانی گرم کیا جاتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ اسی میں غسل کے لیے پانی لیتے تھے۔ رواہ الدارقطنی وصباحہ

۲۷۴۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کی کوئی بیوی ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے البتہ ان میں سے کوئی

بھی دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہیں کرتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن ماجہ والدارمی
۲۷۴۱۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کی ازواج ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۴۱۲ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پیتل کے ایک لگن میں رسول کریم ﷺ کا سر دھو دیتی تھیں۔ رواہ ابو نعیم

۲۷۴۱۳ ”مسند ابی رافع“ ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک رات میں اپنی بیویوں کے پاس چکر لگاتے اور ہر بیوی کے پاس جانے کے بعد غسل کرتے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایک ہی مرتبہ غسل کر لیتے؟ فرمایا: یہ زیادہ طہارت اور پاکیزگی کا باعث ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۴۱۴ ”مسند ابی سعید“ رسول کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے آپ نے اسے پیغام بھیجا وہ گھر سے باہر آیا اس کے سر سے پانی

کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے فرمایا: شاید ہم نے تم سے جلدی کروادی۔ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں جلدی میں ڈالا جائے یا جماع ادھورا رہ جائے کہ انزال نہ ہو ایسی صورت میں تمہیں وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۴۱۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل جنابت کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

حمام میں داخل ہونے کا بیان

۲۷۴۱۶ مورق عجمی کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو موصول ہوا میں ان کے پاس موجود تھا خط کا مضمون یہ تھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ شہروں کے باشندگان نے بہت سارے حمام بنا رکھے ہیں کوئی شخص بھی بغیر شلوار کے حمام میں داخل نہ ہو اور حمام میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے حتیٰ کہ اس سے باہر نکل آئے اور دو آدمی حوض میں داخل نہ ہوں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والبیہقی فی شعب الایمان

۲۷۴۱۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان عورت ہرگز حمام میں داخل نہ ہو البتہ وہ داخل ہو سکتی ہے جو بیمار ہو، اپنی عورتوں کو

سورت نور کی تعلیم دو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۷۴۱۸ عبدالرحمن کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے حمام میں داخل ہونے کے بارے میں سوال کیا: انھوں نے جواب دیا: حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہونا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ مسند

۲۷۴۱۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل ہو اور کسی مومن عورت کے لیے حمام

میں داخل ہونا حلال نہیں البتہ جو عورت بیمار ہو وہ داخل ہو سکتی ہے میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی اور گھر میں اور ہنسی اتارے اس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان قائم حجاب کو چاک کیا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وهو منقطع

۲۷۴۲۰ قعیصہ بن ذؤیب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ

بغیر شلوار کے حمام میں داخل ہو اور کسی عورت کے لیے حمام میں داخل ہونا حلال نہیں۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: آپ عورت کو منع کر رہے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں البتہ بیماری کی وجہ سے حمام میں داخل ہو سکتی ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال هو اقوی مما قبلہ وعبدالرزاق

۲۷۴۲۱ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: کوئی شخص بھی شلوار کے بغیر حمام میں داخل نہ

- ہو اور حمام میں اللہ کا نام نہ لے حتیٰ کہ باہر نکل آئے اور دو شخص ایک ہی برتن سے غسل نہ کریں۔ رواہ سعید بن منصور
- ۲۷۲۲۲ "مسند حبیب بن سلمہ فہری" ابن رغبان کی روایت ہے کہ حبیب بن سلمہ فہری مقام محص میں حمام میں داخل ہوئے اور پھر کہا: یہ اہل دنیا کے عشرت کدوں میں سے ایک عشرت کدہ ہے اگر اس میں ایک گھڑی بھی پھروں گا ہلاک ہو جاؤں گا میں اس سے اس وقت تک باہر نہیں نکلوں گا جب تک اللہ تعالیٰ سے ایک ہزار مرتبہ استغفار نہ کر لوں۔ رواہ ابو نعیم
- ۲۷۲۲۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے البتہ مریضہ یا نفاس والی عورت داخل ہو سکتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ
- ۲۷۲۲۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا پھر مردوں کو اجازت دے دی بشرطیکہ انھوں نے تہبند باندھ رکھی ہوں۔ رواہ البزار
- ۲۷۲۲۵ ابن طاؤس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس گھر سے بچو جسے حمام کہا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! حمام تو میل پچیل اور اذیت دور کرتا ہے فرمایا: تم میں سے جو شخص حمام میں داخل ہو وہ ستر کرے۔ رواہ سعید بن منصور
- ۲۷۲۲۶ ابو معشر، محمد بن کعب قرظی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ واجب ہے الا یہ کہ بچہ ہو یا عورت ہو یا غلام ہو جو شخص لہو و لعب یا تجارت میں مشغول رہے اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور ستائش کا سزاوار ہے۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۷۲۲۷ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یا اللہ! جو عورت بلا وجہ اور بغیر کسی بیماری کے حمام میں داخل ہوتا کہ اس کا چہرہ سفید ہو جائے۔ اس کا چہرہ سیاہ کر دے جس دن بہت سارے چہروں کو تو سفید کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

جنبی کے احکام آداب اور مباحات

- ۲۷۲۲۸ عبیدہ سلمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنبی کا قرآن پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ ابو عبیدہ وابن جریر
- ۲۷۲۲۹ عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں آدمی کا قرآن پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر
- ۲۷۲۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہر حال میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے بجز حالت جنابت کے، اگر آپ حالت جنابت میں ہوتے ہمیں قرآن میں سے کچھ نہیں سناتے تھے۔
- رواہ ابو عبیدہ فی فضائلہ وابن ابی شیبہ والعدنی وابو یعلیٰ وابن جریر وصحیحہ
- ۲۷۲۳۱ "مسند عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ نے جنبی کو رخصت دی ہے کہ جب وہ سونا چاہے یا کھانا چاہے یا پینا چاہے تو وضو کر لے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ
- ۲۷۲۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب وہ سونا چاہے یا کھانا چاہے یا پینا چاہے تو وضو کر لے۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۷۲۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنابت میں ہو وہ اس وقت تک نہ سوئے جب تک وضو نہ کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ رواہ سعید بن منصور
- ۲۷۲۳۴ یحییٰ بن معمر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں سو جاتے

تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بسا اوقات آپ ﷺ سونے سے قبل غسل کر لیتے اور بسا اوقات غسل سے قبل سو لیتے لیکن وضو کر لیتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۳۵ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب حالت جنابت میں کھانے پینے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھو لیتے کلی کرتے پھر پانی پیتے یا کھانا کھا لیتے۔ رواہ عبد الرزاق وسعيد بن المنصور

۲۷۲۳۶ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہوئے اور وہ سونا چاہے یا باہر جانا چاہے یا کھانا پینا چاہے تو استنجاء کر لے اور وضو کر لے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۲۳۷ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ سونے کا ارادہ کرتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق وسعيد بن المنصور

۲۷۲۳۸ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور اگر کھانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھو لیتے، پھر کھانا کھاتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۷۲۳۹ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ حالت جنابت میں کھانے یا سفر کرنے کا ارادہ کرتے وضو کر لیتے تھے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۷۲۴۰ ... غضیف بن حارث کی روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے بتائیں کی رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصہ میں غسل جنابت کرتے تھے یا آخری حصہ میں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: بسا اوقات پہلے حصہ غسل کرتے بسا اوقات پچھلے حصہ میں۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۷۲۴۱ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور پھر سوتے اور جب کھانے کا ارادہ کرتے استنجاء کرتے کلی کرتے اور پھر کھانا کھاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۴۲ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ کو جب اپنے اہل خانہ کے پاس آنے کی حاجت ہوتی تو اپنی حاجت پوری کرتے اور پھر اس طرح سو جاتے گویا آپ نے پانی کو چھوا تک نہیں۔

رواہ سعید بن المنصور عبد الرزاق وابن ابی شیبہ وابن جریر

۲۷۲۴۳ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل جنابت کرتے اور پھر میرے پاس لیٹ کر گرمی حاصل کرتے حالانکہ میں نے ابھی تک غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۷۲۴۴ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں ایک برتن سے پانی پیتی۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی نبی کریم ﷺ برتن مجھ سے لے لیتے آدراسی جگہ منہ رکھتے جہاں منہ رکھ کر میں نے پیا ہوتا اور آپ پانی پی لیتے۔ میں ہڈی سے گوشت نوج رہی ہوتی پھر آپ ﷺ مجھ سے لے لیتے اور اسی جگہ منہ لگا لیتے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا اور آپ گوشت نوج کر کھانا شروع کرتے۔

رواہ عبد الرزاق وسعيد بن المنصور

۲۷۲۴۵ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ دیتے پھر قرآن پڑھنے لگتے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۴۶ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول ﷺ ہم میں سے کسی عورت کی گود میں سر رکھ لیتے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی اور آپ قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۴۷ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑاؤ، میں نے عرض کیا: میں حالت حیض میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۵۴۶۰ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی ندیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس داخل ہوئی مجھے میمونہ رضی اللہ عنہا نے ان کے پاس بھیجا تھا، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں دو بستر لگے ہوئے تھے میں میمونہ رضی اللہ عنہا کی طرف واپس لوٹ آئی میں نے کہا میرے خیال میں ابن عباس اپنے گھر والوں سے علیحدگی اختیار کیے ہوئے ہیں، میمونہ رضی اللہ عنہا نے بنت سرج کندی جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہا کی بیوی ہے کو پیغام بھیجا اور صورتحال کی وضاحت چاہی۔ اس نے کہا: میرے اور ابن عباس کے درمیان کوئی علیحدگی نہیں لیکن میں حالت حیض میں ہوں۔ میمونہ رضی اللہ عنہا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا اور کہا: کیا تم بنت رسول اللہ ﷺ کو موڑنا چاہتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے حائضہ کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے البتہ اس کے گھٹنوں اور نصف رانوں تک کپڑا پڑا ہوتا تھا۔

رواہ عبد الرزاق

فائدہ:۔۔۔ حدیث میں مباشرت سے مراد جماعت نہیں بلکہ لپٹ لپٹاؤ مراد ہے یہ مطلب حدیث کے آخر سے واضح ہے۔

۲۵۴۶۱ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ اپنے لحاف میں لیٹی ہوئی تھی اسی وقت مجھے حیض آنا شروع ہوا میں کھسک کر آپ سے الگ ہو گئی۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوا حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: اپنے کپڑے مضبوطی سے کس لو میں نے حیض کے کپڑے شدت سے باندھ لیئے۔ میں پھر لوٹ آئی اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ لیٹ گئی۔

رواہ عبد الرزاق

۲۵۴۶۲ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ مجھے حیض آ گیا جبکہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اپنے کپڑے درست کر لو۔ پھر انہیں اپنے ساتھ سونے کا حکم دیا ایک ہی بستر پر۔ حالانکہ وہ حائضہ تھیں اور شرمگاہ پر کپڑا ڈال لیا تھا۔

رواہ عبد الرزاق

۲۵۴۶۳ عبد اللہ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا پھر فرمایا: میرے آگے ستر کرو تا کہ میں غسل کر لوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ جنبی ہیں؟ فرمایا: جی ہاں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ کہتا ہے کہ آپ نے کھانا کھایا اور آپ حالت جنابت میں تھے؟ فرمایا: جی ہاں، جب میں وضو کر لوں اور حالت جنابت میں ہوں تو کھانی لیتا ہوں اور نماز نہیں پڑھتا۔ رواہ الدیلمی

۲۵۴۶۴ ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے کہ مرد عورت سے پہلے غسل کر لے اور اس کے ساتھ لپٹ کر لیئے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی بیوی کے ساتھ لپٹ کر گرمی لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۵۴۶۵ ابراہیم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت حذیفہ سے ملے آپ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کرنا چاہا لیکن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا اور اپنے جنبی ہونے کا عذر بیان کیا آپ نے فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔ پھر ان سے مصافحہ کیا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۵۴۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنبی جب تک وضو نہ کرے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے اس وقت تک کوئی چیز نہ کھائے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۵۴۶۷ محمد بن سیرین کہتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حذیفہ رضی اللہ عنہ طرح دے گئے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں دیکھا تھا؟ عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! لیکن میں حالت جنابت میں تھا ارشاد فرمایا: مومن نجس نہیں ہوتا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۵۴۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب غسل جنابت کرے تو اپنی بیوی سے گرمائش لینے میں کوئی حرج نہیں بیوی کے غسل کرنے سے قبل۔ رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص جنبی ہو اور وہ سونے یا کھانے کا ارادہ رکھتا ہو اسے وضو کر لینا چاہئے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ النسائی

غسل مسنون

۲۷۷۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ثمامہ بن اثال نے اسلام قبول کیا۔ نبی کریم ﷺ نے انھیں غسل کرنے کا حکم دیا اور پھر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ رواہ ابو نعیم

۲۷۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فرمایا طہارت کی چھ قسمیں ہیں (۱) جنابت سے طہارت (۲) حمام سے طہارت (۳) غسل میت کے بعد طہارت (۴) سیگی لگانے کے بعد طہارت (۵) غسل جمعہ (۶) اور غسل عیدین۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲..... زاذان کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے متعلق دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چاہو تو ہر دن غسل کرو، فرمایا: نہیں بلکہ غسل مستحب ہے فرمایا: ہر جمعہ غسل کرو عید الاضحیٰ، عید الفطر اور عرفہ کے دن بھی غسل کرو۔

رواہ ابن ابی شیبہ ومسدد والبیہقی

باب..... پانی بہت، تیمم، مسح، حیض، نفاس، استحاضہ اور طہارت معذور کے بیان میں

فصل..... پانی کے بیان میں

۲۷۷۳..... حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا: آپ نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ ورواہ ابن مردویہ وابن النجار من طریق عمرو بن دینار عن ابی الطفیل عن ابی بکر مرفوعاً مثله ابو طفیل عامر بن واثلہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور مردہ حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی وابن مردویہ

۲۷۷۴..... ”مسند عمر“ حبان بن معقذ انصاری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دھوپ میں گرم کیے ہوئے پانی سے غسل نہ کرو چونکہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ رواہ ابن حبان فی کتاب الثقات والدارقطنی

۲۷۷۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمندر کی پانی سے غسل کرو چونکہ یہ مبارک پانی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابن عبدالحکم فی فتوح مصر والبیہقی

۲۷۷۶..... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ سمندر کے پانی سے وضو کرنا کیسا ہے فرمایا: سبحان اللہ! کونسا پانی ہے جو سمندر کے پانی سے زیادہ پاک ہو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۷۷۷..... عبداللہ بن ملیکہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام اجیاد میں قضائے حاجت کے لئے گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے وضو کے لئے پانی مانگا لوگوں نے انھیں پانی نہ دیا، ام مہزول جو کہ زمانہ جاہلیت کے نو (۹) مشہور طوائف میں سے ایک طاقتور تھی بولی: اے امیر المؤمنین! یہ ہے پانی لیکن یہ ایسے مشکیزے میں ہے جسے دباغت نہیں دی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن حیل سے فرمایا: کیا یہ وہی عورت ہے؟ کہا: جی ہاں فرمایا: پانی لاؤ اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک بنایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹ ابو ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ مقام اجیاد میں وضو کیا کرتے تھے چنانچہ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ رفع حاجت کے لیے گئے اور حکیل بن رباح سے ملاقات ہو گئی جو کہ بلال بن رباح کے بھائی تھے فرمایا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں حکیل بن رباح ہوں فرمایا: بلکہ تم خالد بن رباح ہو، آپ نے خالد بن رباح کا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھ گئے پھر فرمایا: میرے لیے پانی تلاش کرو تا کہ میں وضو کروں خالد چلے گئے اور پھر واپس آئے کہا: میں نے پانی نہیں پایا البتہ جاہلیت کی طوائف میں سے ایک طا کفہ (زانہ) کے گھر میں پانی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ، میرے لیے وہی پانی لاؤ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن اسنی فی الاخوة

۲۷۴۸۰ سلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرم پانی سے وضو کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۸۱ سلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرم پانی سے وضو اور غسل کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۸۲ ابوسلامہ سلمی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حوضوں پر آتے دیکھا حوضوں پر مرد اور عورتیں اکٹھے وضو کر رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں کوڑے سے مارا پھر حوض کے مالک سے فرمایا: ایک حوض مردوں کے لیے مخصوص کر دو اور ایک حوض عورتوں کے لیے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۴۸۳ عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک پانی پر آئے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کتے اور درندے اس سے پیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھوں نے جو پینا تھا وہ اپنے پیٹوں میں بھر کر لے گئے ہیں۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۴۸۴ عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنات والے پانی پر تشریف لائے آپ سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین ابھی ابھی ایک کتا یہاں سے پانی پی گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے پانی زبان سے پیا ہے تم اس سے پی لو اور وضو کرو۔

رواہ عبد الرزاق

۲۷۴۸۵ ایوب بن ابی یزید مدنی کی روایت ہے کہ مجھے شہر جار کے شکار یوں میں سے ایک شخص نے حدیث سنائی اور وہ اہل مدینہ میں سے تھا، ان شکار یوں کو مقام جار سے وظیفہ دیا جاتا تھا۔ اس نے بھرے ہوئے دانے پائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دانے چننا شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ ایک مد کے برابر دانے جمع کر لیے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس لا پرواہی میں نہ دیکھوں، چونکہ یہ دانے ایک مسلمان شخص کے لیے خوراک ہیں حتیٰ کہ رات کی خوراک کے لیے بھی کافی ہیں۔ وہ شخص کہتا ہے، میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین اگر آپ سوار ہو کر ہمارے ساتھ جائیں تا کہ دیکھیں کہ ہم کیسے شکار کرتے ہیں، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ چل پڑے اور شکار یوں نے شکار کرنا شروع کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میں نے آج کے دن جو حلال و پاک کمانی دیکھی ہے وہ کبھی نہیں دیکھی۔ پھر ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا، میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو دودھ پلائیں اگر آپ چاہیں تو آپ کو پانی پلائیں، جبکہ دودھ پلانا ہمارے لیے زیادہ آسان ہے چونکہ ہم فلاں فلاں جگہ سے بیٹھا پانی لاتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا پھر جس چیز کی خواہش کی وہ ہم نے پیش کی ہم نے عرض کیا: امیر المؤمنین! ہم اپنی مشقت کے پیش نظر تھوڑا سا پانی اپنے پاس رکھتے ہیں اور وضو سمندر کے پانی سے کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! بھلا سمندر کے پانی سے زیادہ پاکیزہ پانی اور کونسا ہو سکتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق

سمندر کا پانی پاک ہے

۲۷۴۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: سمندر کا پانی

پاک ہے اور اس کا مردار (مثلاً مچھلی وغیرہ) حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی والحاکم

۲۷۴۸۷ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم تالابوں کا پانی حاصل کرنا مستحب سمجھتے تھے اور ہم کسی کو نے میں جا کر

غسل کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۸۸..... ”ایضاً“ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کے جھوٹے پانی سے وضو کیا۔ رواہ عبد الرزاق وهو حسن
 ۲۷۲۸۹..... ”ایضاً“ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشرکین کی سرزمین میں جہاد کرتے تھے اور ہم ان کے برتنوں

میں کھاتے اور ان کے مشکیزوں میں پانی پیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۹۰..... ”مسند ابی سعید“ نبی کریم ﷺ نے ایک تالاب کے پانی سے وضو کیا یا پانی پیا، اس تالاب میں کتوں کی لاشیں پھینکی جاتی تھیں۔ آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۹۱..... ”مسند ابی سعید“ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ہم بضاعت کے کنویں (کے پانی) سے وضو کر سکتے ہیں حالانکہ اس کنویں میں حیض کے پھچڑے کتوں کی لاشیں اور دوسری بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی زیادہ گندگیاں اور نجاستیں بھی پڑنے کے باوجود پانی ناپاک نہیں ہوتا لیکن یہ دوسرے دلائل کے صریح خلاف ہے۔ لامحالہ حدیث مؤول ہے چنانچہ حدیث کی مختلف توجیہات بیان کی گئی ہیں:

۱..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خیال ہوا کہ یہ کنواں نشیب میں ہے جہاں ممکن ہے یہ چیزیں اس میں پڑتی ہوں اور پانی ناپاک ہو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وہم دور کیا اور فرمایا پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

۲..... صحابہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ جاہلیت میں اس کنویں سے کوڑی کا کام لیا جاتا تھا تو آپ نے اس وہم کا بھی ازالہ فرمایا۔

۳..... جبکہ امام مظاہر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کنویں کا پانی جاری پانی تھا۔ واللہ اعلم۔ از منہ جم

۲۷۲۹۲..... عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جب تمہا عورت غسل کرے پھر اس کے بچے ہوئی پانی کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۹۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ حوض جس سے کتے اور گدھے پانی پیتے ہوں اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز حرام نہیں کرتی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۹۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پانی پاک ہے، بھلا وہ پاک کیوں نہیں کرے گا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دو پانی ایسے ہیں تم ان میں جس سے چاہو وضو کرو تمہارا کچھ نقصان نہیں ہوگا، وہ یہ ہیں مسند رکابانی اور دریائے فرات کا پانی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۹۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے بچے ہوئے پانی میں کوئی حرج نہیں عورت خواہ حائضہ ہو یا غیر حائضہ ہو۔

رواہ عبد الرزاق

۲۷۲۹۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے ایک پانی کے متعلق سوال کیا گیا جو بیابان میں واقع تھا اور اس پر چوپائے اور درندے بار بار وارد ہوتے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو قلوں (مٹکوں) تک پہنچ جائے نجاست کا محتمل نہیں ہوتا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۹۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لیلۃ الجن کے موقع پر فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے پاس پانی نہیں البتہ برتن میں تھوڑی سی نیبہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھریں پاک ہیں اور پانی بھی پاک ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۹۹..... ”مسند علی“ کسبیل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بارش کے پانی میں گھسے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ مجھ میں داخل ہوئے نماز پڑھی اور پاؤں نہیں دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چوہا کنویں میں گر جائے پھر (پھول کر) پھٹ جائے

(تو چوہا کنویں سے نکالنے کے بعد) کنویں سے نو (۹) ڈول نکال لئے جائیں اور اگر چوہا جوں کا توں ہو اور پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوا ہو تو کنویں سے ایک یا دو ڈول پانی نکال لیا جائے۔ اگر پانی بدبودار ہو جائے جو اس سے کہیں زیادہ ہو تو کنویں سے اتنی مقدار میں پانی نکالا جائے جو بدبو کو ختم کر دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۱ ... معاذ بن علاء (عمر و بن علاء کے بھائی) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لیے گیا آپ رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے راستہ میں آپ کے اور مسجد کے درمیان حوض حائل تھا جو پانی اور گارے سے اٹا پڑا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے جوتے اور شلوار اتارنی اور حوض میں گھس گئے جب حوض پار کر لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے شلوار اور جوتے پہن لئے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور پاؤں نہیں دھوئے۔ رواہ ابیہقی

متعلقات پانی

۲۷۵۰۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فیذ سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ الدارقطنی

مستعمل پانی کا بیان

۲۷۵۰۳ ... ”مسند ابی ہریرہ“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے عورت کے بچے ہوئے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا اس سے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم (میاں بیوی) لگن کے ارد گرد جھگڑتے تھے اور پھر دونوں اس سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۵۰۴ ... ”مسند عبد اللہ بن عباس“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی نے لگن میں پانی لے کر غسل کیا پھر رسول اللہ ﷺ آئے تاکہ اسی لگن سے سے غسل با وضو کریں بیوی نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں حالت جنابت میں تھی (اور اسی لگن سے غسل کیا ہے) آپ نے فرمایا: پانی میں جنابت سرایت نہیں کرتی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۵۰۵ ... ”الایضاء“ نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ نے غسل جنابت کیا اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا چاہا، بیوی نے عرض کیا: اس پانی سے میں غسل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۶ ... ”الایضاء“ نبی کریم ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۷ ... سلیمان جلی کہتے ہیں: مجھے ابو حاجب نے بنی غفار کے ایک شخص سے جو کہ اصحاب نبی کریم ﷺ میں سے ہے مروی حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۰۸ ... جابر بن یزید جعفی، جویریہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے ایک قریب بھائی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۹ ... ”مسند عائشہ“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنا ہاتھ پانی میں رکھتے اللہ کا نام لیتے وضو کرتے اور پورا وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ ضعیف

۲۷۵۱۰ ... ”الایضاء“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جبکہ ہم حالت جنابت میں ہوتے تھے، میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک سے جوئیں نکالتی تھیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہونے اور میں حالت حیض میں ہوتی، جب میں حیض میں ہوتی آپ مجھے تہ بند باندھنے کا حکم دیتے پھر میرے ساتھ مباشرت (صرف لیٹ کر سونا مراد ہے) کرتے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۷۵۱۲ "ایضاً" میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے اور ہم اکٹھے برتن میں ہاتھ رکھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۷۵۱۳ "ایضاً" میں اور نبی کریم ﷺ اکٹھے غسل کرتے تھے ایک ہی برتن سے البتہ آپ غسل میں پہل کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۵۱۴ "مسند عبد اللہ بن عمر" ہم اور عورتیں اکٹھے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۱۵ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۱۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ایک ہی برتن سے مردوں اور عورتوں کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۱۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرد اور عورتیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اکٹھے ایک بڑے برتن سے وضو کر لیتے تھے۔

رواہ ابن النجار

۲۷۵۱۸ میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۷۵۱۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عورت کے جھوٹے پانی اور وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

بشرطیکہ عورت جنبی اور حائضہ نہ ہو۔ جب عورت تنہا پانی استعمال کرے تو اس کے بچے ہوئے پانی کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۲۰ "مسند ام سلمہ" ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول کریم ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۵۲۱ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان کے پاس ایک برتن پایا

جس میں پانی رکھا ہوا تھا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہ کرو یہ پانی میرے وضو سے بچا ہوا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۲۲ "مسند ام صبیحہ جندیہ" ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بسا اوقات میرا ہاتھ اور رسول کریم ﷺ کا ہاتھ وضو کرتے وقت ایک ہی برتن میں

پڑتا رہتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۵۲۳ عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ

آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک ہی لحاف میں لیٹے ہوئے تھے، ایک ایک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لحاف سے باہر تھکنے لگیں،

آپ نے فرمایا: تم کچھ کر رہی ہو؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! مجھے حیض آنے لگا ہے آپ نے فرمایا: اٹھو اور تہبند باندھ کر میرے پاس آ جاؤ۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لحاف میں آپ کے پاس داخل ہو گئیں۔ رواہ سعید بن المنصور

درندوں کے جھوٹے پانی کا بیان

۲۷۵۲۴ یحییٰ بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسافروں کی ایک جماعت کے ساتھ کہیں تشریف لے گئے ان

میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، حتیٰ کہ ایک حوض پر آپ بچے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حوض کے مالک سے کہا: کیا

تمہارے حوض پر درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض کے مالک! ہمیں مت بتلاؤ چونکہ ہم درندوں پر

وارد ہوتے ہیں اور وہ ہمارے اوپر وارد ہوتے ہیں۔ رواہ مالک و عبدالرزاق و دارقطنی

۲۷۵۲۵ عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے آگے برتن رکھا بلی نے پانی پیا پھر بلی کے جھوٹے سے آپ رضی اللہ

عنہ نے وضو کر لیا اور فرمایا: بلی تو گھریلو ساز و سامان میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

- ۲۵۲۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بلی کے جھوٹے کیے ہوئے برتن کے متعلق فرماتے تھے کہ اسے ایک بار دھویا جائے۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۵۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بلی کے جھوٹے کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلی درندوں میں سے ہے اس کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ مسدد والدارقطنی
- ۲۵۲۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے متعلق فرمایا: جب برتن میں منہ مار جائے تو برتن کو سات مرتبہ دھولو۔ رواہ سعید بن المنصور
- ۲۵۲۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کر لیتے تھے جس سے پہلے بلی پانی پی چکی ہوتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور
- ۲۵۳۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بلی گھریلو ساز و سامان میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ
- ۲۵۳۱ عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا اگر بلی برتن میں منہ مار جائے تو کیا برتن دھویا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلی تو گھریلو ساز و سامان میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۵۳۲ انصار کے ایک آزد کردہ غلام اپنی دادی سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ انھوں نے اپنی آزد کردہ باندی کو شیش (گندم، کھجوروں اور گوشت سے تیار کیا ہوا کھانا) ہدیہ ذے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا جب باندی ہدیہ لے کر حاضر ہوئی تو آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھا رہی تھیں باندی نے کھانا نیچے رکھ دیا اتنے میں بلی آئی اور کھانے میں سے کھا کر چلی گئی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عورتیں جمع تھیں جب آپ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو عورتوں کو دیکھا کہ جہاں سے بلی نے کھانا کھایا تھا وہاں سے کھانا نہیں نکال رہی ہیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہیں ہاتھ رکھا جہاں سے بلی نے کھانا کھایا تھا۔ اور فرمایا: بلی نجس نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۵۳۳ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گدھے، کتے اور بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

مرا سیل حسن بصری

- ۲۵۳۴ عبدالرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کہا: یا رسول اللہ! ہمارے اور مکہ کے درمیان یہ جو حوض ہیں ان سے درندے اور کتے پانی پیتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جتنا پانی ان کے پیٹ میں چلا گیا وہ ان کے حصہ کا ہے اور جو باقی بچ گیا وہ ہمارے لیے پاک ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

برتنوں کا بیان

- ۲۵۳۵ اسلم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وضو کے لیے پانی تلاش کیا لیکن پانی ایک نصرانیہ کے سوا کسی سے نہ ملا اسلم پانی لے کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ کو وہ پانی بہت اچھا لگا اور فرمایا یہ پانی کہاں سے لایا ہے؟ عرض کیا: اس نصرانیہ کے پاس سے لایا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر اس عورت کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اسلام قبول کر لو، عورت نے سر سے کپڑا ہٹایا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا سر بالکل سفید ہو چکا ہے وہ بولی: میں کیا اس عمر کے بعد اسلام قبول کروں۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۵۳۶ اسلم کی روایت ہے کہ جب ہم ملک شام میں تھے میں پانی لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے پانی سے وضو کیا اور فرمایا: یہ پانی تم نے کہاں سے لایا ہے میں نے ایسا میٹھا اور عمدہ پانی حتیٰ کہ آسمان کا پانی بھی نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کیا: میں یہ پانی اس بوڑھی نصرانیہ کے گھر سے لایا ہوں، جب آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اس بوڑھیہ کے پاس آئے اور فرمایا: اے بوڑھیہ! اسلام قبول کرو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو برحق نبی بنا کر مبعوث کیا ہے، بوڑھیہ نے اپنے سر سے کپڑا جو ہٹایا کیا دیکھتے ہیں کہ بالکل سفید ہو چکا ہے بوڑھیہ بولی: میں

بہت بوڑھی ہو چکی ہوں میں تو ابھی مر جاؤں گی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! گواہ رہنا۔ رواہ الدارقطنی وابن عساکر ۲۵۳۷۔ ”مسند ثعلب“ ثعلب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نصرانیوں کے کھانے سے منع کر رہے تھے۔ اور فرمایا: تمہارے دل میں وہ کھانا شک نہ ڈالے جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و الترمذی و قال حسن فائدہ:..... یہ حدیث امام ترمذی نے کتاب البسباب ماجاء فی طعام المشرکین کے ذیل میں روایت کی ہے، جب کہ یہی حدیث مسند احمد (۲۲۶۵) میں آئی ہے اور حلب طائی کی سند سے ہے دیکھئے تہذیب التہذیب ۱۱/۲۶۱ اس سے معلوم ہوا کہ ثعلب کی بجائے یہ نام حلب ہے دیکھئے الطبقات الکبریٰ، ابن سعد ۲۹۵۶۔

۲۵۳۸۔ ”مسند ابی ثعلبہ“ ابو ثعلبہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم دشمن کی سرزمین میں جہاد کرتے ہیں اور ہمیں ان کے برتنوں کی ضرورت پیش آتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک ہو سکے ان سے اجتناب کرو اور اگر ان کے علاوہ تمہیں اور برتن دستیاب نہ ہو سکیں تو انہیں اچھی طرح دھو کر ان میں کھاپی لو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۵۳۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجوسیوں کے کھانے میں کوئی حرن نہیں ہمیں تو ان کے ذبیحوں سے روکا گیا ہے۔ رواہ البیہقی

متعلقات انجاس

۲۵۴۰۔ ”مسند انس“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے کپڑے پر تھوکا اور پھر دوصوں کو پکڑا کر ایک دوسرے سے رگڑ لیا۔ رواہ الخطیب فی المتفق و المتفق و ابن عساکر

۲۵۴۱۔ ”مسند خالد انصاری“ میں نے رسول کریم ﷺ کو اون کا ایک جبہ ہدیہ میں دیا اور موزے بھی دیئے آپ نے دونوں چیزیں پہن لیں حتیٰ کہ وہ پھٹ بھی گئیں لیکن آپ نے ان کے متعلق سوال نہیں کیا آیا کہ وہ پاک بھی ہیں یا نہیں۔ رواہ الطبرانی

۲۵۴۲۔ دحیہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک لڑکے کے پاس سے گزرے وہ بکری کی کھال اتار رہا تھا آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: ہٹ جاؤ تا کہ میں تمہیں کھال اتارنے کا طریقہ بتاؤں چونکہ میں نے دیکھا کہ تم اچھی طرح سے کھال نہیں اتار

سکتے ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے گوشت اور کھال کے درمیان ہاتھ داخل کیا، ہاتھ زور سے دبایا حتیٰ کہ بغل تک ہاتھ کھال میں چھپ گیا پھر فرمایا: اے لڑکے! اس طرح کھال اتارو پھر آپ آگے بڑھ گئے لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ ذکر بن عساکر سند الی عبداللہ بن جراد

۲۵۴۳۔ نبی کریم ﷺ جب اونٹنی پر سوار ہو کر چلنے لگتے دودھ منگواتے اور نوش فرماتے اس اثناء میں ایک دو قطرے آپ کے کپڑوں پر گر جاتے آپ پانی منگا کر دھو لیتے اور فرماتے یہ دودھ گوبر اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے، یہ مسلمانوں کا طعام ہے اور اہل جنت کا مشروب ہے۔

فائدہ:..... مصنف نے اس حدیث کے راوی کا نام ذکر نہیں کیا اور نہ ہی کوئی حوالہ دیا ہے، البتہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے درمنثور میں اس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ اخر جہ عبدالرزاق فی المصنف و ابن ابی حاتم عن ابن سیرین

کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا۔ الخ مرفوع نہیں ہے۔

۲۵۴۴۔ ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد کی طرف جاتے ہوئے پانی میں گھس جاتے اور پھر نماز پڑھ لیتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۵۴۵۔ ”مسند ابی“ حسن کی روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو ان بھنی چادروں سے روک دیں چونکہ ان چادروں کو پیشاب میں رنگا جاتا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! یہ حکم آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: چونکہ ہم یہ چادریں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہنتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہوتا تھا اور اسی چادریں

رسول اللہ ﷺ کو فتن بھی دیا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل..... تیمم کے بیان میں

۲۷۵۳۶..... عبدالرحمن بن ابزی کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہم ایک ایک اور دو مہینوں تک پانی نہیں پاتے، ہم کیا کریں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھوں گا جب تک پانی نہ پالوں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ فلاں جگہ اونٹ چروا رہے تھے آپ جانتے ہیں کہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی؟ فرمایا: جی ہاں؟ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا۔ بعد میں میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں اتنی بات کافی تھی آپ نے زمین پر ہاتھ مارا پھر جھاڑ کر چہرے اور بازوؤں کا مسح کر لیا اور نصف بازوؤں تک مسح کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین یہ میرا حق بنتا تھا اگر میں چاہتا آپ کو نہ بھی یاد کرتا اور حیا کر جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا ایسا ہرگز نہیں لیکن ان لوگوں کا انحصار تجھ پر ہے اور تو ہی اس کا مدار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۳۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ دیوار کے پاس آئے ایک ہاتھ دیوار پر مارا اور مسح کیا پھر فرمایا: تکبیر اور تسبیح کے لیے یہی کافی ہے حتیٰ کہ پانی پالو۔ رواہ الضیاء وابن جریر

۲۷۵۳۸..... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ایک راستے پر تھے آپ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر دیوار کے پاس آئے اور پیشاب صاف کیا اور فرمایا: میرے لیے تسبیح کرنا حلال ہو گیا۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۵۳۹..... ابو وائل کی روایت ہے کہ میں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اور اسے پانی دستیاب نہ ہو؟ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو رخصت دے دیں تو ممکن ہے کہ مٹی سے تیمم کرنے لگیں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر قناعت کر لی ہو۔ رواہ سعید بن منصور

وضو اور غسل کا تیمم ایک طرح ہے

۲۷۵۵۰..... ناجیہ بن کعب کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو یاد نہیں کہ جب میں اور آپ اونٹوں کو چروا رہے تھے مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی میں نے اپنے آپ کو چویاے کی طرح مٹی میں لوٹ پوٹ کر دیا تھا پھر میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: جنابت کی صورت میں تمہیں تیمم ہی کافی تھا۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۵۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہو جائے وہ آخری وقت تک پانی تلاش کرے، اگر پانی نہ ملے تیمم کرے اور نماز پڑھے (اس کے بعد) اگر اسے پانی مل جائے غسل کر لے اور نماز نہ لوٹائے۔ رواہ خلف العکبری

۲۷۵۵۲..... ابوالخمری کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تیمم کے بارے میں فرمایا: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لیے کہیںوں تک۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (پانی نہ ملنے کی صورت میں) ہر نماز کے وقت تیمم کر لیا جائے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و مسند

۲۷۵۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہیں جنابت لاحق ہو جائے تو پانی مانگو اور خوب تلاش کرو اگر تمہیں پانی دستیاب نہ ہو تیمم کر لو اور نماز پڑھو جب پانی پر تمہیں دسترس حاصل ہو جائے غسل کر لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اس وقت تک پانی کا انتظار کرے جب تک اس کی نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی پانی نہ پائے تیمم کو آخری وقت تک موخر کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص سفر میں ہو اور اسے جنابت لاحق ہو جائے جبکہ اس کے پاس تھوڑا پانی ہو اور غسل کرنے پر

اسے یہاں سے خوف ہو تو وہ تیمم کر لے اور غسل نہ کرے۔ رواہ الدارقطنی

۲۷۵۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ مکرہ سمجھتے تھے کہ تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کی امامت کرے۔ رواہ سعید بن منصور و مسدد

۲۷۵۵۹..... ”مسند عمار“ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اونٹوں کو چروا رہا تھا مجھے جنابت لاحق ہو گئی مجھے پانی نہ ملا میں نے چوپائے

کی طرح مٹی میں اپنے آپ کو لوٹ پوٹ کر دیا پھر میں نے رسول اللہ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں خبر دی آپ نے فرمایا: تمہیں اس

صورت میں تیمم ہی کافی تھا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۷۵۶۰..... ”ایضاً“ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

بھی تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہارگم ہو گیا جس کی وجہ سے لوگ اسے تلاش کرنے لگے اور آگے نہ جا سکے حتیٰ کہ صبح کا وقت ہو گیا جبکہ لوگوں کے

پاس پانی نہیں تھا تیمم کا حکم نازل ہوا لوگوں نے زمین (مٹی) پر ہاتھ مار کر چہروں پر مسح کر لیا، پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور ہاتھوں کا بخلوں تک مسح کر لیا

یا فرمایا کہ کاندھوں تک مسح کر لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۱..... حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں فلاں زمین میں اونٹوں کے ساتھ تھا مجھے جنابت لاحق ہو گئی تاہم میں مٹی میں لوٹ

پوٹ ہوا لیا بعد میں میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں تو بس مٹی سے اتنا ہی کافی تھا اس کے بعد آپ نے

دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انھیں جھاڑ کر چہرے کا مسح کر لیا اور نصف بازوؤں کا بھی مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۲..... ”ایضاً“ ابن ابزی کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا! کیا آپ کو یاد ہے جس دن ہم فلاں

جگہ تھے ہمیں پانی نہ ملا اور ہم مٹی میں لوٹ پوٹ ہوئے تب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا آپ نے

فرمایا: تمہیں اتنا ہی کافی تھا پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگائی اور پھر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۵۶۳..... عبدالرحمن بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول کریم ﷺ نے مجھے غزوہ ذات السلاسل

کے لیے روانہ کیا تو مجھے سخت سردی والی رات احتلام ہو گیا مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا ہلاک ہو جاؤں گا، میں نے تیمم کیا اور لوگوں کو صبح کی

نماز پڑھائی جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹے میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! تم نے بحالت جنابت

اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! جس رات مجھے احتلام ہوا وہ رات نہایت درجے کی ٹھنڈی تھی مجھے خوف ہوا کہ

اگر غسل کیا تو مر جاؤں گا مجھے فرمان باری تعالیٰ یاد آ گیا: **وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا** یعنی اپنے آپ کو مت قتل کرو اللہ تعالیٰ

تمہارے اوپر رحم فرمانے والا ہے۔ لہذا میں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور کچھ نہیں فرمایا۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۷۵۶۴..... ابو امامہ بن سہل بن حنیف اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہو

گئی، جب کہ آپ رضی اللہ عنہ لشکر کے امیر تھے عمر نے موت کے خوف کی وجہ سے غسل نہ کیا، بحالت جنابت اپنے ہمراہیوں کو نماز

پڑھادی۔ جب رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا آپ نے اس کی تقریر فرمائی اور خاموش رہے۔

رواہ عبدالرزاق والنخطیب فی المتفق

۲۷۵۶۵..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (پانی نہ ملنے پر) ہر نماز کے لیے تیمم کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۶..... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مدینہ میں تھا وہاں کی ہوا میرے مزاج کے موافق نہ رہی (اور میں بیمار رہنے لگا)

رسول کریم ﷺ نے مجھے بکریاں دے کر کہیں کوچ کرنے کا حکم دیا مجھے جنابت لاحق ہوئی میں نے مٹی سے تیمم کر لیا اسی حالت میں میں نے کئی

دنوں تک نماز پڑھی میرے دل میں کچھ تردد پڑ گیا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تو ہلاکت تک پہنچ گیا ہوں میں نے ایک اونٹ تیار کرنے کا حکم دیا اونٹ پر سامان سفر باندھ دیا گیا اور پھر میں سوار ہو کر مدینہ آ گیا میں نے رسول کریم ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد کے سائے میں بیٹھے پایا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا سبحان اللہ ابو ذر! میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! میں جنبی ہو گیا تھا اور میں گئی دنوں تک تیمم کرتا رہا پھر مجھے کچھ شک ہوا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ رسول کریم ﷺ نے پانی منگوا یا چنانچہ سیاہ فام باندی ایک بڑے سے برتن میں پانی لائی جو اوپر سے چھلک رہا تھا جو اس بات کی خبر دے رہا تھا کہ وہ بھر ہوا نہیں ہے۔ میں سواری کی اونٹ میں چلا گیا جبکہ آپ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے میرے آگے ستر کر لیا، میں نے غسل کر لیا پھر آپ نے فرمایا: اے ابو ذر! پاک مٹی کافی فی ہوتی ہے جب تک تمہیں پانی نہ ملے اگرچہ دس سال تک کیوں نہ ملے۔ جب پانی پاؤ غسل کر لو۔ رواہ عبدالرزاق وسعيد بن المنصور ۲۵۶۷۔ اے ابو ذر! پاک مٹی تمہیں کافی ہے اگرچہ تم دس سال تک پانی نہ پاؤ۔ جب تمہیں پانی مل جائے غسل کر لو۔

رواہ عبدالرزاق و ابو داؤد الطيالسی و الطبرانی فی الاوسط عن ابی ذر

پاک مٹی پانی کی قائم مقام ہے

۲۵۶۸ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے پاس کچھ بکریاں آئیں آپ نے مجھے حکم دیا اے ابو ذر! ان بکریوں کو لے کر دیہات میں چلے جاؤ چنانچہ میں دیہات میں چلا گیا وہاں مجھے جنابت لاحق ہوئی تقریباً پانچ چھ دن اسی حالت میں رہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے ابو ذر! تیری ماں مجھے گم پائے آپ نے ایک بڑا سا برتن پانی سے بھرا ہوا منگوا یا میں نے سواری کی اونٹ میں غسل کیا، مجھے یوں محسوس ہوا گویا میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ اٹھا کر پھینک دیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کرنے کی چیز ہے اگرچہ دس سال تک کیوں نہ ہو جب پانی پاؤ غسل کر لو۔ رواہ الضیاء

۲۵۶۹ ”مسند ابی ہریرہ“ جب آیت تیمم نازل ہوئی مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں کیا کروں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن آپ کو گھر پر نہ پایا میں آپ کی تلاش میں چل پڑا چنانچہ میں نے آپ کو سامنے سے آتے ہوئے پایا جب آپ نے مجھے دیکھا اور میرے آنے کی وجہ معلوم کی آپ نے پیشاب کیا پھر زمین پر دونوں ہاتھ مارے پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۵۷۰ ”مسند ابی ہریرہ“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم چار پانچ ماہ سے ریگستان میں رہ رہے ہیں جبکہ ہم میں نفاس والی عورت، حائضہ اور جنبی بھی ہوتے ہیں: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سنت میں سے ہے کہ آدمی تیمم سے صرف ایک ہی نماز پڑھے پھر دوسری نماز کے لیے دوبارہ تیمم کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۱۳۱ والضعیفۃ ۳۲۳۔

حیض و نفاس والی بھی تیمم کرے

۲۵۷۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ دیہات کے کچھ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہم لوگ تقریباً تین چار ماہ سے ریگستان میں رہ رہے ہیں جبکہ ہمارے بیچ جنبی، نفاس والی عورت اور حائضہ بھی ہوتی ہے جبکہ ہم پانی نہیں پاتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے پھر آپ نے تیمم کا طریقہ بتائے ہوئے زمین پر ہاتھ مارے اور چہرے کا مسح کر لیا پھر دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ مارے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۵۷۳ عطا کہتے ہیں: مجھے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے جماع کر لیا جبکہ ان کے پاس پانی نہیں تھا، انھوں نے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کر لیا، پھر ان کے دل میں کچھ تردد پیدا ہوا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ سے تین دن کی مسافت پر تھے، جب مدینہ پہنچے دیکھا کہ لوگ صبح کی نماز پڑھ چکے ہیں، لوگوں سے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا پتہ چلا کہ آپ رفع حاجت کے لیے گئے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے چل دیئے نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور زمین کی طرف جھک کر دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر جھاڑ کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۵۷۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تیمم چہرے اور ہاتھوں کا ہوتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۵۷۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مریض کو تیمم کرنے میں رخصت دی گئی ہے اگرچہ وہ پانی پاتا ہو۔ رواہ عبد الرزاق

۲۵۷۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو ایک جگہ تیمم کرتے دیکھا اس جگہ کو بکریوں کا باڑا کہا جاتا ہے حالانکہ آپ مدینہ کے گھروں کو دیکھ رہے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۷ عطاء کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جنبی ہو گئے جبکہ وہ نبی کریم ﷺ سے تین دن کی مسافت پر تھے، ابوذر رضی اللہ عنہ جب مدینہ پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے اور رفع حاجت کے لیے چلے گئے تھے پھر آپ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے پھر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۵۷۸ عطاء کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے عہد میں کچھ لوگوں کو دانے نکل گئے ایک شخص مر گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں نے اسے ضائع کیا اللہ تعالیٰ انھیں ضائع کرے لوگوں نے اسے قتل کیا اللہ اسے قتل کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ: بظاہر یہی لگتا ہے کہ وہ شخص غسل کرنے کی وجہ سے مرا تھا۔ از مترجم

۲۵۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنگل میں جنابت لاحق ہو جائے اور اس کے پاس تھوڑا پانی ہو وہ ترجیحی بنیاد پر پانی سے پیاس مٹائے اور ٹیٹم کرے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۵۸۰ "مسند السلف بن شریک بن شریک کہتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کی اونٹنی کو سفر کے لیے تیار کرتا تھا چنانچہ ایک رات مجھے جنابت لاحق ہو گئی اور اس رات شدید سردی تھی رسول اللہ ﷺ نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا، میں نے حالت جنابت میں سواری تیار کرنا اچھا نہ سمجھا جبکہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے مجھے مر جانے کا خوف دامن گیر ہوا یا کم از کم بیمار ہو جاؤں گا میں نے انصار میں سے ایک شخص کو حکم دیا اس نے آپ کی اونٹنی تیار کی پھر میں نے پتھروں سے آگ روشن کی اور پانی گرم کر کے غسل کیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا ملا آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے اسلم! کیا وجہ ہے میں تمہاری سواری متغیر دیکھتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ میں تمہاری سواری مضطرب دیکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ سواری میں نے نہیں تیار کی بلکہ ایک انصاری نے تیار کی ہے۔

آپ نے حیرت یافتگی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی، سردی کی وجہ سے مجھے اپنی جان کا خطرہ تھا تب میں نے اسے سواری تیار کرنے کا کہا اور میں نے آگ جلا کر پانی گرم کیا اور اس سے غسل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی

يا ايها الذين آمنوا لا تقربوا الصلاة الى قوله غفورا

رواه الحسن بن سفيان والبقوي والباوردی والظيراني وابن مردويه وابونعيم والبيهقي والضياء

۲۵۸۱ "البيضاء" اسلم کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا آپ کی لیے سواری تیار کرتا تھا، ایک رات آپ نے مجھے فرمایا: کہ اسلم! اٹھو اور میرے لیے سواری تیار کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے، آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ جبرئیل امین آیت تیمم لے کر آئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسلم! اٹھو اور تیمم کرو۔ آپ نے مجھے تیمم کا طریقہ سکھلایا دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں پھر انھیں جھاڑا پھر چہرے کا مسح کیا حتیٰ کہ داڑھی پر بھی ہاتھ پھیر لیے۔ پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور دونوں ہاتھ ایک دوسرے سے رگڑے اور پھر جھاڑے پھر آپ نے کہنیوں تک ظاہر و باطن سے ہاتھوں کا مسح کیا پھر میں نے سواری تیار کی آپ روانہ ہو گئے اور راستے میں ایک جگہ پانی پر

سے گزر ہوا مجھے فرمایا: اے اسلع! غسل کر لو۔

رواہ ابن سعد و عبد بن حمید و ابن جریر و القاضی اسماعیل فی الاحکام و الطحاوی و الدارقطنی و الطبرانی و ابونعیم و البیہقی ۲۵۸۲: "مسند الطبع بن اسقع" خطیب نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے: ابو مسلم غالب بن علی بن محمد رازی (نیشاپور میں) حسین بن احمد بن محمد صفار (ہرات میں) عبد الملک بن محمد بن عبد الوہاب ابو محمد، داؤد بن احمد ابوسلیمان بغدادی بیدمیاط میں رہتے تھے ہمیں حدیث املا کرائی ابو عبد الرحمن معمر بن خالد شیبانی سروری رجب بن بدر بن ابی عن جدہ کے سلسلہ سند سے حضرت اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی سواری لے کر چلتا تھا لیکن مجھے جنابت لاحق ہوگئی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اسقع! ہمارے لیے سواری تیار کرو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں میں جنابت میں مبتلا ہو گیا ہوں جبکہ پانی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: اے اسقع! آؤ میں تمہیں تیمم کا طریقہ بتاتا ہوں جیسا کہ جبریل امین نے مجھے اس کا طریقہ بتایا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مجھے راستے کے کنارے پر لے گئے اور مجھے تیمم کا طریقہ سکھایا۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں مجھے رجب نے تیمم کا طریقہ سکھایا۔ جس طرح انھیں ان کے باپ نے سکھایا اور انھیں جس طرح ان کے دادا نے سکھایا اور انھیں جس طرح اسقع رضی اللہ عنہ نے سکھایا اور انھیں جس طرح نبی کریم ﷺ نے سکھایا اور آپ کو جس طرح جبریل امین نے سکھایا، عبد الملک کہتے ہیں: ہمیں ابوسلیمان نے تیمم کا طریقہ سکھایا، حسین کہتے ہیں ہمیں عبد الملک نے سکھایا، غالب کہتے ہیں ہمیں حسین بن احمد نے تیمم کا طریقہ سکھایا جس طرح انھیں عبد الملک نے سکھایا، خطیب کہتے ہیں ہمیں غالب نے تیمم کا طریقہ سکھایا جس طرح انھیں حسین نے سکھایا کہ انھوں نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا پھر ہاتھ زمین پر مارے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا۔

فصل..... موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۲۵۸۳: "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے سفر میں رسول کریم ﷺ کو موزوں پر پانی سے مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابو داؤد و الطیالسی و ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و البزار و ابونعیم فی الحلیة و البیہقی و سعید بن المنصور ۲۵۸۴: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ موزوں پر مسح کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: اگرچہ کوئی بول و براز سے فارغ ہی کیوں نہ ہوتا وہ بھی مسح کر لیتا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ اگرچہ اسے بول و براز کی حاجت کیوں نہ پیش آتی۔

رواہ عبد الرزاق و احمد بن حنبل و ابن ماجہ و ابن جریر فی تہذیب الآثار ۲۵۸۵: زید بن وہب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: ہم موزوں پر مسح کریں مسافر تین دن تک مسح کرے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ عبد الرزاق سعید بن المنصور و الطحاوی

۲۵۸۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم موزوں پر مسح کریں۔ رواہ ابن شاہین فی السنة ۲۵۸۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا آپ نے حکم دیا کہ موزے کی پشت پر مسح کیا جائے

مسافر تین دن تین رات مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابویعلیٰ و ابن خزیمہ و الدارقطنی و سعید بن المنصور ۲۵۸۸: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو مسح کا حکم دیتے سنا ہے کہ جب طہارت کی حالت میں موزے پہنے جائیں ان کی پشت پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ

۲۵۸۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مصر سے حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے دنوں سے تم نے موزے نہیں اتارے؟ عقبہ نے جواب دیا: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سنت پر عمل کیا۔

رواہ ابن ماجہ و الدارقطنی و الطحاوی و ابویعلیٰ و سعید بن المنصور

۲۵۹۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پاؤں کو پاک کر کے موزوں میں داخل کرے وہ آئندہ اسی گھڑی تک ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔ رواہ الطحاوی

۲۵۹۱۔ نافع و عبد اللہ بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا اور اس کا انکار کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے والد سے پوچھ لو جب ان کے پاس واپس جاؤ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پوچھنا بھول گئے کچھ عرصہ بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا تم نے اپنے والد سے پوچھا ہے؟ جواب دیا نہیں۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے فرمایا: جب تم پاؤں موزوں میں داخل کرو بشرطیکہ پاؤں پاک ہوں تو موزوں پر مسح کر لو۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر کوئی پاخانے سے فارغ ہو کر آئے وہ بھی مسح کرے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چہ کوئی پاخانے سے فارغ ہو کر آئے وہ بھی مسح کرے۔ رواہ مالک و احمد بن حنبل

۲۵۹۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو عراجین میں موزوں پر مسح کرتے دیکھا میں نے اس کا انکار کیا، چنانچہ جب ہم دونوں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنے والد سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھ لو جس کا تم نے مجھ پر انکار کیا تھا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، جب تمہیں سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤ تو پھر اس کے متعلق کسی اور سے سوال مت کرو۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ

۲۵۹۳۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے سوال کا جائد دیکھ لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگوں اظفار کر لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ پانی کے ایک برتن کی طرف اٹھے وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا، وہ شخص بولا: امیر المؤمنین! بخدا میں صرف اسی لیے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے متعلق آپ سے پوچھوں۔ کیا آپ نے کسی اور کو بھی موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے؟ فرمایا: جی ہاں میں نے ایسی ہستی کو دیکھا ہے جو مجھ سے اور ساری امت سے افضل و اعلیٰ ہے چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو مسح کرتے دیکھا آپ ﷺ نے شامی جب پہن رکھا تھا اور اس کی آستینیں تنگ تھیں آپ نے جیب کے نیچے سے ہاتھ نکالے پھر مغرب کی نماز پڑھائی۔ رواہ عبد الرزاق و ابن سعد و البزار

۲۵۹۴۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسح کا انکار کیا، سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: عبد اللہ نے موزوں پر مسح کرنے کا انکار کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی مسلمان کے دل میں موزوں پر مسح کرنے کے متعلق غلبان نہیں پڑنا چاہے اگر چہ وہ پاخانے سے فارغ ہو کر کیوں نہ آیا ہو۔

رواہ عبد الرزاق

۲۵۹۵۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تمہارا چچا یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ جب تم اپنے پاؤں پاک کر کے موزوں میں داخل کرو ان پر مسح کر سکتے ہو اگر چہ تم پاخانے سے فارغ ہو کر کیوں نہ آئے ہو۔ رواہ عبد الرزاق

۲۵۹۶۔ ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ جس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما موزوں پر مسح کرنے کا جھگڑالے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے میں ادھر موجود تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اس گھڑی تک ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔

رواہ عبد الرزاق و سعید بن منصور

۲۵۹۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور موزے پہن لے وہ ان پر مسح کرے اور انہیں پہن کر نماز پڑھے چاہے تو موزے نہ اتارے ہاں البتہ جنابت کی صورت میں اتارے۔ رواہ الدارقطنی

۲۵۹۸۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا پھر پانی منگوا دیا، وضو کیا اور

موزوں پر مسح کر لیا گیا میں موزوں پر انگلیوں سے کھینچے ہوئے خطوط دیکھ رہا ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور و مسند
۲۵۹۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا ہے۔ رواہ العقیلی

موزے پر مسح کی مدت

۲۷۶۰۰ ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم اپنے پاؤں کو پاک کر کے موزوں میں داخل کرو تو مسح کر سکتے ہو
مسافر تین دن تک اور مقیم ایک دن ایک رات تک مسح کر سکتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۰۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو حدیث کے بعد وضو کرتے دیکھا اور آپ نے موزوں پر مسح کیا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۲ معاویہ بن خدیج کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیت الخلاء میں داخل ہوتے دیکھا پھر آپ رضی
اللہ عنہ باہر تشریف لائے وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آدمی وضو کر سکتا ہے درآں حالیکہ اس کے پاؤں موزوں
میں ہوں؟ فرمایا: جی ہاں بشرطیکہ پاؤں پاک کر کے موزوں میں داخل کیے ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کے متعلق میرا اور سعد رضی اللہ عنہما کا اختلاف ہو گیا سعد رضی اللہ عنہ نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم بڑے فقیہ ہو۔ اور مجھ سے فرمایا: کیا تم

موزوں پر مسح کرنے کا انکار کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! سعد رضی اللہ عنہ تو حدیث کے بعد بھی مسح کرنے کی بات کرتے ہیں عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں حدیث کے بعد ہاں حدیث کے بعد ہاں پاخانہ کرنے کے بعد بھی مسح کر سکتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ: یہ انکار ضد و ہٹ دھری پر محمول نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو موزوں پر مسح کرنے کی ایک صورت پر
اختلاف تھا جیسا کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیا بول و براز کے بعد بھی مسح کرنا جائز ہے یا نہیں جب تحقیق ہوگئی فوراً اپنی رائے

تبدیل کر دی کہ حق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے۔ از مترجم

۲۷۶۰۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر پیشاب کرنے کے لیے باہر
نکل گئے پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا میں نے کہا تمہارے لیے مناسب یہ تھا کہ تم موزوں اتارتے اور پاؤں دھوئے۔ سعد بن مالک رضی اللہ

عنہ نے کہا: دونوں پاؤں پاک ہیں اور اس کو ابھی عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا ہوں سعد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: تم نے اچھا کیا اور خوبصورت کام کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ: حدیث کے پہلے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پہلے پورا وضو کیا اور موزے پہن لیے پھر بعد میں پیشاب کیا
وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا۔ اس سے بھی صاف واضح ہوتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اختلاف مخصوص صورت میں تھا آیا کہ بول و براز کے بعد

بھی موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے یا کہ نہیں۔

۲۷۶۰۶ ”مسند عمر“ خالد بن عبد اللہ مغیرہ، ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر، ابن مسعود، سعد بن مالک یا ابن عمر (خالد کو سعد رضی اللہ
عنہ اور ابن عمر کی تعیین میں شک ہوا) جریر بن عبد اللہ بنی موزوں پر مسح کرتے تھے ابراہیم کہتے ہیں میرے لیے یہ بات تعجب خیز رہی کہ جریر رضی

اللہ عنہ نے سورت مائدہ کے نزول کے بعد اسلام قبول کیا ہے اور وہ بھی موزوں پر مسح کرتے تھے، ہشیم عبیدہ کی سند سے حدیث مروی ہے کہ
ابراہیم کہتے ہیں رسول کریم ﷺ کے آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موزوں پر مسح کرتے تھے وہ یہ ہیں حضرت عمر، حضرت سعد، حضرت عبد اللہ بن

مسعود، ابو مسعود انصاری، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت براء بن عازب اور حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم۔

۲۷۶۰۷۔ ابو عثمان ہندی کی روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا موزوں پر مسح کرنے کے متعلق اختلاف ہو گیا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: موزوں پر مسح کرو، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں مسح نہیں کرتا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، موزوں پر مسح کرو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں مسح نہیں کرتا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میرے اور تمہارے درمیان تمہارے والد فیصلہ کریں گے چنانچہ ہم دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے مسئلہ بیان کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا چچا تم سے زیادہ علم رکھتا ہے جب تم موزے طہارت کی حالت میں پہنو پھر تمہیں حدث لاحق ہو وضو کرو اور موزوں پر مسح کر لو موزوں پر مسح کر لینا تمہیں اسی گھڑی تک ایک دن اور ایک رات کے لیے کافی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:..... یعنی اسی وقت تک ایک دن اور ایک رات تک جب وضو ٹوٹے تو دوبارہ وضو کرنے کی صورت میں موزوں پر دوبارہ مسح کرنا ہوا۔ از منتر جم

مدت مسح کی ابتداء و انتہاء

۲۷۶۰۸۔ ابو عثمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسح ایک دن اور ایک رات کے لیے ہے اسی وقت تک جس وقت مسح کیا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر دین کی بنیاد رائے پر ہوتی تو پاؤں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ سزاوار تھے بنسبت ظاہری حصہ (پشت) کے لیکن میں نے رسول کریم ﷺ کو پاؤں کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ و ابوداؤد

۲۷۶۱۰۔ شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ چونکہ وہ اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر بھی کرتے رہے ہیں۔ لہذا ان سے پوچھو۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ ہمیں مسح کرنے کا حکم دیتے تھے کہ تم ایک دن ایک رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور مسافر تین دن تین رات تک۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی والحمیدی

وسعد بن المنصور و عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و لعندی و الدارمی و مسلم و النسائی و ابن خزیمہ و الطحاوی و ابن حبان

۲۷۶۱۱۔ ”مسند علی“ شعی کی روایت ہے کہ مجھے ایک شخص نے خبر دی اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر

مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں موزوں پر اور اور ہنی پر بھی مسح کر سکتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۲۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین کی بنیاد رائے پر ہوتی تو موزوں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ لائق تھے حالانکہ میں نے

رسول کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدارمی و ابوداؤد و الطحاوی و الدارقطنی

۲۷۶۱۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں سمجھتا تھا موزوں کے تلوے پشت کی بنسبت مسح کرنے کے زیادہ لائق ہیں حتیٰ کہ میں نے

رسول کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ ابوداؤد و ابویعلیٰ و عبداللہ بن احمد بن حنبل و الدارقطنی و سعید بن المنصور

۲۷۶۱۴۔ زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: تم فقیر ہو جو تم یہ حدیث بیان

کرتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا؟ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں یہ چیز واقع میں ایسی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں معلوم نہیں کہ جس نے جان بوجھ کر رسول کریم ﷺ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ العقیلی و فیہ زکریا بن یحییٰ الکسانی قال فیہ یحییٰ رجل سوء یحدث باحدیث سوء

۲۷۶۱۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی مسافر ہو تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور اگر

مقیم ہو تو ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور و الدارقطنی فی الافراد و ابن عساکر

۲۷۶۱۶ . کعب بن عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ رواہ عبد الرزاق

فائدہ: موٹی جرابیں جن کے نیچے چمڑا لگا ہو اور پانی اس میں جذب نہ ہوتا ہو ایسی جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی ہی جرابیں پہن رکھی تھیں۔

۲۷۶۱۷ . حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ایک سفر میں تھے ایک جگہ پہنچ کر قضاے حاجت کے لیے چلے گئے پھر واپس آئے اور فرمایا: کیا پانی ہے؟ میں وضو کے لیے پانی لایا آپ نے وضو کیا پھر موزوں پر مسح کیا اور لشکر کے ساتھ ملے اور لوگوں کو امامت کرائی۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۶۱۸ . ”ایضاً“ ابو یوسف کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا انھوں نے فرمایا:

موزوں پر مسح کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۱۹ . ”مسند بدیل حلیف بنی لحلم“ عبد الرحمن بن بحر خلال رشید بن سعد، موسیٰ بن علی بن رباح نخعی اپنے والد بدیل سے روایت نقل کرتے ہیں بدیل کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ البارودی وابن مندہ و ابو نعیم وقال غریب تفر دہ عبد الرحمن بن بحر

کلام: حدیث ضعیف ہے چونکہ رشید بن سعد ضعیف ہے دیکھئے الاصابہ لابن حجر ۲۳۳۱ رقم ۶۱۰

۲۷۶۲۰ . ”مسند برأت بن عازب“ اسماعیل، رجاء عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو جرابوں اور نعلین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۶۲۱ . ”ایضاً“ یحییٰ بن حسانی، رجاء زبیدی سے نقل کرتے ہیں، رجاء کہتے ہیں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کیا میں نے عرض کیا: کیا آپ موزے اتارتے نہیں؟ فرمایا: میں نے موزے پہنے میرے پاؤں پاک تھے۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۲۲ . ”مسند بریدہ بن حصیب الاسلمی“ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو ایک کام کرتے دیکھا ہے جبکہ مثل ازیں آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ

۲۷۶۲۳ . بریدہ بن حصیب کی روایت ہے کہ نجاشی نے نبی کریم ﷺ کے لیے سیاہ رنگ کے دو موزے ہدیہ میں بھیجے آپ نے موزے پہنے اور ان پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابو نعیم

۲۷۶۲۴ . ”مسند بلال بن رباح حبشی“ بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں اور اوڑھنی پر مسح کیا۔

رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ والضیاء والروایانی

۲۷۶۲۵ . بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو جرموقین اور اوڑھنی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۷۶۲۶ . ابو عبد الرحمن کی روایت ہے کہ میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے ہم نے ان سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا انھوں نے کہا: رسول کریم ﷺ رفع حاجت سے فارغ ہوتے ہم آپ کے لیے پانی لاتے آپ وضو کرتے جرموقین اور عمامہ پر مسح کرتے۔ رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ

۲۷۶۲۷ . حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ: ... عمامہ پر مسح کرنے کے متعلق اکمال کے ذیل میں بحث کی جا چکی ہے۔

- ۲۷۶۲۸ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ میں تین دن تک اپنے موزے نہ اتاروں۔ رواہ ابن جریر
- ۲۷۶۲۹ سماک بن حرب کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۷۶۳۰ ”مسند جابر بن عبد اللہ ابو سعید بن محمد بن عمار کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے کہا: اے بھتیجے! موزوں پر مسح کرنا سنت ہے۔ رواہ ابن جریر
- ۲۷۶۳۱ ”ایضاً“ ابو سعید بن محمد بن عمار بن یاسر کی روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا؟ انھوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ میں نے پوچھا: عمامہ پر مسح کرنا؟ انھوں نے کہا: بالوں پر پانی سے مسح کرو۔ رواہ سعید بن منصور
- ۲۷۶۳۲ ”مسند جریر بن جلی“ ہمام بن حارث کی روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ان سے کہا گیا: کیا موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ فرمایا: میرے لیے کوئی چیز مانع بن سکتی ہے جبکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

- رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور
- ۲۷۶۳۳ ”ایضاً“ جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سورت ماندہ کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ
- ۲۷۶۳۴ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے موزوں پر مسح کیا جبکہ سورت ماندہ نازل ہو چکی تھی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ
- ۲۷۶۳۵ مطرف بن عبد اللہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر نکل رہے تھے پھر انھوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۷۶۳۶ ”مسند عمرو بن امیہ ضمری“ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا

رواہ ابن ابی شیبہ

موزوں پر مسح کے بارے میں عمل رسول ﷺ

- ۲۷۶۳۷ حذیفہ بن یمان کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ایک قوم کی کوڑے پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا، میں نے ایک طرف ہو جانے کا ارادہ کیا آپ نے مجھے بلایا میں آپ کے قریب ہو گیا پھر آپ دور ہٹ گئے میں آپ کے پاس پانی لایا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور
- فائدہ: ... آپ رضی اللہ عنہ نے عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا جیسا کہ دوسری احادیث میں آیا ہے کہ آپ کی کمر میں درد تھا بیٹھنے سے تکلیف ہوتی تھی آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

- ۲۷۶۳۸ ”ایضاً“ ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مسافر موزوں پر تین دن رات تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات تک مسح کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۷۶۳۹ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ہمیں موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا نیز فرمایا کہ مسافر تین دن تین رات تک مسح کرے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابن ابی شیبہ اخرج فی تاریخہ وقال ان كان هذا محفوظاً فهو حسن
- ۲۷۶۴۰ ابو علاء یریم بن اسعد کی روایت ہے کہ میں نے قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی، چنانچہ قیس رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر دریائے دجلہ پر آئے اور موزوں پر مسح کیا اور انگلیاں کھول کر موزوں پر مسح کیا، میں نے موزوں پر انگلیوں کے نشانات دیکھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والبخاری فی تاریخہ وابن جریر وابن عساکر

۲۷۶۴۱ اسماعیل بن ابراہیم انصاری کی روایت ہے کہ ان کے والد نے حدیث سنائی کہ انھوں نے سلمہ بن مخلد کو دیکھا انھوں نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۴۲ ”مسند حصین بن عوف“ حصین بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے موزوں پر مسح کیا جبکہ سورت ماندہ نازل ہو چکی تھی۔ رواہ الطبرانی

پیشانی کی مقدار سر پر مسح

۲۷۶۴۳ جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے وضو کیا پھر پیشانی پر مسح کیا اور عمامے پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۶۴۴ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا: اے مغیرہ! برتن پکڑو، میں نے برتن پکڑ لیا پھر میں آپ کے ساتھ نکل پڑا رسول کریم ﷺ آگے بڑھتے گئے حتیٰ کہ مجھ سے پوشیدہ ہو گئے آپ نے اپنی حاجت پوری کی پھر واپس آئے آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا جو تنگ آستینوں والا تھا آپ نے آستین سے ہاتھ باہر نکالنا چاہا مگر آستین تنگ ہی آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکالا میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا آپ نے وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۷۶۴۵ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی حاجت پوری کی (یعنی بول و براز سے فارغ ہوئے) پھر آئے وضو کیا اپنے سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۷۶۴۶ ”ایضاً“ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آستین سے ہاتھ نکالنا چاہا آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا جو تنگ آستینوں والا تھا آپ نے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالا آپ نے چہرہ اور ہاتھ دھوئے پھر پیشانی (کی مقدار سر) پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۶۴۷ ”ایضاً“ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر واپس آئے اور وضو کیا موزوں پر مسح کیا آپ نے دایاں ہاتھ دائیں موزے پر رکھا اور بائیں ہاتھ بائیں موزے پر رکھا پھر آپ نے اوپر کی طرف ایک ہی مرتبہ مسح کیا، گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو موزوں پر دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۶۴۸ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا جرابوں اور نعلین پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۶۴۹ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامے پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۶۵۰ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں غزوة تبوک میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا راستے میں ایک جگہ آپ لشکر سے پیچھے رہنے لگے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہونے لگا آپ کے پاس پانی کا ایک برتن تھا آپ رفع حاجت سے فارغ ہو کر میرے پاس آئے میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا یہ صبح کی نماز کا وقت تھا۔ جب آپ نے چہرہ دھوا تو آپ نے ہاتھوں کو دھونا چاہا مگر جبے کی آستین تنگ ہونے کی وجہ سے ہاتھ باہر نہ نکل سکا آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ نے ہاتھ تو جبے کے نیچے سے نکالے اور دونوں ہاتھ دھو لیے پھر موزوں پر مسح کیا پھر ہم لوگوں تک پہنچے اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، میں نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو بتانا شروع کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو پھر آپ پیچھے ہٹ آئے اور (پیچھے) کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی لوگ آپ کو دیکھ کر گھبرا گئے آپ نے فرمایا تم لوگوں نے اچھا کیا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۶۵۱ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ دو چیزوں کے متعلق میں کسی سے بھی سوال نہیں کروں گا چونکہ میں نے خود رسول

کریم ﷺ کو یہ دو چیزیں کرتے دیکھا (۱) موزوں پر مسح کرنا (۲) اور سر براہ کا رعیت کے پیچھے نماز پڑھنا چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فجر کی دو رکعتیں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۵۲ حضرت مغیرہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۶۵۳ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ جب رفع حاجت کے لیے جاتے تو دو رتب تک نکل جاتے تھے اس بار بھی آپ رفع حاجت کے لیے چل پڑے اور مجھ سے فرمایا: میرے پاس وضو کا پانی لاؤ میں پانی لے کر حاضر ہوا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۵۴ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی مدت تین دن مقرر کی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن۔ اگر سائل اپنا مسئلہ پیش کرتا تو آپ پانچ دن مدت مقرر فرمادیتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والطبرانی

۲۷۶۵۵ ارجح مولائے ابی ایوب رضی اللہ عنہ لوگوں کو موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیتے جبکہ خود پاؤں دھوتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی کہ بھلا ایسا کیوں ہے کہ آپ لوگوں کو مسح کرنے کا کہتے ہیں اور خود پاؤں دھولیتے ہیں۔ ارجح رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت بری ہوگی بات کہ کوئی چیز تمہیں بلا مشقت حاصل ہو جائے اور اس کا گناہ مجھ پر ہو۔ حالانکہ میں رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کر دیکھا ہے اور آپ دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے تھے لیکن مجھے وضو (پاؤں دھونے) سے بہت محبت ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبہ وابویعلیٰ وابن جریر

۲۷۶۵۶ "مسند ابی بکرہ" نبی کریم ﷺ نے مسافر کیلئے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں مقرر کی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۶۵۷ "مسند سلمان فارسی رضی اللہ عنہ" ابو مسلم کہتے ہیں میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کے لیے موزے اتارے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موزوں، عمامہ اور پیشانی (کی بقدر سز) پر مسح کرو چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامے پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف ابن ماجہ ۱۲۳

۲۷۶۵۸ "مسند سہل بن سعد ساعدی" عبدالمبین بن عباس بن سہل بن سعد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم بھی دیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۵۹ "ایضاً" سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمن البوحازم کی سند سے مروی ہے کہ ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے موزوں پر مسح کیا میں نے کہا: آپ موزے اتارتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں چونکہ میں نے ایسی ہستی کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا جو مجھ سے اور تم سے بدرجہا افضل ہے۔

۲۷۶۶۰ "مسند عبادہ بن الصامت" ابو عمر رازی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۶۱ سلیمان زید احضری کی روایت ہے کہ انھوں نے صحابی رسول کریم ﷺ عبد اللہ بن حارث زبیدہ رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۶۲ خالد بن سعد وھام بن الحارث دونوں کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جرابوں اور نعلین پر مسح کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۶۶۳ عیاض بن نضلم کہتے ہیں: میں بیٹھا وضو کر رہا تھا اتنے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں اپنے موزے اتارنا چاہتا تھا ابو موسیٰ نے فرمایا: موزے پہنے دو اور ان پر مسح کر لو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۲۳... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۶۲۵... عطاء بن یسار حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ بلال رضی اللہ عنہ دار حمل میں داخل ہوئے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے اور ان دونوں کو خبر دی کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۶۲۶... ابوصہبان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا حتیٰ کہ ان کے پیشاب پر جھاگ چڑھ آئی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور جوتوں (موزوں) پر مسح کر لیا۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے جوتے اتار کر آستین میں رکھ لیے پھر نماز پڑھی پھر کہتے ہیں: مجھے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار کے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۲۷... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے موزوں کے بارے میں فرمایا: مسافر تین دن تین رات موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن

ایک رات۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۷۶۲۸... موسیٰ بن سلمہ بذلی کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا: انھوں نے فرمایا: مسافر

تین دن تین رات تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابوداؤد

۲۷۶۲۹... عطاء بن عباس رضی اللہ عنہما سے بمثل بالا کے حدیث روایت کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۳۰... مقسم کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ

نے سورت ماندہ کے نزول سے قبل موزوں پر مسح کیا ہے کیا آپ ﷺ نے نزول سورت ماندہ کے بعد بھی مسح کیا ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ

خاموش ہو گئے۔ رواہ ابن جریر

خلاء میں بھی موزوں پر مسح

۲۷۶۳۱... عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: موزوں پر مسح کرو اگرچہ تم خلاء میں داخل کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۳۲... طاؤس سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم دونوں پاؤں کو پاکی کی حالت میں موزوں میں داخل کرو ان پر مسح کر لو۔

رواہ ابن جریر

۲۷۶۳۳... محمد بن سعد کی روایت ہے کہ وہ مشکیزے سے وضو کرتے تھے ایک دن قضائے حاجت سے فارغ ہو کر ہمارے پاس تشریف لائے

وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا ہم نے مسح کی وجہ سے ان پر تعجب کیا ہم نے کہا: آپ نے یہ کیا کیا ہے وہ بولے: مجھے ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث

سنائی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے جیسا میں نے کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۶۳۴... یحییٰ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا میں نے انھیں فرماتے

سنا: موزوں پر مسح کرو لوگوں نے کہا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے یہ حکم سنا ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن میں نے اپنے ان ساتھیوں سے سنا ہے جنہیں

میں تہمت زدہ نہیں سمجھتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۶۳۵... ”مسند اسامہ بن زید“ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۶۳۶... ”مسند انس“ سعید بن عبداللہ بن ضرار کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیت الخلاء میں آتے دیکھا پھر بیت الخلاء سے

باہر نکلے آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر سفید ٹوٹی ٹھٹی جو مختلف ناکوں سے جڑے ہوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے ٹوٹی اور جرابوں پر مسح کیا آپ کی سیاہ

رنگ کی انتقام غرا کی جرابیں تھیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۷ "البيضاء" عاصم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر کھڑے ہوئے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۶۷۸ "البيضاء" مورق کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جو شخص موزے اتار لے اور ان پر مسح نہ کرے (بلکہ پاؤں دھوئے) انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص تکلیف ہے (دینداری نہیں)۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۹ "البيضاء" یحییٰ بن ابی اسحاق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم موزوں پر مسح کرتے تھے ایک شخص نے کہا: کیا آپ نے یہ حکم نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ فرمایا: نہیں لیکن اپنے ان دوستوں سے سنا ہے میں جنہیں تمہم نہیں سمجھتا۔

رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۶۸۰ "مسند علی" مجھے رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الدارقطنی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضحاف الدارقطنی ۱۳۸

۲۷۶۸۱ ابوالعسر دارمی کی روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو پیشاب کرتے دیکھا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا میں نے والد صاحب سے اس کی وجہ پوچھی: انھوں نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۸۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: موزوں پر صرف ایک بار مسح کیا جائے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۳ "مسند عبد اللہ بن عمر" رسول کریم ﷺ نے حالت حضر میں ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا اور مسافر کے لیے تین دن تین رات۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمتفرق

۲۷۶۸۴ ابراہیم کہتے ہیں جس نے مسح ترک کیا (اعتقاداً) اس نے سنت سے روگردانی کی میں تو اسے شیطان سمجھتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۸۵ ابراہیم کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جس شخص نے (اعتقاداً) مسح کرنا ترک کیا یقیناً اسے یہ تعلیم شیطان دیتا ہے اور اس نے سنت سے روگردانی کی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۶ ابراہیم کی روایت ہے فرماتے ہیں: جس شخص نے مسح سے روگردانی کی اس نے سنت سے روگردانی کی میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ اس کا ارتکاب شیطان کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

موزوں پر مسح کا طریقہ

۲۷۶۸۷ حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح یہ ہے کہ انگلیوں سے خطوط کھینچے جائیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۸ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: آیا کہ موزوں پر مسح کرنا افضل ہے یا پاؤں دھونا؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پاؤں دھونے کا حکم کتاب اللہ میں ہے اور مسح کرنے کا حکم سنت رسول اللہ ﷺ میں ہے۔

۲۷۶۸۹ ابراہیم کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرتے اور جرابوں پر بھی مسح کرتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۶۹۰ حارث بن سوید ابوداؤد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن ہے اور مقیم کے لیے ایک دن۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۶۹۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرنے کے متعلق فرماتے تھے کہ مسافر تین دن تین رات تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۹۲ دیکھا تیوں میں سے قیس نامی شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منادی کو پکارتے ہوئے سنا ہے وہ کہہ رہا تھا: اے

- لوگو! نوشتہ کتاب گز چکا موزوں پر تین بار مسح کیا جائے۔ رواہ ابن جریر
- ۲۷۹۳ ایک شخص سے مروی ہے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر خطاب کر رہے تھے: موزوں کا نوشتہ گز چکا ہے۔ رواہ ابن جریر
- ۲۷۹۴ ”مسند علی“ عبدالملک بن سلح ہمدانی کہتے ہیں: میں نے عبدخیر کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے اس کے متعلق میں نے ان سے سوال کیا: انھوں نے فرمایا: میں نے اس ہستی کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا جو مجھ سے افضل ہے یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
- رواہ ابو عروبہ الحمرانی فی مسند القاضی ابی یوسف
- ۲۷۹۵ ”ایضاً“ عبدخیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ جیلوں کا جائزہ لے رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔ رواہ سعید بن المنصور
- ۲۷۹۶ ”مسند ابن عوف“ زہری، ابوسلمہ عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر
- فائدہ:..... امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت والجماعت کی پہچان بتائی ہے ”انہ یفضل الشخین و یحب الختین ویوی مسح الختین“ یعنی وہ شخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت دیتا ہے، دو دامادوں یعنی عثمان و علی رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہے اور موزوں پر مسح کرنا جائز سمجھتا ہے، بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مسح کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ جو کہ سورت ماندہ کی آیت وضو کے نزول کے بعد اسلام لائے ہیں وہ بھی نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر مسح علی الختین کرتے تھے لہذا روافض کا یہ کہنا کہ مسح علی الختین آیت وضو سے منسوخ ہے محض باطل ہے۔ مسح علی الختین پر اجماع ہے حتیٰ کہ ابواحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص مسح علی الختین کو روانہ سمجھے مجھے اس کے کافر ہو جانے کا خوف ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ستر (۷۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیثیں سنائی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسح علی الختین کیا ہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں اسی (۸۰) سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسح علی الختین کے راوی ہیں اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اس وقت مسح علی الختین کا قائل ہوں جب اس کا جواز روز روشن کی طرح میرے لیے واضح ہو گیا۔

طہارت معذور

- ۲۷۹۷ ”مسند علی“ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا ہاتھ کا ایک گٹا ٹوٹ گیا میں نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا (کہ میں وضو کرتے وقت کیا کروں) آپ نے مجھے پٹی پر مسح کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق و ابن السنی و ابو نعیم معافی الطہ و سندہ حسن
- ۲۷۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ایک ہاتھ میں زخم آیا میں نے زخم پر پٹی باندھ لی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کیا، میں نے عرض کیا: پٹی پر مسح کروں یا پٹی اتار کر دوؤں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ پٹی پر مسح کر لو۔ رواہ ابن السنی
- ۲۷۹۹ مسور بن خرمہ کی روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تھا مسور نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں اس شخص کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جو نماز پڑھنا چھوڑ دے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی جبکہ آپ کے زخم سے خون رس رہا تھا۔
- رواہ مالک و عبدالرزاق و ابن سعد و ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل فی الزہد و رستہ فی الایمان و الطبرانی فی الاوسط
- ۲۷۷۰ عبداللہ بن دارہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سلسل بول کی شکایت ہو گئی آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا علاج جاری رکھا اور آپ ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد
- ۲۷۷۰۱ خارجہ بن زید کی روایت ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ بوڑھے ہو گئے تھے حتیٰ کہ بڑھاپے کی وجہ سے سلسل بول کی شکایت ہو گئی حضرت زید رضی اللہ عنہ جہاں تک ہوتا اس کا علاج کرتے جب زیادہ غلبہ ہو جاتا وضو کرتے نماز پڑھ لیتے۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۷۷۰۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب زخم پر پٹی باندھی ہوئی ہو تو پٹی کے ارد گرد مسح کر لو۔ رواہ عبدالرزاق

فصل..... حیض نفاس اور استحاضہ کے بیان میں

حیض

۲۷۷۰۳..... حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حائضہ عورت کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ اپنے خاوند کو وضو کرائے اور ہاتھ برتن میں داخل کرتی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا حیض اس کے قابو میں نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا حائضہ کے ساتھ کھانا کھایا جاسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

حائضہ کے ساتھ کھانا کھاؤ۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۲۷۷۰۵..... ابراہیم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حائضہ عورت کا خون جب منقطع ہو جائے اور وہ جب تک غسل نہ کرے حائضہ کے حکم میں ہے۔ رواہ ابن الضیاء فی مسند ابی حنیفۃ والدارقطنی

۲۷۷۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے حبیب جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جب ہماری ماں حواء علیہا السلام کو حیض کا خون آیا تو انھوں نے اپنے رب تعالیٰ سے فریاد کیا: یا اللہ! مجھے خون آیا ہے اور مجھے اس کا کوئی علم نہیں، اللہ تعالیٰ نے حواء علیہا السلام کو پیغام بھیجا چنانچہ فرشتے نے آواز دی کہ میں (اللہ تعالیٰ) ضرور تجھے اور تیری اولاد کو خون آلود کروں گا اور اسے کفارہ اور گناہوں سے پاکی کا باعث بناؤں گا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد والدیلمی

۲۷۷۰۷..... ابو جوزاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کو شام کا کھانا ترک کر کے سو جانے سے منع فرماتے تھے حیض کے خون کی وجہ سے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۷۰۸..... محمد بن سیر بن کی روایت ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ان کی کوئی بیوی حالت حیض میں کنگھی کر دیتی تھی۔ اور آپ فرماتے: اس کا حیض اس کے قابو میں تو نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۷۰۹..... ”مسند عائشہ رضی اللہ عنہا“ معاذہ عدویہ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا وجہ ہے حائضہ عورت روزے کی قضا کرتی ہے جبکہ نماز کی قضا نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہمیں بھی حیض کا عارضہ پیش آتا تھا اور ہم رسول کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتی تھیں۔ ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا گیا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۱۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتی تھیں آپ نے ہم میں سے کسی عورت کو نماز کی قضا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق



حیض سے پاک ہونے کے بعد نماز

۲۷۷۱۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب حائضہ عورت عصر کے بعد پاک ہو جائے تو وہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور جب مغرب کے بعد پاک ہو وہ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے۔ رواہ الضیاء

۲۷۷۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب ان کے پاس عورتیں آتیں اور حیض کے متعلق سوال کرتیں آپ رضی اللہ عنہ فرماتی تھیں! تمہاری خرابی ہوا سو وقت تک نماز مت پڑھو جب تک روئی وغیرہ کی خالص سفیدی نہ دیکھ لو۔ رواہ سعید بن المنصور

رضی اللہ عنہ نے پیلو کے درخت کا پانی اس کے لیے تجویز فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق
 ۲۷۷۲۳۳ "منہام عطیہ" ام عطیہ کہتی ہیں: ہم زردی مائل اور گلے مائل کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور
 ۲۷۷۲۳۴ ... ام عطیہ کہتی ہیں: ہم نیالے رنگ کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ
 ۲۷۷۲۳۵ ... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی بیٹیاں اور موٹین کی بیویاں جب حائضہ ہو جاتیں تو آپ ﷺ انہیں نماز کی قضاء کا حکم
 نہیں دیتے تھے جس طرح کہ آپ روزہ کی قضاء کا حکم دیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور
 ۲۷۷۲۳۶ ... ابراہیم کی روایت ہے کہ ازواجِ مطہرات اور مومنوں کی عورتیں اپنے ایامِ حیض کی فوت شدہ نمازیں نہیں قضا کرتی تھیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۳۷ سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حائضہ قرآن میں سے کچھ نہیں پڑھ سکتی البتہ جب چاہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۳۸ ... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حائضہ مسجد میں کوئی چیز چاہے تو رکھ سکتی ہے اور مسجد سے کوئی چیز اٹھا بھی سکتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۲۳۹ ... ہشیم، لیث، عطاء و اوس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب عورت حیض کے خون سے پاک ہو جائے اور مرد شدت سے جماع کی

حاجت محسوس کرتا ہو تو وہ بیوی کو وضو کرنے کا حکم دے اور پھر اپنی حاجت پوری کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۴۰ ... عبدالعزیز، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار کہتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیوی اگر حائضہ ہو تو اس سے مباشرت

کس حد تک حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: عورت ازار باندھ لے پھر ازار کے اوپر سے تم مباشرت کر سکتے ہو۔

کلام: حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا البتہ شیخی نے مجمع الزوائد ۲۸۱۲ میں لکھا ہے کہ طبرانی نے کبیر میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس کی سند میں

ابو نعیم ضرار بن مردہ ہے جو کہ ضعیف ہے۔

۲۷۷۲۴۱ ... یعقوب بن عبدالرحمن و عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے کہ حدیث مذکورہ بالا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمائی ہے۔

۲۷۷۲۴۲ ... عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت غروب آفتاب سے قبل پاک ہو جائے وہ دن کی ساری نمازیں پڑھے گی اور

جب طلوع فجر سے قبل پاک ہو جائے تو رات کی ساری نمازیں پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

تمتہ حیض

۲۷۷۲۴۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت پاک ہونے کے بعد کچھ ایسی چیز دیکھے جو اسے شک میں ڈالے جس کا رنگ

گوشت کو دھوئے ہوئے پانی کی طرح ہو یا مچھلی کے نکلے ہوئے پانی کی طرح ہو یا خون کے قطرے کی طرح ہو جو نکسیر سے پہلے آتا ہے تو یہ

شیطان کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکرا ہے وہ تری پانی سے دھو لے اور وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر تازہ خون ہو جس کے حیض ہونے میں کوئی خفاء

نہ ہو تو نماز پڑھنا چھوڑ دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۴۴ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حائضہ عورت مجھے پانی لا کر دیتی ہے اور اس میں اپنا

ہاتھ بھی داخل کر دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

رواہ ابن عساکر و فیہ عمر بن ابی عمر دمشقی الکلاعی منکر الحدیث عن الثقات ماروی عنہ، الإقبیہ

نفاس کا بیان

- ۲۷۷۳۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کنواری عورت جب بچہ جنم دے تو انتظار کرے گی چونکہ اس کا خون طویل بھی ہو سکتا ہے اور چالیس دن تک بھی ہو سکتا ہے پھر غسل کرے۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۷۷۳۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی پھر غسل کرے۔ رواہ عبدالرزاق والدارقطنی
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الا لحاظ ۲۶۰۔
- ۲۷۷۳۷ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں نفاس والی عورت چالیس روز تک بیٹھی رہتی تھی اور ہم سیاہی زردی مائل جھانپوں کی وجہ سے چہرے پر برس بوٹی کی لپ لپ چڑھاتی تھیں۔ رواہ ابن عساکر
- ۲۷۷۳۸ عثمان بن ابی العاص کی روایت ہے کہ نفاس والی عورت کے لیے چالیس دن کی مدت مقرر کی گئی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور
- ۲۷۷۳۹ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی جب کسی بیوی کو نفاس آتا تو اسے کہتے: چالیس راتوں تک میرے قریب مت آؤ۔
- رواہ عبدالرزاق

استحاضہ کا بیان

۲۷۷۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: استحاضہ کا حیض جب گزر جائے تو ہر دن غسل کرے اور گھی یا تیل میں روٹی بھگو کر رکھے۔

رواہ ابو داؤد

۲۷۷۴۱ ”مسند حنہ بنت جحش“ حمنہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے بہت زیادہ اور بہت طویل استحاضہ آتا تھا میں نبی کریم ﷺ سے فتویٰ لینے حاضر خدمت ہوئی میں نے آپ کو اپنی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں پایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایک ضروری کام ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا ضروری کام ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے بہت زیادہ اور طویل استحاضہ آتا ہے جو مجھے نماز روزہ سے روک دیتا ہے۔ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں کرسف (وہ کپڑا جو ایام حیض میں اندام نہانی میں رکھا جاتا ہے) کا بیان کروں گا وہ خون ختم کر دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے اس سے بڑھ کر خون آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: لگام نہا کپڑا باندھو میں نے عرض کیا: خون اس سے بھی زیادہ آتا ہے فرمایا: ایک بڑا کپڑا لٹکوٹ کے نیچے رکھو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خون اس سے بھی نہیں رکے گا مجھے تو شدت سے خون بہتا ہے۔ فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے تم جس کو بھی اختیار کرو گی دوسری کی ضرورت نہیں رہے گی اور اگر تمہارے اندر دونوں پر عمل کرنے کی طاقت ہو تو تم خود ہی دانا ہو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حمنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ استحاضہ شیطان کی لالتوں میں سے ایک لالت ہے لہذا تم چھ یا سات روز (ہر مہینہ میں) حیض کے قرار دو پھر (مدت مذکورہ گزر جانے پر) نہاڈالو اور جب تم جان لو کہ پاک و صاف ہو چکی ہو تو تیس دن رات (سات ایام حیض قرار دینے کی صورت میں) یا چوبیس دن رات (چھ ایام حیض قرار دینے کی صورت میں) نماز پڑھتی رہا کرو اور اسی طرح روزے بھی رکھتی رہا کرو چنانچہ جس طرح عورتیں اپنی اپنی مدت پر ایام سے ہوتی ہیں اور پھر وقت پر پاک ہوتی ہیں تم بھی ہر مہینہ اسی طرح کرتی رہا کرو (کہ چھ دن یا سات دن تو حیض کے ایام قرار دو اور بقیہ دن پاکی کے ایام قرار دو) تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ اور اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ ظہر کا وقت اخیر کر کے اس میں نہا لو اور عصر میں جلدی کر کے ان دونوں نمازوں (ظہر و عصر) کو اکٹھی پڑھ لو اور پھر مغرب کا اخیر وقت کر کے اس میں نہا لو اور پھر عشاء کو جلدی کر لو اور ان دونوں نمازوں (مغرب و عشاء) کو اکٹھی پڑھ لو اور نماز فجر کے لیے علیحدہ سے نہا لو اسی طرح کر لیا کرو اور روزے رکھ لیا کرو اگر تمہارے اندر اس کی طاقت ہو (تو اسی طرح کر لیا کرو) پھر سر کار دو عالم ﷺ نے فرمایا: ان دنوں باتوں میں سے آخری بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و عبدالرزاق وابن ابی شیبہ و ابو داؤد و الترمذی و قال حسن صحیح وابن ماجہ و الحاکم

پھر اولاد کا والدین کے مشابہ ہونا کیونکر ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق
 ۲۷۷۶۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اگر عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے
 (یعنی عورت کو احتلام ہو جائے) تو کیا عورت غسل کرے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر عورت سے وہ کچھ خارج ہو جو مرد سے خارج ہوتا ہے (یعنی
 انزال ہو) تو غسل کرے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا
 رک جاؤ چونکہ عورتیں فقہ کے متعلق سوال کرتی ہیں۔ رواہ الدیلمی وابن النجار

کتاب دوم..... از حرف طاء

کتاب الطلاق..... از قسم اقوال

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول..... طلاق کے احکام اور اس کے متعلقات کے بیان میں

اس میں دو فروع ہیں۔

فرع اول..... احکام کے بیان میں

- ۲۷۷۷۰ طلاق خاوند کے ہاتھ میں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
 کلام: حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں فضل بن مختار ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۳۳۳۲۔
 ۲۷۷۷۱ ہر طلاق جائز ہے (یعنی ہو جاتی ہے) سوائے اس شخص کی طلاق کے جس کی عقل مغلوب ہوگی۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ
 کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۷۷ و ضعیف الجامع ۴۲۴۰۔
 ۲۷۷۷۲ آدمی کو اس طلاق کا اختیار نہیں جس کا وہ مالک نہیں (یعنی بیوی ایک کی ہو اسے طلاق دوسرا نہیں دے سکتا) آدمی جس غلام کا مالک
 نہ ہو اس کی آزادی کا اختیار بھی اسے حاصل نہیں اور جس چیز کا مالک نہ ہو اسے بیچ بھی نہیں سکتا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمرو
 ۲۷۷۷۳ جس شخص نے طلاق یا عتاق (آزادی) سے کھیل کو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء
 فائدہ: یعنی اگر کسی شخص نے از روئے مذاق بیوی کو طلاق دی یا غلام کو مذاقاً آزادی دی تو عورت کو طلاق ہو جائے گی اور غلام
 آزاد ہو جائے گا۔
 ۲۷۷۷۴ جب عورت دعویٰ کرے کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دی ہے اور اس پر شاہد عدل (سچا گواہ) بھی پیش کر دے تو شوہر سے
 حلف (قسم) لیا جائے گا اگر خاوند نے حلف اٹھالیا تو گواہی باطل ہو جائے گی اگر خاوند نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تو اس کا انکار
 دوسرے گواہ کی مانند ہوگا اور یوں خاوند کی طلاق ہو جائے گی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمرو
 کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۴۳۳ و ضعیف الجامع ۳۱۰ لیکن زوائد میں ہے کہ حدیث کی اسناد صحیح ہے اور اس کے
 رجال ثقاہت ہیں۔
 ۲۷۷۷۵ اسے (ابن عمرو) چاہیے اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اس کے

بعد پاک ہو پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طلاق دے دے بشرطیکہ اس پاک (طہر) میں جماع نہ کیا ہو پس طریقہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورتوں

کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۷۷۷۶..... جس شخص نے بدعت کے لیے طلاق دی، ہم اس کی بدعت کو اس کے سپرد کریں گے۔ رواہ البيهقي في السنن عن معاذ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الملطیفة ۲۹

۲۷۷۷۷..... لوگوں کیا ہوا جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے ساتھ کھیلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کوئی کہتا ہے: میں نے تجھے طلاق دے دی میں نے

تجھ سے رجوع کر لیا میں نے تجھے طلاق دے دی میں نے تجھ سے رجوع کر لیا۔ رواہ ابن ماجہ و البيهقي في السنن عن ابی موسیٰ

۲۷۷۷۸..... نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ماجہ عن علی و الحاکم عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے امتناہیہ ۱۰۶۲۔

۲۷۷۷۹..... طلاق نہیں ہوتی مگر ملکیت میں، آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت میں، فروخت اسی چیز کو کر سکتے ہو جس کے تمام مالک ہو۔ اسی چیز کی

نذر پوری کر سکتے ہو جس کے تمام مالک ہو نذر وہی ہوتی ہے جس سے رب تعالیٰ کی رضا جوئی مطلوب ہو جس نے معصیت پر قسم کھائی اس کی قسم کا

کوئی اعتبار نہیں جس نے قطع رحمی پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہوتی۔ رواہ ابو داؤد و الحاکم عن ابن عمرو

۲۷۷۸۰..... اے لوگو! تمہیں کیا ہوا چنانچہ تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے کر دیتا ہے پھر ان کے درمیان تفریق ڈالنے

کے درپے ہو جاتا ہے جبکہ طلاق تو خاوند کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

۲۷۷۸۱..... اے عباس! کیا آپ تعجب نہیں کرتے کہ مغیث بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ مغیث سے کتنی نفرت کرتی ہے۔

رواہ البخاری و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ عن ابن عباس

فائدہ:..... حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خیار حلق ملا تھا لہذا وہ اپنے خاوند کے پاس نہیں رہنا چاہتی تھیں اور طلاق لینا چاہتی تھیں۔

۲۷۷۸۲..... نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور ملکیت سے پہلے آزادی نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ماجہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے امتناہیہ ۱۰۶۳

۲۷۷۸۳..... اگر (زبردستی) کی صورت میں نہ طلاق ہوتی ہے نہ ہی عتاق۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ و الحاکم عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے آسنی المطالب ۱۷۱۔

۲۷۷۸۴..... طلاق نہیں ہوتی مگر عدت کے لیے اور عتاق (آزادی) نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۔

۲۷۷۸۵..... تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ سنجیدگی سے کی جائیں تو ہو جاتی ہیں اور اگر مذاق سے کی جائیں تب بھی ہو جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں

طلاق، نکاح اور رجعت۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۸۳، ۳۸۴۔

۲۷۷۸۶..... تین چیزوں سے کھیل کود (مذاق) کرنا جائز نہیں۔ طلاق، نکاح اور آزادی۔ رواہ الطبرانی عن فضالة بن عبید

فائدہ:..... یعنی اگر لڑکی لڑکا دو آدمیوں کے سامنے از روئے مذاق کہیں کہ ہم نے آپس میں نکاح کر لیا تو نکاح ہو جائے گا اسی طرح خاوند مذاق

میں یا ویسے کھیل کود کے لیے بیوی کو طلاق دے تو فی الواقع طلاق ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مذاقاً لک غلام کو آزادی دے وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

اکمال

۲۷۷۸۷..... تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے (یعنی ہر حال میں واقع ہو جاتی ہیں) طلاق، نکاح اور

عنتاق۔ رواہ القاضی ابو یعلیٰ عن عبد اللہ بن علی طبری فی الاربعین عن ابی ہریرۃ

۲۷۷۸۸۔ جس شخص نے سچ سچ یا مذاقاً طلاق دی، یا کسی چیز کو حرام کیا یا نکاح کر دیا تو ان چیزوں کا اس پر وقوع ہو جائے گا۔

رواہ ابن ماجہ وابن جریر وابن ابی حاتم عن الحسن مرسلًا

۲۷۷۸۹۔ جس شخص نے طلاق دی یا کوئی حرام کیا یا نکاح کر دیا اور پھر کہے میں تو مذاق کر رہا تھا یہ کام سچ سچ ہو جائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن الحسن عن ابی الدرداء

۲۷۷۹۰۔ طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

رواہ الحاکم عن ابن عمرو وابن ابی شیبہ عن طاؤس مرسلًا وابن ابی شیبہ عن علی وعائشہ موقوفًا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۱۹-۲۲۲۰۔

۲۷۷۹۱۔ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی اور آدی جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر نہیں مانی جاسکتی۔ رواہ عبدالرزاق عن معاذ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الممتناہیہ ۱۰۶۲۔

۲۷۷۹۲۔ جس عورت کی تمہیں ملکیت حاصل نہیں اس کی طلاق نہیں اور جس غلام کے تم مالک نہیں اس کی آزادی نہیں۔

رواہ الطبرانی عن معاذ عبدالرزاق عن ابن عمرو

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۲۱۔

۲۷۷۹۳۔ بغیر نکاح کے طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ سعید بن منصور عن انس

بغیر نکاح کے طلاق واقع نہیں ہوگی

۲۷۷۹۴۔ اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی جس نے نکاح ہی نہ کیا ہو اور جو شخص غلام کا مالک نہ ہو اس کی آزادی نافذ نہیں ہوتی۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی والحاکم والبیہقی والضیاء عن حابر عبدالرزاق عن طاؤس مرسلًا وعن ابن عباس موقوفًا

۲۷۷۹۵۔ طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت (غلام) کے بعد۔ رواہ الخطیب عن علی الحاکم عن عائشہ

عبدالرزاق الحاکم والبیہقی عن معاذ یا ابو داؤد الطیالسی وابن ابی شیبہ والبیہقی عن ابن عمرو

۲۷۷۹۶۔ طلاق نہیں ہوتی مگر ملکیت کے بعد اور عنتاق (آزادی) نہیں ہوتی مگر ملک کے بعد۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوقوف ۱۰۔

۲۷۷۹۷۔ جو شخص ملکیت نہ رکھتا ہو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۷۷۹۸۔ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی، ملک سے قبل عنتاق نہیں ہوتی، دودھ چھڑانے کی مدت کے بعد رضاعت نہیں ہوتی آٹھ پہرے

روزے کی کوئی حقیقت نہیں صبح سے لے کر رات گئے تک خاموشی اختیار کرنے کی کوئی حقیقت نہیں۔ رواہ البیہقی عن جابر والبیہقی عن علی

۲۷۷۹۹۔ ملک سے قبل طلاق نہیں ہوتی اور سر میں لگے زخم "موضحہ" کے علاوہ باقی زخموں میں قصاص نہیں ہوتا۔ رواہ البیہقی عن طاؤس مرسلًا

فائدہ: "موضحہ" سر کا وہ زخم ہے کہ چیزی کٹ جائے اور ہڈی کی سفیدی ظاہر ہو جائے۔ اس قسم کے زخم میں قصاص ہوگا بقیہ زخموں میں

قصاص مشکل ہے ان میں دیت ہوگی دیکھئے کتب فقہ۔ از مترجم

۲۷۸۰۰۔ جس شخص نے ایسی عورت کو طلاق دی جس کا وہ مالک نہیں تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی جس نے ایسے غلام کو آزاد کرنا چاہا جو اس کی

ملکیت میں نہیں تو وہ غلام آزاد نہیں ہوگا، جس نے ایسی چیز کی نذر مانی جس کا وہ مالک نہیں اس کی نذر نہیں ہوگی؟ جس نے معصیت پر قسم اٹھائی

اس کی قسم نہیں ہوتی اور جس نے قطع رحمی پر قسم اٹھائی اس کی قسم بھی نہیں ہوتی۔ رواہ الحاکم والبیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۷۸۰۱..... لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے غلاموں کی اپنی بی باندیوں سے شادی کراتے ہیں اور پھر ان کے درمیان تفریق ڈالنے کے درپے ہو جاتے

ہیں خبردار ہوشیار رہو طلاق کا مالک وہی ہے جو جماع کرتا ہو۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عباس

۲۷۸۰۲ جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے طلاق ہے (اور ساتھ ساتھ) انشاء اللہ (کہہ دیا) یا غلام سے کہا: تو آزاد ہے (اور ساتھ ساتھ) انشاء اللہ (کہہ دیا) یا کہا: اس کے ذمہ بیت اللہ تک پیدل چلنا ہے انشاء اللہ تو اس پر کچھ نہیں ہوگا۔ یعنی طلاق حتمی اور قسم واقع نہیں ہوگی۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۸ و المتناہیہ ۱۰۶۳

طلاق کے ساتھ انشاء اللہ کہنے سے طلاق نہ ہوگی

۲۷۸۰۳ جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے طلاق ہے انشاء اللہ، عورت کو طلاق نہیں ہوگی اور جب اپنے غلام سے کہے ”تو آزاد ہے

انشاء اللہ“ تو وہ آزاد ہو جائے گا“۔ رواہ الدیلمی عن معاذ

۲۷۸۰۴ جو کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے ”ایک سال تک تجھے طلاق ہے انشاء اللہ“ تو وہ حاکم نہیں ہوگا۔

رواہ الحاکم فی التاریخ وابن عساکر عن الجارود بن یزید النیسابوری عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... حاکم کہتے ہیں اس روایت کا دارود جارود پر ہے اور وہ متروک راوی ہے۔

۲۷۸۰۵ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تجھے اللہ کی مشیت یا اللہ کے ارادہ کے ساتھ طلاق ہے مشیت تو خاص اللہ کے لیے ہے بخیرا

مشیت کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی اور ارادہ کی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۰۶۸

۲۷۸۰۶ جس عورت سے ہمبستری نہ کی گئی ہو اس کی ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔ رواہ البیہقی عن الحسن مرسلًا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۷۵۔

۲۷۸۰۷ کیا تمہارا دادا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا، سو تین طلاقیں تو اس کی ہیں (جو واقع ہو جائیں گی) رہی بات ۹۹۷ (نوسد ستا نوے) طلاقوں

کی سو وہ نرا ظلم اور زیادتی ہے اگر اللہ چاہے اسے عذاب دے چاہے اسے معاف کر دے۔ رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دادا نے اپنی ایک بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ میں نے اس متعلق رسول کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ

نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۷۸۰۸ یقیناً تمہارا باپ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ وہ اس معاملہ سے نکلنے کے لیے کوئی راستہ بنا سکتا، اب تو تین طلاقوں کی وجہ سے بیوی اس

سے بانہ ہو چکی ہے اور یہ طلاق سنت کے مطابق ہیں۔ جبکہ ۹۹۷ طلاقیں اس کے گلے میں گناہ بن کر لٹکی ہوئی ہیں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابراہیم بن عبید اللہ بن عبادة بن الصامت عن ابیہ عن جدہ

کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں اس شخص کے بیٹے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ

دریافت کیا اور عرض کیا کیا اس سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۷۸۰۹ لوگوں میں سے کوئی شخص یوں کہتا ہے میں نے نکاح کر لیا، میں نے طلاق دے دی جبکہ یہ مسلمانوں کا طریقہ طلاق نہیں بیوی کو اس

کی عدت سے پہلے طلاق دو۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

فائدہ:..... عدت سے پہلے طلاق دینے کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو طہر میں طلاق دی جائے پھر آنے والا حیض اس کی عدت میں شمار ہوگا۔

۲۷۸۱۰ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے کیوں کہتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دے دی، میں نے تجھ سے رجوع کر لیا؟ یہ مسلمانوں کا طریقہ

طلاق نہیں عورت کو طہر میں طلاق دو۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی موسیٰ

۲۷۸۱۱... اسے کھوا پتی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے طہر میں طلاق دے یا وہ حاملہ ہو۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن ابن عمر
 ۲۷۸۱۲... غلام اور پاگل کی طلاق اور خرید و فروخت جائز نہیں۔ رواہ ابن عدی والدیلمی عن جابر

فرع دوم..... عدت استبراء اور حلال کرنے کا بیان

۲۷۸۱۳ (جس عورت کا شوہر مر جائے اس کی) عدت چار مہینے دس دن ہے حالانکہ تم میں سے کوئی عورت جاہلیت میں سال پورا ہونے پر بیٹھتی تھی۔ رواہ مالک والبیہقی والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
 ۲۷۸۱۴ جس عورت کا خاوند مر جائے وہ عصر (بولی) میں رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، اور مشق زدہ کپڑے نہ پہنے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے اور سرمہ بھی نہ لگائے۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
 ۲۷۸۱۵ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ اپنے شوہر پر سوگ کر سکتی ہے چونکہ اسے چار ماہ دس دن اس پر سوگ کرنا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الثلاثة عن ام حبیبة وزینب بنت جحش واحمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن حفصة وعائشة والنسائی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
 ۲۷۸۱۶ جو عورت اللہ کی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ وہ سرمہ نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے خوشبو لگا کر نہ چلے البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد تھوڑی سی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ام عطیة

اکمال

۲۷۸۱۷ اپنے گھر میں ٹھہری رہو حتیٰ کہ تمہاری مدت (عدت) پوری ہو جائے۔
 رواہ الترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن الفریعة بنت مالک اخت ابی سعید
 ۲۷۸۱۸ اپنے اسی گھر میں ٹھہری رہو جس میں تمہیں شوہر کی وفات کی خبر پہنچی ہے یہاں تک کہ تمہاری مدت (عدت) پوری ہو جائے۔
 فریعة رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن گزارے۔
 رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والنسائی عن الفریعة بنت مالک اخت ابی سعید
 ۲۷۸۱۹ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ مہندی نہ لگائے، سرمہ نہ لگائے، خوشبو نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے اور زیور بھی نہ پہنے۔
 رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
 فائدہ: سوگ کرنے کا معنی ہی افسوس کرنا ہے اگر شوخ کپڑے، مہندی، زیور، خوشبو وغیرہ استعمال کی جائے تو وہ سوگ، سوگ نہیں رہتا بلکہ خوشی بن جاتی ہے۔ اسی طرح اچھے اچھے کپڑے اسی طرح انواع و اقسام کے کپڑے بھی وہ عورت نہ پہنے جس کا خاوند مر گیا ہو یہی حکم میک اپ کرنے کا ہے ایام سوگ میں میک اپ کرنا بھی جائز نہیں۔ از مترجم
 ۲۷۸۲۰ تین دن تک سوگ والے کپڑے پہن لو پھر جو چاہو کرو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن مسیح والبیہقی فی السنن عن اسماء بنت عمیس

عدت طلاق اور متعہ طلاق

۲۷۸۲۱ تمہاری عدت اس وقت پوری ہو جائے گی جب تم وضع حمل کر لو گی۔ رواہ عبدالرزاق عن سبیعة

- ۲۷۸۲۲ ... عدت گزر چکی ہے اسے پیغام نکاح دے دو۔ رواہ ابن ماجہ عن الزہیر
- ۲۷۸۲۳ ... تمہارے لیے خرچہ بھی نہیں اور رہائش بھی نہیں۔ رواہ مسلم عن فاطمة بنت قیس
- ۲۷۸۲۴ ... تمہارے لیے خرچہ نہیں ہاں البتہ اگر تم حاملہ ہو تو پھر خرچہ ہے۔ رواہ ابو داؤد عنہا
- ۲۷۸۲۵ ... جاؤ اور اپنی کھجوریں کاٹو شاید تم ان سے صدقہ کرو یا بھلائی کا کام کرو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن جابر
- ۲۷۸۲۶ ... عورت کے لیے نان نفقہ اور رہائش اس وقت ہوگی جب اس پر شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہو۔ رواہ النسائی عن فاطمة بنت قیس
- ۲۷۸۲۷ ... جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے رہائش اور نفقہ نہیں۔ رواہ الحاکم عن فاطمة بنت قیس
- ۲۷۸۲۸ ... اسے متعہ (تھوڑا سا ساز و سامان) دے دو اگر چہ وہ ایک صاع ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ الخطیب عن جابر
- ۲۷۸۲۹ ... وہ حاملہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو اس کے لیے نفقہ نہیں ہوگا۔ رواہ الدارقطنی عن جابر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۱۶۔

اکمال

- ۲۷۸۳۰ ... جب تم وضع حمل کرو، تمہاری عدت پوری ہو جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
- ۲۷۸۳۱ ... اگر عورت وضع حمل کرے (بچہ جنم دے) دے اس کی عدت گزر جاتی ہے۔
- رواہ الترمذی وابن ماجہ والطبرانی عن الاسود بن ابی السنابل بن بعکک
- اسود کہتے ہیں سیدہ نے اپنے خاوند کی وفات کے ۲۳ دن بعد وضع حمل کر دیا، جب اس نے غسل کیا اسے نکاح کا شوق پیدا ہوا نبی کریم ﷺ نے یہی حدیث ارشاد فرمائی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ مشہور حدیث ہے اور ہم اسود کی ابوسائل سے مروی کوئی روایت نہیں جانتے ہیں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو فرماتے سنا ہے: میں نہیں جانتا کہ ابوسائل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہوں۔
- ۲۷۸۳۲ ... چھوٹی سورت نساء (یعنی سورت طلاق) نے ہر عدت کو منسوخ کر دیا ہے جو عورتیں حاملہ ہوں ان کی عدت وضع حمل ہے۔
- رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن مسعود
- ۲۷۸۳۳ ... اے فاطمہ! رہائش اور نان نفقہ اس عورت کے لیے ہے جس کے شوہر کو اس پر رجوع کرنے کا حق حاصل ہو۔
- رواہ ابن سعد عن فاطمة بنت قیس
- ۲۷۸۳۴ ... تیرے لیے نفقہ اور رہائش نہیں ہے (رواہ مسلم عن فاطمة بنت قیس، کہ ان کے خاوند نے انہیں طلاق بائن دے دی اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا)
- ۲۷۸۳۵ ... جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے نان نفقہ اور رہائش ہوگی۔ رواہ الدارقطنی عن جابر
- فائدہ: ... عورت کو خواہ طلاق رجعی دی گئی ہو یا طلاق بائن دی گئی ہو یا طلاق مغلظہ دی گئی ہو ان صورتوں میں عورت کے لیے نفقہ اور رہائش واجب ہوگی۔ دیکھئے فقہ کی مطولات۔

استبراء کا بیان

فائدہ: باندی کے ایک حیض کو گزار لینا اصطلاح شریعت میں استبراء کہلاتا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ کوئی شخص باندی خریدے یا اس کو حصہ میں لے اس وقت تک باندی کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جب تک اس کا استبراء حرم نہ کرے یعنی ایک حیض نہ گزار دے اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو ایک مہینہ گزارنا ضروری ہوگا۔ گویا استبراء باندی کے حق میں عدت ہے۔

۲۷۸۳۶ ایک حیض کے ذریعے باندیوں کا استبراء (رحم کی پاکی حاصل کرنا) کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید
 ۲۷۸۳۷ میں نے ارادہ کیا کہ اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں بھی جائے وہ اس کو کس طرح وارث قرار دے؟
 حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟ وہ اس سے کس طرح خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد عن ابی الدرداء

فائدہ:..... یعنی بغیر استبراء کے فلاں شخص باندی سے جماع کرتا ہے اگر وہ باندی اس کے نطفہ سے حاملہ ہو جائے اور بچہ پیدا ہونہ معلوم ہو پہلے
 کسی شخص کے نطفہ سے ہے یا اس کے نطفہ سے پھر وہ اس بچے کو وارث کیسے بنائے گا؟ یا اس سے خدمت کیسے لے گا، حالانکہ وہ اس کے لیے
 حلال ہی نہیں؟

۲۷۸۳۸ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ دوسرے کی کھیتی کو اپنے پانی سے سیراب
 کرے (یعنی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ ہو جانے والی باندی سے جماع کرے) جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو
 اس کے پاس قیدیوں میں سے کوئی باندی آئے وہ اس وقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک اس کا استبراء نہ کر لے، جو شخص اللہ تعالیٰ
 اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مال غنیمت کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور
 آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت کی سواری پر سوار نہ ہو بایں طور پر کہ جب لنگڑا نے لگے اسے واپس کر دے جو شخص اللہ تعالیٰ اور
 آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے بایں طور کہ جب بوسیدہ ہو جائے اسے واپس کر دے۔

رواہ ابو داؤد و الترمذی عن روفیع بن ثابت

۲۷۸۳۹ حاملہ باندی کے ساتھ اس وقت تک جماع نہ کیا جائے جب تک وہ وضع حمل نہ کر دے (یعنی وہ حاملہ جس کا خاندن مر گیا ہو اور دوسرا کوئی
 اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو) اور جو باندیاں حاملہ نہ ہوں ان سے اس وقت تک جماع نہ کیا جائے جب تک وہ ایک حیض نہ گزار دیں۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الحاکم عن ابی سعید

۲۷۸۴۰ کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرے اس
 کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ تقسیم سے قبل مال غنیمت کو فروخت کرے اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کپڑا
 پہنے حتیٰ کہ جب اسے بوسیدہ کرے تو واپس کر دے اور یہ بھی حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری پر سوار ہو پھر اسے لنگڑا
 بنا کر واپس کر دے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن حبان عن روفیع بن ثابت الانصاری و رواہ الترمذی صدرہ

۲۷۸۴۱ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے۔ رواہ الترمذی عن روفیع
 فائدہ:..... یعنی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ عورت سے جماع نہ کرے تا وقتیکہ وضع حمل نہ ہو جائے۔

۲۷۸۴۲ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو (دوسرے کے نطفہ سے) حاملہ سے جماع کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۴۰۔

اکمال

۲۷۸۴۳ میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں جائے وہ اسے کیسے وارث بنائے گا حالانکہ وہ اس
 کے لیے حلال ہی نہیں ہے؟ وہ اس (بچے) سے کیسے خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟ حالانکہ وہ اسے اپنے کانوں اور آنکھوں
 سے لائے ہوئے ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد و الطبرانی عن ابی الدرداء

نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا حمل وضع کے قریب تھا اور وہ عورت خیمہ کے دروازے پر بیٹھی تھی آپ نے فرمایا: اشہد

اس کا خاوند اس سے جماع کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔
 ۲۷۸۳۳ ہر وہ باندی جو (دوسرے کے نطفہ سے) حاملہ ہو اس سے جماع کرنا مالک پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ وضع حمل کر دے ہر وہ گدھا جس پر بوجھ لاداجاتا ہے اس کا گوشت کھانا حرام ہے اور تھوم کا کھانا بھی حرام ہے پھر نبی کریم ﷺ نے تھوم کو حلال قرار دے دیا البتہ کھا کر مسجد میں جانے سے منع فرمایا تا وقتیکہ اس کی بونہ ختم ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر
 ۲۷۸۳۵ کوئی شخص بھی کسی ایسی عورت سے جماع نہ کرے جو کسی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ
 ۲۷۸۳۶ کوئی شخص بھی ایسی باندی سے جماع نہ کرے جو غیر کے نطفہ سے حاملہ ہو حتیٰ کہ وہ وضع حمل نہ کرے اور غیر حاملہ باندی سے بھی جماع کرنا جائز نہیں جب تک اسے ایک حیض نہ آجائے۔ رواہ البیہقی عن عامر مرسلًا
 ۲۷۸۳۷ قیدی باندیوں سے جماع مت کرو یہاں تک کہ انھیں حیض نہ آجائے حاملہ باندیوں سے بھی جماع مت کرو حتیٰ کہ وہ وضع حمل نہ کر لیں۔ والد اور بیٹے کے درمیان بیع کے ذریعہ تفریق مت ڈالو۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن انس
 فائدہ:..... یعنی چھوٹا کہ اپنے غلام باپ سے مانوس ہے اگر باپ کو بیچ دو گے تو بچے کا خیال رکھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

حلالہ کا بیان

۲۷۸۳۸ حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعہ عن علی و الترمذی و النسائی عن ابن مسعود و الترمذی عن جابر
 ۲۷۸۳۹ کیا میں تمہیں مستعار بکرے کی خبر نہ دوں چنانچہ وہ حلالہ کرنے والا ہے۔ حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔
 رواہ ابن ماجہ و البیہقی فی السنن عن عقبہ بن عامر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المبتاہیہ ۱۰۷۲

۲۷۸۵۰ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو سو اس وقت تک اس کے پاس واپس نہیں جاسکتی جب تک اس کا (دوسرے خاوند کا) شہد نہ چکھ لو اور وہ تمہارا شہد نہ چکھ لے (یعنی تم سے جماع نہ کرے)۔ رواہ البخاری و مسلم و النسائی عن عائشہ
 ۲۷۸۵۱ (مطالعہ) عورت پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک دوسرا خاوند اس سے جماع نہ کرے۔

رواہ النسائی عن ابن عمر

۲۷۸۵۲ شہد سے مراد جماع ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشہ

اکمال

۲۷۸۵۳ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو مختلف طہروں میں تین طلاقیں دے دے یا مبہم تین طلاقیں دے دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی

تا وقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن الحسن بن علی

۲۷۸۵۴ جو شخص بھی اپنی بیوی کو مختلف طہروں میں تین طلاقیں دے دے یا مبہم تین طلاقیں دے دے وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں رہتی جب

تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الدارقطنی عن سوید بن غفلة و ابن عساکر عنہ عن ابیہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۲۱۰

نئی بات نہ ہو تو عورت کا معاملہ خاوند کے پاس ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۸۸۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب خاوند بیوی کو اختیار دے اگر بیوی اپنے شوہر کو اختیار کرے تو یہ کسی درجے میں نہیں۔ اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۷۸۸۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب خاوند بیوی کو طلاق دے اور خاوند بیمار ہو، بیوی عدت میں خاوند کی وارث ہوگی اور خاوند بیوی کا وارث نہیں بنے گا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والبیہقی وضعفہ

۲۷۸۸۹۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نشے میں دھت انسان کی طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ مسدد

۲۷۸۹۰۔ ابوخلال عتکی کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہت ساری مسائل دریافت کیے منجملہ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ایک شخص عورت کو طلاق کا اختیار دے دے تو کیا عورت کو اختیار مل جائے گا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کو اختیار مل جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۸۹۱۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: طلاق دینا مردوں کا کام ہے اور عدت گزارنا عورت کا کام ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۸۹۲۔ قبیبہ بن ذویب کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک غلام کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی غلام نے اس عورت کو دو طلاقیں دے دیں بعد میں غلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھا تو ان حضرات نے فرمایا: یہ اب اپنی بیوی کے قریب مت جائے۔ رواہ البیہقی

۲۷۸۹۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے دراصل حالیکہ وہ حاضر تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اپنی بیوی کو جدا کر دیا وہ شخص بولا رسول کریم ﷺ نے تو ابن عمر کو بیوی سے رجوع کرنے کا حکم دیا تھا (لہذا یہ حق مجھے یہی ملنا چاہیے) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عمر کے پاس ابھی طلاق باقی تھی تب اسے رجوع کا حکم دیا تھا جبکہ تمہارے پاس کوئی طلاق باقی نہیں رہی تم کیونکر رجوع کرو گے۔ رواہ البیہقی

۲۷۸۹۴۔ مطلب بن حنظل کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور معاملہ ان سے بیان کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا تم نے ایسا کیوں کیا؟ مطلب کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھ سے یہ فعل سرزد ہو گیا ہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی ”ولو انہم فعلوا ما یو عظون بہ لکان خیر اللہم واشد تشییئاً“۔ اگر لوگ وہ کام کریں جو انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لیے بہتر اور زیادہ سے زیادہ ثابت قدمی کا باعث ہو۔ بھلا تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھ سے یہ فعل سرزد ہو گیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس روک لو، چونکہ ایک طلاق ہو چکی ہے۔ رواہ الشافعی وسعید بن المنصور

۲۷۸۹۵۔ عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تیری رسی تیری گردن میں ہے (یہ کنایہ لفظ ہے اس سے اگر طلاق کی نیت کی جائے تو طلاق بائن واقع ہوتی ہے اس نے یہ الفاظ کئی بار کہے پھر وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکن یرمائی اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے حلف لیا کہ تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔ رواہ سعید بن المنصور والبیہقی

۲۷۸۹۶۔ ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ امریک بید کس تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے) اور اختاری (یعنی اپنے آپ کو اختیار کرے) دونوں برابر ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۸۹۷۔ مسروق کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور اس نے اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود سے کہا: اس مسئلہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: میں اسے ایک طلاق سمجھتا ہوں اور خاوند اس کا مالک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں

بھی اسے یہی سمجھتا ہوں۔ رواہ الشافعی و عبد الرزاق وابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۷۸۹۸ ابو سعید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نشے میں دھت شخص کی طلاق کو رد رکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۸۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بیوی اس سے جدا

ہو جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کا حکم

۲۷۹۰۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: میرا بیوی سے نزاع ہو گیا جس طرح لوگوں کے درمیان ہوتا ہے۔ بیوی نے کہا: میرا معاملہ جو تیرے ہاتھ میں ہے وہ میرے ہاتھ میں ہوتا تم دیکھتے میں کیا کرتی، میں نے کہا: جو اختیار میرے ہاتھ میں ہے وہ میں نے تجھے دے دیا۔ بیوی بولی! مجھے تین طلاقیں ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسے ایک ہی طلاق سمجھتا ہوں تم رجوع کا حق رکھتے ہو اور میں ابھی امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتا ہوں چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور سارا واقعہ سنایا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مردوں کو ایک چیز کا اختیار دے رکھا ہے اور مرد اس اختیار کو عورتوں کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں اس عورت کے منہ میں خاک بھلا تم نے کیا کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے ایک ہی طلاق سمجھتا ہوں اور مرد کو رجوع کا حق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی یہی سمجھتا ہوں اگر تم اس کے علاوہ کچھ اور بتاتے میں سمجھتا کہ تم نے درست جواب نہیں دیا۔

رواہ عبد الرزاق والبیہقی

۲۷۹۰۱ عبدالکریم ابو امیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ بیوی کے ہاتھ میں دے دیا عورت نے اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دیں مرد نے کہا: بخدا میں نے تو صرف ایک طلاق کا معاملہ تمہارے ہاتھ میں دیا ہے۔ دونوں معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرد سے حلف لیا جس کی صورت یہ تھی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تو نے صرف ایک طلاق کا معاملہ اپنی بیوی کے ہاتھ میں دیا۔ یوں مرد نے حلف اٹھایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بیوی اسے واپس کر دی۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۹۰۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے شععی سے سوال کیا: ایک شخص اپنی بیوی کا معاملہ بیوی کے ہاتھ میں دے دے اور وہ تین طلاقیں دے دے؟ شععی نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق ہوگی اور رجوع کا حق ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عقد نکاح کا اختیار مرد کے ہاتھ میں تھا اس نے کسی اور کو سونپ دیا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کی اپنی زبان سے جاری ہو۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۹۰۳ شععی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نزدیک تملیک اور خیار برابر ہیں۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۹۰۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ شخص جس کی عقل پر وسوسوں کا غلبہ ہو وہ اپنی بیوی کے ساتھ (طلاق کے معاملہ میں) کھیل رہا ہو تو اس کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۹۰۵ قنادمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص جاہلیت میں اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے اور ایک طلاق اسلام میں دے اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں نہ حکم دیتا ہوں اور نہ ہی منع کرتا ہوں، جبکہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لیکن میں تمہیں (رجوع کا) حکم دیتا ہوں چونکہ حالت شرک کی طلاق کسی درجہ میں نہیں۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۹۰۶ زید بن وہب کی روایت ہے کہ اہل مدینہ کے ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے ملے فرمایا: تم نے بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں؟ وہ شخص بولا میں تو ویسے ہی کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑا لے کر اس پر چڑھائی کر دی اور فرمایا:

۲۷۹۱۹ ابراہیم اور شخص رحمۃ اللہ علیہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور عورت اختیار قبول کرے تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ اور اگر اپنے شوہر کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔ جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی اختیار قبول کر لیا) تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا اور اگر اپنے شوہر کو اختیار کرے تو کچھ نہیں ہوگا۔ جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو اسے تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ عبد الرزاق والبیہقی

عورت خیار طلاق استعمال کرے تو؟

- ۲۷۹۲۰ ابن جعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور بیوی اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اس میں کچھ نہیں اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر اس کے علاوہ کچھ اور ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جسے لوگوں نے محضوں میں پایا ہے۔ رواہ عبد الرزاق والبیہقی
- ۱۷۹۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکا جب تک بائع نہ ہو جائے اس کی طلاق جائز نہیں۔ رواہ عبد الرزاق
- ۱۷۹۲۲ عامر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر دے اور یوں کہے: تو مجھ پر ایسے ہی حرام ہے جس طرح یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر اونٹ کا گوشت حرام کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ عورت خاوند پر حرام ہو جائے گی۔ رواہ عبد ابن حمید
- ۱۷۹۲۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ کو طلاق دی تو فاطمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے حفص سے کہا: اپنی بیوی کو متعہ دو اگر چہ وہ ایک صاع ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابو نعیم
- ۱۷۹۲۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق مردوں کا کام ہے اور عدت عورتوں کا۔ رواہ عبد الرزاق
- ۱۷۹۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلاق نہیں ہونی مگر نکاح کے بعد۔ رواہ البیہقی
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرہ الحفاظ ۶۲۱۹-۶۲۲۰
- ۲۷۹۲۶ ”ایضاً“ حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ اگر میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے شادی کر لو طلاق نہیں ہوگی۔ رواہ البیہقی
- ۲۷۹۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکہ (زیرستی کیا ہوا) کی طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ البیہقی
- ۲۷۹۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق یا دو طلاق دے دے، پھر عورت دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ بھی اسے طلاق دے دے۔ آپ نے فرمایا: اگر عورت شادی کرنے کے بعد اس کے پاس واپس لوٹی ہے تو طلاق بھی واپس لوٹ آئے گی۔ اگر عدت کے دوران شادی کی ہے تو خاوند باقی ماندہ طلاقوں کا مالک ہو گیا۔ رواہ البیہقی وضعفہ
- ۲۷۹۲۹ ”ایضاً“ مزیدہ بن جابر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا عورت اپنے خاوند کے پاس باقی ماندہ طلاقیں لے کر آتی ہے۔ رواہ البیہقی وقال هذا اصح من الاول
- ۲۷۹۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلاق کا اختیار مردوں کو حاصل ہے اور عدت گزارنا عورتوں کا کام ہے۔ رواہ البیہقی
- کلام: حدیث ضعیف دیکھئے حسن الاثر ۳۸۵
- ۲۷۹۳۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر رجوع پر گواہ بنا لے حالانکہ عورت کو اس کا علم نہ ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پہلے شخص کی بیوی ہے دوسرے خاوند نے خواہ دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ رواہ الشافعی والبیہقی
- ۲۷۹۳۲ ”ایضاً“ حبیب بن ابی ثابت اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں

نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں نے تو اسے تمہارے اوپر حرام کر دیا ہے اور باقی طلاقیں اپنی بیویوں پر تقسیم کر دو۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۳ ”البيضاء“ عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس گیا وہ یہ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تیری رسی تیری گردن پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کے درمیان فیصلہ کرو چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرد سے حلف لیا کہ تم نے اس سے کیا مراد لیا ہے۔ وہ بولا: میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی طلاق کو نافذ رکھا۔ رواہ الشافعی فی القدیوم والبیہقی

۲۷۹۳۴ ”البيضاء“ شععی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تو خلیہ ”قید نکاح سے آزاد بریہ“ عقد نکاح سے بری بائن اور حرام ہے اور جب اس سے طلاق کی نیت کرے تو تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۵ ”البيضاء“ زاذان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ رضی اللہ عنہ نے خیار کا تذکرہ کیا اور فرمایا: امیر المؤمنین نے مجھ سے خیار کے متعلق پوچھا: میں نے کہا: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق بائن ہوگی اگر اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور اسے رجوع کا حق حاصل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں نہیں ہے۔ لیکن اگر عورت اپنے خاوند کو اختیار کرتی ہے تو کوئی طلاق نہیں ہوگی اگر اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا، میں صرف امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع کی طاقت رکھتا ہوں جب معاملہ میرے سپرد ہوگا اور مجھے معلوم ہوگا کہ میں عورتوں کا مسئول ہوں تو اس وقت میں وہی اختیار کروں گا جو بہتر سمجھوں گا۔ لوگوں نے کہا: بخدا! اگر آپ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر پختہ رہتے ہیں اور اپنے قول کو چھوڑ دیتے ہیں تو یہ تفرد سے ہمیں زیادہ محبوب ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہنس کر فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو پیغام بھیج کر یہی مسئلہ دریافت کیا تو زید رضی اللہ عنہ نے میری مخالفت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھی مخالفت کی ہے وہ تو کہتے ہیں: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے گی تو اسے تین طلاقیں ہوں گی اور اگر اپنے خاوند کو اختیار کرے گی تو اسے ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اس کے گھر والوں کے سپرد کر دے۔ اگر گھر والے اسے قبول کر لیں تو یہ ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر گھر والے عورت کو واپس کر دیں تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کو طلاق کا ایک ہی بار مالک بنا دے اور وہ عورت کچھ فیصلہ کر دے تو اس کے معاملے میں کچھ نہیں ہوگا اگر فیصلہ نہ کرے تو ایک طلاق ہوگی اور معاملہ مرد کے پاس ہوگا۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۸ ”البيضاء“ شععی اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر دے؟ فرمایا لوگوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے تین طلاقیں قرار دیتے تھے شععی رضی اللہ عنہ نے کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا، انھوں نے تو یہ کہا ہے کہ میں نہ اسے حلال کرتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے تو عورت اس حیض کو (جس میں اسے طلاق ہوئی) شمار نہ کرے۔ رواہ اسماعیل الخطی فی الثانی من حدیثہ

ممنوعات طلاق

۲۷۹۴۰ شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رجوع کر لینے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ حیض شمار میں نہ لایا جائے۔ رواہ العدنی

۲۷۹۳۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ بیوی حالت حیض میں تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے فتویٰ طلب کیا آپ ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ سے کہو: بیوی سے رجوع کرے پھر اسے اپنے پاس روکے رکھے حتیٰ کہ جب پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طہاہر (یعنی طہر میں بغیر جماع کرنے کی) حالت میں اسے طلاق دے جماع کرنے سے قبل۔ پس طلاق دینے کا یہ طریقہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ رواہ مالک و الشافعی و ابن عدی و احمد بن حنبل و عبد بن حمید و البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن جریر و ابن منذر و ابو یعلیٰ و ابن مردودہ و البیہقی

۲۷۹۳۲ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ام ولد ام سعید کہتی ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر وضو کے لیے پانی بہا یا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سعید! مجھے دو لہا بننے کا شوق ہے میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین آپ کو کس چیز نے روکا ہے؟ فرمایا: کیا چار بیویوں کے بعد دو لہا بن سکتا ہوں؟ میں نے عرض کیا: چار میں سے ایک کو طلاق دے دیں اور ایک اور سے شادی کر لیں۔ فرمایا: میں طلاق کو بہت قبیح سمجھتا ہوں۔ رواہ البیہقی

آداب طلاق

۲۷۹۳۳ طاہوس کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کبھی تمہارے لیے طلاق میں بردباری تھی لیکن تم نے بردباری کو جلد بازی سے بدل دیا، ہم بھی جلد بازی کے حکم کو نافذ کر دیتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ فائدہ:..... یعنی سوچ سمجھ کر طلاق دینی چاہئے پہلے ایک طلاق دے اگر ندامت ہو جائے تاکہ رجوع بھی کرے لیکن اگر کوئی تین طلاقیں دے تو اس نے شریعت کی طرف سے دی ہوئی بردباری کو ٹھکرایا اور اس کی یہ طلاقیں نافذ ہو جائیں گی۔

۲۷۹۳۴ حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے میں اس کی تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دوں لیکن لوگوں نے اسے اوپر تین طلاقیں لازم کر دی ہیں (ان سے کم کا نام ہی نہیں لیتے) لہذا ہم بھی ہر نفس کو وہ چیز لازم کریں گے جو وہ خود اپنے اوپر لازم کرے گا۔ جس شخص نے اپنی بیوی کو کہا: تو مجھ پر حرام ہے۔ تو وہ اس پر حرام ہوگی۔ اور جس نے اپنی سے بیوی سے کہا: تجھے تین طلاقیں ہیں۔ تو اسے تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۲۷۹۳۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایسا شخص لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوئیں تو آپ رضی اللہ عنہ اس کی پیٹھ پر مارتے تھے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۲۷۹۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص طلاق سنت دیتا ہے اسے کبھی ندامت نہیں اٹھانی پڑتی۔ رواہ ابن منیع و صحیح

ملک نکاح سے قبل طلاق دینے کا بیان

۲۷۹۳۷ ابو سلمہ بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ہر وہ عورت جس سے میں شادی کروں اسے تین طلاقیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا یہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے کہہ دیا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۹۳۸ مالک کی روایت ہے کہ انھیں حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن مسعود، سالم بن عبد اللہ، قاسم بن محمد، سلیمان بن یسار اور ابن شہاب رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے تھے جب کوئی شخص کسی عورت کی طلاق کا حلف اٹھالے اس سے نکاح کرنے سے قبل پھر اس نے تم تو زدی تو یہ حلف (یعنی طلاق) اس پر لازم ہو جائے گا جب اس عورت سے نکاح کرے گا۔ رواہ مالک

غلام کی طلاق کا بیان

۲۷۹۳۹ ایوب سختیانی سے مروی ہے کہ ایک مکاتب (وہ غلام جسے آقا کہے اتنے پیسے لاؤ مجھے دو تم آزاد ہو) کے نکاح میں آزاد عورت تھی اس نے عورت کو دو طلاقیں دیں پھر حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے مسئلہ دریافت کیا: ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ عورت تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔ طلاق مردوں کے ہاتھ میں ہے۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۵۰ ابوسلمہ کہتے ہیں مجھے نفع نے حدیث سنائی ہے کہ وہ غلام تھے ان کے نکاح میں آزاد عورت تھی انھوں نے عورت کو دو طلاقیں دیں بعد میں حضرت عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا ان دونوں حضرات نے فرمایا: تیری طلاق وہ ہوگی جو غلام کی طلاق ہوتی ہے (یعنی دو طلاقیں جو تم دے چکے ہو) اور عورت کی عدت وہ ہوگی جو آزاد عورت کی عدت ہوتی ہے یعنی تین حیض۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۵۱ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مکاتب نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی طلاق کو غلام کی طلاق قرار دیا۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۵۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کی طلاق اس کے مالک کے ہاتھ میں ہے سو مالک نے (غلام کی بیوی کو) طلاق دی تو یہ طلاق جائز ہوگی اور اگر مالک دونوں میں تفریق کر دے تو وہ ایک طلاق ہوگی یہ اس وقت ہوگا جب غلام اور بیوی دونوں اس کی ملکیت میں ہوں۔

اور اگر غلام تو ایک کا ہے اور باندی (غلام کی بیوی) کسی دوسری کی ہے تو غلام کا مالک چاہے تو طلاق دے سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۵۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: باندی کے لیے دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ دو طلاقیں ہو جانے کے بعد وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۲۷۹۵۴ ام سلمہ کی روایت ہے کہ ایک غلام نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: آپ نے فرمایا: عورت غلام پر حرام ہو چکی ہے تا وقتیکہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق و فیہ عبد اللہ بن زیاد بن سمعان و هو متروک

۲۷۹۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میاں بیوی میں سے جو بھی غلامی میں ہوگا طلاق کی تعداد میں کمی واقع ہو جائے گی مرد کی غلامی کی وجہ سے طلاق میں اور عدت میں کمی واقع ہوگی عورت کی غلامی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چنانچہ جب باندی آزاد دی کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہوگی اور اس کی عدت دو حیض ہوں گے اگر آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہوں گی اور عدت تین حیض ہوں گے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۵۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مالک اپنے غلام کو شادی کرنے کی اجازت دے تو اب مالک غلام کی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا البتہ غلام خود سے طلاق دے۔ اور اگر اپنے غلام کی باندی کو لے یا اپنی باندی کی باندی کو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ مالک و عبدالرزاق

۲۷۹۵۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر شہادہ شدہ باندی فروخت کی جائے تو اسے فروخت کرنا ہی اس کی طلاق ہے جاہلین عبد اللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے اسی قسم کا فتویٰ مروی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

خلاصہ کلام: ... فقہائے کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ غلام کی صورت میں طلاق کی تعداد کا اعتبار میاں کی حالت سے ہوگا یا بیوی کی حالت سے۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک طلاق کا اعتبار مرد کی حالت سے ہوگا یعنی مرد اگر غلام ہے تو اسے دو طلاقیں حاصل ہوں گی اگر مرد آزاد ہے بیوی خوار غلام ہو یا آزاد اسے تین طلاقیں حاصل ہوں گی۔ جبکہ فقہائے احناف کے نزدیک ہر صورت میں عورت کا اعتبار ہے فائدہ خواہ جس حالت میں ہو یعنی عورت اگر باندی ہے تو خاوند دو طلاقیں کا مالک ہوگا عورت اگر آزاد ہے تو تین طلاقیں کا مالک ہوگا۔ دلائل آثار، احادیث دونوں طرف موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے ہدایہ کتاب الطلاق و عین الہدایہ، ج ۴۔

احکام طلاق کے متعلقات

۲۷۹۵۸۔ عبیدہ سلمانی کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت اور اس کا خاوند آیا ان دونوں کے ساتھ لوگوں کی ایک جماعت بھی دونوں جماعتوں نے اپنا اپنا حکم منتخب کر کے باہر نکالا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکمین سے کہا کیا جاننے ہو کہ اگر میرا بیوی میں تفریق ہو جائے تمہارے اوپر کیا وبال ہوگا اور اگر تم انہیں جمع کرو تو جمع کر سکتے ہو خاوند نے کہا: میں فرقت نہیں چاہتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! تو نے جھوٹ بولا ہے یہاں سے ہلنے مت پاؤ حتیٰ کہ کتاب اللہ سے راضی نہ ہو جاؤ کتاب اللہ کا فیصلہ خوا تیرے حق میں ہو یا تیرے خلاف ہو۔ رواہ عبدالرزاق

طلاق یافتہ عورت کے نان نفقہ اور رہائش کا بیان

۲۷۹۵۹۔ ”مسند فاطمہ بنت قیس“ ابن جریج کہتے ہیں مجھے عطاء نے خبر دی ہے کہ عبدالرحمن بن عاصم بن ثابت کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس ج کہ ضحاک بن قیس کی بہن ہے اور وہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھی وہ کہتی ہیں کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دے دیں پھر وہ جہاد میں چلا گیا اور اپنے وکیل کو کہہ گیا کہ مطلقہ کو کچھ نان نفقہ دیتا رہے۔ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے کم سمجھا، چنانچہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے ایک بیوی کے پاس آگئی، تھوڑی دیر بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ فاطمہ بنت قیس آپ کی ایک بیوی کے پاس بیٹھی تھی بیوی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہے اسے فلاں شخص نے طلاق دے دی ہے اس شخص نے کچھ نفقہ بھیجا تھا جو اس نے واپس کر دیا ہے حالانکہ وہ شخص اسے کافی سمجھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سچ کہا: پھر آپ نے فاطمہ سے فرمایا: ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ اور اس کے ہاں عدت پوری کرو، پھر فرمایا: البتہ ام مکتوم کے پاس کثرت سے لوگ آتے جاتے ہیں لیکن تم عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ وہ نایمانا ہے چنانچہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے ام مکتوم رضی اللہ عنہا کے پاس چلی گئی اور ان کے ہاں عدت گزارنے لگی حتیٰ کہ وہیں عدت پوری کر دی پھر حضرت ابوہم رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا وہ رسول کریم ﷺ سے مشورہ لینے آئیں آپ ﷺ نے فرمایا: رہی بات ابوہم کی مجھے ڈر ہے کہ وہ ڈنڈے سے بہت مارتا ہے، رہی بات معاویہ کی وہ تنگ دست ہے۔ چنانچہ بعد میں فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۰۔ ابن جریج، ابن شہاب، ابوسلمہ عبدالرحمن کی سند سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھی چنانچہ عمرو نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دے دیں پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوچا کہ رسول کریم ﷺ کے پاس جائے اور فتویٰ لے آئے کہ اپنے گھر سے باہر جاسکتی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ ابن ام مکتوم جو نایمانا ہیں ان کے ہاں چلی گئی ابن جریج کہتے ہیں: مجھے ابن شہاب نے عروہ سے مروی خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کا انکار کرتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۱۔ معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کی سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ (بائن) دے دی چنانچہ مطلقہ کی طرف اس کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے پیغام بھیجا اور حکم دیا کہ اپنے خاوند کے گھر سے منتقل ہو جا۔ چنانچہ مروان کو اس کی خبر ہوئی اس نے مطلقہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے گھر واپس آ جا نیز پوچھا کہ تم عدت پوری ہونے سے قبل اپنے گھر سے کیوں نکلی ہو مطلقہ نے جواب میں کہا: بھیجا کہ میری حالت فاطمہ بنت قیس نے مجھے ایسا کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔ اور مجھے بتایا ہے کہ اسے جب ابو عمرو بن حفص مخزومی نے طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے گھر سے منتقل ہو جانے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ مروان نے قبیصہ بن ذویب کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ واقعہ کی پوری طرح تحقیق کر کے لائے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قبیصہ کو بتایا کہ وہ ابو عمرو بن حفص مخزومی کے نکاح میں تھی وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

دعویٰ تھا کہ اسے ایک ہی مہینہ میں تین بار حیض آچکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شرح رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: اس عورت کے متعلق کوئی فیصلہ کرو شرح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں فیصلہ کروں جبکہ آپ خود یہاں موجود ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ فیصلہ کرو چنانچہ شرح رحمۃ اللہ علیہ بولے: اگر اس کے خاندان کی عورتیں جو اس کے مخفی حالات سے واقف ہوں وہ آئیں اور آپ بھی ان کی امانت و بندوبستی سے راضی ہوں وہ گواہی دیں کہ واقعی اس کے تین حیض گزر چکے ہیں درمیان میں یہ پاک ہوتی رہی ہے اور نماز بھی پڑھتی رہی ہے پھر تو یقیناً اس کی عدت پوری ہو چکی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قالون قالون رومی زبان میں یعنی بہت عمدہ عمدہ بہت عمدہ۔

رواہ سعید بن منصور والدارمی والبیہقی وابن عساکر
۲۷۹۷۶ ابو سلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے اتنے میں ایک عورت آئے اور بولی: میرا شوہر وفات پا چکا ہے۔ وفات کے بعد چار ماہ کے اندر اندر میں نے وضع حمل کر دیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری عدت وہ ہوگی جو دو مدتوں میں سے زیادہ ہو (وضع حمل یا چار ماہ دس دن) جب چار ماہ سے کم مدت میں اس عورت نے حمل وضع کر دیا تو ابن عباس چار ماہ دس دن کا اسے کہہ رہے تھے ابو سلمہ بولے: میرے پاس اس کا علم ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس عورت کو میرے پاس لاؤ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بولے: مجھے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ سبیحہ سلمیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرا شوہر وفات پا چکا ہے اور میں نے حمل بھی وضع کر دیا ہے عورت نے آپ کو بتایا کہ خاوند کی وفات کے بعد چار ماہ سے کم عرصہ میں اس نے حمل وضع کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سبیحہ خوش ہو جاؤ (تمہاری عدت گزر چکی اور اب شادی کر لو) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں اس پر گواہی دیتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عورت سے فرمایا جو بات تم سن رہی ہو اسے اچھی طرح یاد رکھنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۷ ابن جریج کی روایت ہے کہ مجھے ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ سبیحہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا جب وہ (خاوند کی وفات کے) پندرہ دنوں کے بعد حمل وضع کر چکی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے بیوی کو طلاق دی اور اس کے ظن میں دو بڑوں بچے ہوں اگر ایک کو جنم دے تو دوسرے کو جنم دینے سے پہلے پہلے اس کا خاوند رجوع کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق بائن والی عورت اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پا چکا ہو جہاں چاہے اپنی عدت پوری کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت جس کا خاوند وفات پا چکا ہو اور وہ حاملہ ہو اس کے لیے نفقہ نہیں اسے خاوند کی میراث ہی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۱ عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کو جس کا خاوند وفات پا گیا ہو خوشبو سے الگ رہنے کا حکم دیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ عورت جسے طلاق بائن دی گئی ہو اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ اپنے خاوند کے گھر سے عدت پوری ہونے تک کہیں اور منتقل نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عورت کی عدت جب عدت وفات ہو یا عدت طلاق ہو وہ اپنے گھر ہی میں رہے ایک رات بھی کہیں اور نہ گزارنے پائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات نہ بسر کرے وہ خوشبو نہ لگائے، مہندی نہ لگائے، ہر نہ لگائے، رنگے ہوئے (شوخی) کپڑے نہ پہنے، البتہ چادر نما کپڑے پہنے۔ رواہ عبدالرزاق

حاملہ کی عدت کا بیان

۲۷۹۸۵... ابو سلمہ بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا (جس کی تفصیل یہ ہے) کہ ایک عورت کا خاوند مر جائے اور عورت چار ماہ گزرنے سے قبل وضع حمل کر دے (اس کی عدت کیا ہوگی) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی عدت وہ مدت ہوگی جو زیادہ ہوگی (یعنی چار ماہ دس دن اور وضع حمل میں سے جو مدت بعد اور آخر اور زیادہ ہوگی وہ گزارے گی) ابو سلمہ بولے: جب اس عورت نے حمل وضع کر دیا اس کی عدت پوری ہوگی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر اس مسئلے کا فیصلہ کروانا چاہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیحہ بنت حارث کا خاوند وفات پا گیا تھا سبیحہ نے خاوند کی وفات کے کچھ ہی دنوں بعد حمل وضع کر دیا، چنانچہ سبیحہ سے ابوسناہل بن بک (بعلک) ملے دیکھا کہ سبیحہ رضی اللہ عنہا نفاس سے پاک ہو چکی ہے سرمد لگا رکھا اور عمدہ جوڑا زیب تن کیا ہوا ہے۔ ابوسناہل رضی اللہ عنہ نے کہا: شاید تم سمجھتی ہو کہ تمہاری عدت پوری ہو چکی ہے تمہاری عدت ابھی نہیں گزری تا وقتیکہ شوہر کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن گزرنے جائیں چنانچہ شام کے وقت سبیحہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حال بیان کیا۔ نیز ابوسناہل کا قول بھی ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے سبیحہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب تم نے حمل وضع کر دیا گویا تمہاری عدت پوری ہو چکی ابو سلمہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سبیحہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی فرمایا تھا کہ: ابوسناہل نے جھوٹ بولا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۶... ابو سلمہ بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیحہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے پندرہ دن بعد بچہ جنم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۷... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سبیحہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے لگ بھگ بیس (۲۰) دن بعد حمل وضع کر دیا تھا نبی کریم ﷺ نے اسے شادی کر لینے کا حکم دیا۔ رواہ ابن النجار و عبدالرزاق

۲۷۹۸۸... ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حماد، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب خاوند وفات پا جائے اور اس کی بیوی حاملہ ہو اس کی عدت وضع حمل ہے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ سبیحہ نے اپنے شوہر کی وفات کے بیس دن یا فرمایا سترہ دن بعد بچہ جنم دیا نبی کریم ﷺ نے انہیں نکاح کر لینے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۹... عروہ کہتے ہیں سبیحہ نے اپنے خاوند کی وفات کے سات دن بعد حمل وضع کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۰... عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ سبیحہ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے ۳۵ (پینتالیس) دن بعد حمل وضع کر لیا تھا پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اسے نکاح کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حاملہ عورت جب خاوند کی وفات کے بعد حمل وضع کرے تو وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و عبد بن حمید

۲۷۹۹۲... منیرہ کی روایت ہے کہ میں نے شععی سے کہا: میں تصدیق نہیں کرتا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: وہ عورت جس کا خاوند وفات پا جائے اس کی عدت بعد الاجلین (دو مدتوں میں سے زیادہ عرصہ والی مدت) ہے شععی نے کہا: کیوں نہیں اس کی تصدیق کرو بلکہ زور و شور سے اس کی تصدیق کرو، چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ فرمان باری تعالیٰ:

واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن

یعنی حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ حمل وضع کر دیں، طلاق یافتہ عورت کے متعلق ہے۔ رواہ ابن المنذر

۲۸۰۰۲ عبید اللہ بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ مروان نے عبد اللہ بن عتبہ کو سبیحہ بنت حارث کے پاس بھیجا اور پوچھا کہ رسول کریم ﷺ نے اسے کیا فتویٰ دیا تھا۔ سبیحہ نے کہا کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی اور حجۃ الوداع کے موقع پر وہ وفات پا گئے سعد بن خولہ بدری صحابی تھے۔ چنانچہ وفات کے بعد چار ماہ دس دن سے پہلے ہی سبیحہ رضی اللہ عنہا نے حمل وضع کر دیا ان سے ابوسناہل بن بعلک کی ملاقات ہوئی جبکہ سبیحہ کا نفاس ختم ہو چکا تھا اور آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا تھا۔ ابوسناہل نے کہا: شاید تم نکاح کرنا چاہتی ہو جبکہ وفات کے وقت سے تمہاری عدت چار مہینے دس دن ہے۔ سبیحہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور معاملہ ذکر کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم نے حمل وضع کیا اسی وقت سے تمہاری عدت پوری ہو چکی ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۸۰۰۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پا جائے وہ خوشبو نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سرمہ نہ لگائے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے اور عصفر بولنی میں رنگے ہوئے کپڑے بھی نہ پہنے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۸۰۰۴ فریجہ بنت مالک کے خاوند کچھ لوگوں کی تلاش میں نکلے حتیٰ کہ راستے ہی میں قدوم پہاڑ کے قریب لوگوں کو پایا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔ فریجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرا خاوند قتل ہو گیا ہے اور مجھے ایسے گھر میں رکھا ہے جو اس کی ملکیت نہیں۔ فریجہ رضی اللہ عنہا نے وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اسے اجازت دی وہ چل پڑی جب حجرے کے دروازے پر پہنچی آپ ﷺ نے واپس بلایا۔ فریجہ واپس لائی گئی آپ نے فرمایا: مجھے دو بارہ اپنی بات سناؤ اس نے بات سنانی آپ نے حکم دیا کہ عدت پوری ہونے کے بعد گھر سے باہر جاسکتی ہو۔ ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے گھر ٹھہری رہو حتیٰ کہ تمہاری عدت چار ماہ دس دن گزر جائے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور گھر سے منتقل ہونے کے متعلق سوال کیا: عثمان نے کہا: منتقل ہو جاؤ پھر اپنے پاس بیٹھے والوں سے کہا: کیا نبی کریم ﷺ سے یا میرے دو صاحبوں سے اس کے متعلق کوئی اثر (حدیث) منقول ہے فریجہ کہتی ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے میرا ذکر کیا گیا: آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیجا اور یہی سوال پوچھا میں نے انہیں خبر دی: انہوں نے میری بات پر اعتماد کر لیا اور عورت کو حکم دیا کہ کہ اپنے شوہر کے گھر سے باہر نہ نکلو تا وقتیکہ عدت پوری ہو جائے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۸۰۰۵ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس عورت کا خاوند مر جائے وہ رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سرمہ نہ لگائے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے، خوشبو نہ لگائے۔ رواہ عبد الرزاق

عدت و وفات پر زینت اختیار کرنا ممنوع ہے

۲۸۰۰۶ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک عورت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند وفات پا چکا ہے اور بیٹی کی آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں اسے سرمہ لگا دوں؟ آپ نے دو یا تین بار فرمایا نہیں اس نے تو چار ماہ دس دن گزارنے ہیں حالانکہ تم میں سے کوئی عورت سال پورا ہونے پر بیگنی مار دیتی تھی۔ رواہ عبد الرزاق

۲۸۰۰۷ ابن سیرین کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اشد سرمہ کے متعلق پوچھا گیا کہ جس عورت کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ لگا سکتی ہے؟ لوگوں نے کہا اگر اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں اگر چہ اس کی آنکھیں پھوڑ کیوں نہ دی گئی ہو۔ رواہ عبد الرزاق

۲۸۰۰۸ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہمیں سوگ کی حالت میں رنگے ہوئے کپڑوں سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ خاوند پر تین دن سے زیادہ سوگ کیا جاسکتا ہے ہمیں بحالت سوگ خوشبو نہ لگانے کا حکم دیا گیا ہے البتہ حیض سے پاک ہونے کی حالت میں قسط ہندی (کٹھ) اور اطفار (ایک خوشبو) استعمال کرنے کی اجازت ری گئی ہے۔

رواہ عبد الرزاق

۲۸۰۰۹..... عطاء کہتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پا جائے اسے خوشبو لگانے سے اور زینت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

رواہ ابن عدی و عبد الرزاق

۲۸۰۲۹ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ انصار کا ایک شخص عشاء کی نماز پڑھنے مسجد کی طرف چلا، اسے جنات اڑا کر کہیں لے گئے اس کی بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنا حال بیان کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود شخص کی قوم کو بلوایا اور ان سے معاملہ کی تحقیق کی انہوں نے تصدیق کی عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دیا چار سال گزرنے کے بعد عورت پھر آئی آپ رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا اس نے شادی کر لی پھر کچھ عرصہ کے بعد اس کا پہلا خاوند واپس لوٹ آیا اور عمر رضی اللہ عنہ کو پکارنے لگا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور نہ ہی میں مرا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے بتایا گیا: یہ وہی شخص ہے جس کا قصہ ایسا اور ایسا ہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بیوی اور مہر کے بیچ اختیار دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پیش آنے والے حالات کے متعلق سوال کیا اس نے کہا: کافر جنات کی ایک جماعت مجھے اپنے ساتھ لے گئی میں انہی میں رہا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان میں رہتے ہوئے تمہارا کھانا کیا تھا؟ جواب دیا: وہ چیزیں جن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اور وہ لویا ہے۔ میں ان کے درمیان رہا بالآخر مسلمان جنات کی ایک جماعت نے ان کافروں پر حملہ کیا اور انہیں شکست خوردہ کیا مسلمان جنات نے مجھے قید یوں میں پایا اور کہا: تمہارا دین کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: میرا دین اسلام ہے جو ابادہ بولے: تم ہمارے دین پر ہو، اگر چاہو تو ہمارے پاس ٹھہرے رہو چاہو تو ہم تمہیں واپس تمہاری قوم کے پاس چھوڑ آئیں میں نے کہا: مجھے واپس میری قوم تک پہنچا دو۔ چنانچہ انہوں نے میرے ساتھ جنات کی ایک جماعت بھیجی، رات کے وقت وہ مجھ سے باتیں کرتے میں ان سے باتیں کرتا جبکہ دن کے وقت ہوا کا ایک گولا ہوتا جس کے پیچھے میں چلتا رہتا حتیٰ کہ آپ لوگوں کے پاس پہنچ گیا۔

ابن جریر کہتے ہیں: ابو فرعہ کو میں نے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں تھے عرض کیا: مجھے کافر جنات اپنے ساتھ لے گئے تھے، مجھے اپنے ساتھ لیے زمین کے مختلف خطوں میں پھرتے رہے بالآخر میں مسلمان جنات کے ایک گھرانے تک جا پہنچا، انہوں نے مجھے پکڑا اور واپس کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ ہمارے ساتھ کن کھانوں میں شریک ہوتے ہیں؟ کہا: وہ کھانے جن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اور وہ کھانا جو نیچے (دستر خوان پر) گر جاتا ہے (یا کہیں اور کھیت کھلیان، دکان مکان میں گر جاتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے جہاں تک ہو سکا میں کھانا نیچے نہیں گرنے دوں گا۔ رواہ عبدالرزاق و البیہقی

۲۸۰۳۰ حکم بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فرمایا: یہ عورت آزماش میں مبتلا کر دی گئی ہے، بس اسے صبر ہی کرنا چاہیے تا وقتیکہ اس کی موت کی خبر آجائے یا طلاق دے دے ابن جریر کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اس مسئلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موافقت کرتے ہیں کہ مفقود کی بیوی تا ابد انتظار کرے گی۔ رواہ عبد الرزاق

فائدہ: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وہی قول ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول وہی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے، عصر حاضر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اثر پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

فانی لا علم کیف قال العلماء فی المسئلة ناخذ بقول مالک رحمہ اللہ ولما ذالا بقولون نفی بقضاء عمر رضی اللہ عنہ وقولہ وفتواہ

باندی کی عدت کا بیان

۲۸۰۳۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: باندی کو جب حیض نہ آتا ہو اس کی عدت دو مہینے ہے جیسا کہ جب اسے حیض آتا ہو تو اس کی عدت دو حیض ہیں۔ رواہ البیہقی

۲۸۰۳۲ حضرت عمرو بن اوس ثقفی کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ اگر میں طاقت رکھتا کہ باندی کی عدت ڈیڑھ حیض قرار دیتا تو میں ایسا ضرور کرتا ایک شخص نے کہا: آپ ڈیڑھ مہینہ اس کی عدت قرار دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

رواہ الشافعی و عبد الرزاق و سعید بن منصور و البیہقی

۲۸۰۳۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی کی عدت تین حیض ہیں۔ رواہ عبد الرزاق و سعید بن منصور

استبراء کا بیان

۲۸۰۳۳ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب تستر فتح ہوا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بہت ساری قیدی عورتیں پائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کوئی شخص کسی حاملہ عورت سے جماع نہ کرے تا وقتیکہ وہ حمل وضع کر دے اور مشرکین کی اولاد میں تم مت شریک ہو چونکہ پانی (منی) سے بچہ مکمل ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۸۰۳۵ ابو سعید جہنی کی روایت ہے کہ صعب بن جثامہ نے اپنے (مرحوم) بھائی حکم بن جثامہ کی بیوی سے شادی کر لی اس عورت کا حکم سے ایک لڑکا بھی تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پا گیا صعب اپنی بیوی سے کنارہ کش ہو گیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم اپنی بیوی سے اس کے لڑکے کے مرنے کے بعد علیحدہ کیوں ہو گئے ہو؟ صعب نے کہا: میں اچھا نہیں سمجھتا کہ رحم میں میں ایسا نطفہ داخل کروں جس کا میراث میں کوئی حق نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایسے شخص ہو جسے رشد و ہدایت کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اور تجھے اس کی توفیق بھی دی گئی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف لشکروں میں خطوط لکھے کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو جس کی کسی دوسرے شخص سے اولاد ہو وہ اس وقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک اس کا استبراء رحم نہ کرے۔ رواہ ابن اسنی فی کتاب الآخرة وابن ابی شیبہ

۲۸۰۳۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کسی باندی کو خریدے وہ ایک حیض سے اس کا استبراء کرے اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو چالیس دن تک انتظار کرے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۸۰۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حاملہ سے جماع کرنے سے منع فرمایا ہے تا وقتیکہ حمل وضع کر دے اور غیر حاملہ کا استبراء ایک حیض سے ہو جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۸۰۳۸ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ادطاس کے بہت سارے قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور یہ جنین کے قیدی تھے ہم نے قیدی عورتوں سے جماع کرنا چاہا، لوگوں کے ہاتھوں میں بہت ساری باندیاں تھیں ہم نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا آپ خاموش رہے پھر فرمایا: ایک حیض سے ان کا استبراء کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۸۰۳۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو باندی خریدی جائے یا آزادی جائے اس کا ایک حیض سے استبراء کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق فائدہ:..... استبراء کا معنی ہے باندی کے رحم کی پاکی حاصل کرنا جس طرح عدت سے آزاد عورت کا رحم پاک ہو جاتا ہے اسی طرح باندی کے رحم میں استبراء رحم ہے۔

۲۸۰۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب باندی کنواری ہو اس کے استبراء کی کوئی حاجت نہیں۔ رواہ عبدالرزاق وسندہ صحیح
۲۸۰۴۱ حسوکی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جہاد پر جاتے تھے جب غنیمت میں سے کسی ہاتھ کوئی باندی لگ جاتی اور وہ اس سے جماع کرنا چاہتا وہ اسے حکم دیتا وہ کپڑے دھوتی غسل کرتی وہ اسے نماز کا حکم دیتا اور ایک حیض سے اس کا استبراء کرتا پھر اس سے جماع کرتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ماجہ۔

حاملہ باندی سے استبراء سے قبل جماع ممنوع ہے

۲۸۰۴۲ طاہرین کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک غزوہ میں منادی بھیج کر اعلان کرایا کہ کوئی شخص کسی حاملہ (باندی) سے جماع نہ کرے تا وقتیکہ وہ حمل وضع کر دے اور غیر حاملہ ایک حیض گزار دے۔ رواہ عبدالرزاق
۲۸۰۴۳..... حسمی کہتے ہیں: ادطاس کے موقع پر بہت سی باندیاں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ حاملہ باندی سے

جماع مت کرو حتی کہ وہ حمل وضع کر دے اور غیر حاملہ سے بھی جماع مت کرو حتی کہ ایک حیض گزار دے۔ رواہ عبدالرزاق ۲۸۰۲۴
ابو قلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں
کہ وہ ایسی حاملہ عورت (یا باندی) سے جماع کرے جس کا حمل اس کے نطفہ سے نہ ہو، آپ ﷺ نے غنیمت کے اموال کو تقسیم سے قبل فروخت
کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق
۲۸۰۲۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایک حیض سے استبراء کیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الا لحاظ ۱۳۵۔

حلالہ کا بیان

۲۸۰۲۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو بھی اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے پھر اسے چھوڑ دے حتی کہ اس کی عدت پوری
ہو جائے۔ اور وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے پھر دوسرا خاوند مر جائے یا اسے طلاق دے دے پھر وہ پہلے خاوند سے نکاح کرے وہ پہلے خاوند
کے پاس بقیہ (بچی ہوئی) طلاق (ایک یا دو) لے کر آئے گی۔ رواہ مالک و عبدالرزاق وابن شیبہ والبیہقی
۲۸۰۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مطلقہ پہلے خاوند کے پاس بچی ہوئی طلاقیں لے کر آئے گی۔ رواہ البیہقی
۲۸۰۲۸ ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مکاتب کے متعلق فیصلہ کیا اس نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دی
تھیں کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں تا وقتیکہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ مالک والشافعی و عبدالرزاق والبیہقی
۲۸۰۲۹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: میرے ایک پڑوسی نے اپنی بیوی کو حالت غصہ میں طلاق دی ہے۔ میں اس کے
ساتھ اچھائی کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس کی مطلقہ سے نکاح کر لوں پھر اس سے جماع کر کے اسے طلاق دے دوں اور وہ اپنے پہلے خاوند کے پاس
چلی جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے (حلالہ کی شرط پر) نکاح مت کرو البتہ رغبت سے معمول کے مطابق نکاح کر لو۔

رواہ البیہقی

۲۸۰۵۰ سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کيس لایا گیا وہ یہ کہ ایک شخص نے کسی عورت سے
نکاح کر لیا تھا تا کہ اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دے عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا: پہلے خاوند کے پاس
واپس نہیں لوٹ سکتی الا یہ کہ رغبت سے (معمول کے مطابق) نکاح ہو جس میں کسی قسم کا دھوکا نہ ہو۔ رواہ البیہقی
۲۸۰۵۱ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک عورت کو اس کے خاوند نے تین طلاقیں دیں ایک مسکین اعرابی مسجد کے دروازے پر
بیٹھ جاتا تھا اس کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: کیا تمہیں ایک عورت میں رغبت ہے کہ اس سے نکاح کر لو اس کے ساتھ رات بسر کرو اور صبح
کو اسے الگ کر دو؟ اعرابی بولا: جی ہاں ایسا ہو جائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب رات بیوی کے پاس بسر کی عورت نے کہا: صبح ہوتے ہی یہ لوگ
تمہارے پاس آئیں گے تمہیں ہے کہیں: اپنے بیوی سے الگ ہو جاؤ، تم ایسا مت کرنا میں تیرے پاس ہی رہنا چاہتی ہوں، چنانچہ صبح کو لوگ اعرابی
کے پاس بھی آئے اور عورت کے پاس بھی آئے، عورت نے کہا: اعرابی سے بات کرو، چنانچہ لوگوں نے اعرابی سے الگ ہو جانے کے متعلق بات
کی، اعرابی نے انکار کر دیا اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی سے چمٹے رہو اگر یہ لوگ تمہیں
دھمکی دیں میرے پاس آ جاؤ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کی طرف پیغام بھیج کر اس کی رائے بھی معلوم کر لی۔ چنانچہ یہ اعرابی صبح وشام
خوبصورت جوڑے زیب تن کئے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آتا رہتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے
ہیں جس نے تمہیں یہ عمدہ جوڑا پہنایا جس میں تم صبح وشام چلنے پھرتے ہو۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۸۰۵۲ ابن سیرین کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اس نے ایک دوسرے شخص کو جسے ذوالخمرتین کہا جاتا تھا سے حلالہ کر کے لیا۔ (نکاح ہو گیا اور اس کے بعد) تین دن تک گھر میں بند رہا پھر باہر نکلا اس نے عمدہ قسم کا کپڑا اوڑھ رکھا تھا، عورت کے پہلے خاوند نے کہا میں نے تم سے جو بات کہی تھی وہ کہاں ہے ذوالخمرتین نے بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا پھر وہ یہ کہیں لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذوالخمرتین کو بیوی عطا فرمائی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا نکاح نافذ رکھا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۵۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی تا وقتیکہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ سعید بن منصور و البیہقی

۲۸۰۵۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جو بھی حلالہ کرنے والا اور حلالہ کروانے والا لایا گیا میں اسے رحم (سنگسار) کروں گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن جریر

تین طلاق دینے والے پر ناراضگی

۲۸۰۵۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو طلاق بتے (یا ان) دیتے سنا آپ ﷺ اس پر سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے جو شخص طلاق بتے دے گا ہم اسے تین طلاقیں قرار دیں گے، عورت اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الدارقطنی و ابن النجار

۲۸۰۵۶ ابوصالح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص کے نکاح میں باندی تھی اس نے باندی کو دو طلاقیں دیں پھر وہی باندی خرید لی، اس شخص سے کہا گیا کیا تم اس باندی سے جماع کرتے ہو؟ اس نے انکار کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۵۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی تا وقتیکہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ ابن الشاہین فی السنة

۲۸۰۵۸ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، میں نے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا۔ یا کہا: میرے والد نے مجھے حدیث سنائی کہ انھوں نے میرے دادا جان ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص بھی اپنی بیوی کو مختلف اطہار (طہر کی جمع) میں تین طلاقیں دے یا یہیم تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی حتیٰ کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الطبرانی و البیہقی

۲۸۰۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اس کے ساتھ دخول کرنے سے قبل، وہ اس کے لیے حلال نہیں رہی تا وقتیکہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ البیہقی

۲۸۰۶۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس سے بائن ہو جاتی ہے جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی۔ رواہ ابن عدی و ابیہقی

۲۸۰۶۱ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کسی باندی کو اس کا شوہر طلاق بتے دے پھر اسے خرید لے، وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوتی تا وقتیکہ وہ (باندی) کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ مالک و عبدالرزاق

۲۸۰۶۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلال کرانے والے پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے حلالہ کرنے والے متعلق سوال کیا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: حلالہ جائز نہیں الا یہ کہ رغبت سے (معمول کا) نکاح کیا جائے جس میں دھوکا نہ ہو اور کتاب اللہ کا استہزاء نہ ہو۔ پھر نکاح کرنے والا عورت سے جماع بھی کرے (تب جا کر پہلے خاوند کے لیے عورت حلال ہوتی ہے)۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس کی بیوی کسی اور شخص سے نکاح کرے دوسرا خاوند اس کے پاس داخل ہو پھر اس سے جماع کرنے سے قبل اسے طلاق دے دے کیا وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ دوسرا خاوند اس عورت کا شہد چکھ لے اور وہ عورت اس کا شہد چکھ لے

- ۲۸۰۶۵۔ یعنی جماع کریں۔ رواہ ابن عساکر
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کرے۔ رواہ ابن جریر
- ۲۸۰۶۶۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کی ہے۔
آپ نے فرمایا: یہ مستعار بکرے کی مانند ہے۔ رواہ ابن جریر
- ۲۸۰۶۷۔ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ ابوصالح کو اس روایت نقل کرتے ہیں: جو باندی کسی شخص کے نکاح میں ہو اور وہ شخص اسے دو طلاقیں دے دے اور پھر اسے خرید لے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس شخص کے لیے حلال نہیں ہوگی۔ رواہ البیہقی
- ۲۸۰۶۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تا وقتیکہ مطلقہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ البیہقی

رجعت کا بیان

- ۲۸۰۶۹۔ ”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ سالم بن عبد اللہ روایت نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید، حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، بسا اوقات عبد اللہ ﷺ کی رائے پر عاتکہ غالب آجاتی اور دوسرے کاموں سے مشغول کر دیتی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ کو ایک طلاق دینے کا حکم دیا عبد اللہ نے اسے ایک طلاق دے دی، اس پر وہ سخت غمزہ ہوئے اور اپنے والد (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے راستے میں جا بیٹھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جا رہے تھے جب عبد اللہ کو دیکھا اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے شکایت کی اور یہ شعر پڑھا۔
- فلم ارمثلی طلق الیوم مثلها ولا مثلها فی غیر جرم تطلق
میں نے آج تک ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے میری طرح طلاق دی ہے اور عاتکہ جیسی کوئی عورت نہیں دیکھی جسے بغیر کسی جرم کے طلاق دی گئی ہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کون کر بزار حرم آیا اور عبد اللہ کو بیوی سے رجوع کرنے کو کہا۔

رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب ورواہ وکیع فی الغرر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
اس روایت میں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بیٹے! کیا تم عاتکہ سے محبت کرتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں۔
فرمایا رجوع کر لو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ و ابویعلیٰ وابن حبان والحاکم و البیہقی

۲۸۰۷۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی پھر

رجوع کر لیا۔ رواہ ابن سعید والدارمی وسعید بن منصور
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کے بطن میں دو بچے ہوں اور اسے طلاق دی گئی ہو پھر وہ ایک بچے کو جنم دے اور دوسرا بھی بطن میں ہو (اس حالت میں خاوند رجوع کر سکتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاوند اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک دوسرا بچہ جنم نہ دے لے۔ رواہ البیہقی

الحمد لله الذي هدانا لهذا لولا ايمان والاسلام سنن خيرا الانام نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله واصحابه وعلى من تبعهم الى يوم الايام.

قد تم ترجمة الجزء التاسع من كنز العمال الى الاربعة يوم الاثنين الغرة من شهر شعبان سنة تسعة وعشرين اربع مائة بعد الالف من الهجرة النبوية (١٠١٤٢٩.٨.١) المطابق ٤.٨.٢٠٠٨) التمس الى اخواني المستفيدين بالكتاب ان يدعوا الى بالبركة والمغفرة. وما توفيقى الا بالله وهو ربنا ولا رب غيره فقط ابو عبد الله محمد يوسف التنولي الكشمي



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين

کتاب الطب والرقي والطاعون..... من قسم الاقوال وفيه ثلثة ابواب الباب الاول

في الطب وفيه فصلان الفصل الاول في الترغيب وفيه ذكر الادوية

علاج امراض جسماني، جھاڑ پھونک اور طاعون سے متعلق احاديث قوليه

اس مجموعہ میں تین باب ہیں۔

پہلا باب..... طب (علاج الامراض)

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول (علاج کی) ترغيب میں

اس میں دواؤں کا ذکر ہے۔

۲۸۰۷۲ طبیب حقیقی اللہ کی ذات ہے اور شاید تو کچھ ایسی چیزوں سے آرام پا جائے جن سے تو دوسروں کو جلا ڈالے۔ شیرازی عن مجاہد مرسلًا

۲۸۰۷۳ اللہ ہی طبیب ہے۔ ابو داؤد عن ابی رمثہ

۲۸۰۷۴ تو معادن ہے اور اللہ تعالیٰ طبیب ہے۔ مسند احمد عن ابی رمثہ

۲۸۰۷۵ ہر مرض کی بڑبڑ ہضمی ہے۔ دارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن السنی، ابو نعیم عن علی وعن ابی سعید وعن الزہری مرسلًا

۲۸۰۷۶ اللہ کے بندو علاج معالجہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کوئی ایسی بیماری نہیں اتارتا جس کی دوا اس نے نہ اتاری ہو۔ بجز بڑھاپے کے۔

(مسند احمد زوائد مسند ابن حبان حاکم عن اہمامہ بن شریک)

۲۸۰۷۷ اے اللہ کے بندو علاج کرو پس بے شک اللہ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ رکھی ہو سوائے ایک بیماری کے

یعنی بڑھاپا۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن اسامہ بن شریک

۲۸۰۷۸ بے شک اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری کو پیدا کیا ہے وہاں دوا کو بھی پیدا کیا ہے پس دوا کرو۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۰۷۹ بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو اس دوا کو جو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جس کو علم نہیں وہ

ناواقف ہے، علاوہ موت کے۔ حاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

- ۲۸۰۸۰ تحقیق جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے دوا بھی اتاری ہے۔ (حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۸۱ دوا فیصلہ الہی سے ہے اور ارادہ الہی سے ہی وہ شفا بخش ہو جاتی ہے۔ طبرانی کبیر ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۲۸۰۸۲ دوا تقدیر الہی ہے اور یہ (تقدیر الہی) اس کو نفع پہنچاتی جس کو اللہ چاہے جس چیز کے ذریعہ سے (بھی) چاہے۔
- ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۲۸۰۸۳ بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض اور علاج دونوں کو پیدا کیا پس تم دوا کرو اور حرام سے علاج نہ کرو۔
- طبرانی کبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنہا
- ۲۸۰۸۴ بے شک جس ذات نے بیماری کو بنایا اسی نے دوا کو بنایا پس جس چیز کے متعلق اس کی مشیت ہوئی اس میں اس نے شفا رکھی اس شخص کی۔
- مناوی فیض القدر میں کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں اسحاق بن کحج ملطی ہے جو واضح حدیث تھا۔ سیوطی نے اس کے ضعف کا اشارہ دیا ہے۔ اس حدیث کے تمام طرق غیر صحیح ہیں۔ ابن عربی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے باطل ہے۔ جس کو شفا دینے کا ارادہ کیا۔
- ابو نعیم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۸۵ اللہ تعالیٰ نے کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۸۶ ہر بیماری کا علاج ہے پس جب بیماری (میں مبتلا شخص) کو علاج پہنچایا جائے تو وہ اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔
- مسند احمد مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۸۷ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر (یہ کہ) اس سے ٹھیک ہونے کا سبب (بھی) اتارا۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۲۸۰۸۸ علاج کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا سو اے موت اور بڑھاپے کے۔
- ابن حبان عن اسامہ بن شریک
- ۲۸۰۸۹ مخالفہ کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا۔
- ابو نعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۲۸۰۹۰ اے لوگو! علاج کرو اور پس بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں پیدا کی مگر اس کی شفا کا سبب بھی پیدا کیا سو اے سام کے اور سام موت (کا نام) ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۲۸۰۹۱ اے لوگو! دوا کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔
- ابو نعیم فی الطب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۹۲ بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے اس کے ساتھ دوا بھی اتاری۔ ابو نعیم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۹۳ بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے دوا بھی اتاری اور کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا سو اے ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔ طبرانی کبیر عن صفوان رضی اللہ عنہ بن عسال
- ۲۸۰۹۴ زمین میں کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کا علاج پیدا کیا گیا ہے جو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ نہیں جانتا۔
- طبرانی کبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۹۵ یقین رکھو اس امر کا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔ بجز ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔
- مسند ترک حاکم عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۶ سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور اللہ تعالیٰ شانہ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا علاج پیدا کیا۔

مسندنا حمد روایت ایک انصاری صحابی کے رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۷ اللہ عزوجل نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر البتہ زمین میں اس کی دوا پیدا کی۔ اس کو جانتا ہے وہ جس کو اس کا علم ہے اور ناواقف ہے وہ جس کو اس کا علم نہیں۔ خطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۸ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۹ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر البتہ اس کے ساتھ سبب شفا بھی اتارا جس کو علم ہے وہ جانتا ہے اور جس کو علم نہیں وہ ناواقف ہے۔ مسند احمد، حکیم ترمذی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب مستدرک حاکم بیہقی فی السنن عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۰ بے شک اللہ عزوجل ہی طبیب ہے اور لیکن تو مردہ بیان (معاون ہے)۔ ابو نعیم فی الطب۔ عن عبد الملک بن ابیہ عن جده

۲۸۱۰۱ اللہ ہی طبیب ہے (تو نہیں ہے) بلکہ تو تعاون کرنے والا شخص ہے اس بیماری کا طبیب وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

ابوداؤد عن ابی رشہ رضی اللہ عنہ

التداوی بالقرآن..... علاج بالقرآن

۲۸۱۰۲ تم پر دوا علاج ضروری ہیں شہدا و قرآن کریم۔ ابن ماجہ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۳ بہترین دوا قرآن ہے۔ ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۴ شفا طلب کر اس (کلام) کے ذریعہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حمد بیان کی قبل اس کے کہ مخلوق اس کی حمد بیان کرے اور اس

(کلام) کے ذریعہ جس کے ساتھ اللہ نے اپنی توصیف کی (یعنی الحمد للہ اور قل هو اللہ احد۔ بس جس شخص کو قرآن نے شفا دی (یعنی وہ قرآن کی

قرأت سے شفا یاب نہ ہو) پس اللہ نے اس کو شفا نہیں پہنچائی (یا یہ کہ اللہ اس کو شفا نہ دے۔ ابن قانع عن رجاء الغنوی

پہلا ترجمہ ادلی معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ بدو دعا آپ ﷺ کا شیوہ نہیں مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فیض القدر میں کہا ہے کہ رجاء غنوی کا نام مدینہ

بن سعد ہے۔ ذہبی نے تاریخ الصحابہ رضی اللہ عنہم میں اس حدیث کی عدم صحت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۲۸۱۰۵ (ایک عورت سے فرمایا گیا) تو کتاب اللہ کے ذریعہ اس (بچی یا خاتون) کا علاج کر۔ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۸۱۰۶ جو شخص قرآن کے واسطے سے طالب شفا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا نہیں دی۔ دارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۷ سر میں (فاسد خون کے اخراج کے لئے) حجامت کرنا (سینٹیاں لگوانا) بیماریوں کا چارہ گر ہے اس کی ہدایت کی تھی مجھ کو جبریل نے

جس وقت کہ میں نے یہودیہ عورت کا کھانا کھایا تھا۔ ابن سعد بن انس

ضعیف الجامع ۲۸۵۸۔

جماعت کے ذریعہ علاج کروانا

۲۸۱۰۸ مہینہ کی سترہ تاریخ کو بدھ کے دن جماعت ایک سال کی بیماریوں کا علاج ہے۔

ابن سعد طبرانی کبیر کامل لابن عدی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ تذکرۃ الموضوعات ۲۰۸، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳

۲۸۱۰۹ سر میں حجامت کرنا جنون، جذام (کوڑھ) برص اور ڈاڑھ اور اگھکی بیماریوں کے واسطے ہے۔

عقیلی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما طبرانی کبیر ابن السنی فی الطب عن ابن عمر تذکرۃ الموضوعات ۲۰۸
 ۲۸۱۱۰ نہار منہ حجامت کروانا زیادہ مفید ہے اور اس میں شفا ہے برکت ہے اور یہ حافظہ میں اور عقل میں زیادتی کا سبب ہے بس اللہ تعالیٰ کی برکت کو ساتھ لے کر جمعرات کے دن سینٹیاں لگواؤ اور جمعہ ہفتہ اور اتوار کو نصد سے بچو اور (دوشنبہ) پیر اور منگل (سہ شنبہ) کو سینٹیاں لگواؤ اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو غافیت دی اور بدھ (چہار شنبہ) کو حجامت سے پرہیز کرو اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں ایوب علیہ السلام مبتلائے مرض ہوئے اور جذام اور کوڑھ کا مرض بدھ کے دن اور بدھ کی رات میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔

مستدرک حاکم ابن السنی ابو نعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۸۱۱۱... حجامت (کے ذریعہ فاسد خون کا اخراج) ہر بیماری میں نافع ہے تنبیہ (پکڑو) پس حجامت کرواؤ۔

مسند فردوس للندیلمی عن ابی ہریرۃ، ضعیف الجامع ۲۷۵۵
 ۲۸۱۱۲ اتوار کے دن حجامت شفاء ہے۔ مسند فردوس، ضعیف الجامع ۲۶۵۹

۲۸۱۱۳ چاند کے مہینہ کی ابتدا میں حجامت کا علاج ناپسندیدہ ہے اس کے نفع کی امید اس وقت تک نہیں جب تک کہ چاند گھٹنے نہ لگے۔

ابن حبیب عن عبد الکرم، ضعیف الجامع ۲۷۵۵
 ۲۸۱۱۴ جس نے مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کی تو یہ سال بھر کی بیماریوں کا علاج ہوگا۔
 یعنی جب کبھی سترہ کا دن پڑ جائے۔

طبرانی کبیر سنن کبریٰ للبهقی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۸۵
 ۲۸۱۱۵ جس نے مہینہ کی سترہ انیس اور اکیس تاریخ میں حجامت والا علاج کروایا تو یہ ہر بیماری سے شفا یاب ہونے کا ذریعہ ہوگا۔

ابو داؤد مستدرک حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۲۸۱۱۶ جس نے بدھ کے دن یا ہفتہ (سینچر) کے دن حجامت کروائی پھر اس نے اپنے جسم پر سفیدار دیکھے تو وہ اپنے علاوہ ہرگز کسی اور کو ملامت نہ کرے۔

مستدرک حاکم بیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۳۷۶ الضعیفہ ۱۵۷۷
 ۲۸۱۱۷ جس نے جمعرات کی دن حجامت کروائی اور بیمار ہو گیا تو وہ اس میں مرجائے گا۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۲۸۱۱۸ جبریل علیہ السلام نے مجھ کو بتایا کہ سینٹیاں لگوانا ان تمام معالجات میں زیادہ نافع ہے جو لوگ کرتے ہیں۔

مستدرک حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۲۸۱۱۹ گرمی کی شدت کے مقابلہ کے لئے حجامت کے ذریعہ مدد حاصل کر اس لئے کہ بعض اوقات آدمی میں خون کا دوران زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ حاکم فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۰ تمہاری دواؤں میں زیادہ بہتر حجامت ہے اور قسط بخری ہے بس مسل کروا دیا کر اپنے بچوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

مسلم عن انس رضی اللہ عنہ
 ۲۸۱۲۱ بے شک وہ سب سے بہتر دن جس میں تم حجامت والا علاج کرو سترہ انیس اور اکیس کا دن ہے۔

ترمذی عن ابن عباس، ضعیف الترمذی ۳۵۵
 ۲۸۱۲۲ بالیقین جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی حجامت کرے گا تو اس کو ایسی بیماری لاحق ہو جائے گی جس سے وہ

شفا یاب نہیں ہوگا۔ عقیلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ضعیف ۱۸۸۹ الجامع الضعیفہ ۱۷۱۱

۲۸۱۲۳ جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں خیر ہے تو وہ حجامت ہے۔

مسند احمد ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲۴۔ رگ کا کاٹنا دکھ کا باعث ہے اور حجامت (نشر لگا کر فاسد خون کا اخراج) اس سے بہتر ہے۔

۲۸۱۲۵۔ مسند فردوس۔ عبد اللہ ابن جراد، ذخیرۃ الحفاظ
جس شب مجھے (مجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے جایا گیا) اور معراج ہوئی اس شب میں ملائکہ کی جس کی جماعت کے پاس سے
بھی میں گذاروہ یہ کہتی گئی کہ محمد! حجامت کو لازم کر لو۔ ترمذی ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۲۸۱۲۶۔ حجامت کرو پندرہ تاریخ کو یا سترہ کو یا انیس کو یا اکیس کو دوران خون تم میں زیادہ ہو کر کہیں تمہیں ہلاک نہ کر ڈالے۔

بزار، ابو نعیم، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۲۸۱۲۷۔ جب گرمی سخت ہو تو عمل حجامت سے مدد لو ایسا نہ ہو کہ خون تم میں سے کسی پر غالب ہو کر اسے ہلاک کر ڈالے۔

مستدک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ
۲۸۱۲۸۔ سر میں حجامت کرو سات بیماریوں کا علاج ہے جب کہ حجامت کروانے والا ان کی نیت کرے۔ جنون، سے درد سر سے، جذام
سے سفید داغوں اور گھگھ سے داڑھ کے درد سے اور اس اندھیرے سے جس کو آدمی اپنی آنکھوں کے سامنے پاتا ہے۔

طبرانی کبیر ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۲۸۱۲۹۔ بے شک حجامت سر میں ہر بیماری کا علاج ہے جنون کا جذام کا، اور رات میں نظر نہ آنے کا، کوڑھ کا اور درد سر کا۔

طبرانی کبیر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہ
۲۸۱۳۰۔ بے شک جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی بھی حجامت کروائے گا ہلاک ہو جائے گا۔

ابو یعلیٰ عن حسین بن علی رضی اللہ عنہ
۲۸۱۳۱۔ بے شک حجامت میں شفا ہے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۲۔ بے شک سر شب (منگل) کا دن خون کا دن ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون (جاری ہونے کے بعد رکنا نہیں ہے)۔
ابو داؤد عن ابی بکر رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۰۳۰ الکشف الإلهی ۹

۲۸۱۳۳۔ گدی کے گڑھے (جو سر کے پیچھے حصہ کے آخر میں ہوتا ہے) میں حجامت لازم پکڑو پس وہ بے شک بہتر بیماریوں سے شفا ہے اور ان
پانچ سے جنون، جذام، برص، ڈاڑھوں کا درد۔ طبرانی کبیر ابن السنی ابو نعیم عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۴۔ بہترین دوا حجامت اور فصد کھولنا ہے۔ ابو نعیم فی الطب عن علی رضی اللہ عنہ
۲۸۱۳۵۔ وہ بہترین چیز جس سے تم دوا کرو حجامت ہے۔ مسند احمد طبرانی کبیر مسند رک حاکم عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۶۔ حجامت میں شفا ہے۔ سموبہ و الضیاء عن عبد اللہ بن سرج رضی اللہ عنہ
۱۔ حجامت کسی سینگ یا سینگ نما نشتر سے ہوتی ہے جیسے چونک لگائی جاتی ہے اور فصد رگ میں کٹ لگا کر اخراج خون کے لئے بولا جاتا ہے۔

۲۔ یہ حصہ جو ترجمہ صفحہ نمبر ۱۴۲ کا ہے کا اجرت کے بغیر ہے اس لئے کہ مسجد میں بیٹھ کر ترجمہ کیا گیا ہے۔
۲۸۱۳۷۔ جس رات مجھ کو معراج کا سفر کرایا گیا اس رات میں جس جماعت ملائکہ پر بھی میں گذرا انہوں نے یہی کہا اے محمد! اپنی امت کو

حجامت کے علاج (کی افادیت) کی خوش خبری سنا۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۸۱۳۸۔ کیا خوب بندہ ہے جو حجامت کرتا ہے کہ خون کو لیجاتا ہے اور کھر کو ہلاک کرتا ہے اور نگاہ کو روشن کرتا ہے۔

ترمذی ابن ماجہ مسند رک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ضعیف ابن ماجہ ۷۲۲ الضعیفہ ۳۰۶
۲۸۱۳۹۔ جس شب مجھے معراج کرائی گئی میں جس جماعت ملائکہ کے پاس سے گذرا اس نے مجھے حجامت کا مشورہ دیا۔

طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۲۸۱۴۰۔ وہ بہترین دن جس میں تم حجامت کرو سترہ انیس اور اکیس ۲۱ تاریخ کا وہ ہے اور میں اس رات جب مجھے معراج کرائی گئی

جس جماعت ملائکہ کے پاس سے گذرا انہوں نے کہا اے محمد! حجامت کو لازم کر لو۔

مسند احمد مسند رک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، المتناہیة ۶۸۷۱

۲۸۱۴۱ جب تم میں سے کسی کا مریض کسی شے (کے کھانے) کی خواہش ظاہر کرے تو چاہئے کہ اس کو وہ چیز کھلا دے۔

ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ضعيف الجامع ۳۷۳

۲۸۱۴۲ بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ حجامت ان تمام اشیاء میں بہتر ہے جن کے ساتھ لوگوں نے علاج کیا۔

رواه الخطيب عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۸۱۴۳ بے شک حجامت میں شفا ہے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۴۳ جس نے حجامت کے وقت آیت الکرسی پڑھی اس کو ہری حجامت کا فائدہ ہوگا۔ ابن السنی والدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۴۵ اگر ان چیزوں میں سے کسی میں جن سے تم علاج کرتے ہو خیر ہے تو وہ حجامت ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۸۱۴۶ کیا خوب دوا ہے حجامت کہ (فاسد) خون کو دور کرتی ہے نگاہ کو تیز کرتی ہے اور کمر کو ہلکا کرتی ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۴۷ کیا ہی خوب عادت دو پہر کو سونا (آرام کرنا اگر چہ سوئے بغیر ہو) اور کیا ہی خوب معمول ہے حجامت کروانا۔

دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۴۸ جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گذراتا تو وہ مجھے کہتی اے محمد (ﷺ)! حجامت کو

لازم کر لو۔ ترمذی ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۴۹ اے ابن حابس! بے شک اس میں شفا ہے سر اور ڈاڑھ کے درد سے اور اونگھ سے اور برص اور جنون سے روایت کیا اس کو ابن سعد نے بکراش

سے یہ یعنی بکراش کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر پہنچی کہ اقرع بن حابس نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے ایسے وقت میں کہ آپ ﷺ سر کے آخری حصہ میں حجامت کر

وارہے تھے انہوں نے پوچھا کہ آپ نے وسط سر میں حجامت کس لیے کروائی پس یہ گذشتہ روایت ذکر کی۔ ابن سعد عن بک الاشج

شاید اس سے مراد شی ہے یاد مانگی تھکن جو باعث ہوتی ہے کثرت نوم کی۔ واللہ اعلم۔

۲۸۱۵۰ درمیان سر میں عمل حجامت پاگل پن جذام، اونگھ اور داڑھ (کے درد) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۲۸۱۵۱ وہ حجامت جو درمیان سر میں ہو وہ جنون جذام اونگھ اور ڈاڑھ (کی تکلیف) کی خاطر ہوتی ہے اور آپ اس کا نام منقذہ رکھتے تھے (بچاؤ

کرنے والی بچانے والی)۔ مستدرک حاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

اس روایت پر علامہ ڈھگی کا کلام ہے۔

۲۸۱۵۲ سر کے گڑھے میں حجامت نسیان (بھول) کو پیدا کرتی ہے پس تم اس سے بچو۔ اور لا الہ الا اللہ کی اور استغفار کی کثرت کرو پس یہ

دونوں دنیا میں ذلت سے بچاؤ ہیں اور آخرت میں آتش دوزخ سے ڈھال ہیں۔ دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۵۳ نہار منہ حجامت علاج ہے اور پیٹ بھرے پر بیماری ہے اور مہینہ کی سترہ کو شفا ہے اور سترہ شنبہ کو بدن کی تندرستی ہے اور جبریل علیہ السلام

نے مجھ کو اس کی وصیت کی حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ بہت ہی ضروری ہے۔ دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۵۴ ایک شنبہ کے دن حجامت شفا ہے۔ دیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۵۵ جس نے سترہ شنبہ کو بتاریخ منقذہ ماہ قمری حجامت کی (یعنی کروائی) اللہ تعالیٰ اس سے سال بھر کی بیماری دور کرے گا۔

ابن حبان فی الضعفاء بیہقی فی السنن عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۵۶ جس کی حجامت مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل (سہ شنبہ) کے دن پڑگئی تو وہ ایک سال کے علاج کے برابر ہوگی۔ رافعی عن ابن شہاب
 ۲۸۱۵۷ جس کو مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کا اتفاق ہو گیا تو وہ اس دن کے موقع کو بغیر حجامت کرائے نہ نکلے دے۔

ابن حبان فی الضعفاء طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں رکھا ہے۔

جمعات کو حجامت کی ممانعت

۲۸۱۵۸ پنج شنبہ کو حجامت نہ کرواؤ پس جس شخص نے پنج شنبہ (جمعات) کے دن حجامت کرائی پھر اس کو کوئی ناگواری (تکلیف) پیش آئی تو وہ
 خود کو ہی ملامت کرے۔ شیرازی ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۵۹ پنج شنبہ کے دن حجامت نہ کرواؤ پس جو شخص اس دن حجامت کرائے اور اس کو کوئی تکلیف پیش آئے تو وہ اپنے علاوہ کسی کو ہرگز ملامت
 نہ کرے۔ شیرازی خطیب، دیلمی ابن عسا کر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۶۰ بے شک جمعہ کے روز میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں جو بھی حجامت کرے گا ہلاک ہوگا۔ ابو یعلیٰ عن السید الحسن
 ابو یعلیٰ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۸۱۶۱ اس کو دفن کر دے کتا اس کو ڈھونڈ نہ لے (یا اس کو زمین میں سے باہر نہ نکال دے) (روایت کیا اس کو ابن سعد نے ہارون بن رتاب
 سے) وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی۔ اس کے بعد اوپر والا ارشاد بیان کیا۔ ابن سعد فی الطبقات

متفرق دوائیں، لدود، سعوط وغیرہ

۲۸۱۶۲ بے شک ان چیزوں میں سے بہتر جن سے تم دوا کرو لدود اور سعوط ہے (لدود وہ دوا ہے جو منہ کے ایک کنارے سے ڈالی جائے
 (بانچھ میں) سعوط وہ دوا ہے جو ناک میں چڑھائی جائے اور پیدل چلنا ہے اور حجامت ہے اور وہ بہترین شے جس کو تم سرمد بناؤ اٹھ ہے پس بے
 شک وہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بال اگا تا ہے۔ ترمذی مستدرک عن ابن عباس، ضعیف الجامع ۱۸۵۵

اٹھ

۲۸۱۶۳ اٹھ نظر کو تیز کرتا ہے اور بال اگا تا ہے۔ تاریخ بخاری عن معبد بن ہودہ

۲۸۱۶۴ بہترین دوا، لدود و سعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کروانا اور جو تک لگوانا ہے۔ ابو نعیم عن الشعبي
 یہ روایت مرسل ہے۔

۲۸۱۶۵ وہ بہترین دوا جو تم برتو لدود و سعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کروانا ہے۔ ترمذی ابن السنی ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۲۸۱۶۶ اس جو ہندی کو اپنے اوپر لازم کر لو پس بے شک اس میں سات علاج ہیں گلوں کی دھن میں ناک سے چڑھائی جاتی ہے اور نمونیہ میں
 ایک بانچھ (کنارہ) میں دی جاتی ہے۔ بخاری عن ام قیس رضی اللہ عنہ

۱۔ یہ ترجمہ ہے عذرہ کا جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ حلق میں خون آنے یا خون رک جانے کی وجہ سے شدت کرتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ حلق کے آخر
 میں جہاں ناک اور حلق کے راستے ملتے ہیں وہاں پیدا ہونے والے ورم سے اس کی ابتدا ہوتی ہے پہلے اس کے علاج کے لئے عورتیں کسی رسی کو
 خوب بٹ کر ناک میں داخل کرتی تھیں جب وہ مقام تکلیف پر لگراتا تھا تو سیاہ خون نکل آتا اس سے بچوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

۲۸۱۶۷ بہترین دوا سحوط ولدود ہے اور حجامت ہے اور پیدل چلنا اور چونک لگوانا۔ بیہقی عن الشعبي
روایت مرسل ہے۔

۲۸۱۶۸ شہد ایک گھونٹ کی نسبت بہتر علاج کسی بھی چیز میں نہیں تجر یہ کیا گیا۔

ابونعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنہا ضعیف الجامع ۵۰۹۵
۲۸۱۶۹ جس نے ہر ماہ تین دن بوقت صبح شہد چائنا اس کو کوئی بڑی تکلیف لاحق نہ ہوگی۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۲۸۱۷۰ اس کو شہد پلا، اللہ نے صبح فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ثابت ہوا۔

مسند احمد بخاری، مسلم، ترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

شہد کی فضیلت

۲۸۱۷۱ شفا شہد کے گھونٹ میں اور حجامت کرنے والے کے نشتر چھونے میں اور آگ کے داغ میں ہے اور میں اپنی امت کو داغ سے روکتا ہوں۔

بخاری ابن ماجہ، عن ابن عباس

۲۸۱۷۲ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں خیر ہے تو حجامت والے کے نشتر میں یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ کے تیز داغ میں ہے جو
تکلیف کی جگہ میں لگے اور میں پسند نہیں کرتا اس کو کہ داغ لگواؤں۔ مسند احمد بیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۳ اگر کسی چیز میں شفا ہے تو وہ تین ہیں حجامت والے کا نشتر ہے یا شہد کا گھونٹ ہے یا آگ کا وہ داغ ہے جو پانی سے لگ کر ہو اور اس کو
میں پسند نہیں کرتا۔ مسند احمد، عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۵۲۱

۲۸۱۷۴ بے شک کوکھ (پہلو کو لھے سے شروع ہو کر پسلیوں کے نیچے تک) گردہ کی زگ (یانس) (کا مقام) ہے، جب اس میں
حرکت آتی ہے تو وہ اپنے بتلا کو تکلیف پہنچاتی ہے پس (جب ایسا ہو تو) اس کا علاج کر تو گرم پانی اور شہد سے۔

ابوداؤد مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

اس روایت کے بارہ میں ذہمی ہے میزان میں منکر ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ ضعیف الجامع ۲۷۳۷ المتناہیہ ۷۱۷۳

۲۸۱۷۵ البتہ کوکھ گردہ کی نس (کا مقام) ہے جب اس کو حرکت ہوتی ہے تو وہ اپنے بتلا کو تکلیف سے دوچار کرتی ہے پس اس کا علاج کر گرم

پانی اور شہد سے۔ رواہ الحارث، ابونعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۱۷۶ وہ حلال درہم جس سے کوئی شہد خریدے اور آبِ باداں میں اس کا مشروب بنا کر نوش کرے ہر مرض سے شفا ہے۔

مسند فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۱۷۷ اگر ان چیزوں میں جن کے ساتھ تم علاج کرتے ہو شفا ہے تو حجامت کرنے والے کے نشتر میں ہے یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ

کے تیز داغ میں ہے جو بیماری پر لگے اور میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔ طبرانی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۸ اگر کسی چیز میں شفا ہے تو وہ حجامت کرنے والے نشتر ہے یا شہد کا گھونٹ ہے یا داغ ہے جو پانی سے لگ کر ہو اور داغ کو مکروہ چانتا
ہوں اور اس کو محبوب نہیں رکھتا۔ طبرانی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۹ داغ دواں کو اگر چاہو اور اگر چاہو تو گرم پتھر سے تاپو۔ مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۰ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دو پس اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں دوا ہے۔

ابن حیان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

التداوی بالصدقة..... صدقة سے علاج

۲۸۱۸۱ اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو۔ ابو شیخ عن ابی امامہ

۲۸۱۸۲ اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو پس بے شک صدقہ تم سے بیماریوں اور عوارضات کو دور کرتا ہے۔

فردوس دہلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ اسنی المطالب ضعیف الجامع ۹۵۷

فیض القدر میں بیہقی سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث اس سند کے حوالہ سے منکر ہے۔

۲۸۱۸۳ اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو اور اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو۔

۲۸۱۸۴ کسی مریض کا علاج صدقہ سے بہتر دوا سے نہیں کیا گیا۔

دہلمی عن عمر رضی اللہ عنہ، المشذرة ۳۶۳، كشف الخفاء ۱۱۳۸، دہلمی عن انس رضی اللہ عنہ

القسط: ہندوستان میں پیدا ہونے والی ایک خوشبودار لکڑی جو بطور دوا اور بطور بخور استعمال کی جاتی ہے۔ القاموس الوحید

۲۸۱۸۵ وہ بہترین چیز جس سے علاج کرو جامت اور قسط بجزی ہے۔

امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم ترمذی نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۶ وہ پسندیدہ شے جس سے تم علاج کرو جامت اور قسط بجزی ہے اور اپنے بچوں کو گلے کی دھن کی وجہ سے (بطور علاج) مسل کر

تکلیف نہ پہنچاؤ۔ مسند احمد نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۷ پہلو (کی تکلیف) کا علاج قسط بجزی سے کرو اور زیتون سے۔ مسند احمد، مستدرک حاکم عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۸ اپنے بچوں کو دبا کر تکلیف نہ دو اور قسط کو لازم کرو۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۹ تم اپنے بچوں کے گلے جلا لو گے (یعنی اگر اپنے طریقہ سے علاج کرتے رہے تو پھر آپ ﷺ نے اس خاتون کو جس سے آپ مخاطب

تھے۔ فرمایا کہ) قسط ہندی لے اور ورس لے اور اس بچے کی ناک میں چڑھا۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

شاید اس سے ذات الحجب (نمونیا) مراد ہے۔

ورس ایک قسم کا پودا جو رنگائی کے کام میں لایا جاتا ہے۔ ہندی ہندوستانی زعفران۔ ممکن ہے کہ یہاں ہندی مراد ہو اس لئے کہ ہندی اس قسم

کے دیکھی علاج میں آج بھی مستعمل ہے۔

۲۸۱۹۰ اے عورتوں کی جماعت! تمہارا ناس ہو اپنے بچوں کو نہ مارو جس عورت کو بھی گلے کی دھن درپیش ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو چاہئے کہ

قسط ہندی لے۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۱ (عورتوں سے فرمایا کہ) اپنے بچوں کو نہ مارو جس عورت کو بھی گلے کی دھن پیش آئے یا اس (کے بچے) کے سر میں درد ہو تو

چاہئے کہ قسط ہندی لے اور اس کو پانی کے ساتھ رگڑے پھر اس کی ناک میں چڑھائے۔

مستدرک حاکم سنن سعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۲ اپنے بچوں کے گلوں کو نہ جلاؤ (بلکہ) اپنے اوپر قسط ہندی کو لازم کرو اور ورس کو پس اس دوا کو بچہ کی ناک میں چڑھاؤ (یہ بھی

عورتوں سے فرمایا۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۳ کس وجہ سے اپنے بچوں کو تکلیف دیتی ہو؟ تم میں سے ہر کسی کو کافی ہے کہ قسط ہندی لے پھر اس کو پانی میں سات بار رگڑے

پھر بچہ کے حلق میں پہنچائے (مسند احمد۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ) اس روایت کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کی ناک کے دونوں نتھنوں سے خون ابل رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کیا ہو گا گھروالوں نے کہا کہ اس کو گلے کی تکلیف ہے آپ فرمانے لگے (آگے اوپر والا ارشاد ذکر کیا)

۲۸۱۹۲..... کیوں اپنے بچوں کو (کپڑے کی) اس بتی سے نشتر لگائی ہو؟ اپنے اوپر اس عود ہندی کو لازم کر لو بیشک اس میں سات پیاریوں کا علاج ہے جن میں سے ذات الجنب (منومیہ) ہے گلے کی دکھن مین یہ ناک میں چڑھائی جاتی ہے اور ذات الجنب میں کنارہ نم (بانچھ) سے حلق میں پہنچاتی جاتی ہے (مسند احمد۔ بخاری مسلم، ابو داؤد، ابن حبان، عن ام قیس رضی اللہ عنہ بنت محسن) راویہ حدیث یعنی ام قیس رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اپنے ایک بیٹے کو لے کر اور میں نے گلے پھول جانے کی وجہ سے اس کے متاثرہ حصہ) کو مسلا تھا تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا (جو ابھی گذرا)۔

محدث عبدالرزاق نے اس حدیث کو منہا ذات الجنب (اور ان سات میں سے ذات الجنب (منومیہ) ہے تک نقل کیا ہے زہری کہتے ہیں کہ (روایت کا کثیرا) يسعط للعدنة ويلد من ذات الجنب (گلے کی دکھن میں ناک میں چڑھائی جاتی ہے اور منومیہ میں کنارہ نم سے حلق میں پہنچاتی جاتی ہے) مدرج ہے یعنی راوی کا اضافہ ہی مجملہ کلام رسول نہیں۔
یا یہ ترجمہ کیا جائے: ”اس کے دو نتھنوں سے خون چھوڑ رہے تھے۔“

التمر کھجور

۲۸۱۹۵..... کھجور کھانا درقونج سے امان ہے (ذریعہ حفاظت ہے)۔ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۶..... تمہاری کھجوروں میں بہتر کھجور برنی ہے جو بیماری کو لے جاتی ہے اور خود اس میں کوئی بیماری نہیں۔

الرویانی، ابن عدی، شعب الایمان بیہقی ضیاء عن بریرۃ رضی اللہ عنہ عقیلی، طبرانی فی الاوسط ابن السنی ابو نعیم فی الطب مستدرک

حاکم عن انس رضی اللہ عنہ طبرانی فی الاوسط مستدرک حاکم ابو نعیم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ الالفاظ ۲۸۵ التعقیبات ۳۱

۱۔ مستدرک حاکم کی تلخیص میں علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر بتایا ہے۔

۲۸۱۹۷..... کھجوریں نہار منہ کھاؤ پس بے شک یہ پیٹ کے کیڑوں کے لئے قاتل ہے۔

ابو بکر فی الغیلابیات۔ فر دوس للدیلمی عن ابن عباس، الاسرار المر فو عہ ۱۹ اسنی المطالب ۱۱۰۶

۲۸۱۹۸..... کچی کھجور کو تیار کھجور کے ساتھ ملا کر کھا (اور) بالی کوتازہ کے ساتھ کھاؤ اس لئے کہ شیطان جب اس کو دیکھتا ہے تو غصہ (افسوس) کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ابن آدم زندہ ہے حتیٰ کہ باسی کوتازہ کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے۔

تو مدی ابن ماجہ، مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہ، ترتیب الموضوعات ۷۸۷ ضعیف ابن ماجہ ۷۲۳

۲۸۱۹۹..... تحقیق تو ایک مریض القلب آدمی ہے (لہذا) حارث بن کلدہ کے پاس جو بنو ثقیف کا ایک فرد ہے جا پس وہ علاج کرنے والا شخص ہے

سومناسب یہ ہے کہ وہ مدینہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی سات عجوہ کھجوریں لے اور انہیں گھٹیوں سمیت کوٹ لے پھر کنارہ نم (باچھ) کے

راستے گھروالے تیرے کچھے کھلاؤں۔ ابو داؤد عن سعد رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۰۳۳

۲۸۲۰۰..... بے شک مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات) کے بالائی مضافات کی عجوہ کھجوروں میں شفا ہے اور یقیناً وہ صبح دم تریاق

ہیں (یعنی علی الصبح کھانا علاج زہر ہے)۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۔ یہ ترجمہ عوالی کا ہے نجد سے ملتا ہوا مدینہ منورہ کا بالائی حصہ عوالی کہلاتا ہے عوالی کا بعد تین سے آٹھ میل کے درمیان ہے۔ اور نچلا حصہ وہ ہے جو

مر سے ملتا ہوا ہے۔

۲۸۲۰۱..... عجمہ کجور جنت کی ہے (یعنی جنت کا خصوصی پھل ہے) اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کنھی من سے ہے (جس کا قرآن کریم میں قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ضمن میں تذکرہ ہے) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۲۸۲۰۲..... عجمہ جنت کی (کجور) ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کنھی من میں سے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور عربی مینڈھا جو سیاہ ہو عرق النساء کا علاج ہے اس کا گوشت کھایا جائے اور شوربا تھوڑا تھوڑا کر کے پیا جائے۔

۲۸۲۰۳..... مدینہ منورہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بالائی حصہ کی عجمہ کجور میں علی الصبح نہار منہ ہر سحر سے شفا ہے یا فرمایا کہ ہر قسم کے زہر سے شفا ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۸۲۰۴..... جس نے روزانہ صبح سات عدد عجمہ کجور لیں اس کو اس دن زہر یا سحر اثر نہیں کرے گا۔

مسند احمد بخاری مسلم، ابو داؤد عن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۰۵..... جس نے مدینہ منورہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے دونوں جانبوں کی عجمہ کجوریں نہار منہ کھائیں اس کو اس دن زہر اثر کرے گا نہ سحر اور اگر شام کے وقت کھائے تو صبح تک اثر نہیں کرے گا۔ مسند احمد عن عامر بن سعد عن ابیہ رضی اللہ عنہ
۲۸۲۰۶..... (آپ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا) کیا تو کجور کھا رہا ہے حالانکہ تجھے آشوب چشم ہے معجم طبرانی کبیر عن صہیب رضی اللہ عنہ
۲۸۲۰۷..... اے علی! اس نوع سے لے اس لئے کہ یہ تیرے زیادہ موافق ہے۔ ترمذی عن ام المنذر

اللبین..... دودھ

۲۸۲۰۸..... گائے کے دودھ سے علاج کر پس بے شک میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ وہ اس میں شفا ڈالتا ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کو کھاتی ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۸۲۰۹..... گائے کا دودھ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔ طبرانی کبیر عن ملیکہ بنت عمرو
حدیث میں بقر کا لفظ وارد ہے امکان ہے کہ عجل اس میں داخل نہ ہو (ایسے ہی بے پناہی چھپیا بھی جیسا کہ لبین اور من سے اشارہ ملتا ہے)۔
۲۸۲۱۰..... گائے کے دودھ کو لازم کر لو اس لئے کہ وہ دوا ہے اور اس کے گھی کو بھی اس لئے کہ وہ شفا ہے۔ اور اس کے گوشت سے پیرہیز کرو اس لئے کہ اس کا گوشت بیماری ہے۔ ابن السنی ابو نعیم مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، السنی المطالب ۹۰۹
۲۸۲۱۱..... تمہیں گلٹے کا دودھ ضروری ہے پس بے شک وہ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کے گوشت بیماری ہے۔

۲۸۲۱۲..... تم پر گائے کا دودھ لازم ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے پودے کھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ ابن عساکر عن طارق بن شہاب
۲۸۲۱۳..... بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی شفا کا سبب بھی اتارا ہے پس گائے کے دودھ کو لازم کر لو اس لئے کہ وہ ہر درخت کو کھاتی ہے۔ مسند احمد عن طارق بن شہاب
۲۸۲۱۴..... بے شک اللہ تعالیٰ کبھی بیماری کو نہیں اتارا بغیر اس کے کہ اس کے علاج کو نہ اتارا ہو۔ بڑا بڑا پلے کے۔ پس منجملہ ان علاجوں کے گائے

کے دودھ کو لازم پکڑ لو پس بے شک وہ ہر قسم کے پودے دکھاتی ہے۔ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۸۲۱۵ گائے کے دودھ کو لازم کر لو اسلئے کہ وہ ہر قسم کے پودے دکھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۱۶ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری بغیر اس کے کہ اس کے علاج کو نہ اتارا اور گائے کے دودھ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۷ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کی دوا رکھی (یعنی زمین میں) سوائے موت اور بڑھاپے کے پس گائے کے دودھ کو ضروری

قرارد اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کے پتے دکھاتی ہے۔ ابو داؤد طیالسی ابو نعیم فی الطب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۸۲۱۸ گائے کے دودھ کو لازم کر لو اور اس کے گھی کو بھی اور اس کے گوشت سے بچو اس لئے کہ اس کا دودھ اور گھی شفا ہیں اور اس کے گوشت

میں بیماری ہے۔ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ التذکرہ ۱۳۸ التمییز ۱۰۹

اس روایت کی تصحیح میں کلام کیا گیا ہے۔

۲۸۲۱۹ اونٹوں کے دودھ اور پیشاب میں تمہارے فساد معدرہ (یعنی بد ہضمی و اسہال جس کو ذرب کہتے ہیں) کا علاج ہے۔

مصنف عبدالرزاق عن معمر بلاغا

التطبیب..... بغیر علم، بغیر جانے علاج کرنا

۲۸۲۲۰ جس نے علاج کیا اور اس کی طبابت (لوگوں میں) معلوم نہیں ہے (یعنی تصدیق نہیں ہے) تو وہ ضامن ہے۔

مستدرک حاکم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۱ جس نے علاج کیا اور اس کا طبیب ہونا اس کے قبل معلوم نہیں تو وہ ضامن ہے۔

ابو داؤد بیہقی ابن ماجہ مستدرک حاکم عن عمر و بن شعیب عن امیہ عن جدہ

۲۸۲۲۲ جس نے علاج کیا اور وہ طب میں معروف نہیں پھر نقصان کیا جان کا یا اس سے کم کا تو وہ ضامن ہے۔

کامل ابن عدی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب بیہقی عن عمر و بن شعب عن ابیہ عن جدہ

دوا عرق النساء

۲۸۲۲۳ درد عرق النساء کا علاج دیہی بکری (بھیڑ) کی چکتی ہے اس کو پگھلایا جائے پھر تین حصے کیے جائیں اور نہار منہ روزانہ ایک حصہ

پیا جائے۔ مستدا حمد مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۲۴ جس نے کوئی مینڈھا خریدا یا اس کو ہدیہ میں ملا تو اس کو چاہئے کہ تین حصوں میں کھائے۔ پس روزانہ نہار منہ ایک حصہ کھائے

اگر چاہے تو اس کو (پانی میں) جوش دے اور اگر چاہے تو یونہی کھالے۔ مراد اس سے مینڈھے کی چکتی ہے جس سے عرق النساء کا علاج کیا

جاتا ہے۔ معجم کبیر طبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۵ عربی مینڈھے کی چکتی لی جائے اور وہ نہ زیادہ بڑی ہو اور نہ زیادہ چھوٹی ہو پھر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرے پھر اس کو پگھلائے اور خوب اچھی طرح پگھلائے اور تین حصے کرے پھر عرق النساء کے لئے روزانہ نہار منہ ایک حصہ پی جائے۔

مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۶ عرق النساء کی تکلیف میں عربی مینڈھے کی چکتی لی جائے جو چھوٹی ہو نہ بڑی ہو۔ مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۷ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کمزوری کی شکایت کی پس اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا اٹھ کے کھائے گا۔ بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ بیہقی

کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابن الریح سے نقل کرنے میں ابن الازہر السلیطی منفر وہیں۔ التذیہ ۲۵۲ الفوائد مجموعہ ۱۱۵

الحی بخار

۲۸۲۲۸ جب تم میں سے کوئی بخار میں مبتلا ہو جائے تو چاہئے کہ اپنے اوپر ٹھنڈا پانی ڈلوائے تین رات بوقت سحری۔ المعلة ۲۵ نسائی ابی

یعنی مستدرک حاکم ضیاء مقدسی عن انس رضی اللہ عنہ مسند احمد بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۹ بخاری جنم کی دھونکیوں میں سے ایک دھونکی ہے پس تم ٹھنڈے پانی کے ذریعہ اس کو اپنے سے ہٹاؤ (دھونکی چڑے وغیرہ کی بنی ہوئی وہ نالی ہے جس میں پھونک مار کر یا اس کو پھلا اور با کر آگ کو ہوا دی جاتی ہے تاکہ وہ دہک جائے)۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۰ بخار جنم کی پیش سے ہے پس تم ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔ مسند احمد بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مسند احمد

بخاری مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا مسند احمد بخاری مسلم ترمذی

ابن ماجہ نسائی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۱ بخار جنم کی دھونکی سے ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی کے ذریعہ ہٹاؤ۔ ابو داؤد طیالسی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۲ ام مہدم (یعنی بخار) گوشت کھاتا ہے اور خون پیتا ہے اس کی سردی اور گرمی (دونوں) جنم سے ہیں۔

معجم کبیر طبرانی عن شعیب بن سعد رضی اللہ عنہ السنی المطالب ۲۸۸ ضعیف الجامع ۱۲۸۳

۲۸۲۳۳ جب تم میں سے کسی کو بخار آئے تو (جان لے کہ) بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہذا ٹھنڈے پانی کے ساتھ اس کو اپنے سے بچھاؤ

پس جاری نہر میں ٹھنڈا حاصل کرنی چاہئے اور چاہئے کہ اس کے آنے کے رخ کی طرف منہ کرے اور کہے "بسم اللہ اللہم اشف عبدک

و صدق رسولک" (یہ کام) صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے قبل (کرنے) اور اس میں تین روز تین بار غوطہ لگائے۔ پس اگر تین دن

میں ٹھیک نہ ہو تو پانچ دن اور اگر پانچ دن میں ٹھیک نہ ہو تو سات دن اور اگر سات دن میں ٹھیک نہ ہو تو نو دن (ایسا کرے) پس اللہ کے حکم سے وہ

قریب نہیں کہ نو سے تجاوز کرے۔ مسند احمد ترمذی، ضیاء، عن ثوبان رضی اللہ عنہ، ضعیف الترمذی ۳۶۶ ضعیف الجامع ۳۸۵

۲۸۲۳۴ مجھ پر (پانی کے) سات مشکیزے جن کی گرہیں نہ کھولی گئی ہوں بہاؤ شاید کہ میں لوگوں سے (کچھ) کہہ سکوں۔

بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۸۲۳۵ بخاری کھاتا ہے اور پیتا ہے پس اس کی خوراک لوگوں کے گوشت ہیں اور پینے کی چیز ان کے خون ہیں۔

دیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۶ بے شک بخاری کی سختی جہنم کی پیش سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو (اور ایک متن حدیث میں ہے) (کہ) زمزم کے پانی سے

ٹھنڈا کرو۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۷ بخاری جہنم کی پیش سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو اور متن کی ایک عبارت (یہ ہے کہ) اس کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مسند احمد، بخاری، ابن حبان، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مالک شافعی، احمد بخاری مسلم ابن ماجہ نسائی ابن حبان عن ابن

عمر رضی اللہ عنہ احمد بخاری مسلم ابن ماجہ، ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا احمد وعبد بن حمید، احمد، مسلم، ترمذی

ابن ماجہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ، احمد، ابن قانع، بغوی، عن ابی بشر الحارث بن حزمۃ الانصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۸ بخاری آگ کا ٹکڑا ہے پس تم خود سے اس کی گرمی پانی کے ذریعہ اتارو۔

ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۱۵، طبرانی کبیر عقیلی مستدرک عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۹ بخاری جہنم کی دھونکیوں میں سے ایک دھونکی ہے پس سرد پانی سے اس کو اپنے سے ہٹاؤ۔

ابوداؤد طیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ طبرانی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۰ بخاری جہنم کے ابال سے ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی سے سرد کرو۔ طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۱ اے اُس بے شک بخاری موت کا کھوجی ہے اور زمین میں اللہ کا قید خانہ ہے اور یہ آگ کا ٹکڑا ہے پس جب یہ تمہیں اپنی گرفت میں لے

تو تم اس کے لئے مشکیزوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور دو نمازوں (یعنی) مغرب و عشاء کے درمیان اپنے اوپر ڈالو۔

طبرانی کبیر۔ عن عبد اللہ او عبد الرحمن بن رافع رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۲ پانی کو مشکیزوں میں سرد کر دو پھر فجر کی اذان و اقامت کے درمیان اپنے اوپر ڈالو۔ یہ بات آپ ﷺ نے بخاری زہ لوگوں کے

لئے فرمائی۔ بغوی عن بعض الصحابة رضی اللہ عنہم

۲۸۲۴۳ جو آدمی بھی بخاری میں مبتلا ہو پھر تین روز لگا تا غسل کرے اور ہر غسل کے وقت (یعنی غسل کرتے ہی) یہ کلمات کہے۔

بسم اللہ اللهم انی انما اغتسلت التماس شفا تک و تصدیق نبیک

تو وہ بخاری اس سے ہٹا ہی دیا جائے گا۔ ابن ابی شیبہ عن مکحول الوضع فی الحدیث ۳۱۹

متفرق دوائیں

۲۸۲۴۴ تلپینہ مریض کے دل کو تازگی بخشنے والا ہے (اور) پریشانی کو کم کرتا ہے۔ احمد بخاری و مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۲۴۵ اچھی نہ لگنے والی فائدہ بخش چیز تلپینہ کو لازم کرو پس تم سے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک وہ البتہ تمہارے

ایک فرد کے پیٹ کو ایسے دھودیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے چہرہ سے میل پانی سے دھودیتا ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۵ ضعیف الجامع ۳۸۵۵

۲۸۲۴۶ تلپینہ میں ہر مرض سے شفاء ہے۔ حارث عن انس رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۹۹۵

۲۸۲۴۷ ہر بیماری کی جڑ برد ہے۔ عقیلی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

عقیلی نے اس راویت کو منکر کہا۔

البرد، اس کا ترجمہ سردی۔ نیند (مصباح) اور زکام (القاموس الوحید) سے کیا گیا ہے اور اگر یہ کتر دہ کے معنی میں ہے تو اس کا ترجمہ

بڑھتی ہے جیسا کہ حدیث (۲۸۰۶۵) میں ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ یہ اس کے ہم معنی ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۲۴۸ معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کی طرف آرہی ہیں پس جب معدہ صحیح ہوگا تو رگیں تندرستی لے کر لوٹیں گی اور جب معدہ بیمار ہوگا تو

رگیں بیماری لے کر لوٹیں گی۔ طبرانی معجم اوسط، عقیلی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب شعب الایمان بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیہقی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور عقلی نے کہا کہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ڈھسی نے منکر کہا اور ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

۲۸۲۳۹ ہر بیماری کی جڑ بڑھتی ہے۔ دارقطنی فی العلل عن انس رضی اللہ عنہ، ابو نعیم فی الطب عن علی رضی اللہ عنہ ابن السنی، ابو نعیم تمام ابن عساکر عن ابن سعید رضی اللہ عنہ
۲۸۲۵۰ دونوں ہاتھ پر ہیں اور پاؤں برید (یعنی سفر کر کے پیغام پہنچانے والے) ہیں اور تلی میں سانس ہیں۔

ابو داؤد فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوة والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین

الحیۃ السوداء..... کلونجی

۲۸۲۵۱ کلونجی میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ بجز موت کے۔ ابو نعیم فی الطب عن ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵۲ کلونجی کو لازم کر لو پس بے شک اس میں سام کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے اور سام موت ہے۔

ابن ماجہ، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ترمذی ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵۳ کلونجی ہر بیماری کا علاج ہے مگر سام کا اور سام موت ہے۔ ابن السنی فی الطب عبدالغنی فی الايضاح عن بریدۃ

۲۸۲۵۴ کلونجی میں علاوہ موت کے ہر بیماری سے شفا ہے۔ مسند احمد بخاری مسلم ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۵۵ پیشک اس کالے دانہ (کلونجی) میں ہر بیماری سے شفا ہے مگر یہ کہ موت ہو۔ ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵۶ بے شک جنت میرے سامنے لائی گئی پس اس میں جو کچھ تھا اس کی مثل میں نے (آج تک) نہیں دیکھا اور (اس میں سے)

میرے سامنے انور کا ایک گچھا آیا اور وہ مجھے اچھا لگا۔ پس میں نے اس کی طرف رغبت کی تاکہ اس کو پکڑوں اور وہ مجھ سے آگے چلا گیا اور اگر میں

اس کو لے لیتا تو تمہارے بیچ میں اس کو گاڑ دیتا تاکہ تم جنت کا میوہ کھاؤ اور بے شک حیۃ السوداء (کلونجی) علاوہ موت کے ہر بیماری کی دوا ہے۔

مسند احمد، مسند ابو یعلیٰ سنن سعید بن منصور. عن عبد اللہ بن بریدۃ رضی اللہ عنہ عن ابیہ رضی اللہ عنہ

الاترج والسفرجل..... لیموں اور ناشپاتی

۲۸۲۵۷ لیموں کو لازم کرو (معمول بناؤ) پس بے شک یہ دل کو مضبوط کرتا ہے۔ مسند فردوس عن عبد الرحمن بن دلہم

یروایت مفصل ہے۔

۲۸۲۵۸ بھئی کھاؤ پس بے شک وہ دل سے غم دور کرتا ہے اور سینہ کی تاریکی (بوجھ) ختم کرتا ہے۔

ابن السنی ابو نعیم عن جابر رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۰۵

۲۸۲۵۹..... یہی کھاؤ نہار منہ سوؤہ سینہ کی گرمی کو دور کرتا ہے۔ ابن السنی ابو نعیم مسند فروس عن انس رضی اللہ عنہ
 ۲۸۲۶۰..... یہی کھاؤ تحقیق وہ دل کو تسکین بخشتا ہے اور قلب کو شجاع بناتا ہے اور بچوں کو خوبصورت بناتا ہے۔

فردوس عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۱..... یہی کھانا دل کے نقل کو دور کرتا ہے (قالی نے اپنی امالی میں روایت کیا انس رضی اللہ عنہ سے)

الاکمال

۲۸۲۶۲..... اے ابو محمد! اس کو لو بے شک یہ دل کو قوت دیتا ہے اور جی کو بھلا کرتا ہے اور سینہ کی تاریکی (شاید اس سے مراد غمات ہے) کو دور کرتا ہے یہ روایت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ صحابی سے ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ کے ہاتھ میں یہی

(ناشپاتی) تھا چنانچہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ طبرانی کبیر، مستدرک حاکم سعید بن منصور عن طلحہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۳..... اے طلحہ! اس کو لے لو اس لیے کہ یہ دل کو سکون پہنچاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن طلحہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۴..... یہ سینہ کے نقل کو ختم کرتا ہے اور دل کو سکون بخشتا ہے مراد آپ ﷺ کی سفر جل تھی۔

طبرانی کبیر عن طلحہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

الزبیب..... کشمش

۲۸۲۶۵..... کشمش کو لازم کر لو اس لیے کہ یہ صفا کو ختم کرتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے تھکن کو ہٹاتی ہے اخلاق (مزاج) کو بہتر کرتی ہے جی کو بھلا کرتی ہے اور فکر کو زائل کرتی ہے۔ رواہ ابو نعیم عن علی رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۶۶..... کیا خوب کھانا ہے کشمش (کہ) پٹھوں کو قوت دیتی ہے اور درد کو ختم کرتی ہے اور منہ کی بو کو خوشبو بناتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور رنگ کو نکھارتی ہے (روایت کیا ابو نعیم نے اور ابن السنی نے طب میں اور خطیب نے تلخیص میں اور ذیلی اور ابن عسا کر نے سعید بن زیاد بن فائد بن زیاد بن ابی ہند الداری عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ زیاد عن ابی ہند کی سند سے)۔

۲۸۲۶۷..... سنا اور شہد کو لازم کر لو اس لئے کہ ان دونوں میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک عن ابی ابن ام حرام

۲۸۲۶۸..... آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا تو کس چیز کا مسہل لیتی ہے؟ کہا شبرم کا آپ ﷺ نے فرمایا: گرم ہے کھینچنے والا ہے مروڑ پیدا کرنے والا۔ (راویہ حدیث کہتی ہیں کہ پھر یعنی یہ سن کر) میں نے سنا کا مسہل لیا اگر تحقیق کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔

احمد ترمذی ابن ماجہ مستدرک بروایت اسماء بنت عمیس

۱۔ یہ سنوت کا ترجمہ ہے جو حاشیہ میں نہایہ کے حوالہ سے مذکور ہے اور القاموس الوحید میں زیرہ اور پیر کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

۲۸۲۶۹..... تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے (ایک سنا اور ایک شہد)۔

نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۴۰ سنا اور شہد میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ ابن عساکر بروایت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۱ سنا اور شہد کو لازم پکڑو پس البتہ ان دونوں میں علاوہ سام کے ہر بیماری سے شفا ہے (صحابہ رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا یا رسول اللہ! اور سام کیا ہے؟ فرمایا موت۔

ابن ماجہ، حکم، فی لکنی ابن مندہ طبرانی کبیر مستدرک ابن السنی ابو نعیم فی الطب بیہقی ابن عساکر بروایت ابو ابی ام حرام ابن مندہ نے کہا کہ یہ روایت غریب ہے۔

۲۸۲۴۲ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا ہے سنا اور شہد۔ محمد نے کہا کہ اور تیسری چیز مجھ سے فراموش ہوگئی۔

نسائی، سموبہ سنن سعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۳ اگر کوئی چیز موت سے شفا بخشش ہوتی تو سنا موت سے شفا بخش ہوتی۔

احمد، ابن ماجہ، بخاری، مسلم ابو داؤد بیہقی فی شعب الایمان بروایت اسماء بنت عمیس

یعنی اگر کسی چیز کا موت کو نال دینا طے ہوتا تو وہ سنا کی صورت میں ہوتا۔

یہ روایت ۲۷۸۲۶ پر گذری ہے اور وہاں کا حوالہ زیادہ معتبر ہے اس لئے کہ صحیحین میں اسماء کی یہ حدیث نہیں ہے۔ تحفۃ الاحوذی

۲۸۲۴۴ کیا ہے تجھے اور شہرم کو (یعنی اس کا استعمال کس لئے ہے) بے شک وہ گرم ہے مروڑ کرنے والا ہے۔ لازم پکڑو سنا اور شہد کو۔

طبرانی فی الکبیر بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہ

الدباء والعدس..... کدو اور دال

۲۸۲۴۵ کدو کو لازم کر لو بے شک یہ دماغ کو بڑھاتا ہے اور تم پر دال لازمی ہے اس لیے کہ بے شک وہ ستر انبیاء کی زبان سے مقدس (یعنی عیب سے دور) قرار دی گئی ہے۔ طبرانی بروایت وائلہ

۲۸۲۴۶ کدو کو لازم کر لو اس لیے کہ وہ عقل میں اضافہ کرتا ہے اور دماغ کو (یعنی اس کی قوت فکر یہ کو) بڑھاتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی بروایت عطا مر سلا

۲۸۲۴۷ کدو دماغ میں اضافہ کرتا ہے اور عقل کو بڑھاتا ہے۔ مسند فروس بروایت انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۴۸ کدو دماغ کو بڑھاتا ہے اور عقل میں اضافہ کرتا ہے۔ ذیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۹ نفاس والی عورت کے لئے میرے پاس تازہ کھجوروں جیسی اور (عام) بیمار کے لئے شہد جیسی کوئی چیز نہیں۔

ابو الشیخ و ابو نعیم فی الطب بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

تین انجیر کا ذکر..... اکمال میں سے

۲۸۲۸۰ انجیر کھاؤ پس اگر میں کہوں کہ جنت سے کوئی میوہ اترا ہے تو میں کہوں گا کہ وہ یہ ہے اس لئے کہ جنت کے میووں میں گھنٹی نہیں ہے پس اس کو کھاؤ اس لئے کہ یہ بوا سیر کو قطع کرتی ہے اور نفرس میں نافع ہے۔ ابن السنی، ابو نعیم، دیلمی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

متفرق اشیاء

۲۸۲۸۱ ککڑی کا معمول بنا لو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے اس میں شفا رکھی ہے ہر بیماری ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۲۸۲۸۲ مہندی کو لازم کر لو اس لئے کہ یہ تمہارے سروں کو روشن کرتی ہے اور دلوں کو پاکیزگی بخشتی ہے اور جماع میں اضافہ کرتی ہے۔ (یعنی اس کی قوت میں) اور یہ قبر میں شاہد ہے (گواہ موجود)۔ ابن عساکر بروایت واٹھ

۲۸۲۸۳ ہلیلہ سیاہ کو لازم کر لو اس کو پیو اس لئے کہ یہ جنت کے پودوں میں سے ہے اس کا ذائقہ تلخ ہے اور یہ ہر بیماری سے شفا ہے۔
مستدرک بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۴ کاسنی کو لازم کر لو پس کوئی دن ایسا نہیں کہ اس پر جنت کے قطروں میں سے ایک قطرہ نہ نچکتا ہو۔

ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۸۲۸۵ جنگلی (صحرائی) اونٹوں کا پیشاب اور ان کا دودھ لازم کر لو۔ ابن السنی و ابو نعیم بروایت صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۶ اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں ان لوگوں کے فساد معدہ کے لئے شفا ہے۔ ابن السنی ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۸۲۸۷ کھانا کھانے سے پہلے خر بوزہ کھانا پیٹ کو خوب صاف کرتا ہے اور بیماری کو بالکل ختم کر دیتا ہے (ابن عساکر بروایت بعض ہمسرگان یہ بدر گواری علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ابن عساکر کہتے ہیں کہ سند اس روایت کی درست نہیں۔

۲۸۲۸۸ بطبخ (خر بوزہ) میں دس باتیں (فائدے کی) ہیں یہ کھانا ہے اور مشروب ہے خوشبو ہے میوہ (پھل) بے اسنان ہے (جس سے صابون کا کام لیا جاتا ہے) پیٹ کو دھو دیتا ہے اور پشت کے پانی کو بڑھاتا ہے (قوت) جماع میں اضافہ کرتا ہے اور پیٹ کی ٹھنڈ کو قطع کرتا ہے اور جلد کو صاف کرتا ہے۔ (رافعی فروس بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابو عمرو نو فانی نے کتاب البطح میں موقوف علی ابن عباس روایت کیا)
۲۹۲۸۹ رات کا کھانا کھاؤ اگرچہ خشک ناکارہ کھجوروں کی ایک مٹھی ہو اس لئے کہ رات کے کھانے کا چھوڑنا بڑھاپے کا سبب ہے۔

ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
۲۸۹۰ رات کا کھانا ترک نہ کرو ایک مٹھی کھجور (ہو تو بھی) نہ ترک کرو پس اس کا چھوڑنا بڑھاپا لے آتا ہے۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ
زوائد میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۸۲۹۱ رات کو کھانا بچاؤ ہے۔ ابو بکر بن داؤد فی جزء من حدیثہ فودوس عن ابی الدرداء
اس کا ترجمہ خر بوزہ اور تر بوزہ دونوں ہیں یہاں کیا مراد ہے؟ غالباً تر بوزہ ہے اس لئے کہ مشروب ہونا اس میں پایا جاتا ہے۔ جو بروایت ابو حاتم قابل احتجاج نہیں ہے۔

۲۸۲۹۲ دنیا اور آخرت میں بہترین مشروب پانی ہے (اللہم ارزقناہ)۔ ابو نعیم فی الطب عن برید رضی اللہ عنہ
۲۸۲۹۳ بہترین پانی ٹھنڈا ہے اور بہترین مال بکریاں ہیں اور بہترین چراگاہ پیلا اور ببول ہے (ابن قتیبہ نے غریب الحدیث میں ابن عباس

صبح کا بہترین کھانا

- ۲۸۲۹۴ صبح کا بہترین کھانا سویرے کے وقت کا ہے اور عمدہ (پاکیزہ) کھانا اول دن کا ہے۔ فردوس عن انس رضی اللہ عنہ
 ۲۸۲۹۵ زیتون کا تیل لازم کرواں کو کھاؤ اور مالش کرو پس یہ بوا سیر میں نافع ہے۔ ابن السنی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
 ۲۸۲۹۶ اس بابرکت پودے کو یعنی زیتون کے روغن کو لازم کرواں سے علاج کرو

طبرانی کبیر، ابو نعیم، عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
 ۲۸۲۹۷ زیتون کو کھاؤ اور اس کو (جسم یا سر پر) لگاؤ اس لئے کہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔

ترمذی بروایت عمر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ترمذی مستدرک بروایت ابی اسیر رضی اللہ عنہ
 ۲۸۲۹۸ زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ یہ پاکیزہ اور بابرکت ہے۔ ابن ماجہ مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۹ زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک جذام ہے ابو نعیم فی الطب بروایت ابو ہریرہ
 ۲۸۳۰۰ حمام سے نکل کر دونوں قدموں کو شندے پانی سے دھونا دوسرے بچاؤ ہے۔ ابو نعیم فی الطب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۱ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں
 شفاء ہے اور وہ زہر لیے کو آگے رکھتی ہے اور شفا والے کو پیچھے رکھتی ہے۔ مسند احمد نسائی مستدرک عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۲ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو چاہئے کہ اس کو ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے
 میں شفا ہے اور وہ اس پر سے اپنا بچاؤ کرتی ہے جس میں بیماری ہے سو مناسب ہے کہ اس کو پوری کو غوطہ دیدے پھر باہر نکال لے۔

ابو داؤد ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

اگر شربت میں مکھی گر جائے

۲۸۳۰۳ جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور
 دوسرے میں شفا ہے۔ بخاری ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۴ مکھی میں اس کا ایک پر بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس جب وہ برتن میں گر جائے تو اس کو اندر کر دو (ڈبو دو) پس اس کی شفا
 اس کی بیماری کو ختم کر دے گی۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۵ مکھی کے دو پروں میں سے ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس جب وہ کھانے میں گر جائے تو اس کو ڈبو دو (کھانے میں)
 اس لئے کہ وہ زہر کو آگے کرتی ہے اور شفا کو پیچھے کرتی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۹۳۰۶ آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا۔ بسن کو کچا کھا پس اگر میں ملک (اللہ) سے مناجات نہ کیا کرتا تو اس کو کھاتا۔

حلیہ ابو نعیم، وابوبکر فی الغیلا نیات عن علی رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۰۷ انجیر کھاؤ! پس اگر میں کہتا کہ جنت سے کوئی پھل نازل ہوا ہے تو کہتا کہ وہ انجیر ہے۔ اور تحقیق وہ بوا سیر کو ختم کرتا ہے اور نقرس میں

نافع ہے۔ ابن السنی ابو نعیم فردوس عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۰۸ صحنی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسند احمد بخاری مسلم نسائی عن سعید رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ مسند احمد، نسائی ابن ماجہ عن ابی سعید رضی

- اللہ عنہ و جابر رضی اللہ عنہ ابو نعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۲۸۳۰۹ کھنسی من سے ہے اور من جنت سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ ابو نعیم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۱۰ کھنسی اس من سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔
- مسلم ابن ماجہ، عن سعید بن زید رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۱۱ تروتازہ کھنسی کو اپنے اوپر لازم کرواں لئے کہ یہ من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔
- ابن السنی، ابو نعیم عن صہیب رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۱۲ داغ کا بدل تکمید ہے (پھیپھا گرم کر کے درد کی جگہ پر لگانا جب ٹھنڈا ہو جائے تو دوسرا رکھنا)۔
 ۲۸۳۱۳ تین چیزیں نظر کو تیز کرتی ہیں سبزہ کو دیکھنا اور ہتے پانی کو دیکھنا اور صلی صورت کو دیکھنا۔
- مسند رک فی التاریخ بروایت علی رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ ابو نعیم فی الطب بروایت عائشہ رضی اللہ
 عنہا، خرائطی فی اعتلال القلوب بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۱۴ تین چیزیں نگاہ کی قوت بڑھاتی ہیں اشہد کا سمرہ لگانا سبزہ کی طرف دیکھنا اور صورت زینا کو دیکھنا۔
- فوائد ابی الحسن العراقی بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۱۵ اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرواں لئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔
- ترمذی، ابن ماجہ مستدرک عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، اسنی المطالب ۱۶۹۶ تحذیر المسلمین ۱۶۳
 ۲۸۳۱۶ اپنے گھروں کو کش (ایک بوٹی) اندرائیں اور پودینہ کی دھونی دو۔
- بیہقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن جعفر عن ابان بن صالح انس رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۱۷ اپنے گھروں کو لو بان اوشیح کی دھونی دو۔ شعب الایمان بیہقی عن عبداللہ بن جعفر
 یہ روایت محصل ہے۔

دوسری فصل ممنوع معالجات میں اور جذام کی خوفناکی سے متنبہ کرنے میں

- جس نے حرام سے علاج کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس (کے علاج) میں شفا نہیں رکھی۔ ابو نعیم افی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۱۸ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جس کو تم پر حرام کیا۔ طبرانی عن سلمۃ رضی اللہ عنہا
 ۲۸۳۱۹ رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا۔ احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۲۰ آپ ﷺ نے داغ لگوا کر علاج کرنے سے منع فرمایا۔ طبرانی کبیر عن سعد انطوی ترمذی مستدرک عن عمران
 ۲۸۳۲۱ تحقیق آگ کسی کو شفا نہیں پہنچاتی۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمۃ بن الاکوع، ضعیف الجامع
 ۲۸۳۲۲ میں داغ سے روکتا ہوں اور گرم پانی کو ناپسند کرتا ہوں۔ ابن قانع عن سعد الظفری
 ۲۸۳۲۳ بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں اتاریں اور ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کی پس دوا کرو اور حرام سے نہ کرو۔
 ۲۸۳۲۴ ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ابو داؤد عن ابن ماجہ ابو داؤد عن طارق بن سويد رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۲۵ بے شک یہ دوا نہیں ہے یہ بیماری ہے یعنی خمر (شراب)۔ حمد مسلم ابن ماجہ ابو داؤد عن طارق بن سويد رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۲۶ بے شک یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ بیماری ہے یعنی خمر شراب۔ ترمذی عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۳۲۷ بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کر دی۔

۲۸۳۲۸ ابو یعلیٰ، طبرانی کبیر، بیہقی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا، مستدرک حاکم بیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفاً جس کو کوئی بیماری لگ جائے مختلف بیماریوں میں سے تو ہرگز کسی ایسی چیز کی طرف گھبرا کر نہ لپکے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی چیز میں جو اس نے (خود) حرام فرمادی شفا نہیں رکھی۔

المجذوم جذام کی بیماری والا

جذام کوڑھ کے مرض کو کہتے ہیں جس میں اعضاء جسم گل سرٹھ کر گرنے لگتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۲۸۳۲۹ مجذوم سے اس حال میں بات کر کہ اس کے اور تیرے درمیان ایک نیزے یا دو نیزوں جتنا فاصلہ ہو۔

ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن عبد اللہ بن ابی اوفی

۲۸۳۳۰ مجذوم لوگوں کو تیز نظروں سے (یعنی گھور کر) نہ دیکھو۔ ابو داؤد طیالسی بیہقی عن ابن عباس

۲۸۳۳۱ مجذوم سے ایسے ڈرو جیسے کہ شیر سے بچا جاتا ہے۔ تاریخ بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۲ جذام والے سے پرہیز کر جیسے درندے سے کیا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں جاتے تو تم کسی اور وادی میں اترو۔

ابن سعد عن عبد اللہ بن جعفر

۲۸۳۳۳ اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی تو وہ یہ ہے یعنی جذام۔ ابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۴ نہیں کوئی آدمی مگر اس کے سر میں جذام کی ایک رگ ہے جو جوش سے پھرتی ہے پس جب وہ جوش مارتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو

مسلط کر دیتے ہیں سو اس کا علاج نہ کرو (یعنی اس زکام کا)۔ مستدرک عن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۸۳۳۵ ناک میں بال کا اگنا جذام سے بچاؤ ہے۔ ابو یعلیٰ طبرانی اوسط عن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۳۶ جذام میں یہ بات مفید ہے کہ تو روزانہ سات دن تک مدیہ منورہ (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کی عجوہ جھوروں کے سات وانے لے۔

فائدہ: ابن عدی کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ اس روایت کو اس سند سے محمد بن عبد الرحمن طفاوی کے علاوہ کسی نے روایت کیا ہو۔ اور محمد بن

عبد الرحمان طفاوی کے پاس ایسی غریب اور منفرد روایات ہیں جو قابل برداشت ہیں اور میں نے اس روایت میں مستندین کا کلام نہیں

دیکھا (آپنی) اور ابن معین نے اس کے بارہ میں فرمایا کہ ”صالح ہے“ اور حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے کبھی کبھی وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

ابن عدی ابو نعیم فی الطب

۲۸۳۳۷ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس میں جذام کی کوئی نرس نہ ہو سو جب وہ نرس حرکت میں آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو مسلط کر دیتے

ہیں اور وہ اس کو تھما دیتا ہے۔ دیلمی عن جریر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۸ واپس جا پس ہم نے تجھ کو بیعت کر لیا ہے (یہ حدیث عمرو بن شہید کے آل سے) ایک شخص سے مروی ہے جس کو عمر و کہا جاتا تھا وہ

اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابن ماجہ کتاب الطب باب الجذام

۱۔ یہ ارشاد آپ ﷺ نے وفد ثقیف کے ایک مجزوم سے فرمایا۔

۲۸۳۳۹ مجزوم لوگوں کو دیر تک نہ دیکھتے رہو جب تم ان سے بات کرو تو مناسب ہے کہ تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزہ کے برابر فصل ہو۔
احمد، ابو یعلیٰ، طبرانی، کبیر، ابن جریر عن فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ عنہ عن ابیہا ابن عسا کر عن فاطمہ عن الحسین رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۰ مجزوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔ ابن جریر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۱ اے انس! فرش لپیٹ دے تاکہ وہ اس پر اپنے پیروں سے نہ چل پڑے (یہ حدیث خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی) کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک مجزوم شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۸۳۴۲ کھا، بسم اللہ پڑھ کر اللہ کے بھروسہ پر اور اللہ کے سہارے پر (یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجزوم کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ پیالہ میں اس کا ہاتھ رکھوایا یعنی شریک طعام کیا اور یہ ارشاد فرمایا یعنی بسم اللہ پڑھو۔

الفالج من الاکمال

فالج کا بیان اکمال میں سے

عبد بن حمید ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ ابن ابی عاصم ابن السنی ابن حبان مستدرک بیہقی سنن سعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ
۲۸۳۴۳ فالج قریب ہے کہ لوگوں میں پھیل جائے یہاں تک کہ وہ طاعون کی تمنا کرنے لگیں۔ بغدادی عن انس رضی اللہ عنہ

دوسرا باب..... دم کر کے جھاڑ پھونک کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... اس کی جواز کے بارے میں

۲۸۳۴۴ جب تجھے تکلیف ہو تو اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تو درد محسوس کرتا ہے پھر یہ پڑھ:

بسم اللہ اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد من وجعي هذا

ترجمہ..... میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے وسیلہ سے اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اپنے اس درد سے پھر اٹھا اپنا ہاتھ اور اس عمل کو لوٹا طاق مرتبہ۔ ترمذی مستدرک عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۵ جب تم میں سے کوئی دیکھے اپنے آپ سے یا اپنے مملوک سے یا اپنے بھائی سے وہ چیز (یا حالت) جو اس کو اچھی لگے تو اس کے لئے

برکت کی دعا کرے اس لئے کہ نظر حق سے۔ ابو یعلیٰ طبرانی، مستدرک عن عامر بن ابیہ رضی اللہ عنہ
۲۸۳۴۶ جب تم آگ دیکھو تو اللہ اکبر کہو اس لئے کہ اللہ اکبر کہنا اس کو بھادیتا ہے۔

ابن السنی ابن عدی ابن عسا کر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۲۸۳۴۷ جب تم میں سے کوئی کسی تکلیف کو محسوس کرے تو اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں درد محسوس کرتا ہے پھر سات بار کہے اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد. مسند احمد، طبرانی کبیر عن کعب بن مالک

۲۸۳۴۸ کاش کہ تم اس کے واسطے دم کرتے اس لئے کہ اس کو نظر ہے۔ مسلم سنن کبریٰ لبیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۸۳۴۹ اپنے دم مجھ پر پیش کرو جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ (اس کے الفاظ میں) شرک نہ ہو۔

مسلم ابو داؤد عن عوف بن مالک
۲۸۳۵۰ کیا تم نے اس کے لئے دم نہیں کیا پس تحقیق میری امت کی تہائی اموات نظر سے ہوتی ہیں۔ حکیم ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۱..... ایک صحابی رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ دم کیا کر جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شکر نہ ہو مستدرک عن شفا بنت عبد اللہ
 ۲۸۳۵۲..... (ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اے اللہ بڑے کوچھوٹا کرنے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے! اس تکلیف کو چھوٹا کر دے جو مجھ کو ہے۔

ابن السنی عن بعض امہات المؤمنین

۲۸۳۵۳..... آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جبریل میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! کیا آپ کو تکلیف ہوئی؟ میں نے کہا ہاں، جبریل نے کہا کہہ:

بسم اللہ ارفیک من کل شیء یوذیک من شر کل نفس أو عین حاسد بسم اللہ ارفیک اللہ یشفیک
 ترجمہ:..... میں دم کرتا ہوں تجھے اللہ کے نام کے ساتھ ہر اس چیز سے جو تجھ کو تکلیف پہنچائے ہر نفس کے شر سے یا حاسد کی نظر
 سے اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا دے

مسند احمد صحیح مسلم ترمذی ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ مسند احمد، ابن حبان مستدرک عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ
 ۲۸۳۵۴..... اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافی، لا شفاء الا شفاءک لا یغادر سقما۔

لے جا تکلیف کو اے لوگوں کے رب شفاء عطا فرما تو ہی شفا بخشنے والا ہے نہیں کوئی شفا مگر تیری شفا نہیں چھوڑتی کسی تکلیف کو۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ مسند احمد ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۵۵..... آپ ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے:

اکشف الباس رب الناس الہ الناس

ترجمہ:..... دور کر دے تکلیف کو اے لوگوں کے رب لوگوں کے معبود۔ ابن ماجہ عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۶..... اکشف الباس رب الناس

ابن جریر ابونعیم ابن عساکر عن ثابت بن قیس بن شماس ابوداؤد نسائی عن ثابت رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۷..... اذهب الباس رب الناس ولا یکشف الکرب غیرک

دور کر دے تکلیف کو اے لوگوں کے رب اور نہیں دور کرتا تکالیف کو کوئی بھی تیرے علاوہ۔ خرائطی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۵۸..... بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دی اور وہ نہیں ہوئی ہے تمہارے دم سے۔

ابن سعد تاریخ بخاری طبرانی کبیر عن جلیلة بن الازرق

۲۸۳۵۹..... کیا تو اس کو رقیۃ النملیۃ (چیونٹیوں کا دم) نہیں سکھاتی؟ جیسا کہ تو نے اس کو لکھنا سکھایا۔

مسند احمد ابوداؤد عن الشفانیی عبد اللہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۰..... کھاپس البتہ مری زندگی کی قسم جس شخص نے غلط دم پڑھ کر کھایا (تو وہ اس کا نصیب) البتہ تحقیق تو نے سچے دم کے ذریعہ سے کھایا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد مستدرک عن خارجه بن الصلت عن عمه علاقہ بن صحار

۲۸۳۶۱..... کیا ہے تمہارے اس بچہ کو کہ رو رہا ہے کیوں نہیں جھاڑ پھونک کروائی تم نے اس کے لئے نظر سے (بچاؤ کے لئے)۔

مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۶۲..... ابوابت کو حکم کرو کہ تعوذات پڑھے دم کر کے، جھاڑ پھونک کا عمل نہیں ہے مگر نظر بد میں یا بخار میں یا زہریلے جانور کے ڈسنے میں۔

احمد ابوداؤد عن سهل بن حنیف

۲۸۳۶۳..... جو آدمی تم سے کسی تکلیف کی شکایت کرے یا اس کا بھائی اس کے سامنے کسی تکلیف کا اظہار کرے تو چاہئے کہ وہ کہے:

ربنا اللہ الہی فی السماء. تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء

والارض فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لہما حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمة من

رحمتک و شفاء من شفائک علیٰ هذا الوجع.
پس (یہ کلمات کہنے سے) وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

ترجمہ، دعا:..... ہمارا رب اللہ ہے جو آسمان میں ہے (اس کے بعد خطاب کی صورت میں بطریق مناجات کہے) تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان میں ہے اور زمین میں ہے جب کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو ایسے ہی اپنی رحمت کو زمین میں بھی متوجہ کر دے ہمارے تصور کو معاف فرما اور غلطیوں کو بھی تو پاکیزہ نفوس کا رب ہے اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفا میں سے شفا

نازل فرما اس درود پر۔ ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، ضعیف ابی داؤد ۸۳۹ ضعیف الجامع ۵۳۳۲

۲۸۳۶۳..... (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے کسی ڈسے ہوئے پر سورۃ فاتحہ کا دم کیا، بعض بزرگوں کے ایک ریورٹ کے جب رسول اللہ ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کس نے بتایا کہ یہ دم ہے تم نے ٹھیک کیا، یہ تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔

احمد، بخاری مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۵ دم نظر بد، یا بخاریا اس خون کے لئے ہی ہے جو رکنا نہ ہو۔

ابو داؤد مستدرک عن انس رضی اللہ عنہ، ضعیف ابی داؤد ۸۳۸ ضعیف الجامع ۲۹۱

۲۸۳۶۶..... کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو جبریل نے مجھ پر پڑھا، یوں کہنا:

بسم اللہ آرقیک اللہ یشفیک من کل داء یا تیک من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد
یہ دم تین بار کہیجیو۔

ترجمہ:..... میں تجھے اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا بخشے ہر اس بیماری سے جو تیرے پاس آئے گریوں پر
پھونکنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔

ابن ماجہ، متدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۱۶۶

۲۸۳۶۷ اللہم رب الناس مذہب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت اشف شفاء لا یغادر سقما.

(اس کا ترجمہ پیچھے گزر چکا ہے)۔ احمد، بخاری، ابو داؤد ترمذی نسائی عن انس

۲۸۳۶۸..... (آپ ﷺ نے ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) حصہ رضی اللہ عنہا کو رقیۃ التملہ سکھا دے۔

ابو عبید عن ابی بکر بن سلیمان بن خنیمة رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۹..... انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچتے تھے پس جس کی موافقت ان کی لکیر سے ہوگی تو وہ ہے (صحت کو پہنچنے والا)۔

مسند احمد شیخین ترمذی عن معاویۃ بن الحکم

۲۸۳۷۰ جو یہ کر سکتا ہے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو اس کو چاہئے کہ نفع پہنچائے۔ احمد شیخین نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۱ نہیں ہے کوئی دم مگر نظر بد سے یا بخار سے۔

مسلم ابن ماجہ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ احمد شیخین ابو داؤد ترمذی عن عمران عن ابی لیلیٰ

۲۸۳۷۲ جب رہائش گاہ میں سانپ ظاہر ہو تو اس کو کہو:

انا نستلک بعہد نوح و بعہد سلیمان بن داؤد ان لا تؤذینا

ترجمہ:..... ہم تجھ سے نوح اور سلیمان علیہما السلام کے عہد کے ساتھ یہ سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں نہ ستیائے پس اگر وہ دوبارہ

آئے تو اس کو مار ڈالو۔ ترمذی عن ابی لیلیٰ، ضعیف الترمذی ۲۵۲ تذکرۃ الموضوعات ۲۱۱

۲۸۳۷۳..... انگشت شہادت اپنی ڈاڑھ پر رکھ پھر میس پڑھ۔ فردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۴ اپنا ہاتھ اپنے جسم کے اس حصہ پر رکھ جو تکلیف کر رہا ہے اور پڑھ بسم اللہ تین بار اور سات بار یہ کہہ اعود باللہ و قدرته من شر

ما اجد واحذر (میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی اور اس کی قدرت کی اس چیز کے شر سے جو میں پارہا ہوں اور جس کا میں خوف کر رہا ہوں)۔

احمد مسلم ابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۵ اپنا دایاں ہاتھ اس جگہ رکھ جس میں تجھے درد ہے پھر سات بار اس کو پھیر اور ہر دفعہ پھیرنے میں یہ کہہ آعوذ بعزۃ اللہ و قدرۃ م

شر ما آجد۔ طبرانی کبیر مستدرک عن عثمان

۲۸۳۷۶ (ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) اپنا ہاتھ اس پر رکھ (اور) تین بار پڑھ بسم اللہ اللھم اذھب عنی شر ما آجد بدعو

نیبک الطیب المبارک المکین عندک بسم اللہ (اللہ کے نام کے ساتھ) اے اللہ دو فرما مجھ سے اس (تکلیف) کا شر جو میں پارہا ہوں اپنے پاک نفس نبی کی دعا کے طفیل جو کہ تیرے دربار میں ذی مرتبہ ہے) (بسم اللہ)۔

خرائطی فی مکارم الد خلاق ابن عسا کر عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۷ (ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) اپنا دایاں ہاتھ اپنے دل پر رکھ اور کہہ:

اللھم داونی بدوائک واشفنی بشفانک واغنی بفضلک عن سواک واحذر عنی ازاک

اے اللہ! علان فرما میری اپنی دوا سے اور شفا دے مجھ کو اپنی شفا سے اور مستغنی کر دے مجھے اپنے ماسوا سے اور ہٹا دے مجھ سے اپنی تکلیف۔

طبرانی عن میمونۃ بنت ابی عسیب رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۳۷۸ جو یہ کر سکتا ہے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو اس کو نفع پہنچانا چاہئے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) آپ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا تھا اور میں پھونکا جھاڑا کرتا ہوں دم کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

احمد، عبد بن حمید، مسلم، ابن ماجہ، ابن حبان مستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۹ جو آدمی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ یہ کرے (داڑھ کا درد)۔ (خرائطی فی مکارم الد خلاق عن الحسن بن روايت مرسل ہے)۔

۲۸۳۸۰ اسکنی آیها الريح أسکتک بالذی سکن له مافی السموت وما فی الارض وهو السميع العليم.

ٹھہر جائے ہو! میں نے ٹھہرایا تجھے اس ذات کے توسل سے جس کے لئے ٹھہر گئیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور وہ سب ج زمین میں ہیں۔ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے سامنے ڈاڑھ کے درد کی شکایت تو آپ نے یہ دعا ارشاد فرمائی۔ رافعی عن ذکوان بن نوح

تفسیر الولادۃ..... ولادت کی مشکل

۲۸۳۸۱ جب کسی عورت کو ولادت کی مشکل درپیش ہو تو کوئی صاف برتن لے اور اس پر لکھے کانہم یوم بیرون مایو عدون آیت کے اخیر تک۔ اور کانہم یوم بیرونہا لم یلبثوا آخرا آیت تک۔ اور لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی لباب آخرا آیت تک۔ پھر برتن کو دھویا جائے اور اس عورت کو بلا دیا جائے اور پیٹ اور منہ پر چھینٹے دیے جائیں۔ ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، (تکمیل النفع ۲)

العین من الاکمال..... نظر بد کا ذکر

۲۸۳۸۲ جب تم میں سے کوئی اپنے نفس سے یا مال سے یا اپنے بھائی سے وہ دیکھے جو اسے (دیکھنے والے کو) اچھا لگے تو چاہئے کہ برکت کی

دعا کرے اس لئے کہ نظر (کی تاثیر) حق ہے (یعنی بارک اللہ کہہ دے)۔ ابو یعلیٰ، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة طبرانی مستدرک سنن سعید بن منصور عن عامر بن ربیعۃ مستدرک عن سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ

اچھی چیز دیکھ کر ماشاء اللہ کہے

۲۸۳۸۳ جو آدمی کسی چیز کو دیکھے اور وہ اس کو پسند آجائے اپنی ہو یا کسی اور کی تو چاہئے کہ یہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۸۴ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر (یعنی کسی سبب کے بغیر فیصلہ موت) کے بعد میری امت کے سب سے زیادہ مرنے والے نظر بد سے مرتے ہیں۔

دارقطنی بخاری فی التاریخ حکیم و سیمو یہ بزلو، ضیاء مقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ، کشف الخفاء ۳۹۶

۲۸۳۸۵ اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر اس کے گھر، مال یا اولاد میں کوئی بھی نعمت ارزاں کرے اور وہ اس کو بھلی لگے پھر وہ اس کو دیکھ کر ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہہ دے تو موت آنے تک اللہ تعالیٰ اس حال نعمت سے ہر آفت اٹھالیتے ہیں۔ ابن صصری فی الامالی، عن انس رضی اللہ عنہ یہ روایت حسن ہے۔

۲۸۳۸۶ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی سے وہ حالت دیکھتا ہے جو اس کو پسند آتی ہے اس کی ذات میں (مثلاً صحت و تندرستی) یا اس کے مال میں (مثلاً ترستی) تو کیا چیز مانع ہے اس کے لئے اس بات سے کہ اس پر برکت کا جملہ کہہ دے اس لیے کہ نظر حق ہے۔

ابن السنی، طبرانی عن سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۲۸۳۸۷ کس بنا پر تم میں کوئی اپنے بھائی کو مارتا ہے جب اپنے بھائی سے (کوئی خیر) دیکھے تو اس کو برکت کی دعا دیدے۔

نسائی، ابن ماجہ، طبرانی عن ابی امامہ بن سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ طبرانی عن سهل بن حنیف

۲۸۳۸۸ کیوں قتل کرتا ہے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں نہ برکت بھیجی تو نے اس پر؟ بیشک نظر حق ہے۔ اس کے لئے وضو کر اور ایک روایت میں ہے کہ غسل کر جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے وہ حال دیکھے جو اس کو پسند آ رہا ہے تو برکت کا جملہ (دعا یہ) کہہ دے۔

مالک، دارقطنی، احمد، ابن حبان حاکم طبرانی، ابن ماجہ، ابو داؤد عن ابی امامہ بن سهل بن حنیف عن ایبہ

۲۸۳۸۹ نظر اور بد نظر قریب ہیں کہ تقدیر سے آگے بڑھ جائیں پس اللہ کی پناہ مانگو بد نظری اور نظر سے۔ دیلمی عن عبداللہ بن جراد

۲۸۳۹۰ لاؤ میرے ان دونوں بچوں کو تاکہ میں ان دونوں کی پناہ کا سان کروں اس کلمہ سے جس سے پناہ دلوائی ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق کو (پھر آپ ﷺ نے ان کے لئے یہ دعا پڑھی):

اعوذ کما بکلمات اللہ الثامات من کل شیطن و ہامۃ و من کل عین لامة

میں تم دونوں کو پناہ دیتا ہوں اللہ کے نام (مکمل) کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے اور زہریلی چیز سے اور لگ جانے والی نظر سے۔

ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن سعد طبرانی ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۳۹۱ کیا تم اس کے لئے نظر کا جھاڑا نہیں کرتے۔ طبرانی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۹۲ اس کو نظر ہے پس اس کا جھاڑا کرو اور مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۹۳ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ حالانکہ وہ اس کے قتل سے مستغنی ہے بیشک نظر حق ہے پس جو بھی کسی سے وہ چیز دیکھے جو اس کو اچھی لگے (اس کی ذات سے) یا اس کے مال سے تو اس پر برکت کا دعائیہ جملہ کہہ دے (بارک اللہ) اس لئے کہ نظر واقعی چیز ہے۔

ابن قانع عن سهل بن حنیف عن ایبہ

۲۸۳۹۳ اس میں سات آدمیوں کی نظر ہے (رافع بن خدیج) کہتے ہیں کہ میں ایک دن آیا اور ہانڈی اٹل رہی تھی مجھے چربی کا ایک ٹکڑا اچھا لگا میں نے اس کو لیا اور کھالیا پھر میں ایک سال تک بیمار رہا میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ جو گذرا۔

بغوی طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۱۔ عین اور نفس یہاں ساتھ وارد ہیں ان کا فرق دیکھ لیا جائے۔ وعلی اللہ وصحبه اجمعین۔

۲۸۳۹۵ کہہ اعود بکلمات اللہ التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر من شر ما ذرأ في الارض ومن شر ما يخرج منها ومن شر ما يعرج في السماء وما ينزل منها ومن شر كل طارق الا طارقا يطرق بخير يا رحمن

ترجمہ:..... میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے ان پورے کلمات کی جن سے آگے کوئی نیک و بد نہیں بڑھ سکتا ان تمام چیزوں کے شر سے جن کو اس نے زمین میں پیدا کیا اور ان چیزوں کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان میں چڑھتی ہیں اور جو اس کے شر سے جو اترتی ہیں اور ہر رات کے وقت آنے والے کے شر سے مگر وہ جو خیر کے ساتھ آئے (ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! ایک تکلیف پہنچانے والا جنات میں سے مجھے ستاتا ہے تو آپ ﷺ نے یہ تعلیم فرمایا۔

سنن کبریٰ بیہقی ابن عساکر عن ابی العالیہ رضی اللہ عنہ

قتل الحیات من الاکمال

ذکر سانپوں کے مارنے کا اکمال میں سے

۲۸۳۹۶ کچھ لوگوں آپ ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک زمین ہے جو سانپوں سے پر ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

بغوی عن اسماعیل بن اوسط البجلی

علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں فرماتے ہیں یہ حجاج کے آدمیوں میں سے تھا اور اسی نے سعید بن جبیر کو قتل کے لئے پیش کیا تھا۔ اس سے روایت لینا مناسب نہیں ہے جب تم (وہاں) پہنچو تو اس زمین پر جاؤ اور اس کا چکر لگاؤ اور کہو:

ان کنتم منا فلا یحل لکم اذانا وان لم تکنوا فانانو ذنکم بحر ب.

ترجمہ:..... اگر تم ہم میں سے ہو تو تمہارے واسطے ہمیں تکلیف دینا حلال نہیں ہے اور اگر تم ہم میں سے نہیں ہو تو ہم تم سے جنگ

کا اعلان کرتے۔ بغوی عن اسماعیل بن اوسط البجلی عن اشیاخ لہم

الرقی الامور متعدة من الاکمال میں سے

متعدد امور کے لئے جھاڑ پھونک کا بیان

۲۸۳۹۷ اعود بکلمات اللہ التامات واسمائہ کلہا عامۃ من شر السامة واللامۃ وکل عین لامۃ ومن شر

حاسد اذا حسد ومن شر آبی موة وما ولد.

میں پناہ لیتا ہوں اور اللہ کے بھر پور کلمات کی اور اس کے سارے ناموں کی جو (ہر فرد مخلوق کو) عام ہیں ہر زہریلی چیز کے شر سے اور ہر

آپ نے والی تکلیف کے شر سے اور ہر لگ جانے والی نظر کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔
تنتنیں فرشتے آئے اور بولے لو اپنی زمین کی مٹی اور اس کو (محمد ﷺ) کا دم کرو (گا محمد ﷺ کا دم کر کے جن نے اس پر زنجیر لائی (یا پھندہ
لایا) وہ کامیاب نہیں ہوا۔ یہ دم اللہ کے حکم سے جنون، جذام، برص، بخار اور نفس و عین (نظر) میں نافع ہے۔ (ابو نصر النجری عن ابی امامہ اس
روایت کے دوران ہی ضعیف ہیں)۔

۲۸۳۹۸۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنون و جذام برص نظر بد اور بخار میں یہ نافع ہے کہ یہ دعا لکھی جائے:

اعوذ بكلمات الله التامة واسمائہ كلها عامۃ من شر السامة والهامة ومن شر العين الامة و من شر

حاسد اذا حسد ومن شر ابی مرۃ وما ولد. دیلمی عن ابی امامہ

۲۸۳۹۹۔ جب تم میں سے کوئی تکلیف میں مبتلا ہو تو چاہئے کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں وہ تکلیف محسوس کرتا ہے پھر کہے:

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد واحاذر

سات مرتبہ پڑھے۔ مسلم عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۰۔ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیر اور سات مرتبہ پڑھے:

بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد. ابو داؤد ترمذی طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۱۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی ہے اور میں تمہارے دم سے ٹھیک نہیں ہوا۔ راوی حدیث جبلہ بن الازرق سے مروی ہے کہ نبی ﷺ
کو بچھونے ڈنک مارا پس آپ پر غشی آگئی لوگوں نے آپ کو پڑھ کر پھونکا پس جب آپ ﷺ ٹھیک ہوئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

تاریخ بخاری ابن سعد بغوی باوردی ابن الکن ابن قانع (سمویہ) طبرانی دارقطنی عن جبلہ بن الازرق

۲۸۴۰۲۔ تم میں سے جس کسی کو درد ہو تو دروازی جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھے اور اس پر بسم اللہ تین بار پڑھے اور سات بار یہ پڑھے:

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد واحاذر. طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۳۔ اذهب الباس رب الناس. طبرانی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۴۔ اکشف الباس رب الناس. ابن ماجہ عن ثابت بن قیس بن شماس ابو داؤد، نسائی ابن حبان طبرانی ابن قانع حلیہ ابی

نعیم سنن سعید بن منصور عن یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس عن ابیہ عن جدہ

۲۸۴۰۵۔ اعیذک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد من شر ما تجدد.

اس دعا سے تعویذ حاصل کر لیں بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور جس نے اس سے پناہ لی اس نے اللہ کی اس نسبت سے پناہ حاصل
کی جس کو اللہ نے اپنے لیے پسند کیا۔

ترجمہ۔... میں تجھ کو پناہ دیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو تجھے ہو رہی اللہ کی جو احد ہے صمد ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی
نے جنا اور جس کا کوئی ہمسر نہیں۔ حکیم ترمذی عن عثمان بن ابی العاص

۱۔ اس جملہ (اعیذک ماتجد) کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مخاطب سے کہا جا رہا ہے کہ میں تجھے یہ کہتا ہوں کہ اس طرح تعویذ پڑھ:

اعوذ باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد من شر ما اجد واللہ اعلم.

۲۸۴۰۶۔ کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جس سے مجھے جبریل علیہ السلام نے دم کیا تھا: یعنی اس طرح کہنا

بسم الله ارقیک واللہ یشفیک من کل داء یا تیک من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد

ان کلمات سے تو تین بار دم کیا کر۔ ابن سعد ابن ماجہ مستدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۷۔ کیا میں تجھے وہ دم نہ سکھاؤں جو جبریل نے مجھے کیا (علیہ السلام)۔ (یعنی) بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء

یوذیک اس دم کو اختیار کر لیں تجھے اس کی مبارک ہو۔ طبرانی مستدرک عن عمار رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۸ کوئی بھی ایسا مریض جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو (اور وہ) ان کلمات سے تھوڑ کرے تو ضرور اس کو ہلکا پن حاصل ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ اسأل اللّٰه رب العرش العظيم ان يشفيه سات بار پڑھے۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ
 ۲۸۴۰۹ کس چیز نے تجھے بتلایا کہ یہ دم ہے؟ تم صحیح نتیجہ کو پہنچے تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔ (ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) کی ایک جماعت نے ایک زہریلے جانور کے ڈنک مارے ہوئے شخص کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا بعوض ایک ریوڑ بکریوں کے) اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی نسائی ابو داؤد ابن ماجہ عن ابن سعید رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ۲۸۳۶۲ پر گزر چکی ہے۔

۲۸۴۱۰ جس نے غلط جھاڑ پھونک کے ذریعہ کھایا (تو وہ اس کا نصیب) سو تو نے سچے دم کے ذریعہ کھایا ہے (حارث بن عمرو رجمی کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک آدمی کو دم کیا اور وہ صحیح ہو گیا (پھر اس نے کچھ دیا ہوگا) پس میں نے آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

ابن قانع عن خارجہ بن الصلت عن الحارث بن عمر ابرجمی

۲۸۴۱۱ پس میری زندگی کی قسم البتہ جس نے باطل (کلمات) سے دم کیا اور کھایا (تو وہ اس کا نصیب لیکن) البتہ تحقیق تو نے صحیح دم سے کھایا (خارجہ بن الصلت کے چچا راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آفت زدہ کو فاتحہ پڑھ کر دم کیا (اور وہ ٹھیک ہو گیا) تو انہوں نے کچھ دیا میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا (ﷺ) یہ حدیث ۲۸۳۶۰ پر گزر چکی ہے۔

احمد ابو داؤد طبرانی، مستدرک شعب الایمان لبیہقی عن خارجہ بن الصلت عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۲ ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض واغفر لنا ذنوبنا وخطایانا انک انت رب الطیبین فانزل رحمة من رحمتک وشفاء من شفائک علی هذا الوجع.

جب درد والا کوئی دوسرا اس پر پڑھے تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ (دیکھئے ۲۸۳۶۳ طبرانی مستدرک عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

۲۸۴۱۳ کوئی حرج نہیں قرآن کا تعویذ لٹکانے میں آفت آنے سے پہلے اور آفت آنے کے بعد۔ ابو نعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

دوسری فصل..... جھاڑ پھونک سے ڈرانے کے بیان میں

۲۸۴۱۴ جس نے داغ لگوا یا جھاڑ پھونک کر دائی تو وہ توکل سے بری ہو گیا۔

مسند احمد ترمذی ابن ماجہ مستدرک عن المغيرة رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۵ بے شک جھاڑ پھونک کے کلمات (منتر) اور تعویذات اور (جھومنتر یعنی) ساحرانہ الفاظ (جن سے میاں بیوی یا دیگر انسانوں

میں الفت یا عداوت پیدا ہو جائے) شرک ہیں۔ مسند احمد ابن ماجہ ابو داؤد مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۶ جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کیا گیا۔ احمد نسائی سنن بیہقی مستدرک عن عبد اللہ بن علیکم رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۷ جس نے تعویذ لٹکایا تو تحقیق اس نے شرک کیا۔ مسند احمد مستدرک عن عقیة بن عامر رضی اللہ عنہ

ضعیف الجامع ۵۷۰۳

۲۸۴۱۸ جو سیپ (یا کوڑی) لٹکائے پس اللہ اس کو نہ چھوڑے (اور جو تعویذ لٹکائے تو اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے)۔

احمد مستدرک عن ایضاً

۲۸۴۱۹ نبی ﷺ نے منتر سے اور تعویذات اور ساحرانہ ٹوکوں سے منع فرمایا۔ مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۰ تین چیزیں سحر سے ہیں۔ منتر اور ساحر انہوں نے لکھے اور لکائے جانے والے تعویذات۔ طبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۲۸۲۲۱ خبر دار بے شک اس سے تجھے کمزوری ہی بڑھے گی اور اگر تو اس حال میں مرا کہ تیرا یہ خیال ہو کہ پیتل کا یہ حلقہ (چھلا) تجھ کو نافع ہے تو تو فطرت کے علاوہ پر مرا (یعنی تو حید پر موت نہ ہوگی)۔ مسند احمد طبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
- ۲۸۲۲۲ بے شک یہ شیطان کا کام ہے (یعنی آسیب زدہ یا بیمار کا تعویذ)۔ مستدرک عن انس
- ۲۸۲۲۳ آسیب والے کا یا بیمار کا تعویذ شیطانی چیز ہے (ذہبی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کر وہ ایک حدیث نقل کی اس کا ایک جز یہ ہے)
- ۲۸۲۲۴ جس نے کوئی چیز لکائی تو وہ اس کے حوالہ کر دیا گیا۔
- ۲۸۲۲۵ جس نے میاں بیوی کے درمیان جدائی کا عمل (سحر) کیا تو وہ دنیا اور آخرت میں اللہ کے غضب اور لعنت کا شکار ہو گیا اور اللہ پر حق ہے کہ اس کو جہنم کی آگ کی چٹان سے سزا دے الایہ کہ تو بہ کرے۔ دارقطنی فی الامراد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۸۲۲۶ ہرگز نہ رہنے دیا جائے کسی اونٹ کی گردن میں کمان کا پٹایا کوئی بھی پٹا (ہار) مگر یہ کہ کاٹ دیا جائے۔ موطأ مالک، مسند احمد، طبرانی عن ابی بشیر الانصاری رضی اللہ عنہ، بخاری کتاب الجہاد مسلم کتاب اللباس باب کراہة قلادة الو ترفی رقبة البعیر

تیسرا باب..... طاعون اور آفت سماوی کے بیان میں

- ۲۸۲۲۷ جب تم کسی زمین میں طاعون کا سنو تو اس میں داخل نہ ہوؤ اور جب وہ ایسی جگہ واقع ہو جائے جہاں تم مقیم ہو تو اس جگہ سے نہ نکلو۔ مسند احمد، شیخین نسائی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنہ، احمد شیخین عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۸۲۲۸ طاعون ایسی مصیبت کی نشانی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو مبتلا کیا تھا پس جب تم اس کے بارہ میں سنو تو اس کے پاس نہ جاؤ اور جب وہ کسی جگہ آئے جب تم وہاں ہو تو پھر اس سے نہ بھاگو۔ مسلم عن اسامة بن زید رضی اللہ عنہ
- ۲۸۲۲۹ شہداء اور بستروں پر مرنے والے طاعون میں مرنے والوں کے بارہ میں ہمارے رب کے پاس جھگڑا لیجائیں گے پس شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم قتل کیے گئے اسے یہ بھی قتل ہوئے اور بستروں پر مرنے والے کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں یہ بستروں پر مرنے ہیں جیسے کہ ہم بستروں پر مرے تھے۔
- پس اللہ تعالیٰ ان کے مابین فیصلہ کرے گا سو کہے گا ہمارا رب بتا کر و تعالیٰ کہ ان کے زخموں کی طرف نظر کرو پس اگر ان کے زخم مقتولین کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ بھی ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہوں گے چنانچہ (فرشتے) ان کے زخموں کو دیکھیں گے پس اچانک ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہو جائیں گے اور یہ ان سے جا ملیں گے۔ احمد، نسائی عن عز یاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۲۳۰ بے شک یہ وباء ایک عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کیا ہے اور اس کا کچھ حصہ زمین میں باقی ہے جو کبھی آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے پس جب یہ کسی علاقہ میں آجائے تو اس سے بچنے کے لئے وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی علاقہ میں اس کی (آمد) خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ۔ احمد، نسائی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنہ
- ۲۸۲۳۱ جبریل میرے پاس طاعون اور بخار لے کر آئے پس میں نے بخار کو مدینہ میں روک لیا اور طاعون کو شام کی طرف روانہ کر دیا پس طاعون میری امت کے لئے شہادت اور رحمت ہے۔ اور کافروں پر عذاب ہے۔ احمد، ابن سعد عن ابی مسیب رضی اللہ عنہ
- ۲۸۲۳۲ طاعون ایک عذاب کا باقی حصہ ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا پس جب وہ کسی زمین میں آجائے اور تم وہاں ہو تو

اس سے بچنے کے لئے وہاں سے نہ نکلوا اور جب کسی زمین میں وہ آئے اور تم وہاں نہ ہو تو اس میں پڑاؤ نہ کرو۔

بخاری مسلم ترمذی عن اسامة رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۳ طاعون ہر مسلم کے لئے شہادت ہے۔ احمد شیخین عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۴ طاعون ایک عذاب تھا جس کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا بھیجتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسکو ایمان والوں کے لئے رحمت بنایا ہے۔ پس جو بھی کوئی بندہ ایسا ہو کہ طاعون آجائے اور وہ اپنے (طاعون زدہ) شہر میں صبر کے ساتھ امیداً بروثواب رکھتے ہوئے ٹھہرا رہے اور یہ سمجھتا ہے (یعنی یقین رکھتا ہو) کہ اس کو وہی کچھ ہوگا جو اللہ نے لکھ دیا ہے تو اس شخص کو مانند شہید کے اجر ملے گا۔

طبرانی، احمد، بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا وارضابہ

۲۸۲۳۵ طاعون (کی) گرہ ہوتی ہے مانند اونٹ کے غدود کے اس کے اندر جمارہنے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل لشکر

جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۲۳۶ طاعون تمہارے دشمنوں یعنی جنات کے لئے عذاب ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔

مستدرک عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، کشف الخفاء ۶۵۸، الضعیفہ ۱۶

۲۸۲۳۷ طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور جنات میں سے تمہارے دشمنوں کے لئے مصیبت ہے یہ ایک گرہ ہے مانند اونٹ کے غدود کے یہ بغل میں اور پیٹ کے نچلے حصہ میں نکلتی ہے جو اس میں مر جائے وہ شہید مرے گا اور جو اس میں ٹھہرا رہے وہ اللہ کے راستہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والے کی مثل ہے اور جو اس سے بھاگے وہ لشکر جہاد سے بھاگنے والے کی مثل ہے۔

طبرانی اوسط ابو نعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۸ جب تم کسی علاقہ میں طاعون کا سنو تو اس میں نہ جاؤ اور جب وہ آجائے اور (اس) علاقہ میں ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

احمد، شیخین ترمذی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۹ اے اللہ میری امت کا فنا ہونا اپنے راستہ میں زخمی ہونے سے اور طاعون سے قتل ہونے کی صورت میں طے کر دے۔

احمد، طبرانی عن ابی بردۃ اشعری رضی اللہ عنہ

مدینہ منورہ کی وباء منتقل ہونا

۲۸۲۴۰ میں نے خواب دیکھا کہ ایک عورت بکھرے بال والی مدینہ سے نکلی حتیٰ کہ ہمید (حجفہ کے علاقہ) میں جا پڑی۔ پس میں نے اس کی

تعبیر یہ کی تحقیق مدینہ (منورہ) کی وباء اس کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔ احمد، ترمذی ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۱ تم ضرور ہجرت کرو گے ملک شام کی طرف اور وہ تمہارے لیے فتح ہوگا اور (وہاں) تمہیں ایک بیماری ہوگی جو مثل پھوڑے یا گوشت

کے (لمبے) پارچے کے ہوگی جو آدمی کے پیٹ کے نچلے حصہ میں لاحق ہوگی اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے نفوس کو شہادت بخشے گا اور اس سے ان

کے اعمال کو سنوارے گا۔ احمد عن معاذ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۲۶

۲۸۲۴۲ طاعون سے بھاگنے والا (جہاد کے) لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور اس میں صبر کرنے والا مانند لشکر میں جم کر لڑنے والا

کے ہے۔ مسند احمد مسند عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۳ طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جس نے اس میں صبر کیا اس کے لئے شہید کے اجر کے برابر ہے۔

احمد عن جابر رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۶۸۹

۲۸۲۴۴ طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے۔ ابن سعد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۸۲۲۵ بے شک طاعون تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی موت ہے اور یہ شہادت ہے۔

شیرازی فی الالقاب عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۶ شہداء اور طاعون میں مرنے والے آئیں گے پس طاعون والے کہیں گے کہ ہم شہداء ہیں سو ان سے کہا جائے گا دیکھو اگر ان کا زخم شہداء کے زخم جیسا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے جس کی خوشبو مانند مشک کی خوشبو کے ہے تو یہ شہداء ہیں پس ان کو ایسا ہی پائیں گے۔

احمد، طبرانی، عن عتیبة بن عبدالمسلمی رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۷ تم ایک منزل میں پڑاؤ کرو گے جس کو جابہ اور جو بیہ کہا جاتا ہوگا اس میں تمہیں ایک بیماری لاحق ہوگی مثل اونٹ کے غدود کے پس اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت دے گا اور تمہاری اولاد کو (بھی) اور اس سے تمہارے اعمال سنوارے گا۔ طبرانی ابن عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۸ اے اللہ! میری امت کی فتنائیزوں کے زخم اور طاعون کے ذریعہ کیجیو۔

باوردی عن اسامة بن شریک عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۹ اے اللہ! میری امت کی فتنائیزوں سے زخمی ہونے اور طاعون زدہ ہونے کی صورت میں شہادت سے کیجیو۔

مسند احمد حاکم، بغوی، طبرانی، مستدرک عن ابی بردة الاشعری رضی اللہ عنہ اخی ابی موسیٰ الاشعری

۲۸۲۳۰ میری امت نیزوں کے گھاؤ اور طاعون کے حملے سے ہی فنا ہوگی۔ طاعون ایک گلٹی ہے مانند اونٹ کی گلٹی کے اس میں جھنڈے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ طبرانی اوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۲۳۱ طاعون آفت ساوی کی نشانی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو مبتلی کیا تھا۔ پس جب تم اس کے متعلق سنو

تو اس میں نہ گھسو اور جب وہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آ پڑے تو اس سے نہ بھاگو۔ مسلم عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۲ بے شک یہ وباء ایک ایسی چیز ہے جس سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب کیا گیا اور اس کا کچھ حصہ ہنوز باقی ہے پس یہ کبھی آ جاتی ہے

اور کبھی چلی جاتی ہے پس جب یہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آ جائے تو اس سے نہ نکلو اور جب کسی علاقہ آئے جب کہ تم وہاں نہ ہو تو

وہاں نہ جاؤ۔ طبرانی کبیر عن سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۳ جب تم کسی شہر میں اس وباء کے متعلق سن لو تو وہاں نہ جاؤ اور جب آ جائے اور تم وہاں تھے تو اس سے بچنے کی خاطر نہ نکلو۔

طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۴ اس کو اپنے سے ہٹا اس لیے کہ بیماری کے اختلاط سے ہلاکت ناشی ہوتی ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، بیہقی فی شعب الایمان عن فروة بن مسیک رضی اللہ عنہ

بیماری کا عذاب ہونا

۲۸۲۳۵ بے شک یہ بیماری ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں کو دیا گیا ہے پس جب یہ کسی ایسے علاقہ میں ہو جس میں تم موجود نہیں تو اس

میں سکونت نہ کرو اور جب کسی جگہ ہو جائے اور تم وہاں ہو تو اس سے بچے نہ نکلو۔

۲۸۲۳۶ اس بیماری سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب دیا گیا پس جب تم اس کے بارہ میں سنو تو اس میں نہ گھسو اور جب کہیں آ جائے تو اس سے

بھاگ کر نہ نکلو۔ طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف

۲۸۲۳۷ یہ بیماری ایک آفت ہے جس سے تم سے پہلی والی امتوں کو عذاب کیا گیا تھا پھر یہ زمین میں رہ گئی پس بعض اوقات چلی جاتی ہے اور

بعض اوقات آ جاتی ہے پس جو اس کی خبر کسی علاقہ کے بارہ میں سن لے تو ہرگز وہاں نہ جائے اور جس کے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں یہ آ جائے تو اس سے بچ کر بھاگنا اس شخص کے نکلنے کا ذریعہ ہرگز نہ بنے۔ طبرانی عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۸۔ بے شک یہ طاعون ایک ایسی آفت ہے جس سے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو عذاب دیا گیا تھا، جو تم سے پہلے تھی۔ سو یہ زمین میں موجود ہے کبھی چلی جاتی ہے اور کبھی لوٹ جاتی ہے پس جو شخص کسی علاقہ میں اس کی آمد کو سن لے تو ہرگز وہاں نہ جائے اور جو کسی علاقہ میں ہو اور یہ بیماری وہاں آ جائے تو وہاں سے ہرگز اس بیماری سے بچنے کی خاطر نہ نکلے۔ للعدنی عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۹۔ بے شک یہ تکلیف ایک ایسے عذاب کا بانی ماندہ ہے جس سے تم سے انگوں کو عذاب کیا گیا تھا پس جب تمہارے ہوتے ہوئے یہ کسی جگہ آ جائے تو وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی جگہ میں آ جائے (اور تم اس سے باہر ہو) تو تم وہاں نہ جاؤ۔

ابن قانع عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۰۔ بلاشبہ یہ طاعون ایک آفت ہے جو تم سے پہلے والوں پر نازل ہوئی۔ پس جب تم کسی جگہ میں اس کی آمد کو سنو تو اس جگہ نہ داخل ہوؤ اور جب آ جائے اور تم وہیں ہوؤ تو اس جگہ سے نہ نکلو۔ سمویہ عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۱۔ جب طاعون کہیں آ جائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس سے نہ نکلو اور اگر تم کہیں اور ہو تو اس (کے دائرہ اثر) میں نہ جاؤ۔

مسند احمد طبرانی کبیر بغوی ابن قانع عن عکرمہ بن خالد المخزومی عن ابیہ عن جدہ

۲۸۳۶۲۔ جب طاعون کسی جگہ واقع ہو اور تم وہاں مقیم ہو تو اس سے بچ کر نہ نکلو اور جب تمہارے نہ ہوتے ہوئی کہیں آ جائے تو اس میں نہ داخل ہوؤ۔

طبرانی عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

ملاحظہ طاعون کی وہ احادیث جن کا تعلق قسم افعال سے ہے وہ کتب الجہاد کے شہادت حکمی والے باب میں ذکر کی گئی ہیں۔

کتاب الطب

کتاب الطب (کی حدیثیں) جو مجملہ قسم افعال میں۔

علاج کی ترغیب

۲۸۳۶۳۔ ام جلیلہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ان سے عرض کیا کہ میں چہرہ سے جھانپاں دور کرنے والی عورت ہوں اور اب میں اس سے حرج محسوس کرنے لگی ہوں لہذا میں نے اس کے ترک کا ارادہ کر لیا ہے، پس آپ کیا فرماتی ہیں؟

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کے وقت میں اس کیفیت میں تھیں کہ اگر ہم میں سے کسی کی ایک آنکھ دوسری آنکھ سے سے زیادہ خوبصورت ہوتی اور اس کو مشورہ دیا جاتا کہ اس کو اکھیر اور دوسری کی جگہ رکھ دے اور دوسری کو اکھیر اور پہلی کی جگہ رکھ دے پھر مجھے اس عمل کے بارے میں گمان ہوتا کہ یہ اس عورت کے لئے ممکن ہے تو ہم اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے پس جب تو (اس کو) دور کرے تو اس عورت سے (اس کو) ایسے حال میں دور کیجیو کہ وہ نماز نہ پڑھ رہی ہو (یعنی مخصوص ایام ہوں)۔ ابن جریر

۲۸۳۶۴۔ (مسند عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے ایسا درد ہو رہا تھا جس نے مجھے بیکار کر چھوڑا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا دایاں ہاتھ اس پر رکھ پھر سات مرتبہ پڑھ:

بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما آجد واحاذر۔

پس میں نے کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دے دی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۸۳۶۵ (مسند اسامہ بن شریک) اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس موجود تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے تھے (یعنی بالکل مؤدبانہ سکوت کی حالت میں تھے) کہتے ہیں کہ میں نے سلام کیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا پس دیہات کے لوگ آگئے اور انہوں نے آپ سے سوال کیا: کہنے لگے اے اللہ کے رسول! کیا ہم دوا دارو کریں؟ ارشاد فرمایا ہاں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری سوائے ایک بیماری کے یعنی بڑھایا۔

راوی کہتے ہیں کہ پس جب اسامہ بن شریک عمر رسیدہ ہوئے تو کہتے تھے کہ کیا تم اب میرے لیے کوئی دوا پاتے ہو؟ کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ سے کچھ اشیاء کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ہم برقلاں فلاں چیز میں کچھ حرج ہے؟ ارشاد فرمایا اے اللہ کے بندو! اللہ نے حرج کو معاف کر دیا مگر ایک آدمی سے کہ جس نے کسی مسلمان کی ظلمتوں کی پس یہ وہ آدمی ہے جو گنہگار ہو اور ہلاکت میں گرفتار ہو۔

عرض کیا وہ سب سے بہتر چیز جو لوگوں کو عطا کی گئی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا خوش اخلاقی۔ ابو داؤد طیاسی، مسند احمد، حمیدی، ابو داؤد، ترمذی ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی ابن ماجہ ابو نعیم فی المعرفہ

الادوية المفردة الحمية..... مفرد وائل..... پر ہیز

۲۸۳۶۶ ابو جرحمہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے طیب عرب "حارث بن کلدہ" سے سوال کیا "دوا کیا ہے" اس نے کہا دانتوں کو بھینچنا۔ یعنی پر ہیز۔ ابو عبید نے روایت کیا غریب میں۔ ابن المنی، ابو نعیم شعب الایمان بیہقی

ترک الحمیة..... ترک پر ہیز

۲۸۳۶۷ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو سنا فرما رہے تھے کہ اگر تمہارا مریض کسی چیز کو چاہے تو اس کو پر ہیز نہ کرواؤ شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس چیز کی خواہش اس لئے دی ہو کہ اس چیز میں اس نے اس کی شفا رکھ دی ہو۔

ابن ابی الدنیا، عبدالرزاق

۲۸۳۶۸ مسند علی رضی اللہ عنہ۔ مجاہد سے مروی ہے وہ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں بیمار ہوا۔ سو نبی ﷺ میرے پاس میری عیادت کرنے تشریف لائے اور اپنا دست مبارک میرے سینہ کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی آپ ﷺ نے فرمایا یقیناً تو دل کی تکلیف والا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس جو ثقیف والوں کا بھائی ہے اس لئے کہ وہ علاج کرتا ہے پس اس کو حکم پہنچا کہ وہ سات کھجوریں لے کر ان کو کولے پھر گنارہ نم سے تجھے وہ استعمال کروائے۔

حسن بن سفیان ابو نعیم ضعیف الجامع ۴۰۳۳

الزیت..... زیتون کا تیل

۲۸۳۶۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ روغن زیتون کو سان کے طور پر استعمال کرو اور اس کو تیل (برائے ماش) کے طور پر استعمال کرو پس وہ شجرہ مبارک (مبارک درخت) سے حاصل ہوتا ہے (ابراہیم بن ثابت نے اپنی حدیث میں روایت کیا۔ کشف الخفا ۹ المعلة ۲۷۵)

البط حیر الگانا

۲۸۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک شخص کے پاس اس کی عیادت کرنے گئے ان صاحب کی پیٹھ پر دم تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیپ ہے یہ اس میں سے نکالو۔ پس اس کو حیر الگانا اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔

ابو یعلیٰ، دورقی

اس حدیث میں ایک راوی اشعث بن سعید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

۲۸۴۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آنکھوں میں دکھن تھی نبی ﷺ کے سامنے کھجوریں تھیں جو آپ نوش فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے علی! کیا اس کی خواہش رکھتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے میرے سامنے ایک کھجور ڈالی پھر دوسری ڈالی۔ یہاں تک کہ سات کھجوریں میری طرف کیں پھر فرمایا یہ کافی ہیں تجھے اے علی۔ ابن السنی و ابو نعیم فی الطب سند اس کی حسن ہے۔

۲۸۴۹ وکیع کہتے ہیں کہ ہم کو فضل بن سہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں زید بن الخطاب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے عیسیٰ بن اشعث نے بتوایا ہے اور انہوں نے ضحاک سے اور ضحاک نے نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ کہتے ہیں ”جس شخص نے اپنے صبح کے کھانے کو نمک سے شروع کیا اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کریں گے اور جس نے سات بے عجزہ کھجوریں کھائیں تو وہ اس کے پیٹ کی ہر بیماری کو فنا کر دیں گی اور جس نے اکیس دانے سرخ کشش کے کھائے وہ اپنے جسم میں کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھے گا۔“

اور گوشت گوشت کو پیدا کرتا ہے اور شدید عرب کا کھانا ہے پیٹ کو بڑھاتا ہے کھولوں کو ڈھیلا کرتا ہے اور گائے کا گوشت بیماری ہے اور اس کا دودھ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور چربی اپنے برابر بیماری کو نکالتی ہے اور لوگوں کو گھی (کے استعمال) اور قرآن کی تلاوت سے بہتر کوئی اور علاج میسر نہیں ہوا۔ اور مسواک بلغم کو ختم کرتی ہے اور نفاس والی (زچہ) عورت نے تازہ کھجوروں سے بڑھ کر کسی اور چیز سے شفا نہیں پائی اور مچھلی جسم کو گھلاتی ہے۔

اور آدمی اپنی محنت سے چلتا ہے اور تلوار اپنی دھار سے کاٹتی ہے اور جو شخص بقا چاہتا ہے حالانکہ بقا ہے نہیں تو (بہر حال) اسے چاہئے کہ دن کا کھانا سو پیرے کھائے اور بیویوں سے مباحثت کم کرے اور چادر کو ہلکا رکھے۔

کسی نے کہا کہ بقا کی خاطر چادر کے ہلکا پن کا کیا معنی ہے؟ فرمایا قرض کے بوجھ کا کم ہونا (عبدالرزاق، عیسیٰ بن اشعث کو معنی مجہول بتایا اور جو بیکر کو متروک کہا۔ اس حدیث کے کچھ حصہ کو ابن السنی اور ابو نعیم نے کتاب الطب میں روایت کیا)۔

۲۸۴۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابھی تازہ تازہ بیماری سے اٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تازہ کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے ان کو ایک کھجور عنایت فرمائی پھر دوسری عنایت کی یہاں تک آپ ﷺ کے ساتھ تک پہنچے اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بس کرو (روایت کیا محاملی نے اپنی امالی میں، اس کی سند میں اسحاق بن محمد غزوی ضعیف ہے) لیکن اس کا ایک طریق اور ہے جو آ رہا ہے۔

۲۸۴۹ عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں بیمار ہوئی۔ پس میرے گھر والوں نے مجھے ہر چیز سے پرہیز کروایا حتیٰ کہ پانی سے بھی ایک رات مجھے پیاس لگی اور میرے پاس کوئی نہ تھا پس میں نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کا رخ کیا اور اس میں سے میں نے پیا جتنا کہ مجھے پینا تھا اور میں ٹھیک رہی پس میں اس پینے کا صحت مند اثر اپنے جسم میں محسوس کرنے لگی۔

عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ مریض کو کسی چیز سے ہر ہیز نہ کراؤ۔ شعب الایمان بیہقی

العسل..... شہد

۲۸۲۷۵..... مسند عامر بن مالک جن کی معرفت ملاعب الاسنہ سے شترم بن حسان سے روایت ہے وہ عامر بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بخاری خبر پہنچی (اور) میں آپ سے دو اور صحت یابی کی درخواست کر رہا تھا پس آپ ﷺ نے میرے پاس شہد کا ایک مشکیزہ روانہ فرمایا۔ ابن مندہ۔ ابن عساکر
ابن عساکر کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس کو شترم سے مرسل روایت کیا ہے۔

الکی..... داغ لگانا

۲۸۲۷۶..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم دی کہ میں ضرور داغ لگواؤں گا مسدد
۲۸۲۷۷ محمد بن عمرو سے مروی ہے وہ اپنے والد سے جبکہ وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ذات الحجب (نمونہ یا اس سے ملتی ہوئی تکلیف) لاحق ہوئی پس عرب کے ایک شخص کو بلایا گیا تاکہ وہ مجھے داغ لگائے اس نے انکار کیا الایہ کہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت دیں سوہ ان کے پاس گیا اور قصہ بتایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آگ کے قریب بھی نہ جائیو بس اس کا ایک وقت مقرر ہے جس سے وہ نہ تجاوز کرے گا اور نہ کوتاہی کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

الحقنہ

۲۸۲۷۸..... سعید بن ایمن سے مروی ہے کہ ایک شخص کو کھوکھلا لوگوں نے اس کے سامنے حقنہ کا ذکر کیا اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے اس کو جھڑک دیا (مگر) جب اس کو درد نے بے بس کر دیا تو اس نے حقنہ کیا اس درد سے قرۃ ٹھیک ہو گیا۔ حضرت عمر نے اس کو دیکھا تو صحت یابی کے متعلق سوال کیا اس نے کہا کہ میں نے حقنہ (کے علاج کا استعمال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تکلیف عود کرے تو اس (علاج) کا اعادہ کرو (یعنی حقنہ لے)۔ رواہ ابو نعیم

الحجامۃ..... حجامت

۲۸۲۷۹..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) مندل بن علی سے مروی ہے وہ سعد اسکاف سے وہ اصمخ بن بنانہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ پر گلے کی دونوں طرف کی رگوں اور شانہ کی حجامت کا حکم لے کر نازل ہوئے۔ ابن ماجہ
ابو بکر شافعی نے روایت کیا غیلانیات میں اور مندل ضعیف ہے اور سعد اور اصمخ دونوں متروک ہیں۔ ایضاً ابن عساکر
۲۸۲۸۰..... بیان کیا ہم کو یوسف بن عمر نے کہ احمد بن عیسیٰ پر یہ بات (عبارت) پر بھی گئی (یعنی) ان کو کہا گیا کہ تمہیں ہاشم یعنی قاسم کے بیٹے نے بیان کیا کہ ہم کو یعلیٰ نے عبد اللہ بن جراد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہا عبد اللہ بن جراد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رگوں کو کاٹنا سبب تکلیف ہے اور حجامت اس سے بہتر ہے رگوں کا کاٹنا دھن کا باعث ہے۔ مسند فردوس عن عبد اللہ بن جراد
۲۸۲۸۱..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں ابوالقاسم ﷺ نے خبر دی کہ آپ کو جبریل نے یہ خبر دی کہ حجامت ان چیزوں میں سب

بے زیادہ نافع ہے کہ جن سے لوگ علاج کرتے ہیں۔ (خطیب نے متفق میں)

۲۸۲۸۲ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی اور حجام کو اجرت عطا کی اور ناک میں دوا استعمال کی۔

۲۸۲۸۳ عبدالرحمن بن خالد بن ولید سے مروی ہے کہ وہ اپنے سر میں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان حجامت کرواتے تھے۔ انہوں نے کہہ کر رسول اللہ ﷺ ان جگہوں میں حجامت کرواتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تم جس نے ان جگہوں کا خون نکالو یا تو اس کو (یہ عمل یا کوئی بھی چیز) کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی مگر یہ کہ وہ کوئی چیز کسی مقصد سے استعمال کرے۔ ابن عساکر

۲۸۲۸۴ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ تین جگہ حجامت کرواتے تھے دو گردن کی دونوں رگوں میں اور ایک کاندھے پر ابن عساکر۔

۲۸۲۸۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گلے کے دونوں طرف کی رگوں میں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان کی جگہیں حجامت کرواتے تھے، بنو ہیاضہ کے ایک غلام نے آپ کی حجامت کی جس کو ابوہند کہا جاتا تھا، اور وہ اپنے مالکوں کو روزانہ (غذ کا) ڈیڑھ ما پیش کرتا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کی سفارش فرمائی تو انہوں نے اس سے آدھا دم کم کر دیا اور آپ ﷺ حجامت کرنے والے کو اجرت دیا کرتے تھے اور اگر یہ حرام ہوتی تو آپ نہ دیتے۔ ابو نعیم

ذیل الحجامة

۲۸۲۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی پھر حجام کو جب وہ فارغ ہو فرمایا کہ تیرا ٹیکس کتنا ہے اس نے کہ دو صاع (غلہ) آپ نے اس سے ایک کم کر دیا اور مجھے حکم کیا پس میں نے اس کو ایک صاع دیا۔ ابن ابی شیبہ

اس روایت میں ابو جناب کلبی ہے جو ضعیف ہے۔

۲۸۲۸۷ ابو مرثد غنوی سے مروی ہے کہ انہوں نے حمزہ بن نعمان عدوی سے سنا اور ان کو صحبت نبوی کا شرف حاصل ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بال اور خون کے دن کا حکم فرمایا۔

۲۸۲۸۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حجامت کروائی، پس جب اسکو اس کی حجامت کی اجرت وی تو آپ ﷺ نے اس حجامت گنہ کو فرمایا کہ تو نے اپنا مستمانہ لے لیا؟ اس نے کہا جی آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا کہ اس کو کھا اور کھلا۔ ابن النجار

ممنوع علاج

۲۸۲۸۹ عمار بن بشر سے مروی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اہل بصرہ کے ایک شیخ ابو بشر سے اور وہ کہتے ہیں کہ میں معاذہ عدویہ کے پاس آ کرنا تھا اور (اخف بہا) انکو گلے لگانا کہتا تھا رضی اللہ عنہ (تا کہ سرد گل جائے وخف مخف۔ گل خطی کو بھگو کر پھینکنا تا کہ وہ صابن کی طرز کاڑھا لیس دار ہو جائے اور بالوں میں لگانے کے قابل ہو جائے)۔

دوسرا ترجمہ: اور لپک کر جاتا تھا ان کے پاس (یہ آخف کا ترجمہ ہے۔ مگر یہ بعید معوم ہوتا ہے) نیز اس صورت میں الیہا ہو چاہئے پس میں ہیک دن ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا اے ابوہشام کیا میں تمہیں ایک عجیب بات نہ بتاؤں؟ میں نے پیٹ چلنے کی ایک دوا لی مگر میرا پیٹ اور سخت ہو گیا۔ پس اب تو میرے لیے مکے کا نبیز منگو اور اس میں سے ایک پیالہ میرے واسطے لے آ، سو میں مکے کے نبیز کا پیالہ ان کے پاس لے آیا، انہوں نے اپنی چوکی منگوائی اور وہ پیالہ اس پر رکھ دیا، پھر کہا اے میرے اللہ! اگر تو یہ جانتا ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سنا کہ ”وہ کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منگلوں کے نبیز سے روکتے ہوئے سنا“ تو تو میری طرف سے اس کو حرام طرح چاہے کافی ہو جا۔ راوی کہتے ہیں کہ پس فوراً وہ پیالہ الٹا ہو گیا اور اس میں جو تھا وہ گر گیا اور اللہ تعالیٰ شانہ نے وہ تکلیف جو ان کے پیڑا

میں تھی ختم کر دی، اور ابوشراس واقعہ میں موجود تھے۔ رواہ ابن عساکر

مکروہ الادویۃ..... ناپسندیدہ دوائیں

۲۸۴۹۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حقنہ کو ناپسند کیا۔ رواہ ابو نعیم
 ۲۸۴۹۱ سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ میں ان کی (جانور کی) دبر کا شراب سے علاج
 کروں۔ (حوالہ مفقود ہے)
 ۲۸۴۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کس کو تکلیف ہو تو اس کو چائے کہ اپنی بیوی سے تین درہم طلب کرے یا
 اس کی مثل پھر اس سے شہد خریدے اور بارش کا پانی لے پھر (ان کو) اکٹھا کرے (یہ ہوگا اس کے لئے) (مزید ارخوش گوار مبارک سبب شفا)
 عبد بن حمید ابن المنذر

ابن ابی حاتم ابو مسعود احمد بن انور رازی نے اپنے جزء میں روایت کیا۔

۲۸۴۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے مجھے حجامت کا اور فصد کھلوانے کا حکم دیا۔ ابن السنی فی الطب
 اس روایت میں شمر بن نمیر ہے جس کے متعلق معنی میں کہا اس کے پاس منکر احادیث ہیں۔ اور جرجانی کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں۔
 ۲۸۴۹۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں قلحہ کے دھوس کی وجہ سے آشوب چشم میں مبتلا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد فرمایا اور دم
 کر کے جائے درد پر تھکا اور اپنی (مبارک) انگلیوں سے دبا یا پس اس کے بعد میں آنکھ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا۔ ابو نعیم فی الطب
 ۲۸۴۹۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ چوننا لگانے کے بعد مہندی کا استعمال جذام اور برص سے امان (بچاؤ) ہے (روایت کیا ابو نعیم
 نے طب میں عبد بن احمد عامر کے نوشتہ سے جو ان کے والد سے اہل بیت کی روایت سے حاصل ہوا تھا)۔

البط..... چیراگانا

۲۸۴۹۶ ابن رافع سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی ہے یا پاؤں پر تھی آپ مجھے
 گھر لے گئے اور فرمایا کہ اس کو چیراگاؤ اس لیے کہ پیپ جب ہڈی اور گوشت کے درمیان رہنے دی جائے تو وہ اسے کھا جاتی ہے۔ ابن ابی شیبہ

الامراض۔ النقرس..... مختلف بیماریاں۔ نقرس

۲۸۴۹۷ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس در نقرس کی شکایت کرنے آیا تو آپ نے فرمایا کہ
 دو پہر کی گرمیوں نے تجھے جھٹلا دیا (یعنی جب دو پہر کی گرمی میں ننگے پیر چلے گا تو درد کی شکایت نہ رہے گی گویا کہ گرمی تیرا درد ختم کر کے کہے گی کہ
 تیرا شکایت کرنا غلط ہے)۔ دینوری
 چشمی مجمع الزوائد میں کہتے ہیں کہ اس کو بطرانی نے روایت کیا۔ اور کہا کہ ابو بکر داهری کو میں نہیں پہچانتا اور اس کے علاوہ بقیہ لوگ درجہ
 صحت پر ہیں۔

جذام..... کوڑھ

۲۸۴۹۸ عبد الرحمن بن قاسم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ثقیف کا ایک وفد آیا کھانا لایا تو

وہ لوگ نزدیک سو گئے اور ایک آدمی جس کو یہ بیماری تھی الگ ہو کر بیٹھ گیا (یعنی جذام تھا) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا کہ قریب ہو جاؤ قریب ہوا آپ نے کہا کہ کھا اس نے کھایا پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ وہیں رکھتے تھے جہاں اس کا ہاتھ رکھا جاتا اور آپ اسی جگہ سے کھاتے جس سے وہ مجذوم کھارہا تھا۔ ابن ابی شیبہ ابن جریر

۲۸۴۹۹ زہری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھ سے ایک نیزہ کے فاصلہ پر بیٹھوان کو یہی تکلیف تھی۔ اور آپ بدری صحابی ہیں۔ ابن حجب

۲۸۵۰۰ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یحییٰ بن الحکم نے مجھے جرش (اردن کا ایک علاقہ) پر امیر بنایا میں وہاں پہنچا تو لوگوں نے مجھے بیان کیا کہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بیماری (جذام) والے کے لئے ارشاد فرمایا کہ اس سے ایسے پرہیز کرو جیسے درندہ سے پرہیز کیا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں اترے تو تم اس کے علاوہ کسی اور وادی میں اترو۔ میں نے انہیں کہا اللہ کی قسم اگر ابن جعفر رضی اللہ عنہ نے تمہیں یہ حدیث سنائی ہے تو انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔

پس جب امیر نے مجھے جرش کی امارت سے علیحدہ کر دیا تو میں مدینہ آیا اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے کہا کہ اے ابو جعفر وہ کیا حدیث ہے جو آپ کی روایت سے مجھے اہل جرش نے بیان کی ہے (پھر اس حدیث کا مضمون بیان کیا)

وہ بولے اللہ کی قسم انہوں نے جھوٹ کہا میں نے ان کو یہ حدیث نہیں بیان کی اور میں نے تو عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس برتن لایا جاتا اور اس میں پانی ہوتا پس وہ معقیب رضی اللہ عنہ کو دیتے اور وہ ایسے شخص تھے کہ ان میں یہ بیماری پھیل گئی تھی (جذام) پس وہ اس میں سے پیتے پھر عمر رضی اللہ عنہ اس کو ان کے ہاتھ سے لیتے اور اپنا منہ ان کے منہ کی جگہ رکھتے حتیٰ کہ اس میں سے پیتے پس میں جان گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ یہ عمل اس بات سے بچنے کے لئے کرتے ہیں کہ عدوی (تعدیہ مرض بسبب مجاورت و اختلاط کا عقیدہ) کا کوئی حصہ بھی ان کے طبیعت میں (نہ) داخل ہو جائے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے لئے ہر اس شخص سے علاج کا مطالبہ کرتے جس کے متعلق مشغلہ علاج کا سنتے حتیٰ کہ ان کے پاس بھین سے دو آدمی آئے پس آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اس مرد صالح کے لئے کوئی علاج ہے اس لئے کہ یہ بیماری ان کے بدن میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

ان دونوں نے کہا کہ ایسی چیز جو اس کو ختم کر دے اس پر تو ہم قادر نہیں ہیں البتہ ہم ایسی دوا ضرور کر سکتے ہیں جو اس کو روک دے اور بڑھنے نہ دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کار کا جانا بھی بڑی عافیت ہے پس بڑھے نہیں وہ کہنے لگے کہ کیا تمہاری زمین میں حنظل اگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے کہا تو پھر جمع کر دو اب مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیدیا۔ اور حنظل کے دو بڑے ٹوکے آپ کے پاس جمع کر دیئے گئے۔ یہ دونوں صاحب حنظل کے دانوں میں مشغول ہوئے اور سب کو دو دو ٹکڑے کر دیا پھر معقیب رضی اللہ عنہ کو لٹا دیا اور آپ کے پیروں کے ٹکڑوں پر حنظل رگڑنے شروع کیے حتیٰ کہ جب ایک ختم ہو جاتا تو وہ دوسرا لیتے (یہ عمل انہوں کر لیا) حتیٰ کہ ہم نے ملا حنظل کیا کہ معقیب رضی اللہ عنہ کے ناک کی رطوبت سبز سیاہی مائل رنگ کی نکلنے لگی۔ پھر انہوں نے ان کو چھوڑ دیا اور کہا کہ اب یہ بیماری کبھی بھی نہیں بڑھے گی۔ پس اللہ کی قسم معقیب رضی اللہ عنہ کا بدن ٹھہر گیا (یعنی جذام کی وجہ سے جھڑنا ختم گیا اور تکلیف آگے نہ بڑھی حتیٰ کہ ان کی موت آگئی) (روایت کیا ابن سعد نے اور ابن جریر نے اس کا شروع کا حصہ ”عدوی سے بچنے کے لئے تک نقل کیا۔

۲۸۵۰۱ خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے صبح کے کھانے پر دعوت دی وہ ڈرے ان کے ساتھ معقیب رضی اللہ عنہ تھے انہیں جذام تھا پس معقیب رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ہی کھایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ اور اپنی حصہ سے کھاؤ اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا تو وہ میرے ساتھ ایک برتن میں نہ کھاتا اور میرے اور اس کے درمیان ایک

نیزہ کے برابر فاصلہ ہوتا۔ ابن سعد ابن جریر

۲۸۵۰۲ خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے لوگوں کے ساتھ شام کا کھانا رکھا گیا پس آپ باہر

تشریف لائے اور معقیب بن ابی قاطمہ دوسری رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہیں صحبت نبوی (ﷺ) کا شرف حاصل ہے اور مہاجرین حبشہ میں سے ہیں، کہ قریب آؤ اور بیٹھ جاؤ اور اللہ کی قسم! اگر تیرے علاوہ کوئی اور ہوتا جس کو یہ بیماری لاحق ہوتی تو وہ مجھ سے ایک نیزہ کی دوری سے آگے نہ بیٹھتا۔

ابن سعد، ابن جریر

۲۸۵۰۳ قاسم بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام عبد (غالباً عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں انتظار کیا اور ام عبد نے ان پر خروج کیا تھا چنانچہ اہل جنازہ نے چہ میگوئیاں کیں۔

۲۸۵۰۴ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مجزومہ عورت کے پاس سے گزرے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی آپ نے اس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لوگوں کو تکلیف نہ پہنچا اگر تو اپنے گھر میں بیٹھ رہے (تو بہتر ہوگا) پس وہ عورت جا بیٹھی۔ اس واقعہ کے بعد ایک شخص اس کے پاس سے گذر اور کہا جس شخص نے تجھے روکا تھا وہ فوت ہو چکا پس نکل کھڑی ہو وہ بولی میں ایسی نہیں ہوں کہ زندگی میں عمر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کروں اور وفات کے بعد ان کی نافرمانی کروں۔ (روایت کیا مالک نے اور روایت کیا خراطلی نے اعتدال القلوب میں)۔

جدامی شخص کے ساتھ کھانا

۲۸۵۰۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی (ﷺ) نے ایک مجزوم کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کھا اللہ کے بھروسہ پر اور اس پر توکل کرتے ہوئے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۶ عمرو بن الشریذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مجزوم آدمی تھا آپ (ﷺ) نے دروازہ ہی پر اس کے پاس پیام بھجوایا کہ ”ہم نے تجھے بیعت کیا سو لوٹ جا۔“

۲۸۵۰۷ نافع بن قاسم سے مروی ہے کہ وہ اپنی جدہ (دادی یا نانی) فطیحہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ (ﷺ) جدام کے مریضوں کے بارے میں یہ فرماتے تھے کہ ان سے ایسے دور بھاگو جیسے تم شہروں سے دور بھاگتے ہو فرمایا ہرگز نہیں؟ بلکہ (یہ فرمایا) تعدیہ مرض کچھ نہیں! پس (اگر ہے تو) اول مریض کو کس سے اڑ کر لگا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۸ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی (ﷺ) کے ساتھ مکہ اور مدینہ (زادھا شرفاً و کرامتاً) کے درمیان ایک راہ میں تھے آپ عسفان کے پاس سے گزرے تو آپ نے مجزوم لوگوں کو دیکھا اور ایک متن میں یہ لفظ ہے کہ مجزومین کی وادی دکھی پس آپ (ﷺ) نے رفتار تیز کر دی اور فرمایا کہ اگر کوئی بیماری متعدی ہے تو وہ یہ ہے۔ ابن النجار

اس کی سند میں خلیل بن زکریا (شیبانی) جس کی اکثر احادیث منکر ہیں اور ان کا کوئی تابع نہیں۔

۲۸۵۰۹ ابو قلادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی (ﷺ) نے ارشاد فرمایا تعدیہ مرض کچھ نہیں اور مجزوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۸۵۱۰ ابو مریم شمیم بن زبیب بکری سے مروی ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر حضرت علی حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھا۔ یہ حضرات کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ایک شخص آیا جس کو برص کی بیماری تھی اس کھانے میں سے اس شخص نے لینا شروع کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ پیچھے کرو اور (یہ کہتے ہوئے) اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو آپ نے اپنے کھانے کا خوف کیا اور ہمیشہ کو تکلیف دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھنے لگے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا سچ کہا (علی رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کہا کہ ایک شخص (اس موقع پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہنے لگا! اے امیر المؤمنین! بے شک اس آدمی کا حال یہ ہے اور یہ ہے یعنی وہ اس کی تنقیص کر رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا

ہم اس کو شہر بدر کر دیں؟

اس نے کہا نہیں! راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سواری کے لئے اونٹ اور پہننے کے لئے ایک جوڑا کپڑوں کا

مرحمت فرمایا۔ رواہ ابن جریر

الحی بخار

۲۸۵۱۱ (مسند بریدۃ بن حصیب) حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے سخت بخار ہے آپ ﷺ نے فرمایا "اور اے نعیمان تو مہیچہ سے کہاں ہے (شاید یہ معنی ہے کہ تیرا مہیچہ سے کیا تعلق؟ بخار تو مہیچہ والوں کو ہوتا ہے) وہ ایک بازو زمین تھی طبرانی فی الکبیر

۲۸۵۱۲ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں انہوں نے آپ ﷺ سے بخار کی شکایت کی اور اس کو برا بھلا کہا! آپ ﷺ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو اس لئے کہ یہ مامور ہے اور لیکن اگر تو چاہے تو میں تجھے وہ کلمات سکھا دوں کہ جب تو ان کو پڑھے گی تو اللہ تعالیٰ تجھ سے بخار کو دور فرما دیں گے تو یوں کہہ

اللهم ارحم عظمی الدقیق و جدی الرقیق و اعدو ذبک من فورة الحریق یا ام ملام ان كنت امننت بالله

والیوم الاخر فلاتنا کلی اللحم ولا تشربی الدم ولا تفوری علی الفم ولا تصدعی الراس وانتقلی الی من

زعم ان مع الله الاخر فانی اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله

ترجمہ: اے اللہ! میری باریک (نازک) ہڈی پر رحم فرما اور میری نازک کھال پر رحم فرما اور میں تیری پناہ لیتا ہوں آگ کے

جوش سے اے ام ملام اگر تو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو گوشت نہ کھا اور خون نہ پی اور منہ پر جوش نہ کر اور سر کو نہ دکھا اور

چلی جا اس شخص کی طرف جو یہ باطل گمان کرتا ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے پس بے شک میں گواہ ہوں اس بات پر کہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات پر کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ کلمات کہے اور بخار مجھ سے جاتا ہوا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب

اس کی سند میں عبد الملک بن عبیدر بطائی ہے جس کے بارہ میں معنی میں کہا ہے کہ وہ متروک ہے۔

۲۸۵۱۳ ام طارق سے جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی ہیں روایت ہے کہ نبی ﷺ سعد کے پاس تشریف لائے اور اذن

مانگا سعد چپ رہے آپ ﷺ نے پھر دہرایا سعد (پھر بھی) چپ رہے آپ ﷺ نے پھر اذن مانگا سعد اب بھی خاموش رہے آپ ﷺ لوٹ

گئے (اذن مانگنے سے مراد سلام کرنا ہے) سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا (آپ تشریف لائے) سعد کہنے لگے مجھے آپ کو

اذن (جواب سلام) دینے سے صرف اس بات نے روکا کہ آپ ہم پر سلام کی زیادتی فرمائیں۔ (ام طارق کہتی ہیں کہ) میں نے دروازہ پر

ایک آواز سنی کہ کوئی اجازت طلب کر رہا ہے اور میں کسی کو دیکھ نہیں رہی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس نے کہا ام ملام، آپ ﷺ

نے فرمایا لا امر حسابک ولا اھلاً۔ نہ تو کشا وہ جگہ آتی اور نہ اپنوں میں یعنی یہاں تیری جگہ نہیں ہے۔ کیا تو اھل قبا کی طرف جانے کو تیار

ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا پس ان کی طرف چلی جا۔ ابن مندہ: ابن عساکر

۲۸۵۱۴ عبد الرحمن المرغ بن صیفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے خیبر فتح کر لیا اور وہ سرسبز زمین تھی تو لوگوں نے وہاں پڑاؤ

کیا (جس سے) انہیں بخار ہو گیا ان لوگوں نے نبی ﷺ کو اس کی شکایت کی، ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بخار موت کا کھوجی ہے اور زمین میں

اللہ کا قید خانہ ہے اور آگ (جہنم) کا کھوا ہے (عسکری نے امثال میں)

فصل فی الرقی المحمودۃ

۲۸۵۱۵ مسند الصدیق رضی اللہ عنہ۔ عمرہ بنت عبد الرحمن نقل ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں اور ایک یہودیہ عورت انہیں دم کر رہی تھی روایت کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کو اللہ کی کتاب کا دم کرتا ہوں۔ مالک، ابن ابی شیبہ، ابن جریر۔
روایت کیا بخاری و مسلم نے اور روایت کیا خراطی نے مکارم الاخلاق میں۔

۲۸۵۱۶... حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک یہودی عورت دم کر رہی تھی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ ان منتروں کو ناپسند کرتے تھے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ میں اس کو اللہ کی کتاب کا دم کرتا ہوں۔ رواہ ابن جریر۔
۲۸۵۱۷... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا رسول اللہ ﷺ میری عیادت کرتے تھے ایک دن آپ نے میری عیادت کی اور مجھ پر تعوذ پڑھا۔ پس آپ ﷺ نے یہ پڑھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم اعیذک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد من شرماتجد۔

تین بار آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پڑھا پس اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا نصیب فرمائی۔

جب آپ ﷺ سیدھے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اے عثمان ان کلمات سے تعوذ کر اس کی مثل کا تعوذ تو نہ کر سکے گا (روایت کیا ابن زنجویہ نے ترغیب میں اور ابو یعلیٰ عقیلی اور خطیب نے اور حاکم نے کتاب الکافی میں اور بغوی نے مسند عثمان میں)۔
بغوی کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ عاتقہ بن مرثد سے اس حدیث کو سوائے حفص بن سلیمان کی کسی نے روایت کیا ہو اور حفص بن سلیمان ابو عمرو صاحب القراءة ہیں اور ان کی حدیث میں لین (نری یعنی تثبت کی کمی) ہے۔

۲۸۵۱۸ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ کلمات پڑھے:

اعیذک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد من شرماتجد
آپ علیہ السلام نے ان کلمات کو سات بار پڑھا پس جب اٹھنے کا ارادہ کیا تو فرمایا اے عثمان ان کلمات کے ساتھ تعوذ کر، پس تو ان سے بہتر کے ساتھ تعوذ نہ کرے گا۔ الحکیم

۲۸۵۱۹... عبد اللہ بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ جعفر رضی اللہ عنہ اپنے ایک بیمار بچے کے پاس تشریف لائے جس کو صالح کہا جاتا تھا۔ پس آپ نے یہ فرمایا... پڑھ (یہ کلمات):

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم، اللهم اغفر لی اللهم ارحمنی اللهم تجاوز عنی، اللهم افرغ عنی فانک غفور رحیم۔

پھر فرمایا کہ یہ کلمات مجھے میرے بچے نے سکھائے اور کہا کہ ان کو نبی ﷺ نے سکھائے تھے۔ ابن ابی شیبہ، نسائی، حلیہ ابی نعیم حدیث صحیح ہے۔

بخار کے لئے مخصوص دعا

۲۸۵۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو سخت بخار تھا سو

آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا اور یہ دونوں صاحب چلے گئے، نبی ﷺ نے ان کے پیچھے ایک قاصد بھیجا (یہ حاضر ہوئے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں میرے پاس آئے، اور جب میرے پاس سے گئے تو دو فرشتے اترے ان میں سے ایک میرے سر ہانے بیٹھ گیا اور ایک میرے پاؤں کے پاس پھر جو میرے پاؤں کے پاس بیٹھا تھا بولا: ان کو کیا ہے؟ پس سر ہانے بیٹھے ہوئے فرشتے نے جواب دیا کہ سخت بخارا پانتی والے نے کہا ان کا تعویذ کر (یعنی آپ پر کلمات تعویذ پڑھ) پس وہ گویا ہوا:

بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء یوذیک ومن کل نفس حاسدة و طرفة عین واللہ
یشفیک خذھا فلتھنک

(اس کو لے مبارک ہو یہ تجھے) پس اس فرشتے نے نہ دم کیا نہ پھونکا اور میری تکلیف جاتی رہی۔ میں نے تمہیں بلوایا تا کہ تمہیں

خبر کروں۔ ابن السنی فی عمل الیوم والیلة طبرانی

حافظ ابن حجر نے اپنی امالی میں کہا کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۲۸۵۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس کو دم نہیں کروں گا (یا نہیں کرتا) مگر اس سے کہ جس پر سلیمان علیہ السلام نے

عہد لیا تھا۔ ابن راہویہ

روایت حسن ہے۔

۲۸۵۲۲ مسند بدیل، حلیس بن عمرو سے مروی ہے وہ اپنی والدہ فارعہ سے وہ اپنے جد (دادا۔ نانا) بدیل بن عمرو خطی سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سانپ (کے کانے) کا دم (منتر) پیش کیا (یعنی آپ کو سنایا) آپ نے مجھے اس کی اجازت دی اور اس میں برکت کی دعا کی (روایت کیا ابو نعیم اور ابن مندہ نے ابن مندہ کہتے ہیں غریب روایت ہے جو صرف اسی وجہ (طریق) سے معروف ہے اصابع میں کہا کہ اس کی سند میں غیر معروف روای بھی ہے)۔

۲۸۵۲۳ مسند جبلہ بن ازرق راشد بن سعد سے روایت ہے وہ جبلہ بن ازرق سے روایت کرتے ہیں اور جبلہ بن ازرق نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے کہ نبی ﷺ نے ایک ایسی دیوار کے پاس نماز پڑھی جس میں سوران بہت تھے۔ پس جب آپ دو رکعتوں پر بیٹھے تو ایک چھوٹا اور آپ ﷺ کو ڈنک مارا سو آپ پر غشی طاری ہو گئی لوگوں نے آپ پر پڑھ کر پھونک ماری۔ جب آپ کو فاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے شفا دی تمہارے دم سے یہ شفا نہیں ملی۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۵۲۴ حبیب بن فدیہ بن عمر السلمانی سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے نظر کا دم پیش کیا پس آپ ﷺ نے ان کو اس کی اجازت مرحمت فرمادی اور انہیں اس میں برکت کی دعا دی۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۵۲۵ محمد بن حاطب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ہنڈیا کو پکڑا (جس سے) میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے ایک صاحب کے پاس جو بلند ہموار زمین میں تشریف فرما تھے لے گئی اور ان کو یوں پکارا یا رسول اللہ! ان صاحب نے فرمایا: لیبک وسعدیک (میں تیرے پاس ہوں اور تجھے سعادت بخشا ہوں) پھر میری والدہ نے مجھے آپ کے نزدیک کر دیا آپ پھونکتے رہے اور (کچھ) بولتے رہے مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیا کلام تھا پھر میں نے اس کے بعد اپنی والدہ سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا یہ پڑھ رہے تھے اذهب الباس رب

الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۸۵۲۶ محمد بن حاطب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہانڈی میرے اوپر گر پڑی اور میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی آپ علیہ السلام اس ہاتھ پر لعاب اڑائی پھونک مارتے رہے اور یہ پڑھتے رہے:

اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی۔ رواہ ابن حنبل

۲۸۵۲۷ مزید۔ جب ہم ارض حبشہ سے آئے تو مجھے میری ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلی اور بولی یا رسول اللہ یہ آپ کا بھتیجا حاطب ہے اس کو آگ سے یہ نقصان پہنچا ہے (حاطب کہتے ہیں) پس میں نبی ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھتا مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے دم کیا یا

تھکا اور نہ یہ پتہ ہے کہ میری کون سے ہاتھ میں یہ جلن ہوئی تھی بہر حال آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے واسطے دعا فرمائی۔ (روایت کیا ابو نعیم نے معرفہ میں)

۲۸۵۲۸ مسند حکیم جو والد ہیں شیب کے) شیب بن اسلم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنو اسلم کے ایک شخص کو کوئی تکلیف ہوئی اس کو رسول اللہ ﷺ نے پڑھ کر دم کیا۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۵۲۹ مسند حکیم بن حزام زہری حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کچھ ایسے منتر ہیں جن سے ہم ایام جاہلیت میں علاج کرتے تھے اور کچھ دوائیں ہیں جن کو برتتے تھے تو کیا یہ اللہ کی تقدیر کے کسی حصہ کو رد کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۵۳۰ مسند سائب بن یزید۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ام الکتاب (فاتحہ) کا تعویذ کیا دم کر کے۔ (دارقطنی نے افراد میں روایت کیا) رواہ ابن عساکر

۲۸۵۳۱ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوالدرداء جب مچھر تجھے تکلیف دیں تو پانی کا ایک پیالہ لے اور اس پر سات مرتبہ پڑھ

وما لنا ان لانتوکل علی اللہ الایة (آ خر تک)

اس کے بعد:

فان کنتم امنتم باللہ فکفوا شرکم و اذا کم عنا

پھر (یہ پانی) اپنے بستر کے ارد گرد چمڑک دے پس بے شک تو اس رات ان کی تکلیفوں سے محفوظ رہے گا۔ ذیل میں

۲۸۵۳۲ مسند عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ رسول ﷺ سے روایت کیا گیا جبریل علیہ السلام نے آپ پر دم کیا اس حال میں کہ آپ بخار میں تھے پس پڑھا:

بسم اللہ ارقیک من کل داء یؤذیک من کل حاسدا اذا حسد ومن کل عین واسم اللہ ینشفیک

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۸۵۳۳ مسند ابی الطفیل رضی اللہ عنہ (ایک صحابی) میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا وہاں ہنڈیا ابل رہی تھی پس مجھے ایک چربی کا ٹکڑا اچھا لگا میں اس کو کھا گیا پس میں اس (اس کی وجہ سے یا اس کے بعد) ایک سال تکلیف میں رہا پھر میں نے یہ چربی والا قصہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اس میں سات آدمیوں کا جی تھا (شاید اس سے رغبت مراد ہو) پھر آپ ﷺ نے

میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو میں نے اس کو تے کیا اور وہ سبز رنگ کا نکلا تھا پس قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آج تک پیٹ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا۔ طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۵۳۴ (مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) میرے پاس اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے اور میں بیمار تھا آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھایا ہے

بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل ارب یؤذیک ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۸۵۳۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ مریض کے لئے اپنی انگشت پر لعاب دہن لگا کر یہ پڑھتے:

بسم اللہ تربة ارضنا بر یقة بعضنا ینشفی سقیمنا باذن ربنا

ممکن ہے کہ نظر مراد ہو۔ واللہ اعلم ابن ابی شیبہ

۲۸۵۳۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اپنا دست مبارک اس کے

کسی حصہ پر رکھتے اور پڑھتے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی شفاء لا یغادر سقما۔ رواہ ابن عساکر
۲۸۵۳۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو تعویذ کرتی تھی (اور یہ پڑھتی تھی):

اذھب الباس رب الناس بیدک الشفاء لا شافی الا انت یا شافی شفاء لا یغادر سقما

فرماتی ہیں پس میں آپ کے اس مرض میں جس میں آپ فوت ہوئے آپ ﷺ کو یہ تعویذ کرتی رہی آپ نے ارشاد فرمایا اپنا ہاتھ اٹھالے پس بات یہ ہے کہ یہ مجھے ایک مدت تک نافع تھا۔ رواہ ابن النجار

۲۸۵۳۸ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دم کے ساتھ جھاڑتے تھے امسح الباس رب الناس بیدک الشفاء لا کاشف الا انت فرماتی ہیں کہ یہ جھاڑا میں نے آپ سے سیکھا اور اس سے آپ کو میں دم کرتی تھی۔ رواہ ابن جریر
۲۸۵۳۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس مریض آتا تھا تو آپ اس کے لئے دعا کرتے اور پڑھتے:

اللھم اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاک لا یغادر سقما

فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ اپنے مرض الوقات میں بوجھل ہوئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو پھیرنے لگی اور اس دعا کے ساتھ آپ کو تعویذ کرنے لگی آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا اور ارشاد فرمایا کہ رقیق العلی کی دعا کر پھر کہا رب اغفر لی والحقنی بالرفیق الاعلی کہتی ہیں پس یہ وہ آخری کلام تھا جو میں نے آپ سے سنا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۴۰ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہر بخار والے کو دم کرنے کی رخصت مرحمت فرمائی۔ ابن عساکر
۲۸۵۴۱ عبدالرحمن بن سائب رضی اللہ عنہ جوام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے بیٹے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھتیجے! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے دم سے جھاڑا کروں پس یہ پڑھا:

بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء فیک اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شافی

الانت رواہ ابن جریر

۲۸۵۴۲ یونس بن حباب سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے تعویذ کے باندھنے کے متعلق رائے لی تو فرمایا ہاں جب کہ ہو اللہ کی کتاب سے یا نبی ﷺ سے منقول کلام سے اور مجھے حکم کیا اس کے ذریعہ بخار کا علاج کرنے کا کہتے ہیں پس میں چوتھے روز آنے والے بخار کے لئے لکھا کرتا تھا

یا نار کونی بردا وسلما علی ابراہیم وارا دواہ کیدا فجعلنہم الاحسرین، اللھم رب جبریل ومیکائیل

واسرافیل اشف صاحب هذا الكتاب۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۴۳ ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بے شک ایک بدخواہ جن مجھے ستاتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پڑھ:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر المی لا یجاوزہن بزولا فاجر من شر ما ذرا فی الارض ومن شر ما

یخرج منها ومن شر ما یخرج فی السماء وما ینزل منها ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق ببخیر یا رحمن

کہتے ہیں کہ میں نے یہ کیا پس اللہ تعالیٰ نے مجھ سے (اسکو) بٹا دیا۔ بخاری ومسلم ابن عساکر

۲۸۵۴۴ حضرت ابی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے اس دوران آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر رکھا تو ایک بچھو نے آپ کو ڈنگ مارا آپ ﷺ نے اس کو پکڑا اور اس کو مار دیا پس جب آپ پھرے (فارغ ہوئے) ظاہر یہ ہے کہ آپ نے دوران صلوة اس کو مارا (از مترجم) تو فرمایا اللہ بچھو پر لعنت کرے کہ بغیر ڈنگ مارے نہیں چھوڑتا کسی نمازی کو

اور نہ غیر نمازی کو اور نہیں چھوڑتا کسی نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور ان دونوں کو ایک برتن میں ڈالا پھر اس کو اپنی انگشت پر ڈالتے رہے جہاں اس پچھونے آپ کو ڈنک مارتا تھا اور اس پر ہاتھ پھیرتے رہے اور معوذتین سے اپنی انگشت کا تعوذ کرتے رہے اور ایک روایت میں ہے اور قل هو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے رہے۔

ابن ابی شیبہ بیہقی فی شعب الایمان مستغفری فی الدعوات ابو نعیم فی الطب ۲۸۵۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دونوں صاحب نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان لو انزلنا هذا القرآن علی جبل آخرو سورت تک کے بارہ میں نقل کرتے ہیں کہ یہ سردرد کا دم ہے۔ دیلمی

۲۸۵۳۶ حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو شمگین پایا۔ کہا اے محمد ایہ کیا پریشانی ہے جو میں آپ کے چہرہ میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا کہ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) کو نظر لگ گئی۔ کہا کہ نظر کی تصدیق کیجئے پس بے شک نظر حق ہے، کیا پھر آپ نے انہیں ان کلمات کے ساتھ تعویذ نہیں دیا (یعنی دم مراد ہے) پوچھا اور وہ کیا ہیں؟ جواب دیا کہ:

اللہم یاذا السلطان العظیم ذالمن القلیدم ذالرحمة الکریم وهی الکلمات التامات والدعوات
الستجابات عاف الحسن والحسین من أنفس الجن واعین الانس

آپ ﷺ نے یہ کلمات پڑھے پس دونوں صاحبزادے رضی اللہ عنہما وارضاهما آپ کے سامنے اٹھ کر کھینے لگے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو اور اپنی بیویوں اور بچوں کو اس تعویذ کے ساتھ تعوذ فرماہم کہ روپس تعوذ کرنے والوں نے اس جیسے تعویذ کو نہیں پایا۔ روایت کیا ابن مندو ابن جنبل نے غرائب شعبہ میں اور جر جانی نے جرجانیات میں اور اسمہانی حیمہ میں اور ابن عساکر نے دارقطنی نے کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بیان میں ابورجاء محمد بن عبیدہ اللہ جلیبی متفرد ہیں جو اہل سنت سے ہیں۔

۲۸۵۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما وارضاهما کو اللہ کے ان کلمات نامہ سے تعویذ کیا کرتے تھے۔

اعوذ کما بکلمات اللہ التامات من کل شیطن وهامة ومن کل عین لامة طبرانی اوسط، ابن النجار ۲۸۵۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے پچھونے ڈنک مارا۔ پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: اللہ کچھ پور لعنت کرے نہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نمازی کو بس ڈنک مارتا ہی ہے پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور اس جگہ پڑج کرتے رہے اور قل یا لہذا الکافرون اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے رہے۔ ابو نعیم فی الطب

الرقی المذمومة..... ناپسندیدہ جھاڑ پھونک

۲۸۵۳۹ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے والد کا ایک غلام تھا جو انہیں خراج (روزانہ کی مقررہ اجرت) دیا کرتا تھا اور میرے والد اس کے رات ب یومیہ سے کھایا کرتے تھے بس ایک دن وہ کچھ لایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھالیا غلام بولا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کہاںت کا عمل کیا تھا اور میں کہاںت کو جاننا نہ تھا بس میں نے اس کو دھوکا دیا تھا وہ مجھے مل گیا اور اس نے مجھے اس کا بدل دیا سو یہ جو آپ نے کھایا وہی ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ (حلق کے اندر) داخل کیا اور جو پیٹ میں تھا سب تے کر دیا۔

بخاری سنن کبریٰ للہقی

۲۸۵۵۰ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاتھ میں پیتل کا ایک حلقہ دیکھا ارشاد فرمایا کہ یہ

کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کمزوری (کے علاج) کے لئے ہے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دے یہ تجھے بجز لاغری کے کچھ نہ دے گا۔ (ابن جریر کہتے ہیں کہ روایت صحیح ہے)

۲۸۵۵۱ حضرت عمران بن حصیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے بازو میں پیتل کا ایک کڑا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے میں نے کہا وہ منہ (لاغری) کی راہ سے ہے فرمایا کیا تجھے یہ بھلا لگتا ہے کہ تو اس کے سپرد کر دیا جائے؟ اس کو اپنے سے اتار پھینک (ابن جریر کہتے ہیں کہ روایت درجہ صحت پر ہے۔

۲۸۵۵۲ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عکیم جہنی رضی اللہ عنہ کو ایک ذیل نکل آیا ان سے کہا گیا کیا آپ اس پر کوئی منکانہیں لٹکا لیتے (مثلاً کوئی کوڑی یا سیپ یا کھونگا جس میں سوراخ کر کے دھاگا ڈال دیا گیا ہو) کہنے لگے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اس میں میری جان ہے تب بھی میں اسکو نہ باندھتا اس کے بعد فرمایا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے (ابن جریر روایت کو صحیح قرار دیا)۔

۲۸۵۵۳ ابوبشر بن حارث بن خزمد انصاری سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد کو یہ پیغام دیکر جبکہ لوگ اپنی اپنی خواہگاہ میں تھے بھیجا کہ ہرگز کسی اونٹ کی گردن میں کمان کا قلابہ (گہنا ہار) نہ رہنے دیا جائے لڑکاٹ دیا جائے۔ رواہ ابو نعیم

الکتاب الرابع من حروف الطاء..... الطیر ة والقال والعدوی من قسم الاقوال (الطیر ة)

حروف طاء کی چوتھی کتاب بدشگونی..... قبیل تعدیہ مرض از قبیل اقوال شگون

- ۲۸۵۵۴ پرندوں کو اپنے انڈوں پر رہنے دو۔ ابو داؤد عن ام کوز
- ۲۸۵۵۵ (نیک یا بد) فال جاری واقع ہوتی ہے تقدیر کے مطابق۔ مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۸۵۵۶ بدشگونی کرنا شرک کی بات ہے۔ مسند احمد بخاری فی الادب المفرد۔ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۵۷ زمانہ جاہلیت کے لوگ کہتے تھے کہ نحوست عورت میں ہے اور سواری میں ہے اور گھر میں ہے۔
- (مستدرک حاکم، سنن کبیر للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا وارضاه)
- ۲۸۵۵۸ نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں اور رہائش گاہ میں اور سواری کے جانور میں۔ ترمذی نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۵۹ نحوست گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۶۰ تین چیزوں میں تو نحوست ہی ہے: گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں۔ بخاری، ابو داؤد۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۶۱ اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔
- مالک احمد، بخاری ابن ماجہ عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بخاری ومنسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مسلم نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۶۲ بدفالی یا نیک فالی کے لئے پرندوں کو اڑنے پر اکسانا اور کسی کو نحوس قرار دینا اور پیش گوئی کے لئے کنگریاں پھینکنا بتوں (کو ماننے کی قبیل سے ہے۔ ابو داؤد عن قبیصہ رضی اللہ عنہ ضعیف ابی داؤد ۸۲۲ ۸۲۳ ضعیف الجامع ۳۹۰۰
- ۲۸۵۶۳ انسان کے اندر تین چیزیں ہیں بدشگونی اور گمان (بد) قائم کر لینا اور حد کرنا پس شگون سے اسکو نکالنے والی بات یہ ہے کہ (کلا سے) نہ پھرے اور گمان سے اس کو نکالنے والی بات یہ ہے کہ تحقیق میں نہ پڑے اور حد سے اس کو نکالنے والی بات یہ ہے کہ زیادتی نہ کرے۔
- شعب الایمان بیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۹۹۳

- ۲۸۵۶۳..... مومن میں تین حصلتیں ہیں بدشگونی (بد) گمانی اور حسد پس بدشگونی سے اس کو نکالنے والی یہ بات ہے کہ وہ (اس شگون کی بنا پر کام کر گزرنے سے نہ پھرے اور گمان سے اس کو نکالنے والا وصف یہ ہے کہ ہون نہ لگائے اور حسد سے اس کو لنگانے والا وصف یہ ہے کہ حد سے تجاوز نہ کرے۔ ابن صصری فی امالیہ فردوس دہلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۰۰۶
- ۲۸۵۶۵..... نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جس نے شگون لیا یا اس کے لئے شگون کیا گیا عمل کہانت کیا یا اس کے لئے کیا گیا جادو کیا یا کروایا۔ طبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۶۶..... جس کو بدشگونی نے اپنے کام سے روک دیا اس نے شرک کیا۔ مسند احمد۔ طبرانی کبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۲۸۵۶۷..... بے شک پرندوں کو اڑنے پر اکسانا (بغرض راہ نمائی) اور پیش گوئی کے لئے کنکریاں پھینکنا اور (کسی شیء میں) نحوست سمجھنا۔ تہوں کو ماننے کی قبیل سے۔ ابن سعد۔ احمد۔ طبرانی فی الکبیر عن قطن بن قبیصہ عن ابیہ
- ۲۸۵۶۸..... بدشگونی شرک ہے بدشگونی شرک ہے۔
- ۲۸۵۶۹..... ابو داؤد طیالسی، احمد ابو داد، ابن ماجہ، حاکم فی المستدرک بیہقی فی الشعب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ بدشگونی شرک کی قبیل سے ہے ترمذی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ کہا کہ حدیث حسن ہے۔
- ۲۸۵۷۰..... جو شخص سفر کے ارادہ سے نکلا پھر شخص (کے تصور) سے رک گیا تو اس نے اس وجی کا انکار کیا جو حضرت محمد ﷺ پر اتاری گئی۔ دہلمی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۷۱..... بدشگونی وہی ہے جو تجھے چلا دے یا روک دے۔ احمد عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۷۲..... ہام رات کی تاریکی میں طلب انتقام کے لئے گشت کر نیوالا پرندہ کچھ نہیں ہے ہام کچھ نہیں ہے (یعنی من گھڑت بات ہے) الو جو اہل جاہلیت کے زعم کے مطابق مقتول کی روح ہوتی ہے یا میت کی بوسیدہ ہڈیاں ہوتی ہیں جو لو بن جاتی ہیں۔ حاشیہ مشکوٰۃ ۲۰۳۹۲
- ۲۸۵۷۳..... اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو عورت میں اور سواری کے جانور میں اور گھر میں ہے۔
- ۲۸۵۷۴..... نحوست نہیں ہے پس اگر نحوست موجود ہے تو گھوڑے میں اور عورت میں اور رہائش گاہ میں ہے۔ طبرانی عن عبدالمہمین عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن سہل بن سعد عن ابیہ عن جدہ
- ۲۸۵۷۵..... بدفالی ہے ہی نہیں اور بدفالی اس پر (بوجھ) ہے جو یہ کرتا ہے سواگر کسی شے میں ہے تو گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں ہے۔ ابن حبان، ابن جریر، سعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۷۶..... بدفالی رہائش گاہ میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۷۷..... اس سے نکلوا اس حال میں کہ یہ لائق مذمت ہے۔ شعب الایمان البیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۷۸..... اس کو مذموم سمجھ کر چھوڑ دو (پشت پر دکھیں)۔ ابو داؤد، سنن کبریٰ للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۷۹..... جس کسی کو اس سے کچھ حصہ پہنچے تو چاہئے کہ یوں کہے: اللہم لا طیر الا طیرک ولا الہ غیرک (اے اللہ! نہیں کوئی نحوست مگر تیری (پیدا کردہ) اور نہیں کوئی معبود مگر تو۔ نسائی عن سلمان ابن بريدة عن ابیہ
- ۱۔ ہام اور ہامہ بغیر تشدید کے ہے تشدید کے ساتھ اس کا آواز زہریلی چیز ہے جیسے سانپ کھوچنا نچہ تعوزات میں جہاں صائمہ ہے وہ منشد ہے جس کی جمع ہوام ہے اور معنی زہریلا جانور ہے۔ از مترجم
- ۲۔ ذروہا ذمیتہ۔ ہاشمیر کا مرجع دار ہے چنانچہ ابو داؤد شریف کی حدیث ہے:

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا فی دار کثر فیہا عدنا و اموالنا فتحو لنا الی
 دار قل فیہا عدنا و اموالنا فقال . ذروہا ذميمة شکوة ۳۹۲
 روایت اولی جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بھی شاید یہی واقعہ ہے۔ فلینظر
 ۲۸۵۸۰ جس شخص کو بدفالی اس کی حاجت سے روک دے تو اس نے شرک کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اور اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا یوں کہے
 اللہم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک
 الشذره ۱۵۷ کشف الخفار احمد طرانی ابن السنی فی عمل الیوم والیلة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

اکمال

- ۲۸۵۸۱ فال (نیک) مرسل ہے (چھڑانے والی ہے) اور چھینک سچی شاہد ہے۔ الحکیم عن الروہیب ضعیف الجامع ۳۰۲۳
- ۲۸۵۸۲ ہم نے تیری فال تیرے منہ سے حاصل کی۔ ابو داؤد عن ابی ہریرہ ابن السنی ابو نعیم فی الطب عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ
 عن جدہ فردوس دیلمی عن ابن عمر الاسرار المرفوعہ ۲۱۶ اسنی المطالب ۸۶
- ۲۸۵۸۳ بہترین شگون خوش فالی ہے اور شگون مسلمان کو مانع نہیں بنتا پس جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ شگون دیکھے تو چاہئے کہ یہ کہے:
 اللہم لایاتی بالحسنات الا انت ولا یرفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بک
- ابو داؤد . سنن کبریٰ بیہقی عن عمرو بن عامر القرشی
 ۲۸۵۸۴ سچا شگون فال نیک ہے اور یہ شگون مسلمان کو نہیں روکتا اور جب تم شگون میں سے کوئی چیز ناپسندیدہ دیکھو تو کہو:
 اللہم لایاتی بالحسنات الا انت ولا یدھب بالسیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
- ابن السنی عن عقبہ بن عامر القرشی ضعیف الجامع ۹۹
 ۲۸۵۸۵ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ نحوست تو عورت اور سواری کے جانور اور گھر میں ہے۔
- مستدرک سنن کبریٰ بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۲۸۵۸۶ نحوست کچھ نہیں ہے اور بعض اوقات برکت گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔
- ترمذی ابن ماجہ عن حکیم بن معاویہ
 ۲۸۵۸۷ الو میں کچھ نہیں ہے اور نظر حق ہے اور سچی شگون خوش فالی ہے۔
- احمد، ترمذی عن حابس، ضعیف الترمذی ۳۸۵ ضعیف الجامع ۶۲۹۵
 ۲۸۵۸۹ نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں اور رہائش گاہ میں اور سواری کے جانور میں۔
- ترمذی نسائی، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ضعیف الترمذی ۵۳۲
 ۲۸۵۹۰ شگون کچھ نہیں اور اس میں کا بہتر فال ہے (یعنی) وہ بہترین کلمہ جو تم میں سے کوئی سنے۔ احمد . مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۵۹۱ شگون کچھ نہیں اور تمام شگونوں میں سے بہتر فال ہے جو تم میں سے کوئی سن لے۔

الاکمال

- ۲۸۵۹۱۔ شگونوں میں سے بہتر فال ہے اور نظر حق ہے۔ دیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۲۔ نہیں کوئی شخص (بدشگون) اور اس میں کی بہتر فال ہے عرض کیا گیا اور کیا ہے فال اے اللہ کے رسول، فرمایا اچھی بات دراصل ایک اس کو تم میں کا کوئی فرد سے۔ احمد مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۳۔ خوب شے ہے فال (یعنی) وہ بہتر کلمہ جس کو تم میں کوئی فرد سے۔ دیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۴۔ اے فلاں! ہم موجود ہیں تیرے استقبال کو، ہم نے تیری فال تیرے منہ سے لی، لے چلو ہمیں ہریالی کی طرف۔
- طبرانی۔ ابو نعیم فی الطب عن کثیر بن عبد اللہ لمنزی عن ابیہ عن جدہ الشذرة ۳۸

العدوی

- ۲۸۵۹۵۔ نہیں کوئی تعدیہ اور نہیں الو (کی شکل میں کوئی روح) اور نہ بدشگونی اور محبوب رکھتا ہوں میں نیک فال کو۔
- مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۶۔ نہیں کوئی تعدیہ مرض اور نہ بدشگون اور بس نحوست تین چیزوں میں ہے گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔
- احمد، بخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۷۔ نہیں ہے کچھ چھوت اور نہ بدشگون اور پسند ہے مجھے فال نیک اور فال نیک اچھا کلمہ ہے۔
- احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۸۔ نہیں چھوت اور نہ ہامہ (الو اور نہ ہی مشرق میں مقابل کے طلوع کے ساتھ مغربی تارہ کا غروب دخل انداز ہے) (بارش میں)۔
- ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۹۔ نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحس ہے اور نہ کوئی روح الو کی شکل میں ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیال فرمائیے کہ ایک اونٹ جس کو خارش ہو تمام اونٹوں کو خارش زدہ کر دیتا ہے۔ فرمایا یہ فیصلہ الہی ہے بھلا پہلے کو کس نے خارش زدہ کیا۔ احمد ابن ماجہ عن ابی عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۰۰۔ نہ چھوت چھات ہے نہ بدشگون ہے اور نہ الو (کی شکل میں کوئی بیاسی روح ہے اور نہ کوئی اصفر ہے اور جذام والے سے تو ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگے۔ (صفر کیا ہے؟) اس میں مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ اہل جاہلیت ماہ صفر کو نحس خیال کرتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے نفی فرمائی۔
- ۲۸۶۰۱۔ کوئی چیز دوسری چیز کو تعدیہ نہیں کرتی (اگر یہ بات ہے تو) پھر اول کو کس نے لگائی کوئی چھوت چھات نہیں ہے اور نہ صفر کچھ ہے اللہ نے پیدا کیا ہے ہر نفس کو پھر اس کی حیات لکھی اور اس کا رزق اور مصائب لکھے۔ احمد نسائی، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۰۲۔ بیمار یوز والا ہرگز نہ لائے (اپنے ریوڑ کو) تندرست ریوڑ والے کے پاس۔
- احمد، بخاری مسلم ابو داؤد ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۰۳۔ نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ (کسی مقتول میت کی روح یا ڈھانچہ شکل الو کا وجود ہے۔ (جو طلب انتقام کے لئے بھٹکتی پھر رہی ہو) اور نہ صفر ہے اور نہ غول بیابانی ہے۔
- ۲۸۶۰۴۔ نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ صفر ہے اور نہ مقتول بے انتقام کی روح (یا نہ الو ہے جو کسی روح کا قالب ہو۔
- احمد، بخاری مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ احمد، مسلم عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ

۲۸۶۰۵.... سوادل کو کس نے مرض لگایا؟ بخاری مسلم ابو داؤد عن ابی ہریرۃ
 ۲۸۶۰۵ بیان کے جھوت کا کوئی وجود نہیں۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۲۸۶۰۷.... نہ صفر ہے اور نہ مقتول بے انتقام کا سر کچھ ہے اور نہ کوئی بیمار کسی تندرست کو مرض لگاتا ہے (قاضی محمد بن باقی انصاری نے اپنے شیوخ سے روایت کردہ احادیث کے ایک جزء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)۔
- ۲۸۶۰۸.... نہ صفر ہے اور نہ مقتول کی روح بشکل آتو ہے اور نہ چھوت چھات ہے اور نہیں پورے ہوتے دو مہینے ساٹھ دن کے اور جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑا نہیں سو گنہہ سکے گا جنت کی خوشبو۔ طبرانی۔ ابن عساکر۔ عن عبد الرحمن بن ابی عمیرۃ المنزی
- ۲۸۶۰۹.... کوئی چھوت چھات نہیں ہے۔ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۱۰.... نہ چھوت چھات ہے اور نہ صفر ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی روح) ہے اور دو مہینے ساٹھ دن کے پورے نہیں ہوتے اور جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑا وہ جنت کی خوشبو نہیں سو گنہہ سکے گا۔ طبرانی کبیر عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۱۱.... نہ چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی روح ہے) اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں ہے پس جب تم کسی زمین میں طاعون کا سنو تو اس میں جا کر نہ ٹھہرو اور اگر وہ واقع ہو جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔
- ابن خزیمہ طحاوی، ابن حبان عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۱۲.... نہیں ہے چھوت چھات اور نہ بدشگونی اور نہ ہامہ (طلب انتقام کے لئے گشت کرنے والی روح مقتول)
- ۲۸۶۱۳.... نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی بھگتی روح) کا جو ہے کیا تم نے نہیں دیکھا اونٹ کو کہ صحراء میں رہتا ہے۔ پس وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے سینے کے نیچے والے حصہ میں جو زمین سے لگتا ہے) یا اس کے پیٹ کے چپکے ہوئے حصہ میں خارش کا ایک چھوٹا سا نشان ہو جاتا ہے جو اس سے پہلے نہ تھا پس (اس) پہلے اونٹ کو کس نے مرض منتقل کیا۔
- شیرازی فی الالقباب۔ طبرانی کبیر حلیہ ابی نعیم مستدرک حاکم بروایت عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۱۴.... نہ کوئی چھوت کی بیماری ہے اور نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا پھر اس کی حیات لکھی اور اس کی موت لکھی اور اس کی مصیبتیں اور روزی لکھی۔
- ۲۸۶۱۴.... نہ چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی بھگتی روح) ہے اور نہ صفر ہے پس اول فرد کو کس نے مرض لگایا۔
- مسند احمد۔ ابن ماجہ۔ طبرانی کبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۱۵.... نہ چھوت چھات والی بیماری ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیال فرمائیے ایک ایسا اونٹ ہے جس کو خارش ہے پس وہ تمام اونٹوں کو خارش بنا دیتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ یہ فیصلہ الہی ہے پس پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی۔
- مسند احمد۔ ابن ماجہ۔ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۱۶.... نہیں کوئی بیماری چھوت والی اور نہ ہامہ (یعنی پرندہ کی شکل میں طلب انتقام کے لئے رات کو بھٹکنے والی روح) اور نہ صفر (پیٹ کا کیڑا جو بھوک میں دشتا ہے یا ماہ صفر باعتبار آفات و بلیات) اور چاہئے کہ نہ اترے کوئی بیمار جانوروں کے ریوڑ والا تندرست جانوروں کے ریوڑ والے کے پاس۔ اور تندرست ریوڑ والا جہاں چاہے پراؤ کرے۔ عرض کیا گیا اور یہ کس وجہ سے فرمایا اس لئے کہ یہ (امر) باعث تکلیف (دیگراں ہے)
- بیہقی بروایت ابی ہریرۃ
- ۲۸۶۱۷.... نہیں کوئی اڑ کر لگنے والی بیماری اور نہ کسی مقتول کی روح (جو آ کر انتقام مانگے) اور نہ صفر اور پرہیز کرو جدائی سے ایسے جیسے کہ پرہیز

کرتے ہو تم شیروں سے۔ بیہقی بروایت ابی ہریرہ

۲۸۶۱۸ نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہاتھ (روح مقتول ہے) بدشگون ہے اور پسند ہے مجھ کو قال۔ دارقطنی (فی المتفق) بروایت ابی ہریرہ

۲۸۶۱۹ نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہاتھ (روح مقتول) ہے اور نہ بیابانی بھوت ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔

ابن جریر بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۰ نہ تعدیہ مرض ہے اور نہ نحوست ہے۔

۲۸۶۲۱ نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے۔ ابن جریر بروایت ابی ہریرہ

۲۸۶۲۲ نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے اور نہ کسی مقتول کی بھکتی روح کا پرندہ ہے اور بہترین شگون فال ہے (اور نظر بر

حق ہے)۔ ابن جریر بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۳ نہ چھوت چھات ہے اور بدشگون ہے اور نہ کسی مقتول کی بھکتی روح ہے۔ ابن جریر بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۴ نہ چھوت چھات ہے اور نہ شگون بد ہے بھلا اول کو کس نے مرض لگایا۔ ابن جریر بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۵ نہ اڑ کر لگنے والی بیماری ہے اور نہ بدشگون ہے اور وکل انسان الزلناہ طائرہ فی عنقہ اور ہر آدمی کے گادی ہے ہم نے اس کی

بری قسمت اس کی گردن سے۔ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۳

کتاب الطیرۃ والقال والعدوی..... من قسم الافعال

بدشگونی، نیک شگون اور چھوت چھات کی روایات جواز قبیل افعال ہوں

۲۸۶۲۶ نعمان بن رازیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) ہم زمانہ جاہلیت میں پرندے اڑا کر فال معلوم کرنے

کا مشغلہ رکھتے تھے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا فرمایا ہے پس آپ ہمیں اے اللہ کے رسول پکیا حکم فرماتے ہیں رسول اللہ (ﷺ) نے

ارشاد فرمایا: اسلام نے اس کی صداقت (واقیعت) کی نفی کی اور لیکن تم میں سے کوئی ہرگز سفر سے نہ رکے۔

ابن عساکر بروایت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۷ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ نہ بیماری کا اڑ کر لگنا ہے اور نہ صفر ہے اور نہ بدشگونی ہے

اور نہ کسی مقتول کی پرندہ کے قالب میں انتقام کے لئے بھکنے والی روح ہے پس ایک اعرابی نے کہا اے اللہ کے رسول! پس کیا شان ہے اونٹوں کی

کہ ہوتے ہیں بیابان میں ایسے جیسے کہ ہرن پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے اور ان میں داخل ہوتا ہے پس ان سب کو خارش کر دیتا ہے ارشاد فرمایا

بھلا اول کو کس نے یہ مرض لگایا۔ بخاری مسلم، ابو داؤد، ابن جریر

۲۸۶۲۸ ابن شہاب سے مروی ہے کہ بے شک ابوسلمہ نے انہیں بیان کیا کہ تحقیق رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا لا عدوی (مرض سے

مرض پیدا ہونا کچھ نہیں) اور وہ (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ بیمار موشیوں والا (اپنے

موشیوں کو) تندرست موشیوں والے کے پاس نہ لائے اور ابوسلمہ نے (ابن شہاب کو) کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں باتیں

رسول اللہ (ﷺ) سے روایت کر کے بیان کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنے قول لا عدوی کی روایت سے خاموش ہو گئے اور قائم رہے اپنے قول لا

یورد مرض علی مصحح پر۔ یعنی پہلی روایت کو بیان کرنا چھوڑ دیا اور دوسری کی روایت کو بیان کرنا باقی رکھا۔

۲۸۶۲۹ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی (ﷺ) کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! خارش کا نشان

اونٹ کے موٹے ہونٹ میں ہوتا ہے یا اس کی دم کی جڑ میں ہوتا ہے، پھر وہ تمام اونٹوں میں جھلی پھیلا دیتا ہے رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ

پہلے کو کس نے لگایا؟ نہ چھوت چھات ہے اور نہ کسی مقتول کی بھکتی روح ہے اور نہ صفر ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا پھر اس کی زندگی لکھی اور اس کو پیش آنے والی مصیبتیں لکھیں اور اس کی روزی لکھی۔ رواہ ابن جریر

یہ مضمون بخاری شریف میں بھی ہے وہاں یہ بھی ہے کہ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ وہ اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں نسیان کا شکار ہوتے ہوں۔

۲۸۶۳۰ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ کوئی بدشگونی ہے اور نہ کسی مقتول کی بھکتی روح ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ صفر ہے پس ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول! کیا کوئی اونٹ ایسا نہیں کہ اس کو خارش ہوتی ہے پھر وہ دوسرے اونٹوں میں رہتا ہے اور انہیں بھی مرض لگا دیتا ہے۔

(آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کیا تو نے خیال کیا کہ اول کو کس نے مرض لگایا؟ اور ایک عبارت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھلا پہلے کو کس نے خارش لگائی؟ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۱ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، کیا رائے رکھتے ہیں آپ میری اس لونڈی کے متعلق جس کی طرف سے میرے دل میں کچھ بات ہے؟ اس لیے کہ میں نے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم) سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ (نخوست) ہے تو وہ گھر میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور عورت میں ہے۔

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کے نبی ﷺ سے سننے کا سختی سے انکار کیا، اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس احتمال کا انکار کیا کہ آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہو اور اس بات کا بھی کہ نخوست کسی چیز میں ہو اور فرمایا کہ جب تیری طبیعت میں اس کی طرف سے کچھ (غلجان) بیٹھ گیا ہے تو اس سے جدائی اختیار کر دے یا اس کو فروخت کر دے یا اس کو آزاد کر دے۔

رواہ ابن جریر

کسی بھی چیز میں نخوست نہ ہونا

۲۸۶۳۲ قتادہ ابو حسان سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اماں عائشہ رضی اللہ عنہا و ارضاہا کے پاس داخل ہوئے اور آپ کو بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نخوست عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سخت غصہ ہوئیں اور طیش میں آپ کو (گویا کہ) بھونچال آ گیا۔ فرمانے لگیں آپ ﷺ نے یہ بات نہیں فرمائی، بس یہ فرمایا ہے کہ اہل جاہلیت اس سے بدشگونئی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۳ ابو حسان سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نخوست عورت اور گھوڑے اور گھر میں ہے اس پر آپ کہنے لگیں کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا بس یہ فرمایا کہ اہل جاہلیت اس سے بدشگونئی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۴ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول! ہم نے ایک گھر میں سکونت اختیار کی اور اس وقت ہم (تمام انواع میں) کثرت و فراوانی والے تھے پس ہم احتیاج میں آ گئے اور ہمارے آپس کے تعلقات خراب ہو گئے اور ہم میں اختلاف ہو گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو فروخت کر دیا اس کو بحالت مذمومت چھوڑ دو۔

رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۵ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے روایت ہے کہ میں نے پانچ چیزیں رسول اللہ ﷺ سے محفوظ کی ہیں (یاد کی ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا نہیں ہے صفر اور حامہ (کسی مقتول کی خاطر بھکتی روح) اور نہ اڑ کر لگنے والی بیماری اور (یہ کہ) نہیں پورے ہوتے دو مہینے ساٹھ دن کے اور جس نے توڑ اللہ کے ذمہ کو وہ نہیں سونگھ سکے گا جنت کی خوشبو۔ رواہ ابن عساکر

۲۸۶۳۶..... مسند علی رضی اللہ عنہ۔ ثعلبہ بن یزید جہانی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ تو صفر ہے اور نہ حمامہ (کسی مقتول کی روح جو الو یا کسی اور پرندہ کی شبیہ کی شکل میں طلب انتقام کی خاطر آتی ہو) اور مرض نہیں لگا تا کوئی مریض کسی تندرست کو میں نے کہا! کیا آپ نے سنا اس کلام کو رسول اللہ ﷺ سے؟ فرمایا ہاں! سنا میرے کان نے اور دیکھا میری آنکھ نے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۷..... مزید۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ ہے یا کسی چیز میں ہے تو وہ عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے۔ رواہ ابن جریر

ذیل الطیرہ

۲۸۶۳۸..... سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے منحویت کا ذکر کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر وہ کسی چیز میں ہے تو عورت میں اور رہائش گاہ میں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۹..... ابو حازم سے مروی ہے کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے منحویت کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم کہتے تھے اگر کچھ ہے (یعنی نحوست کا کچھ حصہ ہے) تو وہ عورت میں اور رہائش گاہ میں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۴۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے نبی! بیشک ہم ایک دار میں مقیم تھے اس میں ہماری تعداد بہت تھی اور اس میں ہمارے اموال بکثرت تھے پس ہم ایک دوسرے دار کی طرف منتقل ہوئے تو وہاں ہماری تعداد گھٹ گئی اور وہاں ہمارے اموال کم ہو گئے، پس اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو اس کو (دو صاف فرمایا یا ذرو صاف فرمایا۔ معنی ایک ہے) بحالت مذمومت۔

حرف الظاء..... کتاب الظہار..... من قسم الافعال

حرف ظاء سے شروع ہونے والے حرف ظہار کے عنوان کے تحت آنے والی حدیثیں جو ذیل افعال ہیں۔

۲۸۶۴۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ جب کسی آدمی کے تحت (یعنی نکاح میں) چار بیویاں ہوں پھر وہ ان سے ظہار کرے تو اس کو ایک کفارہ کفایت کر جائے گا۔ مصنف عبدالرزاق۔ دارقطنی بخاری مسلم

۲۸۶۴۲..... قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو اس سے شادی کرنے کی شرط پر اپنی ماں کی بیٹی کی طرح قرار دے دیا (یعنی یوں کہا کہ اگر تجھ سے نکاح کروں تو تو مجھ پر ایسے ہے جیسے میری ماں کی پشت چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اس سے نکاح کرے تو اس کے قریب نہ جائے جب تک کہ کفارہ ادا نہ کر دے۔ عبدالرزاق۔ بخاری۔ مسلم

۲۸۶۴۳..... سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جس کی تین بیویاں تھیں اور اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ تم مجھ پر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر ایک کفارہ ہے۔

عبدالرزاق۔ کامل لابن عدی بخاری و مسلم

۲۸۶۴۴..... مسند عمرو بن سلمہ۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے وہ سلمہ بن صحرا البیاضی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی سلمہ نے) اپنی بیوی کو اپنے اوپر ایسے قرار دے دیا جیسے ان کی ماں کی پشت (اور ظہار کی یہ قرار داد) رمضان کے گذرنے تک تھی، پس وہ (اس عرصہ میں) موٹی تازی ہو گئی اور تروتازہ (یعنی فربہ) ہو گئی سو وہ اس پر نصف رمضان میں (ہی) جا پڑے پھر نبی ﷺ کے پاس آئے گویا کہ وہ اس عمل کو گراں محسوس کر رہے تھے سو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے اس کی کہ ایک غلام آزاد کرے؟

انہوں نے کہا نہیں! فرمایا کیا اس کی طاقت رکھتا ہے کہ دو مہینے متواتر روزے رکھے؟ کہا نہیں! فرمایا کیا پھر یہ کر سکتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے؟ کہا نہیں!

پس نبی ﷺ گویا ہونے کے لئے فرودہ بن عمرو یہ فرق اس کو دیدے اور فرق ایک ٹوکرا ہے جس میں پندرہ ۱۶ یا ۱۵ سولہ صاع آتے ہیں پس یہ شخص ساٹھ مسکینوں کو یہ ٹوکرا کھلا دے۔

وہ بولا کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ پس قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبود فرمایا اس شہر (مبارک) کی دونوں وادیوں کے درمیان کوئی شخص ہم سے زیادہ اس کا محتاج نہیں۔

پس (اس بات کو سن کر) نبی ﷺ خنس پڑے۔ پھر فرمایا کہ اس کو اپنے گھر والوں کے پاس لے جا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۲۵..... یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھ کو خولہ بنت مالک ثعلبہ نے بیان کیا اور یہ (خولہ بنت مالک) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے تحت تھیں (یعنی نکاح میں تھیں) کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرے شوہر کی جگہ اس نے مجھ سے ظہار کیا تھا کھجور کے ایک ٹوکرا کے ساتھ اعانت فرمائی تھی اور دوسرے ٹوکرا کے ساتھ میں نے مدد کی تھی پس یہ ساٹھ صاع جوئے تھے کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو صدقہ کر دے اور مجھ سے فرمایا کہ لوٹ جا اپنے چچا زاد کے پاس اور اس کے بارہ میں اللہ سے ڈرتی رہ۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۶۲۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قبل از نکاح ظہار کو اور قبل از نکاح طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۲۷..... ابن المسیب رضی اللہ عنہ تابعی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر کفارہ دینے سے قبل اس سے مل گیا تو نبی ﷺ نے اس کو ایک کفارہ کا حکم فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۲۸..... عکرمہ رضی اللہ عنہ سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے ظہار کیا پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے جا ملا پھر اس نے اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا اور تجھے اس عمل پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے اے اللہ کے رسول! میں نے اس کے پازیب دیکھے یا یہ کہا کہ میں اس کی پنڈلیوں کو چاند کی روشنی میں دیکھ لیا تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے جدارہ یہاں تک کہ تو وہ کام ہی کرے جس کا اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ایک مجلس میں کئی بار ظہار کرے تو ایک کفارہ ہے اور اگر متعدد مجلسوں میں ظہار کیا تو متعدد کفارے ہیں اور ایمان (قسمیں) بھی اسی طرح ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایلاء ظہار میں داخل نہیں ہوتا اور نہ ظہار ایلاء میں داخل ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

حرف العین

اس میں چار کتب ہیں۔ علم۔ عتاق۔ عاریہ اور عظمت از قبیل اقوال۔

کتاب العلم

اس میں تین ابواب ہیں

باب اول..... علم کی ترغیب کے بارے میں

۲۸۶۵۱. علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ عبدالرزاق و بیہقی شعب الایمان عن انس۔ ابو داؤد طیالسی وسعید ابن منصور و خطیب

عن الحسن بن علی۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس۔ تمام عن ابن عمر طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود۔ خطیب عن علی

طبرانی فی الاوسط و بیہقی شعب الایمان عن ابن سعید

۲۸۶۵۲. علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے جو شخص کسی نا اہل کے سامنے علم کے خزانے بکھیرے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خنزیر کے گلے

میں جو ہر موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والا۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۲۲ ضعیف الجامع ۳۶۲۶

۲۸۶۵۳. علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے طالب علم کی لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی۔

رواہ ابن عبد البر فی العلم عن انس

۲۸۶۵۴. علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اللہ تعالیٰ مظلوم کی فریاد کو بہت پسند کرتا ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن عبد البر عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالہی ۵۲۰ و ضعیف الجامع ۳۶۲۵

فائدہ:..... اتنا علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے جس کے بغیر چارہ کارہ نہ ہو جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کے ضروری

مسائل ظلال و حرام کا ضروری علم اس حدیث کو آج کل کے مروجہ عصری علوم و فنون کے لیے پیش کرنا اور پھر عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کا اسکولز، کالجس

اور یونیورسٹیز میں جانا اور اس حدیث کو حجت بنانا زبردست غلطی اور کم نہیں ہے، دینی علوم، عصری علوم، سائنسی علوم مباح ہیں فرض نہیں۔ فلیتامل

۲۸۶۵۵. علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں نماز روزہ، حج اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔ رواہ الطبرانی وابن عبد البر عن انس

۲۸۶۵۶. حصول علم کے لئے گھڑی بھر کا وقت صرف کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے حصول علم کی لیے ایک دن صرف کرنا تین مہینوں کے

روزوں سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزییہ ۳۷۹ و ضعیف الجامع ۳۶۲۳۔

۲۸۶۵۷. طلب علم عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ دین کا سرمایہ ہے۔ رواہ الخطیب وابن عبد البر فی العلم عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۷۸ و ضعیف الجامع ۳۸۶۸

۲۸۶۵۸. علم عمل سے افضل ہے افضل اعمال وہ ہیں جو متوسط درجہ کے ہوں اللہ تعالیٰ کا دین سستی اور غلو کے درمیان ہے دو برائیوں کے درمیان

نیکی ہوتی ہے اسے صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ وہ سفر بہت بڑا ہوتا ہے جس میں سواری پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لاد

- دیا جائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن بعض الصحابة
 ۲۸۶۵۹..... حقیقی علم تین چیزیں ہیں ان کے سوا باقی سب کچھ فالتو ہے، وہ تین چیزیں یہ ہیں کتاب اللہ سنت متواترہ اور اہل فیصلہ جو موافق
 عدل ہو۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابن عمرو
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی دواؤد ۶۱۵ و ضعیف الجامع ۳۸۷۱۔
 ۲۸۶۶۰..... حقیقی علم تین چیزیں ہیں کتاب اللہ سنت متواترہ اور لاوری (یعنی میں نہیں جانتا)۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۷۹ و ضعیف الجامع ۳۸۷۱۔
 ۲۸۶۶۱..... علم اسلام کی زندگی اور بقا ہے اور دین کا ستون ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اجر مکمل کر دیتا ہے جو شخص علم حاصل کر کے
 اس پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ علم بھی عطا کر دیتا ہے جو اس نے حاصل نہیں کیا ہوتا۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۲۔
 ۲۸۶۶۲..... علم خزانہ ہے اس کی کنجیاں سوال ہیں علم کے متعلق سوالات کرتے رہو چونکہ ایک سوال کرنے سے چار آدمیوں کو ثواب ملتا ہے سائل کو
 عالم کو سننے والے کو اور ان سے محبت رکھنے والے کو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن علی
 ۲۸۶۶۳..... علم مومن کا جگری دوست ہے، عقل مومن کی دلیل اور راہنمائی ہے عمل اس کی درستی اور قیم ہے بردباری اس کا وزیر ہے بصارت اس
 کے لشکر کا امیر ہے رفاقت اس کا باپ ہے اور نرمی اس کا بھائی ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلًا
 ۲۸۶۶۴..... علم عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ دین کا سرمایہ ہے۔ رواہ ابن عبدالبر عن ابی ہریرۃ
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۵ و کشف الخفاء ۱۷۵۵
 ۲۸۶۶۵..... علم عبادت سے افضل ہے تقویٰ سرمایہ دین ہے عالم وہی ہوتا ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اگرچہ عمل تھوڑا ہی ہو۔

- رواہ ابو الشیخ عن عبادة
 ۲۸۶۶۶..... علم دین ہے نماز دین ہے ذرا دیکھو کہ تم کس سے یہ علم حاصل کرتے ہو اور یہ نماز کیسے پڑھتے ہو چونکہ قیامت کے دن تم سے سوال کیا
 جائے گا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۷۔

سید سلیمان بن علی
 علیہ السلام، پاکستان

نفع بخش اور نقصان دہ علم

- ۲۸۶۶۷..... علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم وہ جو دل میں جاگزیں ہوتا ہے یہ علم نافع ہے دوسرا وہ علم جو زبان کی حد تک ہو یہ ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی
 حجت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والحاکم عن الحسن مرسلًا ولخطیب عنہ عن جابر
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۸۔
 ۲۸۶۶۸..... علم میری میراث ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی بھی میراث ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ام ہانی
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۰
 ۲۸۶۶۹..... علم اور مال ہر طرح کے عیب کو چھپا دیتے ہیں جبکہ جہالت اور فقر ہر طرح کے عیب کو عیاں کر دیتے ہیں۔

واہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۱

۲۸۶۷۰..... علم سے منع کرنا حلال نہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۴۰ والشذرة ۶۰۶
- ۲۸۶۷۱..... عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا امین ہوتا ہے۔ رواہ ابن عبد البر فی العلم عن معاذ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۷۔
- ۲۸۶۷۲..... عالم اور متعلم خیر و بھلائی میں دونوں شریک ہوتے ہیں ان کے علاوہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴۰۔
- ۲۸۶۷۳..... عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا سلطان ہوتا ہے جس نے عالم کی گستاخی کی وہ ہلاک ہوا۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ذر
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۸ والمغیر ۹۵
- ۲۸۶۷۴..... عالم علم اور عمل کا انجام جنت ہے جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو علم اور عمل جنت میں جائیں گے جبکہ عالم دوزخ میں جائے گا۔
- رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرة
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۹ والمغیر ۹۵۔
- ۲۸۶۷۵..... علماء اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اس کے امین ہوتے ہیں۔ رواہ القضاعی وابن عسا کر عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۳ والنواضح ۱۰۹۹
- ۲۸۶۷۶..... علماء میری امت کے امین ہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عثمان
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۸۵۵ وکشف الخفاء ۱۷۵۰
- ۲۸۶۷۷..... علماء زمین کے چمکتے ہوئے چراغ ہیں انبیاء کے خلفاء ہیں میرے اور تمام انبیاء کے در ثاء ہیں۔ رواہ ابن عدی عن علی رضی اللہ عنہ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۸ وکشف الخفاء ۱۷۵۱
- ۲۸۶۷۸..... علماء راہنما ہوتے ہیں پرہیزگار لوگ سردار ہوتے ہیں ان کے ساتھ مل بیٹھنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔
- رواہ ابن النجار عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تکمیل النفع، ضعیف الجامع ۳۸۷۷۔
- ۲۸۶۷۹..... علماء دنیا لوگے ورثا ہوتے ہیں علماء سے اہل آسمان محبت کرتے ہیں سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی ان کے لئے استغفار کرتی ہیں حتیٰ کہ جب مر جاتے ہیں تا قیامت ان کے لئے مغفرت کا یہ تسلسلہ جاری رہتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۹۔
- ۲۸۶۸۰..... علماء کی تین قسمیں ہیں ایک وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم سے مستفید ہو کر زندگی بسر کرتے ہیں ایک وہ عالم کہ لوگ تو اسے دیکھ کر زندگی بسر کرتے ہیں لیکن وہ خود ہلاک ہو جاتا ہے ایک وہ عالم جو خود تو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن لوگوں کو اس سے نفع نہیں ملتا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۶۔
- ۲۸۶۸۱..... علماء کی اتباع کرو چونکہ علماء دنیا کے روشن چراغ ہوتے ہیں اور آخرت کے مصائب سے بچتے ہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تہذیر المسلمین ۱۲۵ اور التزییہ ۲۷۶
- ۲۸۶۸۲..... عالم کے پھسل جانے سے ڈرو اور پھر اس کے رجوع کا انتظار کرو۔
- رواہ الحلوانی وابن عدی و البیہقی فی السنن عن کثیر بن عبد اللہ بن عوف عن ابیہ عن جدہ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۷۷۷ اور خیرة الحفاظ ۸۹
- ۲۸۶۸۳..... عالم کی گمراہی سے ڈرتے رہو چونکہ عالم کی گمراہی اسے دوزخ میں لائے گی۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرة

مسئلہ کنز العمال
حصہ دہم صفحہ ۴۰۳

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۳ والضعیفۃ ۲۰۶۶

۲۸۶۸۳ لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا (اور لالچی) طالب علم ہوتا ہے اور سب سے زیادہ سیر وہ شخص ہوتا ہے جو علم کا طالب نہ ہو۔

رواہ ابو نعیم فی کتاب العلم والدلیلی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۳ والضعیفۃ ۸۲۰

۲۸۶۸۵ موٹہ پن کے پاس ٹھہرو چونکہ مومن کی گم گشتہ چیز علم ہوتی ہے۔ رواہ الدلیلی فی مسند الفردوس وابن النجار فی تاریخہ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے استزیۃ ۲۷۸ و ذیل الملائی ۳۲

۲۸۶۸۶ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ رواہ نصر المقدسی فی الحجۃ البیہقی فی رسالۃ الا شعریۃ بغیر سند واورہ الحلیمی

والقاضی حسین وامام الحرمین وغیر ہم ولعلہ خرج بہ فی بعض کتب الحفاظ التي لم تصل الینا

کلام:..... حدیث الحدیث ضعیف نظر والاسرار المرفوعۃ ۷ ادا سنی المطالب ۷۵ وقال المناوی فی الفیض، ۲۰۹) لم انف لہ علی سند صحیح وائل الحافظ

العرانی سندہ ضعیف۔

۲۸۶۸۷ جب مجھ پر کوئی ایسا دن آجائے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہو جو علم مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب کرے اللہ تعالیٰ اس دن کے طلوع

آفتاب میں برکت نہ کرے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی وابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲ وترتیب الموضوعات ۱۳۵

۲۸۶۸۸ پل صراط پر جب عالم اور عابد اکٹھے ہو جائیں گے عابد سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا اور اپنی عبادت کے سبب مزے کر

جبکہ عالم سے کہا جائے گا: یہاں کھڑا ہو جا اور جس سے محبت کرتے ہو اس کی سفارش کرو تم جس کی بھی سفارش کرو گے تمہاری سفارش قبول کی

جائے گی یا عالم کو انبیاء کی جگہ پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب والدلیلی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے سنی المطالب ۹۸ وضعیف الجامع ۲۹۱

۲۸۶۸۹ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں دنیا سے بے رغبتی عطا

کرتے ہیں اور اسے اپنے عیوب دیکھنے کی توفیق دیتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس وعن محمد بن کعب القرظی مراسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵ والکشف الاضحیٰ ۱۷

۲۸۶۹۰ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں اور شد و ہدایت اس کے دل میں القاء

کرتے ہیں۔ رواہ البزار عن ابن مسعود

۲۸۶۹۱ جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں انھیں دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتے ہیں اور چھوٹوں کو بڑوں کی عزت و توقیر

کرنے کی توفیق دیتے ہیں انکی معیشت میں انھیں وسعت عطا کرتے ہیں اخراجات میں میانہ روی کی توفیق عطا کرتے ہیں انھیں ان کے عیوب

دکھاتے ہیں پھر وہ عیوب دیکھ کر ان سے توبہ تائب ہو جاتے ہیں اور جب کسی گھرانے سے برائی کرنا چاہتے ہیں انھیں ویسے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶ والضعیفۃ ۸۲۰

۲۸۶۹۲ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے بھلائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس قوم کے فقہاء کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور جاہلوں کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر

جب فقیہ بات کرتا ہے وہ اپنے بے شمار مددگار پاتا ہے اور جب جاہل بات کرتا ہے وہ دب جاتا ہے اور مقہور ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے برائی

کا ارادہ کرتا ہے اس کے جاہلوں کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور فقہاء کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر جب جاہل بات کرتا ہے اس کے مددگار بہت ہوتے ہیں

اور جب عالم بات کرتا ہے وہ دب جاتا ہے اور مقہور کر لیا جاتا ہے۔

رواہ ابو نصر السجزی فی الابانۃ عن حبان بن ابی حبلۃ والدلیلی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۰ والضعیفۃ ۲۲۲۱

۲۸۶۹۳..... طالب علم کو جب طلب علم کی حالت میں موت آجائے وہ شہید ہے۔ رواہ البزار عن ابی ذر والی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۵ والضعیفۃ ۲۱۲۶

۲۸۶۹۴..... جب کوئی شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جمع کرتا ہے پھر وہ اپنے اندر اخلاق حسنة پیدا کرتا ہے وہ انبیاء کا

نائب ہوتا ہے۔ رواہ الرافی فی تاریخہ عن ابی امامۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۸ والضعیفۃ ۳۲

علم کی مجلس جنت کے باغات

۲۸۶۹۵..... جب تم جنت کے (سبز و شاداب) باغات کے پاس سے گزرو ان میں چرلیا کرو عرض کیا گیا جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا علم کی مجلس۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۰۰ وکشف الخفاء ۲۷۸

۲۸۶۹۶..... قیامت کے دن اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جسے علم حاصل کرنے کا موقع ملا لیکن وہ علم حاصل نہ کر سکا اور ایک اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جس نے علم حاصل کیا پھر دوسروں نے اس کا علم سن کر نفع اٹھایا مگر وہ خود اپنے علم سے نفع نہ اٹھا سکا۔

رواہ ابن عساکر عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۷۶ والسنن ۲۸۱

۲۸۶۹۷..... علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے چونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

رواہ العقیلی وابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان وابن عبدالبر فی العلم

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاثقان ۲۰۶ والسنن ۲۵۸ وقال المناوی فی الفیض ۵۳۲، ۵۳۳ لم یصح فیہ اسناد۔

۲۸۶۹۸..... علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ طالب علم کی طلب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عبدالبر عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۰۷ وکشف الخفاء ۳۹۷ وقال المناوی فی الفیض ۵۴۲ لم یصح فیہ اسناد

۲۸۶۹۹..... جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کریں گے۔

رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۸۷۰۰..... جس شخص نے علم حاصل کیا حصول علم اس کے گذشتہ گناہوں کے لئے کفارہ ہوگا۔ رواہ الترمذی عن سنجرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۹۵ وضعیف الجامع ۵۲۸۶

۲۸۷۰۱..... جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا بیڑا خود اٹھا لیتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن زیاد بن الحارث الصندانی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۳۔

۲۸۷۰۲..... جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے یہاں تک کہ گھر واپس آجائے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۵ والنوایح ۲۲۲۳۔

۲۸۷۰۳..... جس شخص نے کسی دوسرے کو تعلیم دی اس کے لیے عامل کا اجر و ثواب ہوگا اور عامل کے اجر و ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔

رواہ ابن ماجہ عن معاذ بن انس

۲۸۷۰۴ جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کیا یا علم کا ایک باب سیکھا اللہ تعالیٰ اس کے اجر و ثواب کو تاقیامت بڑھاتے رہیں گے۔

رواہ ابن عاکر عن ابی سعید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۰۴

۲۸۷۰۵ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن معاویة احمد بن حنبل و الترمذی عن ابن عباس و ابن ماجہ عن ابی ہریرة

۲۸۷۰۶ جو شخص تعلیم دین کے لیے صبح و شام سفر کرتا ہے وہ جنت میں ہوتا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابی سعید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۱۲

۲۸۷۰۷ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں رشد و ہدایت القاء کرتا ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲ ذخیرة الحفاظ ۵۶۵۰

۲۸۷۰۸ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے اور دین کی فہم عطا فرماتا ہے۔ رواہ السنجری عن عمر

کلام: حدیث کی سند میں ضعف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۰

۲۸۷۰۹ بغیر علم کے عبادت کرنے والا شخص اس گدھے کی طرح ہے جو آٹا پینے والے مکان میں ہو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن وائلہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۶۷ و ضعیف الجامع ۵۹۱۱

۲۸۷۱۰ کلمہ حق سب سے اچھا عطیہ ہے جو تم سن لیتے ہو اور پھر اسے اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس لے جاتے ہو اور تم اسے سکھادیتے ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۱۵۹۰ و ضعیف الجامع ۵۹۶۷۔

۲۸۷۱۱ علم کے ہوتے ہوئے سو جانا جہالت کی نماز سے بہتر ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن سلمان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۷۳ واللؤلؤ والمرصع ۶۶۹

۲۸۷۱۲ لوگوں میں دو طرح کے انسان معتبر ہیں عالم اور محترم ان کے سوا باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۸۲ والضعیفۃ ۲۳۲۷

۲۸۷۱۳ اللہ کی قسم تمہاری وجہ سے اگر کسی ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے افضل ہے۔

واہ ابو داؤد عن سہل بن سعد

علماء کے قلم کی سیاہی

۲۸۷۱۴ علماء کے قلم کی سیاہی کا شہداء کے خون کے ساتھ وزن کیا جائے گا علماء کی سیاہی خون سے بھاری نکلے گی۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۳۳۹ والتذکرہ ۱۶۹۵

۲۸۷۱۵ قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا۔ چنانچہ علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے بھاری نکلے گی۔

رواہ الشیرازی عن انس المرہی عن عمران بن حصین، ابن عبدالبر فی العلم، عن ابی الدرداء، ابن جوزی فی العلل عن النعمان بن بشیر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۱۶۶ التمییز ۴۰۱

۲۸۷۱۶ علم حاصل کرو اور علم کے لیے وقار سیکھو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن عمر

- کلام: حدیث کی سند میں عباد بن کثیر ہے اور وہ متروک ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۶۹ والضعیفۃ ۱۶۱۰
 ۲۸۷۱۷..... علم حاصل کرو اور علم کے لیے وقار سیکھو، جن علماء سے علم حاصل کرو ان سے عاجزی سے پیش آؤ۔ رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۵۷ و ضعیف الجامع ۲۳۳۸۔
 ۲۸۷۱۸..... جو علم چاہو حاصل کرو تمہیں علم اس وقت تک نفع نہیں پہنچائے گا جب تک علم پر عمل نہ کرو۔
 رواہ ابن عربی والخطیب عن معاذ بن عساكر عن ابی الدرداء
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۶۲ و ضعیف الجامع ۲۳۵۳۔
 ۲۸۷۱۹..... جو علم چاہو حاصل کرو بخدا تمہیں علوم جمع کرنے پر ثواب نہیں ملے گا جب تک علم پر عمل نہیں کرو گے۔
 رواہ ابو الحسن بن الاحزم المدینی فی امالیہ عن انس
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۵۵۔
 ۲۸۷۲۰..... فرائض (میراث) کا علم حاصل کرو اور قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو بھی ان کا علم سکھاؤ چونکہ میں دنیا سے چلا جاؤں گا۔
 رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۵۰ و ضعیف الترمذی ۳۶۸۔
 ۲۸۷۲۱..... ستاروں کا علم اتنا حاصل کرو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستے ڈھونڈ سکو اور پھر اس کے آگے مزید اس علم کو حاصل کر
 نے سے باز رہو۔ رواہ ابن مردویہ والدارقطنی فی کتاب النجوم عن ابن عمر
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۵۶۔
 ۲۸۷۲۲..... بھلائی عادت ہے اور برائی حاجت ہے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔
 رواہ ابن ماجہ عن معاویۃ
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳۲۔

ایک عالم ہزار عباد سے افضل

- ۲۸۷۲۳..... جس عالم سے نفع اٹھایا جائے وہ ایک ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۳ و المغیر ۹۲
 ۲۸۷۲۴..... علم مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جب بھی اسے علم کی کوئی بات ملتی ہے دوسری کی طلب میں لگ جاتا ہے۔
 رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تملیض الصحیفۃ ۲۱ و التیز ۷۲
 ۲۸۷۲۵..... طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طالب علمی سے راضی ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساكر عن انس
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۹۔
 ۲۸۷۲۶..... جاہلوں کے درمیان طالب علم کی مثال ایسی ہے جیسے مردوں میں زندہ انسان۔
 رواہ العسکری فی الصحابة وابوموسی فی الذیل عن حسان بن ابی سنان مر سلاً
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۸ و کشف الخفاء ۱۶۶۶
 ۲۸۷۲۷..... طالب علم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہوئے مجاہد سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

۲۸۷۲۸ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ اس مجاہد کی طرح ہوتا ہے جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہو۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عمار و انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۲۔

۲۸۷۲۹ طالب علم دراصل طالب رحمت ہوتا ہے اور طالب علم اسلام کا سرمایہ ہوتا ہے اسے اجر و ثواب انبیاء کے ساتھ ملتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۰ و المغیر ۸۹۔

۲۸۷۳۰ عالم بنویا متعلم بنویا علم کے سننے والے بنویا اہل علم سے محبت کرنے والے بنوا اس کے علاوہ پانچویں قسم کا فرد نہ بنو ورنہ ہلاک

ہو جاوے۔ رواہ البزار و الطبرانی فی الاوسط عن ابی بکر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسی المطالب ۲۲۹ و الاقان ۲۲۲

۲۸۷۳۱ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرنا افضل عمل ہے علم تمہیں نفع پہنچائے گا خواہ اس کے ساتھ عمل قلیل ہو یا کثیر جہالت تمہیں کسی

صورت نفع نہیں پہنچائے گی خواہ اس کے ساتھ عمل قلیل ہو یا کثیر۔ رواہ الحکیم عن انس

کلام: اگرچہ حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۹۷ و المغیر ۳۲ لیکن۔

۲۸۷۳۲ کیا میں تمہیں کچھ حصّے نہ سکھاؤں جن کے اپنانے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے گا علم حاصل کرو چونکہ علم مومن کا دلی دوست

ہے بردباری مومن کا وزیر ہے عقل اس کی دلیل اور راہبر ہے عمل اس کا گران اور محافظ ہے مہربانی اس کا باپ ہے نرمی اس کا بھائی ہے اور صبر اس

کے لشکر کا امیر ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۶۸

۲۸۷۳۳ علماء کے ختم ہونے سے پہلے علم لکھ لو (یعنی حاصل کر لو) علماء کے مرجانے سے علم ختم ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن حذیفہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۹۰

۲۸۷۳۴ اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ جو شخص کسی راستے پر حصول علم کے لئے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے

راستے میں آسانی پیدا کرے گا جس شخص کی آنکھیں ضائع ہو جائیں اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے علم میں اضافہ عمل کے اضافہ سے بہتر

ہے اور تقویٰ سرمایہ دین ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشة

۲۸۷۳۵ اللہ تعالیٰ نے علم کی مختلف مٹھیاں علاقوں میں بکھیر رکھی ہیں جب تم کسی عالم کے متعلق سنو کہ وہ دنیا سے اٹھالیا گیا ہے تو گویا علم کی

مٹھی اٹھالی گئی یہی سلسلہ جاری رہتا ہے حتیٰ کہ علم باقی نہیں رہتا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

۲۸۷۳۶ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بل میں اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے معلم

کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔ رواہ الطبرانی و الضیاء عن ابی امامة

۲۸۷۳۷ صاحب علم کے لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔ رواہ ابویعلیٰ عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۹۳۵

۲۸۷۳۸ خیر کی تعلیم دینے والے معلم کے لیے ہر مخلوق دعائے رحمت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عائشة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳۵

۲۸۷۳۹ معلم خیر کے لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندروں میں تیرنے والی مچھلیاں بھی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر و البزار عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۱۸

۲۸۷۴۰ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ آدمی پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے خیر کی تعلیم دینے والے معلم پر رحمت نازل کرتے ہیں اور اہل آسمان، اہل ارض، حتیٰ کہ بلوں میں رہنے والی چوہنیاں اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی اس کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔ رواہ الترمذی عن ابی امامة

۲۸۷۴۱ اللہ تعالیٰ تمہیں علم عطا کرنے کے بعد تم سے علم یکسر نہیں چھینے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا اور جہاں باقی رہ جائیں گے انہی جہلاء سے مسائل پوچھے جائیں گے اور فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرة

۲۸۷۴۲ حکمت شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتی ہے حتیٰ کہ غلام کو اٹھا کر بادشاہوں کی مسند پر لائے بٹھاتی ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۸۶۶ وضعیف الجامع ۱۳۳۲۔

۲۸۷۴۳ مومن جب علم کا ایک باب سیکھتا ہے خواہ اس پر عمل کرے یا نہ کرے اس کا لہر سکھنا ایک ہزار رکعت نوافل سے افضل ہے۔

رواہ ابن لال عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۱۷۶۸

۲۸۷۴۴ فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔ رواہ البيهقي فی شعب الایمان عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۱۷۸۶

۲۸۷۴۵ فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ رواہ البزار عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۱۸۷۶ والضعيفة ۲۱۳۰

۲۸۷۴۶ جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائیں گے فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طالب علمی سے خوش ہوتے ہیں عالم کے لیے اہل آسمان، اہل ارض اور پانی میں تیرتی مچھلیاں استغفار کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چوہوں رات کے چاندنی فضیلت ستاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء وراثت میں دینار اور درہم نہیں چھوڑتے وہ تو وراثت میں علم چھوڑتے ہیں لہذا جو شخص علم حاصل کرے وہ وہاں مقدار میں علم حاصل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعون ابن حبان عن ابی الدرداء

۲۸۷۴۷ فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طالب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔

رواہ الطیالسی عن ابی الدرداء عن صفوان بن عسال

فرشتوں کا پر بچھانا

۲۸۷۴۸ جو شخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے فرشتے اس کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طالب علمی سے

خوش ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم وابن حبان عن صفوان بن عسانی

۲۸۷۴۹ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو علم حاصل کریں گے تم انہیں خوش آمدید کہو انہیں خراج تحسین پیش کرو اور انہیں تعلیم دو۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۷۳

۲۸۷۵۰ جو دل علم و حکمت سے خالی ہو وہ دیران گھر کی مانند ہوتا ہے لہذا تم علم حاصل کرو دوسروں کو تعلیم دو اور دین میں سمجھ پیدا کرو جہلاء کی

حالت میں نہیں مرنے چاہئے چونکہ اللہ تعالیٰ جہالت کا عذر قبول نہیں کرتا۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۰

۲۸۷۵۱ یہ دونوں جماعتیں خیر و بھلائی پر ہیں یہ لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں اور رب تعالیٰ سے دعائیں کر رہے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے انہیں عطا کرنے چاہے نہ کرے جبکہ یہ لوگ علم سیکھتے ہیں اور دوسروں کو سکھاتے ہیں مجھے معلوم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے امتا کرات کرنے والی مجلس میں بیٹھ گئے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمرو

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۴۲

۲۸۷۵۲ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے سے افضل کوئی عبادت نہیں، ایک فقیہ ہزار عابدوں سے بھی زیادہ شیطان پر بھاری ہوتا ہے ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۱۸۸ اور تذکرۃ الموضوعات ۲۰

۲۸۷۵۳ اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت ایسی نہیں جو تفقہ فی الدین اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے افضل ہو۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۰۵

۲۸۷۵۴ جو شخص بھی حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرتے ہیں جس شخص کو اس کا عمل پیچھے دھکیل دے اس کا نسب اسے آگے نہیں لے جاتا۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی ہریرة

۲۸۷۵۵ وہ عالم جو کسی قبیلے سے حصول علم کے لیے نکلا ہو اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں جو شیطان کی کمر توڑنے والی ہو۔

رواہ الدیلمی فی مستند الفردوس عن واثلة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۳

۲۸۷۵۶ علماء کے ساتھ مل بیٹھنا عبادت ہے۔ رواہ الدیلمی فی مستند الفردوس عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۵۴

۲۸۷۵۷ کلمہ حکمت مومن کا گم گشتہ متاع ہے جہاں بھی اسے ملتا ہے فوراً اچک لیتا ہے۔ رواہ ابن جان فی القضاء عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۰۱

۲۸۷۵۸ جو شخص میری اس مسجد میں آیا اور وہ صرف خیر و بھلائی کا علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہو یا اس کی تعلیم دینے کے لیے آیا ہو وہ اس مجاہد کی طرح ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا ہو جو شخص اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے آیا ہو اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھتا ہو۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۳۶

دین کی سمجھ عطیہ خداوندی ہے

۲۸۷۵۹ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتے ہیں میں تو تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے یہ امت برابر اللہ تعالیٰ کے امر پر قائم رہے گی جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔ رواہ احمد بن حنبل والبیخاری ومسلم عن معاویة

۲۸۷۶۰ عالم کے مرنے سے اسلام میں رخنہ پڑ جاتا ہے جب تک دن رات اذتے بدلتے ہیں یہ رخنہ بند نہیں ہونے پاتا۔

رواہ البزار عن عائشة ابن لال عن ابن عمرو عن جابر

کلام: حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۳۹ فضیلت الجامع ۵۸۹۴

۲۸۷۶۱..... لوگ سونے اور چاندی کی کانوں کی مانند ہیں جاہلیت میں کج فعل سمجھا جاتا تھا وہ اسلام میں بھی افضل ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے (روحیں حاضر کئے ہوئے لشکر ہیں لہذا جن جن روجوں کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے وہ ایک دوسرے سے مانوس ہو جاتی ہیں اور جو روحیں ایک دوسری سے طرح دے جاتی ہیں وہ ایک دوسری سے غیر مانوس رہتی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ

۲۸۷۶۲..... اے ابو ذر! اگر تم کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کرو گے وہ تمہارے لیے ایک سو رکعت سے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم علم کا ایک باب دیکھو گے خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے وہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعت سے زیادہ بہتر ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ذر
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۳

۲۸۷۶۳..... دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا افضل عبادت ہے اور تقویٰ افضل دین ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الاقان ۱۱۸۸ ضعیف الجامع ۱۰۲۲

۲۸۷۶۴..... علماء کا اکرام کرو چونکہ علماء انبیاء کے ورثاء ہیں جس شخص نے علماء کا اکرام کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا اکرام کیا۔

رواہ الخطیب عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشریح ۵۱۳ و ذیل الملآلی ۳۸۔

۲۸۷۶۵..... علماء کا اکرام کرو چونکہ علماء انبیاء کے ورثاء ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

۲۸۷۶۶..... ایک فتنہ برپا ہوگا جو عبادت کو تباہ برباد کر دے گا اس فتنے سے صرف عالم ہی بچ پائے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۱۳ والضعیفہ ۲۳۳۲

۲۸۷۶۷..... اہل جنت جبکہ جنت میں رہ رہے ہوں گے تاہم وہاں بھی وہ علماء کے محتاج ہوں گے چونکہ اہل جنت ہر جمعہ کو رب تعالیٰ کی زیارت

کریں گے رب تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا مجھ سے جس چیز کی چاہو تمنا کرو میں تمہاری ہر تمنا پوری کروں گا چنانچہ اہل جنت علماء کے پاس جائیں

گے اور کہیں گے: ہم رب تعالیٰ سے کس چیز کی تمنا کریں علماء کہیں گے فلاں فلاں چیزوں کی تمنا کرو۔ چنانچہ جنت میں بھی لوگ علماء کے محتاج

ہوں گے جس طرح دنیا میں ان کے محتاج ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن جابر

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۹۸ و تذکرۃ الموضوعات ۱۸

۲۸۷۶۸..... ہر چیز کا ایک مرکزی ستون ہوتا ہے اور اس دین کا مرکزی ستون فقہ ہے بخدا ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ

بھاری ہوتا ہے۔ رواہ ابن حبان والخطیب عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۳۱ والکشف الالہی ۱۳۷

۲۸۷۶۹..... علماء کی مثال ستاروں کی سی ہے چنانچہ بحر و بر میں ستاروں کو دیکھ کر تارکیوں میں راستوں کی تعیین کی جاتی ہے جب ستارے ماند

پڑ جاتے ہیں عین ممکن ہوتا ہے کہ مسافر راہ گم کر جائیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تہذیب الضعیفہ ۱۶ و ضعیف الجامع ۱۹۷۳

۲۸۷۷۰..... قیامت کے دن سب سے پہلے انبیاء کی سفارش قبول کی جائے گی پھر علماء کی اور پھر شہداء کی۔

رواہ المرہنی فی فضل العلم والخطیب عن عثمان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۲۸ والضعیفہ ۲۱۱۱

۲۸۷۷۱..... کیا میں تمہیں سب سے بڑے سخی کے متعلق خبر نہ دوں؟ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ سب سے زیادہ سخی ہے اور میں اولاد آدم میں سب

سے زیادہ سخی ہوں پھر میرے بعد انسانوں میں وہ شخص سب سے زیادہ سخی ہوگا جو علم حاصل کرے پھر علم پھیلانے قیامت کے دن جب وہ اٹھایا

جائے گا وہ تنہا ایک امت ہوگا اور ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان پیش کرتا ہے حتیٰ کہ قتل کر دیا جاتا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۰۳ و ضعیف الجامع ۲۱۶۱

۲۸۷۷۲: کیا میں تمہیں اپنے خلفاء اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلفاء اور مجھ سے پہلے انبیاء کے خلفاء کے متعلق نہ بتاؤں؟ چنانچہ یہ حاملین قرآن اور حاملین حدیث ہیں جو مجھ سے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روایت کرتے ہیں۔

رواہ السجری فی الامانة والخطیب فی شرف اصحاب الحدیث عن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۳ والضعیفۃ ۲۳۷۵، ۸۵۵

۲۸۷۷۳: جو بچہ حصول علم اور عبادت میں مشغول رہتے ہوئے جوان ہوتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بہتر (۷۲) صدیقین کا اجر و ثواب عطا

فرمائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵۲ والضعیفۃ ۷۰۰

۲۸۷۷۴: عالم اور عابد کے درمیان ستر درجات کا فرق ہے۔ رواہ الذہبی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرة

۲۸۷۷۵: مردوں کا حسن و جمال ان کی زبانوں کی فصاحت میں ہے۔ رواہ القضاعی عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۳۲۰ و تذکرۃ الموضوعات ۲۰۴

۲۸۷۷۶: حق بات کی درستی حقیقی جمال ہے اور سچائی کے ساتھ افعال کو پورا کرنا کمال ہے۔ رواہ النحاکم عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۵۵ و المغیر ۵۳

۲۸۷۷۷: دو خصلتیں منافق میں نہیں جمع ہو سکتیں اچھی عادات (اچھے خلاق) اور دین کی سمجھ بوجھ۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرة

۲۸۷۷۸: میری امت کے علماء میری امت کے افضل لوگ ہیں اور علماء میں وہ لوگ افضل ہیں جو رحم کرنے والے ہوں خیر دار! اللہ تعالیٰ عالم

کے چالیس گناہ بخش دیتا ہے جاہل کا ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے۔ رحم کرنے والا عالم قیامت کے دن آئے گا جبکہ اس کا نور چمک رہا ہو گا اور اس کی روشنی میں چلے گا نیز اس کی روشنی مشرق تا مغرب جگمگا رہی ہوگی جیسے روشن ستارہ چمک رہا ہوتا ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة والخطیب عن ابی ہریرة القضاعی عن ابی عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ السلیسین ۱۳۵ و الجامع المصنف ۱۷۱

۲۸۷۷۹: میری امت کے افضل لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو اللہ کی طرف بلا تے ہوں اور انھیں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بناتے ہوں۔

رواہ ابن النجار عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۷۰۔

۲۸۷۸۰: جو لوگ جاہلیت میں افضل ہوں وہ اسلام میں بھی افضل ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں۔

رواہ البخاری عن ابی ہریرة

۲۸۷۸۱: تم لوگوں کو کانیں (سونے چاندی کی کانیں) پاؤں گے ان میں سے جو جاہلیت میں افضل ہو گا وہ اسلام میں بھی افضل

ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں اور امارت کے معاملہ میں تم اس شخص کو سب سے افضل پاؤں گے جو لوگوں میں سب

سے زیادہ امارت کو ناپسند کرتا ہو امارت میں پڑنے سے قبل، قیامت کے دن لوگوں میں سب سے برتر اسے پاؤں گے جو دو چہروں

والا (دوغلا) ہو ان لوگوں کے پاس آئے ایک چہرہ لے کر دوسرے لوگوں کے پاس جائے دوسرا چہرہ لے کر۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن ابی ہریرة

۲۸۷۸۲: لوگوں میں سب سے زیادہ افضل شخص وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتا ہو اور جو سب سے زیادہ دین میں سمجھ

بوجھ رکھتا ہو جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہو جو سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرتا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی و ابن حبان عن درة بنت ابی لہب

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۹۷۔

علم کی بدولت بادشاہت

۲۸۷۸۳ حضرت سلیمان علیہ السلام کو مال بادشاہت اور علم میں اختیار دیا گیا انھوں نے علم کو اختیار کیا اس کی وجہ سے بقیہ دو چیزیں بھی انھیں عطا کر دی گئیں۔ رواہ ابن عساکر والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۳

۲۸۷۸۴ عالم کا گناہ صرف ایک ہوتا ہے جبکہ جاہل کا گناہ دو گنا ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۵۰ و المغیر ۶۶

۲۸۷۸۵ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت نازل فرمائے جو ہم سے حدیث سے پھر اسے یاد رکھے اور پھر اس شخص تک پہنچائے جو اس سے

زیادہ فقیہ ہو۔ رواہ ابن عساکر عن زید بن خالد الجہنی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۵ و المغیر ۷۱

۲۸۷۸۶ جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم رکھتا ہو اس کی ایک رکعت جاہل کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقباب عن علی

۲۸۷۸۷ عالم کی دو رکعتیں غیر عالم کی ستر رکعت سے افضل ہوتی ہیں۔ رواہ ابن النجار عن محمد بن علی مرسل

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۶۔

۲۸۷۸۸ علم حاصل کرنے میں سبقت لے جاؤ سچے آدمی کی بات دنیا اور جو کچھ دنیا کے اوپر سونا چاندی ہے سب سے افضل ہے۔

رواہ الرافعی فی تاریخہ عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۰۲ و الضعیفہ ۹۳۳

۲۸۷۸۹ عالم کا گھڑی بھر کے لیے اپنے بستر پر نیک لگا کر علم میں غور و فکر کرنا عبادت کی ستر سالہ عبادت سے افضل ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۰۵ و المغیر ۷۵۔

۲۸۷۹۰ تمہیں علم حاصل کرنا چاہئے چونکہ علم مومن کا قلبی دوست ہے بردباری اس کا دزیر ہے عقل اس کی دلیل ہے عمل اس کا محافظ ہے

رفاقت اس کا باپ ہے نرمی اس کا بھائی ہے اور صبر اسکے لشکر کا امیر ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن عباس

۲۸۷۹۱ تمہیں یہ علم حاصل کرنا چاہیے قبل ازیں کہ علم اٹھالیا جائے عالم اور متعلم اجر و ثواب میں دونوں شریک ہیں انکے بعد بقیہ لوگوں میں کوئی

بھلائی نہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

۲۸۷۹۲ صبح و شام تحصیل علم کے لیے صرف کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

رواہ ابو مسعود الاصبہانی فی معجمہ وابن النجار والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۲۳۔

۲۸۷۹۳ ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عبادوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۱ و ضعیف الترمذی ۵۰۳

۲۸۷۹۴ دین میں تھوڑی سی سمجھ بوجھ رکھنا کثرت سے عبادت کرنے سے افضل ہے، آدمی کے لیے دین کی سمجھ بوجھ کافی ہے جب اللہ تعالیٰ

کی عبادت بھی کرتا ہو آدمی کو جہالت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ جب وہ اپنی رائے پر عجب کرتا ہو، لوگوں کی دو قسمیں ہیں مومن اور جاہل مومن کو

اذیت مت پہنچاؤ اور جاہل کے ساتھ بات مت کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۱۱

۲۸۷۹۵..... عالم کی فوقیت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فوقیت ستاروں پر۔ رواہ ابونعیم بالحلیہ عن معاذ
۲۸۷۹۶..... عالم عابد پر ستر درجے فضیلت رکھتا ہے جبکہ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں۔

رواہ ابو یعلیٰ عن عبد الرحمن بن عوف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۷۰ و ضعیف الجامع ۳۹۶۷

۲۸۷۹۷..... مومن عالم مومن عابد پر ستر درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ رواہ ابن عبد البر عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۷۳۸ و ضعیف الجامع ۳۹۷۲

۲۸۷۹۸..... عالم کی فضیلت غیر عالم پر ایسی ہی ہے جیسے نبی کی فضیلت امت پر۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۶۹ و الضعیفة ۱۵۹۶

۲۸۷۹۹..... علم کی فضیلت مجھے عبادت کی فضیلت سے زیادہ محبوب ہے تقویٰ افضل دین ہے۔

رواہ البر والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن حذیفہ والحاکم عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالہی ۶۰۸

۲۸۸۰۰..... علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے جبکہ جہالت کے ساتھ کثیر عمل کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۱۰ والنوایح ۱۲۳۹

۲۸۸۰۱..... آدمی کو فقہ کافی ہے جب اللہ کی عبادت کرتا ہو اور آدمی کو اتنی جہالت بھی کافی ہے جب اپنی رائے پر عجب کرتا ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۷۹

۲۸۸۰۲..... یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تمہارے لیے اس دنیا سے افضل ہے جس پر سورج طلوع ہوتا

ہے اور جس سے غروب ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی رافع

۲۸۸۰۳..... ہر چیز کا ایک راستہ ہوتا ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۸

۲۸۸۰۴..... صرف عالم اور متعلم مجھ سے ہے۔ رواہ ابن النجار والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۴۲ و الضعیفة ۲۰۳۲

۲۸۸۰۵..... جو قوم بھی اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی ہے اور آپس میں پڑھتی پڑھاتی ہے ان پر سیکینہ نازل ہوتا ہے

رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انھیں اپنے پروں تلے رکھ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرہ

بے علم کا اللہ کی نظر میں حقیر ہونا

۲۸۸۰۶..... اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی بندہ حقیر نہیں ہوتا مگر وہ جو علم و ادب سے خالی ہو۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعہ ۳۰۰ و تذکرۃ الموضوعات ۱۹

۲۸۸۰۷..... اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی بندہ حقیر ہوتا ہے جو علم سے محروم ہو۔ رواہ عبدان فی الصحابة و ابو موسیٰ فی الذیل عن بشر بن النہاس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۹

۲۸۸۰۸..... علم کی فضیلت سے بڑھ کر کسی مزدور کی کمائی نہیں چنانچہ علم اپنے صاحب کو ہدایت دیتا ہے اور اسے پستی سے دور کرتا ہے دین اس

وقت تک درستی نہیں رہ سکتا جب تک عقل درستی پہ نہ ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰۹

۲۸۸۰۹..... اشاعت علم سے افضل لوگوں کا کوئی صدقہ نہیں۔ رواہ الطبرانی عن سمرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۳ و التواضع ۱۷۱۵

۲۸۸۱۰..... جو شخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۸۸۱۱..... تفقہ فی الدین سے افضل کوئی عبادت نہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۸۸۱۲..... اللہ تعالیٰ اس امت کے جس عالم کو بھی اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے پھر تاقیامت یہ رخنہ بند نہیں ہونے پاتا۔

رواہ السجزی فی الابانۃ والمرہی فی العلم عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱ و ضعیف الجامع ۵۱۱۹

۲۸۸۱۳..... جو شخص بھی اپنی زبان سے حق بات کہتا ہے پھر اس کے بعد اس بات پر عمل کیا جاتا ہے تو حق بات کرنے والے کے لیے تاقیامت

اس کا اجر و ثواب جاری کر دیا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پورا پورا ثواب دیتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۱

۲۸۸۱۴..... یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے کہ آدمی علم حاصل کرے پھر اس پر عمل کرے۔ رواہ خیشمہ فی العلم عن الحسن مر سلاً

کلام:..... حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۹۰

۲۸۸۱۵..... جس شخص نے ایک حدیث بھی میری امت تک پہنچائی تاکہ اس سے سنت کا قیام ہو یا بدعت کی بندش ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۳۷

۲۸۸۱۶..... جو شخص حصول علم کی لئے گھر سے نکلا قدم اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ رواہ الشیرازی عن عائشۃ

۲۸۸۱۷..... جس شخص نے میری سنت کی چالیس حدیثیں حفظ کیں میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کروں گا۔

رواہ ابن البخاری عن ابن سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۶۱ و الکشف الالہی ۸۱۲

۲۸۸۱۸..... میری امت کے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں (اور ان پر عمل کیا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نقیہ اور عالم بنا کر اٹھائے گا۔

عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۶۸

۲۸۸۱۹..... جو شخص حصول علم کے لیے گھر سے نکلا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ الترمذی والضیاء عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۹۳ و ضعیف الجامع ۵۵۷۰

۲۸۸۲۰..... باطن کا علم اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں سے ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دلوں میں چاہتا

ہے ڈال دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزییہ ۲۸۰ و ذیل اللآلی ۴۴

حصہ اکمال

۲۸۸۲۱ علم کی طلب افضل عبادت ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرہ

۲۸۸۲۲ علم کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

۲۸۸۲۳ جو شخص حصول علم کے ارادے سے گھر سے نکلا اس کے لیے جنت میں دروازہ کھل جاتا ہے فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں آسمانوں کے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فضیلت آسمان کے کسی چھوٹے ستارے پر علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء وراثت میں دینار اور درہم نہیں چھوڑتے البتہ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں جو شخص علم حاصل کرے وہ علم وافر مقدار میں حاصل کرے عالم کی موت ایک مصیبت ہے جس کا جبرہ ناممکن ہے اور اس کی موت ایک دراز ہے جو بند نہیں ہونے پاتی عالم چمکتا ہوا ستارہ ہوتا ہے جو موت آنے پر بچھ جاتا ہے سارے قبیلے کا مر جانا عالم کی موت سے کمتر ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۸۸۲۴ علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے، اے بندے! یا عالم بن جاؤ یا معلم بن جاؤ ان کے علاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔

رواہ الدیلمی عن علی

۲۸۸۲۵ فقہ کی طلب امر واجب ہے ہر مسلمان پر۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۸۸۲۶ فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ

۲۸۸۲۷ طالب علم کے لیے مرجبا ہے چونکہ طالب علم کو رحمت کے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پروں سے اس پر سایہ کر دیتے ہیں پھر فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے قطار اندر قطار آسمانوں میں پہنچ جاتے ہیں اور طالب علم سے محبت کرتے ہیں۔

رواہ البغوی والطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۸۸۲۸ مومن کا ایک مسئلہ سیکھنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کسی غلام کو آزاد کرنے سے بھی افضل ہے، چنانچہ طالب علم، خاوند کی فرمانبرداری بیوی اور والدین کا فرمانبرداری بغیر حساب کے انبیاء کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔

رواہ ابوبکر النقاس والرافعی فی تاریخہ عن ابی ایوب

۲۸۸۲۹ جس شخص کو طالب علمی کی حالت میں موت آجائے اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ، درجہ نبوت کا فرق رہ جاتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن انس

۲۸۸۳۰ جس شخص کو طالب علمی میں موت آجائے اور وہ اسلام کی نشاء کے لیے علم حاصل کر رہا ہو جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن الحسن مرسل ابن النجار عن الحسن عن انس

۲۸۸۳۱ جس شخص کو طالب علمی کی حالت میں موت آجائے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جبکہ اس کے درمیان اور انبیاء کے درمیان درجہ نبوت کا فرق ہوگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۸۸۳۲ جس شخص کو موت آجائے در انحالیکہ وہ اسلام کی نشاء کے لیے علم حاصل کر رہا ہو اس پر انبیاء کو صرف ایک درجہ کی فضیلت ہوگی۔

رواہ الخطیب عن سعید بن المسیب عن ابن عباس

انبیاء علیہم السلام کی رفاقت

۲۸۸۳۳..... جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا تا کہ وہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان ایک درجے کا فرق ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی الدرداء
 ۲۸۸۳۴..... علم کا طالب رب تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے اور اسلام کا رکن ہوتا ہے، اسے انبیاء کے ساتھ اجر و ثواب ملتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۰ والمغیر ۸۹

۲۸۸۳۵..... جو شخص علم کے باب کی طلب میں گھر سے نکلتا کہ وہ اس کے ذریعے حق سے باطل کو رد کرے اور ہدایت سے گمراہی کو دور کرے وہ اس عبادت گزار کی طرح ہے جو چالیس سال سے عبادت میں مشغول ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس
 ۲۸۸۳۶..... جو بچہ بھی حصول علم اور عبادت میں جو ان ہو اقیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بہتر (۷۲) صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵۲ والضعیفۃ ۷۰۰

۲۸۸۳۷..... جس شخص نے علم کا ایک باب حاصل کیا تا کہ وہ اس کے ذریعے اپنے آپ کی اصلاح کرے اور اپنے بعد آنے والوں کی اصلاح کرے اس کے لیے ریت کے ذروں کے برابر اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابان عن انس
 ۲۸۸۳۸..... جو شخص علم کی تلاش میں نکلا اور اس نے علم پالیا اس کے لیے دگنا اجر ہے اور اگر اس نے علم نہ پایا تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ والحاکم فی الکنیٰ والطبرانی والبیہقی فی السنن وتمام و الترمذی وابن عساکر عن واثلة

۲۸۸۳۹..... جو شخص طلب علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے تا وقتیکہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ ابو نعیم الحلیہ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۵ والنواضح ۲۲۲۳

۲۸۸۴۰..... جو شخص صبح کے وقت حصول علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے فرشتے طالب علم کے لیے پر

بچھاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۸۸۴۱..... جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اس کی معیشت میں برکت ہو جاتی ہے اس کے

رزق میں کمی نہیں کی جاتی گویا حصول علم اس کے لیے سراسر باعث برکت ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التقریۃ ۲۷۹۱ و ذیل المآلی ۴۳۔

۲۸۸۴۲..... جو شخص علم کی تلاش میں ہوتا ہے جنت اس کی تلاش میں ہوتی ہے اور جو شخص معصیت کی تلاش میں ہوتا ہے دوزخ اس کی تلاش

میں ہوتی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۸۸۴۳..... جس شخص نے صغریٰ میں علم نہ حاصل کیا اور بڑھاپے میں علم حاصل کیا اور مر گیا تو وہ شہید کی موت مرا۔ رواہ ابن النجار عن جابر

۲۸۸۴۴..... صبح و شام علم کی تلاش کے لیے نکلتا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

رواہ ابن النجار عن لیث عن مجاہد عن ابن عباس والحاکم فی تاریخہ عن نہشل عن الضحاک عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۲۳

۲۸۸۴۵..... جب بھی کوئی آدمی جوتے پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے تا کہ علم کی تلاش میں باہر جائے جو نبی اپنے گھر کے

دروازے کی دہلیز کو پھاندتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم عن علی

۲۸۸۴۱ جب بھی کوئی آدمی حصول علم کے لیے جوتے پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے تو وہ جو نبی اپنے گھر کے دروازے کی دہلیز کو پھاندتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۲۸۸۴۲ رواہ الطبرانی فی الاوسط وتمام وابن عساکر عن ابی الطفیل عن علی وفیہ اسماعیل بن یحییٰ التیمی کذاب یضع جو شخص بھی کسی راستے پر علم کی تلاش کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کرتا ہے جس شخص کو اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب اسے دکھیل کر آگے نہیں کرے گا۔ رواہ ابن جہان عن ابی ہریرۃ

۲۸۸۴۸ جب تم علم کا ایک باب سیکھو تمہارے لیے ایک ہزار مقبول رکعات نوافل سے افضل ہے۔ جب تم لوگوں کو تعلیم دو خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تمہارے لیے ایک ہزار رکعات نوافل سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ذر

۲۸۸۴۹ جس شخص نے دو حدیثیں سیکھیں جن سے اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور پھر دوسرے کو وہ حدیثیں پڑھادے تو یہ عمل اس کے لیے ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی عن البراء

۲۸۸۵۰ جس شخص نے اللہ کے لیے علم حاصل کیا اور اللہ کے لیے پڑھایا آسمانوں میں اسے عظیم کے لقب میں لکھا جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۶۷۷۶

۲۸۸۵۱ جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کیا وہ آیت قیامت کے دن ہتے چہرے سے اس کا استقبال کرے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

علم کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نفل سے افضل

۲۸۸۵۲ جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو یہ اس کے لیے ایک ہزار رکعت سے افضل ہے، جب وہ اس پر عمل کرتا ہے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے تو اس کو اس کا اپنا ثواب اور عمل کرنے والے کا ثواب ملتا ہے قیامت سے یہ ثواب ملتا رہے گا۔

رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے الترمذیہ ۲۷۸۸ ذیل المآلی ۴۱

۲۸۸۵۳ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے چالیس حدیثوں کا علم حاصل کیا تا کہ میری امت کو حلال و حرام کی تعلیم دے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم بنا کر اٹھائے گا۔ رواہ ابو نعیم عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۸۵۴ جس شخص نے علم کا ایک حرف بھی سیکھا اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مغفرت کر دیتا ہے جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی شخص کو اپنا دوست بنایا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے جو شخص با وضو سوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کر دیتا ہے جو شخص اپنے بھائی کے چہرے پر نظر ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کر دیتا ہے جو شخص کوئی کام شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کر دیتا ہے۔

رواہ الرافعی عن علی

۲۸۸۵۵ جو شخص دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غم کی کفایت کر دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

رواہ الرافعی عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ عن انس، الخطیب وابن النجار عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ عن عبد اللہ بن جزء الزبیدی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۱۱۱ الترمذیہ ۲۷۱۱

۲۸۸۵۶..... جو شخص میری اس مسجد میں داخل ہوا تا کہ علم حاصل کرے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی

طرح ہے اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے میری مسجد میں داخل ہوا اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی چیز سے تعجب کر رہا ہو حالانکہ وہ چیز کسی اور کی ہو۔ رواہ والطبرانی فی الاوسط عن نسہل بن سعد

۲۸۸۵۷۔ جو شخص ہماری اس مسجد میں داخل ہوتا کہ خیر کا علم حاصل کرے یا اس کی تعلیم دے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ اور جو شخص ہماری مسجد میں اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے داخل ہوا وہ اس شخص کی طرح ہے جو ایسی چیز کی طرف دیکھ رہا ہو جو کسی اور کی ملکیت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۸۸۵۸۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے پر پچھتاتے ہیں اس کے لیے آسمانوں کے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں اور سمندر کی چھنیاں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں، عالم کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فضیلت چھوٹے سے آسمانی ستارے پر علماء انبیاء کے ورثاء ہیں۔ انبیاء دینار و درہم وراثت میں نہیں چھوڑتے البتہ انبیاء وراثت میں علم چھوڑتے ہیں جو شخص علم حاصل کرے وہ وافر مقدار میں حاصل کرے عالم کی موت ایک مصیبت ہے جس کا جبیرہ نامکن ہوتا ہے اور اس کی موت ایک دراز ہے جو بند نہیں ہونے پاتی عالم چمکتا ہوا ستارہ ہوتا ہے جو ماند پڑ جاتا ہے پورے قبیلے کا مر جانا عالم کی موت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

۲۸۸۵۹۔ جو شخص صبح کو مسجد کی طرف حصول علم کے لیے یا تعلیم دینے کے لیے گھر سے نکلا اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے جو شخص شام کے وقت مسجد کی طرف حصول علم یا تعلیم دینے کے لیے نکلا اس کے لیے حج کا ثواب ہے۔

رواہ الطبرانی والحاکم و ابونعیم فی الحلیۃ و ابن عساکر و سعید بن المنصور عن ابی امامۃ
۲۸۸۶۰۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو ایک فریضہ یا دو فریضوں کا علم حاصل کرے اور پھر اس پر عمل کرے یا کسی دوسرے شخص کو سکھا دے جو اس پر عمل کرے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ

۲۸۸۶۱۔ جو شخص بھی علم کا ایک کلمہ (مسئلہ) یاد کرے یا تین کلمے یا چار کلمے یا پانچ کلمے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرض کردہ احکام میں سے سیکھے اور پھر دوسروں کو سکھائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

۲۸۸۶۲۔ فرائض (علم میراث) سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ چونکہ فرائض نصف علم ہے علم فرائض بھلا دیا جائے گا اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت سے چھین لی جائے گی۔ رواہ الشیرازی فی الالقباب والبیہقی عن ابی ہریرۃ
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۹، ۵۹ و التمییز ۵۹

۲۸۸۶۳۔ علم سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ فرائض سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ رواہ الدارقطنی عن ابی سعید
۲۸۸۶۴۔ علم حاصل کرو اور لوگوں کو تعلیم دو۔ رواہ البیہقی عن ابی بکر

۲۸۸۶۵۔ علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے سیکھ لو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو معلوم نہیں کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا لہذا علم حاصل کرو، تکلف، بدعت اور غلو سے بچتے رہو اور معاملہ کی آسانی کے درپے رہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس
۲۸۸۶۶۔ علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو یہ نہیں معلوم کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ
۲۸۸۶۷۔ علم حاصل کرو چونکہ علم کا سکھانا خوف خدا ہے علم کی طلب عبادت ہے علم کا مذاکرہ تسبیح ہے اور علم میں بحث و مباحثہ کرنا جہاد ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن معاذ و فیہ کنانہ بن جبلة
کلام:..... کنانہ بن جبلة کے متعلق ابن معین کہتے ہیں کہ وہ کذاب ہے، وقال ابو حاتم محلہ الصدق وقال السعدی ضعیف جدا اور دیلمی نے اس روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ علم کا دوسرے کو سکھانا صدقہ ہے جو علم کا اہل ہوا سے علم کی دولت سے نوازنا تقرب الہی کا ذریعہ ہے علم حلال و حرام میں تمیز کرتا ہے جنت کی راہ کاروشن مینارہ ہے و حشتوں میں انس فراہم کرتا ہے تنہائی کا رفیق ہے خلوت کا ہم نشین ہے تنگدستی اور خوشحالی میں

چراغِ راہ ہے دشمن پر چلتا اسلحہ اور تیغِ براں ہے دوستوں کی زینت اجنبی لوگوں میں قربت پیدا کرنے والا، اسی علم کی بدولت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو عظمت عطا کرتا ہے اور انہیں جنت میں قائد اور راہنما بناتا ہے۔ رواہ بطولہ ابن لال و ابو نعیم عن معاذ موقوفاً۔

۲۸۸۶۸ اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرو، عالم اور متعلم اجر و ثواب میں دونوں شریک ہوتے ہیں، ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ابی امامہ

۲۸۸۶۹ اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ یہ قرآن ہمارے پاس موجود ہے؟ فرمایا: تیری ماں تجھے گم بائے یہ یہود ہیں اور آسمانی صحیفے ان کے پاس موجود تھے چنانچہ ان کے انبیاء جو صحیفے لائے تھے وہ اصلی حالت پر باقی نہیں رہے خیر دار حاملین علم (علماء) کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی والطرینی و ابو الشیخ فی تفسیرہ وابن مردویہ عن ابی امامہ
۲۸۸۷۰ لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں عالم یا متعلم یہ دونوں اجر و ثواب میں برابر ہوتے ہیں ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود
۲۸۸۷۱ عالم اور متعلم کے سوا ہم میں سے کوئی نہیں۔

رواہ ابو علی منصور بن عبد الخالدی الہروی فی فوائدہ و ابن النجار والذہبی عن ابن عمر
۲۸۸۷۲ ہر شخص کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے رہتے ہیں جو نبی گھر کا مالک باہر نکلتا ہے فرشتے کہتے ہیں عالم بنو یا متعلم بنو اور تیسرا شخص

مت بنو۔ رواہ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ
۲۸۸۷۳ دونوں مجلسیں بھلائی پر ہیں اور ان میں سے ایک مجلس دوسری سے افضل ہے رہی بات اس مجلس کی تو اس میں بیٹھے لوگ رب تعالیٰ سے دعائیں کر رہے ہیں اور اس کی طرف رغبت کر رہے ہیں اگر اللہ چاہے انہیں عطا کرے چاہے روک دے رہی بات اس دوسری مجلس کی سو یہ

سیکھ رہے ہیں اور جاہل کو سکھا رہے ہیں مجھے معلوم بنا کر بھیجا گیا ہے لہذا یہ دوسری مجلس افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر
۲۸۸۷۴ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۸۸۷۵ اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

۲۸۸۷۶ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں رشد و ہدایت القاء کرتا ہے۔
رواہ الطبرانی عن معاویۃ و ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲ ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵

۲۸۸۷۷ لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں کسی مسلمان کو کافر کے بسبب ہرگز اذیت نہ پہنچائی جائے۔ رواہ ابن عساکر عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب عکرمہ بن ابی جھل رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور انصار کے پاس سے گزرنے لگے انصار کہتے یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے عکرمہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۸۸۷۸..... لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں کسی مسلمان کو کافر کی وجہ سے اذیت نہ پہنچائی جائے۔ رواہ العاکم و تعقب عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۸۸۷۹..... لوگ خیر و شر میں کانوں کی مانند ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر ہیں وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں۔ رواہ العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ

۲۸۸۸۰..... تم میں سے جو لوگ اسلام میں بہتر ہیں وہ دور جاہلیت میں بھی بہتر تھے۔ رواہ ابن عساکر عن سعید بن ابی العاص

۲۸۸۸۱ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹا! علماء کی مجلس کرتے رہو حکیم اور دانالوگوں کی گفتگو غور سے سنتے رہو چونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دل کو نور حکمت سے زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین کو بارش کی پھوار سے زندہ کر دیتا ہے۔

۲۸۸۸۲ واہ الطبرانی والدامہرمزی فی الامثال عن ابی امامة وسندہ ضعیف
دنیا میں جاہلین علم انبیاء کے خلفاء ہوتے ہیں اور آخرت میں شہداء ہوتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الترمذیہ ۱۱۲۷۰ و ذیل اللآلی ۳۳۔

علماء کی زیارت کی فضیلت

۲۸۸۸۳ جس شخص نے علماء کا استقبال کیا اس نے میرا استقبال کیا جس نے علماء کی زیارت کی اس نے میری زیارت کی جس شخص نے علماء کی مجلس کی اس نے میری مجلس کی اور جس نے میری مجلس کی اس نے گویا رب تعالیٰ کی مجلس کی۔ رواہ الرافعی عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۸۸۸۴ جس شخص نے کتاب اللہ تعالیٰ کی ایک آیت یا دین میں موجود ایک سنت کی بھی تعلیم دی اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن اسے ایسا عظیم ثواب عطا فرمائیں گے کہ اس سے افضل اور کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ رواہ ابوالشیخ عن عبداللہ بن ضرار عن یزید الرقاشی و ہما ضعیفان عن انس

۲۸۸۸۵ جس شخص نے کسی دوسرے کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھلا دی تو اس کے لیے یہ آیت سیکھنے کا دو گنا اجر ہوگا۔
رواہ ابن لال عن عثمان

۲۸۸۸۶ اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد وہی شخص کر سکتا ہے جس نے چاروں طرف سے دین کا احاطہ کیا ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس
۲۸۸۸۷ جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کسی دوسرے کو سکھلا دی جب تک یہ آیت تلاوت ہوتی رہے گی اسے ثواب ملتا رہے گا۔

۲۸۸۸۸ اشاعت علم سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں۔ رواہ الطبرانی وابن النجار عن سمرة
۲۸۸۸۹ اپنے بھائی کو سکھائے ہوئے علم سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں جو کوئی شخص اپنے بھائی پر کرتا ہو۔
رواہ ابن النجار من طریق ابی بکر بن ابی مریم عن راشد بن سعد و حبيب بن عبید و ضمرة بن حبيب مر سلا

۲۸۸۹۰ آدمی کے لیے فائدہ بہت اچھا ہے حکمت بھرا کلام بہت اچھا ہے یہ ہے جسے آدمی سن لیتا ہے پھر اسے اپنا لیتا ہے اور پھر اپنے بھائی تک پہنچا دیتا ہے۔ رواہ ہناد و ابن عمشلیق فی جزئہ عن عبد الرحمن بن یزید عن ابیہ و ابو نعیم عن ابن عباس

۲۸۸۹۱ سب سے افضل ہدیہ اور افضل عطیہ حکمت بھرا کلمہ ہے جیسے کوئی آدمی سن لیتا ہے اور پھر اسے سیکھ کر اپنے بھائی کو سکھا دیتا ہے یہ کلمہ اس کے لئے سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ رواہ تمام و ابن عساکر عن انس و فیہ عبدالعزیز بن عبد الرحمن الباسی متہم

۲۸۸۹۲ کلمہ حکمت سے بڑھ کر کوئی افضل یہ نہیں ہیں جیسے کوئی مسلمان اپنے بھائی تک پہنچاتا ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے یا اس کے ذریعے بلا کرتا اور کر دیتا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجی مع ۵۰۳۰
۲۸۸۹۳ علماء کی اتباع کرتے رہو چونکہ علماء دنیا کے روشن دیئے ہیں اور آخرت کے روشن چراغ ہیں۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تجذیر المسلمین ۱۲۵ و الترمذیہ ۲۷۱۱۔
۲۸۸۹۴ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کریں گے اور فرمائیں گے اگر میں تمہیں عذاب دیتا تمہارے دلوں میں اپنی حکمت و ولایت نہ کرتا چلو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ رواہ ابن عدی ابن عساکر عن ابی امامة و وائلة معاً

۲۸۸۹۵ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے کے لیے اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا علماء سے فرمائے گا میں نے تمہارے

دلوں میں اپنا علم اور علم اس لیے ودیعت کیا ہے تاکہ تمہاری مغفرت کروں اور مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

رواہ الطبرانی و ابونعیم عن ثعلبة بن النحکم اللیثی وحسن

۲۸۸۹۶ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں نے اپنی معرفت کے لیے تمہارے دلوں میں علم ودیعت کیا ہے،

کھڑے ہو جاؤ میں نے تمہاری بخشش کر دی۔ رواہ الطیسی فی الترغیب عن جابر

۲۸۸۹۷ جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا ہر عالم سے بھی عہد لیا، اس کی علمی مجلسوں سے اس کے گناہ معاف کئے البتہ عالم کی طرف

وجہی نہیں آئی۔ رواہ ابونعیم عن ابن مسعود

علم نجات کا راستہ ہے

۲۸۸۹۸ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو بھی علم عطا کیا ہے وہ اسے ایک نہ ایک دن نجات دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۸۸۹۹ قیامت کے دن شہداء کے خون کا علماء کی روشنائی کے ساتھ وزن کیا جائے گا علماء کی روشنائی راجح نکلے گی۔

رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۸۹۰۰ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو الگ کر کے فرمائے گا اے جماعت علماء! اگر میں نے تمہیں عذاب دینا

ہوتا تمہیں علم کی دولت سے سرفراز نہ کرتا چلو جاؤ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۸۹۰۱ قیامت کے دن علماء کی روشنائی اور شہداء کے خون کا باہم وزن کیا جائے گا۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم عن ابی الدرداء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۱۶۹ و تذکرۃ الموضوعات ۲۳۔

۲۸۹۰۲ علماء کی روشنائی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا۔ علماء کی روشنائی شہداء کے خون پر بھاری نکلے گی۔

رواہ ابن الجوزی فی العلل و ابن النجار عن ابن عمر

کلام: حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۵۱

۲۸۹۰۳ عالم اور عابد کو (قیامت کی دن) اٹھایا جائے گا عابد سے کہا جائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا عالم سے کہا جائے گا تو یہیں رک جا اور

لوگوں کی سفارش کر۔ رواہ ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان وضعفہ عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۸۱

۲۸۹۰۴ علماء کا اکرام کرو اور ان کی عزت کرو مساکین سے محبت کرو اور ان کے ساتھ مل بیٹھو، اغنیاء پر رحم کرو اور ان کے مال کے معاملہ میں

انہیں درگزر کرو۔ رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزییۃ ۲۷۵۱ و ذیل اللآلی ۳۸

۲۸۹۰۵ تمہارے اکابر جو اہل علم ہوں برکت انہی کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ الدافعی عن ابن عباس

۲۸۹۰۶ برکت اکابر کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ ابن عدی و قال غریب و ابن عساکر عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے احادیث القصاص ۲۲ و اسنی المطالب ۴۶۹

۲۸۹۰۷ عالم بہت اچھا شخص ہوتا ہے اگر اس کا محتاج بن کر اس کے پاس کوئی جائے تو نفع پہنچاتا ہے اگر کوئی اس سے پہلو تہی کرے وہ بھی بے

نیاز ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۷۱۲

۲۸۹۰۸ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے چونکہ عابد کی

- عمرات اس کی اپنی ذات کی حد تک ہوتی ہے جبکہ عالم کا علم دوسروں کے لیے ہوتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن مسعود و فیہ عمر بن الحصین ۲۸۹۰۹
فقہ میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا افضل عبادت ہے۔ رواہ ابو الشیخ عن انس
- ۲۸۹۱۰ حضرت سلیمان علیہ السلام کو مال، بادشاہت اور علم میں اختیار دیا آپ علیہ السلام نے علم کو اختیار کیا اور اس کی وجہ سے انھیں مال اور بادشاہت بھی عطا ہوئی۔ رواہ ابن عساکر والدیلمی عن ابن عباس وسندہ ضعیف
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۳
- ۲۸۹۱۱ عالم کا گناہ ایک ہی ہوتا ہے جبکہ جاہل کا گناہ دو گنا ہوتا ہے چنانچہ عالم کو صرف ارتکاب گناہ پر عذاب دیا جائے گا جبکہ جاہل کو ارتکاب گناہ اور ترک علم پر عذاب دیا جائے گا۔ رواہ الدیلمی عن جریر عن الضحاک عن ابن عباس
- ۲۸۹۱۲ عالم باللہ کی ایک رکعت اللہ تعالیٰ سے جاہل رہنے والے کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

- رواہ الشیرازی فی الالقاب عن طریق مالک بن دینار عن الحسن عن انس عن علی
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۶
- ۲۸۹۱۳ وہ عالم جو اپنے علم سے نفع اٹھائے وہ ایک ہزار عابدوں سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی عن علی
- ۲۸۹۱۴ عالم عابد پر ستر درجے فضیلت رکھتا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کی سو سالہ مسافت کے برابر ہے، یہ اس لیے ہے چونکہ شیطان نے لوگوں کے لیے بدعات وضع کی ہیں عالم ان بدعات کو دیکھ کر لوگوں کو ان سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے جبکہ عابد اپنی عبادت کی طرف متوجہ رہتا ہے اور ان بدعات کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتا۔ اور نہ ہی انھیں جانتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة
- ۲۸۹۱۵ علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے، بہترین دین تقویٰ ہے۔ رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن حذیفة
- ۲۸۹۱۶ علم کی فضیلت عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ سرمایہ دین ہے۔ رواہ طبرانی عن ابن عباس
- ۲۸۹۱۷ ہر آنے والی نسل میں سے اس کے نیک لوگ اس علم کو حاصل کریں گے اور وہی لوگ (اس علم کے ذریعہ آیات واحادیث میں) حد سے گزرنے والوں کی تحریف اور باطل کاروں کی اختراع پر دازی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کریں گے۔

رواہ ابن عدی و ابونصر السجزی فی الابانة و ابونعیم و البیہقی و ابن عساکر عن ابراہیم بن عبدالرحمن العذری و هو مختلف فی صحیحہ قال ابن مندہ ذکر فی الصحابة و لا یصح قال ابونعیم و روی عن اسامة بن زید و ابی ہریرة و کلہا مضطربة غیر مستقیمہ و ابن عدی و البیہقی و ابن عساکر عن ابراہیم بن عبد الرحمن العذری قال حدثنا الثقة من اشیا خنا، الخطیب و ابن عساکر عن اسامة بن زید و ابن عساکر، عن انس، الدیلمی عن ابن عمر، العقیلی عن ابی اسامة بن زید و ابن عساکر عن انس، الدیلمی عن ابن عمر با العقیلی عن ابی اسامة و البزار و العقیلی عن ابن عمر و ابو ہریرة مع مال الخطیب سنن احمد بن حنبل عن هذا الحدیث و قبل له کا نہ کلام موضوع قال لا هو صحیح سمعته من غیر واحد
کلام: حدیث پر کلام ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۶۵۰

علماء دین کے محافظ ہیں

- ۲۸۹۱۹ ہر آنے والی نسل میں سے اس کے نیک لوگ علم کے وارث ہوں گے اور وہی لوگ (اس علم کے ذریعہ آیات واحادیث میں) حد سے تجاوز کرنے والوں کی تحریف اور باطل کاروں کی اختراع پر دازی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کریں گے۔
- رواہ البحاہم و ابن عساکر عن ابراہیم بن عبدالرحمن العذری

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاالحاظ ۸۴۷

۲۸۹۲۰... اللہ تعالیٰ اس علم کے ذریعے بہت ساری اقوام کو نعت عطا فرمائے گا اور انہیں مقتداء اور پیشوا بنائے گا علم و بھلائی میں ان کی اقتداء کی جائے گی ان کے اخلاق میں ان کی اتباع کی جائے گی ان کی عمروں میں برکت کی جائے گی فرشتے ان کی عادات میں رغبت کریں گے اور ان کے پاؤں تلے پر چھائیں گے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس

۲۸۹۲۱... دین کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ کثیر عبادت سے افضل ہے اور سب سے افضل عمل وہ ہے جو تھوڑا ہو۔ رواہ الطبرانی عن عبد الرحمن بن عوف

۲۸۹۲۲... دین کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ کثرت عبادت سے افضل ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ فی تاریخہ عن ابن عمر و ابو موسیٰ المدینی فی المعرفۃ عن رجاء غیر منسوب

۲۸۹۲۳... آدمی کا حکمت کی بات سننا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے مذاکرہ علم میں گھڑی بھر کے لیے بیٹھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الترغیب ۲۸۳۱

۲۸۹۲۴... ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور اسلام کا ستون دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا ہے ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔

رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۸۵ عدد ۴۳۸

۲۸۹۲۵... ہر چیز کا عروج اور زوال ہوتا ہے اس دین کا یہ ہے کہ پورا قبیلہ (کوئی بھی قبیلہ ہو) دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو حتیٰ کہ علم سے نابلد ایک یا دو شخص ہی ہوں اور دین کا زوال یہ ہے کہ پورے کا پورا قبیلہ اجڑ (گنوار) ہو اور صرف ایک یا دو اشخاص صاحب علم ہوں اور وہ بھی بے یار و مددگار اور ان کا کوئی حمایتی بھی نہ ہو۔ رواہ ابن السنی و ابونعیم عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے کشف الخفاء ۲۰۷

۲۸۹۲۶... اس دین کا عروج بھی ہے اور زوال بھی ہے اس دین کا عروج یہ ہے کہ پورے کا پورا قبیلہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو حتیٰ کہ صرف ایک یا دو اشخاص فاسق (دین سے دور) ہوئے ہیں وہ بھی ذلیل و خوار سمجھے جاتے ہیں اگر بات کرتے بھی ہیں تو مظلوم و مقہور ہوتے ہیں اور (زوال یہ ہے کہ) اس امت کے آخر میں آنے والا پہلے آنے والے پر لعنت کرے گا جبکہ وہی لعنت کے سزاوار ہوں گے اور نوست یہاں تک پہنچ جائے گی کہ لوگ سرعام اعلانیہ شراب پیئیں گے اور ایک عورت لوگوں کے پاس سے گزرے گی ایک بدبخت اٹھے گا عورت کا دامن اٹھا کر اس سے زنا کرے گا جس طرح بھیڑ دم اٹھا لیتی ہے اس وقت انہیں دیکھ کر تکبیر کرنے والا کہے گا: ارے! اسے پس دیوار لے جاتے تکبیر کرنے والا ان میں اس وقت ایسا ہی ہوگا جیسے تمہارے اندر ابوبکر و عمر، اس وقت جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے گا اس کے لیے ایسے پچاس آدمیوں کا اجر و ثواب ہوگا جنہوں نے مجھے دیکھا ہو مجھ پر ایمان لائے ہوں میری اطاعت کی ہو اور میرے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۸۹۲۷... اللہ تعالیٰ اسی شخص کو رسوا کرتا ہے جس پر عمل و ادب کا راستہ رک جائے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۳

۲۸۹۲۸... ایک فتنہ برپا ہوگا جو لوگوں میں کھلبلی مچائے گا اس فتنہ سے صرف عالم ہی اپنے علم کی وجہ سے بچ پائے گا۔

رواہ ابو داؤد و ابونعیم فی الحدیث و ابونصر السجزی فی الابانۃ و ابوسعید السمان فی مشیختہ و الراغبی و ابن النجار عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۲۹... جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور فرائض کو نہ جانتا ہو اس کی مثال بٹنی کی طرح ہے جو سر کے بغیر ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی موسیٰ

۲۸۹۳۰... وہ عابد جو دین کی سمجھ نہ رکھتا ہو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو رات کو عمارت بناتا ہو اور دن کو منہدم کر دیتا ہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی العلم و الدیلمی عن عائشۃ

دین کے احکام سیکھنے کی اہمیت

۲۸۹۳۱ جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور فرائض نہ جانتا ہو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو سر کے بغیر ہو۔

رواہ الرا مہر مزری من طریق اسحاق بن نجیح عن عطاء الخمر اسانی عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۳۲ دو حریص ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے طالب علم اور طالب دنیا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام: حدیث پر کلام ہے دیکھئے الاقان ۲۱۰۵ و اسنی المطالب ۱۵۳۸

۲۸۹۳۳ دو حریص ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کی بھی حرص ختم نہیں ہونے پاتی علم کی طلب کا حریص چنانچہ اس کی حرص کبھی نہیں ختم ہوتی

دوسرا دنیا کی طلب کا حریص چنانچہ اس کی بھی حرص کبھی نہیں ختم ہونے پاتی۔ رواہ ابو حیشمۃ فی العلم والطبرانی عن ابن عباس

۲۸۹۳۴ وہ حریص کبھی سیر نہیں ہوتے علم کا حریص کبھی سیر نہیں ہوتا اور دنیا کا حریص بھی کبھی سیر نہیں ہوتا۔

رواہ الحاکم عن قتادہ عن انس ابن عدی عن الحسن مر سلا

۲۸۹۳۵ ہر صاحب علم، علم کا بھوکا ہوتا ہے۔ رواہ ابن السنی عن جابر

۲۸۹۳۶ حکمت کی بات ہر دانا شخص کا گم گشتہ متاع ہے جب وہ اسے پالیتا ہے وہ اس کا حقدار ہوتا ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۳۶۶ و کشف الخفاء ۱۱۵۹

۲۸۹۳۷ چا پلوسی (چچہ بازی) اور حسد (غیظ یعنی رشک) مومن کے اخلاق کا حصہ نہیں البتہ حصول علم کیلئے یہ دونوں چیزیں نہایت کارآمد ہیں۔

رواہ ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان عن معاذ

۲۸۹۳۸ حصول علم کے سوا حسد اور چا پلوسی جائز نہیں۔ رواہ ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان و الخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲، ۲۳ و التہذبات ۳۸۔

۲۸۹۳۹ دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسے خیر و بھلائی کی راہ میں صرف کرتا

ہو ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ دوسروں کو تعلیم دیتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا ہو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۴۰ اللہ کی معرفت افضل علم ہے، علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ کثرت عمل نفع بخش نہیں ہوتا۔

رواہ الدیلمی عن مؤمل بن عبدالرحمن الثقفی عن عبادہ بن عبدالصمد وہی ضعیفان عن انس

۲۸۹۴۱ علماء تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ جس کی راہنمائی میں لوگ زندگی بسر کرتے ہیں اور خود بھی اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا

ہے ایک وہ عالم کہ لوگ تو اس کی راہنمائی میں زندگی گزارتے ہیں البتہ وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے، ایک وہ عالم جو خود تو اپنے علم کے

مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن دوسرا کوئی اس سے راہنمائی نہیں حاصل کرتا۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: حدیث کے بعض اجزاء پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۶۔

۲۸۹۴۲ علم ایک پوشیدہ جوہر ہے جسے علماء کے سوا کوئی نہیں جانتا جب علماء علم کے موتی بکھیرتے ہیں تو وہی لوگ اس کا انکار کرتے ہیں جو اللہ

تعالیٰ سے غافل ہوتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۴۳ کیا میں تمہیں کامل عالم کے متعلق خبر نہ دوں؟ کامل عالم وہ ہے جو رب تعالیٰ کی رحمت سے لوگوں کو مایوس نہ کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی

رحمت سے ناامید نہ کرتا ہو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہ کرتا ہو دوسری چیزوں میں رغبت کر کے قرآن کو نہ چھوڑتا ہو خیر دار! اس

عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اور اس علم میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو تدبیر کے بغیر ہو۔ رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۳۳۷
 ۲۸۹۳۴ علم اسلام کی زندگی ہے ایمان کا ستون ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا جو شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا حق بنتا ہے کہ اسے وہ علم بھی عطا کرے جو وہ نہیں حاصل کر سکا۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس
 ۲۸۹۳۵ علم عمل سے افضل ہے تقویٰ سرمایہ دین ہے عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اگرچہ عمل تھوڑا ہی ہو۔

رواہ ابو الشیخ عن عبادۃ بن الصامت
 ۲۸۹۳۶ علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دل میں امر ہو یہی علم نافع ہے دوسرا وہ علم جو زبانی کلامی حد تک ہو یہ علم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے۔

رواہ ابو نعیم عن یوسف بن عطیہ عن قتادۃ عن انس
 ۲۸۹۳۷ علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دل میں امر ثابت ہو یہی علم نافع ہے دوسرا علم وہ ہے جو صرف زبانی کلامی ہو یہ آدمی پر حجت ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والحکیم عن الحسن مرسلًا الخطیب عن الحسن عن حابر، اورده ابن الجوزی فی العلل من الطریقین
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اشتر ۶۱

۲۸۹۳۸ لوگوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھتا ہو دین میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتا ہو سب سے زیادہ متقی ہو سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحم ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی و السیثقی فی شعب الایمان و الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن درة بنت ابی لعل
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۹۷

۲۸۹۳۹ اس وقت تک کوئی شخص کامل عالم نہیں ہو سکتا جب تک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مغفوس نہ سمجھتا ہو پھر اپنی ذات پر غور کرے تو اللہ کے ہاں لوگوں میں سے زیادہ اپنے آپ کو قابلِ نفرت سمجھتا ہو۔ رواہ ابن لال عن جابر

۲۸۹۵۰ آدمی اسی وقت کامل عالم ہو سکتا ہے جب لوگوں کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مغفوس سمجھتا ہو اور اپنے سے زیادہ کسی کو قابلِ نفرت نہ سمجھتا ہو۔ رواہ الخطیب فی المنفق و المفترق عن شداد بن اوس

۲۸۹۵۱ جس شخص نے مجھ سے مروی علم کی بات لکھی یا کوئی حدیث لکھی جب تک یہ حدیث اور یہ علم باقی رہتا ہے اس کے لیے اجر و ثواب برابر لکھا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر فی تاریخہ عن ابی بکر حنان عن ابی امامۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے القوائد المجموعۃ ۸۵۳ و الآلی ۲۰۴۱

باب دوم..... آفات علم اور علم پر عمل نہ کرنے والے کے متعلق وعید کا بیان

۲۸۹۵۲ علماء رسولوں کے امین ہیں بشرطیکہ جب بادشاہ کے ساتھ اختلاط نہ کریں اور دنیا دار نہ بنیں، چنانچہ جب سلطان کے ساتھ اختلاط کریں گے اور دنیا دار بنیں گے تو رسولوں کی خیانت کی مرتکب ہوں گے لہذا ان سے ڈرتے رہو۔ رواہ الحسن بن سفیان العقیلی عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۸۳۸
 ۲۸۹۵۳ فقہاء (علماء) رسولوں کے امین ہوتے ہیں بشرطیکہ جب تک دنیا دار نہ بنیں اور سلطان کے پیچھے نہ چلیں جب علماء ایسا کرنے لگیں تو

ان سے ڈرتے رہو۔ رواہ العسکری عن علی
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الانتقان ۱۱۹۴ و السنی المطالب ۹۷۸

۲۸۹۵۴ دین کی تین آفتیں ہیں، فاجر عالم، ظالم حکمران اور جاہل مجتہد۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸ و الضعیفہ ۸۱۹

- ۲۸۹۵۵ (سا اوقات) اللہ تعالیٰ فاجر شخص سے دین کو تقویت پہنچاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن النعمان بن مقرن
- ۲۸۹۵۶ اللہ تبارک و تعالیٰ اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت بخشنے کا جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ یعنی وہ بے دین اور کافر ہوں گے۔
- رواہ النسائی ابن حبان عن انس و احمد بن حنبل الطبرانی عن ابی بکیرة
- ۲۸۹۵۷ اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے لوگوں سے اسلام کو تقویت پہنچائے گا جو اہل اسلام میں سے نہیں ہوں گے۔
- رواہ الطبرانی عن ابن عمرو
- ۲۸۹۵۸ میری امت کو اس کے برے لوگوں سے مضبوطی ملے گی۔ رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی عن میمون بن سنباد
- ۲۸۹۵۹ عنقریب اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت ملے گی جن کا اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں۔ رواہ الحاملی فی امالیہ عن انس
- ۲۸۹۶۰ نسیان (بھول جانا) اور ضیاع علم کی آفتیں ہیں، علم کا ضیاع یہ ہے کہ تم نا اہل کو علم سکھاؤ۔
- رواہ ابن ابی شیبہ عن الاعمش مرفوعاً معضلاً او اخرج صدره فقط عن ابن مسعود مو قوفاً
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقنآن ۳ و ضعیف الجامع ۱۰
- ۲۸۹۶۱ تم میں سے جو شخص فتویٰ پر جرات کرے وہ دوزخ میں جانے پر جرات کرتا ہے۔ رواہ الدارمی عن عبید اللہ بن ابی جعفر مر سلاً
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۳ الدقان ۴۹۔
- ۲۸۹۶۲ قصہ گوئیں ہیں امیر، مامور اور متکبر۔ رواہ الطبرانی عن عروہ بن مالک وعن کعب بن عیاض
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۴
- ۲۸۹۶۳ لوگوں کے سامنے قصہ گوئی صرف امیر کرتا ہے یا مامور کرتا ہے یا آمر کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد عن عمرو
- کلام: حدیث پر کلام ہے دیکھئے الالفاظ ۷۹۹
- ۲۸۹۶۴ قیامت کے دن لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سب سے زیادہ وہ شخص دور ہوگا جو قصہ گوئی کرتا ہو اور مامور بن مخالفت کرتا ہو۔
- رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہزیرة
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲ و الضعیفۃ ۲۰۹۱
- ۲۸۹۶۵ مخفی شہوت سے گریزاں رہو (وہ یہ ہے کہ) عالم چاہتا ہے کہ اس کے پاس مجلس لگی رہے۔
- رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہزیرة
- ۲۸۹۶۶ مجھے اپنے بعد امت پر تین باتوں کا خوف ہے عالم کے پھسلنے کا، منافق کا قرآن کے ساتھ جھڑنے کا اور تقدیر کے جھلانے کا۔
- رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۰
- ۲۸۹۶۷ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے بدعات کی گمراہی کا، پیٹ اور شرمگاہوں کی خواہشات کے اتباہ کا، اور معرفت کے بعد غفلت کا۔ رواہ الحکیم و البغوی و ابن مندہ و ابن قانع و ابن شاہین و ابونعیم الخمیسة فی کتب الصحابة عن الفلح
- ۲۸۹۶۸ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ہر اس منافق کا ہے جس کا علم زبانی کلامی ہو۔ رواہ ابن عدی عن عمر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۴۹ اکتشاف الخفاء ۱۶۰
- ۲۸۹۶۹ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ہر اس منافق کا ہے جس کا علم زبان کی حد تک ہو۔
- رواہ ابو داؤد الطیالسی و البیہقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

علم پر عمل نہ کرنے پر وعید

۲۸۹۷۰..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس مناقب کا ہے جس کا علم زبان کی حد تک ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عمر
۲۸۹۷۱..... اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسی قوم میں باقی رہ جاؤ گے جو مجھوں امور کا علم حاصل کریں گے اور ان کا مقصد انہی لوگوں کا مقصد ہوگا۔

رواہ ابو نعیم عن معاذ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۶

۲۸۹۷۲..... میری امت کے اکثر مناقب میری امت کے قراء ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل الطبرانی، البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو، احمد بن حنبل الطبرانی عن ابن عامر الطبرانی و ابن عدی عن عصمة بن مالک
۲۸۹۷۳..... جب تم کسی عالم کو کثرت سے بادشاہ کے ساتھ میل جول رکھتے دیکھو مجھ لو کہ وہ عالم نہیں بلکہ چور ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفر دوس عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰

۲۸۹۷۴..... جب کوئی عالم علم سے بہرہ مند ہو لیکن عمل نہ کرتا ہو وہ چراغ کی مانند ہے جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتا ہے لیکن خود جلتا رہتا ہے۔

رواہ ابن قانع فی معجمہ عن سلیم العطفانی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۸

۲۸۹۷۵..... اس عالم کی مثال جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو (اس کی مثال چراغ میں جلنے والی بتی جیسی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتی ہے لیکن خود جلتی رہتی ہے)۔ رواہ الطبرانی عن ابن ہریرة
۲۸۹۷۶..... وہ عالم جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو اس کی مثال چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا رہتا ہے۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن جندب

۲۸۹۷۷..... قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جو اپنے علم سے نفع نہ اٹھائے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی وسعید بن المنصور و ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۳۲ و ضعیف الجامع ۸۶۸

۲۸۹۷۸..... مجھے اپنے بعد سب سے زیادہ اس چیز کا خوف ہے کہ ایک شخص قرآن کی تفسیر کرے گا اور اس کا مصداق ایسی چیزوں کو بنائے گا جو فی الواقع اس کا مصداق نہیں ہو سکتیں اور ایک اس شخص کا خوف ہے جو سمجھتا ہو کہ امارت کا وہی حقدار ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۰۰

۲۸۹۷۹..... اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بالکل بیان (قصہ گوئی وغیرہ) کو ناپسند کیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۲۹

عالم کی موت زوال علم کا سبب ہے

۲۸۹۸۰..... تمہیں علم عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے البتہ علماء کو اس دنیا سے اٹھانے کا اور صرف جہلاء باقی رہ جائیں گے وہی فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرة

۲۸۹۸۱..... اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے بلکہ علم کو اس طرح سے اٹھائے گا کہ علماء کو دنیا سے اٹھالے گا حتیٰ کہ جب کوئی بھی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمرو

۲۸۹۸۲..... اللہ تعالیٰ ہر اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو دنیا کا بھر پور علم رکھتا ہو لیکن آخرت سے جاہل ہو۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۸۳..... جس طرح اللہ تعالیٰ مال کی زیادتی کے متعلق سوال کرے گا اسی طرح علم کی زیادتی کے متعلق بھی سوال کرے گا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۳۶

۲۸۹۸۴..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پڑھوں کو بھی اس طرح عافیت دے گا جس طرح علماء کو عافیت دے گا۔

رواہ ابونفیع فی الحلیۃ والضعفاء عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۸۲ وضعیف الجامع ۱۷۴۱

۲۸۹۸۵..... مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو بغض وہ عالم ہے جو حکمرانوں سے ملتا جلتا ہو۔ رواہ ابن لال عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۵۷ والکشف الاہلبی ۸۷

۲۸۹۸۶..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۸۹۸۷..... میری امت کے کچھ لوگ عنقریب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے اور قرآن مجید پڑھیں گے اور پھر کہیں گے ہم حکمرانوں کے پاس جائیں گے تاکہ ان کی دنیا سے حصہ لیں اور ہم اپنے دین کی وجہ سے ان سے الگ رہیں گے چنانچہ یہ کوئی کمال نہیں چونکہ اس سے صرف

کلنے ہی ہاتھ میں آئیں گے اسی طرح حکمرانوں کی قربت سے صرف خطائیں ہی ہاتھ لگیں گی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۱ وضعیف الجامع ۱۸۱۸

۲۸۹۸۸..... میری امت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے پھر ان کے پاس

شیطان جائے گا اور کہے گا: اگر تم بادشاہ کے پاس جاؤ وہ تمہاری دنیا کو بہتر کر دے گا اور تم اپنے دین سے ان سے علیحدہ رہو چنانچہ یہ خیال کچھ

حیثیت نہیں رکھتا جس طرح جھاڑیوں سے صرف کانٹے ہی ملتے ہیں اسی طرح حکمرانوں کے پاس جانے سے صرف خطائیں ہی ملتی ہیں۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۱۳

۲۸۹۸۹..... آخری زمانے میں ریاکار قراء ہوں گے جو شخص بھی یہ زمانہ پائے ان قراء سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۰۹

۲۸۹۹۰..... آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گی اور نہ

تمہارے آباء و اجداد نے سنی ہوں گی پس تم ان سے دور رہو۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۹۱..... جنتیوں میں سے کچھ لوگ اہل دوزخ کے کچھ لوگوں پر چھائیں گے اور پوچھیں گے تم دوزخ میں کیوں داخل ہو گئے۔ بخدا ہم تو

اسی علم کی وجہ سے جنت میں داخل ہوئے ہیں جو ہم نے تم سے سیکھا تھا دوزخی کہیں گے جو بات ہم کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے۔

رواہ الطبرانی عن الولید بن عقبہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۹ والضعیفۃ ۱۲۶۸

۲۸۹۹۲ وہ علم جس سے نفع نہ اٹھایا جائے اس خزانے کی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۹۳ وہ علم جو بار آور نہ ہو اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۲۸۹۹۴ جس علم سے نفع نہ اٹھایا جائے وہ علم اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔ رواہ القضاہی عن ابن مسعود

۲۸۹۹۵ اس شخص کی مثال جو علم حاصل کرے اور پھر دوسروں کو نہ سکھائے ایسی ہے جیسے خزانہ چھپا کے رکھا گیا ہو اور اسے خرچ نہ کیا جاتا ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۹۶ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے۔ رواہ الترمذی عن ثوبان

۲۸۹۹۷ جو شخص علم کو چھپائے رکھتا ہے اس پر ہر چیز لعنت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں رہنے والی مچھلیاں بھی لعنت کرتی ہیں اور نساء میں اڑنے

والے پرندے بھی۔ رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید

۲۸۹۹۸ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور پھر وہ اس علم کو چھپالے قیامت کے دن اس کے گلے میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

علم کا چھپانا خیانت ہے

۲۸۹۹۹ علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو، ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چنانچہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے۔

ابونعیم الحلیۃ عن ابن عباس

۲۹۰۰۰ اللہ تعالیٰ جس شخص کو بھی علم سے نوازتا ہے اس سے پختہ عہد لیتا ہے کہ علم کو چھپانا نہیں۔

رواہ ابن النظیف فی جزئہ وابن الجوزی عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۰۱ جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی اور پھر اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

۲۹۰۰۲ جس شخص نے علم کی اہلیت رکھنے والوں سے علم چھپایا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

رواہ ابن عدی عن ابن مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۵۸۱۳ وکشف الخفاء ۲۵۰۵

۲۹۰۰۳ اے میری امت! مجھے تمہارے علم کا خوف نہیں البتہ یہ دیکھو کہ تم اپنے علم کے مطابق کتنا عمل کرتے ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۲۱۸۳

۲۹۰۰۴ بہت سارے لوگ حاملین فقہ ہوتے ہیں جبکہ وہ فقیہ نہیں ہوتے جس شخص کو اس کا علم نفع نہ پہنچائے اسے جہالت نقصان پہنچاتی

ہے جب تک تمہیں قرآن برائیوں سے روکتا رہے تو قرآن پڑھتے رہو اگر تمہیں برائیوں سے نہ روکے تو کو یا تم قرآن نہیں پڑھ رہے۔

رواہ الطبرانی عن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے ضعیف الجامع ۳۹۸۹۔

۲۹۰۰۵ جہنم کی طرف ہانک کر لے جانے والے فرشتے فاسقین حاملین قرآن کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں نسبت بتوں کے

پجاریوں کی طرف بڑھنے کے، حاملین قرآن کہیں گے بت کے پجاریوں سے پہلے ہمیں کیوں پکڑا جا رہا ہے؟ جواب دیا جائے گا علم رکھنے

والا جاہل کی طرح نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی و ابوقیم فی الحلیۃ عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تہذیر المسلمین ۳۸۸ و تذکرۃ الموضوعات ۸۱

۲۹۰۰۶ برے علماء سب سے زیادہ برے لوگ ہیں۔ رواہ البزار عن معاذ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۸۱

علماء کا بگڑنا خطرناک ہے

۲۹۰۰۷ دو قسم کے لوگ اگر درست ہو جائیں بقیہ لوگ بھی درست ہو جاتے ہیں جب یہ دو قسمیں بگڑ جاتی ہیں لوگ بھی بگڑے جاتے ہیں۔ وہ

یہ ہیں علماء طبقہ اور حکمرانوں کا طبقہ۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۹۵

۲۹۰۰۸ دجال سے بڑھ کر مجھے گمراہ کرنے والے دجالوں حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

۲۹۰۰۹ اے عویر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تجھ سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے ہو؟ اگر تم کہو

گے کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تم سے کہا جائے گا: علم پر کتنا عمل کیا۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۹۰۱۰ کثرت سے کلام کرنا بیان نہیں البتہ دونوں کلام وہ ہے جسے اللہ اور اس کا رسول پسند کرتا ہو۔ عاجز وہ نہیں جو زبان سے عاجز ہو البتہ حق

کی معرفت کی قلت اسل عاجزی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرہ

کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۸۲

۲۹۰۱۱ تم جب بھی لوگوں سے ایسی بات کرو گے جو ان کی عقولوں سے بالاتر ہو تو اس کی وجہ سے ضرور کچھ لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۲۳

۲۹۰۱۲ جو شخص بھی خطاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ خطاب کے متعلق اس سے ضرور سوال کرے گا کہ اس سے تمہاری کیا غرض تھی۔

رواہ السیہقی فی شعب الایمان عن الحسن مر سلا

۲۹۰۱۳ اہل سے علم کی بات چھپانا ایسا ہی ہے جیسے نابل کے سامنے علم کی بات رکھنا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۸ والنواضح ۱۸۲۸

۲۹۰۱۴ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر حکمت کی بات سنے اور پھر اپنے ساتھی سے سنی ہوئی بات کی برائیاں بیان کرے اس کی

مثال اس شخص کی طرح ہے جو کسی چرواہے کے پاس جائے اور کہے: اے چرواہے! مجھے ذبح کرنے کے لیے بکری دو چرواہا

کہے: جاؤ اپنی پسند کی بکری پکڑ کر لے جاؤ وہ شخص بکریوں کے ساتھ پھرنے والے کتے کو پکڑ کر لے جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی ہریرہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۳ و اسنی المطالب ۱۲۹۸

۲۹۰۱۵ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا کہ وہ علماء سے مقابلہ کرے گا یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے گا یا لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف

متوجہ کرے گا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ الحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن کعب بن مالک

۲۹۰۱۶ جو شخص اپنے علم میں اضافہ کرتا رہا لیکن دنیا سے بے رغبتی میں اضافہ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے دور ہی ہوتا رہتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۳۲ و ضعیف الجامع ۵۳۹۳

- ۲۹۰۱۷ جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی مصلحت اس کے علاوہ میں ہے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی ہریرہ
- ۲۹۰۱۸ جس شخص نے بغیر علم کے فتویٰ دیا اس پر آسمان اور زمین کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن علی کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۵۹
- ۲۹۰۱۹ جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرہ
- ۲۹۰۲۰ وہ علم جس کے حصول کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہونی ہے جس شخص نے یہ علم اس لیے حاصل کیا تا کہ اسے دنیا طے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرہ
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۰
- ۲۹۰۲۱ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علم کے ذریعے علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا علم کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ
- ۲۹۰۲۲ جس شخص نے گفتگو کے داؤ پیچ اس لیے سیکھے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اور نہ ہی فدیہ۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرہ
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۲۹

بے عمل و اعظا کا انجام

- ۲۹۰۲۳ قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا اور دوزخ میں پھینک دیا جائے گا وہ دوزخ میں شدت اضطراب سے گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اہل دوزخ اس کے ارد گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا! کہے گا گئی ہاں میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا اور خود اچھی باتوں سے باز رہتا تھا بری باتوں سے تمہیں روکتا تھا اور خود برائیوں کا ارتکاب کرتا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن اسامہ بن زید
- ۲۹۰۲۴ آخری زمانے میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے تم ان سے دور رہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر جائیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن ابی ہریرہ
- ۲۹۰۲۵ اس وقت لوگوں سے علم اچکایا جائے گا حتیٰ کہ معمولی علم پر بھی قادر نہیں رہیں گے اے زیاد! تیری ماں تجھے تم پائے! میں تو تجھے اہل مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا یہ تو رات اور انجیل تو یہ ہودیوں اور نصرانیوں کے پاس تھیں پھر کس چیز نے انہیں لاپرواہ کر دیا۔

- رواہ الترمذی والحاکم عن ابی الدرداء احمد بن حنبل و ابو داؤد والحاکم عن زیاد بن لیبید
- ۲۹۰۲۶ معراج کی رات مجھے ایک قوم کے پاس لایا گیا جو آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے وہ جو بچی ہونٹ کاٹتے ہونٹ پھر جوں کے توں برابر ہو جاتے میں نے کہا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو جس بات کو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں کتاب اللہ پڑھتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس
- ۲۹۰۲۷ جب کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اور پھر وہ بادشاہ کے دروازے پر جاتا ہے اس کی چاہلوسی کے لئے اور اس کی دنیا میں طرح کرتے ہوئے وہ جتنی مقدار میں قدم اٹھاتا ہے انہی کے بقدر دوزخ میں گھسا چلا جاتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ عن معاذ
- ۲۹۰۲۸..... اللہ تعالیٰ کے ہاں مخلوق میں سب سے زیادہ وہ شخص حقیر ہوتا ہے جو عالم ہو کر حکمرانوں کے پاس جاتا ہو۔

رواہ الحافظ ابوالفتیان الدہشانی فی کتاب التحذیر عن علماء السوء عن ابی ہریرہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۴۱

۲۹۰۲۹ جو شخص بھی کتمان علم کا شکار ہوتا ہے وہ قیامت کے دن آئے گا کہ اس کے گلے میں آگ کی لگام پڑی ہوگی۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۳۰ جو عالم بھی خوشی سے بادشاہ کے پاس جاتا ہے وہ دوزخ میں ہر طرح کے عذاب میں بادشاہ کا شریک ہوگا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۱۶۶۲ تذکرۃ الموضوعات ۲۵

۲۹۰۳۱ جس شخص نے لوگوں کو نفع پہنچانے والا علم چھپایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۶ والوضع فی الحدیث ۲۷۰۳

۲۹۰۳۲ اس نیت سے علم نہ حاصل کرو کہ تم علماء سے مقابلہ کرو گے یا اس کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑا کرو گے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ

کرو گے سو جس شخص نے بھی اس نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ عن حذیفۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۱۲۶۳

۲۹۰۳۳ اس نیت سے علم حاصل کرو کہ اس کے ذریعے تم علماء سے مقابلہ کرو گے یا بے وقوفوں سے جھگڑو گے یا علم کے ذریعے مجلسوں

پر لوٹ مارو گے جس نے بھی ایسا کیا جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲

۲۹۰۳۴ جس شخص نے علم کو ذریعہ معاش بنایا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو مٹا ڈالے گا اور چہرے کو گدی کی طرف پھیر دے گا اور وہ دوزخ کا

سزاوار ہوگا۔ رواہ الشیرازی عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۵۔



حصول علم میں اخلاص نیت

۲۹۰۳۵ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۹۰۳۶ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے

اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ رواہ الترمذی عن کعب بن مالک

۲۹۰۳۷ ہلاکت ہے عالم کے لیے جاہل سے اور ہلاکت ہے جاہل کے لیے عالم سے۔ رواہ ابویعلیٰ عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۱ و کشف الخفاء ۲۹۷۱۲

۲۹۰۳۸ ہلاکت ہے میری امت کے لیے علماء سوء سے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ والنواضح ۲۳۸۵

۲۹۰۳۹ رسول کریم ﷺ نے ایسے مسائل پوچھنے سے منع کیا ہے جن کے ذریعے علماء کو مغالطہ میں ڈالا جائے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد عن معاویۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ والنواضح ۲۳۸۵۔

۲۹۰۴۰ ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو علم نہ حاصل کرے اور اس شخص کیلئے بھی ہلاکت ہے جو علم تو حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن حذیفۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۷

۲۹۰۴۱ اس شخص کے لیے ایک مرتبہ کی ہلاکت ہے جو علم نہ حاصل کرے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے علم سے سرفراز کرتا اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ ہلاکت ہے جو علم حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔ رواہ سعید بن منصور عن جلیة مر سلا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۲۶۶۱، ضعیف الجامع ۶۱۳۶۔

حصہ اکمال

- ۲۹۰۴۲ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو نعیم فی الحلیة عن عمر
- ۲۹۰۴۳ دجال کے علاوہ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے دجال حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر
- ۲۹۰۴۴ مجھے تمہارے اوپر ہر ذی علم منافق کا خوف ہے جو حکمت کی باتیں کرتا ہوگا لیکن ظلم و ستم کرتا ہوگا۔
- رواہ عبد بن حمید و البیہقی فی شعث الایمان عن عمر
- ۲۹۰۴۵ مجھے تمہارے اوپر اس شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھتا ہوگا حتیٰ کہ جب اس پر قرآن کی رونق نمایاں دکھائی دینے لگے گی یہ اسلام کی ایک نصرت ہوگی تب وہ من مانی کر کے الگ ہو جائے گا اور اسلام سے نکل جائے گا پھر اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر نکلے گا اور اسے شرک کا الزام دے کر قتل کر دے گا۔ رواہ البزار و حسنہ و ابو یعلیٰ و ابن حبان و سعید بن منصور عن حذیب عن حذیفہ
- ۲۹۰۴۶ مجھے اپنی امت پر مومن کا خوف ہے اور نہ مشرک کا چونکہ مومن کو اس کا ایمان بچاتا رہے گا اور مشرک کو اس کا کفر آشکارہ رکھے گا البتہ مجھے تمہارے اوپر صاحب لسان منافق کا خوف ہے بھلائی کی باتیں کرتا ہوگا لیکن اس کا نکل برائیوں کا منہ بولتا ثبوت ہوگا۔
- رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی
- ۲۹۰۴۷ مجھے تمہارے اوپر ان چیزوں کا خوف نہیں ہے جنہیں تم نہیں جانتے البتہ یہ دیکھا کرو کہ جو تمہیں علم ہے اس پر کتنا عمل کرتے ہو۔
- رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة
- ۲۹۰۴۸ مجھے اپنے بعد تمہارے اوپر سب سے زیادہ ہر اس منافق کا خوف ہے۔ رواہ الطبرانی و ابن حبان عن ابن الحصین
- ۲۹۰۴۹ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ تین چیزوں کا خوف ہے: عالم کے پھسلنے کا، منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑنے کا اور میری امت کی مفتوح دنیا کا۔ رواہ الطبرانی و الدارقطنی عن معاذ

گمراہ کن حکمران

- ۲۹۰۵۰ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ الطبرانی و احمد بن حنبل و ابن عساکر عن ابی الدرداء
- ۲۹۰۵۱ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے یہ کہ میری امت کے لیے مال وافر ہو جائے گا ایک دوسرے پر حسد کرنے لگیں گے، جس کا نتیجہ ماردھاڑے یہ کہ کتاب اللہ کھولی جائے گی، مومن اس کی تاویل کے درپے ہوگا حالانکہ وہ اس کی تاویل نہیں جانتا ہوگا اور یہ کہ میری امت کسی ذی علم کو پائیں گے اسے ضائع کر دیں گے اور اس کی مطلق پروا نہیں کریں گے۔ رواہ ابن جریر الطبرانی عن ابی مالک الاشعری
- ۲۹۰۵۲ مجھے اپنے بعد اپنی امت پر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو قرآن کی تاویل کرے گا اور قرآن کے الفاظ کو ایسے مفہیم و مطالب پہنائے گا جوئی الواقع اس کے الفاظ کا مصداق نہیں ہوں گے اور ایک وہ شخص جو سمجھتا ہوگا کہ امارت کا وہی حقدار ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمران
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۰۰

۲۹۰۵۳ من جملہ جن چیزوں کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میری امت میں مال کی کثرت ہو جائے گی حتیٰ کہ مال کے معاملہ میں ایک دوسرے پر دوز لگائیں گے حتیٰ کہ مارنے مٹنے پر نوبت آجائے گی اور ایک یہ بھی ہے کہ میری امت کے لیے قرآن کو لایا جائے گا حتیٰ کہ مومن کافر اور منافق قرآن پڑھے گا اور مومن اس کے حلال کو حلال قرار دے گا اور اس کی تاویل کے درپے رہے گا۔

رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۵۴ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں نازل کیا ہے اور اپنے بعض انبیاء کی طرف وحی بھیجی ہے کہ ان لوگوں سے کہہ دیجئے جو اپنے اندر غیر دین کی سمجھ پیدا کریں گے غیر علم کو حاصل کریں گے آخرت کے عمل سے دنیا طلب کریں گے دنیوں کی کھالوں کا لباس پہنیں گے ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لیکن ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کریں گے یا میری وجہ سے دھوکا دیں گے میرے متعلق استہزاء کریں گے میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ انھیں زبردست فتنوں میں مبتلا کروں گا جو عقلمند اور بردبار کو بھی حیران و پریشان کر دے گا۔ رواہ ابو سعید النقاش فی معجمہ وابن النجار عن ابی الدرداء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے القدریۃ الضعیفۃ ۸۱

۲۹۰۵۵ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کچھ بندے ہوں گے جو لوگوں کو دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھال کے بنے ہوئے کپڑے پہنیں گے ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لوگوں کو اپنی دینداری سے دھوکا دیں گے کیا میرے ذریعے دھوکا دیں گے؟ یا مجھ پر جرات کریں گے؟ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ میں انھیں فتنہ میں مبتلا کروں گا جو بردبار شخص کو بھی درطہ حیرت میں ڈال دے گا۔

رواہ ابن عساکر عن عائشۃ

۲۹۰۵۶ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء کے ساتھ مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھنے پائے گا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۹۰۵۷ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ بے وقوفوں سے جھگڑے یا علماء سے مقابلہ کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے وہ

اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ ابن عساکر عن انس

۲۹۰۵۸ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ لوگوں سے مقابلہ کرے اور لوگوں پر فخر کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

علم کا حصول رضاء الہی کے لئے ہو

۲۹۰۵۹ جس شخص نے یہاں حدیث اس لیے حاصل کی تاکہ بے وقوفوں سے جھگڑے اور فخر و مباہات کا اظہار کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ

سکے گا۔ تاکہ جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جاسکتی ہے۔ رواہ الحاکم عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۹۰۶۰ جس شخص نے حدیث یا علم دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ آخرت کے لطف و کرم سے محروم رہے گا۔ رواہ ابن النجار عن انس

۲۹۰۶۱ وہ علم جس کے ذریعے رب تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اس علم کو جس شخص نے دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ قیامت کے دن

جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ و الحاکم و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۶۲ جس شخص نے غیر اللہ کے لیے علم حاصل کیا یا اس علم سے غیر اللہ کا ارادہ کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الترمذی حسن غریب عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۲۳ و ضعیف الترمذی ۴۹۸

۲۹۰۶۳ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے

وہ دوزخ میں جائے گا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن ابی العاص، الدارقطنی فی الافراد وسعید بن منصور عن انس
۲۹۰۶۴ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑے کرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

رواہ الطبرانی وتمام عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
۲۹۰۶۵ جس شخص نے علم حدیث اس نیت سے حاصل کیا تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے گفتگو کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا جبکہ
جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی سعید
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۹۶
۲۹۰۶۶ جس شخص نے عمل کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے علم حاصل کیا وہ ایسا ہی ہے جیسے رب تعالیٰ سے مزاح کرنے والا۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس
۲۹۰۶۷ جس شخص نے آخرت کے عمل سے دنیا حاصل کی آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ رواہ الدیلمی عن انس
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۵۲

۲۹۰۶۸ جس شخص نے قرآن پڑھا اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کی پھر سلطان کے پاس آیا اس کی دنیا داری کی طمع کر کے اللہ تعالیٰ اس کے دل
پر مہر لگا دیتا ہے اور اسے آئے دن دوسم کے عذاب دیئے جائیں گے جو اسے پہلے نہیں دیئے گئے ہوں گے۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عمر
۲۹۰۶۹ جس شخص نے قرآن پڑھا (قرآن کا علم حاصل کیا) اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کی اور پھر وہ حکمران کے پاس موجود دنیا کی طمع میں گیا
وہ جتنے قدم چل کر حکمران کے پاس جائے گا اسی کے بقدر دوزخ میں گھستا چلا جائے گا۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

۲۹۰۷۰ تم بہترین زمانے میں ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے جیتے جی کتاب اللہ پڑھ رہے ہو عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا وہ زمانے کو اس
طرح گھمائیں گے جس طرح جام گھمایا جاتا ہے انھیں دنیا ہی میں بدل مل جائے گا آخرت میں کچھ نہیں ملے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس
۲۹۰۷۱ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کتاب اللہ ایک ہی ہے اور تمہارے درمیان سرخ، سفید، سیاہ، سبھی قسم کے لوگ موجود ہیں قرآن
پڑھو، قبل ازین کہ کچھ اقوام قرآن پڑھیں گے اور تیر کی طرح اس کے حروف کو درست کریں گے حالانکہ قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترنے
پائے گا وہ دنیا ہی میں اس کا اجر و ثواب چاہیں گے اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

رواہ احمد و سعید بن حمید و ابو داؤد و ابن ماجہ و ابن حبان و الطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان سعید بن منصور عن سهل بن سعد
۲۹۰۷۲ علماء کی دو قسمیں ہیں ایک وہ عالم جو رب تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرتا ہے کسی قسم کی طمع مقصود نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی رقم اس
کی رخ نظر ہوتی ہے ایک وہ عالم ہے جو دنیا کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور اس کا مٹھ نظر رقم ہوتی ہے اور طمع کا شکار ہو جاتا ہے اور علم میں لوگوں سے
بخل کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے اور ایک فرشتہ آواز لگائے گا: خبردار! یہ فلاں بن فلاں ہے اللہ تعالیٰ نے اسے
دنیا میں علم عطا کیا تھا تاہم اس نے علم کے بدلہ تھوڑی رقم خریدی اور دنیا کی طمع کی فرشتہ بار بار یہی صدا بلند کرتا رہے گا تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے
حساب کتاب سے فارغ ہو جائے پھر اس کے متعلق جو چاہے فیصلہ کرے۔

۲۹۰۸۳ علماء پیغمبروں کے امین ہوتے ہیں اور ان کی یہ امانت داری اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ہوتی ہے بشرطیکہ جب تک حکمرانوں کے پاس نہ
جائیں اور دنیا میں دخل نہ دیں جب حکمرانوں کے پاس جانے لگتے ہیں اور دنیا میں دخل دیتے ہیں پیغمبروں سے خیانت کرتے ہیں ایسے علماء سے
ڈرتے رہو اور ان سے الگ رہو۔ رواہ الحسن بن سفیان العقبلی الحاکم فی تاریخہ و القاضی ابوالحسن عبدالجبار بن احمد الاسد آباد

ی فی امالیہ و ابونعیم و الدیلمی و الرافعی عن انس
۲۹۰۸۴ میری امت کے علماء سوء کے لیے ہلاکت ہے جو علم کو تجارت سمجھ کر حاصل کرتے ہیں اور اپنے زمانے کے حکمرانوں کے ہاتھ علم کو
فروخت کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی تجارت کو قطع بخش نہ بناے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۹۰۸۵ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے وہ مسجدوں میں حلقہ در حلقہ بیٹھیں گے جبکہ ان سب کا مقصد دنیا طلبی ہوگا ان کے ساتھ مت بیٹھو

چونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود
 ۲۹۰۸۶ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانہ میں لوگ حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھیں گے ان کا مقصد صرف دنیا طلبی ہوگا اللہ تعالیٰ کو ان
 لوگوں سے کوئی سروکار نہیں ہوگا ان کے ساتھ مت بیٹھو۔ رواہ الحاکم عن انس
 ۲۹۰۸۷ آخر زمانے میں ایک قوم ایسی ہوگی جو حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھے گی جبکہ ان کا مطمح نظر دنیا ہوگی ان کے ساتھ مت بیٹھو چونکہ اللہ
 تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود
 ۲۹۰۸۸ میری امت کے آخر میں ایسی اقوام ہوں گی جو مساجد کو راستہ و پیراستہ کریں گی جبکہ ان کے دل ہدایت سے خالی ہوں گے وہ
 بدن کے کپڑے پر اتنا خرچ کریں گے جو دین کے لیے خرچ نہیں کریں گے جب کسی کی دنیا محفوظ ہوئی اس کا دین محفوظ نہیں رہے گا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عباس

۲۹۰۸۹ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو کتاب اللہ پڑھے دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے پھر اپنی تمام تر طاقت فسق و فجور پر صرف کرے
 جب نشاط میں ہو قرآن کی تلاوت سے مزے لے لے اور دین کی باتیں کر کے لطف اندوز ہو لے۔ یوں اللہ تعالیٰ قائل اور سامع کے دلوں
 پر (بدبختی کی) مہر لگا دے گا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۰۹۰ میری امت کے دو شخص علماء ہیں، ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ لوگوں میں علم پھیلا رہا ہو اشاعت علم میں اس
 کی مطمح نظر نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ علم کے بدلے میں رقم لیتا ہے اس عالم کے لیے سمندر کی مچھلیاں خشکی کے چوپائے فضاء میں اڑتے ہوئے
 برندے (سبھی) استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس شریف سردار بن کر حاضر ہوگا حتیٰ کہ پیغمبروں کی موافقت اسے نصیب ہوگی، دوسرا وہ
 شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں پھیلائے میں بخل کرتا ہو طمع کا شکار ہو اور علم کے بدلے میں رقم لیتا ہو قیامت
 کے دن اس عالم کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی اور ایک فرشتہ صدا بلند کرے گا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا اس نے اشاعت علم
 میں بخل کیا طمع کا شکار رہا اور علم کے بدلے میں پیسے کو ترجیح دی فرشتہ اسی طرح صدا لگا تارے گا حتیٰ کہ رب تعالیٰ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

دین کے ذریعے دنیا حاصل کرنے کی ممانعت

۲۹۰۹۱ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک ہزار پیشوں کا علم عطا کیا اور حکم دیا اپنی اولاد سے کہو: اگر تم سے صبر نہ ہو سکے تو ان پیشوں کے
 ذریعے دنیا کو حاصل کرو اور دنیا کو دین کے ذریعے حاصل مت کرو چونکہ دین صرف میرے لیے ہے اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو دین کو دنیا
 طلبی کا ذریعہ بنائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن عطیۃ بن بشر المازنی

۲۹۰۹۲ اے صہیب! لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں حکمرانوں کی کثرت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی اور ان کے خطباء جھوٹے ہوں
 گے اور ان کے قراء دکھلاوہ کریں گے غیر دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے دنیا کو اس طرح ہڑپ کریں گے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھاجاتی ہے
 دوزخ ان کا ٹھکانا ہوگا اور دوزخ بہت برا ٹھکانا ہے۔ رواہ الدیلمی عن صہیب

۲۹۰۹۳ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں عام لوگ قرآن پڑھیں گے اور عبادت میں خوب مجاہدہ کریں گے اہل بدعت کے ساتھ
 مل جل کر رہیں گے ان سے ایسے شرک کا اظہار ہوگا جس کا انھیں علم بھی نہیں ہوگا اپنے قرآن اور علم پر اجرت لیں گے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ
 بنائیں گے یہ لوگ کانے دجال کے پیرو ہوں گے۔ رواہ الاسماعیلی فی معجمہ والدیلمی عن ابن مسعود قال فی اللسان هذا خبر منکر

۲۹۰۹۴ تم علم کی سماعت کرتے ہو اور تم سے بھی علم کی سماعت کی جائے گی اور تمہارے سامعین کی بھی سماعت کی جائے گی پھر اس کے بعد
 ایک قوم آئے گی جو فریبی کو پسند کرے گی اور مطالبہ گواہی سے قیل گواہی دے گی۔

رواہ البزار والبارودی و الطبرانی و ابو نعیم و سمویہ عن ثابت بن قیس بن شماس

۲۹۰۹۵ اللہ تعالیٰ میں لوگوں کے سینوں سے علم کو کشید نہیں کرے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا جب علماء ختم ہو جائیں گے لوگ جبلاء کو اپنے پیشوا بنالیں گے، انہی سے سوالات کیے جائیں گے بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور سیدھی راہ سے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۹۶ آخری زمانے میں ایسے لوگ نمودار ہوں گے جو جبلاء پیشوا ہوں گے لوگوں کو فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ ابو نعیم والدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۹۷ قیامت کے دن علماء سوہ کولایا جائے گا اور انھیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا ان میں سے ایک شخص ایسا بھی ہوگا کہ وہ اپنے پیٹ سے باہر نکلی ہوئی امتزیاں لے کر گھومے گا جس طرح گدھا بچکی کے گرد گھومتا ہے اس سے کہا جائے گا: ارے تیرا ناس ہو تیری وجہ سے ہمیں ہدایت ملتی رہی اور اب تمہارا کیا حال ہے؟ کہے گا: جن باتوں سے میں تمہیں منع کرتا تھا خود اس کی مخالفت کرتا تھا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۹۸ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پڑھوں کو اس قدر عافیت عطا فرمائے گا کہ علماء کو بھی اس قدر عافیت نہیں ملے گی۔

رواہ ابو نعیم فی التحلیۃ وسعید ابن منصور عن انس وقال احمد حدیث منکر

کلام: حدیث منکر ہے دیکھئے اللآلی ۲۲۵۱ والمہتابیہ ۲۰۴

سخت عذاب کا ہونا

۲۹۰۹۹ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم سے اللہ تعالیٰ نے اسے نفع نہ دیا ہو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۰۰ دوزخ میں ایک بچکی ہے جو علماء سوہ کو پیس ڈالے گی۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۵۰ والجامع المصنف ۱۸۳

۲۹۱۰۱ دوزخ میں ایک بچکی ہے جو ظالم علماء کو بری طرح پیس ڈالے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمرو فیہ ابراہیم بن عبد اللہ بن ہمام کذاب

۲۹۱۰۲ دوزخ میں بہت ساری چکیاں ہوں گی جو علماء پر چلائی جائیں گی ان علماء پر وہ لوگ جھانکیں گے جو دنیا میں انھیں پہنچانتے تھے کہیں گے تمہیں اس حالت تک کس چیز نے پہنچایا ہے حالانکہ ہم تم لوگوں سے علم حاصل کرتے تھے؟ علماء جواب دیں گے ہم تمہیں ایک بات کا حکم دیتے تھے اور خود اس کی مخالفت کرتے تھے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۰۳ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے ہر روز ستر بار جہنم بھی پناہ مانگتی ہے وہ وادی اللہ تعالیٰ نے ریاکار قاریوں کے لیے تیار کر رکھی ہے مخلوق

میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو وہ عالم مغضوب ہے جو سلطان کے پاس آتا جاتا ہو۔ رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۰۴ لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہے جو فاجر ہو اور جرأت کر کے قرآن پڑھتا ہو اور قرآن میں کسی چیز سے باز نہ آتا ہو۔

رواہ الدیلمی عن ابن سعید

۲۹۱۰۵ اہل جنت میں سے کچھ لوگ اہل دوزخ کے کچھ لوگوں پر اوپر سے جھانکیں گے اور کہیں گے تم کیوں دوزخ میں چلے گئے ہم تو اس علم کی وجہ سے جنت میں داخل ہوئے ہیں جوھی سے حاصل کیا تھا اہل دوزخ کہیں گے ہم جو بات کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

رواہ الطبرانی عن الولید بن عقیقہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۱۸۱۹ والضعیفۃ ۱۲۶۸

۲۹۱۰۶ معراج والی رات میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا کہ ان کے ہونٹ آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے کاٹے جاتے تھے میں نے جبرئیل

امین سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: یہ اہل دنیا کے خطباء ہیں جو لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے، وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے لیکن عقل نہیں رکھتے تھے۔

رواہ ابو داؤد الطیبی احمد بن حنبل وعبد بن حمید الطبرانی فی الاوسط ابو نعیم فی الحلیة سعید بن منصور عن انس
۲۹۱۰۷ جس شخص نے اپنے علم کے ذریعے اپنے آپ کو مشہور کیا چاہا اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دیتا ہے لیکن اسے حقیر اور کمزور بنا دیتا ہے۔

رواہ ابن المسارک احمد بن حنبل وھناد الطبرانی ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمرو
۲۹۱۰۸ جس شخص نے لوگوں کو کسی بات یا عمل کی دعوت دی جبکہ اس نے خود اس پر عمل نہ کیا وہ برابر اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مورد بنا رہتا ہے
تا وقتیکہ اس سے رک جائے یا اسے عمل میں لے آئے۔ رواہ الطبرانی، ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۲۹۱۰۹ بے عمل عالم چراغ کی طرح ہوتا ہے جو خود جل کر لوگوں کو روشنی دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن حنبل

۲۹۱۱۰ عالم علم اور عمل دونوں جنت میں ہوں گے تاہم جب عالم علم پر عمل نہ کرتا ہو علم اور عمل جنت میں چلے جاتے ہیں لیکن عالم دوزخ میں چلا جاتا ہے۔ رواہ ابو نعیم عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے رضی اللہ عنہما ۳۸۳۹ و البغیر ۹۵

۲۹۱۱۱ جو علم چاہو حاصل کرو اللہ تعالیٰ تمہیں کسی بھی علم سے اس وقت تک نفع نہیں پہنچائے گا جب تک تم عمل نہ کرو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء
۲۹۱۱۲ عنقریب علم کا دور دورہ ہوگا لیکن عمل نادر لوگ زبانی کلامی ایک دوسرے کے قریب ہوں گے لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے دور

جب لوگوں میں یہ صورتحال پیدا ہو جائے گی اسوقت اللہ تعالیٰ ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دیں گے۔ رواہ اللہ علیہ عن ابن عمر

۲۹۱۱۳ قاریوں کے فخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ ان کا فخر ظالم و جاہل لوگوں سے زیادہ خطرناک ہے مجھے فخر کرنے والے قاری سے بڑھ کر

کوئی بھی مبعوض نہیں۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۹۱۱۴ خیر و بھلائی کے متعلق سوالات کرو اور شر کے متعلق سوالات نہ کرو چنانچہ برے علماء سب سے زیادہ برے لوگ ہیں۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن معاذ

علماء کو مغالطہ میں ڈالنے کی مذمت

۲۹۱۱۵ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو اپنے فقہاء کو مغالطوں میں ڈالیں گے یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔

رواہ سمویہ عن ثوبان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۲۰۲

۲۹۱۱۶ اے سعد کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب خبر سے آگاہ نہ کروں؟ ایک قوم آئے گی جو ایسا علم حاصل کرے گی جس سے یہ لوگ جاہل ہیں پھر اسی طرح جاہل رہیں۔ رواہ ابن عساکر عن سعد بن ابی وقاص

عرض کی بارسول اللہ! میں ایسی قوم کے پاس سے آ رہا ہوں کہ وہ اور ان کے چوپائے برابر ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی
۲۹۱۱۷ اے عمار! کیا میں تمہیں ان سے زیادہ عجیب قوم کے متعلق خبر نہ دوں؟ چنانچہ ایک قوم ہوگی جو ایسا علم حاصل کرے گی جس سے یہ لوگ

جاہل ہیں پھر ان کی خواہشات اور ان کی خواہشات برابر ہوں گی۔ رواہ الطبرانی عن عمار

۲۹۱۱۸ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن ایک طرف ہوگا اور دوسری طرف جارہے ہوں گے۔ رواہ الحکیم عن حجاز بن ضحیر

۲۹۱۱۹ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ علماء ایک دوسرے پر خمد کریں گے اور ایک دوسرے سے غیرت کریں گے جیسے بکرے غیرت کرتے ہیں۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ و الخطیب عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۶

۲۹۱۲۰ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ اس زمانے میں قرآن پڑھیں گے اس کے حروف کو تو جمع رکھیں گے لیکن اس کی حدود کی کچھ رعایت نہیں کریں گے ان کے لیے ہلاکت ہے لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت وہ ہے جو قرآن جمع کرے (حفظ کرے) مگر اس پر اس کا اثر نہ دیکھا جائے۔

رواہ ابو نعیم عن ابن عباس

۲۹۱۲۱ اس دین کو زبردست غلبہ نصیب ہوگا یہاں تک کہ دین سات سمندر پار تک پہنچ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار سمندروں میں کود جائیں گے پھر ایک قوم آئے گی وہ کہے گی ہم نے قرآن پڑھا لہذا ہم سے بڑا قاری کون ہو سکتا ہے اور ہم سے بڑا عالم کون ہو سکتا ہے ہم سے بڑا فقیہ کون ہے؟ کیا ان لوگوں میں بھلائی نام کی کوئی چیز ہوگی یہ لوگ تمہیں میں سے ہوں گے اور یہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

رواہ ابن المارک بالطبرانی عن العباس بن عبد المطلب

۲۹۱۲۲ اسلام کو غلبہ ملے گا حتیٰ کہ سمندروں میں تاجروں کی آمدورفت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار سمندروں میں کود جائیں گے پھر ایک قوم کا ظہور ہوگا وہ قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے ہم سے بڑا قاری کون ہے ہم سے بڑا عالم کون ہے اور ہم سے بڑا فقیہ کون ہے؟ کیا ان لوگوں میں بھلائی نام کی کوئی چیز ہوگی یہ لوگ اسی امت سے ہوں گے اور تم سے ہوں گے اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

۲۹۱۲۳ ضرور ایمان غالب آئے گا حتیٰ کہ کفر اپنی جگہوں میں بند ہو کر رہ جائے گا اور سمندروں میں بھی اسلام کا بول بالا ہوگا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں لوگ قرآن پڑھیں گے اور دوسروں کو پڑھائیں گے پھر کہیں گے ہم نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا ہے ہم سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ بھلا ان لوگوں میں خیر نام کی کوئی چیز بھی ہوگی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا یہ لوگ تمہیں میں سے ہوں گے اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس بالطبرانی من مہ ام الفضل

۲۹۱۲۴ میرے بعد بہت سارے قصے گو (واعظا) ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ رواہ الدیلمی عن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۰

۲۹۱۲۵ عنقریب تم انسانوں میں سے شیطانوں کو دیکھو گے ان میں سے ایک شخص حدیث سننے گا اور اسے اپنے علاوہ اوروں پر چسپاں کرے گا

وہ یوں لوگوں کو اس کی سماعت سے روک دے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۱۲۶ عنقریب تمہارے درمیان شیاطین کا ظہور ہوگا انھیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے سمندر میں قید کر دیا تھا وہ تمہارے ساتھ

مسجدوں میں نمازیں پڑھیں گے تمہارے ساتھ قرآن پڑھیں گے اور تمہارے ساتھ دین کے معاملہ میں جھگڑیں گے بلاشبہ انسانی شکلوں میں

شیاطین ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۵۰۱

۲۹۱۲۷ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے شیاطین کو سمندر میں قید کر دیا تھا چنانچہ پینتیسویں سال انسانی شکلوں میں وہ سمندر سے نکلنے

گے انسانوں کی مجلسوں اور مسجدوں میں بیٹھیں گے انسانوں کے ساتھ قرآن اور حدیث میں جھگڑیں گے۔ رواہ الشیرازی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۵۰۱

۲۹۱۲۸ جب ایک سو پینتیسواں سال ہوگا سرکش شیاطین جنہیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے سمندروں کے مختلف جزیروں میں

قید کیا تھا وہاں سے نکل پڑیں گے ان کے نو (۹) حصے (۹۰%) عراق کی طرف چلے جائیں گے اہل عراق سے قرآن کے معاملہ میں جھگڑیں گے

جبکہ ان کا دوسرا حصہ شام میں رہے گا۔ رواہ العقیلی وابن عدی و ابو نصر السجزی فی الابانۃ و ابن عساکر عن ابی سعید وقال العقیلی

لاصل لهذا الحديث قال ابو نصر غريب الاسناد والمتن ورواه ابن الجوزي في الموضوعات
۲۹۱۲۹ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک سمندر سے شیاطین نہ نکل پڑیں اور وہ لوگوں کو قرآن پڑھائیں گے۔

رواہ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ

قیامت کی علامت

۲۹۱۳۰ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک شیطان راستوں اور بازاروں میں علماء کی مشابہت اختیار کر کے چلنا نہ شروع کر دے

اور کہے گا: مجھے فلاں بن فلاں نے رسول اللہ ﷺ سے مروی یہ اور یہ حدیث سنائی ہیں۔ رواہ ابو نعیم عن وائلۃ

۲۹۱۳۱ ذرا دیکھ لیا کرو کہ تم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھے ہو اور یہ دین کن لوگوں سے سیکھتے ہو چنانچہ آخری زمانے میں انسانوں کی شکل میں

شیاطین کا ظہور ہوگا وہ کہیں گے ہمیں فلاں نے یہ حدیث سنائی اور یہ خبر دی جب تم کسی شخص کے پاس بیٹھو اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام

پوچھ لو اور اس کے خاندان کے متعلق بھی پوچھ لو۔ چنانچہ جب وہ غائب ہوگا اسے گم پاؤ گے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والذہبی عن ابن مسعود

۲۹۱۳۲ اے فلاں کھڑے ہو جاؤ اور اعلان کرو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کسی کا فر شخص سے بھی دین کو تقویت پہنچا

سکتا ہے۔ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن کعب بن مالک

۲۹۱۳۳ اللہ تعالیٰ ضرور اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت پہنچائے گا جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابی بکرۃ ابن النجار عن انس

۲۹۱۳۴ قصہ گوئی یا تو امیر کرتا ہے یا مامور یا کوئی تکلف کرنے والا شخص۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت الطبرانی عن عوف بن مالک

۲۹۱۳۵ مجھے اپنی امت پر کتاب اور دودھ کا زیادہ خوف ہے رہی بات دودھ کی سو بہت ساری اقوام کو اس کی غذا دی جائے گی اور وہ جماعت اور

جمعہ کی نماز کو چھوڑ دیں گے رہی بات کتاب کی چنانچہ کتاب کے معاملہ میں بہت ساری اقوام کے لیے فتوحات ہوں گی اور وہ قرآن پر ایمان

والوں سے جھگڑیں گے۔ رواہ الطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۹۱۳۶ مجھے اپنی امت پر دودھ کا خوف ہے چنانچہ شیطان جھاگ اور تھنوں کے درمیان رہتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمرو

۲۹۱۳۷ عنقریب میری امت کی ایک جماعت کتاب اور دودھ کے معاملہ میں ہلاک ہوگی عرض کی گئی کتاب والے کون ہیں؟ فرمایا: ایک قوم

ہوگی جو کتاب اللہ کا علم حاصل کرے گی اور پھر اہل ایمان سے جھگڑے گی عرض کی گئی دودھ والے کون ہیں؟ فرمایا: وہ ایک قوم ہوگی جو خواہشات پر

مرے گی اور نمازوں کو ضائع کرے گی۔ رواہ الطبرانی والحاکم و السیہقی فی شعب الایمان عن عقبۃ بن عامر

۲۹۱۳۸ جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور پھر اسے آگے پھیلاتا نہیں ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ

اسے چھپا کر رکھ دے اور اسے خرچ نہ کرے۔ رواہ ابو خیشمۃ فی العلم و ابو نصر السجزی فی الابانۃ عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۳۹ جو شخص خطبہ سنے اور پھر اسے یاد نہ رکھے اس کی مثال ایسی ہے۔ اس کے بعد مثل بالا کے حدیث ذکر کی۔

رواہ الزامہرزی عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۴۰ جب بدعات کا ظہور ہو جائے اور اس امت کے بعد میں آنے والے پہلو پر لعنت کریں تو جس شخص کے پاس علم ہو وہ اسے پھیلانے

اس وقت علم کو چھپانے والا ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کو چھپانے والا۔ رواہ ابن عساکر عن معاذ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۵۸۹ الضعیفۃ: ۱۵۰۶

۲۹۱۴۱ جب اس امت کے بعد میں آنے والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں تو اس وقت جس شخص کے پاس علم ہو وہ اس کا اظہار کرے چونکہ

اس وقت علم کا چھپانے والا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کو چھپانے والا۔ رواہ ابن عدی والخطیب ابن عساکر عن جابر کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجوامع المصنف ۲۳۳ ورحمۃ المرآت ۱۱۱
۲۹۱۴۲ جس شخص نے علم نافع چھپائے رکھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام پہنائیں گے۔

رواہ ابو نصر السجزی فی الابانۃ والخطیب عن جابر
۲۹۱۴۳ جس شخص نے علم میں نخل کیا وہ قیامت کے دن لایا جائے گا دریاں حالیکہ کہ اس کے گلے میں آگ کا طوق اور لگام ہوگی۔

رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمر
۲۹۱۴۴ جس شخص سے علم نافع کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے علم چھپا لیا وہ شخص قیامت کے دن آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔

رواہ الطبرانی والخطیب وابن عساکر عن ابن عباس
۲۹۱۴۵ جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو وہ اسے نہ چھپائے جس شخص کی آنکھوں سے خوف خدا کے مارے آنسو نکل پڑیں وہ دوزخ میں کبھی بھی داخل نہیں ہوتا الا یہ کہ رب تعالیٰ اسے داخل کر دے (چونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے) جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی عن سعد بن المدحاس

علم چھپانے کا برا انجام

۲۹۱۴۶ جس شخص نے کوئی علم حاصل کیا پھر وہ علم چھپا لیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عمرو
۲۹۱۴۷ جس شخص نے علم چھپایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔ رواہ الحاکم والخطیب عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۲۷

۲۹۱۴۸ جس شخص نے علم نافع چھپایا قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ آگ کی لگام ڈالیں گے۔

رواہ الطبرانی وابن عدی والسجزی والخطیب عن ابن مسعود
۲۹۱۴۹ جس شخص نے علم چھپایا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۱۵۰ جس شخص نے علم چھپایا یا اس علم پر اجرت لی قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور مخالفہ اس کے گلے میں آگ کی لگام پڑی ہوگی۔ رواہ ابن عدی عن انس

۲۹۱۵۱ وہ کوئی چیز ہے جس سے منع کرنا حلال نہیں؟ یہ چیز علم ہے جس سے منع کرنا حلال نہیں۔ رواہ القضاعی عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۷۵۸: المتناہیۃ ۱۳۱

۲۹۱۵۲ میں کسی بھی ایسے شخص کو نہیں پہچانتا جسے علم حاصل ہو اور وہ لوگوں سے ڈر کر اسے چھپاتا ہو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

علوم مذمومہ کا بیان

۲۹۱۵۳ علم نجوم بس اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کر سکو پھر اس سے مزید علم نجوم سے باز رہو۔

رواہ ابن مردویہ الدر الاقطنی فی کتاب النجوم عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ۱۱۶: ۲۴۵۶

۲۹۱۵۳ بہت سارے معلمین نجوم کے گورکھ دھندے میں سرکھپاتے ہیں چنانچہ قیامت کے دن ایسے شخص کے لیے کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۹۲ الضعیفة ۴۱۷

۲۹۱۵۵ جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا وہ جادو کا حصہ حاصل کرتا ہے جتنا علم نجوم میں اضافہ کرتا ہے وہ جادو میں اضافہ کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابن عباس

۲۹۱۵۶ انساب کا علم نفع بخش نہیں اور اس کی جہالت باعث ضرر نہیں۔ رواہ ابن عبد البر عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۲۵، النواضح ۱۰۹۰

۲۹۱۵۷ ماہرین انساب جھوٹ بولتے ہیں چونکہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے وقروننا بین ذالک کثیرة یعنی اس کے درمیان بے شمار اقوام ہیں۔

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۶۶ التمیز ۱۲۰

۲۹۱۵۸ ایک نبی خطوط کھینچا کرتے تھے جس کا رمل ان کے کسی خط کے موافق ہو گیا وہ یہی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و الترمذی عن معاویة بن الحکم

حصہ اکمال

۲۹۱۵۹ ستاروں میں دیکھنے والا سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنے والے کی طرح ہے چنانچہ جب وہ سورج کی طرف سختی سے دیکھتا ہے اس کی

بصارت جاتی رہتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة

۲۹۱۶۰ جس شخص نے علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھا اس نے جادو کا حصہ سیکھا اور جو علم نجوم میں اضافہ کرتا ہے وہ جادو میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی و ابوالشیخ فی العظمة عن ابن عباس

۲۹۱۶۱ علم نجوم میں اتنا سیکھ سکتے ہو جس سے تاریکیوں میں بحر و بر میں راستوں کی تعیین کر سکو اس سے آگے باز رہو، انساب کا علم اتنا حاصل کرو

جس سے تم رشتہ داری کا تعلق معلوم کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

۲۹۱۶۲ انساب کا علم بس اتنا حاصل کرو جس سے تم صلہ رحمی کا حق ادا کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو، عمر بیت کا علم بس اتنا حاصل کرو جس

سے کتاب اللہ کو سمجھ سکو مزید اضافے سے رک جاؤ علم نجوم اتنا حاصل کرو جس سے بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کر سکو مزید آگے

بڑھنے سے باز رہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

باب سوم..... آداب علم کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول..... روایت حدیث اور آداب کتابت کے بیان میں

۲۹۱۶۳ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سز و شاداب رکھے جس نے میری کوئی بات سنی اور یاد رکھی پھر اسے لوگوں تک پہنچایا بعض حاملین فقہ فقہ نہیں

ہوتے بعض حاملین فقہ (فقہ کو) ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقہ ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن انس

۲۹۱۶۴ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے میر کوئی بات سنی اور یاد رکھی پھر اسے سننے والوں تک پہنچادی بعض حاملین فقہ فقہ نہیں ہوتے بعض حاملین فقہ (فقہ کو) ان لوگوں تک پہنچادیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔

(۱) خاص اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرنا۔

(۲) ائمہ مسلمین کے لیے خیر خواہی۔

(۳) مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا چونکہ جماعت کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

روا احمد بن حنبل والحاکم عن جیب بن مطعم وابو داؤد وابن ماجہ عن زید بن ثابت الترمذی وابن ماجہ عن ابن مسعود اللہ تعالیٰ اس بندے کو سبزو شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اسے یاد کیا، یہاں تک کہ دوسروں تک پہنچادی بہت سارے حاملین فقہ (فقہ کو) اس شخص تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے جبکہ بہت سارے حاملین فقہ فقہ نہیں ہوتے۔

رواہ الترمذی عن زید بن ثابت

حدیث پڑھنے والوں کے حق میں دعا

۲۹۱۶۶ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کو چیز سنی پھر ہو، ہو جیسے سنی تھی اس طرح دوسروں تک پہنچادی بہت سارے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان عن ابن مسعود

۲۹۱۶۷ یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے میری سنت (کی اشاعت کریں گے اور) آگے پہنچائیں گے اور لوگوں کو تعلیم دیں گے۔ رواہ الطبرانی عن علی

۲۹۱۶۸ بجز قرآن کے مجھ سے سن کر کسی چیز کو نہ لکھو جس شخص نے مجھ سے سن کر کوئی چیز لکھ رکھی ہے وہ سوائے قرآن کے باقی مٹا دے میری احادیث کو روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی سعید

۲۹۱۶۹ لکھو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے زبان سے حق کے سوا کوئی چیز نہیں نکلتی۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والحاکم عن ابن عمر

۲۹۱۷۰ مجھ سے کثرت سے احادیث روایت کرنے سے اجتناب کرو جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات کہی ہے تو حق و سچ بات کہے جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات نقل کی جو میں نے نہیں کہی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم عن ابی قتادہ

۲۹۱۷۱ جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی اور وہ سمجھتا ہو کہ اس نے جھوٹ بولا تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم ابن ماجہ عن سمرۃ

۲۹۱۷۲ مجھ سے حدیث روایت کرنے سے ڈرو البتہ وہی احادیث روایت کرو جن کا کافی الواقع حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو جو شخص قرآن کے متعلق رائے زنی کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۳ وضعیف الترمذی ۵۷۰

۲۹۱۷۳ مجھ سے وہی حدیث روایت کرو جس کے حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۷

- ۲۹۱۷۴ جب تم حدیث لکھو تو سند کے ساتھ لکھو اگر حق ہوئی تو اس کے اجر و ثواب میں تمہیں بھی حصہ مل جائے گا اگر باطل ہوئی تو اس کا وبال جو سونے پر ہی ہوگا۔ رواہ النحاکم، ابو نعیم و ابن عساکر عن علی کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۴ الجامع المصنف ۲۱۱
- ۲۹۱۷۵ میری طرف سے اگر تمہیں ایک آیت بھی پہنچی ہے اسے بھی دوسروں تک پہنچاؤ۔ بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و النسائی عن ابن عمر
- ۲۹۱۷۶ تم احادیث سنتے ہو اور تم سے بھی سنی جائیں گی پھر تم سے سننے والوں سے بھی سنی جائیں گی۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الحاکم عن ابن عباس

اسرائیلی روایات

- ۲۹۱۷۷ بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرة
- ۲۹۱۷۸ مجھ سے آگے وہی بات نقل کرو جو تم سنتے ہو اور صرف حق سچ بات کہو جس نے مجھ پر جھوٹ بولا اس کے لیے دوزخ میں گھر بنایا جائے گا وہ اسی میں رہے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی قریصافہ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۲
- ۲۹۱۷۹ حدیث بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تم اس کا معنی و مفہوم صحیح بیان کرو الفاظ کی تقدیم و تاخیر میں کوئی حرج نہیں۔
- رواہ الحکیم عن وائلة
- ۲۹۱۸۰ علم حدیث انہی لوگوں سے حاصل کرو جن کی گواہی معتبر ہو۔ رواہ السنجزی و الخطیب عن ابن عباس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۸۰ المتناہیة ۱۸۷
- ۲۹۱۸۱ میں تم سے احادیث بیان کرتا ہوں حاضر غائب سے احادیث بیان کرے۔ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

اکمال

- ۲۹۱۸۲ میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں جو دین میں سے ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم و فقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔ رواہ ابن عدی فی العلل عن ابن عباس عن معاذ و ابن حبان فی الضعفاء عن ابن عباس ابن عدی و ابن عساکر عن ابی ہریرة ابن الجوزی عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیة ۱۶۳-۱۷۵
- ۲۹۱۸۳ میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں جو انہیں امر دین کا نفع پہنچائیں وہ قیامت کے دن طبقہ علماء سے اٹھایا جائے گا عالم عابد پرست درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہر دور جو میں کتنا فرق ہے۔
- رواہ ابو یعلیٰ و ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة
- ۲۹۱۸۴ جس شخص نے میری امت پر چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائیں گے میں قیامت کے دن اس کا سفارش اور گواہ ہوں گا۔ الشیرازی فی اللقباب و ابن حبان فی الضعفاء و ابوبکر فی الغیلابات البیہقی فی شعب الایمان و السلفی و ابن النجار عن ابی الدرداء ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۶۳، ۱۷۵

۲۹۱۸۵ میری امت سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں جن سے وہ نفع اٹھاتے ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔ رواہ ابن الجوزی عن علی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۶۱

۲۹۱۸۶ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لیے چالیس حدیثیں یاد کرے گا اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ وابن الجوزی عن ابی مسعود

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۶۲

۲۹۱۸۷ جس شخص نے میری امت کے نفع نقصان کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائے گا۔

رواہ ابن الجوزی عن ابی امامہ

۲۹۱۸۸ جس شخص نے میری امت کو نفع پہنچانے کے لیے دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کیں تو وہ علماء میں سے ہوگا اور قیامت کے دن

اس کا سفارش ہوں گا۔ رواہ الدیلمی عن ابن مسعود وعن ابن عباس

۲۹۱۸۹ جس شخص نے میری امت کو حلال و حرام سے آگاہ کرنے کے لیے چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ لکھ دیتے ہیں۔

رواہ ابن الجوزی عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۸۰

چالیس حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت

۲۹۱۹۰ میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں وہ طبقہ علماء میں سے ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۹۱۹۱ جس شخص نے مجھ سے مروی چالیس حدیثیں اس شخص کو نقل کیں جو مجھ سے ملنے والا ہوا سے زمرہ علماء میں لکھ دیا جاتا ہے اور جملہ شہداء

کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمر

۲۹۱۹۲ جس نے مرنے کے بعد چالیس حدیثیں چھوڑیں وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔

رواہ الدیلمی وابن الجوزی فی العلل عن حابر بن سمرہ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۷۹۔

۲۹۱۹۳ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے پھر دوسروں تک پہنچائے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشة

۲۹۱۹۴ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے پھر اس میں زیادتی نہ کرے تین چیزوں پر کسی مسلمان کا دل دھوکا نہیں کھاتا، اللہ

تعالیٰ کے لیے خالص عمل، حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا مسلمانوں کی جماعت کی دعا انھیں چاروں طرف

سے گھیرے ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

۲۹۱۹۵ اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے بہت سارے حاملین فقہ فقہ نہیں

ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اس شخص تک فقہ پہنچاتے ہیں جو ان سے بڑا فقیہ ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ و سعید بن منصور عن انس الخطیب عن ابی ہریرۃ الطبرانی عن عمیر بن قتادۃ اللیثی الطبرانی

فی الاوسط عن سعد الراعی فی تاریخہ عن ابن عمر

۲۹۱۹۶۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اور اسے دوسروں تک پہنچائے چنانچہ بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ تک فقہ کو پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق کسی مسلمان کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، امت کے لیے خیر خواہی اور مسلمانوں کے جماعت کے ساتھ لازم رہنا مسلمانوں کی جماعت کی دعا مسلمانوں کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے دنیا جس شخص کا تم اور مقصد ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے غنا کو نکال دیتے ہیں اور فقر کو اس کی آنکھوں کے درمیان نمایاں کر دیتے ہیں اس کے بیچ امور کو اللہ تعالیٰ پر انگدگی کا شکار بنا دیتے ہیں پھر اسے دنیا سے صرف اتنا ہی مل پاتا ہے جو اس کے نصیب میں ہو جس شخص کا تم اور مقصد آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنا سے بھر دیتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے درمیان سے فقر کو نکال دیتے ہیں اس کے تمام امور درستی سے تمام ہوتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے قدموں میں گر جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطرانی وسعيد بن منصور والبيهقي في شعب الایمان عن زيد بن ثابت ابن النجار عن ابی ہریرة ۲۹۱۹۷۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سبز و شاداب رکھے جو میری حدیث سنے اور اس میں کسی قسم کی زیادتی نہ کرے بہت سارے حاملین علم اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والوں کو علم پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر ۲۹۱۹۸۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لیے عمل صالح کرنا حکمرانوں کی اطاعت اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے رہتی ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن جبیر بن مطعم ۲۹۱۹۹۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل حکمرانوں کے ساتھ خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چٹھے رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے ہوئی ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن جبیر وابن عسا کر عن انس ۲۹۲۰۰۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سبز و شاداب رکھے جس نے میری بات سنی اسے یاد کیا پھر ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھا اور سمجھا بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔ رواہ ابن النجار عن ابن مسعود

۲۹۲۰۱۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو شاداب رکھے جو میری بات سنے اور اس میں کچھ زیادتی نہ کرے بہت سارے حاملین کلمہ اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے کو کلمہ پہنچا دیتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا: اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا، حکمرانوں کے متعلق خیر خواہ ہونا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا انہیں چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔

رواہ الطبرانی و ابو نعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل

تبلیغ علم کی فضیلت

۲۹۲۰۲۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اور اسے یاد رکھے بہت سارے فقہ کے اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے فقہ کے اٹھانے والے اپنے سے بڑے فقیہ کو پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل مسلمانوں کے حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔

رواہ الطبرانی وابن قانع و ابو نعیم وابن عسا کر عن النعمان بن بشیر عن ابیہ

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۵۸

۲۹۲۰۳ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ترنازہ رکھے جو ایک کلمہ سے یا دو کلمے سے یا تین یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ کلمے سے (کلمہ سے مراد بات ہے کلمہ ایمان مراد نہیں یعنی کلمہ لغوی معنی ہے مطلب حدیث ہے) پھر ان کی دوسروں کو تعلیم کی۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۹۲۰۴ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو مجھ سے کوئی حدیث سے اسے یاد رکھے اور پھر اسے اوروں تک پہنچائے بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں اور بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔ تین چیزوں کے متعلق مسلمان کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ کے لیے خالص عمل کرنا، حکمرانوں کی خیر خواہی اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے رہتی ہے۔

رواہ ابن حبان عن زید بن ثابت

۲۹۲۰۵ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو مجھ سے حدیث سے پھر ہو، جو جیسے سنی تھی ویسے ہی آگے پہنچائے بہت سارے پہنچائے ہوئے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ رواہ ابن حبان عن ابن مسعود

۲۹۲۰۶ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو ہم سے حدیث سے اسے یاد رکھے پھر اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے تک پہنچادے۔

رواہ ابن عساکر عن زید بن خالد الجہنی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۵ و ضعیف المشترک

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث کا مطلب یوں واضح ہو جاتا ہے کہ محدثین احادیث کو حفظ کرنے اور دوسروں تک من و عن احادیث پہنچانے کے ذمہ دار ہیں جبکہ محدثین فقہاء نہیں ہوتے چونکہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہر محدث فقیہ ہو جبکہ ہر فقیہ کا محدث ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ امام زہری پائے کے محدث ہیں اور فقہ میں ان کا وہ مقام ہیں جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ساری احادیث امام زہری سے سن کر فقہ کے مسائل مستنبط کیے ہیں گویا محدثین دو انفرش کی طرح ہوتے ہیں اور فقہاء طبیب کی مانند ہیں۔

۲۹۲۰۷ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں حاضر غائب کو پہنچادے۔ رواہ الدیلمی عن عبادۃ بن الصامت

۲۹۲۰۸ یا اللہ! میرے ان خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث روایت کریں گے میری سنت دوسروں تک پہنچائیں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والرامهر منزی فی المحدث الفاضل والخطیب فی شرف اصحاب الحدیث وابن السحار عن ابن عباس عن علی، قال الطبرانی والایوسط: تفردہ احمد بن عیسیٰ ابوطاہر العلوی قال فی المیزان: قال الدارقطنی: کذاب والحدیث باطل وفی السان ذکرہ ابن ابی حاتم ولم یدکر فیہ جر حاً ولا تعدیلاً

۲۹۲۰۹ میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو عرض کی گئی یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں فرمایا وہ لوگ جو میری سنت کو زندہ کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں گے۔ ابو نصر السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن الحسن بن علی

۲۹۲۱۰ جب تمہیں مجھ سے مروی کوئی حدیث سنائی جائے جو حق کے موافق ہو اسے لے لو خواہ میں نے وہ بیان کی ہو یا نہ کی ہو۔

رواہ العقیلی عن ابی ہریرۃ وقال منکر و لیس لهذا اللفظ اسناد صحیح

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۳ تذکرۃ الموضوعات ۲۷

۲۹۲۱۱ جب تمہیں میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث سنائی جائے وہ حدیث جانی پہنچانی ہو اور تمہارے لیے اوپری (منکر) نہ ہو خواہ میں نے کبھی ہو یا نہ کبھی ہو اس کی تصدیق کر لو چونکہ میں معروف بات کہتا ہوں منکر نہیں کہتا جب تمہیں میری طرف سے کوئی حدیث سنائی جائے جسے تم اوپری سمجھو اور معروف نہ سمجھو تو اس کی تکذیب کرو چونکہ میں منکر بات نہیں کہتا جو معروف نہ ہو۔ رواہ الحکیم عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التعقیبات ۶ الضعیفۃ ۱۰۸۵

۲۹۲۱۲ جب تمہیں میری طرف سے کوئی حدیث سنائی جائے جو حق کے موافق ہو سمجھ لو میں نے اسے کہا ہے (رواہ البزار عن ابی ہریرۃ وضعف)

۲۹۲۱۳ جس شخص نے میری طرف سے سے کوئی حدیث سنائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے موافق ہو تو میں نے ہی اسے کہا ہے اگرچہ حقیقت میں

سے اسے نہ کہا ہو۔ رواہ ابن عساکر عن البختری بن عبید الطابعی عن ابیہ عن ابی ہریرۃ

۲۹۲۱۴ ... جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی اچھی بات کہی جو کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہو تو میں نے ہی اس بات کو کہا ہے، جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا جو کتاب اللہ اور میری سنت کے مخالف ہو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

رواہ الد یلمی عن نہشل عن الضحاک عن ابن عباس

۲۹۲۱۵ ... جب تم حرام کو حلال نہ قرار دو اور حلال کو حرام نہ قرار دو اور صحیح معنی کو ادا کرو تو اس وقت حدیث (بالمعنی) بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں (رواہ الحکیم الطبرانی ابن عساکر عن یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمة اللیثی عن ابیہ عن جدہ) عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور جیسے سنی ہوتی ہے ایسے ہی اس کی دانگی پر ہم قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ الحکیم عن ابی ہریرة

۲۹۲۱۶ ... کئی زیادتی کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ جب تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار نہ دو اور صحیح معنی بیان کرو۔

رواہ عبد الرزاق و ابو موسی عن محمد بن اسحاق بن سلیمان بن اکیمة اللیثی عن ابیہ عن جدہ

اکیمة رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور پھر اسے ادا کرنے (بیان کرنے) کی قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۱۷ ... میری طرف سے احادیث روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے، بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ تم ان سے مروی کوئی بھی روایت بیان کرو گے اس میں کوئی نہ کوئی ضرور عجیب بات ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرة

۲۹۲۱۸ ... احادیث بیان کرو اور جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی و سمویہ و الخطیب فی کتاب تفسیر العلم عن رافع بن خدیج

۲۹۲۱۹ ... میرے بعد تمہارے پاس ایک قوم آئے گی جو تم سے میری احادیث کے متعلق سوال کریں گے انھیں وہی احادیث سناؤ جو ہمیں یاد ہوں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے اسے چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ ابو نعیم عن ابی موسی الغافی

۲۹۲۲۰ ... مجھ سے مروی احادیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں میری طرف سے احادیث بیان کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ بولو جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے بنی اسرائیل کی روایت بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابو داؤد عن ابی سعید

۲۹۲۲۱ ... جو کچھ مجھ سے سنو اسے آگے بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے بغیر علم کے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

۲۹۲۲۲ ... لکھو کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحکیم، الطبرانی و سمویہ الخطیب فی کتاب تفسیر العلم عن رافع بن خدیج

کہتے ہیں: میں نے عرض کی! یا رسول اللہ! ہم آپ سے بہت ساری چیزیں سنتے ہیں کیا ہم انھیں لکھ لیا کریں۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۲۳ ... جس شخص نے میری طرف سے چالیس حدیثیں اس نیت سے لکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دے اس کی بخشش ہو جائے گی اور

اسے شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ رواہ ابن جوزی فی العلل عن ابن عمرو

۲۹۲۲۴ ... اے زید میرے لیے یہودی کتاب لیکھو بخدا! میں اپنی کتاب کے متعلق یہودیوں سے بے خوف نہیں ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل عن زید بن ثابت

۲۹۲۲۵ ... میں ایک قوم کی طرف خط لکھنا چاہتا ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اس میں کئی زیادتی کریں گے لہذا اسرائیلی زبان لیکھو۔

رواہ عبد بن حمید عن زید بن ثابت

- ۲۹۲۲۶: جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنی جگہ تلاش کرے۔ رواہ الشافعی والبیہقی فی المعرفة عن ابی قتادہ
 ۲۹۲۲۷: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تاکہ اس جھوٹ کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔
 رواہ الطبرانی عن عمرو بن حرث
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۲۹۹ والضعیفۃ ۱۰۱۱
 ۲۹۲۲۸: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تاکہ اس جھوٹ سے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔
 رواہ الطبرانی عن عمرو بن حرث والبخاری وابن نعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود
- کلام: حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الموضوعات ۹۶۱ و ۱۲۷ الوصغ فی الحدیث ۳۱۱۱
 ۲۹۲۲۹: جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ رواہ الطبرانی عن عقبہ بن عامر
 ۲۹۲۳۰: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے یا دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ رواہ البزار عن انس
 ۲۹۲۳۱: جس شخص نے روایت حدیث میں مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ البزار عن انس
 ۲۹۲۳۲: جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر
 ۲۹۲۳۳: جس شخص نے اپنے نبی پر یا اس کی اولاد پر یا اس کے والدین پر جھوٹ بولا وہ جنت کی خوشبو سونگھنے نہیں پائے گا۔ رواہ ابن جریر
 الطبرانی، وابن عدی والنجر انطی فی مساوی الاخلاق عن اوس بن اوس الثقفی قال ابن عدی لا اعلم یروہ غیر اسماعیل بن عیاش
 ۲۹۲۳۴: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا قیامت کے دن زبردستی اس سے بال کے کونوں میں گرہ دوائی جائے گی اور وہ اس کی
 قدرت نہیں رکھے گا۔ رواہ ابن قانع والحاکم و تعقب وابن عساکر عن صہیب
 ۲۹۲۳۵: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا کسی ایسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔
 رواہ الطبرانی فی الاوسط والخطیب عن ابی بکر

جھوٹی حدیث بیان کرنے پر وعید

- ۲۹۲۳۶: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا ایسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔
 رواہ ابویعلیٰ عن ابی بکر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۳
 ۲۹۲۳۷: میری طرف سے کثرت روایت سے اجتناب کرو جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے حق سچ بات کہے جس نے میری طرف سے ایسی بات
 کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی قتادہ
 ۲۹۲۳۸: اے لوگو! کثرت سے احادیث روایت کرنے سے گریز کرو مجھ پر جو شخص کوئی بات کہے تو حق سچ بات کہے، اگر کسی نے میری طرف
 منسوب کر کے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔
- رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن ابی عاصم والحاکم وسعید بن منصور عن ابی قتادہ
 ۲۹۲۳۹: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا میری کبھی ہوئی کسی بات کو رد کیا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔
 رواہ الخطیب فی الجامع عن ابی بکر
- ۲۹۲۴۰: یا اللہ میں لوگوں کے لیے اپنے اوپر جھوٹ بولنا حلال نہیں کرتا۔ رواہ ابن سعد عن المنقع بن حصین التمیمی
 ۲۹۲۴۱: یا اللہ میں اپنے اوپر جھوٹ بولنا لوگوں کے لیے حلال نہیں کرتا۔ رواہ الطبرانی عن المنقع التمیمی

کام پیش آئے وہ صبح صبح اس کی لیے نکلے چونکہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ میری امت کے لیے صبح میں برکت دے۔

رواہ ابن عدی عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۲۳۹۱ والمہتما ۵۰۲

۲۹۲۶۹ جب تم علم کے لیے بیٹھو یا مجلس علم میں بیٹھو تو قریب ہو کر بیٹھو ایک دوسرے کے پیچھے بیٹھو متفرق ہو کر نہ بیٹھو جس طرح اہل جاہلیت

بیٹھتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی آداب العالم والمعلم والد یلمی عن ابی ہریرہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۹ والنزہ ۲۷۲

۲۹۲۷۰ کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے متعلق خبر نہ دوں ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کے پاس پناہ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دے دیتا ہے دوسرا شخص حیا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے حیا آتی ہے تیسرا شخص روگردانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے روگردانی کرتا ہے۔

رواہ البخاری مسلم الترمذی عن ابی واقد اللیثی

رسول کریم ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں تین آدمی آئے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی وہیں بیٹھ گیا دوسرا مجلس کے پیچھے بیٹھ

گیا جبکہ تیسرا واپس لوٹ گیا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۷۱ کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں پہلے نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر کرم فرمایا

دوسرے نے حیا کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا کر لی جبکہ تیسرے نے لا پرواہی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی بے نیازی برتی اللہ تعالیٰ

بے نیاز اور سزاوار ستائش ہے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن مرسلًا

۲۹۲۷۲ رہی بات اس شخص کی سو یہ آیا اور ہمارے پاس بیٹھ گیا اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر عنایت فرمائی رہی بات

اس کی جو تھوڑا سا چلا سواں نے اللہ تعالیٰ سے حیا کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا کر لی رہی بات اس شخص کی جو واپس لوٹ گیا اس نے لا پرواہی

کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بے نیازی برتی۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۹۲۷۳ یہ علم دین ہے لہذا دیکھ لیا کرو کہ یہ دین تم کیسے لوگوں سے حاصل کرتے ہو۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانۃ وقال غریب والدیلیمی الحاکم عن ابی ہریرہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۶۷ والاقان ۴۳۱ حدیث کی سند میں ابراہیم بن ہشیم ضعیف راوی ہے البتہ امام مسلم

نے یہی حدیث ابن سیرین کی سند سے بھی روایت کی ہے یہ ضعیف روایت مسلم کی روایت کی مؤید ہے۔

۲۹۲۷۴ یہ علم دین ہے تمہیں دیکھ لینا چاہئے کہ دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔ رواہ ابن عدی والحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۹۲۷۵ عنقریب ایک قوم آئے گی جو علم کی طلب میں نکلے گی جب تم انہیں دیکھو ان سے خیر خواہی سے پیش آؤ۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی عن ابی سعید

طالب علم کا استقبال کرو

۲۹۲۷۶ لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے اور دروازوں سے سفر کر کے تمہارے پاس پہنچیں گے علم کے متعلق تم سے سوال کریں گے جب وہ

تمہارے پاس آئیں ان سے خیر خواہی سے پیش آنا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۹۰۴

۲۹۲۷۷ مشرق کی طرف سے تمہارے پاس بہت سے لوگ آئیں گے اور حصول علم ان کا مقصد ہوگا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے

اچھا سلوک کرنا۔ رواہ الترمذی قال غریب عن ابی سعید

اکلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۹۷

۲۹۲۷۸: عنقریب تمہارے پاس میرے بعد بہت ساری قومیں آئیں گی جو تم سے علم حاصل کریں گی، جب وہ تمہارے پاس آئیں انہیں تعلیم

دو اور ان سے نرمی کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

۲۹۲۷۹: پہلی کتابوں میں لکھا ہے: اے ابن آدم مفت تعلیم دو جس طرح تمہیں مفت تعلیم دی گئی ہے۔ رواہ ابن لال عن ابن مسعود

۲۹۲۸۰: جس شخص کے پاس علم ہو وہ علم کا صدقہ کرے جس کے پاس مال ہو وہ مال کا صدقہ کرے۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

۲۹۲۸۱: تمہیں ہدایت دینے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں گمراہ کرنے والا نہیں بنا کر بھیجا گیا معلم بن جاؤ، ضد و ہٹ دھرمی کرنے والے نہ بنو

لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھاؤ۔ رواہ ابونعیم فی الخلیۃ عن الامش عن عمرو ابن مرة الجملی عن ابن ابی البختری

۲۹۲۸۲: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کی عقولوں کے مطابق بات کریں۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۹۲۸۳: جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی جس کی تفسیر ہو اور نہ وہ شخص جانتا ہے جسے حدیث سنائی ہے گویا وہ سنانے والے کے

لیے اور سننے والے کے لیے فتنہ ہوگی۔ رواہ ابن السنی عن عائشة و فیہ عباد بن بشر

۲۹۲۸۴: میری احادیث میں سے میری امت کو وہی حدیثیں سناؤ جو ان کی عقولوں میں سما سکتی ہوں۔ رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۲۹۲۸۵: علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو چونکہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے سوال

کرے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۲۸۶: علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چنانچہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے۔

رواہ ابونعیم فی الخلیۃ عن ابن عباس

۲۹۲۸۷: اے جماعت صحابہ! علم کے معاملہ میں خیر خواہ رہو ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چونکہ ایک شخص کا علم میں خیانت کرنا مال میں

خیانت کرنے سے زیادہ خطرناک ہے اللہ تعالیٰ تم سے سوال کرے گا۔

رواہ الخطیب و ابن عساکر عن ابن عباس و فیہ عبدالقدوس بن حبیب الکلاعی متروک

۲۹۲۸۸: جب کوئی عالم ایک جماعت کو چھوڑ کر دوسری جماعت کو علم کے لیے مخصوص کرے تو اس سے عالم کوفع ہوگا اور نہ ہی متعلم کو۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

فائدہ: اگر انتظام و انصرام کے پیش نظر یا جماعت بندی کے لحاظ میں ایسا کیا جائے تو یہ صورتیں اس میں داخل نہیں مثلاً قرآن کی تفسیر صحیحی

پڑھائی جاتی ہے جب طالب علم ذیلی علوم کی واقفیت حاصل کر لیتا ہے اسی طرح علم کلام کے مسائل بھی سمجھ میں آتے ہیں جب منطق کی ابتدائی

کتاب پڑھی ہوں۔ اس توضیح کو سامنے رکھ کر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک عالم ہمسر طلباء میں سے بعض کا انتخاب کرے اور بعض کو حقیر سمجھ کر

چھوڑ دے لامحالہ وہ اس صورت جو حدیث میں بیان ہوئی ہے داخل ہے۔

۲۹۲۸۹: عالم کے لیے لازم ہے کہ وہ کم سے کم ہنسنے والا ہو زیادہ سے زیادہ رونے والا ہو ایسی مزاح سے اجتناب کرتا ہو شور نہ مچاتا ہو مقابلہ نہ کرتا

ہو جھگڑتا نہ ہو اگر بات کرے تو حق بات کرے اگر خاموش رہے تو باطل سے خاموش رہے اگر داخل ہو تو نرمی اس سے آشکارہ ہونی ہو اگر باہر نکلے تو

بردباری اس سے چسپتی ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی

۲۹۲۹۰: جس نے کہا میں عالم ہوں وہ جاہل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۲۹۱: یہ فتویٰ کا وقت نہیں ہے۔ رواہ ابن السنی عن ابی سعید

کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے گھر سے نکلے ایک اعرابی ملا اس نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۹۲: سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام نے امانت کا استعمال کیا ہے اور یہ فصل خطاب ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی موسیٰ

کتابت اور مراسلت کا بیان

- ۲۹۲۹۳: خط کا جواب دینا واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۵۶ الاقنان ۳۱۵
- ۲۹۲۹۴: خط کا جواب دینا واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ رواہ ابن عدی عن انس ابن لال عن ابن عباس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقنان ۳۱۵ و تذکرۃ الموضوعات ۱۶۴
- ۲۹۲۹۵: خط کا اکرام اسے سزا بہر کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۵۳۴۳
- ۲۹۲۹۶: جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی کا خط کھولا اور اس میں دیکھا گویا اس نے دوزخ میں دیکھا۔ رواہ الطبرانی عن انس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۵۳۴۳
- ۲۹۲۹۷: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو اپنے نام سے ابتداء کرے جب خط لکھنے لے تو اسے خاک آلود کرے چونکہ یہ اس کی کامیابی کا سبب ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی الدرداء کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۴ و اشذرۃ ۶۹
- ۲۹۲۹۸: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو اپنے نام سے ابتداء کرے۔ رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۱ و ضعیف الجامع ۶۷۱
- ۲۹۲۹۹: جب تم میں سے کوئی شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھے وہ لفظ الرحمن کو واضح کر کے لکھے۔ رواہ الخطیب فی الجامع والطبرانی فی الاوسط عن انس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۲ و ضعیف الجامع ۶۷۳
- ۲۹۳۰۰: جب تم بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو تو سین کے دندانے نمایاں کر کے لکھو۔ رواہ الخطیب و ابن عساکر عن زید بن ثابت کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۷۵ و الضعیفۃ ۱۷۳
- ۲۹۳۰۱: جب خط لکھ چکو تو قلم اپنے کان کے پیچھے رکھ لو چونکہ یہ یاد دلانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ رواہ ابن عساکر عن انس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التریۃ ۶۶۶ و ضعیف الجامع ۶۷۶
- ۲۹۳۰۲: قلم کان کے پیچھے رکھ چونکہ یہ لکھنے والے کو زیادہ یاد کرانے کا سبب ہے۔ رواہ الترمذی عن زید بن ثابت کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۵۱۳ اسنی المطالب ۸۴۶
- ۲۹۳۰۳: عجمی لوگ جب خط لکھتے ہیں ابتداء میں؟ اپنے بڑوں کے نام لکھتے ہیں جب تم خط لکھو پہلے اپنا نام لکھو۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۸۴۹
- ۲۹۳۰۴: خوبصورت خط کی وضاحت میں اضافہ کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن سلیمۃ رضی اللہ عنہا کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۱۴ و ضعیف الجامع ۲۹۴۲

اکمال

۲۹۳۰۵ اپنے دائیں ہاتھ سے مدلو، آپ ﷺ نے خط (کتابت) کی طرف اشارہ کیا۔

رواہ الترمذی عن ابی ہریرة وقال: اسنادہ لیس بذلک القائم: الحکیم عن ابن عباس والضحیاء عن جابر

کہ ایک شخص نے کندیٰ کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۲ الاقنآن ۱۶۶

۲۹۳۰۶ جب تم میں سے کوئی شخص خط لکھے تو خط کو خاک آلود کر لے چونکہ مٹی برکت والی چیز ہے اور وہ کام پورا ہونے میں سود مند ہے۔

رواہ ابن علی عن جابر

۲۹۳۰۷ جب کوئی خط لکھو تو اسے خاک آلود کرو چونکہ وہ کام کے لیے باعث کامیابی ہے اور مٹی برکت والی چیز ہے۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن جابر قال ابن عدی منکر

۲۹۳۰۸ خط کو خاک آلود کرو چونکہ مٹی برکت والی ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۱۹۵ المتناہیۃ ۱۰۲

۲۹۳۰۹ خط کو خاک آلود کرو چونکہ اس سے کام جلدی پورا ہوتا ہے۔

رواہ العقیلی وابن عدی وابن عساکر عن ابن عباس، ابن الجوزی فی العلل عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۱۳ ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۲۳

۲۹۳۱۰ خط کو خاک آلود کرو چونکہ اس سے برکت بڑھ جاتی ہے اور کام جلدی پورا ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۰۲

۲۹۳۱۱ خط کو خاک آلود کرو چونکہ اس سے کام جلدی پورا ہوتا ہے۔ رواہ ابن منیع عن یزید بن ابی الحجاج

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۶۹ المتناہیۃ ۱۰۹

۲۹۳۱۲ جب تم خط لکھو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کی سین کو اچھی طرح سے لکھو اس سے تمہاری حاجتیں پوری ہوں گی اور اسی میں

رب تعالیٰ کی رضا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۹۳۱۳ جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھے اور "اللہ" کی ہاء کو واضح گولائی دے کر لکھے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں

لکھ دیتے ہیں اور دس برائیاں مٹا دیتے ہیں اور دس درجات بلند کر دیتے ہیں جو شخص دیکھ کر قرآن مجید پڑھتا ہے اس کے لیے شہید کا اجر و ثواب

ہے جو شخص اجنبی (پردیس میں) مرتا ہے وہ شہید کی موت مرتا ہے۔ رواہ الرافعی عن ابن مسعود

فصل دوم..... متفرق آداب کے بیان میں

۲۹۳۱۴ لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے دو دراز علاقوں سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے اور ان کا مقصد حصول علم دین ہوگا جب یہ لوگ

تمہارے پاس آئیں ان سے اچھا سلوک کرنا۔ رواہ الترمذی ابن ماجہ عن ابی سعید

۲۹۳۱۵ آدمی کے ایمان کامل ہونے میں سے ہے کہ آدمی ہر بات دوسرے سے پوچھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرة

۲۹۳۱۶ یہ علم دین ہے دیکھ لیا کرو کہ تم اپنا دین کن لوگوں سے حاصل کرتے ہو۔ رواہ الحاکم عن انس السجزی عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۶ الاقنآن ۳۳۱

۲۹۳۱۷..... علم تعلم (سیکھنے) سے آتا ہے بردباری بردبار ہونے سے آتی ہے جو شخص خیر کا متلاشی ہوتا ہے اسے خیر عطا کر دی جاتی ہے جو شخص برائی

سے بچتا ہے وہ برائی سے بچا لیا جاتا ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد الخطیب عن ابی ہریرۃ الخطیب عن ابی الدرداء

۲۹۳۱۸..... لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جس کے سیکھنے کی ان میں قدرت ہو کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی و هو فی صحیح البخاری موقوف

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الاقان ۱۶۳۲ اسنی المطالب ۵۵۵

۲۹۳۱۹..... خزیروں کے منہوں میں موتیوں کو مت پھینکو۔ رواہ ابن النجار عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۸۶

فائدہ:..... حدیث کا مطلب ہے کہ تا اہل کے آگے علم کے موتی مت پھلاؤ۔

۲۹۳۲۰..... کتوں کے منہوں میں موتی مت ڈالو۔ رواہ المخلص عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۳۳۳ التزییہ ۲۶۲۱

۲۹۳۲۱..... جہاں کتاب اللہ جائے تم بھی اس کے ساتھ ساتھ رہو۔ رواہ الحاکم عن حذیفہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹۲

۲۹۳۲۲..... اہل شرف سے علم کے متعلق پوچھو اگر ان کے پاس علم ہو تو اسے لکھ لو چونکہ اہل شرف جھوٹ نہیں بولتے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۷۹ المغیر ۷۶

۲۹۳۲۳..... جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے پاس بیٹھے تو اس سے سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے سوال کرے ضد اور ہٹ دھرمی کے لئے

سوال نہ کرے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

۲۹۳۲۴..... جانب مشرق سے تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لیے لوگ آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اچھائی سے پیش آؤ۔

رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۹۷۔

طالب علم کو مرحبا کہنا

۲۹۳۲۵..... عنقریب تمہارے پاس مختلف اقوام حصول علم کے لیے آئیں گے جب تم انہیں دیکھو تو کہو: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق تمہیں

مرحبا ہے اور انہیں مسائل بتاؤ۔ رواہ ابن ماجہ من ابی سعید

۲۹۳۲۶..... رب تعالیٰ کی دائیں طرف (اللہ تعالیٰ کی دونوں اطراف دائیں ہی ہیں) لوگ ہوں گے جو نبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء وہ اپنے

ٹھکانے میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں گے وہ مختلف قبائل کے جمع شدہ لوگ ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جمع ہوں گے اور پاکیزہ کلام کو

چنتے رہیں گے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوریں چن چن کر کھاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن عبسہ

۲۹۳۲۷..... اللہ تعالیٰ کے سامنے کی طرف آگے بڑھنے والوں کے لیے خوشخبری ہے جنہیں جب حق دیا جاتا ہے اسے قبول کرتے ہیں جب

ان سے حق کا سوال کیا جاتا ہے اسے جواب دیتے ہیں یہ وہ ہیں جو لوگوں کے لیے وہ فیصلہ کرتے ہیں جو اپنے لیے کرتے ہیں۔

رواہ الحکیم عن عائشہ

- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۳۳
- ۲۹۳۲۸ وحواریں بھی میر نہیں ہوئے ایک طالب علم دو سہ اطالہ دیا۔ رواہ ابن عدی عن انس بن عمار عن ابن عباس
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقنان ۲۱۵ اسنی المطالب ۱۵۳۸
- ۲۹۳۲۹ علماء کے لیے بشارت ہے عبادت گزاروں کے لیے بھی بشارت ہے اور بازار والوں کے لیے ہلاکت ہے۔
- رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۳ المغیر ۹۰
- ۲۹۳۳۰ علم حاصل کرو آسانی پیدا کرو مشکل نہ پیدا کرو نفرت نہ دلاؤ جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے تو خاموش رہے۔
- رواہ احمد بن حنبل والنخاری فی الادب المفرد عن ابن عباس
- ۲۹۳۳۱ تعلیم دو اور سختی نہ کرو چونکہ معلم سختی کرنے والے سے اچھا ہوتا ہے۔ رواہ الحارث بن عدی، البیہقی عن ابی ہریرة
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۵۱۶ الشذرة ۶۰۹
- ۲۹۳۳۲ علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔ رواہ الحکیم وسمو۔ یہ عن انس الطبرانی وابن عساکر عن ابن عمر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقنان ۱۲۷۰ الجامع المصنف ۲۰۹
- ۲۹۳۳۳ اپنے ہاتھ سے مددو (یعنی لکھ لیا کرو)۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرة الحکیم عن ابن عباس
- ۲۹۳۳۴ ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو وہ لوہے ہاتھ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن ہریرة
- ۲۹۳۳۵ علم کو یاد رکھو اور علم کو روایت ہی نہ کرتے جاؤ۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۹۳۶ ضعیف الجامع ۳۲۸۲
- ۲۹۳۳۶ جو شخص صغریٰ میں علم حاصل کرتا ہے تو اس کا علم پتھر پر لکیر کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص بڑی عمر میں علم حاصل کرتا ہے اس کی مثال پانی پر لکیر کی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقنان ۱۱۲۸ التیمیز ۱۰۸
- ۲۹۳۳۷ علماء علم کو یاد رکھتے ہیں جبکہ سفہاء علم کو روایت کرتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن الحسن مرسلًا
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۹۹ الضعيفة ۲۲۶۳
- ۲۹۳۳۸ جن لوگوں سے تم علم حاصل کرو ان کا احترام اور عزت کرو اور جنہیں تم تعلیم دو ان کا بھی اکرام کرو۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۲۶
- ۲۹۳۳۹ اپنے نفس سے فتویٰ لو اگرچہ تمہیں مفتیان کرام فتویٰ دیں۔ رواہ البخاری فی تاریخہ عن وابصة
- ۲۹۳۴۰ پیر کے دن علم حاصل کرو چونکہ اس دن طالب علم کو حصول علم میں آسانی ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۰۹ ضعیف الجامع ۹۰۸
- ۲۹۳۴۱ صبح حصول علم کے لیے نکلا کرو چونکہ میں نے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے صبح کی برکت کے لیے دعا کی ہے۔
- رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة
- ۲۹۳۴۲ عالم جب اپنے علم سے رب تعالیٰ کی خوشنودی چاہتا ہے تو اس سے ہر چیز ڈرتی ہے اور جب علم سے خزانے جمع کرنا اس کا مقصد ہو تو پھر وہ خود ہر چیز سے ڈرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۶ المغیر ۹۵

حرف عین..... کتاب العلم از قسم افعال

باب..... علم کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں

۹۳۳۳..... ابو عالیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں پڑھو چونکہ جبریل امین نے نبی کریم ﷺ پر پانچ پانچ آیتیں نازل کی ہیں۔ رواہ المرہبی فی فضل العلم والبیہقی فی شعب الایمان والبخاری فی الادب المفرد

۲۹۳۳۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے اور نشانے میں ان سے خطا ہو جاتی تھی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری تیر اندازی کتنی بری ہے؟ ان لوگوں نے کہا: ہم سیکھ رہے ہیں۔ فرمایا تمہارے کلام کی برائی نشانے کی برائی سے زیادہ سخت ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنی زبان کو درست کرے۔

رواہ العقیلی الدارقطنی فی الافراد والعسکری فی الامثال وابن الانباری فی الايضاح والمرہبی فی شعب الایمان وقال اسنادہ غیر قوی الخطیب فی الجامع والد یلمی وابن الجوزی فی الواہیات

۲۹۳۳۵..... ابو عفار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا نشانہ کتنا برا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم معلّمین (سیکھتے) ہیں فرمایا تمہارا بولا ہوا لفظ تمہاری تیر اندازی سے زیادہ برا ہے ان میں سے کسی نے یہ بھی کہا اے امیر المؤمنین! یضحیٰ بالضحیٰ ہرن کے ساتھ قربانی دی جا سکتی ہے (یعنی ہرن کی قربانی دی جا سکتی ہے) فرمایا اگر تم "یضحیٰ صبی" کہتے اچھا ہوتا۔ اس نے عرض کی یہ بھی ایک لغت ہے فرمایا: سزا جاتی رہے گی اور وحشی جانوروں کی قربانی نہیں دی جا سکتی۔

رواہ ابن الانباری

۲۹۳۳۶..... احف بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سردار بننے سے پہلے پہلے علم حاصل کر لو۔

رواہ الدارمی وابوعبید فی الغریب ونصر فی الحجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وابن عبدالبر فی العلم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۵۶۲ الاسرار المفوۃ ۱۴۰

۲۹۳۳۷..... مورق عجمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنن فرائض (میراث) اور زبان ایسے ہی سیکھو جیسے قرآن سیکھتے ہو۔

رواہ ابو عبید فی فضائلہ وسعید بن منصور والدارمی وابن عبد البر البیہقی

۲۹۳۳۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علم حاصل کرو اور لوگوں کو تعلیم دو اور علم کے لیے وقار اور سجدگی سیکھو جس شخص سے علم حاصل کرو اس سے تواضع سے پیش آؤ اور جنہیں تعلیم دو ان سے بھی تواضع سے پیش آؤ حتیٰ کرنے والے علماء امت بنو چونکہ تمہارا علم جہالت کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزهد و آدم بن ابی ایاس فی العلم والدینوری فی المجالسة وابن مندہ فی غرائب شعبۃ والاجری فی

اخلاق حملة القرآن والبیہقی وابن عبد البر فی العلم وابن ابی شیبہ

۲۹۳۳۹..... احوص بن حکیم بن عمیر العنسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف گورنروں کو خط لکھا کہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو چونکہ کسی کی طرف سے اتباع باطل کا عذر قابل قبول نہیں ہوگا جب وہ سمجھتا ہو کہ وہ حق پر ہے حق نہیں چھوڑا جاتا جبکہ وہ سمجھتا ہو کہ وہ باطل ہے۔

رواہ آدم بن ابی ایاس

۲۹۳۵۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: اما بعد! سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو عریبت سیکھو اور قرآن مجید کو عربی لہجے میں پڑھو چونکہ قرآن عربی زبان میں ہے اور فقر کو اپنا ظفری امتیاز بنا لو (یعنی عیش پرستی سے دور رہو) چونکہ تم معر بن

عدنان کی اولاد ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... معد بن عدنان کی اولاد فقیر پندرتشف میں زندگی بسر کرنا اپنا شعار سمجھتی ہے تم بھی انہی کی طرح ہو جاؤ اور عجیبوں کی حالت اور ان کی سی عیش پرستی کو ترک کر دو۔

۲۹۳۵۱ ابو بکر بن ابی موسیٰ کی روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ عشاء کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں آئے ہو؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ سے بات چیت کرنے آیا ہوں۔ فرمایا: اس وقت کیسی بات چیت؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: فقہ کے متعلق گفتگو کرنی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور کافی دیر تک دونوں حضرات باتیں کرتے رہے پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! اب نماز پڑھیں۔ فرمایا: ہم نماز کے حکم میں ہیں۔

رواہ عبدالرازق وابن ابی شیبہ

علم دین ہدایت کا ذریعہ ہے

۲۹۳۵۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے زیادہ سچی بات اللہ تعالیٰ کی بات ہے سب سے اچھی سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے بدعت سب سے زیادہ بڑی چیز ہے خبردار! لوگ اس وقت تک برابر خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک ان کے بڑوں سے انھیں علم ملتا رہے گا۔

رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۳۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ لوگ کب درستی کے دھارے میں رہتے ہیں اور کب فساد و بگاڑ کا شکار ہوتے ہیں، چنانچہ جب علم کس کی طرف سے آتا ہے عمر میں بڑا شخص اس کی نافرمانی پر اتر آتا ہے اور جب علم عمر میں بڑے کی طرف سے آتا ہے کس اس کی پیروی کر لیتا ہے اور ہدایت پاتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۳۵۴ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس نوجوان اور عمر رسیدہ قراء سے بھری رہتی تھی بسا اوقات آپ رضی اللہ عنہ ان سے مشورہ بھی لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تمہیں صغریٰ مشورہ دینے سے نہیں روکتی چونکہ علم صغریٰ پر موقوف نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے علم و فضل سے نوازتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر والبیہقی

۲۹۳۵۵ ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عربیت سیکھو۔ رواہ البیہقی

۲۹۳۵۶ ابی سعید کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے مصر میں کسے اپنا نائب بنایا ہے؟ جواب دیا: مجاہد بن جبر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بت غزو ان کے آ زاد کردہ غلام کو جواب دیا: جی ہاں وہ اچھا کاتب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً علم صاحب علم کو بلندی تک پہنچا دیتا ہے۔

رواہ ابن عبدالحکیم

۲۹۳۵۷ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنی چاہیے عربیت اور حسن عربیت (علم ادب بلاغت وغیرہ) میں بھی سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ رواہ ابو عبید

۲۹۳۵۸ ابن معاویہ کندی کی روایت ہے کہ میں شام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لوگوں کے متعلق پوچھا: فرمایا: شاید کیفیت یہ ہو کہ ایک شخص بد کے ہوئے اونٹ کی طرح مسجد میں آتا ہو اگر مسجد میں اپنی قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھے یا جان پہچان کے لوگوں کو مجلس میں دیکھے تو بیٹھ جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: ایسی کیفیت نہیں ہے البتہ علم کی مختلف مجلسیں منعقد ہوتی ہیں لوگ بھلائی سیکھتے سیکھتے ہیں فرمایا جب تک تمہاری یہ صورت رہے گی تم برابر بھلائی پر رہو گے۔

رواہ المروزی وابن ابی شیبہ

۲۹۳۵۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زبان اور فرائض کا علم حاصل کرو چونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ
فائدہ: یہ لوگ اہل عرب تھے عربی زبان لانا حالہ جانتے تھے پھر انہیں زبان دانی سیکھنے کی کیوں تاکید کی؟ اس شبہ کا ازالہ یوں ہے کہ عربیت
یعنی علم ادب سیکھو عربی زبان بول لینا الگ چیز ہے اور عربیت اور علم ادب اور چیز ہے۔

۲۹۳۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کا علم حاصل کرو اسی سے تمہاری پہچان ہے اور کتاب اللہ پر عمل کرو اس سے تم کتاب
والے بن جاؤ گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۳۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے آ کر عرض کی: یا رسول اللہ کونسی چیز مجھ سے جہالت کو دور کرے گی؟ فرمایا: علم،
عرض کی کونسی چیز علم کی حجت کو مجھ سے دور کرے گی؟ فرمایا: عمل۔ رواہ الخطیب فی الجامع وفيہ عبد اللہ بن خراش ضعیف

۲۹۳۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طالب علم! علم کے بے شمار فضائل ہیں چنانچہ تو واضح سرمایہ علم ہے اس کی آنکھ حسد سے بیزار
ہونا ہے، اس کا کان فہم ہے، اس کی زبان صدق ہے، تحقیق اس کی حفاظت ہے حسن نیت اس کا دل ہے اشیاء اور امور واجبیہ کی معرفت اس کی عقل
ہے رحمت اس کا ہاتھ ہے علماء کی زیارت اس کی ٹالگ ہے اس کا قصد سلامتی ہے اس کی حکمت تقویٰ ہے نجات اس کی جائے قرار ہے عافیت اس
کا قائد ہے وقار اس کی سواری ہے، نرم گوئی اس کا اسلحہ ہے رضاء اس کی تلوار ہے خاطر و مدارات اس کی کمان ہے علماء کے گرد رہنا اس کا لشکر ہے
ادب اس کا مال ہے گناہوں سے اجتناب اس کا جمع شدہ خزانہ ہے بھلائی اس کا توشہ ہے مواعدت اس کا ٹھکانا ہے سیرت اس کی دلیل ہے اور
اتجھے لوگوں کی صحبت اس کا رفیق سفر ہے۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۳۶۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عالم کے تمہارے اوپر بہت سارے حقوق ہیں مجملہ ان میں سے یہ ہیں کہ تم لوگوں کو عمومی سلام کرو
اور عالم کو عمومی سلام کے علاوہ خصوصی سلام کرو عالم کے سامنے بیٹھو، اس کے پاس بیٹھ کر ہاتھ سے اشارے مت کرو آنکھوں سے اشارے نہ کرو
عالم کے سامنے یوں ہرگز مت کہو کہ فلاں نہ یہ قول کیا ہے جو فلاں کے خلاف ہے اس کے پاس بیٹھ کر کسی کی غیبت مت کرو، اس کی مجلس میں کسی
سے سرگوشی مت کرو اس کے کپڑے مت پکڑو جب وہ اکتاتا ہوا سوقت اس کے پاس مت جاؤ اس کی طویل صحبت سے پہلو تہی مت کرو چونکہ وہ
کھجور کے درخت کی مانند ہے تو اس کی انتظار میں ہے کہ کپتھ پر گرے گی، مومن عالم کا اجر و ثواب روزہ دار قاری قرآن غازی فی سبیل اللہ سے
کہیں زیادہ ہے جب عالم مرجاتا ہے اسلام میں دراز پڑ جاتی ہے جسے تاقیامت پر نہیں کیا جاسکتا۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۳۶۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چالپوسی (چچہ بازی) اور حسد جیسی عادات مومن کی شان سے کتر ہیں البتہ یہ چیزیں طالب علم
کے لیے بہت موزوں ہیں۔ رواہ الخطیب فیہ وفيہ محمد بن الاشعب الکوفی متہم
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۳۳ و ترتیب الموضوعات ۱۱۵

۲۹۳۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو یہی تمہاری پہچان ہے علم پر عمل کرو تا کہ اہل علم بن جاؤ چونکہ مغرب تمہارے بعد
ایک زمانہ آئے گا جس میں نوے فیصدی حق کا انکار کیا جائے گا اس زمانے میں وہی شخص نجات پائے گا جس کا سفر قطع ہو جائے اور اس کی سواری
مر جائے وہ آئندہ ہدی ہوں گے اور علم کے چمکتے ہوئے چراغ ہوں گے اور وہ فواحش کے پھیلانے والے نہیں ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزهد و ابو سعید و الدینوری فی الغریب و ابن عساکر
۲۹۳۶۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عالم اور عابد کو اٹھایا جائے گا عابد سے کہا جائے گا: جنت میں داخل
ہو جا جبکہ عالم سے کہا جائے گا: یہیں ٹھہرو اور لوگوں کی سفارش کرو جیسے تم نے ان کی اچھی طرح سے تربیت کی۔ رواہ الدیلمی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۷۲
۲۹۳۶۷ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مومن کو علم سے اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور مومن کو اتنا جھوٹ ہی
کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار اور توبہ کرے اور پھر گناہ کرنا شروع کر دے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۸ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خشیت خداوندی علم کے لیے کافی ہے جھگڑا کھڑا کرنے کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ عالم

کی نیکیاں ذکر کی جائیں اور اس کی برائیاں بھلا دی جائیں گناہ کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ میں پڑ جائے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۹ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹوں اور چھبجوں سے فرمایا تم ابھی چھوٹے ہو عنقریب تم بڑے ہو جاؤ گے لہذا علم حاصل کرو جو شخص اداے علم اور حفظ علم نہ کر سکتا ہو وہ علم لکھ کر اپنے گھر میں چھوڑ دے۔ رواہ البیہقی فی المدخل و ابن عساکر

۲۹۳۷۰ عثمان بن عبدالرحمن قریشی طحول ابو امامہ یا واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کرے گا اور فرمائے گا اگر مجھے تمہیں عذاب دینا ہوتا تو تمہارے دلوں میں حکمت و دیانت نہ کرتا پھر اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل کر دے گا۔

رواہ ابن عساکر ابن عدی و اور وہ ابن الجوزی فی الموضوعات قال ابن عدی هذا منکر لم یتابع عثمان علیہ الثقات

۲۹۳۷۱ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں یہ علم حاصل کرنا چاہئے اس سے پہلے کہ علم اٹھالیا جائے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ کی درمیان اور شہادت کی انگلیاں جمع کر کے فرمایا: عالم اور متعلم اجر و ثواب میں اسی طرح شریک ہیں جس طرح یہ دو انگلیاں ان کے علاوہ بقیہ لوگوں میں کوئی جھلائی نہیں ہے۔ رواہ الحاکم و ابن النجار

۲۹۳۷۲ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے عویراے ابو ذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب قیامت کے دن تم سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے اگر تم نے کہا کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تب کہا جائے گا: تم نے کتنا عمل کیا؟ اگر تم نے کہا: میں دنیا میں جاہل رہا تم سے کہا جائے گا: تمہارے پاس جاہل رہنے کا کیا عذر ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۳ "مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ" اے ابو ذر! تم حصول علم کے لیے نکلو اور کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھو یہ تمہارے لئے سور کعت نوافل سے بہتر ہے اور یہ کہ تم علم کا ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تمہارے لیے ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

رواہ ابن ماجہ و الحاکم فی تاریخہ عنہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰

۲۹۳۷۴ زرکی روایت ہے کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے کہا: کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: علم کی غرض سے آیا ہوں فرمایا فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔ چونکہ وہ اس کی طالب علمی سے راضی ہوتے ہیں، جب ہم سفر میں ہوتے رسول کریم ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں الا یہ کہ جنابت ہو جائے تو اتار دیں اور بول و براز اور نیند کی

صورت میں نہ اتاریں۔ رواہ عبدالرزاق و سعید بن منصور و ابن ابی شیبہ

۲۹۳۷۵ ابو قریبہ نے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے بہت سارے جاہلین علم اپنے سے بڑے عالم کو علم پہنچاتے ہیں تین چیزوں پر دل خیانت نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، حکمرانوں کی خیر خواہی اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔ رواہ الخطیب

۲۹۳۷۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو نہیں اٹھائے گا البتہ علماء کو موت دے گا پھر جہلا علم نہیں حاصل کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۷ "مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ" اے ابو ہریرہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دو اور خود بھی قرآن سیکھو چونکہ اگر تم مر گے تو فرشتے اسی طرح تمہاری قبر کی زیارت کریں گے جس طرح بیت اللہ کی زیارت کی جاتی ہے۔ لوگوں کو میری سنت کی تعلیم دو اگر چہ وہ اسے ناپسند کریں اگر تم چاہو کہ پل بھر کے لیے بھی پل صراط پر نہ رکھتی کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تو اپنی رائے سے دین میں کوئی بدعت جاری نہ کرو۔

رواہ ابو نصر السجزی فی الابانۃ و قال غریب الخطیب و ابن النجار عن ابی ہریرہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے السنن ۲۶۸۱

علم میں مہارت جہاد سے افضل ہے

۲۹۳۷۸ علی ازدی کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جہاد کے متعلق سوال کیا انھوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں جہاد سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم مسجد میں جاؤ اور قرآن کریم کا علم حاصل کرو دین اور سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۹۳۷۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ یہ علم شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتا ہے اور غلام کو بادشاہ بنا دیتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۳۸۰ محمد بن ابی قتلہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور علم کے متعلق سوال کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب میں لکھا: تم نے مجھ سے علم کے متعلق سوال کیا ہے علم کی شان اس سے بہت اعلیٰ ہے کہ میں اس کے متعلق کچھ لکھوں البتہ اگر تم سے ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ تمہاری زبان مسلمانوں کی عزتیں اچھالنے سے محفوظ رہے اور تمہاری کمر لوگوں کے خون سے ہلکی اور خفیف ہو اور تمہارا پیٹ لوگوں کے مال سے خالی ہو اور جماعت کے ساتھ لازم رہو تو ایسا ضرور کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۸۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب ان لوگوں کو دیکھتے جو علم کی طلب میں ہوتے فرماتے: مرحبا یہ حکمت کے سرچشمے ہیں اور تاریکیوں میں روشن چراغ ہیں، ان کے کپڑے بوسیدہ لیکن قلوب تروتازہ ہیں یہ ہر قبیلے کا پھول ہیں۔ رواہ الدیلمی

۲۹۳۸۲ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص طلب علم میں ہو اور وہ طلب علم سے دین کو زندہ کرنا چاہتا ہو اس حال میں اسے موت آجائے تو اس کے درمیان اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے خلفاء پر رحم فرمائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنت سے محبت کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ رواہ ابن عساکر

علماء کا ختم ہونا ہلاکت ہے

۲۹۳۸۳ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لوگوں کی ہلاکت کی علامت کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جب علماء اٹھالے جائیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۳۸۴ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ دیلمی، اپنے والد سے ابو الحسن میدانی الحافظ، ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عون ضبی کی امالی سے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد نیشاپوری ابو زکریا، یحییٰ بن محمود بن عبد اللہ بن اسد، علی بن حسن اقطس، عیسیٰ بن موسیٰ عمر بن صبیح، کنیر بن زیاد، حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے انصار و ہاجرین کے بہت سارے لوگوں کو کہتے سنا ہے ان میں ایک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ان سب نے کہا: کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرتا ہے وہ علم کا جواب بھی حاصل کرتا ہے اپنی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا خوف اس میں بڑھ جاتا ہے، دین میں خوب کوشش کرتا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو علم سے نفع اٹھاتا ہے جو شخص دنیا طلبی کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپنا مرتبہ اور مقام بڑھانے اور بادشاہ کی نظروں میں مقبول بننے کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور علم کا جواب بھی حاصل کرتا ہے وہ اپنی نظروں میں عظیم بن جاتا ہے جبکہ لوگوں کی نظروں میں وہ حقیر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتا ہے دین میں سرکشی کرتا ہے یہ شخص اپنے علم سے کسی طرح نفع نہیں اٹھاتا، یہ شخص اپنے آپ پر حجت قائم کر لیتا ہے انجام کار قیامت کے دن اسے رسوائی اور ندامت اٹھانی پڑے گی۔

کلام: اس حدیث کی مسند میں تصریح کر دی گئی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے یہ ایک لطیفہ ہے۔ اگر اس میں عمر بن صبیح نہ ہوتا، یہی حدیث ابن جوزی نے موضوعات میں روایت کی ہے اور اس میں سماع کی تصریح نہیں ہے (بیزدیکھے

۲۹۳۸۵: ”مسند علی رضی اللہ عنہ علماء کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون شخص مجھ سے ایک درہم کے بدلہ میں علم خریدے گا۔

رواہ المروری فی العلم

۲۹۳۸۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کے ہوتے ہوئے سو جانا جہالت سے افضل ہے۔ رواہ آدم فی العلم

فائدہ: یعنی آپ رضی اللہ عنہ یہ واضح کر دینا چاہتے تھے کہ علم کو دنیا کے بدلہ میں فروخت کرنے کی یہ صورت نہیں بلکہ علم کو دنیا کے بدلہ میں فروخت کرنے کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص محض دنیا کے لیے علم حاصل کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۹۳۸۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی عالم کے متعلق نہ بتاؤں؟ حقیقی عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو؟ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں چھوٹ نہ دیتا ہو، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تہمید سے بے خوف نہ کرتا ہو، قرآن سے پہلو تہی برت کر دوسروں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑتا ہو اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو، اس علم میں کوئی بھلائی نہیں جو تفقہ اور تقویٰ کے بغیر ہو، اس قرأت میں کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔ رواہ ابن الصریس وابن بشران ابونعیم فی الحلیۃ ابن عساکر والمرہبی فی العلم

مرہبی کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور جنت کی کوہان فردوس ہے اور فردوس محمد ﷺ کے لیے ہے۔

۲۹۳۸۸: ابن وہب، عقبہ بن نافع، اسحاق بن اسید، ابو مالک و ابو اسحاق کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی عالم کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں، فرمایا حقیقی عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو، انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ کرتا ہو، دوسری چیزوں میں رغبت کر کے قرآن کو نہ چھوڑتا ہو، خبردار اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو، اس علم میں کوئی خیر نہیں جو سمجھ بوجھ کے بغیر ہو، اس قرأت میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔

رواہ العسکری فی المواعظ وابن لال والدیلمی وابن عبدالبر فی العلم وقال لایاتی هذا الحدیث مرفوعا الا من هذا لوجه

اکثرہم یوقفون علی علی رضی اللہ عنہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے الضعیفہ ۳۳۲۔

کتابت علم کی ترغیب

۲۹۳۸۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس علم کو لکھو چونکہ اس سے تم دنیا میں نفع اٹھاؤ گے یا آخرت میں،

علم صاحب علم کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ رواہ الذہبی وفیہ محمد بن محمد بن علی بن الاشعث کذبہ

۲۹۳۹۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم باطن اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔

رواہ عبدالرحمن السلمی والذہبی وابن الجوزی فی الواہیات وقال لایصح وعامة رواہ لایعرفون

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھیے التزئیہ ۲۸۰۱ ذیل اللآلی ۴۴

۲۹۳۹۱: کمیل بن زیاد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ جنگل کی طرف لے گئے جب تھوڑا آگے پہنچے گہرا سانس لیا پھر فرمایا: اسے کمیل! یہ دل برتنوں کی مانند ہیں ان میں سب سے اچھا برتن وہ ہے جو زیادہ محفوظ کرتا ہو میں تمہیں جو کچھ کہوں اسے یاد رکھو، لوگوں کی تین قسمیں ہیں، عالم ربانی معلم جو نجات کی راہ میں نکلا ہونا کارہ لوگ جو ہر بوتلے کے پیچھے چل پڑتے ہیں، جس طرف کی ہوا ہو اسی رخ چل پڑتے ہیں اور علم کے نور سے روشن نہیں ہوتے اور کسی قابل اعتماد چیز کا سہارا نہیں لیتے، اے کمیل! علم مال سے بہتر ہے علم تمہاری چوکیداری کرتا ہے جبکہ تم مال کی حفاظت کرتے ہو، علم عمل پر ابھارتا ہے جبکہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اے کمیل! عالم کی محبت دین ہے جو دین

کے قریب لاتی ہے اور عالم علم سے دینداری کو پہنچتا ہے اور رب تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے مرنے کے بعد اسے اچھائی سے یاد کیا جاتا ہے جبکہ مال مرتے ہی زائل ہو جاتا اور دوسروں کی ملکیت میں چلا جاتا ہے۔ عالم حاکم ہے اور مال محکوم ہے، اے کمیل مال کے خزانے ختم ہو جاتے ہیں اور اصحاب مال زندہ رہتے ہیں جبکہ تازمانہ علماء زندہ رہتے ہیں گوان کے اجساد کم ہو جاتے ہیں لیکن ان کی امثال دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

پھر فرمایا: یا اللہ! میں نے علم کو حاصل کیا ہے اور بے خوف نہیں ہوں کہ آگہ دین کو دنیا کے لیے استعمال کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی تجتوں کو کتاب اللہ پر غالب کیا جائے یاں طور کہ اہل حق کے لیے منقاد ہوں ایسا نہیں کہ دل میں شک ہو یا اللہ ایسا نہیں کہ خواہشات کی قید میں جکڑا ہوں یا اموال جمع کرنے کے درپے ہوں چونکہ یہ چیزیں دین کی اصلیت سے نہیں ہیں بلکہ یہ چیزیں تو چرنے والے چوپایوں سے زیادہ مشابہت رکھتی ہیں اسی طرح علم حاصل کرنے کے مرنے سے مر جاتا ہے پھر فرمایا: یا اللہ! زمین اللہ تعالیٰ کی حجت کے قائم کرنے والے سے خالی نہیں رہتی یا تو ظاہر مشہور ہوتا ہے یا ڈرا سہا ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی تجتیں اور اس کے دلائل باطل نہ ہوں ان لوگوں کی تعداد کیا ہے؟ سو یہ لوگ تعداد میں کم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مرتبہ اور مقام بلند ہوتا ہے انہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی تجتوں کا دفاع کرتا ہے، ان لوگوں کا علم حقیقی علم ہوتا ہے یہ یقین کے کمال کو پہنچتے ہوتے ہیں تکبر کرنے والوں سے کوسوں دور ہوتے ہیں جاہلوں کی وحشت زدہ چیزوں سے مانوس ہوتے ہیں، وہ دنیا میں اپنے اجساد کے اعتبار سے ہوتے ہیں جبکہ ان کی رو میں مقام اعلیٰ میں ہوتی ہیں اے کمیل یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے خلفاء ہوتے ہیں جو زمین پر رہ رہے ہوتے ہیں ذوق و شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کے داعی ہوتے ہیں اور رب تعالیٰ کی رویت کے متمنی ہوتے ہیں میں اپنے لیے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

رواہ ابن الانبارہ فی المصاحف والمرہبی فی العلم ونصر فی الحجۃ و ابو نعیم فی الحلیۃ وابن عساکر ۲۹۳۹۲ اسماعیل بن یحییٰ بن عبید اللہ تمیمی، علی، فطر بن خلیفہ، ابو طفیل کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص جو تاپہنتا ہے، موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے اور پھر طلب علم کے لیے نکل پڑتا ہے، پھر علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دیتے ہیں جو نبی وہ اپنے دروازے کی دہلیز سے باہر آتا ہے۔ رواہ ابن عساکر واسماعیل متروک متہم کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرہ الحفاظ ۶۲۷۲

۲۹۳۹۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مومنین کی گمشدہ چیز کی حفاظت کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مومن کی گمشدہ چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن کی گمشدہ چیز علم ہے۔

رواہ ابن النجار وفیہ عمر بن حکام عن بکر بن خنیس و ہما متروکان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۰ والضعیفۃ ۸۲

باب علماء سو سے بچنے اور آفات علم کے بیان میں

۲۹۳۹۴ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب بصرہ کا وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد میں اخف بن قیس بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفد کو رخصت کر دیا جبکہ اخف بن قیس کو اپنے پاس روک لیا حتیٰ کہ ایک سال تک اپنے پاس روکے رکھا پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنے پاس کیوں روک لیا تھا؟ چونکہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صاحب لسان منافق سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے مجھے اندیشہ ہوا کہ میں تم بھی انہی میں سے نہ ہو۔ لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ تم ان میں سے نہیں ہو۔ رواہ ابن سعد و ابو یعلیٰ

۲۹۳۹۵ ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ: تم ذی علم منافق سے اجتناب کرو لوگوں نے پوچھا: بھلا منافق کیسے ذی علم ہو سکتا ہے؟ فرمایا: وہ اس طرح کہ حق بات کرتا ہو اور برائی پر عمل کرتا ہو۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۹۳۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کو تین چیزیں تباہ کر دیتی ہیں عالم کی کجروی منافق کا قرآن سے جھگڑنا اور گمراہ کرنے والے حکمران۔

رواہ ابن مبارک و جعفر الفریابی فی صفة المنافق وابن عبد البر فی العلم وابن النجار

۲۹۳۹۷ اخف بن قیس کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ اس امت کو منافق ماہر زبان ہلاکت تک پہنچائے گا۔

۲۹۳۹۸ علاء بن موسیٰ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مصر سے قبیلہ مسالمہ کا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ آیا وہ مسجد میں ٹھہر گیا جب رات ہوئی تو کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو آج رات مجھے مہمان بنائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے چراغ جلا یا اور مہمان کے آگے جو کی روٹی اودلا ہوا تمک رکھا پھر مہمان سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: مصر سے آیا ہوں فرمایا: کس قبیلہ سے تعلق ہے؟ کہا: مصر کے مسالمہ قبیلے سے راوی کہتا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چراغ گل کیا اور کھانا اٹھا لیا پھر اس شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے باہر نکال دیا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تمہارے ساتھ مجالست کرنے سے منع فرمایا ہے چونکہ آخری زمانہ میں تمہیں میں سے ایک قوم ہوگی جو علم کے حلقے قائم کر کے اپنی سرداری چکائے گی جب کوئی شریف آدمی بات کرے گا تم اس کے حلقے سے فوراً اٹھ جاؤ گے اور پھر کہو گے نہیں پھر نہیں۔ رواہ نصر

کلام: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر اٹھا دیا حدیث پر یہ شبہ ہوتا ہے، اول حدیث درجہ ثبوت کی نہیں تھانیا عمر رضی اللہ عنہ کی مروّت اس کا انکار کرتی ہے ثالث علی سبیل التسلیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ صلح تھے اس شخص کی اصلاح مقصود تھی اور اس کی اصلاح اسی سلوک سے ہو سکتی تھی جیسا کہ اہل طریقت سے یہ نکتہ مخفی نہیں۔ رابعاً رسول کریم ﷺ کے فرمان اور اس پر عمل کرنا مقصود تھا خواہ اس کی آڑ میں کتنی ہی مصلحتیں تباہ ہو جائیں ہوتی رہیں۔

۲۹۳۹۹ ابو حازم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس دین پر ایک شخص کا خوف ہے اور مجھے مومن کا خوف نہیں چونکہ اس کا ایمان اس کی حفاظت کرتا ہے نہ ہی فاسق کا خوف ہے چونکہ اس کا فسق واضح ہوتا ہے البتہ مجھے اس شخص کا خوف ہے جو قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور پھر اس کا ماہر بن جاتا ہے جب اس کی زبان اسے لڑکھڑا دیتی ہے اور وہ اپنی مجلس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے اس کی بات غور سے سنی جاتی ہے اور پھر قرآن کی تاویل کرتا ہے جو واقعی نہیں ہوتی۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کی عمارت بھی ہے اور اس کا انہدام بھی ہے چنانچہ عالم کا پھسل جانا، منافق کا قرآن سے جھگڑنا اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہونا اسلام کی عمارت کو منہدم کر دیتا ہے۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ان چیزوں کا خوف ہے زمانے کے بدل جانے کا، عالم کے پھسلنے کا منافق کے قرآن سے جھگڑنے کا اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا جو بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ رواہ ابو الجہم

۲۹۴۰۲ عبداللہ بن عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں میں قرآن کا غلبہ ہو رہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اے امیر المؤمنین میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے وجہ پوچھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: چونکہ جب لوگ قرآن پڑھیں گے اس میں ٹھونٹیں ماریں گے جب ٹھونٹیں ماریں گے ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے اور جب ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میں نے اس چیز کو لوگوں سے چھپائے رکھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۰۳ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ تمہارے لئے لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب میں چند لوگوں کا لکھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر کیا اور پھر آئندہ سال خط لکھا جواب میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے قراء کی تعداد لکھی جو پہلے سال سے زیادہ تھی پھر تیسرے سال بھی قراء کی تعداد لکھی تھی حضرت عمر

مجسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھنے پائیں گے۔

رواہ الدارقطنی فی حدیث ابن مر ذک والخطیب فی الجامع و ابو الغنائم الترسی فی کتاب انس والعافل و ابن عساکر ۲۹۴۲۰ ”مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کے کچھ لوگ اہل دوزخ کے بعض لوگوں پر جھانکیں گے اور کہیں گے بھلا تم دوزخ میں کیوں داخل ہو گئے حالانکہ ہم جنت میں تمہاری تعلیم ہی کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں؟ دوزخی جواب دیں گے: ہم حکم دیتے تھے جس کا خود نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار کلام:۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے القصاص المذکرین ۵۶۔

۲۹۴۲۱ حذیفہ کی روایت ہے کہ: اے قراء اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے پہلے لوگوں کا راستہ اپناؤ۔ بخدا اگر تم نے استقامت دکھائی تو سبقت لے جاؤ گے اور اگر تم نے اس راستے کو چھوڑ دیا اور دائیں بائیں مڑ گئے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن عساکر ۲۹۴۲۲ ”مسند معاویہ بن ابی سفیان“ رسول کریم ﷺ نے پیچیدہ مسائل سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر ۲۹۴۲۳ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب علم اٹھایا جائے گا اور علم حاملین علم کے ختم ہو جانے سے اٹھ جاتا ہے۔

رواہ ابن عساکر ۲۹۴۲۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قرآن مجید ان کے دلوں میں بوسیدہ ہو جائے گا اور وہ لگا تار پستی میں گرتے چلے جائیں گے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ ان کی پستی کیا چیز ہے؟ فرمایا: ایک شخص قرآن پڑھے گا اور اس کی حلاوت اور لذت نہیں پائے گا وہ ایک سورت شروع کرے گا اور آخر تک پہنچ جائے گا اگر ان سے ممنوعہ امور صادر ہو جائیں تو کہہ دیں گے اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور اگر فرض کو چھوڑ دیں گے کہیں گے: اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب نہیں دے گا ہم نے شرک تھوڑا ہی کیا ہے امید کے متوالے ہوں گے لیکن ان میں خوف نام کی چیز نہیں ہوگی انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے انہیں بہرہ اور اندھا کر دیا ہے کیا وہ قرآن مجید میں غور و فکر نہیں کرتے یا پھر ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں۔ رواہ الدیلمی ۲۹۴۲۵ مسند عبد اللہ اللہ تعالیٰ اس دین کی وجہ سے بہت سوں کو سر بلندی عطا فرمائے اور بہت سوں کو پستی کے گڑھوں میں پھینک دے گا۔

رواہ ابو یعلیٰ ۲۹۴۲۶ حسن کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس علم کے حصول کے لیے بہت سارے لوگوں کو کھڑا کرے گا وہ خوف خدا کی لیے علم نہیں حاصل کریں گے بلکہ یہ علم ان پر رحمت ہوگا ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ علم کے لیے اس واسطے اٹھائے گا تا کہ علم ضائع نہ ہو۔ رواہ ابن النجار ۲۹۴۲۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک برابر خیر و بھلائی پر رہیں گے جب تک علم ان کے علماء بڑوں اور شرفاء کی طرف سے آتا رہے گا چنانچہ لوگوں کے پاس جب علم چھوٹوں اور نچلے طبقہ کے لوگوں کی طرف سے آئے گا تو ہلاک ہو جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر ۲۹۴۲۸ ابو عالیہ کی روایت ہے کہ: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا ان کے دل قرآن سے خالی ہوں گے اور کپڑے کی طرح بوسیدہ ہوں گے قرآن کی حلاوت اور لذت نہیں پائیں گے اگر ان سے کوتاہیاں سرزد ہوئیں تو کہیں گے اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے اگر ممنوعات کا ارتکاب ہو تو کہیں گے اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ سب کچھ معاف کر دیتا ہے وہ امید کے متوالے ہوں گے اور خوف نام کی چیز نہیں ہوگی انھوں نے بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑوں کی کھالیں منڈر رکھی ہوں گی حکم خدا کو نوٹا دیکھ کر چشم پوشی کر لینے والا ان کے ہاں سب سے افضل ہوگا۔

رواہ ابن عساکر ۲۹۴۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: (اے لوگو) وادی الحزن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وادی الحزن کیا ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی دن میں ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس وادی کو ریاکار قاریوں کے لیے تیار کر رکھا ہے سب سے بُرا قاری وہ ہے جو حکمرانوں سے ملاقاتیں کرتا ہو۔

رواہ العقیلی و العسکری فی المواعظ و فیہ عبد اللہ بن حکیم ابوبکر الداہری لیس نشی ابن عساکر

فصل..... علوم مذمومہ اور مباحہ کے بیان میں

علم نجوم

۲۹۳۳۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: علم نجوم بس اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم راستوں کی تعیین کر سکو اور انساب کا بھی اتنا ہی حاصل کرو جس سے صلہ رگی کر سکو۔ رواہ ہناد

۲۹۳۳۱ ہر ماس بن حبیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی جب نماز فارغ ہوئے اور مسجد کے فرش پر کنگریاں ہموار کر کے چادر بچھائی اور لیٹ گئے اور پھر فرمایا: کیا مرزم (جاڑا) اس کے بعد دور ہو گیا ہے؟ کسی۔ جواب نہ دیا میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! مرزم کیا ہے؟ فرمایا: گدھ پرندہ خریف کا مرزم ہے میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم تو چھلی کو مرزا کہتے ہیں فرمایا گدھ پرندہ خریف کا مرزم ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۹۳۳۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم نجوم بس اتنا ہی سیکھو جس سے تم بحر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کر سکو۔ اس کے بارے میں روایات ہیں ابی شیبہ وابن عبد البر فی العلم

۲۹۳۳۳ ربیع بن سیرہ جہمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب فتوحات کا دائرہ کار وسیع ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام جانے کا قصد کیا میں بھی آپ کے ساتھ ہوا۔ آپ نے رات کے اول حصہ میں چلنے کا ارادہ کیا تو میں نے دیکھا چاند منزل دبران میں ہے، میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کرنا چاہا لیکن مجھے خیال آیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نجوم کے تذکرہ کو ناپا کرتے ہیں میں نے عرض کی اے ابو حفص چاند کی طرف دیکھیں آج رات اس کا مطلع کتنا خوبصورت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاند طرف دیکھا اور فرمایا اے ابن سیرہ میں جانتا ہوں تم کیا چاہتے ہو؟ تم کہنا چاہتے ہو کہ چاند منزل دبران میں ہے۔ اللہ کی قسم! ہم سورج کے بھروسے پر نکلتے ہیں اور نہ ہی چاند کے بھروسے پر ہم تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے نکلتے ہیں۔ رواہ الخطیب وابن عساکر فی کتاب النجوم

۲۹۳۳۴ مسند علی رضی اللہ عنہ "عمیر بن سعید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا آپ رضی اللہ عنہ بتا رہے تھے اس "زہرہ" کو عرب زہرہ کا نام دیتے ہیں جب کہ گچی لوگ اسے "اناہید" کا نام دیتے ہیں، چنانچہ دو فرشتے تھے اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ تے تھے زہرہ ایک عورت تھی وہ ان فرشتوں کے پاس آئی ان دونوں کے دل میں خیال پیدا ہوا اور ہر ایک نے دوسرے سے اسے چھپانا چاہا۔ آپ نے دوسرے سے کہا: اے میرے بھائی میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا ہے میں تجھ سے ذکر کرنا چاہتا ہوں، دوسرا بولا اے میرے بھائی شاید میرے دل میں بھی یہی بات آئی ہو۔ چنانچہ دونوں کا اس پر اتفاق ہو گیا عورت نے کہا: کیا تم مجھے نہیں بتاتے کہ تم کو کسی چیز کے ذریعے آسمان کی طرف چڑھتے ہو اور کس چیز کے ذریعے آسمان سے نیچے زمین کی طرف اترتے ہو۔ دونوں نے کہا "بسم اللہ الاعظم" کی وجہ سے ہم آسمان اور زمین پر جاتے ہیں اور آسمانوں سے نیچے آتے ہیں، عورت بولی! میں تمہارے ارادے کی اسوقت تک موافقت نہیں کروں گی جب تک تم مجھے یہ علم سکھاؤ گے، ایک نے دوسرے سے کہا: اے علم سکھا دو دوسرے نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت کیسے برداشت کریں گے دوسرا بولا: اللہ تعالیٰ کی رحمت و شفقت سے امید ہے چنانچہ فرشتے نے عورت کو علم سکھا دیا عورت نے اس علم کو پڑھا اور وہ آسمان میں پرواز کر گئی اس پر فرشتے سخت گھبراہٹ ہوئی اس نے اپنا سر جھکا لیا اور فکر مند ہو گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بخش کر کے ستارہ بنا دیا۔

رواہ ابن راہویہ و عبد بن حمید وابن ابی الدنیا فی العقوبات وابن جریر و ابو الشیخ فی العظيمة والحا
۲۹۳۳۵ عطاء کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا علم نجوم کی کوئی اصل ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ایک نبی تھے انھیں بنونون کہا جاتا تھا ان سے ان کی قوم نے کہا: ہم آپ پر اسوقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمیں مخلوق کی ابتداء اور مخلوق کی عدم

تے ہیں اس کی مخالفت کرتے ہیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! علم نجوم سے بچو البتہ صرف اتنا ہی یہ علم سیکھو جس سے تمہیں بخر و بر میں راستوں کا تعین ہو سکے نجومی تو کافر کی مانند ہوتا ہے اور کافر کا انجام دوزخ ہے اگر آج کے بعد مجھے پتا چلا تم نے ستاروں میں غور فکر کی ہے میں تمہیں تاحیات قید دوام میں رکھوں گا پھر اسی وقت سفر پر نکل پڑے اور اہل نہروان کے پاس پہنچ گئے اہل نہروان کا قتل عام کیا پھر لوگوں سے فرمایا کہ ہم اس شخص کی بتائی ہوئی ساعت میں سفر کرتے اور ہمیں کامیابی ہوتی تو کہنے والا کہتا: علی رضی اللہ عنہ نے اسی گھڑی سفر کیا جس کی اطلاع انھیں نجومی نے دی تھی جبکہ محمد ﷺ کے پاس کوئی نجومی نہیں تھا اور نہ ہی ان کے بعد ہمارے پاس کوئی نجومی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں پر قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں فتح کیں اور بہت سے علاقے فتح کیے اے لوگو! اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد کرو وہی یقینہ امور کی کفایت کرتا ہے۔

رواہ النحات والخطیب فی کتاب النجوم

۲۹۴۲۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نجومی لوگ عجم کے نجومی ہیں جو شخص نجومی کے پاس جائے گا اور اس کی باتوں پر یقین رکھے گا گویا

اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی تعلیمات کا انکار کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۴۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی ﷺ نے فرمایا اے علی! نجومیوں کے پاس مت بیٹھو۔

رواہ الخرا نطی فی مساوی الاخلاق والدیلمی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۴۳۔

علم نسب کا بیان

۲۹۴۲۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم انساب اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم صلہ رحمی کر سکو۔ رواہ ہناد

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۵۔

۲۹۴۲۳ سفیان، ابن جریج، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے آپ نے مسجد میں لوگوں کا جم غفیر دیکھا اور یہ لوگ ایک شخص کے پاس جمع تھے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ یہ شخص بڑا علامہ ہے۔ فرمایا کیسا علامہ ہے عرض کی: یہ عرب کے انساب اشعار اور جنگوں کے حالات کا ماہر ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ علم ایسا ہے کہ جس کا ہونا نفع بخش نہیں اور اس سے جاہل رہنا باعث ضرر نہیں۔ رواہ الذہبی

قصہ گوئی کا بیان

۲۹۴۲۴ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو قصہ گوئی کرتے دیکھا اس سے فرمایا: کیا تم میں سورت یوسف یاد ہے

اس نے کہا: جی ہاں فرمایا پڑھو اس شخص نے سورت پڑھنی شروع کی اور جب ”نحن نقص علیک احسن القصص“ پڑھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم قرآن کے اچھے اچھے قصوں سے زیادہ اچھے قصے بیان کرنا چاہتے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۲۵ ابونضر کی روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کی اجازت لی آپ رضی

اللہ عنہ نے پہلے انھیں منع کیا پھر اجازت دے دی۔ رواہ المروری فی العلم

۲۹۴۲۶ بشر بن عاصم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کی اجازت لینے چاہی،

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں قصہ گوئی ذبح کرنے کے مترادف ہے۔ رواہ العسکری فی الموعظ

۲۹۴۲۷ سائب بن یزید کی روایت ہے نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی

چنانچہ سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کے متعلق اجازت طلب کی آپ رضی اللہ عنہ نے

اجازت دے دی۔ رواہ العسکری

۲۹۴۲۸ ثابت بنائی کی روایت ہے کہ سب سے پہلے عبید بن عمیر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے درخلافیت میں قصہ گوئی کی۔

رواہ ابن سعد والعسکری فی المواعظ

۲۹۴۲۹ ابوالنختری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص لوگوں کو خوف دلا رہا ہے فرمایا: یہ کیا ہے لوگوں نے کہا: ایک شخص لوگوں کو نصیحت کر رہا ہے۔ فرمایا: نہیں یہ شخص لوگوں کو نصیحت نہیں کر رہا بلکہ کہتا ہے میں فلاں بن فلاں ہوں مجھے پہچان لو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اپنے پاس بلوایا اور کہا: کیا تم تاح منسوخ کو جانتے ہو؟ کہا: نہیں فرمایا ہماری مسجد سے نکل جاؤ اور اس میں نصیحت مت کرو۔ رواہ المروزی فی العلم والنحاس فی نسخہ والعسکری فی مواعظ

۲۹۴۵۰ ابویحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور میں قصہ گوئی کر رہا تھا۔ فرمایا کیا تاح اور منسوخ میں تمیز کر سکتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں فرمایا: تو اپنا تعارف کرانا چاہتا ہے۔ رواہ المروزی فی العلم

۲۹۴۵۱ شرح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا ان کے پاس درہ تھا اور آپ کو فہ کے بازار میں چل رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے تاجروں کی جماعت اپنا حق لو اور دوسروں کو حق دو سلاستی میں رہوں گے تھوڑا نفع ردنہ کرو چونکہ ایسا کرنے سے کثیر نفع سے محروم رہو گے۔ یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چلتے چلتے ایک قصہ گو کے پاس پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے میں تم سے دو سوال پوچھتا ہوں اگر تم نے درست جواب دیا تو بہت اچھا ورنہ میں تمہیں سزاؤں کا قصہ گوئے گا کہا: اسے امیر المؤمنین پوچھے کیا پوچھنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بتاؤ ایمان کو قائم رکھنے والی کوئی چیز ہے اور ایمان کو زائل کرنے والی چیز کوئی ہے؟ اس شخص نے کہا تقویٰ سے ایمان قائم رہتا ہے اور طمع سے ایمان زائل ہو جاتا ہے۔ رواہ وکیع فی الغرر

۲۹۴۵۲ حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو کسی قصہ گو کی آواز سنائی دی جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو وہ خاموش ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون ہے؟ قصہ گو نے کہا: میں ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد بہت سارے قصہ گو ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ رواہ عمیر بن فضالہ فی امالیہ

۲۹۴۵۳ سعید بن ابی حدک کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا یہ شخص کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ قصہ گوئی کر رہا ہے فرمایا نہیں بلکہ اپنا تعارف کر رہا ہے۔ رواہ مسدد و صحیح

۲۹۴۵۴ ”مسند تمیم داری رضی اللہ عنہ“ سائب بن یزید کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی، چنانچہ سب سے پہلے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے قصہ گوئی کی انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی چنانچہ وہ کھڑے ہو کر قصہ گوئی کرتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۲۹۴۵۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے مسجد میں چراغ جلایا۔

علم نحو کے بیان میں

۲۹۴۵۶ ابواسود دؤلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے سر جھکا رکھا ہے اور گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین آپ کس سوچ میں پڑے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے اس شہر میں لوگوں کو اعراب میں بہت غلطیاں کرتے دیکھ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اصول عربیت میں ایک وثیقہ لکھ دوں۔ میں نے عرض کی، اگر آپ ایسا کر دیں گے تو آپ ہمیں زندہ کر دیں گے اور یہ زبان ہمارے اندر زندہ رہے گی پھر میں تین دن بعد آیا آپ رضی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۵۸۔

۲۹۳۶۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم عرب میں احادیث بیان کرتے ہیں اور ان میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۹۳۶۶ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سے پھر اس میں اضافہ نہ کرے بہت سارے حاملین کلمہ اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے کو پہنچاتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چسپے رہنا مسلمانوں کی دعا ان کی جماعت کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۷ "مسند سلمان فارسی رضی اللہ عنہ" یہ کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ آخرت کے دن، فرشتوں، کتاب، انبیاء، موت کے بعد اٹھانے جانے پر ایمان رکھوں اور یہ ایمان رکھو کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پورا وضو کر کے وقت پر نماز قائم کرو زکوٰۃ دو رمضان کے روزے رکھو اگر تمہارے پاس مال ہو تو بیت اللہ کا حج کرو دن رات میں ۱۲ رکعت نماز پڑھو وتر کسی رات نہ چھوٹنے پائیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ والدین کی نافرمانی نہ کرو ظلم کر کے یتیم کا مال مت کھاؤ، شراب مت پیو، زنا مت کرو، اللہ تعالیٰ کے نام کی جھوٹی قسم مت اٹھاؤ جھوٹی گواہی مت دو بدعت کا ارتکاب مت کرو اپنے بھائی کی نیت مت کرو پا کدامن عورت پر تہمت مت لگاؤ اپنے مسلمان بھائی سے خیانت مت کرو کھیل کود سے اجتناب کرو ہول و لعب سے بچتے رہو کو تاقد کو بونا مت کہو۔ بایں طور کہ تم اس کی تحقیر کرنا چاہو کسی کا تمسخر نہ اڑاؤ لوگوں کے درمیان پھیلکو ری مت کرو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرو آزمائش مصیبت میں صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف مت رہو اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق مت کرو اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کسی پر لعنت مت بھیجو (معلوم ہوا یہ پر لعنت کرنا جائز نہیں) تسبیح تکبر اور تمہیل زیادہ سے زیادہ کرو جمعہ اور عیدین کے اجتماعات میں حاضر رہو۔ جان لو جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ پہنچ کر رہے گی ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی مصیبت جو تمہیں پہنچتی ہے وہ چوک جائے اور جو مصیبت تمہیں نہیں پہنچتی وہ کبھی نہیں پہنچے گی اور ہر حال میں قرآن کو پڑھو کسی حال میں بھی قرآن کو مت چھوڑو۔

رواہ الحافظ ابو القاسم بن عبد الرحمن بن محمد بن اسحاق بن مندہ والحافظ ابو الحسن علی بن ابی القاسم بن بابویہ الرازی فی الاربعین ابن عساکر والرافعی عن سلمان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے چالیس احادیث حفظ کرنے کے متعلق پوچھا اس پر آپ نے یہ طویل حدیث ذکر فرمائی میں نے پوچھا جو انھیں یاد کرے اسے کیا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء اور علماء کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

۲۹۳۶۸ "ایضاً" ابن عساکر ابی الحسن حنابلی ابو الحسن علی بن محمد بن ابراہیم بکلی بلوطی حاتم بن مہدی بلوطی، علی بن حسین اسحاق ابی علی بن حسین، محمد بن ابراہیم شامی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری لیث مجاہد کی سند سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے چالیس احادیث کا تذکرہ کیا تھا ان کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث حفظ کیا وہ جنت میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ انبیاء اور علماء کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

۲۹۳۶۹ "مسند سلمہ بن الاکوع" یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ بنی عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ماں باپ آپ پر قدا ہوں ہم آپ سے حدیثیں سنتے ہیں اور پھر ہو ہوا سی طرح آگے بیان کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہ قرار دو اور معنی درست ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۰ صالح بن کیسان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور زہری اکٹھے ہو گئے اور ہم طلب علم کے لیے نکلے تھے زہری نے کہا: آؤ تاکہ ہم

سنن کو لکھ لیں چنانچہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے مروی احادیث لکھیں پھر کہا آؤ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال کو لکھیں کیونکہ اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور افعال بھی سنت ہیں میں نے کہا: میں اسے سنت نہیں سمجھتا لہذا میں نہیں لکھوں گا زہری نے کہا: بلکہ یہ بھی سنت ہے تاہم زہری نے آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لکھ لیے اور میں نے نہ لکھے وہ تو کامیاب رہا جبکہ مجھ سے علم کا بڑا حصہ ضائع ہوا۔

رواہ یعقوب بن سفیان البیہقی فی المدخل وابن عساکر

۲۹۴۷۱ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے پھر دوسروں تک پہنچائے جنہوں نے اسے نہ سنا ہو، بہت سارے حاملینِ فقہ اپنے سے بڑے فقیہ تک پہنچاتے ہیں۔

رواہ ابن النجار وابن عساکر

۲۹۴۷۲ ... سائب بن یزید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے آپ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے تم یا تو رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثوں کو چھوڑ دو یا پھر میں تمہیں دوس کے علاقے میں پہنچا دوں گا اسی طرح کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: تم حدیثیں بیان کرنا چھوڑ دو یا میں تمہیں ہندروں کی زمین تک پہنچا دوں گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۷۳ ابن ابی سفیان کی روایت ہے کہ انھوں نے خطاب کیا اور کہا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثیں کم بیان کروہ اگر تم روایت حدیث کرنا بھی چاہتے ہو۔ تو وہی روایت کرو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں روایت ہوتی تھیں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

کتابت حدیث میں احتیاط

۲۹۴۷۴ زہری عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنن لکھنے کا ارادہ کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فتویٰ لیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ آپ لکھیں تاہم عمر رضی اللہ عنہ اسی شش و پنج میں پڑے اور استخارہ کرتے رہے چنانچہ ایک ماہ بعد ایک دن صبح کو اٹھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں پختہ بات ڈال دی اور فرمایا: میں نے سنن کو لکھنا چاہا مجھے ایک قوم یاد آئی جو تم سے پہلے ہوئی ہے انھوں نے ایک کتاب لکھی پھر اسی کتاب پر جھکے رہ گئے اور انھوں نے کتاب اللہ کو بالکل چھوڑ دیا بخدا میں کتاب اللہ کے ساتھ کسی چیز کو خلط نہیں کروں گا۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۴۷۵ ابن وہب کی روایت ہے کہ میں نے مالک کو حدیث سناتے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو لکھنا چاہا پھر فرمایا: کتاب اللہ کے ساتھ اور کوئی کتاب نہیں ہو سکتی۔ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۶ یحییٰ بن جعدہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ سنت لکھیں پھر ان کے لیے یہ رائے ظاہر ہوئی کہ نہ لکھیں پھر مختلف شہروں میں فرمان لکھ بھیجا کہ جس کے پاس اس قسم کی کوئی چیز لکھی ہو وہ اسے مٹا دے۔ رواہ ابو خیمہ وابن عبد البر معافی العلم

۲۹۴۷۷ حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کوئی حدیث سنی پھر اسی طرح دوسروں تک پہنچائی جس طرح سنی تھی وہ سلامتی میں رہا۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سنت وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے جاری کی ہو امت کے لیے رائے کو سنت مت بناؤ۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۹ محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ مجھے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف نے اپنے والد سے مروی روایت سنانی ہے کہ انھوں نے کہا: بخدا اس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات نہیں پائی جب تک کہ مختلف علاقوں سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے پاس جمع نہ کر لیا وہ یہ ہیں عبد اللہ بن حذافہ ابو درداء ابو ذر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم نے فرمایا: یہ کسی احادیث ہیں جو تم رسول اللہ ﷺ کی طرف

منسوب کر کے پھیلا رہے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیا آپ ہمیں اس سے روکنا چاہتے ہیں؟ فرمایا نہیں میرے پاس ٹھہرے رہو بخدا، جب تک میں زندہ رہوں میرے پاس سے کہیں نہ جاؤ، ہم غیب جانتے ہیں ہم ہی لیتے ہیں اور ہم ہی رد کرتے ہیں تمہارے اوپر چنانچہ یہ حضرات یہیں رہے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۲۸۰ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو لکھنا چاہا۔ چنانچہ ایک ماہ تک اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے رہے پھر ایک دن صبح کو اٹھے ان کی رائے پختہ ہو گئی اور فرمایا: مجھے ایک قوم یاد آگئی جس نے ایک کتاب لکھی اسے کے سر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو چھوڑ دیا۔ رواہ ابن سعد

۲۹۲۸۱ السلم کی روایت ہے کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہتے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث سنائیں تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے: مجھے خوف ہے کہ میں حدیث سے کوئی حرف کم کر دوں گا یا زیادہ کر دوں گا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن عدی و العقیلی و ابو نعیم فی المعرفة و الشیرازی فی الالقب

۲۹۲۸۲ قرقظ بن کعب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو کم بیان کرو اور میں بھی تمہارا شریک ہوں۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ ابن صاعد فی طرق حدیث من کذب علی متعمدا و روی صدرہ الموقوف الدارمی ابو داؤد الطیالسی الحاکم و ابن عبد البر

۲۹۲۸۳ ابن ابی اونی کی روایت ہے کہ جب ہم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس آتے ہم کہتے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائیں۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے: اب ہم بوڑھے ہو چکے اور بھول جاتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا معاملہ بہت سخت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۲۸۴ سختری بن عبید اپنے بیٹے کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھ سے مروی حدیث بیان کی اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذکر ہو تو سمجھو میں نے ہی اسے کہا ہے اگر چہ جانی الواغ وہ حدیث میں نے نہ کہی ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: چونکہ مجھے یہی دے کر بھیجا گیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

نااہل سے بات چھپانا

۲۹۲۸۵ عبید اللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی مجھے خوف ہوا کہ یہ حدیث مجھے ان کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ ملے گی میں سفر کر کے عراق میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے حدیث سننا چاہی انھوں نے مجھے حدیث بیان کی اور مجھ سے وعدہ لیا کہ یہ حدیث میں کسی اور کو نہ سناؤں میں چاہتا ہوں کاش اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وعدہ نہ لیا ہوتا میں تمہیں ضرور سناتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۲۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے جس شخص نے چالیس حدیثیں حفظ کیں جن سے میری امت نفع اٹھائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عالم بنا کر اٹھائے گا۔ رواہ الجوزی و ابو الفتح الصابونی و الصدر البکری فی الاربعین

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۶۱

۲۹۲۸۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب تم علم کسی عالم کو پڑھ کر سناؤ تو اس کی طرف منسوب کر کے آگے روایت کرنے میں کوئی

خرج نہیں۔ رواہ المرہبی

۲۹۲۸۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما۔ تین بار یہی فرمایا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو

میری احادیث کی تعلیم دیں گے۔ رواہ الطرانی فی الاوسط والراہرمزى فی المحدث الفاضل والخطیب الدیلمی ابن النجار ونصر فی الحجۃ وابو علی ابن حبیش الدینوری فی حدیثہ

جھوٹی روایت کا بیان

۲۹۴۸۹ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرنے سے صرف یہ بات روکتی ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں البتہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابو یعلیٰ و مسیح

۲۹۴۹۰ محمود بن لبید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خبر پر فرماتے سنا ہے کہ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسی حدیث بیان کرے جو اس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں نہ سنی ہو مجھے صرف اس بات نے حدیث بیان کرنے سے روکا ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر
۲۹۴۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرو تو رسول اللہ ﷺ کے متعلق گمان رکھو کہ آپ سب سے زیادہ مہربان ہیں سب سے زیادہ ہدایت والے اور سب سے زیادہ سچی ہیں۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابن منیع و مسند الدارمی وابن ماجہ وابن خزیمہ والطحاوی وابو یعلیٰ وابو نعیم فی الحلیۃ والضمیاء

۲۹۴۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤں اور یہ کہ میں آسمان سے نیچے گروں مجھے اس سے زیادہ مبہوب ہے کہ میں وہ بات کہوں جو آپ نے نہ کہی ہو اور جب میں تمہیں حدیث سناؤں جو میرے اور تمہارے درمیان ہو وہ یہ کہ لڑائی ایک دھوکا ہے۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی احمد بن حنبل البخاری و مسلم ابو داؤد النسائی ابو یعلیٰ ابن جریر وابو عوانہ ابن ابی عاصم و البیہقی فی الدلائل

۲۹۴۹۳ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم جہاد میں جاتے تھے اور ایک یادو آدمیوں کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے لیے چھوڑ جاتے تھے۔ جب ہم غزوہ سے واپس آتے وہ ہمیں حدیثیں سناتے اور ہم براہ راست یوں احادیث روایت کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

رواہ ابن ابی خثیمہ وابن عساکر
۲۹۴۹۴ ابونضرہ کی روایت ہے کہ ہم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم جو کچھ آپ سے سنتے ہیں وہ لکھ نہ لیا کریں؟ فرمایا: کیا تم صحیفہ بنانا چاہتے ہو۔ ہم رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں سن کر حفظ کر لیتے تھے تم بھی حفظ کرو۔ رواہ الدارمی والبیہقی فی السنن الخطیب والحاکم

۲۹۴۹۵ مسند انس "محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بہت کم بیان کرتے تھے چنانچہ جب کوئی حدیث بیان کرتے تو گھبرا جاتے اس لیے اکثر کہا کرتے تھے او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رواہ احمد بن حنبل وابو یعلیٰ والنحوی والبیہقی فی السنن وابن عساکر
۲۹۴۹۶ "مسند صہیب" عمرو بن دینار کہتے ہیں مجھے صہیب کی اولاد میں سے ایک شخص نے احادیث سنائی ہے کہ صہیب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ اس طرح نہیں بیان کرتے۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح احادیث کی سماعت کی ہے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سماعت کی ہے البتہ مجھے حدیث بیان کرنے سے ایک حدیث روکتی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے چنانچہ آپ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ

کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔ البتہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میرے دل نے یاد کیا اور محفوظ رکھا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کی نیت میں ہو کہ وہ بیوی کو مہر نہیں دے گا تو وہ زانی ہے حتیٰ کہ مر جائے اور جس شخص نے کسی شخص سے کوئی چیز خریدی اور اس کی نیت میں ہو کہ وہ اس کا حق مارے گا تو وہ اس سے خیانت کرنے والا ہے حتیٰ کہ مر جائے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۲۹۳۹۷ "ایضاً" صیفی بن صہیب کی روایت ہے کہ ہم نے اپنے والد سے کہا اے ابا جان! جس طرح رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح احادیث سنی ہیں، البتہ مجھے یہ بات حدیث بہان کرنے سے روک رہی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے گا قیامت کے دن اسے جو کے کونوں میں گرہ لگانے پر مجبور کیا جائے گا اور وہ کسی طرح ایسا نہیں کر پائے گا میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کی نیت میں ہے کہ وہ اس کا مہر نہیں ادا کرے گا تو وہ زانی ہو کر رب تعالیٰ سے ملاقات کرے گا یہاں تک کہ وہ توبہ نہ کر لے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے قرض لیا اور اس کی نیت قرض ادا نہ کرنے کی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے چور کی حالت میں ملاقات کرے گا یہاں تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۹۸ "مسند علی" سعید بن زید کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ سو جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۹۹ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے اس کا پس نظر یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو کسی کام کے لیے بھیجا اس نے آپ ﷺ پر جھوٹ بولا بعد میں لوگوں نے اسے مردہ حالت میں پایا اور زمین نے بھی اسے قبول نہ کیا۔ رواہ ابن النجار وفيہ الوزاع بن نافع لیس بشفة

علم کے متفرق آداب

۲۹۵۰۰ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو علم کے متعلق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرتا ہو اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو نامعلوم امور کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرتا ہو۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ایک مسئلہ پیش آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا حل کتاب میں پایا اور نہ سنت میں آپ نے فرمایا اس کے متعلق میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اگر درست و صواب ہو تو وہ من جانب اللہ ہوگا اور اگر اس میں خطا ہو تو وہ میری طرف سے ہوگی۔

رواہ ابن سعد وابن عبد البر فی العلم

۲۹۵۰۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین کے متعلق رائے قائم کرنے سے ڈرو چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی رائے درست ہوئی تھی چونکہ اللہ تعالیٰ انھیں درست رائے سے نوازتے تھے اب ہماری رائے محض تکالیف اور ظن ہے جبکہ ظن حق کا فائدہ نہیں دیتا۔

رواہ ابن ابی حاتم البیہقی وابن عبد البر فی العلم

۲۹۵۰۲ عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو کیا رائے دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت تھی۔ رواہ ابن المنذر

۲۹۵۰۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ علم تین چیزوں کے لئے نہ حاصل کیا جائے اور تین چیزوں کے لئے نہ چھوڑا جائے چنانچہ علم مقابلہ کرنے کے لئے فخر کرنے کے لئے اور ریا کاری کے لئے نہ حاصل کیا جائے۔ علم سے حیاء کرنے کی وجہ سے علم سے بے رغبتی کی وجہ سے اور جہالت پر راضی رہنے کی وجہ سے علم کو نہ چھوڑا جائے۔ ابن ابی الدنیا

۲۹۵۰۳ عطاء بن عجلان کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا عین ممکن ہے کہ یہ علم بہت جلد اٹھایا جائے لہذا جس کے پاس جو علم ہو وہ اسے پھیلائے لعلو سے بچے اور سرکشی اور تکبر سے گریز کرے۔ رواہ ابو عبد اللہ بن مندہ فی مسند ابراہیم بن ادھم عبد الرزاق

۲۹۵۰۵ ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کو فتوے دیتے ہو حالانکہ تم امیر نہیں ہو؟ ابو موسیٰ نے جواب دیا جی ہاں میں ایسا کرتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ذمہ داری اسی کو سونپو جو امارت کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ رواہ عبد الرزاق والدیثوری فی المجالسة وابن عبد البر فی العلم وابن عساکر

۲۹۵۰۶ مکحول کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو احادیث سناتے جب آپ رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ لوگ تھک گئے ہیں اور کٹانے لگے ہیں تو لوگوں کو باغات میں لے جا کر کام پر لگا دیتے۔ رواہ ابن السمعانی

اتفاق رائے پیدا کرنا

۲۹۵۰۷ ابو حصین کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک فتویٰ دیتا اگر کوئی مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس مسئلہ کے حل کے لیے اہل بدر کو جمع کرتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۰۸ عثمان بن عبد اللہ بن مہذب کی روایت ہے کہ جبیر بن مطعم رحمۃ اللہ علیہ ایک پانی کے پاس سے گزرے لوگوں نے ان سے میراث کا ایک مسئلہ پوچھا جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے نہیں معلوم البتہ میرے ساتھ کوئی آدمی سمجھو میں پوچھ کر بتائے دیتا ہوں چنانچہ لوگوں نے جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی بھیجا جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ فقیہ ہو تو وہ ایسا ہی کرے جیسا کہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کیا ہے ان سے ایک مسئلہ پوچھا گیا جسے یہ نہیں جانتے تھے اور کہا: اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ رواہ ابن مسعود

۲۹۵۰۹ سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے قضیہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے جس کا کوئی حل نہ ہو۔

رواہ ابن سعد والمرزوقی فی العلم

۲۹۵۱۰ ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا لوگوں کو حکم دو کہ عربیت سیکھیں چونکہ اس سے کلام میں درستی پیدا ہوتی ہے اور لوگوں کو شعر گوئی کی تلقین کرو، چونکہ اس سے بلندی اخلاق پر راہنمائی ملتی ہے۔

رواہ ابن النباری

۲۹۵۱۱ ابو بکر محمد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کس شخص کو خطا کرتے دیکھتے تو اسے لقمہ دے دیتے تھے اور جب کسی کو اعراب میں غلطی کرتے پاتے تو اسے درے سے مارتے تھے۔ ابن النباری

۲۹۵۱۲ علی بن یسویٰ بن یونس ابو اسحاق سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی ایک شخص کے پاس ٹھہرا وہ شخص کسی کو قرآن پڑھا رہا تھا چنانچہ معلم کہہ رہا تھا:

ان اللہ بری من المشرکین ورسوله

یعنی اس نے ورسولہ کا عطف مشرکین پر کر دیا اور معنی بالکل غلط ہو گیا (اعرابی نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے یہ کلام (اس طرح جس طرح تم پڑھتے ہو) اپنے نبی محمد ﷺ پر نہیں نازل کیا اس شخص نے جھٹ اعرابی کا گلا پکڑ لیا اور کہا: چلو ہمارے درمیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں گے چنانچہ وہ شخص اعرابی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور کہا: میں ایک شخص کو قرآن پڑھا رہا تھا اور یہ آیت یوں پڑھی:

ان اللہ بری من المشرکین ورسوله

سن کر اس اعرابی نے کہا: اللہ کی قسم یہ کلام اللہ تعالیٰ نے محمد پر نازل نہیں کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اعرابی نے سچ کہا ہے

چونکہ یہ تو اس طرح ہے ورسولہ رواہ ابن الانباری

۲۹۵۱۳ سعید بن مسیب کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کسی مسئلہ پر اختلاف ہو گیا حتیٰ کہ دیکھنے والا سمجھا

اب یہ آپس میں اکٹھے نہیں ہوں گے چنانچہ اس کے بعد خوش اخلاقی سے ملنے اور الگ ہو جاتے۔ رواہ الخطیب فی رواة مالک

۲۹۵۱۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے چہرے میں شائستگی ہو اس کا علم بھی شائستہ ہوتا ہے۔ رواہ الدارمی

۲۹۵۱۵ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جسے وہ جانتے ہوں ورنہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ

اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔ رواہ البخاری

۲۹۵۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل جہالت سے طلب علم کا عہد نہیں لیا حتیٰ کہ اہل علم سے بیان علم کا عہد لیا چونکہ

جہالت علم سے پہلے ہوتی ہے۔ رواہ المرہبی فی العلم

۲۹۵۱۷ محمد بن کعب کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے

مناسب جواب دیا، وہ شخص بولا: اس کا جواب ایسا نہیں بلکہ اس کا جواب یہ اور یہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تم نے دست کہا اور مجھ سے

خطا ہوئی ہر ذی علم کے اوپر ایک اور علم والا ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر و ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۱۸ عبداللہ بن بشیر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا فرمایا! مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر فرمایا:

دل پر بہت گراں گزرتا ہے کہ جب مجھ سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا مجھے علم نہ ہو اور مجھے کہنا پڑے: میں اس کا علم نہیں رکھتا۔

رواہ سعد ان بن نصر فی الرابع من حدیثہ

۲۹۵۱۹ خالد بن عمرہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ عالم کا حق یہ ہے کہ کثرت سے اس

سے سوالات نہ کئے جائیں جو اب دینے میں اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے جب وہ پہلو تہی کرے تم اس کے پیچھے نہ پڑ جاؤ اس کے کپڑے نہ

پکڑو اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارے نہ کرو آنکھوں سے بھی اس کی طرف اشارے نہ کرو اس کی مجلس میں اس سے سوال نہ کرو اس کے پھسلنے

کی طلب میں نہ رہو اگر پھسل جائے تو اس کے واپس لوٹنے کی امید رکھو اس کی بات کو قبول کرو، عالم سے یوں نہ کہو کہ تم نے فلاں کے خلاف قول

کیا ہے تم اس کا راز افشاء نہ کرو عالم کے پاس کسی کی غیبت مت کرو یہ کہ خواہ وہ موجود ہو یا غائب ہو اس کی حفاظت کرو یہ کہ لوگوں میں عمومی سلام

کرو اور عالم کو خصوصی سلام پیش کرو عالم کے سامنے بیٹھو اگر عالم کو کوئی کام پیش آئے تم سب سے پہلے اس کی خدمت کے لیے حاضر ہو عالم کی پاس

زیادہ دیر بیٹھ کر اسے اکتاہٹ میں مت ڈالو وہ کھجور کی مانند ہے تو اس انتظار میں ہے کہ کب گرنے پائے گی، چونکہ اس میں تمہارا نفع ہے عالم اس

روزہ دار کی طرح ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا ہو۔ جب عالم مر جاتا ہے اسلام میں دراز پڑ جاتی ہے پھر وہ دراز تا قیامت پر

نہیں ہونے پانی، طالب علم کے ساتھ بطور مشابہت کے ستر ہزار فرشتے چلتے ہیں۔ رواہ المرہبی و ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۲۱ حارث امور کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کر گھر

میں داخل ہو گئے اور پھر جوتے پہنے چادر اوڑھی اور مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے آپ سے پوچھا گیا اے امیر المؤمنین جب آپ سے کوئی

مسئلہ پوچھا جاتا تھا آپ بڑی تندگی سے اس کا جواب دیتے تھے جبکہ آج آپ گھر میں داخل ہو گئے فرمایا: مجھے پیشاب کی حاجت تھی جبکہ وہ شخص

جسے پیشاب کی حاجت پیش ہو وہ سہولت سے جواب نہیں دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

اِذَا الْمَشْكَلَاتُ تَصْصِدِينَ لِي

كشفت حقا ببالنظر

فان رؤيت في محيا الصواب

عمياء لا يتلوه البصير

مقعة بغيبوب الامور

وضعت علیہا صحیح الفکر
لساننا كشقة الأریح
یسی او كالحسام الیمانی الذکر
وقلبنا اذا استنطقته الفنون
ابرع علیہا بایہامی السدز
ولست بمامعة فی المرجال
یسائل هذا وذا من الخیر
ولکننی مذرب الاصفیرین
ایمن مع مامضی ومغیر

جب مجھے مشکل مسائل پیش آجاتے ہیں تو مجھے ان کی حقیقت آشکارہ کرنے کے لیے غور و فکر کرنی پڑتی ہے اگر ایسی حدیث پیش آجائے کہ درستی کی طرف بصیرت کی پہنچ کسی طرح نہ ہو پائے اور ارمو پر دبیز پردے پڑے ہوں تو اس وقت میں اپنی فکر ساتھ مرکوز کر لیتا ہوں میں اپنی فصیح زبان کو لے آتا ہوں وہ چلتا ہوا کارگر ہتھیار ہے یا یمن کی کاٹنے والی تلوار ہے اور ایسا دل لاتا ہوں کہ جس سے مجھے قیمتی موتی ملتے ہیں میں مردوں میں ہر ایک کی رائے پر چلنے والا نہیں ہوں کہ یہ اس سے سوال کرے اور اسے سوال کا جواب نہ بن پڑے البتہ میں پیشاب کی حاجت محسوس کر رہا تھا اور میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کیا بیٹا اور کیا باقی رہا۔

۲۹۵۲۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور حدیث پڑھو پڑھاؤ اور حدیث

کو یوں نہ چھوڑ دو کہ یہ علم بھول جائے۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۵۲۳ ابو طفیل کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی

جائے؟ لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جسے لوگ سمجھ سکیں اور جسے سمجھنے کی لوگوں میں استطاعت نہ ہو اسے چھوڑ دو۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۵۲۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہارا عالم کے سامنے قرأت کرنا یا عالم کا تمہیں پڑھ کر سنانا دونوں برابر ہیں۔

رواہ الدنیوری والد یلمی

علماء کا باوقار ہونا۔

۲۹۵۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو جب تم علم حاصل کر رہے ہو تو اپنے آپ کو قابو میں رکھو علم کو ہنسی مذاق کے ساتھ مخلط نہ

کرو اور علم کو باطل سے دور رکھو ورنہ دل علم کی کلی کر دیں گے۔ رواہ عبد اللہ بن احمد بن حنبل فی الزهد والخطیب فی الجامع

۲۹۵۲۶ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتویٰ تین میں سے ایک شخص دیتا ہے، ایک وہ جو ناسخ اور منسوخ کا علم رکھتا ہو یا وہ شخص جو عہدہ

حکومت پر فائز ہو اور وہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ پاتا ہو اور تیسرا کلف کرنے والا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۷ حسن بن جابر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے علم کو لکھنے کے متعلق پوچھا انھوں نے کہا اس میں کوئی

خرچ نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۸ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص اس وقت تک کامل فقیہ نہیں بن سکتا جب تک محض اللہ کے لیے لوگوں سے نفی

رکھتا ہو اور پھر جب اپنے نفس کی طرف رجوع کرے تو اس سے اور زیادہ نفی کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۹ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص متعلم بنے بغیر عالم نہیں بن سکتا اور کوئی شخص عمل کے بغیر عالم نہیں بن سکتا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۰۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے تو فرماتے: یا اللہ میں نے یہ بغیر سماع کے نقل کی ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ والروایانی وابن عساکر

۲۹۵۳۱۔ حمید بن ہلال بن ابی رفاعہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ایک اجنبی شخص آیا ہے اور دین کے متعلق سوال کر رہا ہے نامعلوم اس کا دین کیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ چھوڑا اور تشریف لے آئے پھر ایک کرسی لائی گئی میرا خیال ہے اس کے پائے لوہے کے تھے پھر کرسی پر تشریف فرما ہوئے پھر مجھے تعلیم دیتے رہے پھر آپ خطبہ دینے کے لئے آگئے اور خطبہ مکمل کیا۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم عن ابی رفاعہ العدوی

۲۹۵۳۲۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ میں تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانتا ہوں جو علم رکھتا ہو اور پھر اسے لوگوں سے ڈر کر چھپا دے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۳۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ان کے پاس یہ نوجوان آتے تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق مرحبا ہمیں رسول کریم ﷺ نے وصیت کی تھی کہ ہم ان کے لیے مجلس میں وسعت پیدا کریں انہیں علم حدیث کی تعلیم دیں بلاشبہ تم ہمارے جانشین ہو اور ہمارے بعد محدثین ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نوجوان سے کہتے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے مجھ سے سمجھ لیا کرو چونکہ تم اگر سمجھ کر میرے پاس سے اٹھے تو یہ مجھے محبوب ہے اس سے کہ تم بغیر سمجھے اٹھ جاؤ۔ رواہ ابن النجار

۲۹۵۳۴۔ ابو ہارون عبدی کی روایت ہے کہ جب ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق مرحبا ہم کہتے: رسول اللہ ﷺ کی کیا وصیت تھی؟ جواب دیتے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت کی تھی کہ لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے تمہارے پاس دو دروازے لوگ آئیں گے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور انہیں اس علم کی تعلیم دینا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۲۹۵۳۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس لوگ آئیں گے وہ تمہارے بھائی ہوں گے علم حاصل کرنا ان کا مقصد ہوگا انہیں تعلیم دو پھر کہو مرحبا مرحبا قریب ہو جاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عباس لوگوں کے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کرو جو ان کی عقلوں سے بالاتر ہو چونکہ اس سے وہ فتنہ میں پڑ جائیں گے۔ رواہ الدیلمی

۲۹۵۳۷۔ عثمان بن ابی رواد صحابہ بن مزاحم کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ سے جو کچھ سنیں اسے لوگوں سے بیان کر دیں؟ فرمایا: جی ہاں البتہ وہ حدیث لوگوں سے نہ بیان کرو جو ان کی عقلوں میں نہ آتی ہو ورنہ بعض لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بہت ساری چیزیں لوگوں سے چھپا کر رکھتے تھے۔

رواہ العقیلی وابن عساکر قال العقیلی عثمان بن داؤد مجهول بنقل الحدیث ولا یتاببعہ علی حدیث ولا یعرف الابہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الممتاھیۃ ۱۸۵

۲۹۵۳۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حکمت ان لوگوں سے حاصل کر لو جن سے تم حکمت کو سنو ایک وقت ہوگا کہ غیر حکیم حکمت کی بات کرے گا اور تیز انداز تیز انداز کے علاوہ کوئی اور کرے گا۔ رواہ العسکری فی الامثال

۲۹۵۳۹۔ ”مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص“ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں علم کو لکھ کر محفوظ کروں؟ فرمایا: جی ہاں۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۰۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لوگ کبھی کبھی اچھی بات کہہ دیتے ہیں جب ان کا قول فعل کے مطابق ہو تو وہ اس کی اچھائی کا حظ لیتا ہے اور جس شخص کا قول فعل کے مطابق نہ ہو وہ اپنے نفس کی تذلیل کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۱۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اہل علم کو محفوظ کر کے اہل علم کو دینے تو وہ اپنے زمانے کے سردار بن جائیں گے لیکن اہل علم کو

اہل دنیا کے پاس رکھتے ہیں تاکہ ان کی دنیا سے حصہ لیں۔ یوں اہل علم اہل دنیا کی نظروں میں حقیر ہو جاتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنے تمام غموں کو ایک ہی غم بناتا ہے اور وہ آخرت کا غم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے بقیہ غموں میں اس کی کفایت کر دیتا ہے جو شخص احوال دنیا کو اپنا غم بنالیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں رہتی خواہ وہ جس وادی میں ہلاک ہوتا ہے ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۴۱

۲۹۵۳۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلی بات کرو چونکہ یہ تمہاری پہچان بن جائے گی بھلائی پر عمل کرو تم اہل خیر میں سے ہو جاؤ گے اور یوں خیر کو کبھی کبھی مت کر۔ رواہ عبدالرزاق وابن عساکر

۲۹۵۳۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف علم کی کفایت کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق دھوکا کھانا جہالت کی کفایت کر دیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۴ عدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطبہ پڑھا اور کہا:

من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى

اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ یوں کہو:

ومن يعص الله ورسوله. رواه ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل

فائدہ: یعنی تشبیہ کی ضمیر میں اللہ اور رسول کو جمع نہ کرو یعنی ”یعصهما“ نہ کہو بلکہ الگ الگ اسم ظاہر لاؤ۔

۲۹۵۳۵ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ ابوالخیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دل پر اس وقت سخت گرائی

ہوتی ہے جب مجھ سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا مجھے علم نہ ہو اور مجھے کہنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ رواہ الدارمی وابن عساکر

۲۹۵۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی فقیہ کے متعلق نہ بتاؤں۔ حقیقی فقیہ وہ ہے جو

لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی معصیت کی رخصت نہ دیتا ہو، خبردار اس عمل میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر

ہو اس علم میں بھی کوئی خیر نہیں جو تقویٰ کے بغیر ہو اس قرأت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں تدبیر نہ ہو خبردار ہر چیز کی ایک کوہان ہونی ہے اور جنت

کی کوہان جنت الفردوس ہے اور وہ محمد ﷺ کے لیے ہے۔ رواہ الجوہری

آداب کتابت

۲۹۵۳۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے بری کتابت وہ ہے جو باریک ہونے کی وجہ سے مشقت میں ڈالے اور سب سے بری

قرأت وہ ہے جو بہت تیزی سے کی جا رہی ہو سب سے اچھا خط وہ ہے جو نمایاں ہو۔ رواہ ابن قتیبة فی غریب الحدیث والخطیب فی الجامع

۲۹۵۳۸ عبدالرحمن بن یزید بن جابر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خط لکھا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بھی جواباً خط لکھا۔ رواہ ابن عساکر وعبدالجار الخولانی فی تاریخ دارنا

۲۹۵۳۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے خطوط کو خاک آلود کر لیا کرو چونکہ یہ ان کی کامیابی کا باعث ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۵۵۰ ابولہلال کی روایت ہے کہ مجھے باہلہ کے ایک شخص نے حدیث سنانی کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے کاتب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

خط لکھا اور خط میں لکھا من ابی موسیٰ (یعنی ابو موسیٰ کی جانب سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو اس

کاتب کو کوڑے مارو اور اسے کام سے معزول کر دو۔ رواہ ابن الانباری ابن ابی شیبہ

۲۹۵۵۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کو لکھ کر محفوظ کر لو۔ رواہ الحاکم والدارمی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقتان ۱۰۰۹ کشف الخفاء ۱۹۰۶

۲۹۵۵۲ ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے تاریخ لکھی اور آپ نے تاریخ کا اجراء کیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے ڈھائی سال گزرے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے سولہ (۱۶) ہجری میں تاریخ لکھی۔

رواہ البخاری فی تاریخہ والحاکم

۲۹۵۵۳ ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کب سے تاریخ لکھنے کی ابتداء کریں اس کے لیے آپ نے مہاجرین کو جمع کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ اس دن سے تاریخ لکھیں جس دن نبی کریم ﷺ نے سرزمین شریک سے ہجرت کی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ الصغیر والحاکم

۲۹۵۵۴ شععی کی روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ کے خطوط ہمارے پاس آتے ہیں اور ان پر تاریخ نہیں درج ہوتی لہذا آپ تاریخ درج کیا کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں مشورہ لیا۔ بعض حضرات نے مشورہ دیا کہ آپ بعثت نبوی کو بنیاد بنا کر تاریخ کا اجراء کریں بعض نے آپ ﷺ کی وفات کا مشورہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ ہم آپ ﷺ کی ہجرت کو بنیاد بنا کر تاریخ کا اجراء کریں گے چونکہ آپ ﷺ کی ہجرت حق و باطل کے درمیان فرق ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۵۵ ابو نادر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے تاریخ کے متعلق مشورہ لیا سبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت کو تاریخی بنیاد بنانے پر اجماع کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۵۶ ابن سیرین کی روایت ہے کہ سرزمین یمن سے ایک مسلمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا میں نے یمن میں ایک چیز دیکھی ہے کہ وہ لوگ تاریخ کا استعمال کرتے ہیں اور اپنے خطوط میں لکھتے ہیں کہ فلاں سال اور فلاں مہینے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو بڑی اچھی بات ہے تم لوگ بھی تاریخ کا اجراء کرو جب تاریخ مقرر کرنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا بعض لوگوں نے کہا: ہمیں نبی کریم ﷺ کی ولادت کو بنیاد بنا نا چاہئے۔ بعض لوگوں نے بعثت کی رائے دی جبکہ بعض نے ہجرت مدینہ کا قول کیا بعض نے وفات کو بنیاد بنانے کا مشورہ دیا جبکہ بعض نے کہا: مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کو بنیاد بنایا جائے پھر ہم اس سال کو پہلا سال سمجھیں پھر یہ بات طے ہونا باقی رہی کہ کس مہینے سے سال کی ابتداء کی جائے (یعنی سال کا پہلا مہینہ کونسا ہو) بعض لوگوں نے کہا: جب پہلا مہینہ ہونا چاہئے چونکہ اہل جاہلیت رجب کی تعظیم کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا: رمضان پہلا مہینہ ہونا چاہیے بعض نے ذوالحجہ کا کہا بعض نے اسی مہینے کا قول کیا جس مہینے میں آپ ﷺ نے ہجرت کی تھی بعض نے کہا وہ مہینہ پہلا ہو جس میں آپ مدینہ تشریف لائے بالآخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محرم کو سال کا پہلا مہینہ قرار دو چونکہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ اور یہ کئی میں بھی پہلا مہینہ ہوتا ہے اور حج سے واپسی کا یہی مہینہ ہے یوں مسلمانوں نے سال کا پہلا مہینہ محرم قرار دیا یہ واقعہ ۱۱ ماہ ربیع الاول میں پیش آیا۔

رواہ ابن ابی خیشمہ فی تاریخہ

۲۹۵۵۷ امام شععی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے خط میں ”باسمک اللہم“ لکھا جب ”بسم اللہ مجرھا موسھا“ نازل ہوئی تو آپ نے ”بسم اللہ“ لکھا جب یہ آیت نازل ہوئی ”انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم“ تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم“ لکھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۵۵۸ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ سعید بن ابی سیکہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھتے دیکھا فرمایا اسے خوبصورت کر کے لکھو چونکہ جو شخص اسے خوبصورت کر کے لکھتا ہے اس کی بخشش ہوجاتی ہے۔ رواہ الخلیلی

۲۹۵۵۹ ابو حکیمہ عبدی کی روایت ہے کہ میں کوفہ میں صحیفے لکھتا تھا ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور کھڑے ہو کر مجھے دیکھنے لگے اور فرمایا! نمایاں کر کے لکھو اور اپنے قلم کو خوبصورت بناؤ چنانچہ میں نے قلم تراش کر درست کر لیا پھر میں لکھنے میں مصروف ہو گیا

آپ رضی اللہ عنہ میرے پاس کھڑے رہے پھر فرمایا: قلم کے ساتھ اچھی طرح روشنائی لگاؤ اور کتابت خوبصورت کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے خوبصورت کلام نازل کیا ہے۔ رواہ ابو عیید فی فضائلہ وابن ابی داؤد فی المصاحف

۲۹۵۶۰ ابو حکیمہ عبدی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے میں مصحف شریف لکھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ میری کتابت کو دیکھنے لگے اور فرمایا اپنے قلم کو خوبصورت بناؤ میں نے قلم تراش کر درست کر لیا میں نے پھر لکھنا شروع کیا اور آپ کھڑے دیکھتے رہے

فرمایا: جی ہاں واضح کتابت کرو جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو منور کیا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور

۲۹۵۶۱ "مسند انس" عمر بن ازہر حمید کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے کاتب سے فرمایا: جب تم کتابت کرو تو اپنے قلم کان کے پیچھے رکھ لو چونکہ ایسا کرنے سے تمہاری یادداشت میں اضافہ ہوگا۔

رواہ عمر وبن الازہر قال النسائی وغیرہ متروک وقال احمد بن حنبل یضع الحدیث وقال البخاری یرمی بالکذب

کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے انقریہ ۲۶۶۱ و ضعیف الجامع ۶۷

۲۹۵۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتابت ایک علامت ہے جو کتابت نمایاں ہوتی ہے وہ سب سے اچھی ہوتی ہے۔

رواہ الخطیب فی الجامع

لکھنے کے آداب کا ذکر

۲۹۵۶۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب عبید اللہ بن ابی رافع سے فرمایا: اپنی دوات کی سیاہی درست رکھو قلم کا قلم لمبا بناؤ سطور میں

نمایاں وقفہ رکھو اور الفاظ کو قریب قریب کر کے لکھو اور حروف کی بناوٹ واضح کرو۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۵۶۴ عوانہ بن الحکم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب سے فرمایا: اپنے قلم کا قلم لمبا بناؤ قلم کو قدرے موٹے رکھو۔ ترچھا

قط بناؤ نون کو واضح کر کے لکھو جاء کو خوبصورت لکھو، صاد کو بڑا کر کے لکھو عین کو اوپر کر کے لکھو کاف کی دم لمبی نہ بناؤ فاء کو بڑا کر کے لکھو لام کو واضح کر

کے لکھو، باء آء اور ثاء کو نمایاں کر کے لکھو زاء کو کھڑا رکھو اور اس کی دم کو اوپر لے جاؤ اپنا قلم کان کے پیچھے رکھ لیا کرو چونکہ اس سے یادداشت میں اضافہ

ہوتا ہے۔ رواہ الخطیب وفيہ الہیثم ابن عدی ومحمد بن الحسن بن زیاد النقاش متہمان

۲۹۵۶۵ میمون بن مہران کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک رسید لائی گئی اس کی تاریخ میں شعبان لکھا ہوا تھا فرمایا: آنے

والاشعبان یا جو گزر گیا یا جو بعد میں آئے گا؟ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کوئی ایسی چیز مقرر کرو جس سے لوگ اپنی تاریخ پہچان سکیں بعض

نے کہا رومیوں کی تاریخ کو لکھو صحابہ نے کہا: رومیوں کی تاریخ میں طوالت ہے اور وہ ذوالقرنین سے اپنی تاریخ لکھتے ہیں، بعض نے کہا: اہل فارس

کی تاریخ لکھو فرمایا اہل فارس کا جب بھی کوئی بادشاہ بنتا ہے وہ پہلی تاریخ کو ختم کر دیتا ہے بالآخر صحابہ کا اس رائے پر اجماع ہو گیا کہ ہجرت کو بنیاد

بنایا جائے اور یہ ہجرت کا تیر ہواں سال تھا، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت نبوی ﷺ سے تاریخ کی بنیاد رکھی۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والحاکم

۲۹۵۶۶ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میری کتابت کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا: اے معاویہ! دوات کی

سیاہی درست رکھو (دوات کا منہ کھلا ہوتا کہ تنگی کے سبب دقت نہ ہو) قلم پر ترچھا قلم لگاؤ۔ بسم اللہ کی باء کو واضح کر کے لکھو سین کے دندانوں کو بھی واضح

کر و میم کی آنکھ کو خراب نہ کرو لفظ اللہ کو خوبصورت لکھو حزن کی نون کو دراز کر کے لکھو، رجیم کو عمڈگی سے لکھو اور قلم کو اپنے بائیں کان پر رکھو کیونکہ یہ

طریق صحیح خوب مضمون یاد دلانے والا ہے۔ رواہ الدیلمی

الکتاب الثانی از حرف عین..... کتاب العتاق از قسم اقوال

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول..... غلام آزاد کرنے کی ترغیب اور احکام کے بیان میں

- ۲۹۵۶۷ جس شخص نے غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کنندہ کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کریں گے حتیٰ کہ آزاد کردہ غلام کی شرمگاہ کے بدلہ میں آزاد کنندہ کی شرمگاہ کو آزاد کریں گے۔ رواہ البخاری و المسلم و الترمذی عن ابی ہریرۃ
- ۲۹۵۶۸ جو شخص مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کرے گا تو اس پر ضروری ہے کہ وہ اپنے مال کے بدلہ میں اس پورے غلام کو آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو تو انصاف کے ساتھ اسکی قیمت لگائی جائے گی اور غلام ان باقی حصوں کے بعد محنت مزدوری کرے لیکن غلام کو مشقت میں مبتلا نہ کیا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و المسلم و اصحاب السنن الاربعة عن ابی ہریرۃ
- ۲۹۵۶۹ جو شخص کسی مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کر دے۔ (تو اس کے لیے پھر یہ ہے کہ) اگر اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جو غلام (کے باقی حصوں) کی قیمت کے بقدر ہو تو انصاف کے ساتھ اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ اس غلام کے دوسرے شرکاء کو ان حصوں کے بقدر قیمت دے دے وہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا اور اگر آزاد کنندہ کے پاس اتنا مال نہ ہو تو پھر اس غلام کا جو حصہ اس نے آزاد کیا ہے وہ آزاد ہو جائے گا (اور دوسرے شرکاء کے حصے مملوک رہیں گے)۔

- رواہ احمد بن حنبل و البخاری و المسلم و اصحاب السنن الاربعة عن ابن عمر
- ۲۹۵۷۰ جس شخص نے غلام آزاد کیا جبکہ غلام کے پاس کچھ مال ہو تو غلام کا مال مالک کا مال سمجھا جائے گا الا یہ کہ مالک شرط لگا دے کہ غلام کا مال اسی کا مال ہے تو اس صورت میں غلام کا مال اسی کا مال ہوگا۔ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابن عمر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعالجۃ ۲۲۰
- ۲۹۵۷۱ وہ غلام پورے کپورا آزاد ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و النسائی و ابو داؤد و ابن ماجہ عن والدابی الملیح
- ۲۹۵۷۲ جس شخص نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا یہ غلام آزاد کرنے والے کے لیے دوزخ سے فدیہ بن جائے گا۔

- رواہ احمد بن حنبل و الترمذی عن عمر و بن عتسہ
- ۲۹۵۷۳ آزاد کرنے میں سب سے اعلیٰ غلام وہ ہے جس کی قیمت سب سے بڑھیا ہو رات کا سب سے افضل حصہ نصف رات ہے اور سب سے افضل مہینہ محرم ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ذر
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۹۳
- ۲۹۵۷۴ آزاد کرنے میں سب سے افضل غلام وہ ہے جو قیمت میں سب سے اعلیٰ ہو اور مالکان کے ہاں ہر دل عزیز ہو۔

- رواہ احمد بن حنبل و البخاری و المسلم و النسائی عن ابی ذر و احمد بن حنبل و الطبرانی عن ابی امامۃ
- ۲۹۵۷۵ اپنے صاحب کی طرف سے غلام آزاد کروا کر اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے صاحب کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ ابو داؤد و الحاکم عن وائلة
- کلام: حدیث صحیح ہے اگرچہ ضعیف الجامع میں اس پر بحث ہے دیکھئے ۹۲۹
- ۲۹۵۷۶ جس مسلمان نے بھی کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کی ہر ہڈی کو آزاد کنندہ کی ہر ہڈی کے لیے دوزخ سے

۲۹۵۸۵ جس شخص نے غلام آزاد کیا تو غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے نجات ملے گی۔

رواہ الحاکم والبیہقی عن ابی موسیٰ

۲۹۵۸۶ جس شخص نے غلام آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو آگ دوزخ سے نجات دے گا۔

رواہ الحاکم عن عقبہ بن عامر

۲۹۵۸۷ جس شخص نے مومن غلام آزاد کیا تو اس کے ہر ہر انگ کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر ہر انگ کو دوزخ سے نجات ملے گی حتیٰ

کہ ہاتھ کے بدلہ میں ہاتھ کو ٹانگ کے بدلہ میں ٹانگ کو شرمگاہ کے بدلہ میں شرمگاہ کو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ

۲۹۵۸۸ جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ اس کے لیے دوزخ کا فدیہ بن جائے گا۔ آزاد کردہ کی ہر ہڈی آزاد کنندہ کی ہر ہڈی

کے فدیہ ہوگی۔ رواہ سعید بن منصور عن عمرو بن عبسہ

۲۹۵۸۹ جس شخص نے بھی کسی مسلمان کو غلامی سے نجات دلائی اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ

سے نجات دیں گے۔ رواہ البخاری عن ابی ہریرہ

۲۹۵۹۰ اے ابوراشد! کیا تمہارے پاس اتنی گنجائش ہے کہ تم اس غلام کو آزاد کرو، پھر اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے ہر عضو کو

دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ الدولابی وابن عساکر عن ابی راشد الازدی

۲۹۵۹۱ جب تم میں سے کوئی شخص کسی غلام کا مالک بن جائے گا اسے آزاد کر دے چونکہ آزاد کردہ کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے

لیے دوزخ سے فدیہ بن جائے گا۔ رواہ الطبرانی والبخاری عن ابی سکیہ

۲۹۵۹۲ اس کی طرف سے غلام آزاد کرو غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا۔

رواہ ابو داؤد وابن حبان والطرانی والبیہقی عن ائمة

حضرت وائمه رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اپنے ایک ساتھی کے متعلق پوچھا جس پر بوجہ قتل کے دوزخ واجب ہو چکی

تھی۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی ۲۹۵۷۵ ممبر پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

غلام آزاد کرنے کے آداب..... از حصہ اکمال

۲۹۵۹۳ عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرو (رواہ الحاکم عن عائشہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام اور ایک باندی تھی انھوں نے رسول

کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! میں انہیں آزاد کرنا چاہتی ہوں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۵۹۵ اگر تم انہیں آزاد کرنا چاہتی ہو تو باندی سے پہلے غلام آزاد کرو۔ رواہ ابن حبان عن عائشہ

۲۹۵۹۶ جو شخص مرتے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھاتا رہے اور جب سیر ہو جائے تب ہدیہ کرے۔

رواہ عبد الرزاق واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی والطرانی والحاکم والبیہقی عن ابی الدرداء

والشیرازی فی الالفاظ عن جابر

۲۹۵۹۷ جس شخص نے آزاد کرنے کیلئے کوئی غلام خریدا تو وہ اس کے مالکوں پر آزادی کی شرط نہ لگائے چونکہ غلام بھی ایک قسم کا عقد ہے۔

رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

غلام آزاد کرنے کے احکام..... از حصہ اکمال

۲۹۵۹۸ آدمی اگر چاہے تو اپنے غلام کا چوتھائی حصہ آزاد کر سکتا ہے اگر چاہے تو پانچواں حصہ آزاد کر سکتا ہے چنانچہ اس کے درمیان اور اللہ

تعالیٰ کے درمیان کوئی شکئی نہیں۔ رواہ البیہقی عن محمد بن فضالة عن ابیہ

۲۹۵۹۹ آدمی اپنے غلام کا چاہے ایک تہائی آزاد کرے یا ایک چوتھائی حصہ آزاد کرے۔ رواہ الطبرانی عن علقمة بن عبد اللہ المزنی عن ابیہ
۲۹۶۰۰ وہ تمہارے آزاد کرنے سے آزاد ہو اور تمہاری غلامی میں بھی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبعوی والبیہقی عن اسماعیل بن امیہ بن سعید بن العاص عن ابیہ عن جدہ

فرمایا کہ ہمارا ایک غلام تھا اس کا نصف حصہ آزاد کر دیا پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۶۰۱ جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے ایک شخص اپنے حصہ کا غلام آزاد کر دے تو کمی زیادتی کے بغیر غلام کی
قیمت لگائی جائے گی پھر غلام آزاد کر دیا جائے گا۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۲۹۶۰۲ اگر اسے تمہاری قربت حاصل ہوگی تو پھر تمہارے لیے اختیار نہیں رہے گا۔ رواہ ابو داؤد والبیہقی فی السنن عن عائشة رضی اللہ عنہا
حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر لی وہ اس وقت حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ خبر ملنے پر
رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۶۰۳ جس شخص نے مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کیا وہ شکر کے لیے ان کے حصوں کے بقدر ضامن ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۹۶۰۴ جس شخص نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا اگر اس کے پاس مال ہو تو وہ پورے غلام کو آزاد کرے۔

رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۹۶۰۵ اگر ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو غلام کی قیمت لگائی جائے گی یوں

پورا غلام اس پر آزاد ہو جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۹۶۰۶ جس شخص نے مشترک غلام کے ایک حصہ کو آزاد کیا وہ اس کی قیمت کا ضامن ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل عن سعید بن المسیب عن ثلاثین من الصحابة

۲۹۶۰۷ جس شخص نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا اس کے مال سے وہ غلام آزاد ہو جائے گا اگر اس کے پاس مال ہو چونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی

بھی شریک نہیں۔ رواہ البیہقی عن ابی ہریرة

۲۹۶۰۸ جس شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا وہ غلام پورا آزاد ہو جائے گا غلام کی انصاف سے قیمت لگائی جائے گی چنانچہ آزاد کر

نے والا شکر کے حصوں کا ضامن ہوگا اور غلام کے ذمہ کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ البیہقی وابن عساکر عن جابر وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۱۴۲

۲۹۶۰۹ جس شخص نے غلام آزاد کیا غلام کا مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔ رواہ البیہقی عن ابن عباس

۲۹۶۱۰ جو غلام مشترک ہو پھر ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے غلام کی قیمت لگائی جائے گی جو آزاد کر کے دن ہو البتہ مرنے کے وقت غلام کی

آزادی قابل قبول نہیں ہوگی۔ رواہ البیہقی عن ابن عمر

۲۹۶۱۱ جب کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کرے گا اس کا مال اس کے ساتھ جائے گا الا یہ کہ آزاد کنندہ مال کی شرط لگا دے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد والدیلمی عن ابن عمر

۲۹۶۱۲ جس شخص نے اپنا غلام آزاد کیا غلام کے لیے اس کے مال میں سے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ العقیلی عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۱۴۲

۲۹۶۱۳ جس شخص نے غلام آزاد کیا غلام کا مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔ رواہ البیہقی عن ابن مسعود

۲۹۶۱۴ جب تم اپنے بھائی کے مالک ہوئے ہو اللہ تعالیٰ نے آزاد کر دیا۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی وضعفاہ عن ابن عباس

فصل دوم..... آزادی کے متعلق احکام حق و لاء

۲۹۶۱۵ اما بعد! بھلا لوگوں کو کیا ہوا جو مختلف قسم کی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ کے مخالف ہیں جو شرط بھی کتاب اللہ سے متصادم ہوئی وہ باطل ہے اگرچہ وہ ایک سو شرطیں کیوں نہ ہوں اللہ کا فیصلہ برحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط قابل اعتماد ہے جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے حق و لاء اسی کو ملتا ہے۔

رواہ البخاری و مسلم و اصحاب السنن الاربعة عن عائشة

۲۹۶۱۶ ہر وہ شرط جو کتاب اللہ سے متصادم ہو وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو بار کیوں نہ لگائی گئی ہو۔ رواہ البزار و الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۶۱۷ حق و لاء میں رد و بدل نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

فائدہ: آزاد کردہ غلام کی آزادی کے حق و لاء کہتے ہیں اس کے بہت سارے فوائد ہیں مجملہ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مثلاً غلام آزاد ہونے کے بعد مر جائے اس کے پاس مال ہو اور اس کے ذوی الارحام (رشتہ داروں) میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہو تو اس کی میراث اس شخص کو ملے گی جس نے اسے آزاد کیا ہے۔ از تنو

۲۹۶۱۸ نبی کریم ﷺ نے حق و لاء کو نبیؐ کے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۱۸۲۶

۲۹۶۱۹ جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے حق و لاء اسی کو ملتا ہے۔ رواہ مالک و احمد بن حنبل و البخاری و ابو داؤد عن ابن عمر

۲۹۶۲۰ جس شخص نے اپنے مالکان کی اجازت کے بغیر کسی قوم کو اپنا ولی مقرر کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے فدیہ اور توبہ قبول کرے گا۔

۲۹۶۲۱ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کے حق و لاء کو مالک کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کرے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن حابر

فائدہ: بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آقا کی اجازت سے حق و لاء کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا درست ہے لیکن یہ جمہور علماء کے مسلک کے خلاف ہے چونکہ اگر پیسے لے کر نیت کی گئی ہے تو یہ حق و لاء کی بیع ہوگی اگر باہم رضامندی سے ملے ہوا تو یہ ہبہ ہوگا۔ حدیث نمبر

۲۹۶۱۸ کی رو سے یہ دونوں چیزیں جائز نہیں ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے تکملة شرح الفیہ الاسلامیہ مولانا محمد تقی عثمانی ۲۹۲

۲۹۶۲۲ حق و لاء اسے ملتا ہے جو چاندی (دراہم) دے اور جو آزادی کی نعمت سے کسی کو سرفراز کرے۔

رواہ البخاری و مسلم و ابن ابی شیبہ عن عائشة

۲۹۶۲۳ حق و لاء اس شخص کو ملتا ہے جو غلام آزاد کرے۔ رواہ الطبرانی و احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۹۸۸۔

۲۹۶۲۴ حق و لاء ایک طرح کی قربت ہے جس طرح نسب کی قربت ہوتی ہے اسے بیجا جاتا ہے اور نہ ہبہ کرنا جائز ہے۔

رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن ابی اوفی و الحاکم و ابن ماحہ و البیہقی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۹۸۷

۲۹۶۲۵ حق و لاء اس شخص کو ملتا ہے جس نے غلام آزاد کیا ہو۔ رواہ البخاری عن ابن عمر

۲۹۶۲۶ جس شخص نے کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اس کے لیے حق و لاء ہے۔

رواہ الطبرانی و ابن عدی و الدارقطنی و البیہقی فی السنن عن ابی امامة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳۶۱ و الکشف الالہی ۸۴۳۔

۲۹۶۲۷ جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف ولاء کی نسبت کی اس نے اسلام کا عہد گردن سے اتار پھینکا۔

رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۲۹۶۲۸ ہمارے آزاد کردہ غلام ہمیں میں سے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۶۲۹ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۹۶۳۰ جو شخص مال کا وارث بنتا ہے وہی ولاء کا وارث ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۹۶۳۱ آدمی کی ولاء کا مالک اس کا بھائی یا اس کا چچا زاد بھائی ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن سہل بن حنیف

۲۹۶۳۲ جس شخص کی ولاء کا مالک کوئی نہ ہو اللہ اور اس کا رسول اس کا مالک ہوتا ہے جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث اس کا ماموں ہوتا ہے۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ والنسائی عن عمر

حصہ اکمال

۲۹۶۳۳ باندی کو خرید لو چونکہ حق ولاء اسی کو ملتا ہے جو پیسے دیتا ہے یا آزادی کی نعمت سے کسی کو سرفراز کرتا ہے۔

رواہ الترمذی وقال حسین صحیح عن عائشة

۲۹۶۳۴ باندی کو خرید کر آزاد کرو چونکہ حق ولاء اس کو ملتا ہے جو پیسے دیتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۹۶۳۵ باندی خرید لو چونکہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشة

۲۹۶۳۶ باندی خریدو اور شرط لگا دو چونکہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن بریدة

۲۹۶۳۷ لوگوں کو کیا ہوا مختلف قسم کی شرطیں لگا دیتے ہیں جو کتاب اللہ کے متصادم ہوتی ہیں جو شرط بھی کتاب اللہ سے متصادم ہوئی وہ شرط

مردود ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۶۳۸ حق ولاء نسب کی مانند ہوتا ہے حق ولاء نہ بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاتا ہے۔

۲۹۶۳۹ آزاد کردہ غلام دینی بھائی ہوتا ہے صاحب نعمت ہوتا ہے اور اس کی وراثت کا وہ شخص حق دار ہوتا ہے جو آزاد کرنے والے کا زیادہ قریبی ہو۔

رواہ سعید بن المنصور والبیہقی عن الزہری مرسلأ

۲۹۶۴۰ تجھے انصاری کہلانے میں کیا چیز مانع ہے کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ ابن مندہ عن رشید الفارسی

۲۹۶۴۱ تم نے کیوں نہیں کہا کہ اسے لے لو اور میں انصاری غلام ہوں چونکہ آزاد کردہ غلام قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ ابو نعیم عن عقبہ بنت عبد الرحمن عن ابیہ

۲۹۶۴۲ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

۲۹۶۴۳ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے اور کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کا آزاد کردہ غلام بھی اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کے رواۃ میں ایک راوی اسحاق بن کثیر ابو حذیفہ بھی ہے وہ کذاب ہے ابن عدی کہتے ہیں یہ منکر ہے

دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔

۲۹۶۴۴ کسی قوم کا حلیف اس قوم کا فرد ہوتا ہے کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اور قوم کی بہن کا بیٹا اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ البزار عن ابی ہریرة

۲۹۶۴۵ ہمارا حلیف ہمارا فرد ہے ہماری بہن کا بیٹا بھی ہمارا ایک فرد ہے ہمارا آزاد کردہ غلام ہمارا فرد ہے تم سن رہے ہو کہ قیامت کے دن

پر ہیزگار لوگ میرے دوست ہیں اگر تم انہی لوگوں میں سے ہو تو بہت اچھا اور نہ قیامت کا انتظار کرو قیامت کے دن لوگ اعمال کی بجائے گناہوں کا بوجھ لے کر آئیں گے میں ان سے منہ پھیر لوں گا۔

رواہ ابن سعد و البخاری فی الادب المفرد و البغوی و الطبرانی و الحاکم عن اسماعیل بن عمید بن رافع الزرقی عن ابیہ عن جدہ
۲۹۶۴۶ جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق و لاء کی نسبت کی وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔

رواہ ابن جریر عن عائشہ

۲۹۶۴۷ جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف ولاء کی نسبت کی اس نے کفر کیا۔ رواہ ابن جریر عن انس
۲۹۶۴۸ جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق و لاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ۔ رواہ ابن جریر عن انس
کلام: حدیث ضعیف الا لحاظ ۶۷۳۔

جھوٹی نسبت پر وعید

۲۹۶۴۹ جس شخص نے غیر موالیٰ کی طرف حق و لاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ جس شخص نے میرے پاس جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کے مال کو حلال کیا بغیر کسی حق کے اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ جس شخص نے میرے اس شہر میں کوئی بدعت کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی یا اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔

رواہ الطبرانی و سعید بن منصور عن ابی امامہ

۲۹۶۵۰ جس شخص نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر حق و لاء کسی اور کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلًا

۲۹۶۵۱ جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق و لاء کو اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت

فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن ابی سلمہ عن سعید

۲۹۶۵۲ جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق و لاء کو اس قوم کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت اور

غضب ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن جابر

ام ولد کا بیان

۲۹۶۵۳ ام ولد آزاد ہو جاتی ہے گو وہ ناتمام بچہ ہی کیونہ جنم دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۷۵

۲۹۶۵۴ جو باندی بھی اپنے آقا کے نطفہ سے بچہ جنم دے وہ آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے الا یہ کہ اس کا آقا اسے مرنے سے قبل

ہی آزاد کر دے۔ رواہ ابن ماجہ و الحاکم عن ابن عباس

۲۹۶۵۵ جس شخص نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس نے بچہ جنم دیا تو وہ مالک کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۷۵

- نہیں رہتا اور نہ اس خاوند سے الگ ہو سکتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن رجال من الصحابة
 کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴
- ۲۹۶۷۶ اگر تیرا خاوند تجھ سے ہم بستری کرے تو پھر تیرے لیے خیار عتق نہیں رہے گا۔ رواہ ابو داؤد عن عائشة
 کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۹۵۔

ممنوعات عتق

- ۲۹۶۷۷ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک کوڑا دوں مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ
- ۲۹۶۷۸ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کوڑے کو بطور ساز و سامان دوں مجھے زنا کا حکم دینے اور ولد زنا آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔
 رواہ الحاکم عن عائشة
- ۲۹۶۷۹ میرے پاس دو جوتے ہوں جنہیں پہن کر میں جہاد کروں وہ مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔
 رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم عن میمونہ بنت سعد
- ۲۹۶۸۰ جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کسی سی ہے جو کھاتا رہے جب سیر ہو جائے تب ہدیہ کرے۔
 رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی والحاکم عن ابی الدرداء
- کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۵۳۰ و ضعیف الجامع ۵۳۳۰
- ۲۹۶۸۱ جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کھاتا ہے اور جب سیر ہو جائے تب ہدیہ کرے۔
 رواہ ابو داؤد عن ابی الدرداء

اکمال

- ۲۹۶۸۲ آئیں کوئی بھلائی نہیں دو جوتے پہن کر میں جہاد کروں وہ مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔
 رواہ ابن سعد عن میمونہ بنت سعد
- ۲۹۶۸۳ ولد زنا میں کوئی بھلائی نہیں دو جوتے پہن کر جہاد کروں مجھے ولد زنا کو آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔
 رواہ الطبرانی عن میمونہ بنت سعد

کتاب العتق..... از قسم افعال

ترغیب عتق کا بیان

- ۲۹۶۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص باندی آزاد کرے پھر اس سے نکاح کر لے اور اس کا مہر اس کی آزادی کو مقرر کرے اس کے لیے دو ہراجر ہے۔ رواہ عبدالرزاق
- ۲۹۶۸۵ حضرت واہلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ بنو سلیم کی ایک جماعت غزوہ تبوک کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ایک صاحب کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے غلام

آزاد کرو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے صاحب کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ ابن عساکر ۲۹۲۸۶ حضرت واثقہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ کی خدمت میں قبیلہ بنو سلیم کی ایک جماعت حاضر تھی وہ کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ایک صاحب کے لیے دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے حکم دو کہ ایک غلام آزاد کرے اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر عضو کو دوزخ سے نجات دے گا۔ رواہ ابن عساکر ۲۹۶۸۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن شریک رضی اللہ عنہ حبشی باندی لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں نے مومن غلام کو آزاد کرنے کی قسم کھا رکھی ہے کیا میں اپنی ماں کی طرف سے یہ باندی آزاد کروں کافی ہو جائے گی؟ نبی کریم ﷺ نے باندی سے پوچھا تیرا رب کہاں ہے؟ باندی نے سر ادا پر اٹھا کر کہا: آسمان میں آپ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ باندی نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں: فرمایا اسے آزاد کر دو یہ مومنہ ہے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة

فصل..... عتق کے احکام کے بیان میں

۲۹۶۸۸ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ غزوہ طائف کے موقع پر اپنی کچھ خالوں کے مالک بن گئے آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں اپنی ملک میں رکھتے ہوئے آزاد کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

ولاء کا بیان

۲۹۶۸۹ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے حق و لاء و رثاء میں بڑے کو ملتا ہے پورے حق و لاء کی وارث نہیں بنتیں الایہ کہ عورتیں جن غلاموں کو آزاد کریں یا مکاتب بنائیں ان کا حق و لاء انھیں ملتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والدارمی و السیہقی ۲۹۶۹۰ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ حق و لاء و رثاء میں بڑے کو ملتا ہے۔

رواہ الدارمی

۲۹۶۹۱ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے غلام کو مکاتب بنا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا ولاء کی شرط لگا لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۹۲ حکم بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس لے کر آئے کیس کی نوعیت یہ تھی کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلاموں کے حق و لاء کا وارث کون ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دعویٰ تھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ میری پھوپھی ہیں میں ان کی طرف سے کسی قسم کا بھی تاوان ادا کر دوں گا اور وارث میں ہوں گا لہذا حق و لاء کا وارث میں ہوں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا دعویٰ تھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ میری ماں ہیں لہذا حق و لاء کا بھی وارث میں ہی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حق و لاء کو میراث کے تابع کیا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ سنایا۔ رواہ ابن راہویہ

۲۹۶۹۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کسی شخص کے بہت سارے آزاد کردہ غلام ہوں اور دو بیٹے بھی ہوں باپ کے مرجانے پر حق و لاء اس کے بیٹوں کو ملے گا اگر اس کے بیٹوں میں سے ایک مر گیا اور اس کی زینہ اولاد ہو پھر بعض آزاد کردہ غلام بھی مرجائیں تو پوتا اپنے باپ کے حصہ و لاء کا وارث ہوگا جبکہ چچا کے لیے سارے کا سارا حق و لاء نہیں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۹۴ عبد الرحمن بن عمرو بن حزم کی روایت ہے کہ ایک آزاد کردہ غلام مر گیا اس کے مالکان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کا مال بیت المال میں جمع کروا دیا جائے۔ رواہ الدارمی

۲۹۶۹۵ ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کی روایت ہے کہ عاص بن ہشام جب مرا اس نے اپنے ورثاء میں تین بیٹے دو ماں شریک بھائی اور ایک باپ شریک بھائی چھوڑا ماں شریک بھائیوں میں سے ایک مر گیا اس نے ترکہ میں مال اور آزاد کردہ غلام چھوڑے مال کا وارث اس کا بھائی بن گیا اور حق ولاء میں بھی وہی وارث بنا اس کا ایک بیٹا اور ایک باپ شریک بھائی تھا بیٹے نے کہا میں اپنے باپ کے مال اور حق ولاء کا وارث ہوں باپ شریک بھائی نے کہا بات یوں نہیں ہے مال کا وارث تو تو ہی ہے رہی بات حق ولاء کی میں نہیں سمجھتا کہ اس کا وارث تو بنے بھلا اگر میرا بھائی آج مرتا کیا اس کا وارث میں نہ بنتا؟ دونوں یہ جھگڑا لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھائی کے لیے آزاد کردہ غلاموں کے حق ولاء کا فیصلہ کیا۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۹۶۹۶ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء بڑے کو ملتا ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۶۹۷ عمرو کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ باندی کے متعلق ایک کیس لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے باندی ایک غلام کے نکاح میں تھی باندی نے غلام کے نطفہ سے ایک بچہ جنم دیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غلام نے خرید کر آزاد کر دیا اب جھگڑا تھا کہ حق ولاء کسے ملے حضرت عثمان نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا۔ رواہ البیہقی

۲۹۶۹۸ یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ خیر تشریف لائے وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لڑکے دیکھے ان کے ہونٹ سیاہی پلائے ہوئے تھے آپ رضی اللہ عنہ کو ان کی یہ بیست دیکھ کر تعجب ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ کو جواب دیا گیا کہ یہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کی ماں آزاد کردہ باندی ہے اور وہ بھی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ ہے، جبکہ ان کا باپ ابیہج رضی اللہ عنہ کا غلام ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے ابیہج رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور ان سے غلام خرید کر آزاد کر دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بیٹوں سے کہا اب تم میری طرف اپنی نسبت کرو چونکہ تم میرے آزاد کردہ غلام ہو، حضرات رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ یہ میرے آزاد کردہ غلام ہیں چونکہ ان کی ماں میری آزاد کردہ باندی ہے اور ان کا باپ میرا غلام رہا۔ دونوں حضرات یہی کیس لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا (رواہ البیہقی فی السنن بیہقی) کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی یہی روایت مشہور ہے جبکہ یہی روایت زہری عن عثمان کے طریق سے بھی مروی ہے اور یہ متذکرہ بالا روایت کے خلاف ہے اور منقطع ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عنہ مدینہ تشریف لائے وہاں کچھ لڑکے دیکھے جنہیں دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو تعجب ہوا ان کے متعلق سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ بنو حارثہ کے آزاد کردہ غلام ہیں جبکہ ان کی ماں بنو حارثہ کی آزاد کردہ باندی ہے اور ان کا باپ غلام ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کے باپ کو پیغام بھجو کر اپنے پاس منگوا لیا پھر اسے خرید کر آزاد کر دیا اب حق ولاء کا مسئلہ کھڑا ہوا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حق ولاء کے مدعی تھے جبکہ بنو حارثہ بھی حق ولاء کا دعویٰ کر رہے تھے دونوں فریق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس قضیہ لے کر حاضر ہو گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بنو حارثہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا نیز آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء کو نہیں ٹھینچا جاتا۔ یہی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت صحیح ہے چونکہ اس کے شواہد بھی ہیں جبکہ زہری کی مروی (ردی ہیں)۔

۲۹۶۹۹ عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ طارق بن مرثع نے بطور سائبہ غلام آزاد کیے (یعنی اس نیت سے غلام آزاد کئے کہ ان کا حق ولاء اور مال کسی کو نہ ملے وہ آزاد چھوڑے ہوئے ہیں) پھر طارق نے ان کی میراث لینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میراث طارق کے ورثہ کو دے دو مگر انہوں نے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میراث اپنے جیسے لوگوں پہ صرف کرو۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۹۷۰۰ عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ طارق بن مرثع نے ایک غلام کو آزاد کر کے سائبہ بنا دیا کچھ عرصہ بعد سائبہ غلام مر گیا اور ترکہ میں

اس نے بہت سارا مال چھوڑا یہ مال طارق پر پیش کیا گیا اس نے انکار کر دیا مکہ کے عامل نے معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ مال جمع کر کے طارق کو پیش کروا کر قبول کرے تو اسے دے دو اور اگر انکار کر دے تو اس مال سے غلام خرید کر آزاد کر دیئے جائیں چنانچہ مال طارق پر پیش کیا گیا انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، عامل نے اس مال سے پندرہ یا سولہ غلام خرید کر آزاد کر دیئے۔

رواہ البیہقی فی السنن

۲۹۷۰۱ عبد اللہ بن ودیعہ بن خدام کی روایت ہے کہ سالم مولائے ابو حذیفہ ہماری ایک عورت کا آزاد کردہ غلام تھا اسے سلمی بنت یعار کہا جاتا تھا اس عورت نے یہ غلام جاہلیت میں آزاد کر کے سائبہ بنادیا تھا جنگ یمامہ میں جب اسے تیر لگے اور تیروں سے گھائل ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی میراث لائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ودیعہ بن خدام کو بلایا اور کہا: یہ تمہارے آزاد کردہ غلام کی میراث ہے تمھی اس کے حقدار ہو ودیعہ بن خدام نے میراث لینے سے انکار کر دیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بے نیاز کر دیا ہے ہماری ایک عورت نے اسے آزاد کر کے سائبہ بنادیا تھا ہم عورت کے نافذ کئے ہوئے معاملہ میں نقض نہیں آنے دیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مال بیت المال میں جمع کروا دیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ و البیہقی

حق و لاء فروخت کرنے کی ممانعت

۲۹۷۰۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حق و لاء رشتہ داری کی طرح ہے ایک روایت میں ہے کہ حق و لاء نسب کی مانند ہے نہ بیچا جائے گا اور نہ بہہ کیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و البیہقی

۲۹۷۰۳ قبیسہ بن ذؤیب کی روایت ہے کہ (دور جاہلیت میں) جب کوئی شخص غلام کو آزاد کر کے سائبہ بنادیتا اس کا وارث نہیں بنتا تھا جب وہ غلام کوئی جنایت کر بیٹھتا تو اس کا تاوان آزاد کرنے والے پر ہوتا تھا چنانچہ لوگ یہی شکایت لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! ہمارے ساتھ انصاف کریں یا تو تاوان بھی آپ آدا کریں اور میراث بھی آپ کے لیے ہو یا پھر میراث بھی ہمارے لیے اور تاوان بھی ہمیں کوآ کرنا پڑے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست گزاران کے لیے میراث کا بھی فیصلہ کیا۔ رواہ البیہقی فی السنن

۲۹۷۰۵ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کے حق و لاء کو اپنی طرف منسوب کیا یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کا غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہر قبیلہ کی طرف حکم لکھا کہ آزاد کردہ غلام کا تاوان ادا کریں پھر حکم لکھا کہ حلال نہیں کہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کو اس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص اپنی طرف منسوب کرے جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۶ عمروہ کی روایت ہے کہ بنو ہلال کی بریرہ باندی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بدل کتابت کی ادائیگی کے سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد کی درخواست کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی کے مالکان سے خریدنے کو کہا، مالکان نے کہا: ہم یہ باندی اس شرط پر فروخت کریں گے کہ حق و لاء ہمیں ملے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مالکان نے باندی فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے الایہ کہ ان کے لیے حق و لاء ہو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی ممانعت نہیں چونکہ جو شخص غلام باندی آزاد کرتا ہے حق و لاء اسی کو ملتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی خرید کر آزاد کر دی پھر بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار حق دیا انھوں نے اختیار حق اپنا یا اور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے ایک بکری کا اعلان کیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بریرہ رضی اللہ عنہا نے بطور ہدیہ دے دی بکری ذبح کر کے پکائی گئی پھر آپ ﷺ گھر میں تشریف لائے اور کھانا مانگا گھر والوں نے کہا گھر میں وہی بکری کچی ہوئی ہے جو بریرہ کوئی بھی آپ نے فرمایا یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھی اور ہمارے لیے ہدیہ ہے پھر آپ ﷺ نے اس سے گوشت تناول فرمایا۔ عمروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو کتابت میں خرید اور بدلہ میں دراہم ادا کیے۔ اس کی کتابت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حق ولاء اس شخص کو ملتا ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ حق ولاء کو فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں۔

رواہ عبد الرزاق

۲۹۷۰۸ (ایضاً) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر ایک شخص مرجاتا اور اس کا کوئی وارث نہ ہوتا نبی کریم ﷺ وارث کو تلاش کرنے کا

حکم دیتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوئی وارث نہ پاتے نبی کریم ﷺ میراث میت کے آزاد کردہ غلام کو دے دیتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۹۷۰۹ (ایضاً) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص مر گیا اس نے سوائے ایک غلام کے اپنے

بچھے کوئی وارث نہ چھوڑا نبی کریم ﷺ نے غلام آزاد کیا اور میراث اسی کو دی۔ رواہ عبد الرزاق

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التشریح (۳۱۲)

۲۹۷۱۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے ولاء کی شرط لگا دی نبی کریم ﷺ نے فیصلہ کیا کہ جو شخص ثمن

دیتا ہے ولاء اسی کا حق ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۷۱۱ فارسی مولائے بنی معاویہ کی روایت ہے کہ انھوں نے غزوہ احد کے دن ایک شخص پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا اور قتل کرتے وقت کہا: مزہ

چکھو میں فارسی غلام ہوں اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بھلا تمہارے یوں کہتے ہیں کیا ممانعت ہے کہ میں انصاری ہوں تم انصار میں سے ہو

چونکہ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۷۱۲ ”مسند عبد اللہ بن عمر“ رسول اکرم ﷺ نے حق ولاء کو بیچنے اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعملۃ ۲۱۸۔

۲۹۷۱۳ ”مسند ابن عمر“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے کہا آپ

اس شرط پر خرید لیں کہ بریرہ کا حق ولاء ہمیں ملے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا اس میں

کوئی ممانعت نہیں چونکہ حق ولاء اس شخص کا ہوتا ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۷۱۴ ہذیل بن شریحیل کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک غلام تھا اسے میں

نے آزاد کر کے سائبہ بنا دیا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: اہل اسلام سائبہ نہیں بناتے سائبہ بنانے کا رواج اہل جاہلیت کے

ہاں تھا، تم تو آزادی کی نعمت کے مالک ہو اور آزاد کردہ غلام کی میراث کے حقدار ہو۔ رواہ عبد الرزاق

۲۹۷۱۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باپ آزاد ہو جاتا ہے تو باپ حق ولاء پہنچاتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۹۷۱۶ عقبہ بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: غزوہ احد میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھا میں

نے ایک شخص پر وار کیا اور کہا: یہ لو میں فارسی غلام ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے میری بات سن کر فرمایا: تم نے کیوں نہ کہا یہ لو اور میں انصاری غلام ہوں

چونکہ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی

۲۹۷۱۷ یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی قلعہ کا محاصرہ کرتے اگر آپ کے پاس کوئی غلام آتا آپ اسے آزاد کر

دیتے تھے اور جب اس کا مالک دولت اسلام سے سرفراز ہوتا آپ ﷺ حق ولاء اسے عنایت کر دیتے۔ رواہ ابو داؤد عن یزید بن ابی حبیب مرسلاً

۲۹۷۱۸ ابو بلیک کی روایت ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کا سودا کرنا چاہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

کہا: میں اسے آزاد کروں گی مالکان نے کہا: آپ ہمارے لیے بریرہ کے حق ولاء کی شرط لگا دیں جب نبی کریم ﷺ گھر تشریف لائے حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: ہاں ان کے لیے شرط لگا دو ولاء تو اس کا حق ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے

کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: یہ کسی شرط ہے حالانکہ قبل ازیں اللہ تعالیٰ کا حق واقع ہو چکا ہے جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے ولاء کا حق

بھی اسی کا ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۹۷۱۹ (ایضاً) ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ زید بن وہب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حق ولاء عصبات میں سے بڑے کو دیتے تھے اور عورتوں کو حق ولاء کا وارث نہیں بناتے تھے البتہ جو عورتیں بذات خود غلام آزاد کریں یا ان کے آزاد کردہ غلام غلام آزاد کریں ان کا حق ولاء عورتوں کو دیتے تھے۔ رواہ البیہقی ۲۹۷۲۰ (ایضاً) ”مسند علی رضی اللہ عنہ محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حق ولاء کو بیچنے اور اس کے بہہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیہقی ۲۹۷۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حق ولاء کے بیچنے کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی شخص اپنا نسب بھی بیچتا ہے۔

۲۹۷۲۲ (ایضاً) شخصی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے متعلق جس نے اپنے ورثاء میں ایک حقیقی بھائی اور ایک باپ شریک بھائی چھوڑا ان دونوں حضرات نے حقیقی بھائی کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا اگر باپ شریک بھائی بھی مر جائے تو حق ولاء حقیقی بھائی کے بیٹوں پر لوٹ آئے گا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۳ (ایضاً) شعمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت کسی غلام یا باندی کو آزاد کرے پھر وہ عورت اپنے پیچھے ایک بیٹا چھوڑ کر مر جائے حق ولاء وراثت میں اس بیٹے کو ملے گا اسی طرح جب تک اس کی اولاد میں بیٹے ہوں گے حق ولاء وراثت میں انہیں مستقل ملتا رہے گا جب بیٹے منقطع ہو جائیں گے تو حق ولاء عورت کے اولیاء پر لوٹ جائے گا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۴ (ایضاً) یزید رسیک کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق ولاء کی کھینچا تانی کے قائل نہیں تھے۔ رواہ البیہقی ۲۹۷۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء حلف کی مانند ہوتا ہے جو بیچا جاتا ہے اور نہ بہہ کیا جاتا ہے حق ولاء کو وہیں رکھنا چاہئے جہاں رب تعالیٰ نے اسے رکھا ہو۔ رواہ الشافعی و عبدالرزاق و سعید بن منصور و البیہقی

۲۹۷۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء نسب کا ایک شعبہ ہے جو شخص حق ولاء کو سمیٹ لیتا ہے وہ میراث کو بھی سمیٹ لیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق و البیہقی

۲۹۷۲۷ عبد اللہ بن شہر مہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فیصلہ صادر کیا کہ نسب کی طرح حق ولاء بھی منتقل ہوتا ہے جو شخص نعمت آزادی کا ولی ہو وہی حق ولاء پر ہمیشہ برا جہان نہیں رہتا لیکن حق ولاء ولی نعمت کے اقرب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور شہ توبہ۔ رواہ عبدالرزاق

استیلاء

۲۹۷۲۹ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت ساری امہات ولد آزادی اور فرمایا رسول کریم ﷺ نے بھی انہیں آزاد کیا ہے۔ رواہ الخطیب و فہ عبدالرحمن الافرقی ضعیف ۲۹۷۳۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا باندی کو اس کا بیٹا آزاد کر دیتا ہے اگر چہ وہ ناتمام بچہ ہی کیوں نہ ہو

رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ و البیہقی ۲۹۷۳۱ سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ میں نے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا عمر رضی اللہ عنہ نے امہات ولد کو آزاد کیا ہے؟ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: نہیں لیکن رسول کریم ﷺ نے انہیں آزاد کیا ہے۔ رواہ عبد الرزاق و البیہقی و ضعفہ ۲۹۷۳۲ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امہات ولد کے متعلق حکم دیا کہ ان کے

بیٹوں کے اموال میں ان کی انصاف پر مبنی قیمت لگائی جائے اور پھر انہیں آزاد کیا جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں اس میں ٹھہرا اور باپ پھر قریش کا ایک شخص مر گیا اس کی ام ولد کا ایک بیٹا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس لڑکے پر تعجب کرتے تھے چنانچہ باپ بلال کی وفات کے بعد یہ لڑکا مسجد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے تم نے اپنی ماں کے متعلق کیا کیا؟ لڑکا بولا امیر المؤمنین! میں نے بہتر کیا ہے چنانچہ میرے بھائیوں نے مجھے دو چیزوں کا اختیار دیا ایک یہ کہ میری ماں کو بدستور غلامی میں رکھیں دوسرا یہ کہ مجھے میرے باپ کی میراث سے محروم کر دیں تاہم میں نے میراث کی محرومیت کو ماں کی غلامی سے کمتر سمجھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں اس معاملہ میں انصاف بھری قیمت کا حکم نہیں دیا گیا میں ایک الگ رائے دیکھ رہا ہوں اور الگ ایک اور چیز کا حکم دے رہا ہوں الایہ کہ تم اس میں اپنے اقوال شروع کر دیتے ہو پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور آہستہ آہستہ لوگ جمع ہونے لگے حتیٰ کہ جب اچھی خاصی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں امہات اولاد کے متعلق ایک حکم دیا تھا تم اسے بخوبی جانتے ہو پھر میرے سامنے ایک بات آئی ہے۔ لہذا جس شخص کے پاس ام ولد ہو جب تک وہ زندہ ہے وہ اس کی ملکیت میں ہے اور جب مر جائے وہ ام ولد آزاد ہے اس پر کسی کا اختیار نہیں۔

رواہ یعقوب بن سفیان والبیہقی وابن عساکر

۲۹۷۳۳ زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امہات اولاد کو پہلے فروخت کرنے کا حکم دیا پھر اس سے رجوع کر لیا۔

رواہ البیہقی

ام ولد کا بیان

۲۹۷۳۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو باندی بھی اپنے مالک کے نطفہ سے بچہ جنم دے وہ تاحیات اس کی ملکیت میں ہوتی ہے اور

مرنے کے بعد وہ آزاد ہو جاتی ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کے متعلق حکم جاری کیا کہ اسے نہ بیچا جائے اور نہ بہید کیا جائے

اور نہ وراثت میں منتقل ہو اس کا مالک تاحیات اس سے نفع اٹھا سکتا ہے جب مالک مر جائے وہ آزاد ہو جاتی ہے (رواہ عبد الرزاق مسند البیہقی)

۲۹۷۳۶ ”مسند عمر“ ابو اسحاق ہمدانی کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ امہات اولاد کو اپنے دور خلافت میں بیچتے تھے پھر حضرت عمر

رضی اللہ عنہ کے نصف دور خلافت میں بھی امہات اولاد کی خرید و فروخت جاری رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم جاری کیا کہ ام ولد کو کیسے

فروخت کیا جائے حالانکہ اس کا بیٹا آزاد ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ام ولد کی بیع کو حرام قرار دیا حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں

نے اس کی شکایت کی اور گاہے گاہے اس فعل کا ارتکاب بھی کیا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۹۷۳۷ ابو عوف کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی اسلام قبول کرے یا کد امی اختیار کرے اور اپنی حفاظت

کرے تو اس کا بیٹا اسے آزاد کر دیتا ہے اگر باندی کفر کرے اس سے فسخ و فجوہر سرزد ہو اور زنا کرے غلامی کے پھندے میں جکڑی رہتی ہے۔

رواہ عبد الرزاق

۲۹۷۳۸ محمد بن عبد اللہ ثقفی کی روایت ہے کہ ان کے والد عبد اللہ بن فارط نے چار ہزار درہم میں باندی خریدی پھر تھوڑے عرصہ میں باندی

نے ناتمام بچہ جنم دیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلوایا

میرے والد عبد اللہ بن فارط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے آپ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو سخت ملامت کی اور فرمایا: بخدا! میں تمہیں

اس عیب سے پاک دیکھنا چاہتا ہوں پھر باندی فروخت کرنے والے کی طرف کوڑا لے کر متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم ایسی حالت میں باندیاں

فروخت کرتے ہو جب تمہارا گوشت اور باندیوں کے گوشت تمہارے خون اور ان کے خون خلط ملط ہو جائیں تم اس حالت میں انہیں بیچ کر ان

کے پیسے ہڑپ کرنا چاہتے ہو اللہ تعالیٰ یہودیوں کا بُرا کرے ان پر چربی حرام کی گئی انھوں نے چربی بیچ کر اس کی رقم کھانا شروع کر دی جس طرح بھی ہو باندی واپس کرو۔ چنانچہ میرے والد نے باندی واپس کر دی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۹۷۳۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم امہات اولاد کی خرید و فروخت کرتے تھے جبکہ نبی کریم ﷺ زندہ ہوتے تھے اور آپ یہ معاملات دیکھتے تھے اور منع نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۰ ”مسند خلدانصاری“ خلدانصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص مر گیا اس نے کچھ وصیت کی اور وصیت کا ذمہ دار مجھے مقرر کیا من جملہ جن چیزوں کی وصیت کی تھی ان میں ایک ام ولد اور ایک آزاد عورت تھی ام ولد اور آزاد عورت میں کچھ تنازع کھڑا ہو گیا آزاد عورت نے ام ولد سے کہا اے کمین عورت! کل تجھے اپنی اوقات معلوم ہو جائے گی جب سر بازار فروخت ہو رہی ہوگی۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: ام ولد ہرگز فروخت نہ کی جائے۔ رواہ الطبرانی

۲۹۷۴۱ خوات بن جبر ابوسعید سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں امہات اولاد کی خرید و فروخت کرتے تھے۔

رواہ الترمذی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۲۸

۲۹۷۴۲ ابن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ام ولد کے بارے فرمایا: ام ولد کو اس کا بیٹا آزاد کر دیتا ہے، ام ولد آزاد عورت کی عدت شمار کرے گی۔ رواہ عبدالرزاق وسندہ ضعیف

۲۹۷۴۳ عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں لکھا: اما بعد! میری وہ باندیاں جن کے پاس میں چکر لگا تا ہوں ان کی تعداد انیس (۱۹) ہے ان میں سے بعض امہات اولاد ہیں اور ان کے ساتھ ان کی اولاد ہے ان میں سے بعض حاملہ ہیں ان میں سے بعض غیر حاملہ ہیں میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر اس غزوے میں مجھے موت آجائے تو وہ باندیاں جو غیر حاملہ ہیں اور ان کے ہاں کوئی بچہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے آزاد ہیں ان پر کسی کا کوئی اختیار نہیں جن باندیوں کے ہاں اولاد ہو یا وہ حاملہ ہوں وہ اپنے بچے پر روکی جائے گی ایسی باندی بچے کے حصہ میں ہے اگر اس باندی کا بچہ مر جائے دران حالیکہ باندی زندہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے یہ فیصلہ میں نے اپنی انیس (۱۹) باندیوں کے متعلق صادر کیا ہے واللہ المتسعان اس فیصلہ پر گواہان صحیح بن ابی سفیان اور عبید اللہ بن ابی رافع تھے یہ فیصلہ جمادی الاولیٰ ۳۷ھ میں لکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۴ حکم بن عتیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا کہ ام ولد آزاد نہیں ہوتی بشرطیکہ جب ام ولد نے اپنے آقا کے نطفہ سے بچہ جنم دیا ہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۹۷۴۵ عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ امہات اولاد کو نہ بیچنے میں میری اور عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ایک ہے پھر اس کے بعد امہات اولاد کو بیچنے کے متعلق میری رائے قائم ہوئی عبیدہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: آپ دونوں کی اکٹھی رائے آپ کی متفرق رائے سے مجھے زیادہ محبوب ہے میری بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے۔

رواہ عبدالرزاق وابن عبد البر فی العلم و البیہقی فی السنن

۲۹۷۴۶ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص ادا سگی قرض کے معاملہ میں اپنی ام ولد بیچنا چاہتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی انھوں نے فرمایا اسے باندی اتم جاؤ تمہیں عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد کر دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اگر چاہے ام ولد کو آزاد کرے اور اس کی آزادی کو اس کا مہر مقرر کر دے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

مشترک غلام کو آزاد کرنے کا بیان

۲۹۷۴۸ ”مسند تلب بن ثعلبہ“ ابن تلب اپنے والد تلب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن نہیں بنایا۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۴۹

۲۹۷۴۹ اسماعیل بن امیہ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ ان کے دادا کا طہمان یا ذکوان نامی غلام تھا ان کے دادا نے آدھا غلام آزاد کر دیا پھر غلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مالک سے آزاد بھی ہو اور اس کی غلامی میں بھی ہو چنانچہ وہ غلام تاحیات اپنے آقا کی خدمت کرتا رہا۔ رواہ عبدالرزاق و البغوی و ابن مندہ

۲۹۷۵۰ خالد بن سلمہ مخزومی کہتے ہیں عرفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پورا غلام آزاد کرو چونکہ تمہارے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الجامع والبیہقی

۲۹۷۵۱ عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں میرے اور اسود بن یزید اور ہماری ماں کے درمیان ایک غلام مشترک تھا جبکہ قادسیہ میں اس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آزمائش سے بھی دو چار ہونا پڑا ان لوگوں نے اسے آزاد کرنا چاہا اس وقت میں چھوٹا تھا اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم آزاد کرو اور عبدالرحمن اپنے حصہ کا مالک رہے گا حتیٰ کہ بالغ ہو جائے اور اسے بھی آزاد کرنے کی رغبت ہو یا اپنا حصہ ہی لے لے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۵۲ ابن شبرمہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص سے کہا اس کا غلام میں حصہ تھا کہ: اپنے ساتھیوں کے حصوں میں فساد مت لاؤ ورنہ تم خود ضامن ہو گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۳ نخعی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا جبکہ کچھ بتائی اس کے شرکاء تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا انتظار کرو حتیٰ کہ بالغ ہو جائیں اگر چاہیں تو اپنے حصے بھی آزاد کر دیں گے ورنہ تم ان کے ضامن ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۴ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اس کے شریک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ غلام کی قیمت لگائی جائے۔ رواہ مسند و البیہقی

۲۹۷۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن بنایا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۷۵۶ ”مسند ابی امامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ ابولیح اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا نبی کریم ﷺ کی عدالت میں پیش کیا گیا آپ نے اس شخص کے مال سے غلام کو آزاد کر دیا اور فرمایا اس کے ساتھ اور کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و الحارث و ابو نعیم فی المعرفۃ

مدبر کا بیان

۲۹۷۵۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر بنا دیا جبکہ اس شخص کے پاس اس غلام کے علاوہ اور مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے غلام بیچ دیا اور اسے نحام (نعیم بن عبداللہ بن اسید بن عوف) نے خرید لیا۔ رواہ الضیاء و ابن ابی شیبہ

۲۹۷۵۸ ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر بنا دیا جبکہ اس کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ بنو عدی کے ایک شخص نے وہ غلام خرید لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابو مذکور نے یعقوب نامی قطعی غلام مدبر بنا دیا جب نبی کریم ﷺ کو خبر پہنچی آپ نے فرمایا: کیا اس شخص کا کوئی اور مال بھی ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: یہ غلام مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے داماد نعیم بن نحاس نے وہ غلام آٹھ سو درہم میں خرید لیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مال اپنے اوپر خرچ کرو۔ اگر بیچ جائے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرو پھر اگر بیچ جائے تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو پھر بھی اگر بیچ جائے تو ادھر ادھر تقسیم کر دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۰ عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر وغیرہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی باندی کو مدبر بنا دے اگر چاہے اس سے سمجھتری کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۱ طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مدبر غلام بیچ دیا تھا چونکہ اس کے مالک کو پیسوں کی ضرورت پڑ گئی تھی۔

رواہ ابو داؤد و عبد الرزاق عن معمر عن ابن المنکدر مثله

۲۹۷۶۲ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام بطور مدبر آزاد کر دیا نبی کریم ﷺ نے اس کے تہائی مال میں سے غلام کو آزاد کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۳ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر بنا دیا انصاری نے اپنے پیچھے غلام کے علاوہ کوئی مال نہ چھوڑا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کا ایک ٹکٹ آزاد کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۴ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام آزاد کیا اس کے پاس مرتے وقت غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے غلام کے ایک تہائی حصہ کو آزاد کیا اور دو تہائی میں غلام سے محنت مزدوری کرائی۔

۲۹۷۶۵ شععی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدبر کو ایک تہائی مال سے آزاد کیا ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الفرائض و عبد الرزاق و البیهقی

۲۹۷۶۶ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کیا آدمی اس حال میں اپنا غلام آزاد کر سکتا ہے کہ جب اس کی پاس غلام کے علاوہ اور مال نہ ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں پھر کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس حال میں غلام کو مدبر بنا دے وہ حقداروں کو محروم کر دیتا ہے اور یہ ایسا شخص ہوتا ہے جو اپنا مال صدقہ کر دیتا ہے اور خود مفلس ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۷ عطاء کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام بطور مدبر آزاد کر دیا اس شخص کے پاس غلام کے علاوہ اور مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ اس شخص پر سخت غصہ ہوئے پھر غلام بلایا اور اسے سات سو درہم میں بیچ دیا پھر تم اس کے پاس بھیجو آدمی اور فرمایا اسے اپنے لیے خرچ کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۹۷۶۸ ”مسند علی“ شععی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مدبر مالک کے جمع

مال سے آزاد ہوگا۔ رواہ سفیان الثوری فی الفرائض

احکام کتابت

۲۹۷۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہو وہ تب بھی غلام ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و الطحاوی و البیهقی

۲۹۷۷۰ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مکتب نے اپنے مالک سے کہا میں بدل کتابت قسطوں میں ادا کروں گا مالک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور معاملہ بیان کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے غلام بلایا اور کہا: اپنی مکتبت لو! غلام نے کہا: میں بدل صرف

قسطوں میں ادا کروں گا غلام سے کہا مال لے آؤ غلام مال لایا اور اس کے لیے آزادی کا پروانہ لکھ دیا اور فرمایا: یہ مال بیت المال میں رکھ دو میں یہ قسطوں میں دوں گا جب مالک نے یہ صورت دیکھی مال لے لیا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۱ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام تھا انھوں نے مجھے تجارت کے لیے بھیجا میں تجارت سے واپس آیا اور ایک دن عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا تھا میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ آپ مجھ سے کتابت کر لیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ترش روئی سے کہا: جی ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کتابت کا ذکر نہ ہوتا میں ایسا نہ کرتا میں تمہارے ساتھ ایک لاکھ درہم پر کتابت کا معاملہ کرتا ہوں یہ رقم تمہیں دو قسطوں میں ادا کرنی ہوگی بخدا! اس میں سے میں تمہیں ایک درہم بھی نہیں دوں گا میں باہر نکل گیا باہر جا کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے اس کا تذکرہ کیا زبیر رضی اللہ عنہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لے گئے اور لے جا کر ان کے سامنے کھڑا کر دیا اور کہا: اے امیر المؤمنین آپ نے فلاں شخص کے ساتھ مکاتبت کی ہے اور آپ نے ترش روئی کا مظاہرہ کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اگر کتاب میں بلاشبہ ایک آیت نہ ہوتی میں ایسا نہ کرتا میں نے ایک لاکھ درہم پر اس سے مکاتبت کی ہے اور بدل کتابت دو قسطوں میں اسے ادا کرنا ہوگا بخدا! اس میں سے میں اسے ایک درہم بھی واپس نہیں کروں گا زبیر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کا لٹکا سا جواب سن کر غصہ ہو گئے اور کہا: غلام آپ کے سامنے کھڑا ہے میں آپ سے ایک حاجت کا خواہستگار ہوں اور آپ نے اپنے دونوں قبیلے پر قسم اٹھالی ہے چنانچہ مکاتبت پر ہمارا معاملہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے گھر لے گئے اور ایک لاکھ درہم مجھے دیئے پھر فرمایا: جاؤ اور اس رقم کے بارے اللہ تعالیٰ سے خیر و فضل طلب کرو میں باہر نکلا اور اللہ سے فضل و برکت کی دعا کی پھر اس رقم سے تجارت شروع کی اللہ تعالیٰ نے مجھے بیش بہا نفع عطا کیا حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو بدل کتابت بھی ادا کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مال بھی واپس کیا پھر بھی میرے پاس اسی ہزار درہم باقی بچ گئے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتبت نصف بدل کتابت ادا کر دے اسے غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جائے گا۔

رواہ سفیان الثوری فی الفرائض والبیہقی

۲۹۷۷۳ عبد العزیز بن رفیع ابوبکر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کتابت پر اپنا غلام آزاد کر دیا اور بدل کتابت کی قسطیں مقرر کر دیں۔ غلام بدل کتابت کی پوری رقم لے کر حاضر ہوا مالک نے ایک مہشت رقم لینے سے انکار کر دیا پھر مکاتبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مالک کو اپنے پاس بلوایا مالک جب حاضر ہوا اسے رقم پیش کی مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ رقم بیت المال میں رکھتا ہوں مالک سے کہا تم بیت المال سے قسطوں میں لیتے رہو مکاتبت سے فرمایا: تم جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۴ قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مکاتبت کی کتابت کے منقطع کرنے کو نہ سمجھتے تھے جس پر سونا ہو یا چاندی پھر وہ تین یا چار قطع ہو جائے اور فرمایا کرتے تھے یہ صورت سامان میں رکھ لو جیسے بھی تم چاہو۔ رواہ عبد الرزاق ابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۹۷۷۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتبت بدل کتابت کا کچھ حصہ ادا کر دے تو اسے غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جائے گا۔

رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ والبیہقی

بدل کتابت پوری طرح ادا کرنے کے بعد آزاد ہونا

۲۹۷۷۶ عامر شیبلی روایت ہے جو مکاتبت کچھ بدل کتابت ادا کر دے پھر مر جائے اس کے متعلق حضرت زبید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک اس مکاتبت پر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب مکاتبت ایک تہائی یا چوتھائی بدل کتابت ادا کر دے تو وہ تاوان دہندہ کے حکم میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مکاتبت نے جتنا بدل کتابت ادا کیا اس حساب سے وہ آزاد تصور ہوگا اور اس حساب سے اس کی اولاد بھی وارث ہوگی جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مکاتب کے معاملہ میں جمع کیا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کاتبوں کے لیے قیاس کریں گے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر مکاتب پر حد آئے اور وہ امہات المؤمنین کے پاس داخل ہوتا ہو کہا: ہم اس کی مانند قیاس کریں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی رائے کو ترجیح دی۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۷۷۷ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب مر جائے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ مال اس کے مالکان کا ہے اس کی اولاد کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۹۷۷۸ حکیم بن حزام کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا ابعد! مسلمانوں میں سے جو لوگ اپنے غلاموں کو مکاتب بنائیں لوگوں کے سوال پر اسے قبول کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۹۷۷۹ عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک غلام مکاتب بنایا اسے ابوامیہ کی کنیت سے بیچنا جاتا تھا وہ وقت ہونے پر قسط لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ اور اپنی کتابت میں اس سے مدد لو غلام نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر میں اسے چھوڑ دوں حتیٰ کہ یہ آخری قسط ہو جائے فرمایا مجھے خوف ہے کہ میں اسے شاید نہ پاسکوں پھر یہ آیت تلاوت کی ”اتوہم من مال اللہ الذی آتکم“ انھیں اللہ تعالیٰ کا مال دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے عکرمہ کہتے ہیں اسلام میں اسے ادا ہونے والی نیہ کبھی قسط ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن سعد وابن ابی حاتم والبیہقی

۲۹۷۸۰ انس بن سیرین اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار درہم پر مکاتب بنا دیا چنانچہ فتح تستر میں، میں بھی شامل تھا میں نے سطحی قسم کا ساز و سامان خرید لیا مجھے اس میں کافی نفع ہوا میں بدل کتابت کی پوری رقم لے کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے یکمشت بدل کتابت لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں قسطوں میں لوں گا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وہ تہی ہو مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا میرے پاس کپڑے تھے میرے لیے برکت کی دعا کی میں نے عرض کیا جی ہاں میں وہی ہوں فرمایا: کیا انس میراث چاہتا ہے پھر انس رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رقم قبول کرو چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے بدل کتابت کی رقم قبول کر لی۔ رواہ ابن سعد والبیہقی

۲۹۷۸۱ ابوسعید مقبری کی روایت ہے کہ مجھے میری مالکن نے کتابت پر آزاد کیا اور بدل کتابت چالیس ہزار درہم ٹھہرے میں نے اکثر مال ادا کر دیا پھر باقی مال اکٹھا کر کے مالکن کے پاس آیا اس نے یکمشت مال لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں مہینہ مہینہ یا سال سال کی قسطوں کی میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال بیت المال میں رکھ دو پھر میری مالکہ کو پیغام بھیجا کہ یہ تیرا مال بیت المال میں ہے ابوسعید آزاد ہو چکا ہے جب چاہوں یہاں سے لیتی رہو مہینہ مہینہ یا سال سال میں جیسے بھی چاہو چنانچہ مالکہ نے آدمی بھیج کر سارا مال لے لیا۔ رواہ ابن سعد والبیہقی وحسنہ

۲۹۷۸۲ قتادہ کی روایت ہے کہ ابومحمد سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کتابت کر لینے کا مطالبہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انکار کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو درہ اٹھایا اور یہ آیت پڑھی ”فکاتبوہم“ غلاموں کو مکاتب بناؤ“ جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سیرین کے ساتھ کتابت کر لی۔ رواہ عبدالرزاق وابن سعد وعبد بن حمید وابن جریر ورواہ البیہقی موصولاً عن قتادہ عن انس

۲۹۷۸۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب جس قدر بدل کتابت ادا کرے گا اسی کے بقدر آزاد ہو جائے گا۔

رواہ عبد الرزاق وسعيد بن المنصور والبیہقی

۲۹۷۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لگا تار دو قسطیں گزر جائیں اور غلام ادا نہ کرے اس کی غلامی لوٹ آتی ہے اور کتابت کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی والحاکم

۲۹۷۸۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: غلاموں کو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے مال میں سے دو۔

رواہ عبدالرزاق والشافعی وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردويه والحاکم والبیہقی سعید بن المنصور

۲۹۷۸۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باری تعالیٰ ”وآتوہم من مال اللہ الذی آتکم“ غلاموں کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے دو“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: مکاتب کو بدل کتابت کا چوتھائی حصہ چھوڑ دیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق وسعيد بن المنصور وعبد بن حميد والنسائي وابن جزير وابن المنذر وابن مودويه البيهقي صححه وسعيد بن المنصور ۲۹۷۸۷ عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ مکاتب سے بدل کتابت میں کمی کر دی جائے اور بقیہ کا جلدی مطالبہ کر لیا جائے آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے اچھا نہیں سمجھا۔ البتہ ساز و سامان کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۸۸ ”مسند علی“ ابویاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں مکاتبت کرنا چاہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو چنانچہ لوگوں نے اپنی اپنی وسعت کے مطابق رقم جمع کی کچھ رقم بیچ گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بچی ہوئی رقم کے متعلق پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ رقم مکاتبوں پر خرچ کرو۔ رواہ البيهقي

۲۹۷۸۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب ماہی کے بقدر آزادی دیتا اور غلامی کے بقدر غلام کی دیت ادا کرے گا۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی والبیہقی

۲۹۷۹۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب بقدر ادائیگی وارث ہوگا۔ رواہ البيهقي

۲۹۷۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب غلام کے بمنزل ہے۔ رواہ البيهقي

۲۹۷۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب جب نصف رقم ادا کر دے وہ قرضدار ہوتا ہے۔ رواہ سفیان

۲۹۷۹۳ ابن جریج کی روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا: اگر مکاتب مر جائے اور اس کی آزاد اولاد ہو اور ترکہ میں بدل کتابت سے زیادہ رقم چھوڑے عطا رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پہلے بدل کتابت ادا کیا جائے گا جو باقی بچے گا وہ اس کے بیٹوں کا ہوگا میں نے کہا آپ کو یہ حدیث کس سے پہنچی ہے؟ جواب دیا لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غلام کی طرف سے بدل کتابت ادا کرتے تھے اور باقی رقم اس کے بیٹوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ رواہ الشافعی وسعيد بن المنصور

۲۹۷۹۴ شععی کی روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے وہ وارث بنے گا اور نہ ہی موروث ہوگا جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جب مکاتب مر جائے اور ترکہ میں مال چھوڑے ترکے کو ادائیگی اور بقیہ بدل پر تقسیم کیا جائے گا جو ادائیگی کے بقدر ہوگا وہ اس کے ورثہ کا ہوگا اور جو بقیہ بدل کتابت کے بقدر ہوگا وہ اس کے مالکان کا ہوگا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جو بدل کتابت سے باقی ہو پہلے وہ ادا کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا وہ ورثہ کا ہوگا۔

رواہ البيهقي

احکام متفرقہ

۲۹۷۹۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی آزاد کی جاسکتی ہے دراصل حالیکہ اس کا شوہر غلام ہو باندی کو آزادی ملنے کے بعد جب خیار عتق کا علم ہو اس سے اس کا شوہر جماع کر لے پھر اس کے لیے خیار عتق باقی نہیں رہتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۹۷۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی کو آزادی مل جائے جب تک اس کا شوہر اس سے جماع نہ کرے اس کے لیے خیار عتق ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دو جوتے پہن کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ولد زنا

آزاد کروں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۸ سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اولاد زنا کے بارے میں بہتری کی وصیت کرتے

تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ انھیں آزاد کرو اور ان کے ساتھ بہتر سلوک کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص پر اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کوئی غلام آزاد کرنا لازم ہو وہ میرے ہرگز کسی کو

آزاد نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۰۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کا مالک بن جائے وہ اس پر آزاد ہو جاتا ہے۔

رواہ عبد الرزاق و ابو داؤد و البیہقی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۳۔

۲۹۸۰۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریبی رشتہ دار کو غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑنا سکتا۔ رواہ البیہقی

۲۹۸۰۲ ابراہیم کی روایت ہے کہ آل اسود کا ایک غلام قادیہ کے معرکہ میں شریک ہوا اور وہ کچھ زخمی ہو گیا اسود نے اسے آزاد کرنا چاہا حضرت

عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا انھوں نے فرمایا: اسے چھوٹ دو حتیٰ کہ عبدالرحمن ضمان کے خوف سے آزاد جو ان ہو جائے۔

رواہ البیہقی فی الجعدیات و ابن عساکر

۲۹۸۰۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب غلام آزاد کر دیا جائے اور غلام کے پاس مال ہو تو مال غلام کا ہوگا الا یہ کہ آزاد کرنے والے

کے لئے مال کی شرط لگادی جائے۔ رواہ ابن حریر و البیہقی فی السنن

۲۹۸۰۴ محمد بن زید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک باندی کے متعلق فیصلہ کیا باندی کے مالک نے جہاد میں شرکت کی

اور ایک شخص کو اس نے باندی آزاد کرنے کا حکم دیا پھر اس کی رائے بدل گئی اور باندی آزاد کر دی اور اس پر گواہ بھی بنائے پھر باندی بیچ دی

گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا باندی آزاد ہے اور اس کی قیمت واپس کر دی جائے اور خریدار نے باندی سے جماع کیا ہے اس سے

مہر لیا جائے۔ رواہ البیہقی فی السنن

۲۹۸۰۵ خالد بن سلمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنے غلام کا ایک تہائی

آزاد کر دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پورا آزاد ہے اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

رواہ سفیان فی جامعہ و ابن ابی شیبہ و البیہقی فی السنن

۲۹۸۰۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرب کے قدیوں میں سے ہر نمازی کو آزاد کر دیا اور ان پر شرط لگادی

کہ تم میرے بعد تین سال تک خلیفہ کی خدمت کرو گے نیز یہ بھی شرط لگادی کہ خلیفہ تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا جیسا میں نے تمہارے

ساتھ سلوک کیا ہے چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ابو فرہ کی تین سالہ خدمت کا اختیار خرید لیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اختیار کو چھوڑا اور ابو فرہ پر قبضہ کر لیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۰۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص باندی آزاد کر دے اور اس کے حمل کا استثناء کر دے۔

۲۹۸۰۸ مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص حالت مرض میں اپنا غلام آزاد کر دے تو یہ ایک طرح کی وصیت ہوتی

ہے اگر چاہے تو اس میں رجوع بھی کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و البیہقی فی السنن

۲۹۸۰۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب غلام آدھا آزاد کر دیا جائے تو وہ بقیہ حصہ میں محنت مزدوری کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۱۰ قتادہ کی روایت ہے کہ جو شخص مرتے وقت اپنا غلام آزاد کر دے اور وہ شخص قرضہ چھوڑے اور اس کے پاس مال بھی نہ ہو تو ایسے شخص

کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام اپنی قیمت محنت مزدوری سے ادا کرے۔ یہی روایت حجاج علی بن بدر عن ابی یحییٰ زیاد الاعرج نبی

کریم ﷺ کے طریق سے بھی مروی ہے۔

کتاب العاریہ..... از قسم اقوال

۲۹۸۱۱ آدی جو چیز مستعار لے اس کا واپس کرنا واجب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والحاکم عن سمرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۷ و ضعیف ابوداؤد ۶۱

۲۹۸۱۲ مستعار چیز واپس کرنا ضروری ہے اور مٹھ بھی واپس کیا جائے گا۔ رواہ ابن ماجہ، عن انس

فائدہ: مٹھ دودھ دینے والے جانور کو کہا جاتا ہے خواہ وہ بکری ہو گائے ہو بھینس ہو یا اونٹنی ہو دوسرے کو دودھ پینے کے لیے جانور دینا بڑا

فضیلت والا عمل ہے لہذا جو جانور بھی دودھ پینے کے لیے دیا جائے اس کی منفعت پر معاملہ طے ہوتا ہے اصل چیز مالک کی ہوتی ہے اس کا واپس

کرنا ضروری ہے۔

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۲۷

۲۹۸۱۳ مستعار چیز کا واپس کرنا واجب ہے مٹھ کا واپس کرنا ضروری ہے قرض ادا کر دیا جائے اور ضامن ضمانت پوری کرنے پر مجبور ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ و الضیاء عن ابی امامة

۲۹۸۱۴ مستعار چیز کا واپس کرنا واجب ہے۔ رواہ الحاکم و ابن ماجہ عن ابن عباس

اکمال

۲۹۸۱۵ اسلام تمہارے لیے کسی چیز کو ضائع اور تلف ہونے سے نہیں بچاتا لہذا مستعار کا واپس کرنا واجب ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن عطاء بن ابی رباح مرسلاً

۲۹۸۱۶ مستعار کا واپس کرنا واجب ہے مٹھ کا واپس کرنا ضروری ہے جو شخص دودھ دینے والی اونٹنی کے تھنوں کو دھاگے سے باندھے ہوئے

دیکھے وہ اس کا دھاگانہ کھولے یعنی کہ اونٹنی واپس کر دے۔ رواہ ابن حبان و الطبرانی و سعید بن منصور عن ابی امامة

۲۹۸۱۷ دودھ پینے کے لیے عطیہ پر دیا گیا جانور واپس کرنا واجب ہے مستعار کا واپس کرنا ضروری ہے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی کیا یہ اللہ

تعالیٰ کا حکم ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنا واجب ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنی و ابن النجار عن ابی امامة

کتاب العاریہ..... از قسم افعال

۲۹۸۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز و بیعت کی طرح ہوتی ہے مستعار کے ضائع ہونے پر ضمان نہیں ہاں البتہ زیادتی سے

ضائع ہو جائے تب اس پر ضمان ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز لینے والے پر ضمان ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز پر ضمان نہیں چونکہ مستعار دینا ایک بھلائی ہے البتہ اگر لینے والا زیادتی کرے پھر اس پر

ضمان آئے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۱ قاسم بن عبد الرحمن روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امانت رکھنے والے پر ضمان

نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۲ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ رضی اللہ عنہ کے قبضہ کے متعلق کہا: ہر وہ چیز جو مستعار لی گئی ہو اس کا واپس کرنا ضروری ہے اور ضامن

پر ضمان عائد ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۳ امیہ بن صفوان اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے صفوان سے کچھ ذریعے مستعار لیں صفوان نے کہا: اے محمد! یہ ذریعے قابل ضمان ہوں گی آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں ان کا ضمان ادا کیا جائے گا۔ چنانچہ بعض ذریعے ضائع ہو گئیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو ان کا ضمان لے لو صفوان نے کہا: میں ضمان نہیں لیتا چونکہ اس کی وجہ سے مجھے اسلام کی طرف رغبت ہو رہی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۸۲۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز کا ضمان دیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۵ ابو مہدیہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا میں مستعار چیز کا ضمان دوں فرمایا: جی ہاں اگر مستعار کے مالکان ضمان کے خواہاں ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

کتاب العظمہ از قسم اقوال

۲۹۸۲۶ اللہ تعالیٰ کسی کے آگے زیر نہیں ہوتا اور نہ ہی دھوکا کھاتا ہے جو کچھ وہ نہیں جانتا اس کے متعلق اسے آگاہ نہیں کیا جاتا۔

رواہ الطبرانی عن معاویہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۷۷

۲۹۸۲۷ تیرا ناس ہو! اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق میں سے کسی کے خلاف مدد نہیں طلب کی جاتی چونکہ اللہ تعالیٰ اس سے عظیم تر ہے تیرا ناس ہو کیا تم اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کو جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر براجمان ہے اس کا عرش آسمانوں پر ہے جبکہ اس کی زمین قبة کی مانند ہے عرش چرچراتا ہے جس طرح سوار سے گجاہ چرچرانے لگتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن جبیر بن مطعم

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۷۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے

۲۹۸۲۸ کلام پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو جو دو دینا چاہتا ہے تو کن کہتا ہے وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے۔

رواہ ابو الشیخ فی العظمة عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۲۵۔

۲۹۸۲۹ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان میں چرچراہٹ ہے اور چرچرانا آسمان کا حق ہے چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر بھی جگہ نہیں جہاں فرشتے نے سر سجده میں نہ رکھا ہو بخدا! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے ہتے تم روتے زیادہ اور چھوٹوں پر لیٹ کر اپنی بیویوں سے لذت نہ اٹھا سکتے تم پہاڑوں پر نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور آہو کا شروع کر دیتے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابی ذر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۷ و ضعیف الترمذی ۳۰۱

۲۹۸۳۰ آسمان چرچراہٹ ہے اور چرچرانا اس کا حق بھی ہے تم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے آسمان میں بالشت برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی فرشتہ سر سجدہ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح میں مشغول نہ ہو۔ رواہ ابن مردویہ عن انس

۲۹۸۳۱ جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ تم بھی سنتے ہو، میں آسمان کی چرچراہٹ سن رہا ہوں اور آسمان کے چرچرانے کو کلامت نہیں چونکہ آسمان پر

باشت برابر بھی جگہ نہیں الایہ کہ ہر جگہ کوئی فرشتہ سر بسجود ہے یا حالت قیام میں ہے۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن حکیم بن حزام ۲۹۸۳۲ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ ساتوں آسمانوں اور زمین کو ایک لقمہ بنا لے یقیناً وہ ایسا کرے گا "سبحانک

حیث کنت" اس کی تسبیح ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۳۳ اللہ تعالیٰ بزرگی والا ہے جو دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

حصہ اکمال

۲۹۸۳۴ بیٹھوتا کہ میں تمہیں رب تعالیٰ کی عظمت سے آگاہ کروں اللہ تعالیٰ ابو جحش کی نماز سے بے نیاز ہے آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو رب تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنے سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اوپر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! جس طرح تیری عبادت کا حق ہے ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا دوسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سر بسجود ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا تیسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو مسلسل رکوع میں جھکے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت ہوگی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرشتے کیا کیا کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آسمان دنیا کے فرشتے کہتے ہیں: "سبحان ذی الملک والملكوت" دوسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: "سبحان ذی العزۃ والجبروت تیسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: "سبحان الحی الذی لا یموت"

رواہ ابو الشیمع فی العظمتہ والحاکم والبیہقی عن ابن عمر وقال الذہبی منکر غریب

۲۹۸۳۵ اے عمر! واپس آؤ تمہارا غصہ عزت ہے تمہاری خوشی حکم ہے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو آسمانوں میں محو عبادت ہیں اللہ تعالیٰ فلاں کی نماز سے بے نیاز ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ان فرشتوں کی نماز کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ جبریل امین تشریف لائے اور کہا اے اللہ کے نبی! عمر نے آپ سے اہل آسمان کی نماز کے متعلق سوال کیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں جبریل امین نے کہا ہے کہ عمر کو سلام کہیں اور انھیں خبر دینا کہ آسمان دنیا کے فرشتے تا قیامت سجدے میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں: "سبحان ذی الملک والملكوت" تیسرے آسمان کے فرشتے تا قیامت حالت قیام میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں: "سبحان الحی الذی لا یموت"

رواہ ابن جریر و ابو نعیم فی الحلیۃ عن سعید بن جبیر مرسلًا

فرشتوں کی تسبیحات

۲۹۸۳۶ اللہ تعالیٰ کے بے شمار ایسے فرشتے ہیں جن کے پہلو خوف خدا سے کپکپاتے ہیں ان میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں جس کی آنکھ سے آنسو نہ پھے چنانچہ جو آنسو بھی بہتا ہے اس سے ایک اور فرشتہ پیدا ہو جاتا ہے اور پھر وہ تسبیح میں مشغول ہو جاتا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کیے ہیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے سر بسجود ہیں انھوں نے اپنا سر اوپر نہیں اٹھایا اور تا قیامت سر اوپر اٹھائیں گے بھی نہیں بے شمار فرشتے حالت رکوع میں ہیں انھوں نے اس سے پہلے سر اٹھایا اور نہ تا قیامت سر اٹھائیں گے بہت سارے فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں تا قیامت صف بستہ رہیں گے جب قیامت قائم ہوگی اللہ تعالیٰ ان فرشتوں پر اپنی تجلی ڈالے گا فرط محبت میں فرشتے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

رواہ البیہقی فی السنن و ابو الشیمع فی العظمتہ والبیہقی فی شعب الایمان والخطیب وابن عساکر عن رجل من الصحابة

۲۹۸۳۷ آسمان دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو سر تسلیم خم ہیں اور تاقیامت اسی حالت میں ہیں ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان ذی الملک والملكوت قیامت کے دن کہیں گے اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ دوسرے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے تاقیامت حالت رکوع میں ہیں ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان ذی العزوة والحسروت قیامت کے دن یہ فرشتے کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا تیسرے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے تاقیامت سر بسجود ہیں اور ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان الحی الذی لا یموت یہ فرشتے پھر بھی قیامت کے دن کہیں گے: اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۸۳۸ جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے اور جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے آسمان چرچرا رہا ہے اور چرچرا اس کا حق ہے چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر جگہ نہیں الایہ کہ کوئی نہ کوئی فرشتہ وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہے بخدا! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم جانتے ہنتے کم روتے زیادہ نرم بچھونوں پر عورتوں سے لذتیں نہ اٹھاتے اور تم پہاڑوں کی طرف نکل جاتے اللہ تعالیٰ کے حضور آہو بکاہ کرنے لگتے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غریب وابن منیع وابوالشیخ فی العظمة والحاکم وسعید بن المنصور عن ابی زر ۲۹۸۲۹ نمبر کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۲۹۸۳۹ آسمانوں میں پاؤں کے برابر جگہ نہیں جھیلی کے برابر جگہ نہیں اور بالشت جھنی بھی جگہ نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیامت میں ہے یا رکوع میں ہے یا سجدے میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا سبھی فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب جس طرح تیری عبادت کرنے کا حق تھا ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا البتہ اتنی بات ہے کہ ہم سے شرک کا فعل سرزد نہیں ہوا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم وسعید بن المنصور عن حابر ۲۹۸۴۰ آسمان میں پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں الایہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ یا سجدے میں ہے یا حالت قیامت میں ہے۔

رواہ الشیخ فی العظمة عن عائشة

۲۹۸۴۱ جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ تم بھی سنتے ہو؟ میں تو آسمان کی چرچراہٹ سن رہا ہوں اس کے چرچرانے پر لامنت نہیں آسمان میں قدم کے برابر بھی جگہ نہیں الایہ کہ کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدے میں ہے یا حالت قیامت میں ہے۔

رواہ ابن ابی حاتم فی التفسیر وابوالشیخ فی العظمة عن حکیم بن حزام

۲۹۸۴۲ جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم سنتے ہو؟ آسمان چرچرا رہا ہے اور چرچرا اس کا حق بھی ہے آسمان میں پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں الایہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیامت میں ہے یا سجدے میں ہے یا رکوع میں ہے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن عبدالرحمن بن العلاء بن سعد عن ابیہ

۲۹۸۴۳ تمہاری زمین کے ماوراء اللہ تعالیٰ کی ایک اور زمین ہے اس کی روشنی سفید ہے اس کی مسافت تمہارے اس سورج سے چالیس دن کے برابر ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے آباد ہیں جو پل جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی معصیت نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے آدم کو پیدا کیا ہے اور ایلیس کو پیدا کیا ہے اس قوم کو روحانی کہا جاتا ہے انھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے پرتو سے پیدا فرمایا ہے۔

رواہ ابو الشیخ عن ابی ہریرة

۲۹۸۴۴ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جبریل! میں نے ایک لاکھ امتوں کو پیدا کیا ہے کوئی امت نہیں جانتی کہ میں نے ان کے سوا کسی اور کو بھی پیدا کیا ہے میں نے ان پر لوح محفوظ کو بھی مطلع نہیں کیا اور نہ ہی قلم کو مطلع کیا ہے میرا معاملہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کو جو دریا چاہتا ہوں کن کہتا ہوں تو وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے اور کاف لون پر سبقت نہیں لے جاتی۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۸۴۵ میں نے آسمانوں میں تسبیحات ہوتی سنی ہیں چنانچہ رب تعالیٰ کی ہیبت سے آسمان مصروف تسبیح ہیں اور عايشان رب تعالیٰ سے ڈر رہے ہیں ان کی تسبیح یہ ہے کہ سبحان العلی الاعلی سبحانہ تعالیٰ

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی حاتم والطبرانی وابونعیم فی الخلیة والبیہقی فی الاسماء عن عبد الرحمن بن فرط

۲۹۸۴۶ اللہ تعالیٰ کے آگے نور و ظلمت کے ستر ہزار پردے ہیں کسی ذی روح نے ان پردوں کا حال نہیں سنا جو سن لے اس کی جان نکل جائے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر وسهل بن سعد معاً

نور کے ستر ہزار پردے

۲۹۸۴۷ اللہ تعالیٰ کے آگے نور و ظلمت کے ستر ہزار پردے حائل ہیں جو جان بھی ان پردوں کی خوبصورتی کے متعلق سن لے اس کی جان نکل جائے۔

رواہ ابو یعلیٰ والعقبلی والطبرانی ابن عمرو وسهل بن سعد معاً وضعف واورده ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب

۲۹۸۴۸ رب تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے آسمانوں میں چرچراہٹ ہے جس طرح نیا پالان چرچراتا ہے جب کوئی شخص

پالان کے ایک حصہ میں سوار ہو۔ رواہ البزاز عن عمر

۲۹۸۴۹ پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی معبود برحق ہے وہ عالم ہے قدیم ہے اس پر حادث کبھی طاری نہیں ہوا اور نہ ہوگا

قائم بالذات ہے چونکہ انہیں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کو وجود بخشنے والا ہے حادث نہیں ہر چیز خواہ دکھائی دے نہ دکھائی دے

اس کا خالق ہے ہر علم کا جاننے والا ہے وہ تعلم کے بغیر عالم ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی العظمة عن اسامة بن زید

۲۹۸۵۰ اللہ تعالیٰ اس وقت موجود تھا جب اس کے ساتھ اور کوئی چیز موجود نہیں تھی اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا اللہ تعالیٰ نے ہر ہونے والی چیز کو

لکھا پھر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری والطبرانی عن عمران بن حصین الحاکم عن بریدة

۲۹۸۵۱ اللہ تعالیٰ بادلوں میں تھا (یعنی اس کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا) اس کے اوپر اور نیچے ہوا تھی (یعنی فضا تھی) پھر اللہ تعالیٰ نے پانی پر اپنا

عرش پیدا کیا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی وابو الشیخ فی العظمة عن ابی رزین

ابورزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے قبل کہاں تھا؟ اس پر آپ

ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۵۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا اللہ تعالیٰ سوتا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا فرشتے

نے موسیٰ علیہ السلام کو تین دن تک سلا دیا پھر موسیٰ علیہ السلام کو شیشیاں دیں ہر ہاتھ میں ایک ایک شیشی تھائی پھر حکم دیا کہ ان کی حفاظت کرو موسیٰ

علیہ السلام نے پھر سونا شروع کر دیا قریب تھا کہ تیس ہاتھ سے گرجائیں مگر آپ علیہ السلام پھر جاگ گئے اور شیشیاں تھام لیں بالا آخر موسیٰ علیہ

السلام سوہی گئے ہاتھ ڈھیلے پڑے اور شیشیاں گر کر ٹوٹ گئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال بیان کی کہ اگر اللہ تعالیٰ سو جاتا آسمان اور زمین اپنی جگہ پر

کیونکر قائم رہ سکتے۔ رواہ ابو یعلیٰ عن ابی ہریرة وضعفہ ورواہ عبدالرزاق فی تفسیرہ عن عکرمۃ موقوفاً علیہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۲۳۔

۲۹۸۵۳ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف ہر دن تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھتا ہے اول تا آخر اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ ہے اور ایسا اپنی مخلوق

سے محبت کی وجہ سے کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہدیہ عن انس

۲۹۸۵۴ اللہ تعالیٰ کی ایک کتاب ہے جسے لوح محفوظ کہا جاتا ہے اس کا ایک رخ یا قوت کا ہے اور دوسرا رخ سبز مرد کا ہے اس کتاب کا قلم نور کا

ہے مخلوق کے احوال اس میں درج ہیں رزق کا معاملہ اس میں درج ہے زندگی اور موت کے احوال اس میں درج ہیں اللہ تعالیٰ آسمین دن رات جو

چاہتا ہے کرتا۔ رواہ الازدی فی الضعفاء وابو الشیخ فی العظمة عن انس واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۲۹۸۵۵ اللہ تعالیٰ نے سفید موتی سے لوح محفوظ کو پیدا کیا ہے اس کے ڈبے کا ایک رخ سبز مرد کا ہے اس کی کتابت نور سے ہوتی ہے اللہ

تعالیٰ ہر دن اس کی طرف تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وہی پیدا کرتا ہے وہی رزق دیتا

ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللہ تعالیٰ ۲۰۱

۲۹۸۵۶ جب اللہ تعالیٰ کسی اپنے کام کا ارادہ کرتا ہے جس میں قدرے نرمی ہو تو اس کے متعلق فرشتوں کو فارسی میں حکم دیتا ہے اور اگر اس کام میں سختی ہو تو فرشتوں کو صبح عربی زبان میں حکم دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی امامہ و فیہ جعفر بن الزبیر متروک

۲۹۸۵۷ جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ڈرانا چاہتا ہے تو زمین میں کوئی ایسی چیز پیدا کر دیتا ہے جس سے زمین کپکپا اٹھتی ہے اور جب اپنی مخلوق کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو زمین پر ظلم کو مسلط کر دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس و رواہ الطبرانی فی السنۃ عنہ موقوفاً نحوہ

۲۹۸۵۸ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں چیزوں کو میں نے اپنے بندوں کی نظروں سے اوجھل رکھا ہے اگر میرے بندے ان چیزوں کو دیکھ لیں کبھی برائی نہ کریں اگر میں اپنے پردوں کو ہٹا دوں۔ حتیٰ کہ میرے بندے مجھے دیکھ لیں اور انھیں یقین ہو جائے اور یہ جان لیں کہ جب میں مخلوق کو موت دیتا ہوں ان کے ساتھ کیا کرتا ہوں اور یہ کہ میں نے آسمانوں کو مٹھی میں لیا پھر زمین کو مٹھی میں لیا پھر میں نے کہا: میں ہی بادشاہ ہوں کون ہے جو میرے سوا بادشاہ ہو پھر میں اپنے بندوں کو جنت دکھاؤں اور ان کے لیے جنت میں جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں وہ انھیں دیکھ کر یقین کر لیں پھر میں انھیں دوزخ دکھاؤں اور جو کچھ عذاب کی مختلف صورتیں اس میں تیار کر رکھی ہیں حتیٰ کہ اسے دیکھ کر یقین کر لیں لیکن میں نے ان سب کو (اپنے آپ کو جنت کو اور دوزخ کو) جان بوجھ کر اپنے بندوں کی نظروں سے چھپا رکھا ہے تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے بندے کیا سائل کرتے ہیں حالانکہ یہ ساری چیزیں میں نے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

رواہ الطبرانی و ابو الشیخ فی العظمتۃ عن ابی مالک الاشعری

۲۹۸۵۹ اللہ تعالیٰ آسمان سے ہوا کا جو گولہ بھی نازل کرتا ہے وہ مقدار کے مطابق ہوتا ہے اور آسمان سے جو قطرہ بھی پانی کا نازل کرتا ہے وہ بھی مقدار کے مطابق ہوتا ہے البتہ طوفان نوح کے موقع پر پانی اور قوم عاد کے عذاب کے موقع پر ہوا بغیر مقدار کے چلی چنانچہ طوفان نوح کے دن پانی اللہ کے حکم سے خزاچی فرشتوں سے سرکشی کر کے نکل گیا اور قوم عاد کے عذاب کے دن ہوا اللہ تعالیٰ کے حکم سے خزاچی فرشتوں سے سرکشی کر کے نکل پڑی۔ چنانچہ ہوا پر فرشتوں کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد و ابو نعیم فی الحلیۃ و ابن عساکر عن ابن عباس

۲۹۸۶۰ اے عائشہ! جب اللہ تعالیٰ کسی چھوٹے کو بڑا بنانا چاہے تو بنا دیتا ہے اور جب کسی بڑے کو چھوٹا بنانا چاہے تو یہ بھی بنا دیتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۹۸۶۱ سبحان اللہ! جب دن آتا ہے رات کہاں چلی جاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن التبوخی رسول ہرقل کہ ہرقل نے رسول کریم ﷺ کو خط لکھا کہ تم مجھے جنت کی طرف بلا تے ہو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے مجھے بتاؤں دوزخ کہاں ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے بضعیف الجامع ۳۲۲

۲۹۸۶۲ مجھ سے فریاد نہ کی جائے فریاد تو صرف اللہ تعالیٰ سے کی جائے۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

کتاب العظمتہ از قسم افعال

تعظیم کا بیان از قسم افعال

۲۹۸۶۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ مجھے جنت میں داخل کر دے نبی کریم ﷺ نے رب تعالیٰ کی تعظیم بیان کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رب تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیرے رکھا ہے عرش چرچرا رہا ہے جس طرح پالان سواری کے وقت چرچراتا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن ابی عاصم وابن خزیمۃ والدارقطنی فی الصفات والطبرانی فی السنۃ وابن مردویہ وسعید بن المنصور ۲۹۸۶۳۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ ”ان الذین ینادونک من وراء الحجرات“ (بے شک جو لوگ حجروں کے پیچھے سے آپ کو آوازیں دیتے ہیں) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ! میری تعریف زینت ہے اور میری خدمت عین ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

رواہ ابن الشرفی وقال تفرّد به الحسن بن واقد وابن عساکر ۲۹۸۶۵۔ عبدالرحمن بن عطاء بن بنی ساعدہ اپنے والد علاء بن سعد سے روایت نقل کرتے ہیں علاء ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے دن بیعت کی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ کچھ تم بھی سنتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیساں رہے ہیں؟ فرمایا: آسمان چرچرا رہا ہے اور چرچرا نا اس کا حق ہے آسمان پر پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی فرشتہ نہ ہو لہذا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہوتا ہے یا رکوع میں ہوتا ہے یا سجدہ میں ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ”وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون“ ہم صف بستہ ہیں اور ہم تسبیحات میں مصروف ہیں۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر ۲۹۸۶۶۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے یکا یک آپ نے فرمایا: جو کچھ میں سن رہا ہوں کیا وہ تم بھی سن رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہم کچھ نہیں سنتے آپ نے فرمایا میں آسمان کے چرچرانے کی آوازیں سن رہا ہوں اور آسمان کو چرچرانے پر ملامت بھی نہیں چونکہ آسمان میں بالشت کے برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی یا قدم نہ رکھے ہوئے ہو۔

رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

کتاب الاول..... از حروف غین

کتاب الغزوات..... از قسم اقوال

غزوہ بدر

۲۹۸۶۷ میری بات کو تم ان لوگوں سے زیادہ نہیں سننے والے ہاں البتہ اتنی بات ہے کہ یہ میری بات کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن انس

کعب بن اشرف کا قتل

۲۹۸۶۸ کون کعب بن اشرف کی خیر لے گا چونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔ رواہ البخاری عن جابر

اکمال

۲۹۸۶۹ میں تم سے زیادہ اجر و ثواب کا محتاج ہوں اور تم مجھ سے زیادہ چلنے کی قوت نہیں رکھتے۔ رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۹۸۷۰ سطح زمین پر تمہارے سوا کوئی قوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کو پہچانتی ہو کہاں ہیں دنیا سے بے رغبتی کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن سرخ خیمے سے باہر تشریف لائے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۷۱ اللہ تعالیٰ نے ابو جہل کو قتل کیا ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے دین کی مدد کی۔

رواہ العقیلی عن ابن مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے بضعیف الجامع ۱۶۲۱

۲۹۸۷۲ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا اے اللہ کے دشمن یہ (ابو جہل) اس امت کا فرعون ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

۲۹۸۷۳ اللہ تعالیٰ میری طرف سے اس جماعت کو برابر لے دے تم نے مجھے خائن سمجھا حالانکہ میں امانت دار ہوں تم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ میں سچا ہوں پھر ابو جہل کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اس نے فرعون سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی چونکہ فرعون کو جب ہلاکت کا یقین ہوا اس نے اللہ تعالیٰ کی واحد نیت کا اقرار کر لیا تھا جبکہ اس (ملعون) کو جب موت کا یقین ہوا اس وقت بھی اس نے لات اور عزیٰ کو پکارا۔

رواہ الطبرانی والنخطیب وابن عساکر

کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے مقتولین پر کھڑے ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۷۴ اے ابو جہل! اے عقبہ! اے شیبہ! اے امیہ! کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا؟ میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بے روح جسموں سے کلام کیوں کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے

قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میری بات کو ان (مردوں) سے زیادہ نہیں سنتے (بلکہ وہ تم سے زیادہ سن رہے ہیں) البتہ اتنی بات ہے کہ

جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ رواہ احمد بن حنبل و مستلم عن انس

۲۹۸۷۵ اے اہل قلب کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! کیا یہ سن سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا

یہ اسی طرح سنتے ہیں جس طرح تم سنتے ہو لیکن یہ جواب نہیں دیتے۔ رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن سیدان عن اسیہ

۲۹۸۷۶ اے اہل قلب کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض

کیا یا رسول اللہ! کیا یہ سنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم ان سے زیادہ نہیں سنتے (بلکہ وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں) البتہ وہ جواب نہیں دے پاتے۔

رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن سیدان عن اسیہ

۲۹۸۷۷ اے اہل قلب کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض

کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مردوں سے کلام کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان سے وعدہ سچا کیا ہے۔

رواہ الحاکم عن عائشة

۲۹۸۷۸ اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کے دلوں کو نرم کرتا ہے حتیٰ کہ انھیں دودھ سے بھی زیادہ نرم کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بعض مردوں کے دلوں کو

سخت کرتا ہے حتیٰ کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں اے ابو بکر تمہاری مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا

تھا (اے میرے رب) جو میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بلاشبہ تو سختی والا اور مہربان سے اے ابو بکر تمہاری

مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے انھوں نے کہا تھا اگر تو (انھیں نافرمانوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے میں اور اگر تو انکی مغفرت کر دے

تو غالب ہے حکمت والا ہے اے عمر! تمہاری مثال حضرت نوح علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا اے میرے رب زمین پر کافروں کا

ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ اے عمر تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا اے ہمارے رب ان اموال کو تباہ کر دے اور ان کے

دلوں پر سختی کر اور وہ ایمان سے بہرہ مند نہ ہوں یہاں تک کہ دردناک عذاب دکھ لیں۔ تم مفلس لوگ ہو ان میں سے کوئی بھی نہیں بچ پائے گا الا یہ

کہ فدیہ دے یا گردن مارے سوائے سہل بن بیضاء کے۔ رواہ احمد بن حنبل و البیہقی فی السنن عن ابن مسعود

۲۹۸۷۹ ان کی مثال ان بھائیوں کی سی ہے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں چنانچہ نوح علیہ السلام نے کہا تھا اے میرے رب زمین پر کافروں کا

ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اے ہمارے رب ان (کافروں) کے اموال تباہ کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے

ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو سختی والا ہے اور مہربان ہے حضرت عیسیٰ علیہ

السلام نے کہا تھا اگر تو انھیں عذاب دے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے تو تو غالب ہے اور حکمت والا ہے تم عمالدار

لوگ ہو تم میں سے کوئی شخص بھی چھوٹ نہیں پائے گا مگر فدیہ دے کر یا گردن مار کر۔ رواہ العقیلی والحاکم عن ابن مسعود

غزوہ احد کا بیان

۲۹۸۸۰ اس پر مت روفرشتے اسے لگاتار اپنے پروں تلے کئے ہوئے ہیں حتیٰ کہ اسے تم نے اٹھالیا۔ رواہ النسائی عن حابر

۲۹۸۸۱ کیا تم نے اس کا دل چیر کر نہ دیکھا حتیٰ کہ تمہیں علم ہو جاتا کہ اس نے کلمہ تو حید کا اقرار اس وجہ سے کیا ہے یا کسی اور وجہ سے۔

قیامت کے دن تمہارے سامنے کون کلمہ تو حید پڑھے گا؟

رواہ احمد بن حنبل و البیہقی و ابو داؤد و النسائی و البخاری و مسلم عن اسامة رضی اللہ عنہ

۲۹۸۸۲ اے اسامہ! قیامت کے دن جب آوگے کلمہ تو حید کا کیا کرو گے۔

رواہ مسلم عن جندب الطیالسی و الزرار عن اسامة بن زید

غزوہ احد..... از اکمال

۲۹۸۸۳ یا اللہ میری قوم کی مغفرت فرما چونکہ وہ نہیں جانتے۔

رواہ ابن حبان والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن سهل بن سعد

۲۹۸۸۴ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غصہ شدت اختیار کر لیتا ہے جس قوم نے اپنے نبی کے دانت شہید کیے ہوں۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۹۸۸۵ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غصہ شدید ہوتا ہے جسے اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں قتل کر دے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبخاری عن ابی ہریرۃ

۲۹۸۸۶ اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر فزوں تر ہو جاتا جسے اللہ کا رسول ﷺ قتل کر دے اور جو اللہ کے رسول کا چہرہ زخمی کر دے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۸۷ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بڑھ جاتا ہے جسے اللہ کا رسول قتل کر دے اور اس شخص پر بھی اللہ کا غصہ بڑھ جاتا ہے جس کا نام ”ملک

الاملاک“ رکھا گیا ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۹۸۸۸ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غصہ فزوں تر ہو جاتا ہے جو قوم اللہ تعالیٰ کے رسول کا چہرہ زخمی کر دے۔ رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد

۲۹۸۸۹ میں ان لوگوں (جو احد میں شہید ہوئے) پر گواہی دیتا ہوں جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم آیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن

اٹھائیں گے جبکہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا وہ خون تازہ خون ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آ رہی ہوگی ذرا دھان رکھنا ان میں سے جسے

زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے اتارا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وسعید بن المنصور عن عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر

روایت کیا کہ جب رسول کریم ﷺ نے احد کے مقتولین (شہداء احد) کو دیکھا آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۸۹۰ میں ان (شہداء احد) پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو زخم بھی آئے اللہ تعالیٰ زخمی کو قیامت کے دن اٹھائیں گے جبکہ زخم سے

خون پھوٹ رہا ہوگا جو بالکل تازہ ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آ رہی ہوگی ذرا دیکھو جس کو زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے داخل کرو (رواہ

ابن مندہ وابن عساکر عن عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر العنبری) کہ رسول کریم ﷺ شہداء احد کو دیکھنے کے لیے تشریف لائے اس موقع

پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۹۱ میں ان لوگوں پر گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوا قیامت کے دن وہ آئے گا کہ اس کے زخم سے خون رس رہا

ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آتی ہوگی لہذا جسے زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے داخل کرو۔ رواہ الطبرانی والبیہقی عن کعب بن مالک

۲۹۸۹۲ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں شہداء ہوں گے ان کے پاس آؤ اور ان کی زیارت کرو قسم اس ذات

کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص بھی ان پر تا قیامت درود و سلام بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

رواہ الحاکم عن عبید بن عمیر عن ابی ہریرۃ

۲۹۸۹۳ تیسرا اس ہو کیا پورے کا پورا زمانہ کل نہیں ہے جمال بن سراقہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ احد کی طرف جا رہے تھے میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کل قتل کیے جائیں گے اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۸

۲۹۸۹۴ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہو لہذا ان کی زیارت کرو اور انہیں سلام پیش کرو۔

غزوہ خندق.....از اکمال

- ۲۹۸۹۵ اب ہم کفار پر چڑھائی کریں گے وہ ہمارے اوپر چڑھائی نہیں کر سکیں گے آپ ﷺ نے یہ حدیث غزوہ احزاب کے موقع پر ارشاد فرمائی۔
رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل و البخاری و الطبرانی عن سلیمان بن صرد
- ۲۹۸۹۶ اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کے دلوں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہو گیا۔ رواہ البخاری و المسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن علی و مسلم و ابن ماجہ عن ابن مسعود
- ۲۹۸۹۷ یا اللہ! جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا ان کی گھروں کو آگ سے بھر دے ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
- ۲۹۸۹۸ یا اللہ! جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ (عصر) سے مشغول کیا ہے ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس
- ۲۹۸۹۹ کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔
رواہ النسائی و الطحاوی و ابن حبان و الطبرانی و سعید بن منصور عن حذیفہ
- ۲۹۹۰۰ کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر سے مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔
- ۲۹۹۰۱ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو بھی ان پر درود و سلام بھیجے گا وہ تاقیامت اسے جواب دیتے رہیں گے۔
رواہ الطبرانی عن ام سلمة عبدالرزاق عن علی
- ۲۹۹۰۲ کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد سے واپس ہوتے وقت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
میں ان شہداء پر گواہ ہوں انھیں انہی کے کپڑوں اور ہتھتے خون میں کفن دے دو۔
- ۲۹۹۰۳ اے لوگو! شہداء احد کی زیارت کرو ان کے پاس آؤ اور انھیں سلام کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو مسلمان بھی تاقیامت ان پر سلام پیش کرے گا یہ اس کا جواب دیتے رہیں گے۔ رواہ ابن سعد عن عیید بن عمیر
- ۲۹۹۰۴ یا اللہ! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہداء ہیں جو بھی ان کی زیارت کرے گا یا ان پر سلام پیش کرے گا تاقیامت یہ اسے جواب دیں گے۔ رواہ الحاکم عن عبد اللہ بن ابی فروة

سر یہ بڑ معوشہ.....از اکمال

- ۲۹۹۰۵ تمہارے بھائیوں کی مشرکین کے ساتھ بڑھیڑ ہوئی۔ مشرکین نے انھیں بے دردی سے قتل کر دیا اور ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا
میں تمہاری طرف ان کا بھیجا ہوا قاصد ہوں انھوں نے کہا: اے ہمارے رب ہماری قوم کو خبر پہنچا دے کہ ہم راضی ہیں اور ہمارا رب بھی ہم سے راضی ہے میں ان کا قاصد ہوں وہ راضی ہیں اور رب تعالیٰ بھی ان سے راضی ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۹۹۰۶ یا اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور ایک راویت میں ہے آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں انصار و مہاجر کی اسے اللہ مغفرت فرما۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و النسائی عن انس احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن سهل بن سعد

اللهم لا خیر الا خیر الاخرہ فاغفر لانصار و المہاجرہ
یا اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ رواہ الحاکم عن انس

غزوة قریظہ و نضیر..... از اکمال

۲۹۹۰۷ جس شخص نے اس قلعہ میں ایک تیر بھی داخل کیا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے یہ حدیث غزوة قریظہ و نضیر کے دن ارشاد فرمائی۔ رواہ الطبرانی عن عتبہ بن عبد

غزوة ذی قرد..... از اکمال

۲۹۹۰۸ ابوقادہ ہمارے چوٹی کے شہسوار ہیں اور سلمہ ہمارے پیادوں میں سب سے زیادہ برق رفتار ہیں۔
رواہ ابو داؤد الطیالسی و مسلم و البغوی و الطبرانی و ابن حبان عن ابن الاکوع

غزوة حدیبیہ

۲۹۹۰۹ جو شخص مرا گھائی پر چڑھے گا اس کے گناہ اسی طرح جھڑیں گے جس طرح بنی اسرائیل کے گناہ جھڑے تھے۔ رواہ مسلم عن حابر
۲۹۹۱۰ یقیناً آپ کی مثال ایسی ہے کوئی شخص کہے یا اللہ مجھے ایسا دوست عطا فرما جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو۔
رواہ مسلم عن سلمة بن الاکوع

غزوة خیبر..... از اکمال

۲۹۹۱۱ اللہ اکبر خیبر ویران ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو ڈر سنائے ہوؤں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔
رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم الترمذی و النسائی عن انس و احمد بن حنبل عن انس عن ابی طلحة
۲۹۹۱۲ اللہ اکبر خرویران ہو گیا جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو ڈر سنائے ہوؤں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔
رواہ الطبرانی عن انس
۲۹۹۱۳ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم خیبر سے نکل بھاگو گے اور مٹی تمہیں لے کر راتوں رات بھاگی ہوگی۔ رواہ البخاری عن عمر

غزوة مؤتہ

۲۹۹۱۴ کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑ دو گے؟ تمہاری مثال اور ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس سے اونٹ یا بکریاں چروانے کا کام لیا جائے وہ بکریاں چروائے پھر جب پانی پلانے کا وقت ہو تو انہیں حوض پر لائے بکریاں حوض سے پانی پی پینے لگیں صاف صاف پانی پی لیں

اور گدلا پانی چھوڑ دیں۔ رواہ مسلم عن عوف بن مالک

۲۹۹۱۵ کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑنے والے ہو؟ تمہارے لیے ان کے معاملہ کا صاف و شفاف حصہ ہے اور ان کے لیے گدلا۔

رواہ ابو داؤد عن عوف بن مالک

الاکمال

۲۹۹۱۶ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ موتہ میں اسلام کا جھنڈا اٹھانا اور اوشجاعت لیتے رہے حتیٰ کہ شہید ہو گئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی دیدہ دلیری سے جھنڈے کا دفاع کرتے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہوئے پھر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھ لیا جھنڈے کا دفاع کیا بالآخر وہ بھی شہید ہو گئے مجھے جنت میں ان کا مقام دکھلا دیا گیا ہے چنانچہ خواب میں دیکھا کہ یہ سونے کی مسبریوں پر آرام کر رہے ہیں البتہ عبد اللہ بن رواحہ کی مسبری میں نے کچھ گنڈیاں دیکھی ہیں میں نے کہا: ایسا کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا عبد اللہ بن رواحہ کچھ تردد کا شکار ہو گئے تھے بالآخر تردد جاتا رہا۔

رواہ الطبرانی عن رجل من الصحابة من بنی مرة بن عوف

۲۹۹۱۷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک غزوہ پر گئے اور گھسان کی جنگ لڑی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے پرچم اٹھ رکھا تھا وہ شہید ہو گئے پرچم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے لے لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا انہوں نے پرچم اٹھ رکھا پھر وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم اٹھ لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پرچم کا دفاع کرتے رہے پھر وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پرچم اٹھ لیا اور کہا: اب جنگ سخت ہوگی۔

رواہ ابن عازن فی مغازیہ وابن عساکر عن العطف عن خالد مخزومی مرسلًا

۲۹۹۱۸ تمہارے بھائیوں کی دشمن سے مڈ بھیسر ہوئی ہے زید نے پرچم اٹھا کر جنگ کی حتیٰ کہ شہید ہو گئے، پھر اس کے بعد جعفر نے پرچم اٹھ لیا وہ بھی بے دریغ لڑتا رہا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گیا پھر عبد اللہ بن رواحہ نے پرچم لے لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہو گیا پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے پرچم اٹھ لیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

رواہ احمد بن حنبل والطرانی الحاکم الضیاء عن عبد اللہ بن جعفر

۲۹۹۱۹ کیا میں تمہیں تمہارے لشکر کے اس غازی کے متعلق خبر نہ دوں؟ یہ گھروں سے نکل کر چل پڑے تھے۔ حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ ان کی مڈ بھیسر ہو گئی چنانچہ زید کو شہید کر دیا گیا تم اس کے لیے استغفار کرو پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لے لیا اس نے دشمن پر ٹوٹ کر حملہ کیا بالآخر وہ بھی شہید کر دیا گیا میں اس کی شہادت پر گواہی دیتا ہوں تم اس کے لئے استغفار کرو اس کے بعد عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہو گیا اس کے لیے بھی استغفار کرو پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لے لیا حالانکہ وہ مقرر کیے ہوئے امراء میں سے نہیں تھا وہ اپنے تئیں امیر بنا ہے یا اللہ اوہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اس کی مدد کر پھیل جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو اور کوئی بھی پیچھے نہ رہنے پائے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابویعلی وابن حبان والنصار عن ابی قتادہ

۲۹۹۲۰ اے عبد الرحمن اپنے وقار میں رہوں پرچم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا وہ بے دریغ لڑتے رہے بالآخر شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے پھر عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم اٹھ لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتے رہے بالآخر وہ بھی شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ عبد اللہ بن رواحہ پر رحم فرمائے پھر خالد بن ولید نے پرچم اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے خالد کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی خالد اللہ تعالیٰ کی تلوار میں سے ایک تلوار ہے۔

رواہ الحکیم عن عبد اللہ بن سمرہ

غزوہ حنین

۲۹۹۲۱ اب جنگ سخت ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن العباس الحاکم عن جابر الطبرانی عن شیبہ
 ۲۹۹۲۲ انشاء اللہ آئندہ کل ہمارا ٹھکانا بنی کنانہ کا کوہ دامن ہوگا جہاں وہ کفر پر ایک دوسرے سے قسمیں لیتے تھے۔

رواہ البخاری و مسلم عن ابی ہریرہ

۲۹۹۲۳ انشاء اللہ کل ہم بنی کنانہ کے کوہ دامن میں اتریں گے جہاں قریش کفر پر ایک دوسرے سے قسمیں لیتے تھے۔

رواہ ابن ماجہ عن اسامہ زید

۲۹۹۲۴ چہرے بد شکل ہوں۔ رواہ مسلم عن سلمة بن الاکوع

اکمال

۲۹۹۲۵ چہرے بد شکل ہوں رسول کریم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ مسلم عن سلمة بن الاکوع احمد بن حنبل ۹۹۹۲۴ نمبر کے تحت حدیث گزر چکی ہے عن ابی عبدالرحمن الفہری واسمہ یزید بن اسید عن عبد بن حمید عن یزید بن عامر الطبرانی عن الحارث بن بديل السعدی، قال البغوی مالہ غیرہ قال وبلغنی انه لم یسمعه من النبی وانما رواہ عن عمر بن سفیان الثقفی لبغوی الطبرانی عن شیبہ بن عثمان الطبرانی عن حکیم بن حزام انه قالہ یوم بدر والحاکم عن ابن عباس انه قال لقریش بمکة

۲۹۹۲۶ اے ام ایمن خاموش رہو تمہاری زبان دانی میں لکنت ہے۔ رواہ ابن سعد عن ابی الحویرث

کہ ام ایمن نے غزوہ حنین کے موقع پر کہا: نسبت اللہ اقدامکم (جبکہ سب بجائے سین کے تائے مجھ کے ساتھ ہے) جس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ثابت قدم رکھے اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۹۲۷ انشاء اللہ! کل ہمارے اترنے کی جگہ مقام حنیف کا دایاں کنارہ ہوگا جہاں مشرکین آپس میں قسمیں اٹھاتے تھے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

سر یہ ابی قتادہ..... از اکمال

۲۹۹۲۸ تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ آیا وہ سچا ہے یا جھوٹا۔ رواہ ابو یعلیٰ و الطبرانی و سعید بن منصور عن جندب الجلی

غزوہ فتح مکہ..... از اکمال

۲۹۹۲۹ مکہ میں میرے لیے دن کے وقت گھڑی بھر کے لیے جنگ حلال کر دی گئی میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہوگی مکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت سے محترم ہوا ہے مکہ کا درخت نہ کاٹا جائے اس کی گھاس نہ کاٹی جائے مکہ کا شکار نہ بھگایا جائے مکہ میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اعلان کر کے اصل مالک تک پہنچا سکتا ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا اذخر گھاس کاٹی جاسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں صرف اذخر گھاس کاٹی جاسکتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۹۳۰ یہ لڑائی کا دن ہے اپنا روزہ افطار کر لو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ حکم دیا تھا۔ رواہ ابن سعد عن عبید بن عمیر مرسلأ

۲۹۹۳۱..... میں وہی بات کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کئی تھی ”لا تشریب علیکم الیوم“ یعنی آج تمہارے اوپر کوئی باز پرس نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے اور وہ خوب رحم کرنے والا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم العضب عن ابی ہریرۃ، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عمر

سریہ خالد بن ولید..... از اکمال

۲۹۹۳۲..... عزری کا زمانہ ختم ہو چکا آج کے بعد عزری نہیں رہے گا۔ رواہ ابن عساکر عن قتادہ مرسلًا

اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک معرکہ میں بھیجنا..... از اکمال

۲۹۹۳۳..... اہل ابی پر غارت ڈال دو صبح جب وہ غفلت میں ہوں پھر بستی کو آگ سے جلا دو۔

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل و ابو داؤد وابن ماجہ ابن سعدو البغوی فی معجمہ عن اسامہ بن زید

متعلقات غزوات..... از اکمال

۲۹۹۳۴..... اے عائشہ یہ جگہ ہے اگر حشرات ارض کی کثرت نہ ہو۔ رواہ البغوی عن سفیان بن ابی نمر عن ابیہ

کہ رسول کریم ﷺ ایک غزوہ پر تھے آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ عقیق نامی جگہ سے جب گزرے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کتاب الغزوات والوفود..... از قسم افعال

باب رسول اللہ ﷺ کے غزوات، بعوث اور مرسلات کے بیان میں

غزوات کی تعداد

۲۹۹۳۵..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس (۱۹) غزوات میں حصہ لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ
۲۹۹۳۶..... ابو اسحاق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سترہ (۱۷) غزوات کیے ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول کریم ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات ہوئے؟ انھوں نے کہا: سترہ۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۳۷..... ابو یعقوب اسحاق بن عثمان کہتے ہیں میں نے موسیٰ بن انس سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے غزوات کئے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: ستائیس غزوات، آٹھ غزوات میں مہینوں گھر سے غائب رہتے اور انیس غزوات میں کئی کئی دن گھر سے غائب رہتے میں نے پوچھا انس بن مالک نے کتنے غزوات میں حصہ لیا ہے جواب دیا آٹھ غزوات میں۔ رواہ ابن عساکر

غزوہ بدر

۲۹۹۳۸ ”مسند فاروق“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں اہل بدر کا واقعہ سنانے لگے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بدر کے اگلے دن مشرکین کی قتل گاہیں دکھائیں اور فرمایا: انشا اللہ کل یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی انشا اللہ کل یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی چنانچہ آپ نے جس جس جگہ کی تعیین کی تھی کل اسی جگہ پر کفار پچھاڑے گئے میں نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے کفار آپ کی بتائی ہوئی پچھاڑ گاہوں سے زرہ برابر بھی نہیں چوکے پھر آپ ﷺ نے حکم دیا مقتولین کفار کو ایک کنویں میں پھینک دیا گیا پھر آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور آواز دے کر کہا اے فلاں اے فلاں! کیا تم نے رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا میں نے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسے لوگوں سے بات کر رہے ہیں جو مردہ لاشیں ہیں؟ آپ نے فرمایا تم ان سے زیادہ میری بات کو نہیں سنتے (یعنی وہ سنتے ہیں) البتہ وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابو عوانة وابو یعلیٰ وابن جریر
۲۹۹۳۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر کا واقعہ سنایا اور کہا بدر کے دن حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نظر دوڑائی ان کی تعداد تین سو سے کچھ زیادہ تھی جبکہ آپ ﷺ نے مشرکین کو ایک نظر دیکھا ان کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ تھی فریقین میں اتنا تفاوت دیکھ کر آپ قبور ہو کر بیٹھ گئے آپ نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھالیے آپ ﷺ نے اپنے اوپر چادر اوڑھ رکھی تھی اور تہ بند باندھی ہوئی تھی آپ نے دعا کی اور کہا یا اللہ! اپنا وعدہ پورا فرمایا اللہ! اپنا وعدہ پورا فرمایا اللہ! اگر تو نے اسلام کی نام لیا تو اس ٹھنی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا زمین پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تیری عبادت بند ہو جائے گی آپ ﷺ برابر رب تعالیٰ سے فریاد اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ محبت میں آپ کی چادر گونگی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر چادر اٹھائی اور آپ پر اوڑھ دی پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا نبی اللہ! رب تعالیٰ سے آپ کا واسطہ کافی ہو چکا اللہ تعالیٰ آپ کے وعدہ کو پورا فرمائے گا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم انى ممدكم بالف من الملائكة مردفين

ترجمہ: جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری فریاد سن لی اور تمہاری مدد کے لئے لگا تار ایک ہزار فرشتے نازل فرمائے۔

چنانچہ جب میدان کا رزار گرم ہوا مشرکین شکست خوردہ ہوئے ستر (۷۰) مشرکین مارے گئے اور ستر (۷۰) قیدی ہوئے پھر رسول کریم ﷺ نے ابو بکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم سے بدر کے قیدیوں کے متعلق مشورہ لیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ قیدی چچا کے بیٹے ہیں رشتہ دار ہیں اور بھائی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے فدیہ لے کر انھیں رہا کر دیں اس سے ہماری (معاشی) قوت مضبوط ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت عطا فرمادے اور یہ ہمارے دست و بازو بن جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا: بخدا! میری وہ رائے نہیں جو ابو بکر کی رائے ہے میری رائے کچھ اس طرح ہے کہ آپ میرے فلاں قریبی رشتہ دار کو میرے حوالے کریں تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں عقیل کو علی کے حوالے کر دیں وہ اس کی گردن اڑا دے اور فلاں شخص کو مزہ کے حوالے کر دیں وہ اس کا بھائی ہے اور وہ اس کی گردن اڑا دے تاکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے دلوں میں زرہ برابر بھی مشرکین کی محبت نہیں بلاشبہ یہ قیدی مشرکین کے روساء ہیں ان کے پیٹو ہیں اور ان کے قائدین ہیں تاہم رسول کریم ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف مائل ہو گئے اور میری رائے کی طرف توجہ نہ دی چنانچہ مشرکین سے فدیہ لے کر انھیں چھوڑ دیا دوسرے دن علی الصبح میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ دونوں رورہے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بھی خبر دیں آپ اور آپ کا رفیق کیوں رورہے ہیں؟ اگر کوئی ایسی بات ہے تو میں بھی روؤں اگر مجھے رونانا آئے کم از کم رونے کی صورت تو بنا لوں گا نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: قیدیوں نے جو فد یہ پیش کیا ہے وہ فد یہ کیا ہے وہ تو عذاب ہے جو اس درخت سے بھی قریب دکھائی دیتا ہے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ماکان لنسبی ان یکون له اسری حتی یشخن فی الارض لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم کسی نبی کے اختیار میں نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ زمین پر کثرت سے خون نہ بہا دے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا نوشتہ پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو لئے ہوئے ہیں اگلے سال مسلمانوں کو اپنے کئے کی سزا چھلکتی پڑی چنانچہ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھاگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے سر مبارک میں خود کے دندانے کھب گئے جس سے آپ کے چہرے پر خون بہ بڑا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اولما اصابکم مصیبة قد اصابتم مثلها قاتلتم انی هذا قل هو من عند انفسکم ان اللہ علی کل شیء قدير کیا جب تمہیں مصیبت پیش آئی جبکہ تم دو گنی مصیبت پہنچا چکے ہو تم کہتے ہو یہ مصیبت کہاں سے آگئی کہہ دیجئے یہ تمہاری اپنی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی وابوعوانة وابن

حریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان وابوالشیخ وابن مردویہ وابونعیم والبیہقی معافی الدلائل ۲۹۹۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ٹھہرنے کی جگہ کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن رسول کریم ﷺ سب سے زیادہ سخت حملہ کرنے والے تھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۹۹۳۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ آئے ہم نے مدینہ کے پھل کھائے اور ہمیں یہاں کی آب و ہوا اس نہ آئی ہمیں بخار ہو گیا نبی کریم ﷺ کبھی کبھی بدر کے متعلق پوچھتے رہتے تھے جب ہمیں خبر پہنچی کہ مشرکین جنگ کے لیے آ رہے ہیں رسول کریم ﷺ بدر کی طرف چل دیئے بدر ایک کنوئیں کا نام ہے ہم مشرکین سے پہلے بدر پہنچ گئے بدر میں ہمیں دو شخص ملے ایک شخص قریشی تھا جبکہ دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا غلام تھا قریشی تو بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوا رہی بات عقبہ کے غلام کی وہ ہمارے ہاتھ لگ گیا ہم اس سے پوچھتے لوگوں کی کیا تعداد ہے، وہ کہتا: بخدا ان کی تعداد زیادہ ہے اور ان کی لڑائی شدید ہے۔ جب وہ یہ بات کہتا مسلمان اسے مارتے حتیٰ کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ نبی کریم ﷺ نے اُس پر زور دے کر پوچھا کہ مشرکین کی تعداد کیا ہے؟ اس نے تعداد بتانے سے انکار کر دیا آپ نے پوچھا وہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں غلام نے کہا: وہ روزانہ دس اونٹ ذبح کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی تعداد ایک ہزار ہے چونکہ ایک اونٹ سو آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے پھر رات کو بارش برسی ہم درختوں کے نیچے چلے گئے اور ڈھالوں سے بچاؤ کا کام لیا جبکہ رسول کریم ﷺ نے رات دعا کرتے گزار دی دعائیں کہتے یا اللہ اگر تو نے یہ مختصر سی جماعت ہلاک کر دی تیری عبادت نہیں کی جائے گی طلوع فجر کے وقت نماز پڑھنے کا اعلان کیا گیا لوگ درختوں کے نیچے سے نکل کر آئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر جنگ پر ہمیں ابھارا پھر فرمایا: سبھی لوگ سرجی مائل پہاڑ کے اس حصہ کے نیچے رہیں جب مشرکین ہمارے قریب ہوئے ہم نے صفیں بنالیں یکا یک جماعت مشرکین سے ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اور مشرکین کے سامنے چلے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! حمزہ کو بلاؤ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مشرکین کی طرف سے اس شخص کے قریب کھڑے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکین میں اگر کوئی شخص بھلی بات کرنے والا ہے تو وہ یہی سرخ اونٹ کا سوار ہے عین ممکن ہے یہ کوئی بات کرے اتنے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: یہ شخص عقبہ بن ربیعہ ہے یہ جنگ سے منع کر رہا ہے اور اپنی قوم سے کہہ رہا ہے: اے میری قوم! میں انھیں (مسلمانوں کو) موت کی پرواہ کیے بغیر لڑنے والا دیکھ رہا ہوں تم ان تک نہیں پہنچ پاؤ گے حالانکہ تمہارے پاس مال و دولت کی فراوانی ہے اے میری قوم! جنگ کا خیال ترک کرو اور اس بے عزتی کو میرے سر منڈ دو اور کہو کہ عقبہ بن ربیعہ نے سستی اور ڈر پوکے کا مظاہرہ کیا حالانکہ تم جانتے ہو میں کابل اور ڈر پوک نہیں ہوں یہ آفر ابو جہل نے سن لی وہ بولا: تم یہ بات کہتے ہو بخدا! اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا ہے اسے دانتوں سے کاٹ دیتا حالانکہ تیرے حسن منظر نے تیرے پیٹ کو رعب سے بھر دیا ہے عقبہ بولا: اے سر نیوں کو زعفران سے رنگنے والے (یعنی عیاش پرست تھے جسکی تدابیر سے کیا واسطہ) مجھے عار مت دو آج تم جان لو گے کہ ہم میں سے کون بزدل ہے؟ چنانچہ عقبہ اس کا بھائی

شیبہ اور بیٹا ولید باہر نکلے اور دم مقابل کے خواہشمند ہوئے اور ہر سے انصار سے چھ نو جوان نکلے عقبہ نے کہا: ہم تمہارے خواہشمند نہیں ہیں تم ہمارے مقابل کے نہیں ہو، ہم تو اپنے چچا کے بیٹوں یعنی بنی عبدالمطلب کے خواہشمند ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! کھڑے ہو جاؤ اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ اے عبیدہ بن حارث! کھڑے ہو جاؤ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عقبہ بن ربیعہ اشیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ کو واصل جہنم کیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے پھر ہم مشرکین کے سزا دی قتل کیے اور ستر آدمی قید پھر ایک انصاری عباس بن عبدالمطلب کو قید کر لیا عباس نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اس نے گرفتار نہیں کیا البتہ مجھے ایک شخص نے قید کیا ہے اس کے سر سے کنارے کے بال اکھڑے ہوئے تھے وہ بہت خوبصورت تھا اور اہل بق گھوڑے پر سوار تھا میں اسے نہیں دیکھ رہا انصاری نے کہا: یا رسول اللہ میں نے ہی اسے قید کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو اللہ تعالیٰ نے فرشتے سے تمہاری مدد کی ہے حضرت علی نے فرمایا: بنی مطلب سے ہم نے عباس عقیل اور نوفل بن حارث کو قید کیا۔

رواہ ابن شیبہ واحمد بن حنبل وابن جریر وصحیح و البیہقی فی الدلائل وروی ابن ابی عاصم فی الجہاد بعضہ

۲۹۹۲۲ ”مسند علی“ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی علاوہ بدر کی دن سفیداون تھی۔ رواہ ابن شیبہ والنسائی

۲۹۹۲۳ ”ایضاً“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدر کے دن ہم نے دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی پناہ لیتے تھے حالانکہ رسول ﷺ دشمن کے

قریب ہوتے اس دن رسول اللہ ﷺ کا حملہ بے مثال تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن جریر وصحیح و البیہقی فی الدلائل

۲۹۹۲۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں جاگ رہا تھا صرف نبی کریم ﷺ

جاگ رہے تھے آپ ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے دعا میں مشغول ہو جاتے اور روتے حتیٰ کہ اسی حالت میں صبح کی ہمارے درمیان

مقداد رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی شہسوار نہیں تھا۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل ومسدد والنسائی وابو یعلیٰ وابن جریر ابن خزیمہ

وابن حبان وابونعیم فی الحلیة و البیہقی فی الدلائل

۲۹۹۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن لوگوں سے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو بنی عبدالمطلب کو قید کر لو

چونکہ انہیں زبردستی گھروں سے باہر نکالا گیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبہ وابن جریر وصحیحہ

۲۹۹۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مجھے اور ابو بکر سے کہا گیا کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہیں اور دوسرے

کے ساتھ میکائیل و اسرافیل جو کہ عظیم فرشتے ہیں جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابو یعلیٰ وابن ابی عاصم وابن منیع والدورقی وابن جریر وصحیحہ والحاکم وابونعیم فی

الحلیة واللکائی فی السنة و البیہقی فی الدلائل والضعفاء

۲۹۹۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن عقبہ بن ربیعہ باہر نکلا اس کے پیچھے اس کا بھائی اور بیٹا بھی ہوئے پھر عقبہ

مقابل کا خواہاں ہوا انصار کے چند نو جوان صفوں سے باہر نکلے عقبہ نے کہا تم کون ہو نو جوانوں نے جواب دیا عقبہ بولا ہمیں تم سے کوئی کام

نہیں ہم تو اپنے چچا کے بیٹوں کے خواہشمند ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ اے عبیدہ بن

حارث! کھڑے ہو جاؤ حمزہ رضی اللہ عنہ نے عقبہ کی خبر لی، میں شیبہ کے سر ہولیا جبکہ عبیدہ اور ولید کے درمیان دو دو ہاتھ ہوئے میں اور حمزہ

نے اپنا اپنا دم مقابل قتل کر لیا پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے ہم نے اسے بھی واصل جہنم کیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے آئے۔

رواہ ابو داؤد والحاکم و البیہقی فی الدلائل

۲۹۹۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن مجھے اور ابو بکر کو فرمایا: تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل

ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور اسرافیل ہے جو کہ عظیم فرشتے ہیں جنگ میں حاضر ہوتا ہے یا فرمایا: صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

رواہ الدورقی وابن ابی داؤد والعشاری فی فضائل الصدیق واللکائی فی السنة

۲۹۹۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن صبح کی آپ پوری رات بیدار رہے حالانکہ آپ مسافر تھے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن حبان

بدر میں خصوصی دعا

۲۹۹۵۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بدر کی رات نماز پڑھتے رہے اور یہ دعا کرتے یا اللہ! اگر تو نے یہ تھوڑی سی جماعت ہلاک کر دی تیری عبادت نہیں کی جائے گی اس رات بارش بھی ہوئی۔ رواہ ابن مردویہ وسعید بن المنصور

۲۹۹۵۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن میں لڑتا رہا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں: یا حی یا قیوم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے ہیں پھر لڑنے کے لیے چلا گیا پھر تھوڑی دیر بعد آیا پھر دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں یا حی یا قیوم آپ برابر یہی ورد کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب فرمائی۔

رواہ النسائی والبزار وابویعلی وجعفر الفر یا بی فی الذکر والحاکم والبیہقی فی الدلائل والضیاء
۲۹۹۵۲ عبدخیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بدر پر چھ تکبیریں کہتے تھے اصحاب رسول پر پانچ اور باقی لوگوں پر چار۔

رواہ الطحاوی
۲۹۹۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن قلب کنویں پر تھا اور اس سے پانی نکالنا چاہتا تھا کیا ایک سخت ہوا چلی، پھر دوبارہ تیز ہوا چلی میں نے ایسی تیز ہوا چلتی کبھی نہیں پائی پھر سہ بارہ تیز ہوا چلی چنانچہ پہلے میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور یہ نبی کریم ﷺ کی دائیں طرف سے تھے دوسرے نمبر پر اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور یہ نبی کریم ﷺ کی بائیں طرف تھے تیسرے نمبر پر جبرائیل امین تشریف لائے وہ بھی ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے ان کی دائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے جبکہ میں ان کی بائیں طرف تھا جب اللہ تعالیٰ نے کفار کو ہزیمت سے دوچارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا آپ نے گھوڑے کی گردن پر چابک ماری میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے گھوڑے پر ثابت قدم رکھے میں نے اپنا نیزہ مارا حتیٰ کہ لہو کے چھٹے میری نعل تک پہنچے۔

رواہ ابو یعلی وابن جریر والبیہقی فی الدلائل وفیہ ابو الحویث عبد الرحمن بن معاویة وهو ضعیف
۲۹۹۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں بدر کے کنوؤں کا پانی پست کر دوں۔

رواہ ابو یعلی وابن جریر وصحیحہ وابونعیم فی التحلیب والدورق والبیہقی فی السنن
۲۹۹۵۵ ”مسند براء بن عازب“ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو غزوہ بدر میں شریک رہے کا خیال ہے کہ ان کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی ان کی تعداد تین سو دس اور چند آدمی بھی بخدا! ان کے ساتھ نہر کو صرف مؤمن ہی عبور کر پایا تھا۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۲۹۹۵۶ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے اور ابن عمر کو بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے ہمیں چھوٹا (کمن) سمجھ کر واپس کر دیا البتہ غزوہ احد میں ہم پیش پیش رہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والروایانی والبعوی وابونعیم وابن عساکر
۲۹۹۵۷ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل بدر کی تعداد تین سو دس اور چند آدمی بھی ان میں سے تھے (۶) مہاجرین تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ
۲۹۹۵۸ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن اصحاب رسول اللہ ﷺ کی تعداد تین سو دس اور چند نفوس بھی ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل بدر کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر تھی جنہوں نے طالوت کے ساتھ نہر عبور کی تھی جبکہ ان کے ساتھ

صرف مؤمن ہی نے نہر عبور کی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ
۲۹۹۵۹ ”مسند بشیر بن تیم“ بشیر بن تیم، عبداللہ بن ارجح، حلیج، عکرمہ کی سند سے بشیر بن تیم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل بدر میں مختلف فریدینے کا اعلان کیا اور عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی گردن آزاد کرو۔ (رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم فی الاصابۃ وقال: هذا مقلوب

یعنی سند میں ترتیب الٹ ہے اور صواب یوں ہے الالح عن بشیر بن تیم عن مکرمہ چونکہ بشیر بن تیم کی شیخ ہیں اور تابعین سے روایت حدیث کرتے ہیں انھیں سفیان بن عیینہ نے پایا ہے امام بخاری اور ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۹۹۶۰ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور کہا: یا رسول اللہ! حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے جھوٹ بولا ہے وہ دوزخ میں نہیں جائے گا

چونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و مسلم و الترمذی و النسائی و البغوی و الطبرانی و ابونعیم فی المعرفة

۲۹۹۶۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کو پانی دیتا رہا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابونعیم

۲۹۹۶۲ ”مسند علقمہ بن وقاص“ محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لشی اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ بدر کے

لیے گھر سے نکلے حتیٰ کہ جب مقام روحاء پر پہنچے لوگوں سے خطاب کیا اور پھر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول

اللہ! ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مشرکین فلاں فلاں جگہ پہنچ چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر کی طرح جواب دیا آپ ﷺ نے پھر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے۔

فائدہ:..... حدیث کا حوالہ نسخہ میں موجود نہیں بیاض ہے۔

۲۹۹۶۳ حضرت حدیثہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بدر میں شریک ہونے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں اور ابوہریرہ

گھر سے نکلے ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے: تم محمد سے ملنا چاہتے ہو ہم نے بہانہ کیا کہ ہم مدینہ جانا چاہتے ہیں کفار نے ہم سے پختہ

عہد لیا کہ ہم مدینہ واپس لوٹ جائیں اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ نہ لڑیں چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ

کو اجازت دیا آپ نے فرمایا: تم واپس لوٹ جاؤ اور قریش کا وعدہ پورا کرو ہم واپس لوٹ گئے اور کفار کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و الحسن بن سفیان و ابونعیم

۲۹۹۶۴ محمود بن لبید کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے اپنے اوپر علامتیں لگا رکھی ہیں لہذا تم بھی اپنے اوپر علامتیں لگا لو

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خودوں اور توپوں پر سفید اون بطور علامت لگائی۔ رواہ الواقدی و ابن النجار

۲۹۹۶۵ ”مسند حسین بن السائب النزاری“ حسین بن سائب کی روایت ہے کہ جب عقبہ کی رات ہوئی یا بدر کی رات ہوئی رسول اللہ ﷺ نے

اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم کیسے لڑائی کرو گے عاصم بن ثابت بن ارح کھڑے ہوئے اور تیر کمان لے کر کہا: یا رسول اللہ! جب دشمن دو سوزار

کے فاصلے پر ہوگا تو ان پر تیروں کی بارش کروں گا جب دشمن اتنا قریب ہوگا کہ پتھران پر آسانی سے برسائے جاسکتے ہوں تو ان پر پتھر برسائے

جائیں گے جب دشمن اور زیادہ قریب ہو جائے گا تو نیزوں سے اس کی خبر لی جائے گی حتیٰ کہ ان کی کمر لوٹ جائے پھر ہم تلواریں لے لیں گے اور

تلواروں سے ان کو ناکوں پہنچے چبوائیں گے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جنگ کا حکم اسی طرح نازل ہوا ہے جو شخص بھی جنگ میں حصہ لے وہ عاصم

کی طرح لڑے۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابونعیم

۲۹۹۶۶ ”مسند خالد النزاری“ اسماء بن عمیر کی روایت ہے کہ بدر کے دن فرشتے اترے انھوں نے اپنے سروں پر عمامے باندھ رکھے تھے اس

دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی عن اسماء بن عمیر

۲۹۹۶۷ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مشرکین مکہ نے امین بن خلف کے پاس اجتماع کر لیا میں نے اس کی زرہ

میں پھینک دی جو اس کی بغل کے نیچے چنانچہ میں نے بغل کے نیچے پھینک میں نیزہ مارا اور اسے قتل کر دیا بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا میری آنکھ

پھوٹ گئی میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی آپ نے میری آنکھ میں تھوکا اور میرے لیے دعا فرمائی چنانچہ میری آنکھ سے درد جاتا رہا۔

رواہ الطبرانی و الحاکم

۲۹۹۶۸ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ابلیس نے بدر کے دن مشرکین کی درگت ہوتی دیکھی تو ڈر گیا کہ جنگ کا

پانسہ کہیں اس پر نہ پلٹ جائے چنانچہ حارث بن ہشام اسے سراقہ بن مالک سمجھ کر اس سے چمٹ گیا ابلیس نے حارث کے سینے پر مکا دے مارا

اور وہ نیچے گر گیا پھر کیا تھا ابلیس سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا اور سمندر میں جا کودا اور اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لیے اور کہا: یا اللہ میں تجھ سے کرم فرمائی کا سوال کرتا ہوں ابلیس خوفزدہ تھا کہیں جنگ اسی کی طرف نہ پلٹ جائے۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم فی الدلائل

۲۹۹۶۹۔ معاذ بن رفاعہ بن رافع اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی خالد بدر کی طرف جانے کے لئے گھر سے نکلے اور ہم اپنے ایک کمزور سے اونٹ پر سوار تھے حتیٰ کہ جب ہم روجاء کے قریب پہنچے اونٹ بیٹھ گیا میں نے کہا: یا اللہ اگر ہم مدینہ واپس آگئے اس اونٹ کو ذبح کر کے لوگوں میں تقسیم کریں گے ہم یہیں پریشانی کے عالم میں تھے کہ اتنے میں رسول کرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ ہم نے اپنی پریشانی کے متعلق آپ کو آگاہ کیا کہ ہمارا اونٹ کمزور ہے وہ بیٹھ گیا ہے رسول کرم ﷺ سواری سے نیچے اترے اور وضو کیا پھر وضو کے پانی میں تھوکا پھر ہمیں اونٹ کا منہ کھولنے کا حکم دیا ہم نے اونٹ کا منہ کھولا آپ نے منہ میں پانی اٹھایا پھر اونٹ کے سر پر پانی ڈالا پھر گردن پر پانی ڈالا پھر دونوں کندھوں کے درمیان بالائی حصہ پر پانی ڈالا پھر کوبان پر ڈالا پھر سرینوں پر ڈالا پھر سر پر وضو پانی ڈالا پھر فرمایا: یا اللہ! رافع اور خالد کی سواری کو ہمت عطا فرما، رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے ہم بھی کوچ کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور اونٹ پر سوار ہو کر چل دیئے اور نبی کریم ﷺ کو نصف راستے کی مسافت پر ہم نے جا لیا پھر ہم سواریوں کے آگے آگے جانے والی جماعت میں شامل ہو گئے جب رسول کرم ﷺ نے ہمیں دیکھا انہیں پڑے اور ہم آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ ہم بدر پہنچ گئے جب بدر کی وادی کے قریب ہو گئے اونٹ بیٹھ گیا ہم نے کہا: الحمد للہ! ہم نے اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت صدقہ کر دیا۔ رواہ ابو نعیم

۲۹۹۷۰۔ "مسند سہل بن سعد ساعدی" سہل بن عمرو کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن بہت سارے سفید فام لوگوں کو دیکھا ہے جو چنگبرے گھوڑوں پر سوار زمین و آسمان کے درمیان فضا میں ہے انھوں نے اپنے اوپر علامتیں لگا رکھی تھیں وہ دشمن کو قتل بھی کرتے تھے اور قید بھی کرتے تھے۔ رواہ الواقدی و ابن عساکر

۲۹۹۷۱۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن زبردنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی پھر اسی کا عمامہ باندھ لیا پھر فرشتے نازل ہوئے انھوں نے بھی زبردنگ کے عمامے باندھ رکھے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل بدر کے تعداد تین سو دس (۳۱۰) تھی ان میں سے ستر (۷۷) مہاجرین تھے جبکہ ۲۳۶ انصار تھے مہاجرین کے جھنڈا بردار حضرت علی بن ابی طالب تھے اور انصار کے جھنڈا بردار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کرم ﷺ کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۴۔ ابوالیسر کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن عباس بن عبدالمطلب کو دیکھا وہ کھڑے رو رہے تھے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو برا رشتہ دار ہونے کا بدلہ دے کیا آپ اپنے بھتیجے کو اس کے دشمن کے ساتھ قتل کرنا چاہتے ہیں؟ عباس نے کہا: کیا میرا بھتیجا قتل ہو گیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرنے والا ہے اور ان کا مددگار ہے پھر کہا: تم کیا چاہتے ہو میں نے کہا: میں آپ کو قید کرنا چاہتا ہوں چونکہ رسول کرم ﷺ نے آپ کو قتل کرنے سے منع کیا ہے کہا: یہ اس کی کوئی پہلی صلہ حرمی نہیں ہے (بلکہ قتل ازین بار ہا صلہ حرمی کر چکا ہے) چنانچہ میں عباس رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۵۔ ابوالیسر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اعلان کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر فرماؤ آپ کو خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا عباس کو زندہ سلامت رکھا ہے رسول کرم ﷺ نے سن کر غرہ بکبیر بلند کیا اور فرمایا: اے عمر! اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی کی خوشخبری دے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں سلامت رکھے یا اللہ! عمر کی مدد کرو اور اسے تقویت بخش۔ رواہ الدیلمی

۲۹۹۷۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کرم ﷺ نے مقتولین بدر کے متعلق حکم دیا کہ انھیں قلب کی طرف کھینچ کر لایا جائے چنانچہ قلب میں مشقولین ڈال دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا میں نے اپنے رب کے وعدہ کو چاہا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مردوں سے کلام کر رہے ہیں؟ فرمایا: یہ لوگ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان سے جو وعدہ کیا

تھا وہ سچا ہے جب ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باب عقبتہ کو کھینچتے ہوئے دیکھا رسول کریم ﷺ نے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار بھانپ لیے اور فرمایا: اے ابوحنیفہ گویا تمہیں اس سے ناگواری ہو رہی ہے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ سر دار تھا میں پر امید تھا کہ رب تعالیٰ اسے ہدایت اسلام سے سرفراز فرمائے گا لیکن جب یہ واقعہ پیش آیا اس نے مجھے نہایت غمگین کر دیا ہے پھر رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن جریر

۲۹۹۷۷ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے مشرکین کے مقتولین کو کنوئیں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور یہ لوگ کنوئیں میں پھینک دیئے گئے تو رسول کریم ﷺ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نبی کی قوم کو برا بدلہ دے جو انہوں نے نہایت بدگمانی کا مظاہرہ کیا اور میری تکذیب کی عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ مردوں سے کیسے بات کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ میری بات کو نہیں سمجھ رہے۔

رواہ ابن جریر

۲۹۹۷۸ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے انہیں جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی۔ رواہ ابن عساکر



قلیب بدر پر مردوں سے خطاب

۲۹۹۷۹ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ قلیب پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! اے ابو جہل بن ہشام! اے فلاں! کیا تم نے رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہم نے تو رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا یہ لوگ مردے نہیں؟ آپ نے جواب دیا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ لوگ اب میری بات کو اس طرح سن رہے ہیں جس طرح تم سنتے ہو حتیٰ کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن جریر

۲۹۹۸۰ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن مشرکین کا جھنڈا اطلحہ نے اٹھا رکھا تھا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے لگا کر قتل کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۸۱ ... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں سعد اور عمار بدر کے دن مال غنیمت جمع کرتے رہے سعد رضی اللہ عنہ نے ایک قیدی لایا جبکہ میں نے اور عمار نے کوئی قیدی نہ لایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن عساکر

۲۹۹۸۲ ... ابراہیم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن عربی قیدی کا فدیہ چالیس اوقیہ چاندی مقرر کی جبکہ عجمی کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر کیا ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن منصور و ابن ابی شیبہ

۲۹۹۸۳ ... ابراہیم عجمی کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن مشرکین قریش کے ایک شخص کو قتل کیا اور اسے درخت پر لٹکا دیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

بدر میں تین آدمیوں کا قتل

۲۹۹۸۴ ... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن سانسے بٹھا کر صرف تین شخصوں کو قتل کیا ہے وہ یہ ہیں عقبہ بن ابی معیط خضر بن حارث اور طییمہ بن عدی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۸۵ ... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مہاجرین میں سے پانچ اشخاص شہید ہوئے اور یہ پانچوں قریش سے تھے وہ یہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام صحیح وہ یہ رجز پڑھتا تھا انا صحیح والی ربی الرجح ترجمہ صحیح ہوں اور اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤں گا ذوالنہین ابن بیضاء عمیدہ بن الحارث اور عامر بن وقاص رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات ہمیں بخاری شکانیت ہو گئی اور بارش بھی ہوئی لوگ بارش سے بچاؤ کے لیے درختوں تلے بھاگ نکلے میں نے رسول کریم ﷺ کے سوا کسی کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی آپ نے آواز لگائی: اے اللہ کے بندو! لوگ سنتے ہی درختوں تلے سے نکل پڑے آپ نے نماز پڑھائی پھر جنگ کی طرف متوجہ ہو گئے لوگوں کو لڑنے کی ترغیب دی اور فرمایا: بنی عبدالمطلب زبردستی لائے گئے ہیں، بخوشی نہیں آئے لہذا تم میں سے جو بھی کسی مطلبی کو پائے اسے قید کر لے اور قتل نہ کرے پھر فرمایا: قریش پہاڑ کے اس ناکے تلے جمع ہیں جب قریش صف بستہ ہو گئے رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو سرخ اونٹ پر سوار دیکھا، آپ نے فرمایا: اگر قریش کے کسی فرد کے پاس کوئی بھلائی ہے تو اس سرخ اونٹ والے کے پاس کچھ بھلائی ہے پھر فرمایا: اے علی جاؤ حمزہ سے پوچھو یہ شخص کیا کہہ رہا ہے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قریش کے قریب کھڑے تھے چنانچہ حضرت علی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے کہا: یہ عتبہ بن ربیعہ ہے یہ قریش کو جنگ کرنے سے منع کر رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم میں سے وہ شخص بہادر تصور کیا جاتا تھا جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوتا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے قریش کو ہزیمت سے دوچار کیا کیا دیکھتا ہوں کہ عقیل کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھ رسی سے گردن کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں میں ان سے طرح دے گیا مجھے چیخ کر کہا: اے علی! کہا تمہیں میرا مقام معلوم نہیں پھر جان بوجھ کر یہ بے رنجی کیسی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ابویزید کو دیکھا ہے اس کے ہاتھ اسی کے گردن سے باندھے گئے ہیں آپ نے فرمایا: چلو اس کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہم چلتے ہوئے عقیل کے پاس پہنچے جب عقیل نے ہمیں دیکھا کہا: یا رسول اللہ! اگر آپ نے ابوجہل کو قتل کر دیا تو آپ ظفر مند ہو گئے ورنہ قوم کی خبر لیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کو قتل کر دیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۹۸۷ ”مسند علی“ محمد بن جبیر کہتے ہیں: مجھے بنی اود کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں بدر کے قلب کنویں پر تھا ایک تیز ہوا چلی میں نے کبھی ایسی تیز ہوا نہیں دیکھی یہ جبرئیل امین ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے دوسری بار پھر تیز ہوا چلی اس بار میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے ان کی دائیں طرف رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے تیسری بار پھر تیز ہوا چلی اس بار اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ اور میں ان کی بائیں طرف تھے جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست فاش دی رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا جب گھوڑا چل پڑا میں گھوڑے کی گردن پر گر گیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی میں مضبوطی سے بیٹھ گیا۔ رواہ ابن جریر

۲۹۹۸۸ عمیر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن مکلف کی نماز جنازہ پڑھی اور اس پر چار تکبیریں کہیں سہل بن حنیف پر نماز جنازہ پڑھی تو پانچ تکبیریں کہیں لوگوں نے پوچھا یہ پانچ تکبیریں کیسی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سہل بن حنیف ہے اور یہ اہل بدر میں سے ہے جبکہ اہل بدر کو بقیہ لوگوں پر فضیلت حاصل ہے میں نے چاہا کہ تمہیں ان کے فضل کا احساس دلاؤں۔ رواہ ابن ابی الفوارس

۲۹۹۸۹ ”مسند علی“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے بدر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لاکارتے ہوئے دیکھا اور گھوڑے کے ہنہانے کی طرح آواز نکال رہے تھے اور یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

بازل عامین حدیث سنی سنن حیح اللیل کانی جنی لمثل هذا ولد تنی امی.

اے آٹھ سال کے کامل اونٹ دو سال سے میری عمر نئی ہو چکی ہے اور رات کو ہنہانے کی آواز آتی ہے گویا میں ایک جن ہے اسی جنگ کے لیے میری ماں نے مجھے جنم دیا ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹے ان کی تلوار خون آلود تھی۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفہ

۲۹۹۹۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے لیے روانگی کے وقت رسول اللہ ﷺ نے عمیر بن ابی وقاص کو چھوٹا سمجھ کر واپس کر دیا عمیر رضی اللہ عنہ نے لگے آپ نے انہیں اجازت دے دی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ہی عمیر پر تلوار کا پرتلا باندھا تھا میں بدر میں شریک ہوا میرے چہرے پر صرف ایک ہی بال تھا میں اس پر اپنا ہاتھ پھیرتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

سنائی دی۔ وہ یہ کہ اے محمد ہماری قوم سے ہمارے ہمسروں کو نکالو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی ہاشم کھڑے ہو جاؤ اور اس حق کے لیے لڑو جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے جبکہ یہ مشرکین اللہ کے نور کو بجھانے آئے ہیں اتنے میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب بن عبدمناف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے چلتے چلتے مشرکین کے پاس آئے عقبہ نے کہا بات کرو تا کہ ہم تمہیں پہچان لیں چونکہ جنگی ٹوپیاں ہونے کی وجہ سے مشرکین انہیں نہ پہچان سکے۔ کہا: اگر تم ہمارے ہمسرے ہوئے ہم تمہارے ساتھ لڑیں گے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کا شیر اور اللہ کے رسول کا شیر ہوں عقبہ نے کہا: کیا خوب مد مقابل ہے پھر عقبہ نے کہا: میں حلیفوں کا شیر ہوں تمہارے ساتھ یہ دو کون ہیں حمزہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث ہیں عقبہ نے کہا: یہ بھی اچھے ہمسرے ہیں پھر عقبہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے ولید کھڑے ہو جاؤ ولید کھڑا ہوا اس کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ساتھیوں سے عمر میں چھوٹے تھے۔ چنانچہ دونوں میں دو دو ہاتھ ہوئے تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو واصل جہنم کہا پھر عقبہ کھڑا ہوا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے ان میں بھی دو دو ہاتھ ہوئے لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ نے عقبہ کو قتل کر دیا پھر شیبہ کھڑا ہوا اس کی طرف عبیدہ رضی اللہ عنہ بڑھے۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں معمر شخص تھے تاہم شیبہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ تلوار سے زخمی کر دی جس سے پنڈلی کا گوشت کٹ گیا یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پلٹ کر شیبہ پر حملہ کر دیا اور اسے واصل جہنم کیا اور دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھائے اپنے ساتھیوں میں آٹے۔ جبکہ عبیدہ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ سے گودا بہ رہا تھا عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں شہید نہیں ہوں آپ نے فرمایا: جی ہاں تم شہید ہو پھر کہا: کاش ابو طالب زندہ ہوتے جان لیتے کہ ان کے شعر کا میں خوب مصداق ہوں

كذبتم وبيت الله يمز محمد
ولما نطاعن دونه و نناضل
ونسلمه حتى نصرع دونه
ونذهل عن ابناءنا والحلائل

بيت اللہ کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو محمد ﷺ مغلوب نہیں ہوں گے چونکہ ہم اس کے آگے پیچھے نیزوں اور تیروں سے اس کا دفاع کریں گے ہم انہیں صبح و سلامت رکھیں گے اور اس کے آگے پیچھے ڈھیر ہو جائیں گے اور اس کی خاطر ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ”ہذان خصمان اختصموا فی ربہم“ یہ دو جھگڑنے والے اپنے رب کے متعلق جھگڑ رہے ہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے چار سال عمر میں بڑے تھے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے تین سال بڑے تھے مگر ان کا کہنا ہے کہ جب عقبہ نے مبارزت کا نعرہ لگایا تو حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کی طرف بڑھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت اٹھ کر آگے بڑھی تو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے لپک کر اپنے باپ عقبہ پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۹۹۳ عروہ کی روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوٹے جبکہ رسول کریم ﷺ بدر سے واپس آچکے تھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اجر و ثواب کہاں ہو فرمایا تمہارے لئے اجر و ثواب ہے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

۲۹۹۹۵ عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بدر سے لوٹنے کے بعد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل شام سے واپس آئے سعید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اجر و ثواب آپ نے فرمایا تمہارے لیے اجر و ثواب بھی ہے۔ رواہ ابن عساکر الزہری مثله، ابن عساکر عن موسیٰ بن عقبہ مثله ابن عساکر وعن ابن اسحاق مثله

۲۹۹۹۶ عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدر سے واپس آ جانے کے بعد طلحہ بن عبیدہ اللہ رضی اللہ عنہ شام سے لوٹے انھوں نے آپ

۳۹۹۹۷ سے بات کی آپ نے انھیں مال غنیمت سے حصہ دیا عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اجر و ثواب؟ فرمایا: تمہارا اجر و ثواب بھی ہے۔

رواہ ابن عائدہ، ابن عساکر و عن ابن شہاب، ابن عساکر و عن موسیٰ بن عقبہ مثلہ ابن عساکر و عن اسحاق مثلہ ابن عساکر ۲۹۹۹۷ عروہ کی روایت ہے کہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ وفات پائیں جبکہ رسول کریم ﷺ بدر کی طرف جا چکے تھے رقیہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کی بیوی تھیں اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے جب یہ لوگ میت دفنارہے تھے یکا یک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کی آواز آئی تو کہا اے اسامہ دیکھو یہ کیسی تکبیر ہے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی جملہ اہل فانی اونٹنی پر سوار تشریف لارہے ہیں اور مشرکین کے قتل عام کا اعلان کر رہے ہیں سن کر منافقین نے کہا: بخدا یہ کچھ نہیں محض ڈھکوسلا ہے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے مشرکین بیڑیوں اور تھکڑوں میں جکڑے ہوئے لائے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ ۲۹۹۹۸ عروہ کی روایت ہے ایک شخص نے امیہ بن خلف کو گرفتار کر لیا تھا لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ لیا اور قتل کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ ۲۹۹۹۹ عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: یہ جبرئیل امین ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے کھڑے ہیں اور گھوڑے پر جنگی ہتھیار ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۰۰ عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ جب مسلمان بدر پہنچے اور مشرکین سامنے سے آتے دکھائی دیئے تو رسول کریم ﷺ نے عقبہ بن ربیعہ کی طرف دیکھا وہ سرخ اونٹ پر سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر قوم کے کسی فرد کے پاس بھلائی ہے تو وہ یہی سرخ اونٹ والا ہو سکتا ہے اگر مشرکین اس کی بات مان لیں ہدایت پا جائیں گے (چنانچہ عقبہ نے کہا: میری بات مانو اور ان لوگوں سے جنگ مت کرو چونکہ اگر تم نے جنگ کی تو آئندہ تم میں سے ہر شخص اپنے بھائی کے قاتل کو دیکھ کر کڑھتا رہے گا۔ لہذا جنگ سے طرح دیکر چلے جاؤ ابو جہل کو عقبہ کی بات پہنچی کہنے لگا: بخدا! اس نے محمد کو دیکھ لیا ہے اور اس کا جادو پھیلتا جا رہا ہے حالانکہ بخدا! حقیقت اس کے برعکس ہے عقبہ کو یہ خیال اس لیے سوجھا ہے چونکہ اس کا بیٹا محمد کے ساتھیوں میں ہے جبکہ محمد اور اس کے ساتھیوں کا یہ حال ہے کہ وہ صرف ایک اونٹ کا نوالہ ہیں۔ اگر ہماری مڈ بھینٹ ہوئی یہی صورت سامنے آئے گی۔ عقبہ نے کہا: بزدلی کی وجہ سے اپنی سزنیوں کو رکھنے والا عنقریب جان لے گا جو اپنی قوم میں فساد برپا کرنے والا بھی ہے۔ بخدا! میں پوستان کے نیچے ایسی قوم کو چھپے دیکھ رہا ہوں جو تمہیں مار مار کر تمہاری درگت بنا ڈالے گی جس کا ڈر بڑی اہمیت کا حامل ہے کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ ان کے سریوں لگتے ہیں جیسے سانپوں کے سر ہوں ان کے چہرے تلواروں کی مانند ہیں پھر عقبہ نے اپنے بھائی اور بیٹے کو بلایا اور ان دونوں کے درمیان چلتا ہوا آہتی کہ جب صفوں سے الگ ہو گیا تو مبارزت کا نعرہ لگایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۰۱ عکرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: تم اگر بنی ہاشم کے کسی شخص سے ملو اسے ہرگز قتل نہ کرو چونکہ بنی ہاشم کو زبردستی گھروں سے باہر نکالا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۰۲ مجاہد کی روایت ہے کہ جب بدر کے دن مشرکین کو قیدی بنا لیا گیا اور عباس رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری نے گرفتار کیا جبکہ لوگ انھیں ڈرا رہے تھے کہ مسلمان انھیں قتل کر دیں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں آج رات عباس کی وجہ سے سویا نہیں ہوں جبکہ انصار کا گمان ہے کہ وہ انھیں قتل کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ انصار کے پاس جائیں چنانچہ آپ انصار کے پاس گئے اور فرمایا: عباس کو چھوڑ دو انصار نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ اس میں رضامندی ہے تو انھیں لے لیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۳ مجاہد کی روایت ہے کہ فرشتوں نے صرف بدر کے دن قتال کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۰۴ ابن سیرین کی روایت ہے کہ غزوات کے دو بیٹوں نے ابو جہل کو اڑھ موا کیا پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۰۵ زہری کی روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوئے جبکہ نبی کریم ﷺ بدر سے فارغ ہو کر واپس آ چکے تھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت میں اپنے حصہ کے متعلق بات کی آپ نے فرمایا تمہارے لیے حصہ ہے عرض کیا میرا اجر و ثواب یا رسول

اللہ؟ فرمایا: تمہارے لیے اجر و ثواب بھی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۰۰۶ یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ بدر کے موقع پر مسلمانوں نے ستر مشرکین قید کر لئے قیدیوں میں رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کی بیڑیوں کی دیکھ بھال کا کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! بخدا تمہیں میری بیڑیوں پر صرف اس بات نے اکسایا ہے کہ مجھے رسول ﷺ کے متعلق خیر خواہ نہیں سمجھتے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! اس سے میرے لیے تمہاری عزت میں اضافہ ہی ہوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہی ایسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سن رہے تھے اور انھیں نیند نہیں آنے پا رہی تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سوتے کیوں نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے سو سکتا ہوں جبکہ میں اپنے چچا کے رونے کی آواز سنتا ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: انصار نے عباس رضی اللہ عنہ کی بیڑیاں کھول دی ہیں اور انصار ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

زرد رنگ کا غمامہ

۳۰۰۰۷ ابو جعفر کی روایت ہے کہ بدر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا غمامہ باندھ رکھا تھا چنانچہ فرشتے بھی زرد غماے باندھے ہوئے اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۸ محمد بن علی بن حسین کی روایت ہے کہ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ نے لاکارہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ولید کی طرف اٹھے اور یہ دونوں نو عمر نوجوان تھے اور آپس میں ملتے جلتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وار میں ولید کا کام تمام کر دیا پھر شبیہ اٹھا اور اس کے مقابلہ کے لیے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ایک ہی وار میں انھوں نے بھی شبیہ کا کام تمام کر دیا پھر عتبہ کھڑا ہوا اس کی خبر لینے کے لیے عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے یہ دونوں بھی آپس میں ایک جیسے تھے ان کے آپس میں دو دو ہاتھ ہوئے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کا زور دار اور کیا جس سے عتبہ کا بایاں کا نندا کٹ گیا اس نے غصہ میں تلوار چلائی جس سے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کٹ گئی یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پلٹے اور پل جھپکنے میں عتبہ کا غرور خاک میں ملادیا پھر یہ دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھالائے اور رسول اللہ ﷺ کی جھوپڑی میں لٹا دیا آپ نے اپنی ران مبارک ان کے سر کے نیچے رکھ دی اور منہ سے غبار جھاڑنے لگے اس اثناء میں عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! بخدا! اگر آپ کو ابوطالب دیکھ لیتے وہ سمجھ لیتے کہ ان کے شعر کا مصداق میں ہی ہوں۔

ونسلمہ حتی نصرع حوله
ونذهل عن ابنائنا والحلائل

ہم انھیں صحیح سلامت رکھیں گے حتیٰ کہ ان کے آس پاس گرا دیئے جائیں اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں سے غافل ہو جائے گے کیا میں شہید نہیں ہوں فرمایا:؟ جی ہاں میں تمہاری شہادت پر گواہ ہوں پھر عبیدہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے رسول اللہ ﷺ نے مقام صفراء کے پاس انھیں دفن کیا اور ان کی قبر میں خود اترے جبکہ آپ ان کی قبر کے سوا کسی قبر میں نہیں اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۹ زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن مہاجرین و انصار کے لیے مال غنیمت سے پورا پورا حصہ دیا اور ان میں سے جو لوگ جنگ میں حاضر نہیں ہو سکے انصار میں سے ابولہبان بن عبدالمندراور حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۱۰ ابوصالح حنفی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میں سے ایک کی دائیں طرف جبرئیل امین ہیں اور دوسرے کے پاس میکائیل و اسرافیل ہیں جو عظیم فرشتے ہیں جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور صفوں میں کھڑا رہتا ہے۔ رواہ خثمة فی فضائل الصحابة وابو نعیم فی الحلیة

۳۰۰۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیں کون پانی پلائے گا لوگ سنتے ہی دوڑ پڑے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مشکیزہ اٹھا لیا پھر عبدقصر کے کنویں پر آئے کواں تارک تھا کنویں میں ڈول لٹکایا اتنے میں اللہ تعالیٰ نے

جبرئیل امین میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا کہ محمد ﷺ اور اس کی جماعت کی مدد کے لیے تیار ہو جاؤ چنانچہ یہ فرشتے جب آسمان سے گزرے ہر طرف شور برپا تھا جب اس کنوئیں کے پاس سے گزرے سبھی اسے سلام پیش کر رہے تھے۔

رواہ ابن شاہین و فیہ ابو الجارود قال احمد بن حنبل هذا متروک وقال ابن حبان: رافضی یضع الفضائل والمثال کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزیہ: ۳۹۵۰۱ و ذیل المآلی ۵۸۔

۳۰۰۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات رسول کریم ﷺ نماز میں مشغول رہے اور یہ دعا پڑھتے رہے یا اللہ اگر تو نے اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا تو تیری عبادت نہیں کی جائے گی چنانچہ اس رات بارش بھی ہوئی۔ رواہ ابن مردویہ

۳۰۰۱۳ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے سوا ہمارا کوئی آدمی گھوڑے پر سوار نہیں تھا چنانچہ وہ اہل حق گھوڑے پر سوار تھے (رواہ ابن مندہ فی غریب شعبہ و البیہقی فی الدلائل)

۳۰۰۱۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن ہمارے ساتھ صرف دو گھوڑے تھے زبیر رضی اللہ عنہ کا گھوڑا اور مقداد رضی اللہ عنہ کا گھوڑا۔ رواہ البیہقی فی الدلائل و ابن عساکر

۳۰۰۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بدر کے دن میں نے اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے عبیدہ بن حارث کی مدد کی اور ان کے مد مقابل ولید بن عتبہ کو قتل کیا نبی کریم ﷺ نے اس پر مجھے کچھ نہیں کہا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۱۶ ”مسند ارقم“ ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس سامان ہے اسے نیچے رکھ دو چنانچہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے عائذ بن مرزبان کی تلوار نیچے رکھی اسے ارقم رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ میری تلوار ہے آپ ﷺ نے تلوار انہیں دے دی۔ رواہ الباوردی و الطبرانی فی الاوسط و الحاکم و ابونعیم و سعید بن منصور

۳۰۰۱۷ ”مسند اسامہ“ جب رسول اللہ ﷺ بدر سے فارغ ہوئے تو بشیر رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی طرف بھیجا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اہل سافلہ کی طرف۔ رواہ الحاکم

غزوہ بدر کے موقع پر قیہ رضی اللہ عنہما کی وفات

۳۰۰۱۸ (مسند اسامہ) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ نے انہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قیہ رضی اللہ عنہ کی بیمار داری کے لیے پیچھے چھوڑ دیا تھا جبکہ آپ بدر کی طرف روانہ ہو گئے تھے چنانچہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی غضبناک نامی اونٹنی پر سوار ہو کر فتح کی بشارت سنانے کے لیے آئے۔ بخدا! میں نے اس وقت تک تصدیق نہ کی جب تک میں نے قیدیوں کو نہ دیکھا لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مال قیمت سے حصہ دیا۔ رواہ البیہقی فی الدلائل و سندہ صحیح

۳۰۰۱۹ ”مسند اسامہ بن عمیر“ ابولج اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن فرشتے نازل ہوئے فرشتوں نے عماسے باندھ رکھے تھے جبکہ اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی و الحاکم

۳۰۰۲۰ ”ایضاً“ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بدر کے دن نشانی سفید اونٹنی تھی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۳۰۰۲۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ ابوسفیان کا پیچھا کر رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر فرمایا: مجھے کوئی مشورہ دو اتنے میں ابو بکر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: آپ بیٹھ جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمارا ارادہ کیا ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان کا پیچھا کرتے ہوئے سمندر میں گھس جائیں ہم سمندر میں بھی گھس جائیں گے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم مقام برک غماد تک ابوسفیان کا پیچھا کریں گے تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۲۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کون دیکھنے جائے گا کہ ابو جہل کس حال میں ہے چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چل پڑے کیا دیکھتے ہیں کہ اسے عفراء کے دو بیٹوں نے نیم جان کر کے چھوڑا ہوا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے دائی سے پکڑا آگے سے بولا: کیا تم نے مجھ سے بڑھ کر بھی کسی عظیم شخص کو قتل کیا ہے یا کہا: کیا ایسا کوئی عظیم شخص ہو سکتا ہے جسے اس کی قوم قتل کر دے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۲۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کا پیچھا کرتے ہوئے ایک جگہ پہنچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ بات کی آپ نے اعراض کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی آپ نے اس کی طرف بھی کوئی خاص توجہ نہ دی اتنے میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں (یعنی انصار کو) خاطر میں لانا چاہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم برک عماد تک جائیں ہم چلنے کے لیے تیار ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس رائے کو اچھا سمجھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چل پڑے حتیٰ کہ بدر جا پہنچے یہاں کنوؤں پر پانی لینے کے لیے قریش کے کچھ لوگ آئے ہوئے تھے ان میں بنی حجاج کا ایک غلام بھی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے پکڑ لیا اور اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھنے لگے غلام بولا: مجھے ابوسفیان کا علم نہیں البتہ ابو جہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف وغیرہم لوگ ادھر موجود ہیں جب غلام نے یہ جواب دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے مارا بولا: جی میں ابھی بتائے دیتا ہوں چنانچہ بولا: ابوسفیان نہیں ہے یہ جواب سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے چھوڑ دیا پھر اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھا بولا مجھے ابوسفیان کا علم میں البتہ ابو جہل، عتبہ، شیبہ اور امیر بن خلف وغیرہم یہ لوگ ادھر موجود ہیں۔ جب وہ یہ جواب دیتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے مارتے جبکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب یہ غلام سچ بولتا ہے تم اسے مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تم اسے چھوڑ دیتے ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: یہ فلاں کی پچھاڑ گاہ ہے اور یہ فلاں کی بخدا آپ ﷺ نے جس جس کا فرکی پچھاڑ گاہ کی تعیین کی تھی اسی جگہ میں وہ مارا گیا زرہ برابر بھی کوئی وہاں سے نہیں چوکا۔ رواہ ابن شیبہ

۳۰۰۲۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری پھوپھی کا بیٹا حارثہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تھا یہ یو جوان لڑکا تھا یہ دیکھنے بھالنے کے لیے گیا تھا جنگ لڑنے نہیں گیا تھا چنانچہ دوران جنگ اسے ایک نیزا لگا، یوں وہ شہید ہو گیا واپسی پر میری پھوپھی اس جوان کی ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا اگر جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی اور اسے باعث ثواب سمجھوں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ! ہشتمیں تو بے شمار ہیں اور حارثہ فردوس بریں میں ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی

غزوہ احد

۳۰۰۲۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب غزوہ احد کو یاد کرتے رو جاتے پھر فرماتے: غزوہ احد کا دن سارے کا سارا طلحہ کے نام ہے پھر واقعہ سننے لگتے اور فرماتے غزوہ احد کے دن میں نے سب سے پہلے مال غنیمت سمیٹا میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے پیچھے ڈھال بنے ہوئے ایک شخص کو دیکھا میں نے دل ہی دل میں کہا: اللہ کرے یہ طلحہ ہوں قطع نظر اس کے کہ یہ کار خیر مجھ سے جا تا رہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ طلحہ ہوں قطع نظر اس کے کہ یہ کار خیر مجھ سے جا تا رہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ شخص میری قوم کا ہو جبکہ مجھ سے مشرق کی طرف ایک شخص کھڑا تھا میں اسے نہیں جانتا تھا جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب تھا وہ شخص تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا ابھی تک میں اسے پہنچانے سے قاصر رہا جب وہ اور قریب ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے جبکہ آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید کیے گئے تھے آپ کا چہرہ بھی زخمی تھا آپ کے چہرہ اقدس میں خود کی دو کڑیاں کھپ گئیں پھر رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: تم اپنے ساتھی یعنی طلحہ کی خبر لو تا ہم آپ کی اس بات کی طرف توجہ نہ دی میں آگے بڑھاتا کہ آپ کے رخسار مبارک سے خود کی کڑیاں نکالوں تا ہم چھٹ ابو عبیدہ بولے اور کہا: میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں کہ یہ کام میرے لیے چھوڑ دیں میں پیچھے ہٹ گیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے کڑیاں نکالنا اچھا نہ سمجھا چنانچہ رخسار مبارک پر منہ رکھ کر کڑیاں نکالیں جب پہلی کڑی نکالی اسی کے ساتھ دانت مبارک گر گیا اب میں آگے بڑھاتا کہ دوسری کڑی میں نکالوں مگر اب کی بار بھی ابو عبیدہ بولے: میں اپنے حق کی آپ کو قسم دیتا ہوں کہ یہ بھی میرے لیے چھوڑ دیں چنانچہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے دوسری کڑی بھی نکال دی اور دوسرا دانت مبارک بھی گر گیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ یہ کام کرنا اچھی طرح جانتے تھے پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کی حالت درست کی پھر ہم طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آگئے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بدن پر ستر سے زائد زخم ہیں ان میں سے کوئی تیروں کے زخم تھے کوئی نیزوں کے اور کوئی تلواروں کے ان کی ایک انگلی بھی کٹ گئی تھی میں نے ان کی حالت بھی درست کی۔

رواہ ابو داؤد الطیلسی وابن سعد وابن السنی والشاشی والبخاری والبیہقی والترمذی والدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر والضیاء

راہ خدا میں نسبی رشتہ کی رعایت نہ کرنا

۲۰۰۲۶ ایوب کی روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابی بکر نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: احد کے دن میں نے آپ کو دیکھا اور آپ سے طرح دے گیا اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں دیکھ لیتا ہرگز تم سے طرح نہ دیتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بدر کے دن چھٹ گئے میں نے آپ کو شہداء میں تلاش کیا آپ نے نہ ملے میں نے کہا: بخدا! آپ جنگ سے بھاگنے والے نہیں اور نہ ہی آپ شہداء میں ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہمارے کیے پر اللہ تعالیٰ کو سخت غصہ آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آسمانوں پر اٹھالیا ہے لہذا اب مجھ میں کوئی بھلائی نہیں تا وقتیکہ میں بے جگری سے لڑوں حتیٰ کہ میں بھی راہ حق میں شہید ہو جاؤں چنانچہ میں نے اپنی تلوار کا نیام کاٹ کر پھینک دیا اور پھر دشمن پر اندھا دھند حملہ کر دیا چنانچہ دشمن کا گھیرا توڑ ڈالا کیا دیکھتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوں اور رسول اللہ ﷺ دشمن کے زخم میں ہیں۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن ابی عاصم فی الجہاد والبورقہ وسعید بن المنصور

۳۰۰۲۸ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹا اگر میں نے مدینہ میں اپنے پیچھے عورتیں، بیٹیاں اور بہنیں نہ چھوڑی ہوتیں میں تمہیں جتے جی میدان کارزار میں پیش کرتا لیکن تم مدینہ ہی میں دیکھ بھال کے لیے رہو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری پھوپھی دو شہیدوں یعنی عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے جابر رضی اللہ عنہ کے چچا کی خبر لائیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۲۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم احد کے مقتولین کی طرف گئے جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک چشمہ جاری کروایا چالیس سال بعد ہم نے مقتولین کو نکالا ان کے بدن نرم و نازک تھے اور اطراف سے مڑے ہوئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۳۰ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب احد کے دن لوگ پیچھے ہٹ گئے سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور مؤمنین کو آپ کے زندہ سلامت ہونے کی بشارت دی میں ایک گھائی میں تھا رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کی زرع لی۔ رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کی زرع پہنی اور اپنی انھیں پہنائی احد کے دن کعب رضی اللہ عنہ جو انمردی سے لڑے حتیٰ کہ ان کے بدن پر ستر زخم آئے۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۱ کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کی دن سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا میں نے خود کے نیچے آپ کی آنکھیں دیکھ کر اعلان کیا: اے انصار کی جماعت! تمہیں بشارت ہو یہ ہیں رسول اللہ ﷺ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا کہ خاموش

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۲ ابو بشیر مازنی کی روایت ہے کہ شیطان نے جب پکار کر کہا محمد کو قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ خبر سن کر مسلمانوں کی قدرے ہمت پست ہو گئی اور ادھر ادھر منتشر ہو گئے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہاڑ پر چڑھنے لگے چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی سلامتی کی خبر حضرت کعب بن مالک نے دی میں نے چیخ کر کہا: یہ ہیں رسول اللہ ﷺ جب آپ مجھے انگلی کے اشارے سے چپ رہنے کی تلقین فرما رہے تھے۔

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۳ قاسم بن محمد کہل ازدی رضی اللہ عنہ (انہیں شرف صحبت حاصل ہے) سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو جنگ احد میں سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ بہت سارے مسلمان زخمی بھی ہوئے ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: بہت سارے مسلمان زخمی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور راستے پر کھڑے ہو جاؤ جو زخمی بھی تمہارے پاس سے گزرے یہ دعا پڑھ کر اس کے زخم پر دم کرو۔ ”بسم اللہ شفاء الحی الحمید من کل حد وحید او خنجر بلید اللهم اشف انہ لا شافی الا انت“ اللہ کے نام سے وہی ذات شفا دینے والی ہے جو زندہ اور قابل ستائش ہے وہی شفا دیتا ہے ہر تلوار سے لوہے سے یا کنڈھ سے یا اللہ شفا عطا فرما، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ حضرت کہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چنانچہ کسی شخص کے زخم میں پیپ پڑی اور نہ ہی ورم بنا۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر

۳۰۰۳۴ ”مسند انس رضی اللہ عنہ“ احد کے دن حضور نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ زخموں سے چور تھے اور آپ کا مثلہ کر دیا گیا تھا آپ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی میت دیکھ کر فرمایا: اگر صفیہ رضی اللہ عنہ کے رنج کی بات نہ ہوتی میں انہیں اسی حال میں چھوڑ دیتا تا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ درندوں اور پرندوں کے پیٹوں سے انہیں جمع کرتا آپ ﷺ نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا: میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۳۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: ایک ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہداء کو دفن کرو اور ان میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو۔ رواہ ابن جریر

۳۰۰۳۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کر دیا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ غمزہ ہوں گی میں انہیں اسی حال میں چھوڑ دیتا حتیٰ کہ انہیں درندے کھا جاتے اور قیامت کے دن درندوں کے پیٹ سے انہیں جمع کیا جاتا پھر آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی اس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دیا جب سر کی طرف چادر کی جانی پاؤں ننگے ہو جاتے جب پاؤں کی طرف کی جانی سر ننگا ہو جاتا آپ نے فرمایا: چادر سے سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر پتے ڈال دو اس دن کپڑے کم اور مقتولین زیادہ تھے چنانچہ ایک شخص دو دو اشخاص اور تین تین کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا جاتا آپ ﷺ پوچھتے کہ ان میں سے کسے زیادہ قرآن یاد ہے۔ اسے قبر میں پہلے داخل کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۳۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احد کے دن تلوار لی اور فرمایا: یہ تلوار مجھ سے کون لے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہاتھ بڑھائے ہر شخص کہہ رہا تھا میں لوں گا میں لوں گا پھر آپ نے فرمایا اس تلوار کو کون لے کر اس کا حق ادا کرے گا لوگوں نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے اتنے میں حضرت ہماک ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تلوار میں لوں گا اور اس کا حق ادا کروں گا ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے تلوار لے لی اور اس سے مشرکین کے سر پکڑے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۳۸ عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہاتھ میں ایک تلوار لے کر آئے اور کہا: اسے خوشی سے لے لیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تو آج جنگ اچھی طرح سے لڑے تو تمہارے لیے شاماش ہے آپ کے پاس حضرت سہل بن حنیف حضرت عامر بن ثابت حضرت حارث بن صمد اور حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہم کھڑے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار کون لے گا جو اس کا حق ادا کر سکے حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تلوار میں لوں گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار لے لی اور اللہ تعالیٰ کے راہ میں بے دریغ چلائی۔ حتیٰ کہ جب تلوار لائے تلوار آگے سے مڑی ہوئی تھی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کا حق ادا کیا، عرض کیا: جی ہاں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۳۹ محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملے اور کہا تلوار لو اور اس تلوار نے مجھے پشیمان نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی، اگر تم نے جو امر دی سے جنگ لڑی ہے تو ابودجانہ، مصعب بن عمیر، حارث بن صد اور سہل بن حنیف (یعنی انصار کے تین شخص اور قریش کا ایک شخص) بھی دلیری سے جنگ لڑ چکے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۴۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب احد کی دن کفار نے حضور نبی کریم ﷺ کو زخمی میں لے لیا آپ نے فرمایا: جو شخص ان مشرکین کو مجھ سے پیچھے دھکیلے گا وہ جنت میں جائے گا۔ چنانچہ ایک انصاری کھڑے ہوئے جان ہتھیلی پر رکھ کر ہجوم پر دیوانہ وار لوٹ پڑے۔ حتیٰ کہ شہید ہو گئے پھر اور انصاری کھڑے ہوئے اور سات مشرکین کو قتل کر کے پیچھے دھکیل دیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۴۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے آگے احد کے دن ڈھال بنے رہے، حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ بہت اچھے تیر انداز تھے جب ابو طلحہ رضی اللہ عنہ تیر مارتے نبی کریم ﷺ نے ان کو غور سے دیکھتے تھے

رواہ ابن شاہین فی الافراد وقال تفرد به عبدالعزیز عن الولید عن الاوزاعی لا اعلم حدث به غیره وهو حدیث غریب حسن وعبدالعزیز رجل حسن من اهل الشام غریب الحدیث ورواه ابن عساکر

۳۰۰۴۲ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے احد کے دن فرمایا: حمزہ کی قتل گاہ کسی نے دیکھی ہے ایک شخص نے کہا: میں نے ان کی قتل گاہ دیکھی ہے فرمایا: چلو مجھے دکھاؤ آپ تشریف لے گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا کہ ان کا پیٹ چاک کیا گیا ہے اور مثلاً کیا گیا ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ! بخدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلاً کیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی پھر آپ ﷺ نے شہداء کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: میں ان لوگوں پر گواہ ہوں انھیں ان کے خون سمیت کفن دو چونکہ قیامت کے دن یہ لوگ انھیں گے ان کے زخموں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا اور ان سے مشک کی سی خوشبو آ رہی ہوگی جسے زیادہ قرآن

یاد ہوا سے پہلے قبر میں اتارو۔ رواہ ابن ابی شیبہ
کلام: حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۷۵۳۰۔

شہید کا مقام جنت میں

۳۰۰۴۳ ”مسند حصین بن عوف نخعی“ حضرت حارثہ بن ربیع رضی اللہ عنہ احد کے دن جنگی تماشا شائی کے طور پر آئے تھے اور ابھی لڑکے تھے چنانچہ بھٹکتا ہوا ایک تیران کے جاگا اور شہید ہو گئے لشکر کی ڈابھی پر ان کی والدہ آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو حارثہ کا مقام معلوم ہے اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو میں صبر کرتی ہوں وگرنہ بصورت دیگر آپ میری حالت دیکھ لیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ جنت کوئی ایک نہیں بلکہ وہ بے شمار بہشتیں ہیں تمہارا بیٹا فردوس بریں میں ہے ام حارثہ رضی اللہ عنہ بولیں تب میں صبر کروں گی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۴۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم صف بستہ ہو گئے رسول کریم ﷺ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے تھے جب مشرکین کے علم بردار قتل ہوئے تو مشرکین ہزیمت خوردہ ہوئے اور مسلمانوں نے ان کے لشکر پر لوٹ مار ڈال دی لیکن مشرکین نے پیچھے سے پلٹ کر دوبارہ حملہ کر دیا۔ مسلمان عجیب اضطراب کا شکار ہو کر بکھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے علمبرداروں میں کھڑے ہو کر آواز دی حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اتھام لیا پھر وہ شہید کر دیئے گئے۔ خزرج کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جبکہ رسول اللہ انہی کے جھنڈے تلے تھے مہاجرین کا جھنڈا ابودرد عبدی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا میں نے اس کا جھنڈا حضرت امیہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا پھر فریقین نے صفیں توڑ کر خلط ملط ہو کر جنگ لڑی۔ مشرکین لات وعزئی اور ہبل کے نعرے لگا رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ پر تحقیر آمیز کلمات کس رہے تھے بخدا میں نے رسول کریم ﷺ کو اضطراب کی حالت میں بالشت بجز بھی اپنی جگہ سے پلٹے نہیں دیکھا آپ دشمن کے آگے سینہ پر رہے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کبھی آپ کے پاس آ جاتی اور کبھی وہ بھی پیچھے ہٹ

جائی۔ میں بھی آپ کو کمان سے تیر برساتے دیکھتا اور کبھی پتھر پھینکتے ہوئے دیکھتا آپ یوں ثابت قدم رہے جس طرح ایک مضبوط جماعت کے ساتھ ثابت قدم رہتے۔ آپ کے ساتھ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان میں سے سات مہاجرین اور سات انصار تھے وہ یہ ہیں ابو بکر، عبدالرحمن بن عوف، علی بن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص، طلحہ بن عبید اللہ، ابو عبیدہ بن الجراح، زبیر بن عوام انصار میں سے یہ تھے حباب بن منذر ابو داؤد جاندہ عاصم بن ثابت حارث بن ضمیر سہل بن ضمیمہ اسید بن خضیر اور سور بن معاذ رضی اللہ عنہم جمعین۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۴۵ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بھی غزوہ احد کے موقع پر جنگ میں حصہ لینے کے لیے گھر سے نکلا رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھوٹا بچہ کرواپس کرنا چاہا تاہم میرے چچا نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بہت اچھا تیرا نذر ہے اسے ساتھ لے جائیں۔ چنانچہ دوران جنگ میرے سینے پر تیر لگا اور میرے چچا نے آپ ﷺ کو جا کر خبر کی آپ نے فرمایا: اگر تم اسے اسی حالت میں چھوڑ دو تو وہ شہید ہوگا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۴۶ ہشام بن عامر کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ سے شکایت کی گئی کہ زخموں کی تعداد زیادہ ہے آپ نے فرمایا: قبریں کھودو اور قبریں کشادہ رکھو اور ایک ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہیدوں کو دفن کرو اور جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو اور میرے باپ (یعنی میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ) کو دوسرے دو آدمیوں سے پہلے جنت میں داخل کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۴۷ ”مسند رفاعہ بن رافع“ جب مشرکین احد سے شکست کھا کر واپس لوٹے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زرہ توجہ کرو تا کہ میں اپنے رب کی ثناء کروں پھر یہ دعا کی:

اللهم لك الحمد كله اللهم لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا هادي لما اضللت ولا مضل لما هديت ولا معطي لما منعت ولا مانع لما اعطيت ولا مقارب لما باعدت ولا مباعد لما قويت اللهم ابسط علينا من بركاتك وفضلك ورزقك اللهم اني اسالك النعيم المقيم النذي لا يحوّل ولا يزول اللهم نى اسالك النعيم يوم العيلة والا من يوم الخوف اللهم عانذ بك من شر ما اعطينا ومن شر ما منعت منا اللهم حبب الينا الايمان وزينه فى قلوبنا وكره الينا الكفر والفسوق واجعلنا من الراشدين اللهم توفنا مسلمين واحينا مسلمين والحقنا بالصالحين غير خزايا ولا مفتونين اللهم قاتل الكفرة الذين يكذبون رسلك ويصدون عن سبيلك واجعل عليهم رجزك وعذابك اللهم قاتل الكفرة الذين اتوا الكتاب اله الحق.

ترجمہ:..... یا اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں یا اللہ تیرے فراخی کو تنگی میں کوئی نہیں تبدیل کر سکتا اور تیری دی ہوئی تنگی کو کوئی فراخی میں نہیں تبدیل کر سکتا جسے تو گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا تیرے عطا کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس چیز کو تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا جس چیز کو تو دور کر دے اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا اور جس چیز کو تو قریب کرے اسے کوئی دور نہیں کر سکتا یا اللہ اپنی برکتیں ہمیں عطا فرما۔ اپنی رحمت فضل اور رزق سے ہمیں نواز یا اللہ! میں تجھ سے دائمی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی تبدیل نہیں ہوئیں اور جن پر کبھی زوال نہیں آتا یا اللہ! تم مانگی کے دن میں تجھ سے نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور خوف کے دن امن کا خواہ سنگار ہوں یا اللہ! تو جو کچھ ہمیں عطا کرے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جو ہم سے روک دے اس کے شر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ! ایمان ہمیں محبوب بنا دے اور ایمان کو ہمارے دلوں میں مزین فرما، کفر کو ناپسندیدہ کر دے فسوق سے ہمیں دور رکھ اور ہمیں رشد و ہدایت پانے والوں میں سے بنا دے یا اللہ! ہمیں مسلمانوں کی موت عطا فرما۔ ہمیں مسلمان زندہ رکھ اور صالحین کے ساتھ شامل کر دے دراصل حالیکہ ہم پشیمان نہ ہوں اور آزمائشوں میں نہ ڈالے جائیں۔ یا اللہ! کافروں کا صفایا کر دے جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں کافروں پر اپنا عذاب نازل فرمایا اللہ! ان کافروں کو قتل کر دے جنہیں کتاب دی گئی اے معبود برحق۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب والنسائی والطبرانی والبغوی والباوردی وابو نعیم فی الحلیة والحاکم وتعقب الیہقی

فی الدعوات والضياع عن رفاعه بن رافع الزرقی

کلام: حافظ ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث باوجود نفاذ اسناد کے منکر ہے مجھے تو خوف ہے کہ کہیں یہ موضوع نہ ہو۔

۳۰۰۴۸ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد کے موقع پر مدینہ سے روانہ ہوئے اور جب ثنیۃ الوداع پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چھوٹا لشکر ہے جو مکمل طور پر اسلحہ سے لیس ہے آپ نے فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عبداللہ بن ابی بنی قنیقاع کے چھ سو یہودی سپاہیوں کے ہمراہ ہے آپ نے فرمایا: کیا ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا نہیں فرمایا: انھیں کہو واپس چلے جائیں چونکہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد نہیں لیتے۔ رواہ ابن النجار

۳۰۰۴۹ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی حتیٰ کہ عارضی طور پر مسلمانوں کو شکست ہوئی مگر مسلمان کفر کے سامنے ڈٹ گئے اور صبر و استقامت کا ثبوت دیا حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ کو اپنے جسموں سے ڈھانپ لیا اور آپ کے آگے ڈھال بن گئے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں کہتے: یا رسول اللہ! میری جان آپ کی جان پر قربان جائے میرا چہرہ آپ کے چہرے پر قربان ان میں سے بعض شہید ہوں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ ہیں ابوبکر، عمر، علی، زبیر، طلحہ، سعد، سہل بن حنیف، ابن ابی اسح، حارث بن صمہ، ابودجانہ، حباب بن منذر، رسول اللہ ﷺ ایک چٹان پر چڑھنے لگے مگر آپ نے دوزر ہیں، بہن رکھی تھیں بوجھ بھاری ہونے کی وجہ سے چٹان پر نہ چڑھ سکے حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اٹھا کر چٹان پر رکھا آپ چٹان پر سیدھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا: طلحہ کے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۵۰ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا اور سامنے کے دندان مبارک بھی شہید ہو گئے آپ ﷺ ہاتھ اوپر اٹھا کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہودیوں پر اللہ کا غضب سخت ہوا چونکہ انھوں نے کہا: عزیر اللہ کا بیٹا ہے اللہ تعالیٰ کا غضب نصرا نیوں پر بھی سخت ہوا چونکہ انھوں نے کہا: عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے اس شخص پر بھی اللہ کا غضب سخت ہوگا جس نے میرا خون بہایا اور میری اولاد کے متعلق مجھے آذیت دی۔ رواہ ابن النجار وفيہ زیاد بن المنذر رافضی متروک

۳۰۰۵۱ عبداللہ بن حارث بن نوفل کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک مشرک تلوار سونٹے ہوئے آیا نبی کریم ﷺ نے بھی اس کا مانا کیا اور فرمایا: انا النبی غیر الکذب انا ابن عبد المطلب میں سچا نبی ہوں اور میرے نبی ہونے میں جھوٹ نہیں ہے۔ عبدالمطلب کا بیٹا ہوں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۵۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ احد کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف چار آدمی باقی رہے تھے ان میں ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۵۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص احد کے دن قتل کیا گیا مشرکین نے اسے دوائی پلانا چاہی مگر اس نے علاج کروانے سے انکار کر دیا مشرکین نے اسے دوائی دی۔ حتیٰ کہ مقام وہ یہ پر پہنچا اور مر گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۵۴ خالد بن خالد، مالک بن انس عبداللہ بن ابی بکر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں خود کی کڑیاں کھب گئیں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپ کا چہرہ اقدس بھی زخمی ہوا آپ کا جلے ہوئے شیرے سے علاج کیا گیا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس مشکیزے میں پانی لاتے رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۵۵ ابن شباب کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن رسول مقبول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے تہارہ گئے تھے جبکہ آپ کے اور مشرکین کے درمیان حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حائل تھے اور بے جگری سے لڑتے جا رہے تھے اسی اثناء میں وحشی گھات لگائے بیٹھا تھا موقع ملتے ہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اکتیس (۳۱) کفار واصل جہنم ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ کہہ کر پکارا

جاتا تھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۰۵۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ احد کے سال رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ واپس کر دیا تھا ان میں اوس بن

عزائب، زید بن ثابت اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ رواہ ابو نعیم
۳۰۰۵۷... ”مسند ابن عمر“ جاؤ راستے میں کھڑے جاؤ اور جو زخمی بھی تمہارے پاس سے گزرے بسم اللہ پڑھ کر اس کے زخم پر دم کرو اور پھر
یہ دعا پڑھو۔

بسم اللہ شفاء الحی الحمید من کل حد و حدید و حجر تلید اللہم اشف انہ لاشافی الا انت
اللہ کے نام سے جو زندہ اور قابل ستائش ہے وہی شفا دینے والا ہے ہر تلخ سے تلوار سے دھاری دار پتھر سے یا اللہ شفاء دے اور
تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر عن ابی کھیل الازدی

۳۰۰۵۸... قنابہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ شہداء کو غسل دیا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ
۳۰۰۵۹... شععی کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ نے مشرکین کے ساتھ تدبیر (چال) چلی جبکہ تدبیر چلانے کا یہ پہلا واقعہ ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۰... شععی کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور غمیل ملائکہ حضرت حنظلہ بن راہب شہید کیے گئے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۱... شععی کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ کی ناک زخمی ہوئی آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے نیز حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ
رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے پچاتے رہے حتیٰ کہ ان کی انگلی ناکا رہ گئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۲... شععی کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی اور اس نے بیٹے کو تلوار دی لڑ کر تلوار نہیں اٹھا سکتا تھا
چنانچہ عورت نے رسی سے لڑکے کے بازو کے ساتھ تلوار باندھ دی پھر عورت بیٹے کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول! یہ
میرا بیٹا ہے یہ آپ کی طرف سے لڑے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بیٹا یہاں سے حملہ کرو اے بیٹا یہاں سے حملہ کرو چنانچہ دوران جنگ لڑ
کے زخم آیا اور گھائل ہو گیا اس کے پاس نبی کریم ﷺ آئے اور فرمایا: اے بیٹا شاید تم جزع فزع کر رہے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۳... عروہ کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو چھوٹا سمجھ کر واپس کر دیا ان میں عبد اللہ
بن عمر بن خطاب تھے ان کی عمر چودہ (۱۴) سال تھی اسامہ بن زید، براء بن عازب، عزابہ بن اوس بن حارثہ کا ایک شخص زید بن ارم، زید بن ثابت
اور رافع رضی اللہ عنہم تاہم رافع رضی اللہ عنہ نے ایڑیاں اوپر اٹھا کر اپنے آپ کو بڑا ثابت کیا یوں انھیں اجازت مل گئی اور لشکر کے ساتھ چل پڑے
جبکہ بقیہ کو مدینہ میں پیچھے چھوڑ گئے اور یہ لوگ مدینہ میں عورتوں اور بچوں کی رکھوالی کرتے رہے۔ رواہ ابن عساکر وسعید بن المنصور

۳۰۰۶۴... عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے شدت
پیاں کی وجہ سے آپ گھٹنوں پر جھکا چاہتے تھے اتنے میں ابی بن خلف آیا اور وہ اپنے بھائی امیہ بن خلف کا بدلہ لینا چاہتا تھا بولا! کہاں ہے وہ شخص
جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ ذرا میرے سامنے آئے اگر وہ سچا ہے مجھے قتل کرے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حربہ دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ میں حربہ چلانے کی سکت ہے فرمایا: میں نے رب تعالیٰ سے اس کا خون مانگا ہے آپ نے حربہ لیا اور پھر اس کی
طرف چل دیئے آپ نے حربہ اس دشمن کی طرف پھینکا۔ حربہ نشانے پر لگا ابی بن خلف زخم کھا کر گھوڑے سے نیچے گرا اس کے ساتھی اسے گھنٹے
ہوئے لے آئے اور کہا: تجھے کیا ہوا زخم تو گہرا نہیں۔ اس نے کہا: محمد نے اللہ تعالیٰ سے میرے خون کی منت مان رکھی تھی میں اتنا دریا پاتا ہوں کہ اگر
یہ دریا سیرجہ اور مضر کے لوگوں میں تقسیم کیا جائے انھیں بھی کافی ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۵... عقاب بن حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ بن ابی زبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مثل بالا حدیث مروی ہے
۳۰۰۶۶... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت خدیج بن یمان رضی اللہ عنہ کے والد کو غزوہ احد میں ایک مسلمان نے قتل کر دیا جبکہ مسلمان اسے

مشرکین کا فرد سمجھ رہا تھا جب رسول ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے اپنی طرف سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیت دی چنانچہ اس کا نام حسیل یا حسل تھا۔

رواہ ابو نعیم

۳۰۰۶۷ ابن شہاب کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر صرف چھ آدمیوں کو ہوئی وہ یہ ہیں زبیر، طلحہ، سعد بن ابی وقاص، کعب بن مالک، ابو جہلہ اور کھیل بن حنیف۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۶۸ ”مسند علی“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے احد کے دن رسول کریم ﷺ کے دائیں بائیں جبرائیل امین اور میکائیل علیہ السلام کو دیکھا انھوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انھیں اس سے پہلے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۹ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص مسلمانوں کو جلانا چاہتا تھا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تیرا رو میں نے کمان میں تیر رکھ کر نشانہ درست کیا اور تیر چلایا تیر سیدھا اس شخص کو پیشانی پر جاگا اور وہ زمین پر گر پڑا۔ کرتے ہی اس کا سر کھل گیا اس کی یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔

رواہ ابن عساکر ورحالہ ثقات

۳۰۰۷۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن میں نے ایک تیر مارا ایک خوبصورت شخص نے میرا تیر مجھے واپس کر دیا میں اس شخص کو نہیں جانتا تھا حتیٰ کہ کافی دیر بعد مجھے یقین ہوا کہ یہ کوئی فرشتہ ہے۔ رواہ ابو احدی و ابن عساکر

۳۰۰۷۱ ”مسند طلحہ“ قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا شل ہاتھ دیکھا جس سے رسول اللہ ﷺ کو بچاتے رہے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابن مندہ و ابن عساکر و ابو نعیم فی المعرفۃ

۳۰۰۷۲ موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ کے جسم پر چوبیس (۲۴) زخم دیکھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے آئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۷۳ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد میں جب وہ اپنے ہاتھ سے نبی کریم ﷺ کو بچانے میں مصروف تھے آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لوٹ گیا غفلت میں زبان سے ”حس“ کا کلمہ نکلا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے تو اس دنیا رہتے ہوئے جنت میں اپنا محل دیکھ لیتے جو رب تعالیٰ نے تمہارے لیے بنایا ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد و ابن عساکر

۳۰۰۷۴ زہری کی روایت ہے کہ غزوہ احد میں جب مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی اور مسلمان متفرق ہوئے اور رسول کریم ﷺ کے پاس صرف بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باقی رہے ان میں سے ایک حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ ایک مشرک آگے بڑھا اور رسول کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر تلوار سے حملہ آور ہونا چاہتا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ اقدس کے آگے اپنا ہاتھ رکھ دیا جب تلوار ہاتھ پر پڑی زبان سے ”حس“ کا کلمہ نکلا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ رک جاؤ اگر تم بسم اللہ کہتے کیا اچھا ہوتا؟ اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تمہیں فرشتے اوپر اٹھا لیتے لوگ تمہیں دیکھتے رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۵ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن مجھے ایک تیر لگا میری زبان سے ”حس“ نکلا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہتے فرشتے تمہیں لے کر قضا میں پرواز کر جاتے اور لوگ تمہیں دیکھتے ہی رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۶ ”مسند انس بن ظہیر“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں چھوٹا سمجھ کر فرمایا: یہ چھوٹا لڑکا ہے آپ نے انھیں واپس کرنا چاہا رافع رضی اللہ عنہ کے چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھتیجا اچھا تیرا انداز ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی (رواہ البخاری فی تاریخہ و ابن اسکن و ابن مندہ و ابو نعیم فی المعرفۃ اور کہا ہے کہ ظہیر بن رافع کے نام میں کسی وہی شخص سے تصحیف ہوئی ہے چونکہ صحیح نام اسید بن ظہیر ہے جبکہ الاصابہ میں ہے کہ درست و صواب وہی بات ہے جو جماعت نے کی ہے اور وہ یہ ہے انس بن ظہیر جو کہ اسید بن ظہیر کے بھائی ہیں۔ حدیث کی سند یوں ہے حسین بن ثابت بن انس بن ظہیر عن اختہ سعدی بنت ثابت عن ابیہا عن جدہا انس رضی اللہ عنہ)

غزوة خندق

۳۰۰۷۷ ”مسند عمر“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں غزوة خندق کی موقع پر گھر سے نکلی اور لوگوں کے پیچھے پیچھے ہوئی حتیٰ کہ ایک باغیچے میں داخل ہوئی۔ باغیچے میں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے کوئی آزمائش پیش آجائے یا ہم کسی جنگی چال کے لیے یہاں آئے ہوں۔ بخدا، عمر رضی اللہ عنہ مجھے برابر ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے چاہا کہ زمین شق ہو جائے اور میں اس میں دھنس جاؤں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر! تم نے بہت باتیں کر دیں جنگی چال کہاں ہے اور جنگ سے بھاگنا کہاں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوة خندق کے دن ظہر کی نماز پڑھی اور نہ ہی عصر کی نماز تھی کہ سورج غروب ہو گیا۔ رواہ المخلص فی حدیثہ

خندق کے موقع پر رجزیہ اشعار

۳۰۰۷۹ ”مسند براء بن عازب“ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوة خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ بذات خود (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر) خندق سے مٹی نکالتے رہے حتیٰ کہ سینہ مبارک کے بال مٹی سے اٹے پڑے تھے آپ ﷺ زبان مبارک سے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے یہ رجزیہ اشعار پڑھتے رہے۔

اللهم لو لا انت ما هتد بنا ولا تصدقنا ولا صلينا
فانزلن سكينتنا علينا واثبت الاقدام ان لا قينا
ان الاولى قد بغوا علينا وان ارادو افتنة ابينا

یا اللہ اگر تیری توفیق نہ ہوتی تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے اور نہ نمازیں پڑھتے ہم پر سکون اور اطمینان نازل فرما اور لڑائی کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھ ان لوگوں نے ہم پر بڑا ظلم کیا ہے اور یہ جب بھی ہمیں کسی فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم کبھی بھی اسے قبول نہیں کرتے۔

۳۰۰۸۰ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا خندق میں ایک جگہ بھاری چٹان آگئی جو نہ باہر نکل پائی تھی اور نہ ہی ٹوٹی تھی ہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ تشریف لائے جب آپ نے چٹان دیکھی اپنی چادر نیچے رکھی اور ہتھوڑا اٹھا لیا پھر بسم اللہ پڑھ کر ہتھوڑا مارا چٹان کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا، اور آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے ملک شام کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا! میں نے شام کے سرخ محلات دیکھ لئے پھر آپ نے دوسری بار ہتھوڑا مارا چٹان دو تہائی ٹوٹ گئی آپ نے ایک بار پھر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا! میں مدائن کے سفید محلات دیکھ رہا ہوں آپ نے پھر تیسری بار ہتھوڑا مارا اور بسم اللہ پڑھی یوں چٹان کا بقیہ حصہ بھی ٹوٹ گیا آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا! میں اپنی اس جگہ سے یمن کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن عساکر والخطیب فی المتفق والمفترق

۳۰۰۸۱ ”مسند ثعلبہ بن عبد الرحمن النضاری“ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوة خندق کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے چادر پہنائی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوة خندق کے انجام میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو رسوا کر کے واپس کیا اور انہیں کچھ غنیمت نہ ملی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی عزت میں کون اشعار کہے گا؟ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کہوں گا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرا کہوں گا فرمایا: تم اچھے اشعار کہہ لیتے ہو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ

میں کہوں گا۔ فرمایا جی ہاں مشرکین کی ہجو میں اشعار کہو جبرئیل امین تمہاری مدد کریں گے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر ورجالہ ثقات
 ۳۰۰۸۳ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تین دن تک خندق کھودتے
 رہے اور کھانا چکھا تک نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خندق میں ایک چٹان آگئی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر پانی
 ڈالو پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور کدال یا تھوڑا لیا پھر بسم اللہ پڑھ کر تین چوٹیں لگائیں چٹان ریزہ ریزہ ہو گئی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:
 میں نے رسول اللہ ﷺ کو قریب ہر کوئی دیکھا کہ آپ نے پیٹ مبارک پر (بھوک کی شدت کی وجہ سے) پتھر باندھ رکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۸۴ ”مسند حذیفہ بن یمان“ زید بن اسلم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے
 ساتھ تمہاری صحبت کے متعلق اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتا ہوں کہ تم نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہم نے انہیں نہیں پایا تم نے انہیں دیکھا جبکہ ہم انہیں
 نہیں دیکھ سکے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ سے تمہارے ایمان کی شکایت کرتے ہیں چونکہ تم نے اللہ کو دیکھا نہیں، بخدا میں
 نہیں جانتا کہ تم اگر رسول اللہ ﷺ کو پایتے تم کس حال میں ہوتے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خندق کی وہ طوفانی رات دیکھی ہے جو
 شدید بارش اور سخت سردی والی رات تھی یکا یک رسول اللہ ﷺ نے جمع کو مخاطب کر کے فرمایا: کون جا کر دشمن کی خبر لائے گا اللہ تعالیٰ اسے
 قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کا رفیق بنائے گا۔ چنانچہ ہم میں سے کوئی شخص بھی تیار نہ ہوا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا کوئی شخص جا کر دشمن کی
 خبر لائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا بخدا جمع سے کوئی شخص گھڑا نہ ہوا آپ ﷺ نے پھر فرمایا کوئی شخص جائے اور دشمن کی (جاسوسی کر کے) خبر
 لائے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں میرا رفیق بنائے گا چنانچہ اس بار بھی جمع سے کوئی نہ اٹھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ
 حذیفہ کو بھیج دیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا تم چپ رہو، بخدا رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب نہیں کیا حتیٰ کہ میں نے
 عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں مجھے قتل ہونے کا ڈر نہیں، البتہ مجھے گرفتار ہونے کا ڈر ہے۔ رسول کریم ﷺ نے
 فرمایا: تم گرفتار نہیں ہو گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے جو چاہیں حکم دیں فرمایا: جاؤ اور قریش کے مجمع میں داخل ہو جاؤ اور کہو اے
 جماعت قریش! لوگ چاہتے ہیں کہ کل کہیں: کہاں ہیں قریش کہاں ہیں لوگوں کے راہنما کہاں ہیں لوگوں کے سردار! آگے بڑھو تم آگے بڑھنا
 اور جنگ شروع کر دینا یوں جنگ تمہارے بل بوتے پر ہوگی پھر تم بنی کنانہ کے پاس جاؤ اور کہو: اے جماعت کنانہ! لوگ چاہتے ہیں کل کہیں
 کہ کہاں ہیں بنی کنانہ کہاں ہیں تیرا انداز آگے بڑھو تم آگے بڑھنا یوں جنگ میں جا ملنا اور جنگ کا پانسہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا پھر تم قیس کے
 پاس آنا اور کہو: اے جماعت قیس! لوگ چاہتے ہیں کل کہیں کہ: کہاں ہے قبیلہ قیس جو بے مثال شہسوار ہیں کہاں ہیں شہسواروں کے پیشوا
 آگے بڑھو تم آگے بڑھنا اور جنگ میں جا ملنا یوں جنگ کا پانسہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا پھر آپ ﷺ نے مجھے تاکید کی کہ اپنے اسلحہ سے کوئی
 چھیڑ چھاؤ نہیں کرنا حتیٰ کہ تم میرے پاس واپس آ جاؤ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں قریش کی طرف چل دیا اور لشکر کے درمیان جا پہنچا اور ان کے ساتھ مل کر آگ تاپنے لگا میں نے
 رسول اللہ ﷺ کے بتانے کے مطابق بات کرنے لگا کہ قریش کہاں ہیں؟ کنانہ کہاں ہیں؟ قیس کہاں ہیں؟ حتیٰ کہ سحری کے وقت ابوسفیان کھڑا
 ہوا اور لات عزیزی سے مناجات کیس پھر کہا: ہر شخص اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کی تحقیق کرے کہ کون ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:
 میرے پاس ایک شخص بیٹھا آگ تاپ رہا تھا میں نے پھرئی سے اسے پکڑ لیا تاکہ مجھ سے پہلے وہ مجھے نہ پکڑے میں نے کہا: تو کون ہے اس نے
 کہا میں فلاں ہوں میں نے کہا: اچھا اچھا تھیک ہے حضرت ابوسفیان نے صبح کے آثار دیکھے کہا: آواز دو کہاں ہیں قریش؟ کہاں ہیں لوگوں کے
 راہنما؟ کہاں ہیں لوگوں کے پیشوا؟ آگے بڑھو چنانچہ لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے ابوسفیان نے پھر کہا: کہاں ہیں کنانہ تیرا انداز
 آگے بڑھو لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے پھر کہا: کہاں ہیں قیس کہاں ہیں شہسوار کہاں ہیں گھوڑے دوڑانے والے آگے بڑھو لوگوں
 نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے۔ یہ صورت حال دیکھ کر مشرکین ڈر گئے اور ہمت ہار گئے اللہ تعالیٰ نے تند و تیز آندھی چلائی چنانچہ مشرکین کا کوئی
 خیمہ نہ رہا جسے ہوانے الٹ نہ دیا ہو اور ان کا ہر برتن الٹ گیا ہر طرف کوچ کرنے کی صدا اٹھ بلند ہوئیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابوسفیان کو دیکھا اس نے اپنے اونٹ پر چھلانگ لگائی اونٹ بندھا ہوا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں! بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کرنے کی تاکید نہ کی ہوتی میں ابوسفیان پر تیروں کی بارش کر دیتا چونکہ وہ میرے بہت قریب کھڑا تھا چنانچہ قریش رسوا ہو کر چل دیے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس لوٹ آیا اور ساری کارگزاری آپ کے گوش گزار کی آپ کارگزاری سن کر ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔ رواہ ابو داؤد وابن عساکر

۳۰۰۸۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا: ”مشرکین نے ہمیں نماز عصر سے مشغول رکھا چنانچہ آپ نے تا غروب آفتاب نماز نہ پڑھی اللہ تعالیٰ کا فرلوں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھسوا دیا۔“

رواہ السیہمی عن عبد اللہ بن القہر

۳۰۰۸۶ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غزوہ احزاب سے واپس لوٹے اپنی زرہ اتاری پھر اس سے استنجا کیا اور پھر غسل کیا۔ رواہ ابن عساکر وقال رجالہ ثقات والحديث غریب

۳۰۰۸۷ ”مسند رافع بن خدیج“ ہرمز بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر سب سے اچھا قلعہ بنی حارثہ کا قلعہ تھا نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو اسی قلعہ میں محفوظ کیا اور عورتوں کو تاکید کر دی کہ اگر کوئی شخص تمہارے اوپر حملہ آور ہو تو تلواریں سے اس کی خبر لو چنانچہ بخدا نامی شخص جو بنی نجاش سے تھا گھوڑے پر سوار ہو کر قلعہ کے مین نیچے آ کھڑا ہوا اور عورتوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا ایک بہتر بن شخص کی طرف نیچے اترو عورتوں نے قلعہ کے اوپر سے تلواریں لہرائیں جنہیں مسلمانوں نے دیکھ لیا مسلمانوں کی ایک جماعت خبر لینے قلعے کی طرف دوڑ پڑی ان میں بنی حارثہ کا ایک شخص ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ بھی تھا اس نے مشرک سے کہا سامنے آ کر مقابلہ کر۔ چنانچہ ظہیر رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کی گردن اڑادی پھر سر لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۸ ہرمز بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق میں شرکت کرنے کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے ایک چادر بھی اوڑائی۔

رواہ ابن عساکر وفيہ يعقوب بن محمد الزهری ضعيف

۳۰۰۸۹ ابن جہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے بیٹے نے کہا (ابن جہاد رضی اللہ عنہ کو شرف صحبت حاصل ہے) اے ابا جان! آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں اگر میں آپ ﷺ کو دیکھ لیتا آپ کے ساتھ ایسا اور ایسا کرتا ابن جہاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹا! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اصلاح کرتے رہو تم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم غزوہ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: جو شخص مشرکین کی خبر لائے گا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا چنانچہ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ اٹھا چونکہ بھوک اور سردی نے لوگوں کو نہایت کم پرسی کے عالم میں دھکیل دیا تھا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں صرف اس خوف سے نہیں اٹھا کہ ممکن ہے میں آپ کے پاس مشرکین کی خبر نہ لاسکوں آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ آپ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۹۰ واقدی ابن ابی عباس بن سہل عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے ہتھوڑا لیا اور پتھر پر ضرب لگائی آپ ﷺ کی ضرب سے پتھر کی کھوکھی آواز آئی آپ ہنس پڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ایک قوم سے ہنسا ہوں جس کا تعلق مشرق سے ہے اسے جنت کی طرف بیڑیوں میں جکڑ کر لایا جا رہا ہے جبکہ وہ جنت میں نہیں جانا چاہتے۔ رواہ ابن الجبار

۳۰۰۹۱ ”مسند ابی سعید“ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دوران ہم ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں سے روک دیئے گئے پھر ہماری کفایت کر دی گئی چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے و کفسي الله المؤمنین القتال و كان الله قويا عزيزا اللہ تعالیٰ مؤمنین کی طرف سے جنگ کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غالب ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر نماز قائم کی پہلے ظہر کی نماز پڑھی جس طرح کہ اس سے پہلے پڑھتے تھے پھر اقامت کہی گئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھی جس

طرح قبل ازیں عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز پڑھی ایسے ہی جس طرح پہلے پڑھتے تھے پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی ایسے ہی جس طرح پہلے پڑھتے تھے، آپ نے یہ نمازیں یہ آیت نازل ہونے سے پہلے پڑھیں ”فان حقتم فرجالا اور کبانا“ یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو زیادہ پا نماز پڑھ لو یا سوار ہو کر۔ یعنی نماز خوف کے حکم کے نزول سے قبل کا واقعہ ہے۔

رواہ ابو داؤد والطیالسی و عبد الزق و احمد بن حنبل و ابن ابی شیبہ و عید بن حمید و النسائی و ابویعلی و ابوالشیخ فی الاذان و البیہقی ۳۰۰۹۲ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے احزاب (لشکروں) پر یوں بدعا کی السلہم منزل الکتاب سریع الحساب ہازم الاحزاب اہزمہم و زلزلہم اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے جلد از جلد حساب چکانے والے لشکروں کو شکست دینے والے، لشکروں کو شکست دے اور انھیں چھوڑ۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۹۳ مصعب کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ غزوہ خندق کے دن وہ قلعہ میں ایک بلند جگہ پر تھے جبکہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عورتوں کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ عمر بن ابی سلمہ بھی تھے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک اونچی جگہ پر کھوٹا گاڑ رکھا تھا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرکین پر حملہ کرتے حسان رضی اللہ عنہ کھوٹے پر تلوار سے حملہ کر دیتے اور جب مشرکین ہجوم بنا کر آئے تب بھی کھوٹے پر حملہ کرتے تاکہ یوں لگے گویا حسان رضی اللہ عنہ کسی بہادر دشمن سے لڑ رہے ہیں اور ایک طرح کی مشابہت بھی ہو جائے دیکھنے سے یوں لگے گویا جہاد میں مصروف ہیں وہ ایسا ضعف کی وجہ سے کرتے تھے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ اگر چہ دست و بازو سے جہاد کرنے سے ضعیف تھے لیکن جو جہاد انھوں نے زبان سے مشرکین کے خلاف اشعار کہہ کر کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس دن میں نے ابن ابی سلمہ پر بڑا ظلم کیا وہ مجھ سے دو سال بڑا تھا میں اسے کہتا پہلے تم مجھے اپنی گردن پراٹھاؤ تاکہ میں تماشا دیکھوں (چونکہ ابن زبیر ۳۳ سال کے بچے تھے) پھر میں تمہیں اٹھاؤں گا جب اس کے اٹھانے کی باری آتی میں کہتا اس بار نہیں اگلی بار بھی میں اپنے باپ کو دیکھ رہا ہوں میرے باپ نے زور رنگ کا عمامہ باندھ رکھا ہے۔ بعد میں میں نے اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا انھوں نے مجھ سے پوچھا تم اس وقت کہاں تھے؟ میں نے کہا میں ابن ابی سلمہ کی گردن پر تھا اس نے مجھے اٹھا رکھا تھا میرے والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت رسول کریم ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین جمع کیے (یعنی فرمایا تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں) ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی اثناء میں ایک یہودی قلعہ کی طرف آنکلا اور قلعے پر چڑھنے لگا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حسان! اس یہودی کی خیر لو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں جنگ لڑ سکتا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا صفیہ رضی اللہ عنہا نے حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: اچھا اپنی تلوار مجھے دو حسان رضی اللہ عنہ نے انھیں تلوار دے دی جب یہودی اوپر چڑھا آیا صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس پر حملہ کر دیا اور یہودی کو قتل کر کے اس کا سر تن سے جدا کر دیا پھر حسان رضی اللہ عنہ کو سروسے کر کہا: یہ سر نیچے پھینکو چونکہ مرد عورت کی بنسبت دور تک پھینک سکتا ہے صفیہ رضی اللہ عنہا چاہتی تھیں تاکہ یہودی کے دوسرے ساتھیوں پر رعب پڑے کہ قلعہ میں بھی کچھ مسلمان سپاہی موجود ہیں۔ رواہ الزبیر بن بکوار و ابن عساکر

غزوہ خندق کے موقع پر نمازیں قضاء ہونا

۳۰۰۹۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مشرکین کے ساتھ مصروف جنگ رہے جس کی وجہ سے آپ کی نماز فوت ہوئی آپ نے فرمایا مشرکین نے ہمیں عصر کی نماز سے مشغول رکھا جو کہ نماز وسطی ہے اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور بیٹوں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ البیہقی فی السنن فی اعذاب القمر

۳۰۰۹۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جس دن رسول کریم ﷺ غزوہ احزاب سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اعلان کیا کہ کوئی شخص بھی نماز نہ پڑھے مگر بنو قریظہ کی بستی میں تاہم بنو قریظہ کے ہاں پہنچنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تاخیر ہوئی اور نماز عصر

فوت ہو جانے کا اندیشہ ہوا اس لیے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رستے ہی میں نماز پڑھ لی جبکہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا ہم وہیں پڑھیں گے جہاں کارسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے گو نماز کا وقت نکل جائے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فریقین میں سے کسی پر تکیہ نہیں کی۔

رواہ ابن حوریہ

۳۰۰۹۶ ”مسند ابن عمر“ حاکم (فی مناقب الغنمی) فضل بن ابی نصر ابو بکر رضی اللہ عنہ احمد بن یعقوب بن عبد الملک بن عبد الجبار قرشی جرحانی ابو العباس احمد بن خالد بن یزید بن غزوان فضل بن ربیع کی اولاد سے ایک شخص سے وہ اپنے باپ سے روایت نقل کرتا ہے اس کا کہنا ہے کہ ہارون الرشید نے مجھے پیغام بھیجا پھر ہارون الرشید کے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بلائے کا قصد ذکر کیا اور اس دعا کا ذکر کیا جو امام شافعی نے کی تھی پھر وہ حدیث پوچھی جسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مالک بن انس، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر قریش کی لیے بددعا کی جس کے الفاظ یہ ہیں اے اللہ! میں تیرے مقدس نور اور تیری طہارت کی عظمت اور تیرے جلال کی برکت کی ہر طرح کی آفت سے بچا دیتا ہوں۔

کلام: چنانچہ امام بیہقی نے ”کتاب بیان خطا من اخطا علی الشافعی“ میں ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کی سند موضوع ہے اور اس کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں چونکہ فضل بن ربیع کا حال مجہول ہے اور اس کی اولاد کا حال بھی مجہول ہے احمد بن یعقوب یہ ابن بغا قرشی اموی ہے اس کی اس طرح کی بے شمار موضوع احادیث ہیں جن کی روایت کسی طرح حلال نہیں اور نہ وہ روایت حلال ہے جو ہمارے شیخ نے نقل کی ہے اگر وہ اس روایت سے اجتناب کرتے بہت اچھا ہوتا۔ امام شافعی اس طرح کی روایت سے پاکدامن ہیں اسی طرح مالک نافع اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی مبراہین البتہ میں نے یہ حدیث ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصحابی کی کتاب میں دیکھی ہے اس کی سند یوں ہے ابی بکر احمد بن محمد بن موسیٰ محمد بن حسین ابن مکرّم عبد الاعلیٰ بن ہماز رضی کا کہنا ہے کہ ایک دن رشید نے فضل بن ربیع سے کہا۔ پھر حدیث ذکر کی۔ یہ حدیث اپنی سند سے شافعی مالک کے طریق سے ذکر کی ہے اور یہ بھی موضوع ہے۔ نیز ابو بکر محمد بن جعفر بغدادی ابی بکر محمد بن عبد ابو نصر مخزومی فضل بن ربیع کی سند سے ذکر کی ہے اور اس میں ذکر نہیں کہ یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے جبکہ پڑھی اسی جیسی روایت ہے یہ انکار نہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا نہیں کی لیکن وہ روایت منکر ہے جو شافعی مالک نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے طریق سے مروی ہے۔ انتہی۔

۳۰۰۹۷ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن فرمایا مشرکین نے ہمیں نماز و سطن یعنی نماز عصر سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رواہ ابن حوریہ

۳۰۰۹۸ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن رسول کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دو دھدے رہے تھے جبکہ آپ کے سینے کے بال غبار آلود تھے اور آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

اللهم ان الحیبر خیر الاخرہ فاغفر الانصار و المهاجرہ

اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

۳۰۰۹۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو غزوہ خندق کے دن چار نمازوں سے مشغول رکھا حتیٰ کہ رات کا بھی کچھ حصہ گزر گیا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی (جب ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے) پھر عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۴۰۱۰۰ ابن اسحاق، یزید بن رومان عروہ، عبید اللہ بن کعب بن مالک انصاری کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن عمرو بن عبد ود اپنے لشکر سے نکل کر باہر آیا تاکہ میدان جنگ کا اندازہ کرے جب وہ اور اس کے شہسوار ایک جگہ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو سے کہا اے عمرو! تم نے اللہ تعالیٰ سے قریش کے لیے عہد کر رکھا تھا کہ اگر تمہیں کوئی شخص دو چیزوں کی دعوت دے تو ان میں سے ایک کو اختیار کرے گا۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں عمرو نے کہا مجھے اسلام کی حاجت نہیں حضرت علی رضی اللہ

عنه نے فرمایا: پھر میں تمہیں مبارزت (جنگ) کے لیے دعوت دیتا ہوں۔ کہا اے نبھیجے کیوں بخدا مجھے پسند نہیں کہ میں تمہیں قتل کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا مجھے پسند ہے کہ میں تمہیں قتل کروں۔ اس پر عمرو کو غیرت آئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑا چنانچہ دونوں گتم گتھا ہو گئے بالآخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۰۱ عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غزوہ خندق کے دن مشرکین کا جائزہ لے رہے تھے یہ دن بڑے آزمائش کا دن تھا اس جیسا دن مسلمانوں نے دیکھا نہیں تھا رسول کریم ﷺ زمین پر بیٹھے تھے آپ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ گھجوروں کے خوشے نکلنے کا موسم تھا خوشے دیکھ کر لوگوں کو بہت خوشی ہوتی تھی چونکہ ان کی سال بھر کی معیشت کا دار و مدار گھجوروں پر ہوتا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا انہیں ایک خوشہ نظر آیا اور یہ پہلا خوشہ تھا جو دیکھا گیا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: یا رسول اللہ! فرحت و شادمانی کا خوشہ نمودار ہو چکا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ ابی عطا کی ہوئی نعمتوں کو ہم سے نہ چھیننا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۰۲ عکرمہ کی روایت ہے کہ نوفل یا ابن نوفل غزوہ خندق کے موقع پر گھوڑے سے گر کر ہلاک ہو گیا ابوسفیان نے نبی کریم ﷺ کو سواونٹ بطور دیت بھیجوائے نبی کریم ﷺ نے دیت لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا: تم خود ہی اسے لو چونکہ یہ دیت نبشت ہے اور وہ جنت کا نبشت ہے۔

۳۰۱۰۳ عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر مشرکین میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور مبارزت کا نعرہ لگا یا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ حضرت صفیر رضی اللہ عنہما نے کہا: یا رسول اللہ! میرا تم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ، زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو بھی غالب ہو وہ دوسرے کو قتل کرے گا چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے غالب آگے اور اسے قتل کر دیا پھر اس کا ساز و سامان لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ساز و سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو انعام میں دے دیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۰۴ ”منذ انس“ رسول کریم ﷺ صبح نہایت سردی میں تشریف لائے جبکہ ہمارے جبرین اور انصار خندق کھودنے میں مصروف تھے جب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا تو فرمایا:

اللهم ان العيش عيش الاخرة فاغفر للانصار والمهاجرة.

یا اللہ! حقیقت زندگی تو آخرت کی زندگی ہے انصار و ہمارے جبرین کی مغفرت فرما صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواباً کہا۔

نحن الذين بايعوا محمداً على الجهاد ما بقينا ابداً

ہم نے تمہارے دست اقدس پر بیعت کر رکھی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے۔

۳۰۱۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن فرمایا: اللہ! تو نے عبیدہ بن حارث کو بدر میں لے لیا اور حمزہ بن عبدالمطلب کو احد میں لے لیا اور یہ ہے علی یا اللہ! مجھے تنہا نہ چھوڑنا بے شک تو بھلائی عطا کرنے والا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۱۰۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ عمرو بن عبدود غزوہ خندق کے موقع پر خندق پر آیا اور اپنا گھوڑا لپے چکر لگا تا رہا بالآخر ایک جگہ سے خندق عبور کر آیا اور کہنے لگا میرے مقابلہ میں کون آئے گا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی شخص اس کے مد مقابل ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا مد مقابل ہونا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا کوئی شخص اس کا مد مقابل ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑے میں اس کا مقابلہ کرتا ہوں چونکہ مجھے دوسری طرح کی نیکیوں میں اختیار حاصل ہے اگر میں نے اسے قتل کیا تو وہ دوزخ میں چلا جائے گا اور اگر اس نے مجھے قتل کیا میں جنت میں داخل ہوں گا رسول کریم ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا: اے علی! جاؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عمر کو مقابلہ کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے جب اس کے قریب ہوئے اس نے پوچھا: اے نبھیجے تم کون ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں علی ہوں، عمرو نے کہا: تیرا باپ میرا شراب کا ساتھی ہے میں تجھے قتل کرنا اچھا نہیں سمجھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے قسم اٹھا

رکھی ہے کہ تجھ سے جو شخص بھی تین چیزوں کا مطالبہ کرے گا تو اسے ضرور پورا کرے گا سو میں تجھ سے صرف ایک چیز کا مطالبہ کرتا ہوں، عمر و نے استفسار کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے دعوت دیتا ہوں کہ تو کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کی گواہی دے دے عمر و نے کہا: مجھے تیری رسوائی کا اختیار نہیں چاہئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر واپس چلے جاؤ نہ ہمارے خلاف رہو اور نہ ہمارے ساتھ عمر و نے کہا: میں نے منت مان رکھی ہی کہ میں حمزہ کو قتل کروں گا لیکن وحشی مجھ پر سبقت لے گیا میں نے پھر منت مانی ہے کہ میں محمد کو قتل کروں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر نیچے اترو عمر و گھوڑے سے نیچے اترا پھر دونوں کی تلواریں کوند نے لگیں تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ رواہ المحاملی فی امالیہ

۳۰۱۰۷ مہلب بن ابی صفرة کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو خدا شہ ہوا کہ ابوسفیان شب خون نہ مار دے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اگر تمہارے اوپر شب خون مارا جائے اور تم حم کا ورد کرو تو مشرکین کی مدد نہیں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

غزوہ بنی قریظہ

۳۰۱۰۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غزوہ خندق سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اسلحہ اتارا اور غسل کیا آپ کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے جبکہ ان کا سر غبار سے اٹا پڑا تھا فرمایا: آپ نے اسلحہ اتار دیا ہے بخدا! میں نے اسلحہ نہیں اتارا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب کس طرف حکم ہے؟ جبرئیل امین نے فرمایا: اب اس طرف کا ارادہ ہے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا چنانچہ اس وقت رسول کریم ﷺ بنی قریظہ کی طرف چل پڑے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۰۹ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ قریظہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اپنے قلعہ سے نیچے اتارے رسول کریم ﷺ نے ان کی تین سو آدمی تیغ کئے اور جو باقی بچے ان سے فرمایا: سر زمین محشر کی طرف چلے جاؤ ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں یعنی شام کی طرف چنانچہ آپ نے انہیں شام کی طرف چلنا کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۰ شخصی کی روایت ہے کہ اہل قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو پر تیر مارا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دے جب تک مجھے ان (قریظہ) سے تشفی نہ ہو جائے چنانچہ بنو قریظہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق قلعوں سے نیچے اتارے آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۱۱ عروہ کی روایت ہے کہ بنو قریظہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعوں سے نیچے اتارے چنانچہ انہوں نے فیصلہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم و حکم پر چھوڑ دیا تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے جبکہ عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں عروہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۱۲ عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر ایک یہودی نے مقابلہ کے لیے لاکار حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! اگر (میرا بیٹا) زبیر مارا جائے مجھے اس پر از حد دکھ ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جو بھی غالب ہو وہ دوسرے کو قتل کر دے گا چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ یہودی پر غالب ہو گئے اور اسے قتل کر دیا اس کا ساز و سامان رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو انعام کے طور پر دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۳ عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خوات بن جبرئیل بنی قریظہ کی طرف گھوڑے پر سوار کر کے بھیجا اس گھوڑے کا نام "جناح" تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

حئی بن اخطب کا قتل

۳۰۱۱۴ محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حئی بن اخطب نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی کی پشت پناہی نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کو ضامن رکھا غزوہ قریظہ کے دن حئی بن اخطب اور اس کا بیٹا لایا گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پیانہ پورا پورا دو چنانچہ حکم دیا اور اس کی گردن اڑادی گئی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی قتل کیا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۱۵ یزید بن اہم کی روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے لشکروں کو رسوا کر کے واپس کر دیا نبی کریم ﷺ اپنے گھر واپس آئے اور سردھور سے تھے کہ اتنے میں جبرئیل امین آنکے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے آپ نے اسلحہ کھول دیا سے حالانکہ فرشتوں نے ابھی تک اسلحہ نیچے نہیں رکھا نبی قریظہ کے قلعہ کے پاس ہمارے ساتھ چلے (رسول کریم ﷺ نے اعلان کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی قریظہ کے قلعہ کے پاس چاہتے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۱۶ ابن شہاب کی روایت ہے کہ بنو قریظہ نے ابوسفیان اور اس کے اتحادیوں کی طرف غزوہ خندق کے موقع پر پیغام بھیجا کہ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہو ہم عنقریب مسلمانوں کے پیچھے سے ان کے مرکز پر حملہ کریں گے یہ بات نعیم بن مسعود اجمعی نے سن لی نعیم نے رسول اللہ ﷺ معاہدہ کر رکھا تھا نعیم اس وقت عیینہ بن حصن کے پاس تھا وہ اسی وقت رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیا اور آپ کو وہ تمام خبر کر دی جسے نبی قریظہ اتحادیوں کی طرف بھیجا جاتے تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید ہم ہی نے انہیں اس کا حکم دیا ہو نعیم رسول اللہ ﷺ کی بات سن کر اٹھ گیا تا کہ غطفان تک پہنچا دے نعیم ایسا شخص تھا کہ اسے کوئی بات ہضم نہیں ہوتی تھی نعیم جب بنی غطفان کی طرف جانے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ جو کچھ فرمایا ہے اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو اسے گزر رہے اگر یہ آپ کی رائے ہے تو نبی قریظہ کا معاملہ اس سے آسان تر ہے کہ آپ کچھ کہیں اور اس میں آپ پر اسے ترجیح دی جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ایک رائے ہے چونکہ جنگ ایک دھوکا اور چال ہے پھر رسول کریم ﷺ نے نعیم کے پیچھے قاصد دوڑا یا جب نعیم واپس آ گیا آپ نے اس سے کہا: میں نے جو کچھ اگلی کہا ہے اس کا کسی سے تذکرہ نہ کرنا چنانچہ نعیم چلا گیا اور عیینہ بن حصن کے پاس پہنچا عیینہ کے پاس بنی غطفان کے لوگ بھی تھے نعیم نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ محمد ﷺ نے جو کچھ اگلی کیا ہے وہ حق ہے لوگوں نے جواب دیا نہیں کہا محمد نے مجھے وہی بات بتائی ہے جسے بنو قریظہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ شاید ہم ہی نے انہیں اس کا حکم دیا ہے پھر محمد نے مجھے کسی سے تذکرہ کرنے سے منع کیا۔ عیینہ ابوسفیان کے پاس آیا اور اسے نعیم کی کہی ہوئی بات بتلا دی ابوسفیان نے کہا: ہم نبی قریظہ کو پیغام بھیجیں گے اور ہم ان سے رہن کا مطالبہ کریں گے اگر انہوں نے ہمیں رہن دے دیا تو وہ سچے ہوں گے اور اگر انہوں نے رہن سے انکار کر دیا تو لامحالہ وہ دھوکا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ نبی قریظہ کے پاس ابوسفیان کا اچھی آیا اور ان سے رہن کا مطالبہ کیا کہ اگر تم رہن دو گے تو تم محمد اور اس کے ساتھیوں کی مخالفت میں سچے ہو لہذا تم اپنے بچوں کو بطور رہن ہمارے حوالے کرو اور کل صبح لیتے آؤ نبی قریظہ نے کہا: اب ہفتہ کی رات داخل ہو چکی ہے لہذا ہمیں ایک دن کی مہلت دو تا کہ ہفتے کا دن گزر جائے۔

قاصد یہ پیغام لے کر ابوسفیان کے پاس واپس لوٹ آیا چنانچہ ابوسفیان اور دوسرے سرداروں نے کہا کہ یہ نبی قریظہ کی چال اور دھوکا ہے لہذا تم چلو ادھر سے اللہ تعالیٰ نے اتحادیوں پر آندھی بھیج دی حتیٰ کہ ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جو اپنی سواری تک رسائی حاصل کر پاتا۔ یہ اتحادیوں کی شکست تھی اسی وجہ سے علماء نے جنگ میں دھوکا اور چال چلنے کی رخصت دی ہے۔ رواہ ابن جریر

سحل بن کعب بن سحر
حصار بادستہ

غزوہ خیبر

۳۰۱۱۷ یحییٰ بن سحل بن ابی خیشمہ کی روایت ہے کہ مظہر بن رافع حارثی شام کے دس غلام لایا تا کہ اس کی زمین میں کام کریں جب خیبر پہنچے تین دن وہاں قیام کیا اس دوران یہودیوں نے غلاموں کو مظہر کے قتل کرنے پر اکسایا اور انہیں یہودیوں نے دو یا تین چھریاں بھی دے دیں

چنانچہ جب خیبر سے نکل کر مقام ثبار پر پہنچے غلاموں نے مظہر پر حملہ کر دیا اور پیٹ کو چاک کر کے اسے قتل کر دیا غلام خیبر واپس لوٹ گئے یہودیوں نے انہیں زادراہ دیا وہ واپس شام جا پہنچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میں خیبر کی زمین مسلمانوں میں تقسیم کروں گا اور اموال بھی تقسیم کروں گا اس کی حد بندی کروں گا اور نشان لگا کر یہودیوں کو وہاں سے نکال باہر کروں گا رسول کریم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قرار نہیں دے گا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حلاوتی کی اجازت دی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ ابن سعد ۳۰۱۱۸

قدس میں نے آیا۔ رواہ احمد بن حنبل والعلقی والبخاری ومسلم

۳۰۱۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر پر چڑھائی کی تو خیبر کے قریب پہنچ کر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمان میں حملہ کے لیے لوگوں کو بھیجا چنانچہ لوگوں نے جم کر حملہ کیا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو کوستے ہوئے اور لوگ انہیں کوستے ہوئے واپس آئے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ حالت ناگوار گزری آپ نے فرمایا میں ایک ایسے شخص کو امیر مقرر کر کے بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، وہ اہل خیبر سے لڑائی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا اور بھگے گا بھی۔ لوگوں کو اس شرف کے حاصل کرنے کی طمع ہوئی حتیٰ کہ سر اوپر اٹھا کر دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا انہیں آشوب چشم ہے فرمایا اسے میرے پاس بلاؤ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے میری آنکھیں کھولیں اور آنکھوں میں لعاب ڈال دیا۔ پھر مجھے جھنڈا دیا میں تیزی سے چل پڑا مجھے ڈر تھا کہ آپ کوئی نئی بات نہ کر دیں میں اہل خیبر کے پاس آن پہنچا اور ان پر حملہ کر دیا میری رجز پڑھتا ہوا سامنے آیا میں بھی رجز پڑھتا ہوا اس کے مقابل ہوا حتیٰ کہ ہماری ٹہ بھٹھڑ ہوئی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے اسے قتل کیا اس کے ساتھ شکست خوردہ ہو کر قلعہ بند ہو گئے اور قلعہ کا دروازہ بند کر دیا میں دروازے پر آیا اور برابر دروازہ کھولنے میں کوشاں رہا بالآخر اللہ تعالیٰ نے یہ قلعہ فتح کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ والبخاری وسندہ حسن

فائدہ: نبی کریم ﷺ خیبر کے مختلف قلعوں کو فتح کرنے کے لیے اعیان مہاجرین کو جھنڈا دیتے تھے یوں ہر روز جس قلعہ کا ارادہ کرتے اللہ تعالیٰ اسے فتح کر دیتا چنانچہ قضائے ازل ہی سے یہ مقدر تھا کہ یہ قلعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دست راست پر فتح ہوگا۔ یہی بات یوں پوری ہوئی روایت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان کم نہیں ہوتی چنانچہ پہلی روایت اس کا ازالہ ہے اہل خیبر انجام کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہی دور میں آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے یہاں سے نکالے گئے یہ فضیلت تو لامحالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے رہی یہ بات کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں اس سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ معاذ اللہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت نہیں کرتے تھے یا اللہ اور اللہ کے رسول کو بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت نہیں تھی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات از روئے قدر دانی اور حوصلہ افزائی فرمائے۔ اس روایت سے رد انقض غلط غلط نظریات گھڑ لینے میں اس لیے ان نکات پر تنبیہ کرنی پڑی۔

۳۰۱۲۰ ”مسند بریدہ بن حصیب اسلمی“ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا آپ رضی اللہ عنہ چہد مسلسل کے باوجود واپس لوٹ آئے اور قلعہ فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا اور یوں فتح ان کے ہاتھ پر بھی مقدر تھی ابن مسعود قتل ہوا اور لشکر واپس لوٹ آیا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں (صبح کو) جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے وہ بغیر فتح کیے واپس نہیں لوٹے گا چنانچہ ہم نے رات گزاری اور ہم خوش تھے کہ کل فتح نصیب ہوگی رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر جھنڈا منگوایا ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں تھا جو اس امید میں نہ ہو کہ یہ شرف اسے حاصل ہو حتیٰ کہ اس شرف کے حصول کے لیے میں نے طمع میں سر اوپر اٹھالیا۔ تاہم آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا انہیں آشوب چشم کی شکایت تھی پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا اور قلعہ ان کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ رواہ ابن حنبل

۳۰۱۲۱ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ خیبر کے قریب پہنچے۔ اہل خیبر گھبرا گئے اور کہنے لگے: محمد اہل بیثرب کو لے کر آ گیا ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چڑھانی کے لیے بھیجا یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوری جدوجہد سے قتال کیا لیکن بغیر فتح کے واپس لوٹ آئے اور آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو اور لوگ انھیں کوستے رہے پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے چنانچہ دوسرے دن جھنڈا اپنے کے لیے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آرزو مند ہوئے تاہم آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اس دن انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا پھر انھیں جھنڈا دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر قلعے کی طرف چل پڑے آپ رضی اللہ عنہ کا اہل خیبر سے سامنا ہوا خصوصاً مرحب کا سامنا کرنا پڑا مرحب یہ رجز پڑھ رہا تھا:

قد علمت خیر انی مرحب
شاکی السلاح بطل مجرب
اذ الیوث اقبلت تلہب
اطعن احياناً و حینا اضرب

ترجمہ: اہل خیبر کو خوب معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں سلاح پوش بہادر اور تجربہ کار میں چنانچہ جب شیرمد مقابل ہونے کے لیے سامنے آتے ہیں آگ برسا رہے ہوتے ہیں میں مہارت سے نیزے بھی چلاتا ہوں اور کبھی تلوار کے وار بھی کرتا ہوں۔ چنانچہ مرحب اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آمناسامنا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر تلوار کا وار کیا تلوار سر کو کچلتی ہوئی اس کے جیزوں تک جا پہنچی تلوار اس زور سے اس کے سر پر پڑی تھی کہ سارے لشکر نے تلوار چلنے کی آواز سن لی پھر یہودیوں کی ہوا نکل گئی اور یوں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۲۲ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر مرحب یہودی یہ رجز پڑھتا ہوا باہر آیا۔

قد علمت خیر انی مرحب
شاکی السلاح بطل مجرب
اطعن احياناً و حینا اضرب
اذ الیوث اقبلت تلہب

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں جب شیرمد مقابل ہوتے ہیں تم بھی آزمائے جاتے ہیں اور کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں جب شیرمد مقابل ہوتے ہیں تم بھی آزمائے جاتے ہیں۔

چنانچہ مرحب ”هل من مبارز“ کیا کوئی مد مقابل ہے؟ کا نعرہ لگا رہا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس کا کام کون تمام کرے گا؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا کام تمام کرنا چاہتا ہوں اس نے کل میرے بھائی کو قتل کیا ہے بخدا! اس سے میں اپنے بھائی کا بدلہ لوں گا آپ نے فرمایا: چلو اس کے طرف کھڑے ہو جاؤ یا اللہ! اس کی مدد کر جب دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوئے تو ان کے درمیان ایک درخت حائل ہو جاتا تاہم مرحب نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ پر تلوار سے وار کیا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ڈھال پر تلوار کا وار لیا جس سے ڈھال کٹ گئی لیکن حضرت محمد بن مسلمہ کو ڈھال نے بچالیا اگلا وار محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر کیا اور مرحب کا کام تمام کر دیا۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابن جریر و البغوی و ابن عساکر

۳۰۱۲۳ ”مسند حیل بن خارجیہ شجعی“ حضرت حیل بن خارجیہ شجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں تجارت کا کچھ مال لے کر مدینہ آیا مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا اے حیل! اگر میں تمہیں بیس صاع کھجوریں دوں کیا تم میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے خیبر تک راہبری کرو گے؟ میں نے حامی بھری جب رسول کریم ﷺ خیبر پہنچے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے بیس صاع کھجوریں دیں پھر مجھے

فرمایا: اے حسیل! میرے ساتھ جو شخص بھی تین دن تک رہا ہے وہ ضرور دولت اسلام سے سرفراز ہوا ہے چنانچہ یہ سنتے ہی میں نے اسلام قبول کر لیا۔

رواہ الطبرانی و ابونعیم

۳۰۱۲۴ ”مسند ربیعہ بن کعب السلمی“ ابو طلحہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا اگر میں کہوں کہ میرے گھنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کو چھوتے تھے تو میں یہ کہنے سے خاموش رہا حتیٰ کہ سحری کے وقت اہل خیبر پر حملہ کر دیا اور آپ نے فرمایا: جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں ان کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۱۲۵ ”مسند رفاعہ بن رافع“ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ صبح صحیح خیبر پہنچے جبکہ اہل خیبر کدالیں اور ٹوکریاں لیے کھیتوں کی طرف جا رہے تھے جب انھوں نے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو اٹلے پاؤں واپس لپکے رسول کریم ﷺ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: خیبر اجڑ گیا جب ہم قوم کے پاس جاتے ہیں تو ان کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی

۳۰۱۲۶ ”مسند سلمہ بن اکوع“ ایاس بن سلمہ کی روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے چچا نے غزوہ خیبر کے موقع پر مرحب یہودی کو مقابلہ کے لیے لاکارا۔ مرحب نے جواب میں یہ جزیہ پڑھا۔

قد علمت خیبرانی مرحب

شاکی السلاح بطل محرب

اذا الحروب اقبلت تلہب

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ پوش بہادر اور تکر بہ کار ہوں اس وقت کہ جب جنگوں کے شعلے بھڑک رہے ہو۔ میرے بچا عامر نے جواب میں یہ جزیہ پڑھا:

قد علمت خیبرانی عامر

شاکی السلاح بطل مغامر۔

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں اسلحہ پوش بہادر اور نیزے سے کاری ضرب لگانے والا ہوں۔

چنانچہ پھر دونوں میں دودو وار ہوئے مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر پڑی پھر ان کی اپنی تلوار گھنے پر لگی جس سے گھٹنا کٹ گیا اور اسی زخم سے اللہ کو پیارے ہو گئے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: عامر کا عمل ضائع ہو گیا، چونکہ اس نے اپنے آپ کو قتل کیا ہے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! عامر کا عمل باطل ہو گیا؟ فرمایا: کون کہتا ہے میں نے عرض کیا: آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں، آپ نے فرمایا: جس نے کہا ہے اس نے جھوٹ بولا بلکہ ان کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہے جب وہ خیبر کی طرف نکلے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جزیہ پڑھتے رہے جبکہ نبی کریم ﷺ ان کے درمیان سواریاں ہانک رہے تھے اور عامر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔

تساللہ لولا اللہ ما اہتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا ان الذین قد بغوا علینا اذا ارا دو افتنة ابینا ونحن عن

فضلک ما استغیننا فثبت الاقدام ان لا قینا وانزلن سکینة علینا۔

بخدا! اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق نہ ہوتی ہم ہدایت نہ پاتے ہم صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے جن لوگوں نے ہمارے اوپر سرکشی کی ہے جب وہ کسی فتنہ کے درپے ہوتے ہیں ہم اس فتنے سے پہلو تہی کر جاتے ہیں، ہم تیرے فضل و کرم سے بے نیاز نہیں، ہمیں ثابت قدم رکھ اگر دشمن سے ہماری مدد بھیجے ہو اور ہمارے اوپر اپنی رحمت نازل فرما۔

رسول کریم ﷺ نے یہ جزیہ سن کر فرمایا: یہ کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ! یہ عامر ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے جس شخص کے لیے بھی مغفرت طلب کی ہے وہ ضرور شہید ہوا ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی

اللہ عنہ نے یہ بات سنی عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کاش اگر آپ عامر سے کام لینے دیتے۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ بیروی حق کے لیے کھڑے ہوئے اور شہید ہو گئے۔

سلمہ ﷺ کہتے ہیں: پھر رسول کریم ﷺ نے مجھے حضرت علی ﷺ کی طرف بھیجا اور فرمایا: میں آج ایک ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے چنانچہ میں حضرت علی ﷺ کو کھینچ کر لایا چونکہ انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی رسول کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب ذہن ڈالا اور جھنڈا انھیں دیا چنانچہ قلعہ سے مرحب تلوار لہراتا ہوا نمودار ہوا اور وہ یہ رجز پڑھ رہا تھا:

قد علمت خیر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

اذا الحروب اقبلت تلہب

پورا خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ پوش بہادر اور تجربہ کار ہوں جس وقت کہ جنگیں شعلہ زن ہوں، جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ رجز پڑھا۔

انا الذی سمتنی امی حیدرہ

کلیث غابات کریمہ المنظرہ

او فیہم بالصاع کیل السندرہ

میں وہ ہوں کہ جس کا نام میری ماں نے حیدر (شیر) رکھا ہے میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ جنگلات کا شیر جو نہایت ڈراؤنہ سماں پیش کر رہا ہوتا ہے میں صاع سے پیمانہ پورا پورا ناپ کے دیتا ہوں۔

چنانچہ حیدر کر رضی اللہ عنہ نے تلوار سے مرحب کا سر چل دیا اور فتح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دست راست پر ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ ۳۰۱۲۷ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا جب ہم خیبر پہنچے دیکھا کہ اہل خیبر کدالیں اور پھاوڑے لئے اپنے کھیتوں کی طرف جا رہے ہیں جب اہل خیبر نے ہمیں دیکھا کہنے لگے: بخدا محمد اور اس کا لشکر آ گیا ہے رسول اللہ ﷺ نے

نعرہ تکبیر لگا کر فرمایا: جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں اس قوم کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ ۳۰۱۲۸ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ صبح صبح خیبر پہنچے تو یہ آیت تلاوت کی:

”انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين“

جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو اس قوم کی وہ صبح بہت ہی بری ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۲۹ ’مسند ابی لیسی‘ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں یہودیوں کی طرف ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر قلعہ فتح کرے گا میرے پاس علی کو بھلاؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پکڑ کر لائے گئے چونکہ انہیں آشوب چشم کی شکایت تھی دیکھ نہیں سکتے تھے آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب ذہن ڈالا اور شفا پانے کی دعا کی پھر جھنڈا انھیں دیا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر چل پڑو چنانچہ لشکر کا آخری سپاہی ان سے ملے نہیں آیا تھا حتیٰ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر قلعہ فتح کر دیا۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة ورحالہ ثقات

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا

۳۰۱۳۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں صبح کو جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس دن کے سوا کبھی امارت کی خواہش نہیں ہوئی چنانچہ مجھے از حد شوق ہوا کہ اس شرف کے لیے مجھے بلایا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا یا اور انہی کو جھنڈا دیا اور فرمایا جاؤ اور جنگ کرو یہاں تک کہ اللہ تمہارے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے وائیں بائیں توجہ نہیں دینی حضرت علی رضی اللہ عنہ لشکر کو لے کر چل پڑے اور چلتے وقت عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس چیز کی بنیاد پر جنگ لڑوں فرمایا: یہود سے لڑتے رہو تا وقتیکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول میں۔ جب وہ شہادتین کا اقرار کر لیں گویا انھوں نے تم سے اپنی جانوں اور اموال کو بچا لیا الایہ کہ کوئی حق ان پر واجب ہو جائے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ رواہ ابن حویبر

۳۰۱۳۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ جو کہ موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی اور ان کا بھائی ہے اور ان کی تعییمات کی تصدیق کرنے والا ہے کی طرف سے خیر دار اللہ تعالیٰ نے تم سے کہا ہے اے یہودی کی جماعت اور اہل تورات بلاشبہ تم سے اپنی کتاب میں پاتے ہو محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الملک کفار۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفاروں کے خلاف بہت سخت ہیں الایہ۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اور اس کتاب کا واسطہ دیتا ہوں جو تمہارے اوپر نازل کی گئی ہے تمہیں اس ذات کا واسطہ دیتا ہوں جس نے نبل ازیں پہلے لوگوں کو من اور سلوی عطا کیا اور جس نے تمہارے آباء کے لیے دریا کو خشک کیا حتیٰ کہ تمہیں فرعون سے نجات دی اس کے عمل سے نجات دی مگر یہ کہ تم مجھے خبر دو کہ کیا تم اپنی کتابوں میں ہاتے ہو کہ تم محمد پر ایمان لاؤ گے رشد و ہدایت گمراہی سے ممتاز ہے میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

رواہ ابن اسحاق و ابو نعیم

۳۰۱۳۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے خیبر فتح کر دیا میں نے کہا: یا رسول اللہ! اب ہم مجھوروں سے شکم سیر ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

باغات بٹانی پر دینا

۳۰۱۳۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کی زمین اور باغات اہل خیبر کو اس شرط پر دے دیئے کہ وہ ان کے اموال میں رسول اللہ ﷺ کے لیے کام کریں گے اور آپ کے لیے اس کا نصف ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۳۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مکہ میں میرا مال ہے اور میرا اہل و عیال بھی وہیں ہے میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں اور مجھے کھلی چھٹی دی جائے تاکہ آپ کے متعلق کچھ کہہ کر میں مال لے آؤں۔ رسول کریم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی کہ جو چاہے کہو چنانچہ حجاج رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: تمہارے پاس جو کچھ ہے جمع کرو میں محمد اور اس کے ساتھیوں کی عیالیں خریدنا چاہتا ہوں چونکہ انہیں شکست ہو چکی ہے اور ان کے اموال چھین لیے گئے ہیں یہی افواہ مکہ میں عام کر دی مسلمان سن کر کبیدہ خاطر ہوئے جبکہ مشرکین فرحان و شاداں ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو پریشانی کے عالم میں ناگوں میں کھڑے ہونے کی سکت باقی نہ رہی پھر اپنے غلام کو حجاج رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور کہلو ابھیجا کہ تیرا ناس ہو تو نے کیسی خبر لائی ہے اور تو کیا کہتا پھر رہا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خیر و بھلائی کا وعدہ کر رکھا ہے حجاج رضی اللہ عنہ نے جوابا کہا: ابو الفضل رضی اللہ عنہ کو سلام کہو اور ان سے کہو کہ مجھ سے کہیں خلوت میں ملیں میرے پاس ایسی خبر ہے جس سے وہ خوش ہو جائیں گے چنانچہ غلام واپس لوٹ آیا اور آتے ہی کہا: اے ابو الفضل خوش ہو جائیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ خوشی سے اچھل پڑے حتیٰ کہ غلام کی پیشانی چوم لی پھر غلام نے حجاج رضی اللہ عنہ کا پیغام دیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے غلام کو انعام میں آزادی سے سرفراز کیا۔ پھر طے شدہ امر کے مطابق حجاج رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کر لیا ہے اور اہل خیبر کے اموال غنیمت کی مد میں رکھے

ہیں۔ اور مسلمانوں میں ان کے حصے تقسیم کر دیئے ہیں رسول کریم ﷺ نے صفیہ بنت جحیٰ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے پھر صفیہ کو اختیار دیا کہ انھیں آزاد کر دیں پھر چاہے تو آپ کی زوجیت میں رہے یا اپنے خاندان سے جا ملے۔ چنانچہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے یہ اختیار اپنایا کہ انھیں آزاد کیا جائے اور اپنی زوجیت میں لے لیا جائے البتہ میں نے یہ افواہی تدبیر محض اپنا مال حاصل کرنے کے لیے کی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی لہذا آپ تین دن تک یہ خبر مخفی رکھیں پھر جیسے چاہیں افشا کریں چنانچہ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی نے مال و متاع جمع کیا جس میں زیورات بھی تھے بیوی نے حجاج رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا پھر حجاج رضی اللہ عنہ نے کوچ کرنے کی تیاری کی۔

تین دن کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے کہا تمہارے خاندان نے کیا کیا بیوی نے کہا: وہ تو فلاں دن یہاں سے روانہ ہو گیا ہے اب ابو الفضل اللہ تعالیٰ آپ کو پریشان نہ کرے یقیناً یہ خبر سن کر ہم بھی پریشان ہوئے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے بے یار و مددگار نہیں چھوڑا جبکہ حالات وہی ہیں جو ہم چاہتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خبیر کا علاقہ اپنے رسول کو فتح میں دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے اگر تمہیں اپنے خاندان کی ضرورت ہے تو اس کے پاس چلی جاؤ۔ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا بخدا! میں آپ کو سچا سمجھتی ہوں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا میں سچ کہتا ہوں حقیقت وہی ہے جو میں نے تمہیں بتادی ہے پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ قریش کی ایک مجلس کے پاس گئے جبکہ قریش کہہ رہے تھے اب ابو الفضل تمہیں خیر و بھلائی ملے عباس رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: اللہ کا شکر ہے مجھے صرف اور صرف خیر و بھلائی ہی ملی ہے مجھے حجاج بن علاط نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبیر کا علاقہ اپنے رسول کے لیے فتح کر دیا ہے اور اس کے حصے بھی مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے ہیں اور رسول کریم ﷺ نے صفیہ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے حجاج نے مجھ سے مطالبہ کیا تھا کہ میں تین دن تک حقیقت حال مخفی رکھوں وہ تو اس طرح کی افواہ پھیلا کر اپنا مال یہاں سے لے جانا چاہتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی پریشانی کو مشرکین پر پلٹ دیا اور مسلمان یہ خبر سن کر فرحان و شاداں ہو گئے مسلمان جگمگھا بنا کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو حقیقت حال سے آگاہ کیا سن کر مسلمان خوش ہو گئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو رسوا کیا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و الطبرانی و ابو نعیم و ابن عساکر و روی النسائی بعضہ

غزوہ حدیبیہ

۳۰۱۳۶۱ ... واقعی کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیبیہ کی فتح سے بڑھ کر اسلام میں کوئی اور فتح عظیم نہیں۔ لیکن اس دن مسلمانوں کی آراء کو تباہ نہیں بندے تو جلد باز ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ جلد بازی سے پاک ہے حتیٰ کہ معاملات رب تعالیٰ کے مرضی کے مطابق ہوئے میں نے سہیل بن عمرو کو وجہ الوداع کے موقع پر دیکھا کہ وہ ذبح گاہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑا اونٹوں کو آپ کے قریب کر رہا تھا جبکہ آپ ﷺ اپنے دست اقدس سے اونٹوں کا نحر کر رہے تھے پھر حجاج کو بلوا کر سر منڈوا یا۔ میں نے سہیل کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے بال مبارک چن رہا تھا میں نے اسے دیکھا آپ کے موئے مبارک وہ اپنی آنکھوں پر لگا رہا تھا جبکہ مجھے حدیبیہ کے دن اس کی وہ بات بھی یاد ہے کہ وہ معاہدہ نامہ کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھوانے سے انکار کر رہا تھا اور محمد رسول اللہ ﷺ لکھوانے سے بھی انکار کر رہا تھا، میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس نے سہیل کو اسلام کی ہدایت سے مالا مال کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۳۷۱ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اہل مکہ کے ساتھ صلح کی اور انھیں کچھ دیا بھی اگر اللہ کے پیغمبر ﷺ مجھ پر کسی اور شخص کو امیر مقرر کرتے اور وہ وہی کچھ کرتا جو اللہ کے پیغمبر نے کیا ہے میں قطعاً اس کی بات سنتا اور نہ اس کی اطاعت کرتا، آپ ﷺ نے مشرکین کی یہ شرط تسلیم کر لی کہ کفار سے جو شخص مسلمانوں سے آئے گا مسلمان اسے واپس کر دیں گے اور اور جو شخص کفار سے جا ملے گا کفار سے واپس نہیں کریں گے۔ رواہ ابن سعدہ و سند صحیح

۳۰۱۳۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر صلح سے قبل کچھ غلام رسول اللہ ﷺ کی طرف نکل کر آئے آپ ﷺ کو ان

غلاموں کے آقاؤں نے خط لکھا کہ یہ لوگ تمہارے دین میں راغب ہو کر نہیں آئے وہ تو غلامی سے بھاگ کر تمہارے پاس آئے ہیں کچھ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ان کے آقاؤں نے سچ کہا ہے آپ انھیں واپس کر دیں رسول کریم ﷺ سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت قریش! میں تمہیں حق بات سے باز رہتے کیوں دیکھ رہا ہوں حتیٰ کہ رب تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط کر دے جو تمہارے گردنیں مارے آپ ﷺ نے ان غلاموں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ بندے ہیں جبکہ صلح کے بعد کچھ اور غلام نکل کر آپ کے پاس آئے آپ نے شرط معاہدہ کے مطابق انھیں کفار کی طرف واپس کر دیا۔ رواہ ابو داؤد وابن جریر وصحیحہ والبخاری ومسلم والضعفاء

۳۰۱۳۹ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کو بیت اللہ میں جانے سے روک دیا گیا تو آپ نے اہل مکہ کے ساتھ صلح کر دی اور اس کی شرائط میں یہ تھا کہ آئندہ صرف تین دن رہیں مسلمان تلواریں نیام میں کر کے آئیں اہل مکہ سے اپنے ساتھ کسی شخص کو نہیں لے کر جائیں گے اور جو شخص مکہ میں رہنا چاہے، اسے نہیں روکیں گے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ شرائط لکھ دو چنانچہ معاہدہ نامہ کی ابتداء یوں کی: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے مشرکین نے اسے اعتراض کیا کہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے آپ کی اتباع کر لیتے البتہ یوں لکھو ”محمد بن عبد اللہ“ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ محمد رسول اللہ بناؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بخدا! میں نہیں مٹاؤں گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ جگہ مجھے دکھاؤ چنانچہ آپ نے اپنے دست اقدس سے مٹا دیا اور اس کی بجائے ابن عبد اللہ لکھو یا چنانچہ تین دن تک قیام کیا جب تیسرا دن ہوا مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے صاحب سے کہو: آج شرط کا تیسرا اور آخری دن ہے لہذا ان سے کہو کہ چلے جائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں چنانچہ آپ یہاں سے کوچ کر گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۴۰ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر حدیبیہ اترے جو لوگ پہلے پہنچے انھوں نے پانی پی لیا جبکہ بعد میں آنے والوں کے لیے پانی نہ پچا نبی کریم ﷺ کنویں پر بیٹھے پھر ڈول منگوا لیا پانی لیا اور نقلی کر کے کنویں میں پانی ڈالا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی چنانچہ کنویں کا پانی وا فر ہو گیا حتیٰ کہ سب لوگ سیراب ہو گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۴۱ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ۔ (۱۴۰۰) سو تھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۴۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کی تعداد پندرہ (۱۵) سو تھی۔ ابو نعیم فی المعرفة

۳۰۱۴۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد ۱۴ سو تھی اس دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم آج اہل زمین میں سب سے افضل ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابو نعیم

حدیبیہ کے مقام پر کرامت کا ظہور

۳۰۱۴۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگوں کو شدت پیاس نے سخت تنگ کیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ ان کی گردنیں جھڑ جائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ہم ہلاک ہو گئے آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں میرے ہوتے ہوئے تم ہلاک نہیں ہو گے پھر آپ نے ڈول میں ہاتھ ڈالا ڈول میں مد بھر پانی تھا اس میں انگلیاں پھیلا دیں قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز کیا ہے میں نے کنویں میں پھوٹ پھوٹ کر پانی چاہتے دیکھا جو آپ ﷺ کی انگلیوں کے بیچ سے نکل رہا تھا آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے زندہ ہو جا پھر ہم نے سیر ہو کر پانی پیا اور اپنی سوار یوں کو بھی پلایا اپنی مشکیزے بھی بھر لئے رسول کریم ﷺ ہمیں دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا نبی اور اس کا رسول ہوں جو شخص بھی صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا کسی نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس دن تمہاری تعداد کیا تھی؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم چودہ سو (۱۴۰۰) تھے اگر یہ لوگ متی جاتے تو ان کے لیے کافی ہوتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۳۵ ”مسند جریر بن جحلی“ جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام عظیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو قریش کی طرف سے خبر ملی کہ انھوں نے خالد بن ولید کی کمان میں کچھ شہسوار رسول اللہ ﷺ کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لیے بھیجے رسول کریم ﷺ نے ان سے مذہب پھیر کرنا اچھا نہ سمجھا آپ ﷺ ان پر رحم دل تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کون شخص ہے جو متبادل راستے میں ہماری راہنمائی کرے گا؟ میں نے عرض کیا: میرا باپ آپ پر فدا ہو اس کام کے لیے میں تیار ہوں۔ چنانچہ ہم نے یہ راستہ چھوڑ دیا اور متبادل راستے پر چلتے ہوئے ہم حدیبیہ آن پہنچے حدیبیہ ایک کنواں ہے اس میں آپ نے ایک یا دو تیر کنویں میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا حتیٰ کہ پانی اتنا اوپر آ گیا کہ اگر ہم چاہتے چلو بھر لیتے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۱۳۶ ناجیہ بن جندب بن ناجیہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام عظیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو خبر پہنچی کہ قریش نے خالد بن ولید کی کمان میں گھوڑسواروں کا لشکر دے کر رسول کریم ﷺ کی راہ میں رکاوٹ بنانے کے لیے بھیجا آپ ﷺ نے ان کے مد مقابل ہونا اچھا نہ سمجھا آپ کو ان پر رحم بھی آ رہا تھا آپ نے فرمایا: کون شخص ہمیں متبادل راستے پر لے جائے گا میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اس کام کے لیے میں تیار ہوں چنانچہ میں لشکر کو متبادل راستے پر لے کر چلا اور یوں ہم راستہ طے کرتے ہوئے حدیبیہ آ پہنچے۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک یا دو تیر کنویں میں ڈالے پھر اس میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا اگر ہم چاہتے اپنے پیالے بھر لیتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابونعیم

۳۰۱۳۷ ”رفاعہ بن عرابہ جہنی کی روایت ہے کہ جب ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مقام کدید پہنچے تو کچھ لوگ آپ ﷺ سے اپنے گھروالوں کے پاس جانے کی اجازت چاہنے لگے آپ ﷺ انھیں اجازت دیتے رہے اور فرمایا: اس درخت کا کیا حال ہے جو اللہ کے رسول کے قریب ہے وہ تم سے نڈھال ہے اس کے بعد ہم نے جسے بھی دیکھا وہ رو رہا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بھی آپ سے اجازت چاہے وہ بے وقوف ہے پھر رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں قسم کھاتا ہوں آپ جب قسم اٹھاتے یوں کہتے: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے تم میں سے جو شخص بھی دولت ایمان سے بہرہ مند ہو اور پھر وہ درستی پر رہے جنت میں جائے گا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا اور انھیں کوئی عذاب نہیں ہوگا میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت میں اس وقت تک نہیں داخل ہو گے جب تک تم جنت کا حق نہیں ادا کرو گے یہی حال تمہاری بیویوں اور اولاد کا ہے پھر جب نصف رات یا تہائی رات گزر چکی فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے اور کہتا ہے: مجھ سے جو شخص بھی مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں، جو بھی مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں جو بھی مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے میں اس کی بخشش کرتا ہوں حتیٰ کہ اسی حال میں فجر ہو جاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن خزیمہ وابن حبان والطبرانی

۳۰۱۳۸ ”مسند سلمہ بن اکوع“ ایسا بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے آپ ﷺ نے سوانوٹوں کا خر (ذبح) کیا ہم تعداد میں ستر سو (۱۷۰۰) تھے ہمارے پاس اسلحہ اور گھوڑے بھی تھے آپ کے اونٹوں میں ابو جہل کے اونٹ بھی تھے آپ حدیبیہ جا ترے وہیں قریش نے صلح کی کہ یہی جگہ بدویوں کے ذبح کرنے کا مقام ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۳۹ ایسا بن سلمہ اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب بن عبد العزی اور مرکز بن حفص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ آپ سے صلح کریں جب رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سہیل بھی ہے تو فرمایا: مشرکین نے تمہارے معاملے کو اور آسان کر دیا ہے تمہارے پاس رشتہ داری کا واسطہ ہے کہ صلح کرانے آئے ہیں لہذا قربانی کے اونٹوں کو اٹھاؤ اور زور زور سے تلبیہ کہو شاید یوں ان کے دل نرم ہو جائیں چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تلبیہ کیا جس سے مضامفات کی بہاڑیاں گونج اٹھیں۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور صلح کی درخواست کی چنانچہ لوگ اسی لے دے میں مصروف تھے کہ مسلمانوں میں بھی کچھ مشرکین تھے اور مشرکین میں بھی کچھ مسلمان تھے ابوسفیان نے معاہدہ توڑا ایک دیکھتے ہیں کہ وادی جنگجوؤں اور اسلحہ سے اٹی پڑی ہے سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں چھ مشرکین کو ہانکتے ہوئے لے آیا جبکہ وہ صلح تھے وہ اپنے نفع و نقصان سے یکسر بے نیاز تھے میں انھیں ہانکتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا

آپ ﷺ نے ان سے ساز و سامان چھینا اور نہ انھیں قتل کیا بلکہ معاف کر دیا ہم چھینا مار کر مشرکین کے قبضے سے مسلمانوں کو چھڑالائے ان کے قبضے میں ایک مسلمان بھی نہ چھوڑا پھر قریش نے سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزیٰ صلح کے لیے بھیجا جبکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو صلح کے لیے بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صلح نامہ لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ساتھ صلح کی ہے ان شرائط پر کہ دھوکا دہی اور چوری چکاری نہیں ہوگی یہ کہ محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا تجارت کی غرض سے مکہ آئے وہ امن میں ہوگا اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہوگا قریش میں سے کوئی شخص اگر مصر یا شام جاتے ہوئے مدینہ سے گزرے اور وہ تجارت کے لیے جا رہا ہوں وہ امن میں ہوگا اور اس کی جان اور مال محفوظ ہوگا یہ کہ قریش میں سے کوئی شخص اگر محمد کے پاس چلا جائے اسے واپس کیا جائے گا اور محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص قریش کے پاس آ جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا اس شرط پر مسلمانوں کا غصہ دو بلا ہو گیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے جو شخص قریش کے ساتھ جا ملے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے اور ان میں سے جو شخص ہمارے پاس آ جائے ہم اسے واپس کر دیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب اور نمایاں کرنا چاہتا ہے نیز صلح نامہ میں یہ شرط بھی رکھی گئی کہ اس سال واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں اور اسی مہینہ میں آئیں ہمارے پاس گھوڑوں پر سوار اور مسلح ہو کر نہ آئیں البتہ مسافر جتنا سامان ساتھ رکھ سکتے ہیں تین دن تک رہیں پھر واپس چلے جائیں یہ کہ ذبح کے اونٹوں کے لیے یہی جگہ ہو ہمارے پاس نہ لائیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہم اونٹوں کو ہانتے ہیں تم انھیں آگے سے واپس کرنا چاہتے ہو۔

۳۰۱۵۰ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو یا تیرہ سو تھی اس دن قبیلہ اسلم مہاجرین

کا آٹھوں حصہ تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابو نعیم فی الفرفرة

۳۰۱۵۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صلح کی ان میں سے ایک سہیل بن عمرو بھی تھا نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا لکھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا: ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہی لکھو جو ہم جانتے ہیں یعنی "باسمک اللہم" آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو محمد رسول اللہ کی جانب سے قریش نے کہا: اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے آپ کا اعتبار کر لیتے البتہ اس کی بجائے محمد بن عبد اللہ لکھو آپ ﷺ نے فرمایا لکھو: محمد بن عبد اللہ قریش نے نبی کریم ﷺ پر یہ شرط عائد کی کہ آپ کے ساتھیوں میں سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے واپس نہیں کریں گے اور جو شخص ہم میں سے آپ کے پاس چلا جائے گا آپ اسے واپس کرنے کے مجاز ہوں گے صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم یہ شرط بھی لکھ دیں؟ فرمایا: جی ہاں ہم میں سے جو شخص ان کے پاس چلا جائے اسے اللہ تعالیٰ دور کرے اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکال دے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مرا سیل عروہ

۳۰۱۵۲ عروہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ حدیبیہ اترے قریش میں کھلبلی مچ گئی رسول اللہ کریم ﷺ نے کسی آدمی کو مکہ بطور اہلچی بھیجنا چاہا آپ نے اس کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا تا کہ انھیں بھیجیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں قریش پر لعنت بھیجتا ہوں بنی کعب کا کوئی شخص مکہ میں نہیں جو مجھے اذیت پہنچانے پر غصہ ہو آپ عثمان کو بھیج دیں چونکہ مکہ میں ان کے رشتہ دار ہیں وہ سفارت اچھی طرح سے کریں گے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہی کو قریش کی پاس بھیجا اور فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ ہم جنگ کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کے لیے آئے ہیں نیز انھیں اسلام کی دعوت دو اور مکہ میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کے پاس جاؤ انھیں بشارت دو کہ فتح عنقریب نصیب ہونے والی ہے انھیں خبر دو کہ اللہ تعالیٰ عنقریب دین حق کو غالب کر دے گا حتیٰ کہ دین اسلام کا نام لیا کوئی شخص نہیں چھپے گا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رخصت ہوئے اور مقام بلدح میں قریش کے پاس سے گزرے قریش نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ آپ رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں دعوت اسلام دوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤں نیز میں تمہیں یہ خبر کرنے آیا ہوں کہ ہم لوگ کسی شخص سے جنگ کرنے نہیں آئے ہم تو عمرہ کے لیے آئے ہیں قریش نے کہا: ہم نے تمہاری بات سن لی اپنا کام کرو اتنے میں امان بن سعید بن العاص کھڑا ہوا عثمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اپنے گھوڑے پر زین درست کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھوڑے پر سوار کیا آپ رضی اللہ عنہ کو پناہ دی اور خود ان کے پیچھے سوار ہو گیا حتیٰ کہ مکہ آن پہنچے پھر قریش نے بدیل بن ورقاء خزاعی اور بنی کنانہ کے ایک شخص کو بھیجا پھر عمرو بن مسعود ثقیفی آیا (پھر پوری حدیث ذکر کی) پھر عمرو قریش کے پاس آیا اور کہا: محمد اور اس کے ساتھی عمرہ کے لیے آئے ہیں لہذا انہیں بیت اللہ میں عمرہ کے لیے جانے دو پھر قریش نے سہیل بن عمرو و حویطب بن عبد العزی اور مرکز بن حفص کو صلح کے لیے بھیجا انھوں نے آ کر رسول کریم ﷺ کو صلح اور معاہدہ کی دعوت دی جب فریقین ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور مشرکین کے پاس جو مسلمان تھے وہ بھی صلح کے انتظار میں تھے اسی اثناء میں فریقین میں سے کسی شخص نے دوسرے فریق کو تیر مارا اور یوں جنگ چھڑ گئی فریقین ایک دوسرے پر تیر اور پتھر برسائے لگے چنانچہ فریقین نے ایک دوسرے کے انبیوں کو گرفتار کر لیا مسلمانوں نے سہیل بن عمرو اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا اور مشرکین نے حضرت عثمان اور ان کے ساتھ جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پکڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو (مشرکین کی) بیعت کے لیے بلایا، ایک منادی نے اعلان کیا کہ جبریل امین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ہیں اور آپ کو بیعت کا حکم دیا ہے لہذا اللہ کا نام لے کر نکلو اور بیعت کرو مسلمانوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ بیعت کے لیے لپک پڑے جبکہ رسول کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے کھڑے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس شرط پر بیعت کی کہ بھاگیں گے نہیں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو مرعوب کیا اور انھوں نے جن مسلمانوں کو گرفتار کر لیا تھا انھیں چھوڑ دیا اور صلح اور معاہدہ کی دعوت دینے لگے۔

مسلمان کہنے لگے جبکہ وہ حدیبیہ میں تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے واپس لوٹنے سے پہلے کہ عثمان رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی طرف ہم سے نکل کر جا چکے ہیں انھوں نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہوگا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرا گمان نہیں کہ عثمان نے بیت اللہ کا طواف کیا ہو اور ہم یہاں محصور ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انھیں طوف کرنے میں کیا ممانعت ہے حالانکہ وہ بیت اللہ تک پہنچ گئے ہیں فرمایا: میرا گمان ہے کہ وہ طواف نہیں کرے گا تاؤنیکہ ہم سب مل کر طواف نہ کریں حتیٰ کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ واپس لوٹے۔ مسلمانوں نے کہا: اے ابو عبد اللہ کیا تم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم لوگ بدگمانی کا شکار ہوئے ہوتے تو اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں ایک سال تک مکہ میں قیام کئے رہوں رسول اللہ ﷺ کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہیں کروں گا حالانکہ مجھے قریش نے طواف کی دعوت دی تھی میں نے طواف کرنے سے انکار کر دیا مسلمانوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ہم سے زیادہ حسن ظن رکھتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر وابن ابی شیبہ

۳۰۱۵۳ ابواسامہ ہشام اپنے والد عمروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ حدیبیہ کی طرف نکل پڑے صلح حدیبیہ کا واقعہ شوال کے مہینہ میں رونما ہوا چنانچہ جب آپ ﷺ عسفان پہنچے تو آپ کو بنی کعب کا ایک شخص ملا اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے قریش کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انھوں نے اپنے تمام خاندان آپ کے خلاف جمع کر لیے ہیں اور انھیں گوشت میں بنایا گیا چورا کھلایا جاتا ہے وہ آپ کو بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں جب رسول کریم ﷺ عسفان میں نمودار ہوئے تو آپ ﷺ کی قریش کے چھوٹے سے لشکر سے مدد بھیڑ ہوگئی اس کی کمان خالد بن ولید کے ہاتھ میں تھی آپ نے خالد بن ولید کی خبر پاتے ہی راستہ تبدیل کر دیا حتیٰ کہ مقام عیم پر پہنچے اور یہاں پہنچ کر لوگوں سے خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ابا بعدا قریش نے تمہارے خلاف اٹھے بچے جمع کر لیے ہیں اور تمہیں بیت اللہ کے پاس جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ تم لوگ جو بہتر سمجھتے ہو مجھے مشورہ دو ہم اہل مکہ کی سرکوبی کرنا چاہتے ہو یا ان قبائل کی جنھوں نے اہل مکہ کی معاونت کی ہے کی عورتوں اور بچوں پر چھاپہ مارنا چاہتے ہو یوں قریش ان کے معاونین شکست خوردہ ہو جائیں گے اگر اہل مکہ ہمارا پیچھا کریں گے رسوا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں ذلیل کرے گا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ اہل مکہ پر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا اور آپ کو غلبہ عطا کرے گا جبکہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! بخدا! ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہ انھوں نے اپنے نبی سے کہا تھا: تم

اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور جنگ لڑو ہم بیٹھے رہیں گے لیکن ہم یوں کہتے ہیں کہ آپ اور آپ کا رب جنگ کے لیے جائیں ہم آپ کے شانہ نشانہ لڑیں گے چنانچہ رسول کریم ﷺ مکہ پہنچنے کے ارادہ سے چل پڑے جب حرم کے قریب پہنچے آپ کی جدعاء نامی اونٹنی بیٹھ گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے اونٹنی تھک گئی جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا اونٹنی نہیں تھکی اسے تو اسی ذات نے آگے بڑھنے سے روک دیا ہے جس نے ہاتھوں کو آگے جانے سے روک دیا تھا مجھے قریش حرم پاک کی تعظیم کی دعوت دیں اور مجھ سے آگے بڑھ جائیں ایسا نہ ہونے پائے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا جبکہ آپ گھائی میں داخل ہوئے اور طرف مڑ گئے اسی جگہ کو ذات الحظیل کہا جاتا ہے حتیٰ کہ آپ حدیبیہ میں آن پہنچے۔ جوں ہی حدیبیہ پہنچے لوگوں نے شدت پیاس کی شکایت کی جبکہ کنویں میں پانی برائے نام تھا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے ترشش سے تیر نکال کر دیا اور فرمایا اسے کنویں میں گاڑ دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کنویں میں تیر گاڑا کنواں پانی سے پھوٹ پڑا پانی کافی اور آ گیا حتیٰ کہ لوگ پانی سے سیر ہو گئے جب قریش نے شور مچا تو انھوں نے بنی حنیس کا ایک شخص بھیجا یہ وہ لوگ تھے جو حرم کے جانوروں کی تعظیم کرتے تھے اس نے کہا: جانوروں کو بھیج دو جب اس نے مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب نہ سنا واپس قریش کے پاس چلا گیا اور کہا: اے میری قوم! مسلمانوں نے حرم کے جانوروں کو نشان زدہ کر کے لایا ہے ان کے گلوں میں قلائد ڈال رکھے ہیں قریش کو ڈرایا دھمکا یا اور بیت اللہ کے پاس آنے والوں کی تعظیم کرنے کی ہدایت کی قریش نے اسے سخت دست کہا اور انھیں گالیاں دیں اور کہا: تو گنوار ہے اور اجڑ ہے ہم تجھ پر تعجب نہیں کرتے ہمیں خود اپنے اور تعجب ہے جو تمہیں قبل ازیں مسلمانوں کے پاس بھیجا میں تم ہمیں بیٹھ جاؤ۔

پھر قریش نے عروہ بن مسعود ثقفی سے کہا: تم محمد کے پاس جاؤ اور اپنے پیچھے خیال رکھنا عروہ چل پڑا اور رسول کریم ﷺ کے پاس آ گیا اور کہا: اے محمد! میں نے عرب کا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تمہاری طرح چلا ہو تم اپنے نام لیواؤں کو لے کر آئے ہو اور اپنے خاندان کو ختم کرنا چاہتے ہو تمہیں معلوم ہے کہ میں کعب بن لوی کے پاس سے آ رہا ہوں انھوں نے چیتوں کی کھالیں پہن لی ہیں اور قسمیں کھا رہے ہیں کہ تم جس طرح بھی ان سے تعرض کرو گے وہ اسی طرح تم سے پیش آئیں گے یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم جنگ وجدل کے لیے نہیں آئے البتہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں اور ذبح کے لیے جانور لائے ہیں تم اپنی قوم کے پاس جاؤ تمہاری قوم اونٹ پالتی ہے اور اونٹ لڑائی سے دور بھاگتے ہیں اب ان کے لیے جنگ میں کوئی بھلائی نہیں چونکہ جنگ ان میں سے چیدہ چیدہ افراد کو ہڑپ کر چکی ہے بیت اللہ تک پہنچنے میں میری رکاوٹ نہ ہونا کہ ہم عمرہ ادا کریں اور لائے ہوئے جانور ذبح کر لیں وہ میرے اور اپنے درمیان مدت مقرر کر دیں ان کی عورتیں اور بچے امن میں ہوں گے مجھے اور لوگوں کو چھوڑ دیں بخدا میں اس دعوت پر میں ہر گورے اور کالے لڑوں گا تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ عطا کرے اگر لوگوں نے مجھے پالیا تو یہی ان کی چاہت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ دے دیا تو انھیں اختیار ہے (یا تو حد سے بڑھتے ہوئے جنگ کرتے رہیں یا اسلام میں داخل ہو جائیں عروہ یہ گفتگو سن کر واپس لوٹ گیا اور کہا: اے لوگو! تم جانتے ہو کہ سحڑ زمین پر مجھے تم سے زیادہ محبوب کوئی قوم نہیں تم میرے بھائی ہو اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو میں نے محبت میں تمہارے لیے لوگوں سے مدد طلب کی جب لوگوں نے تمہاری مدد نہ کی میں اپنے اہل و عیال کو لے کر تمہارے پاس آ گیا تاکہ تمہاری عفواری کر سکوں بخدا تمہارے بعد مجھے زندگی سے کوئی لگاؤ نہیں تم جانتے ہو میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں میں نے بڑے بڑے سرداروں کو دیکھا ہے، اللہ کی قسم میں نے عقیدت تعظیم و اجلال کا جو منظر محمد کے ساتھیوں میں دیکھا وہ کسی بادشاہ یا سردار کے ہاں نہیں دیکھا۔ جب تک اس کے ساتھی اجازت نہ لیں بات نہیں کرتے اگر محمد اجازت دے تب وہ بات کرنے پاتے ہیں، اگر وہ اجازت نہ دے خاموش رہتے ہیں، جب وہ وضو کرتا ہے تو اس کے عشاء کو اس کے ساتھی سروں پر ملتے ہیں، جب قریش نے عروہ کی گفتگو سنی تو رسول کریم ﷺ کی طرف سہیل بن عمرو اور کمر بن حفص کو بھیجا اور کہا: محمد کے پاس جاؤ اور دیکھو جو کچھ عروہ نے کہا ہے اگر سچ ہے تو اس سے صلح کرو اور کہو کہ اس سال واپس چلے جائیں اور بیت اللہ کے پاس کوئی نہ جائے چنانچہ سہیل اور کمر زبئی کریم ﷺ کے پاس آ گئے حالات دیکھ کر صلح کی پیشکش کی آپ نے صلح قبول کر لی اور فرمایا لکھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم قریش نے کہا: بخدا! ہم یہ کسی طرح بھی نہیں لکھیں گے فرمایا: کیوں؟ قریش نے کہا: ہم تو ”بسمک اللہم“ لکھیں گے فرمایا چلو یہی لکھو قریش نے بسم اللہ کے بجائے یہ لکھا: لکھو پھر فرمایا: لکھو یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا ہے قریش نے کہا: بخدا ہمیں تو اسی میں اختلاف ہے فرمایا: پھر میں کیا لکھوں قریش نے

کہا: محمد بن عبد اللہ لکھو یہی بہتر ہے فرمایا یہی لکھو، چنانچہ یہی لکھا لیا ان کی شرائط میں تھا کہ دھوکا اور فریب نہیں ہوگا یہ کہ جو شخص تمہارے پاس چلا جائے گا تم اسے واپس کرو گے اور جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے واپس نہیں کریں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے ساتھ داخل ہوگا وہ میری شرائط میں برابر کا شریک ہوگا قریش نے بھی یہی بات کہی، بنو کعب نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ ہیں، جبکہ بنو کعب نے کہا: ہم قریش کے ساتھ ہیں اسی اثناء میں ابو جندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے آئے مسلمانوں نے کہا: ابو جندل ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے حصہ میں ہے سہیل نے کہا: یہ میرے حصہ کا آدمی ہے پھر کہا: چلو صلح نامہ پڑھو۔ چنانچہ صلح نامہ کی رو سے ابو جندل رضی اللہ عنہ مشرکین کے حصہ میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو جندل! یہ ہے تلوار اور وہ بھی تو ایک آدمی ہے سہیل نے کہا: اے عمر تم نے مجھ پر ظلم کیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے مجھے ہبہ کر دو سہیل نے انکار کیا فرمایا: چلو اسے میری پناہ میں دے دو اس کا بھی انکار کیا مکرز نے کہا: اے محمد ﷺ میں نے اسے تمہاری پناہ میں دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

حدیبیہ کے سفر کا تذکرہ

۳۰۱۵۳ خالہ بن خالد، عبد الرحمن بن عبد العزیز انصاری ابن شہاب عروہ بن زبیر کہتے ہیں حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ اٹھارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ سے نکلے آپ نے خزاہ سے ناجیہ کو بطور جاسوس روانہ کیا جب آپ غدیر اشطاط پر پہنچے تو آپ کے جاسوس نے یہ اطلاع کی کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی نے آپ کے لیے لشکر عظیم جمع کر لیا ہے وہ آپ کے سفر کی خبر سن چکے ہیں میں نے انھیں اجتماعی طور پر کھاتے پیتے چھوڑا ہے۔ نیز خالد بن ولید مقدمہ اکحیش کے سواروں کو لے کر آچکا ہے رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ تمہیں قریش کی خبر معلوم ہو چکی ہے نیز خالد بن ولید بھی مقدمہ اکحیش کے ساتھ مقام عظیم میں آن پہنچا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم میرا رائے دیتے ہو کہ ہم اپنی راہ پر چلتے جائیں اور جو ہماری راہ میں رکاوٹ ہے اس سے جنگ کریں یا میرا رائے دیتے ہو کہ ہم متبادل راستہ اختیار کر لیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حقیقت میں فیصلہ آپ کا فیصلہ ہے۔ اور قابل عمل رائے آپ ہی کی رائے ہے چنانچہ مسلمانوں نے متبادل راستہ اختیار کیا حتیٰ کہ خالد بن ولید نے مسلمانوں کی غبار بھی نہ پائی حتیٰ کہ آپ ﷺ کو لئے ہوئے اونٹنی مقام بلدح پر پہنچی اور بیٹھ گئی آپ نے فرمایا: اونٹنی بیٹھ گئی چنانچہ اونٹنی اٹھنے نہیں پاتی تھی لوگوں نے کہا: اونٹنی بیٹھ گئی آپ نے فرمایا: بخدا ایسا اس کی عادت نہیں البتہ اسے ہاتھیوں کو روکنے والے نے آگے بڑھنے سے روک دیا ہے پھر آپ نے فرمایا: بخدا! قریش مجھ سے جس ایسے امر کی درخواست کریں گے کہ جس میں شعار اللہ کی تعظیم ہوتی ہو میں ضرور اسکو منظور کروں گا یہ کہہ کر اونٹنی کو کوچا دیا فوراً اٹھ کھڑی ہوئی وہاں سے ہٹ کر آپ نے حدیبیہ میں قیام کیا گرمی کا موسم تھا پیاس کی شدت ہوئی پانی قلیل تھا گڑھے میں جس قدر پانی تھا وہ کھینچ لیا گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیا اور فرمایا: اسے گڈھے میں گاڑ دو اس وقت پانی جوش مارنے لگا اور پورا لشکر سیراب ہو گیا۔

اسی دوران بدیل بن ورقاء خزاعی آپ کے پاس سے گزرا اور اس کے ساتھ اس کی قوم کے چند سوار بھی تھے بدیل نے کہا: اے محمد! آپ کی قوم (قریش) نے نواہی حدیبیہ میں پانی کے بڑے بڑے چشموں پر آپ کے مقابلہ کے لیے لشکر عظیم جمع کیا ہے کہ آپ کو کسی طرح مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں کھاتے پیتے ہیں (یعنی طویل قیام کا ارادہ ہے) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بدیل، ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں تاکہ بیت اللہ کا طواف کریں اگر وہ چاہیں تو میں ان کے لیے صلح کی ایک مدت مقرر کر دوں اس مدت میں کوئی ایک دوسرے سے تعرض نہ کرے، اور مجھ کو اور عرب کو چھوڑ دیں اگر میں لوگوں پر غالب آ جاؤں تو چاہیں اس دین میں داخل ہو جائیں اگر بالفرض عرب غالب آ جائیں تو تمہاری تمنا پوری ہوگی۔

بدیل نے کہا: یہ پیغام میں قریش تک پہنچائے دیتا ہوں حتیٰ کہ جب بدیل قریش کے پاس پہنچا تو انھوں نے پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟

کہا میں تمہارے پاس سے آیا ہوں اگر تم چاہو تو اس کی سنی ہوئی بات تمہیں کہوں چنانچہ قریش کے چند نامہ نجان لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی کوئی بات سننے کی حاجت نہیں جبکہ کھجور اور دانہ لوگوں نے کہا: نہیں بلکہ ہمیں خبر دو چنانچہ بدیل نے ساری بات سنائی اور مدت صلح کا بھی تذکرہ کیا۔

کفار قریش میں اس دن عروہ بن مسعود ثقفی بھی تھا اس نے اچھل کر کہا: اے جماعت قریش کیا تم مجھ سے کوئی بدگمانی رکھتے ہو کیا میں تمہارے لئے بمنزلہ باپ کے اور تم میرے لیے بمنزلہ اولاد کے نہیں کیا میں اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے لیے دعوت نہیں دے چکا؟ جب انھوں نے تمہاری مدد سے انکار کیا تو میں اپنی جان اور اپنی اولاد لے کر تمہارے پاس حاضر ہو گیا؟ قریش نے کہا: بلاشبہ تم نے یہ سب کچھ کیا عروہ نے کہا: لہذا یہ بدیل جو پیغام لایا ہے اور اسے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے اوپر پیش کیا ہے اسے بغیر لیت و صل کے قبول کرو مجھے محمد کے پاس بھیجتا کہ میں اس سے مل کر اس معاملہ میں گفتگو کروں قریش نے عروہ کو اجازت دی اور وہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: اے محمد یہ تمہاری قوم سے مل کر اس معاملہ میں گفتگو کروں قریش نے عروہ کو اجازت دی اور وہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: اے محمد یہ تمہاری قوم کعب بن لوی اور عامر بن لوی ہے یہ دو دھدینے والی اونٹنیوں کو لے کر آئے ہیں اور قسمیں کھا رہے ہیں کہ آپ کو بیت اللہ میں نہیں جانے دیں گے حتیٰ کہ تم ان کا صفایا نہ کروں آپ کو دو باتوں کا اختیار ہے (۱) یہ کہ تم اپنی قوم کو استحصال کر دو حتیٰ کہ قوم کے کسی فرد کو باقی نہ چھوڑو (۲) اور یہ کہ آپ سلامتی میں رہیں اور قوم کو بھی سلامت رکھیں میں مختلف قوموں کے لوگ تمہارے ساتھ دیکھ رہا ہوں میں ان کے ناموں سے بھی واقف نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے چہرے دیکھے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غصہ میں عروہ کو لگا دی کہ تو لات کی شرمگاہ چومیں، کیا ہم رسول کریم ﷺ کو چھوڑ دیں گے عروہ نے کہا: خدا کی قسم اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں بدلہ نہیں چکاسا میں تمہیں ضرور جواب دیتا کسی وقت عروہ کو دیت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی مدد کی تھی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے تھے عروہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا جب بھی کوئی بات کرتا تو رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر یہ حالت سخت ناگوار گزری اور نیزے سے عروہ کا ہاتھ پیچھے دھکیل دیا عروہ نے کہا: یہ کون ہے لوگوں نے جواب دیا: یہ مغیرہ بن شعبہ ہیں عروہ نے کہا: اے دھوکا باز یہ تم ہو کیا میں نے تیری دھوکا دہی کو عکاظ کے بازار میں نہیں صاف کیا نبی کریم ﷺ نے عروہ سے وہی بات کہی جو بدیل سے کہی تھی۔

عروہ واپس اپنی قوم کی طرف چل دیا اور آ کر کہا: اے جماعت قریش میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں شام میں قصر کے پاس گیا ہوں حبشہ میں نجاشی کے پاس گیا ہوں اور عراق میں کسریٰ کے پاس گیا ہوں خدا کی قسم میں نے ایسا عظیم بادشاہ کوئی نہیں دیکھا چنانچہ محمد کے ساتھیوں میں کوئی شخص ایسا نہیں جو اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے یا اس کے سامنے کوئی آواز بلند کرے محمد کے وضو کے غسالہ پر اس کے ساتھی مرتے ہیں لہذا بدیل تمہارے پاس جو پیغام لایا ہے اسے بغیر کم و کاست کے قبول کر لو بلاشبہ اسی میں اچھائی ہے قریش نے عروہ سے کہا تم بیٹھ جاؤ پھر قریش نے بنی حارث بن مناف کے ایک شخص کو بلایا اسے حلیس کے نام سے پکارا جاتا تھا اس سے کہا: تم جاؤ اور حالات کا جائزہ لے کر آؤ چنانچہ حلیس چل پڑا رسول کریم ﷺ نے جب حلیس کو دیکھا فرمایا: یہ حلیس ہے اور اس کا تعلق ایسی قوم سے ہے جو بیت کی نذر کیے ہوئے جانوروں کی تعظیم کرتی ہے۔ لہذا اس کی راہ میں جانوروں کو کھڑا کر دو۔

اس کے بعد حلیس کے متعلق اختلاف ہے ابن شہاب کی روایت ہے کہ بعض محدثین کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حلیس سے وہی بات کہی جو عروہ اور بدیل سے کہی تھی بعض کہتے ہیں کہ حلیس نے جو نبی ہدی کے جانور دیکھے واپس لوٹ گیا اور قریش سے کہا: میں نے ایسی چیز دیکھی ہے کہ یہ لوگ صرف عمرہ کے لیے آئے ہیں پس ان کی راہوں میں رکاوٹ بننا بدعتی سے کم نہیں ہوگا قریش نے اس سے بھی کہا: تو بیٹھ جا پھر قریش نے مکر بن حفص بن احنف جو کہ بنی عامر بن لوی سے تھا بھیجا جب نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھا فرمایا: فا جرح شخص ہے اور ایک ہی آنکھ سے دیکھتا ہے آپ نے اس سے بھی وہی بات کہی جو بدیل عروہ اور اس کے ساتھیوں سے قبل از میں کہی تھی مکر بن حفص نے قریش کو خبر کی اب کی بار قریش نے بنی عامر بن لوی سے سہیل بن عمرو کو بھیجا تاکہ وہی صلح کا معاملہ طے کرے۔ اس نے کہا: مجھے قریش نے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں صلح نامہ لکھوں جس پر میں اور آپ راضی ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا لکھو! بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا: میں اللہ اور رحمن کو نہیں جانتا اللہ ہی لفظ لکھو جو ہم لکھا کرتے تھے یعنی ”باسمک اللہم“ مسلمانوں کو اس پر غصہ آیا اور کہا: ہم اس وقت تک صلح نامہ نہیں لکھتے جب تک تم رحمن اور رحیم کا اقرار نہ

کرلو سہیل نے کہا میں بھی صلح نامہ نہیں لکھوں گا حتیٰ کہ میں یونہی واپس چلا جاؤں گا۔ رسول کریم ﷺ نے کاتب سے فرمایا: لکھو: یا ستمک اللہم یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا: سہیل نے کہا میں اس کا اقرار نہیں کرتا اگر میں آپ کو اللہ کا رسول مانتا آپ کی مخالفت نہ کرتا آپ کی نافرمانی نہ کرتا البتہ محمد بن عبد اللہ لکھو مسلمانوں کو اس پر بھی گہرا غم و غصہ ہوا۔ آپ نے کاتب سے فرمایا: لکھو: محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو اتنے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ فرمایا: جی ہاں عرض کیا: پھر ہم کیوں اپنے دین کے معاملہ میں پستی کا مظاہرہ کریں۔ فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں میں ہرگز اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک طرف کھڑے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابو بکر! جواب دیا: جی ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انھوں نے بھی جواب دیا: جی ہاں کیا: پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں اتنی پستی کا مظاہرہ کیوں کریں؟ فرمایا: اے عمر! اپنی رائے کو چھوڑ دو چونکہ نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا اور نبی کریم ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

صلح نامے کی شرائط میں یہ مندرجات تھے یہ کہ ہمارا کوئی شخص جو تمہارے دین پر ہو اور وہ تمہارے پاس آ جائے تم اسے واپس کرنے کے مجاز ہو گے اور تمہارا جو آدمی ہمارے پاس آ جائے گا ہم اسے واپس کریں گے آپ نے فرمایا: رہی یہ بات کہ ہمارا کوئی آدمی تمہارے پاس چلا جائے سو ہمیں اس کے واپس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں البتہ پہلی شرط ہمیں منظور رہے۔

اسی اثنا میں لوگ یہ شرط سن کر اس پر گفتگو کر رہے تھے اتنے میں حضرت ابو جندل بن سہیل بن عمرو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹتے ہوئے نمودار ہوئے جبکہ ہاتھوں میں تلوار بھی اٹھا رکھی تھی جب سہیل نے ان کا اوپر اٹھایا کیا دیکھتا ہے کہ اس کا اپنا بیٹا ہے سہیل نے کہا: یہ ہمارے صلح نامہ کا پہلا فیصلہ ہوگا لہذا آپ اسے واپس کر دیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سہیل ہم نے صلح نامہ ابھی مکمل نہیں کیا ہے سہیل نے کہا: میں کسی بات پر آپ کے ساتھ صلح نہیں کرتا حتیٰ کہ تم لوگ اسے واپس نہ کر دو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے اسے واپس لے جاؤ، ابو جندل رضی اللہ عنہ نے نہایت حسرت سے مسلمانوں سے کہا: اے مسلمانو! کیا مجھے شریکین کے پاس واپس لوٹنا جائے گا یوں شریکین مجھے میرے دین میں سخت آزمائشوں میں مبتلا کر دیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو جندل رضی اللہ عنہ کے ساتھ چٹ گئے جبکہ سہیل نے ابو جندل رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے یہ بھی تو ایک آدمی ہے اور تمہارے پاس تلوار ہے چنانچہ اس شرط کی یادداشت میں شریکین سے جو شخص بھی مسلمانوں کے پاس آتا آپ اسے واپس لوٹا دیتے یوں واپس جانے والوں کی اچھی خاصی جماعت اکٹھی ہو گئی ان میں حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے ساحل سمندر کے قریب ایک جگہ اقامت اختیار کر لی اور قریش کا جو قافلہ بھی شام تجارت کے لیے جاتا اسے لوٹ لیتے قریش نے تنگ آ کر نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ جن لوگوں کو واپس کرتے رہے ہیں انھوں نے ہماری ناک میں دم کر دیا ہے لہذا انھیں اپنے پاس بلو اور یوں اس کڑی شرط کا خاتمہ ہوا۔

ایک شرط یہ بھی تھی کہ اس سال آپ لوگ واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں اور ہدی کے جانور بھی لا سکتے ہیں نیز عمرہ کی غرض کے لیے آپ کو صرف تین دن قیام کرنے کی اجازت ہوگی اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ لوگوں کو حکم دیا کہ اٹھو جانوروں کو ذبح کرو سرمنڈواؤ اور احرام سے حلال ہو جاؤ مگر بیت اللہ اور عمرہ کے شوق میں مسلمانوں میں سے کسی فرد نے حرکت تک بھی نہ کی آپ ﷺ یہ حالت دیکھ کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہوا جو میں انھیں تین مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ جانور ذبح کرو، سرمنڈواؤ اور حلال ہو جاؤ مگر کسی نے حرکت تک نہیں کی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! پہلے آپ خود جانور ذبح کریں حجام کو بلا کر سرمنڈوائیں اور حلال ہو جائیں آپ کی دیکھا دیکھی لوگ بھی ایسا کرنے پر مجبور ہوں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو دیکھ کر کود پڑے جانور ذبح کرنے لگے اور ایک دوسرے کے سر بھی موٹنے لگے حتیٰ کہ شدید از دحام ہو گیا ابن شہاب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستر اونٹ قربانی کے لئے لائے تھے پھر خیبر سے ملنے والا سارا مال غنیمت آپ ﷺ نے ان لوگوں میں تقسیم کیا جو صلح حدیبیہ میں شامل تھے مال کے اٹھارہ حصے کیے اور ہر سو آدمیوں کو ایک ایک حصہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۵۵ عطاء کی روایت ہے کہ ماہ ذی القعدہ میں نبی کریم ﷺ مہاجرین و انصار کے ساتھ عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تھے کہ جب آپ حدیبیہ پہنچے قریش نے رکاوٹ کھڑی کر دی اور آپ کو بیت اللہ سے روک دیا قریش میں نرم و گرم گفتگو ہوئی حتیٰ کہ قریب تھا کہ فریقین میں جنگ چھڑ جائی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد پندرہ سو (۱۵۰۰) تھی آپ نے درخت کے نیچے بیعت لی۔ اسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے قریش سے معاہدہ کیا قریش نے کہا: ہم اس شرط پر معاہدہ کرتے ہیں کہ آپ قریبانی اسی جگہ کریں گے حلق کروا کروا پس لوٹ جائیں حتیٰ کہ آئندہ سال ہم آپ کے لیے رکاوٹ نہیں بنیں گے اور بیت اللہ تین دن کے لیے آپ کے لیے خالی چھوڑ دیں گے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا آپ عکاظ چلے گئے وہیں تین دن قیام کیا پھر واپس لوٹ گئے قریش نے ایک شرط یہ بھی طے کی تھی کہ آپ تلوار کے سوا اسلحہ نہیں لاسکتے آپ اپنے ساتھ اہل مکہ کا کوئی شخص لے کر باہر نہیں جائیں گے ورنہ آپ کو قربانی کرنی ہو گی حتیٰ کہ اگلے سال آپ ﷺ انہی دنوں مکہ داخل ہوئے اور اپنے ساتھ قربانی کے جانور بھی لائے لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام انشاء اللہ آمنین۔

”بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا ہے جو مطابق واقع کے ہے تم لوگ انشاء اللہ امن کے ساتھ مسجد میں ضرور جاؤ گے۔“

نیز یہ آیت بھی نازل فرمائی:

الشہر الحرام بالشہر الحرام

حرمت و لامہینہ حرمت والے مہینے کے بدلے میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بھی دیا کہ مسجد میں اگر قریش آپ سے جنگ کریں تو آپ کے لیے بھی مسجد میں جنگ کرنا حلال ہے حدیبیہ میں صلح کے بعد ابو جندل بن اہل بن عمرو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے گھسٹ گھسٹ کر آئے انھیں باپ سہیل بن عمرو نے بیڑیوں میں جکڑ کر رکھا تھا آپ ﷺ نے ابو جندل رضی اللہ عنہ باپ کو واپس کر دیے۔ رواہ ابن ابی

۳۰۱۵۶ عطاء کی روایت ہے کہ حدیبیہ والا دن آئندہ سال رسول اللہ ﷺ حرم پاک میں پڑاؤ کا دن تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

غزوہ فتح مکہ

۳۰۱۵۷ ”مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ“ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال ابو قحافہ کی ایک بیٹی گھر سے باہر نکلی کچھ گھڑ سواروں کی اس سے ملاقات ہوئی اور کسی شخص نے اس کے گلے سے چاندی کا ہار چھین لیا جب رسول کریم ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ میری بہن کا ہار برآمد کیا جائے بخدا! کسی شخص نے بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات کا جواب نہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے دوسری بار یہی گزارش کی مگر اب کی بار بھی کسی نے جواب نہ دیا، یہاں آپ رضی اللہ عنہ نے بہن سے کہا: اے بہن اپنے ہار کو اللہ کی راہ میں باعث ثواب سمجھو بخدا! آج لوگوں میں امانتداری کا احساس کم ہے۔

رواہ البیہقی فی الدلائل

۳۰۱۵۸ زہری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ مکہ میں تھے آپ نے صفوان بن امیہ، ابوسفیان بن حرب اور حارث بن ہشام کو پیغام بھیجا میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا کیا ہے اور میں انھیں جانتا ہوں کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا تھا: ”لا تشریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وهو ارحم الراحمین“ آج تمہارے اوپر کوئی باز پرس نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری

مغفرت کرے اور وہ رحم کرنے والا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر مجھے رسول اللہ ﷺ سے جیاء آنے لگی کہ میں نے کیا بات کہہ دی۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۱۵۹ عبد الرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن کپڑے پہنے پھر میں گھر سے چل پڑا اور نبی کریم ﷺ سے میری ملاقات ہوئی جبکہ آپ بیت اللہ سے باہر تشریف لا رہے تھے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں کیا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں دو رکعتیں نماز ادا کی ہے۔ رواہ ابن سعد الطحاوی

۳۰۱۶۰ ”مسند عثمان“ معان بن رفاعہ سلمی، ابو خلف اُمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ابن ابی سرح تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابن ابی سرح کو پائے وہ اس کی گردن اڑا دے اگر چہ وہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ کیوں نہ چمٹا ہو عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ جو معاملہ عام لوگوں کے ساتھ کیا گیا ہے وہ ابن ابی سرح کے ساتھ بھی کیا جائے ابن ابی سرح نے ہاتھ آگے بڑھایا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا، پھر ہاتھ بڑھا کر اس سے بیعت لی اور اسے اسن دیا پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا جب میں نے اس سے اعراض کیا تم مجھے دیکھ نہیں رہے تھے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں اشارہ کیوں نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں اشارے اور کنایات کی اجازت نہیں اور نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ خیانت کے لئے اشارہ کرے۔ رواہ ابن عساکر ومعان بن رفاعہ ضعیف

۳۰۱۶۱ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے جبکہ بیت اللہ کے آس پاس تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت تھے جن کی اللہ کے سوا پوجا کی جاتی تھی رسول کریم ﷺ نے حکم دیا تو یہ بت اوندھے منہ کر دیئے گئے پھر فرمایا: حق آیا اور باطل بھاگ نکلا بیشک باطل بھاگنے کا سزاوار ہے۔ پھر رسول کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں بیت اللہ میں ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی تصویریں دیکھیں بایں طور کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ میں قسمت کے تیر ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مشرکین کا ناس کرے ابراہیم علیہ السلام تیروں سے قسمت نہیں معلوم کرتے تھے پھر آپ نے زعفران منگو کر ان تصویروں کو سخ کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فتح مکہ کے موقع پر سیاہ رنگ کا عمامہ

۳۰۱۶۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۶۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں تصویریں رکھنے سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے موقع پر حکم دیا جبکہ آپ بطحاء میں تھے کہ کعبہ میں جاؤ اور جو تصویر بھی پاؤ اسے مٹا دو چنانچہ آپ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک کہ ہر تصویر مٹا نہ دی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۶۴ حارث بن غزیہ انصاری کی روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ فتح کے بعد ہجرت نہیں۔ اب بس ایمان ہی بہت ہے اور جہاد ہے متعہ نسواں حرام ہے متعہ نسواں حرام ہے پھر دوسرے دن فرمایا اے خزاعہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تم کسی شخص کو قتل کر دو گے میں اس کی دیت دوں گا میں اس شخص سے بڑھ کر کسی کو اللہ تعالیٰ کا نافرمان نہیں سمجھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال سمجھے یا غیر قاتل کو قتل کرے۔ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور دوسرے دن فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں جانتا ہوں کہ مکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت والی جگہ ہے اور امن والی جگہ ہے نیز اللہ تعالیٰ کو محبوب تیریں جگہ ہے اگر مجھے اس شہر سے نہ نکالا جاتا میں یہاں سے نہ نکلتا اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کی جھاڑیاں کاٹی

جائیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! سوائے اذخر گھاس کے جو سناروں کے لیے لائی جاتی ہے پھٹیں ڈھالنے کے لیے کائی جاتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں سوائے اذخر کے مکہ کا شکار نہ بھگایا جائے مکہ میں گری پڑی چیز کو کوئی شخص اپنے لیے حلال نہ سمجھے البتہ اعلان کے لیے اٹھا سکتا ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

۳۰۱۶۵ حارث بن مالک حضرت برصاء لہثی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد تاقیامت جہاد ہوتا رہے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ ابو نعیم

فائدہ: اس حدیث کو اس طرح بھی مفہوم عام میں بیان کیا جاتا ہے ”الجهاد ماض الی یوم القیامة“ یعنی جہاد تاقیامت جاری رہے گا۔ از مترجم

۳۰۱۶۶ ”مسند مسور بن مخرمہ“ ابن اسحاق، زہری، عروہ بن زبیر مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عمرو بن سالم خزاعی مدینہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس خزاعہ اور بنی بکر پر ہونے والے ظلم و زیادتی کے متعلق حاضر ہوا اور آپ کو خبر کرنے لگا اس نے اشعار بھی کہے تھے آپ کے پاس حاضر ہو کر یہ اشعار کہے۔

لا ہم انی ناشد محمدا
حلف ابینا و ابیہ الا تلدا
فوالدا کنا و کنت ولدا
ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا
فانصر رسول اللہ نصرا عبدا
فادع عباد اللہ یا تو امددا
فیہم رسول اللہ قد تجددا
فی فیلق کالبحر یجری مندبا
ان قریشا اخلفوک الموعدا
ونقضوا میثاقک المؤکدا
وزعموا ان لست تدعو احدا
فہم اذل واقبل عددا
قد جعلوا لی بکداء مرصدا
ہم بیتونا بالو تیر ہجدا فقتلونا رکعا وسجدا

ترجمہ: اے اللہ! میں محمد ﷺ کو واسطہ دیتا ہوں کہ ہمارے باپ اور ان کے باپ کا پرانا معاہدہ ہے، ہم والد تھے اور آپ اولاد تھے وہیں ہم نے اسلام قبول کیا لہذا آپ ہم سے دست کش نہ ہوں اے اللہ کے رسول! ہماری مدد کیجئے اور اللہ کے بندوں کو کمک کے لیے بلوائیں انہی میں اللہ کے رسول موجود ہیں وہ یکسر الگ ہوئے ہیں جس طرح سمندر کا پانی جھاگ سے الگ ہو جاتا ہے قریش نے آپ کا معاہدہ توڑ دیا ہے اور آپ کا لیا ہوا پختہ عہد ختم کر دیا ہے چونکہ قریش کا دعویٰ ہے کہ آپ کسی کو اپنے ساتھ نہیں ملا تے یوں آپ بے یار و مددگار ہیں اور آپ کی تعداد بھی کم ہے قریش نے مقام کداء میں میرے لیے گھات لگا رکھی ہے انھوں نے ہمارے اوپر شب مارنے کی چال چلی حتیٰ کہ انھوں نے زکوع اور ہجرت کے میں ہمیں قتل کیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمرو بن سالم تمہاری مدد کی جائے گی اتنے میں بادلوں کا ٹکڑا بھگتا ہوا فضا کے دوش پر تیر نے لگا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بادلوں کے اس ٹکڑے نے بنی کعب کی مدد میں آسانی کر دی ہے اسی وقت رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تیار ہونے کا حکم دیا اور اپنے

کوچ کرنے کی خبر کو سختی رکھا اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انہیں ہماری روانگی کی خبر نہ ہو حتیٰ کہ ان کے علاقے میں قریش کو آن لیا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

عبداللہ بن حنظل کا قتل

۳۰۱۶۷ "مسند سائب بن یزید" حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ کے دن عبداللہ بن حنظل کو قتل کرتے دیکھا عبداللہ بن حنظل کعبہ کے پردوں تلے دبکا ہوا تھا وہاں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے نکالا اور اس کی گردن اڑادی گئی۔

۳۰۱۶۸ "مسند سہیل بن سعد ساعدی" حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور اہل مکہ پر غلبہ حاصل ہوا تو میں اپنے گھر میں گھسا اور دروازہ بند کر دیا پھر میں نے اپنا بیٹا عبداللہ بھیجا کہ محمد ﷺ سے میرے لیے امن کی درخواست کرے چونکہ مجھے ڈر ہے کہ میں قتل کر دیا جاؤں گا عبداللہ بن سہیل نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے باپ کو امن دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں اسے اللہ تعالیٰ کا امان ہے لہذا وہ سامنے آ جائے پھر آپ نے اپنے پاس موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو بھی سہیل ملے اس کی طرف سخت نظروں سے نہ دیکھے سہیل کو اب باہر آ جانا چاہیے چونکہ سہیل صاحب عقل اور صاحب شرف انسان ہے سہیل جیسا شخص اسلام سے غافل نہیں رہ سکتا وہ سمجھتا ہے کہ جہالت اس کے نفع میں نہیں ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جا کر اپنے والد کو خبر کی سہیل نے کہا بخدا الحمد جب چھوٹا تھا اس وقت بھی احسان کرتا رہا اور آج جب بڑا ہوا ہے تب بھی احسان کر رہا ہے پھر سہیل آپ کے پاس آتے جاتے رہے پھر رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک رہے اور بالآخر جہز انہ کے مقام پر دولت اسلام سے سرفراز ہوئے اس دن رسول کریم ﷺ نے حنین کے مال غنیمت سے سو (۱۰۰) اونٹ سہیل کو دیئے۔ رواہ ابو اقدی وابن سعد وابن عساکر

۳۰۱۶۹ یحییٰ بن یزید بن ابی مریم سلولی عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ کے پاس حارث بن ہشام آیا اور کہا اے محمد! تم مختلف خاندانوں کے لوگوں کو لے کر آئے ہو اور ہمیں قتل کروانا چاہتے ہو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو یہ لوگ تم سے بہتر ہیں چونکہ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۰ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن صفوان بن امیہ کی بیوی بنوعوم بنت معدل نے اسلام قبول کر لیا جبکہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھاگ نکلے اور ایک گھائی میں آچھپے اپنے غلام یسار سے بار بار کہتے کہ (جبکہ ان کے ساتھ غلام کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا تیرا ناس ہو دیکھ زہرہ تجھے کوئی نظر آ رہا ہے غلام نے کہا: یہ رہا عمیر بن وہب صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عمیر کو کیا کروں گا بخدا! یہ تو مجھے قتل کرنے آیا ہے اس نے میرے خلاف محمد کی مدد کی ہے عمیر رضی اللہ عنہ صفوان رضی اللہ عنہ کے پاس آن پہنچے صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمیر رضی اللہ عنہ! ابھی تک جو کچھ تو کر گزرا ہے اس پر بس نہیں کرتا اب مجھے قتل کرنے کے لیے یہاں تک آدھکا ہے عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو وہب! میں تجھ پر فدا جاؤں میں ایسی ہستی کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہے۔

قتل ازیں عمیر نے رسول کریم ﷺ سے کہا تھا یا رسول اللہ! میری قوم کا سردار بھاگ نکلا ہے تاکہ اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دے، وہ نہایت خوفزدہ تھا کہ آپ اسے امن نہیں دیں گے لہذا میں آپ سے ملتے ہوں کہ آپ اسے امن دے دیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ میں نے صفوان کو امن دے دیا۔ چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ صفوان کے پیچھے چل پڑے اور ان کے پاس پہنچ کر کہا: تمہیں رسول کریم ﷺ نے امن دے دیا ہے صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! میں اس وقت تک تیرے ساتھ نہیں جاؤں گا جب تک کہ تم میرے پاس کوئی نشانی نہیں لے کر آؤ گے عمیر رضی اللہ عنہ نے واپس لوٹ کر رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: میرا اعمامہ لیتے جاؤ آپ کا اعمامہ وہی چادر تھی جسے رسول

کریم ﷺ اوڑھ کر مکہ میں داخل ہوئے تھے چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ دوبارہ عمامہ لیے صفوان رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکل پڑے اور جب ان کے پاس پہنچے کہا اے ابو وہب! میں ایسی ہستی کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے افضل سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ بردبار ہے اس کی عزت تیری عزت ہے اس کی بزرگی تیری بزرگی ہے اس کی بادشاہت تیری بادشاہت ہے تمہارا خاندان ایک میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ بے خوف ہو کر میرے ساتھ چل پڑو۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خوف ہے کہ مجھے قتل کر دیا جائے گا عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے تمہیں اسلام کی دعوت دی ہے اگر تم اسلام میں داخل ہو جاؤ تو بہت اچھا ورنہ رسول ﷺ سے دو مہینوں کی مہلت لے لینا آپ ﷺ تمہیں مہلت دے دیں گے چونکہ آپ نہایت مہربان اور نہایت صلہ رگی کرنے والے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے تمہارے پاس اپنی چادر بھیجی ہے یہ وہی چادر ہے جسے آپ اوڑھ کر مکہ میں داخل ہوئے تھے صفوان رضی اللہ عنہ نے چادر پہچان لی اور کہا: ہاں یہ وہی چادر ہے۔ چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ واپس ہوئے اور جب رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچے تو لوگوں کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے صفوان رضی اللہ عنہ باہر ہی رک گئے؟ اور کہا: مسلمان دن میں کتنی نمازیں پڑھتے ہیں؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پانچ نمازیں پڑھتے ہیں پھر پوچھا: کیا مسلمانوں کو محمد نماز پڑھاتے ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو صفوان رضی اللہ عنہ نے چلا کر کہا: اے محمد! عمیر بن وہب میرے پاس تمہاری چادر لے کر آیا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ تم نے مجھے واپس لوٹ آنے کی دعوت دی ہے اگر تم راضی ہو تو ٹھیک ورنہ مجھے دو مہینے کی مہلت دے دو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! سواری سے نیچے اترو صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا میں اس وقت تک نیچے نہیں اتروں گا جب تک تم معاملہ صاف نہ کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمہیں چار ماہ تک مہلت ہے۔ صفوان رضی اللہ عنہ سواری سے نیچے اتر آئے۔

پھر آپ نے ہوازن پر چڑھائی کی جبکہ صفوان رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا آپ ﷺ نے صفوان رضی اللہ عنہ سے اسلحہ مستعار لینا چاہا۔ عرض کیا: کیا آپ خوشی سے اور رضا مندی سے لینا چاہتے ہیں یا زبردستی رسول کریم ﷺ نے فرمایا بلکہ عاریۃً لینا چاہتا ہوں یہ اسلحہ یعنی ۱۰۰ (سو) زہر قابل واپسی ہوں گی چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ نے زہر عاریۃً دے دیں آپ ﷺ نے انہیں بھی حنین اور طائف ساتھ جانے کا حکم دیا چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ حنین اور طائف میں رہے پھر رسول ﷺ حیرانہ واپس آ گئے اسی اثناء میں آپ ﷺ مال غنیمت میں چل پھر رہے تھے اور صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور مال غنیمت سے بھری ہوئی گھاٹی کو دیکھے جا رہے تھے جو جانوروں بکریوں وغیرہ اموال سے الٹی پڑی تھی صفوان رضی اللہ عنہ بڑے انہماک سے مال غنیمت دیکھے جا رہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ کنکھوں سے صفوان رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے پھر فرمایا: اے ابو وہب! کیا یہ گھاٹی مال سے بھری ہوئی تمہیں اچھی لگتی ہے؟ عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سارا مال تمہارا ہے پھر صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اتنی بڑی سخاوت کا مظاہرہ سوائے نبی کے کوئی نہیں کر سکتا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

چنانچہ اسی جگہ اور اسی لمحے اسلام لے آئے۔ رواہ الو اقدی وابن عساکر

۳۰۱۷۱ ابن عبادہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا جھنڈا ہر جگہ ہوتا تھا مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا حتیٰ کہ فتح مکہ کے دن قضاہ کا جھنڈا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

عباس رضی اللہ عنہ کا سفر ہجرت

۳۰۱۷۲ "مسند ابن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رسول کی طرف مدینہ کی طرف نکلے تھے اور جب رسول اللہ ﷺ پھر ان کے مقام پر پہنچے وہاں آپ ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ رواہ البیہقی وابن عساکر

۳۰۱۷۳... واقدی عبد اللہ بن جعفر یعقوب بن عتبہ مکرّمہ کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مقام

مر الظہر ان پر پہنچے حضرت عباس بن عبدالمطلب نے کہا: افسوس ہے قریش پر اللہ کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ مکہ میں عنوة (غلبہ پا کر) داخل ہوئے تو قریش پر ہلاکت آئے گی میں نے رسول کریم ﷺ کا شجر پکڑا اور اس پر سوار ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: خطاب یا کسی اور شخص کو تلاش کر کے لے آؤ تاکہ اسے میں قریش کے پاس بھیجوں اور وہ آپ ﷺ سے آ کر ملاقات کر لیں قبل ازیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں عنوة داخل ہوں عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بخدا! میں جھاڑیوں میں گھوم پھر کر کسی انسان کو ڈھونڈ رہا تھا یا ایک میں نے باتوں کی آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: بخدا میں نے رات کو جگہ آگ جلتی دیکھی ہے بدیل بن ورقاء نے کہا: یہ تو قبیلہ خزاعہ ہے ابوسفیان نے کہا: خزاعہ کی تعداد بہت تھوڑی ہے انھیں اتنی زیادہ جگہوں میں آگ جلانے کی ہمت کیسے ہوئی اچانک میں دیکھتا ہوں کہ ابوسفیان ہے میں نے آواز دی: اے ابوحنظلہ! اس نے جواب دیا: جی ہاں اے ابو الفضل اس نے میری آواز پہچان لی اور کہا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا: تیری ہلاکت ہو یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور ان کے ساتھ دس ہزار کاشفکر ہے ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ فدا ہوں کوئی حیلہ ہو سکتا ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ہے خیر میرے پیچھے سوار ہو جائیں تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا ورنہ بصورت دیگر تو مجھے چڑھ گیا قتل سے کم تیری سزا نہیں ہوگی ابوسفیان نے کہا: بخدا میری بھی یہی رائے ہے جبکہ بدیل اور حکیم واپس لوٹ گئے۔ ابوسفیان میرے پیچھے بیٹھا، میں اسے لے کر چل پڑا جب بھی مسلمانوں کی کسی آگ کے پاس سے گزرتا مسلمان پوچھتے یہ کون ہے جب مجھے دیکھتے کہتے یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں حتیٰ کہ میں عمر بن خطاب کی جلائی ہوئی آگ کے پاس سے گزرا جب عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا فوراً کھڑے ہو گئے اور کہا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں عباس ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے جو غور سے دیکھا تو میرے پیچھے ابوسفیان کو بیٹھے دیکھا اور کہا: بخدا یہ تو اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے الحمد للہ! بغیر کسی عہد اور قرار کے ہاتھ آ گیا پھر کیا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے گوارسوں کو ابوسفیان کو لے کر میرے پیچھے ہونے لگے جبکہ میں نے شجر کو چا دیکر ایڑ لگا دی چنانچہ ہم اٹھے ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ عمر رضی اللہ عنہ میرے پیچھے تھے جونہی آپ ﷺ کے پاس پہنچے کہا: یا رسول اللہ! یہ رہا اللہ اور اس کے رسول کا دشمن بغیر کسی عہد و پیمانہ کے ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے مجھے چھوڑیے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اسے پناہ دے چکا ہوں پھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا رہا جب عمر رضی اللہ عنہ نے زیادہ ہی اصرار کیا میں نے کہا: اے عمر! رک جاؤ اگر کوئی شخص بنی عدی بن کعب سے ہوتا تم ایسی بات نہ کہتے البتہ یہ بنی عبدمناف میں سے ہے تب ہمیں جرات ہو رہی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو الفضل! چھوڑو بخدا! تمہارا اسلام مجھے خطاب کے کسی بیٹے کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے لے چلو میں نے اسے پناہ دے دی میں نے اسے تمہاری وجہ سے پناہ دی ہے اور اسے اپنے پاس رات بسر کراؤ اور صبح دوبارہ ہمارے پاس لاؤ۔

صبح ہوتے ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے جوہی ابوسفیان کو دیکھا فرمایا: افسوس! اے ابوسفیان! لا الہ الا اللہ کے اقرار کا ابھی وقت نہیں آیا؟ ابوسفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نہایت ہی حلیم اور کریم اور نہایت ہی صلہ رحمی کرنے والے ہیں خدا کی قسم اگر اللہ کے سوا اور کوئی معبود ہوتا تو آج ہمارے کچھ کام آتا اور آپ کے مقابلہ میں اس سے مدد چاہتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: افسوس! اے ابوسفیان! کیا تیرے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ تو مجھے اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم کرے؟ ابوسفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بیشک آپ نہایت حلیم و کریم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں ابھی تک مہربانی کر رہے ہیں ابھی مجھے اس میں ذرہ تردد ہے کہ آپ نبی ہیں یا نہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں! میں نے ابوسفیان سے کہا: تیرا ناس ہو گا وہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں بخدا قتل کئے جانے سے قبل اس کا اقرار کر لو چنانچہ ابوسفیان نے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا: اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبده ورسوله عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ ابوسفیان صاحب جاہ اور صاحب شرف سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے لہذا آپ اس کے لیے کوئی ایسی شے عطیہ کریں جو اس کے لیے باعث عزت و افتخار ہو آپ نے فرمایا: جی ہاں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا وہ اسن میں ہوگا اور جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا وہ بھی اسن میں ہوگا پھر آپ ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ اسے لے کر گھائی میں سرراہ کھڑے ہو جائیں تاکہ یہ اسلامی لشکر کی شان و شوکت دیکھ سکے چنانچہ جب میں ابوسفیان کو لے کر گھائی میں اونچی جگہ کھڑا ہوا اس نے کہا: اے بنی ہاشم کیا ہم سے دھوکا

کرو گے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جو لوگ نبوت سے سرفراز ہوتے ہیں وہ دھوکا نہیں کرتے البتہ مجھے تم سے ایک حاجت ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اگر ایسی کوئی بات تھی تو مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا، عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم اس راستے سے گزرتے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا اتنے میں قبائل اپنے قائدین کے ساتھ اور مختلف لشکراپنے جھنڈوں کے ساتھ اٹھ پڑے۔

سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ہزار کے لگ بھگ کا دستہ لے کر گزرے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بنی سلیم پر کمان کر رہے تھے ان کا ایک جھنڈا حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا اور دوسرا حضرت خفاف بن ندیب رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا تیسرا جھنڈا حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا ابوسفیان نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، یہ خالد بن ولید ہے ابوسفیان نے کہا: یہ لڑکا فرمایا: جی ہاں۔ جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ان کے دستے نے تین مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کیا پھر آگے چل پڑے پھر ان کے بعد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ پانچ سو کا دستہ لے کر گزرے ان میں مہاجرین اور مضافات کے لوگ شامل تھے ان کے پاس سیاہ رنگ کا جھنڈا تھا جب ابوسفیان کے پاس سے دستہ گزرنے لگا تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زبیر بن عوام ہے ابوسفیان نے کہا: یہ تمہارا بھانجا ہے فرمایا: جی ہاں پھر قبیلہ غفار کا دستہ گزرا اور یہ آٹھ سو افراد تھے ان کا جھنڈا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا اور پھر آگے نکل گیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ بنو غفار ہیں ابوسفیان نے کہا: مجھے ان سے کیا غرض۔ پھر قبیلہ اسلم گزرا یہ دستہ چار سو نفوس پر مشتمل تھا ان کے پاس دو جھنڈے تھے ایک جھنڈا بریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا اور دوسرا ناجیہ بن انجم رضی اللہ عنہ نے جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قبیلہ اسلم ہے ابوسفیان نے کہا: اے ابوفضل مجھے قبیلہ اسلم سے کیا غرض میری ان کے ساتھ کوئی کھنڈت نہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مسلمان لوگ ہیں جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ پھر بنو کعب کا پانچ سو افراد کا دستہ گزرا ان کا جھنڈا بشر بن شیبان نے اٹھا رکھا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ بنو کعب بن عمرو ہیں کہا: جی ہاں یہ محمد کے حلیف لوگ ہیں جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر مزینہ کا دستہ گزرا یہ دستہ ایک ہزار سیاہیوں پر مشتمل تھا ان کے پاس تین جھنڈے تھے اوسر کے لگ بھگ گھوڑے تھے ایک جھنڈا نعمان بن مقرن نے دوسرا بلال بن حارث نے اور تیسرا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اٹھا رکھا تھا جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی نعرہ تکبیر لگایا پوچھا یہ کون لوگ ہیں فرمایا: یہ قبیلہ مزینہ کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا: اے ابوفضل مجھے مزینہ سے کیا غرض، یہ اپنا پورا ہاتھ گھٹا لیے آچکے ہیں پھر چہنہ کا دستہ گزرا جو آٹھ سو نفوس پر مشتمل تھا ان میں چار جھنڈے تھے ایک جھنڈا ابو زرئہ معبد بن خالد کے پاس تھا دوسرا سوید بن صحر کے پاس تیسرا رافع بن مکیت کے پاس چوتھا عبد اللہ بن بدر کی پاس جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی تین بار بار آواز بلند نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر کنایہ بنولیت ضمیرہ اور سعد بن بکر دوسو کے دستہ میں گزرے ان کا جھنڈا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے بالمقابل پہنچا اس نے بھی تین بار زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنو بکر ہیں ابوسفیان نے کہا: جی ہاں یہ نحوست والے لوگ ہیں انہی کی وجہ سے تجھ سے ہمارے اوپر چڑھائی کی ہے۔

پھر ابوسفیان نے کہا: بخدا! اس کے متعلق مجھ سے نہ مشورہ لیا گیا اور نہ ہی میں اسے ناپسند کرتا ہوں لیکن یہ ایک معاملہ ہے جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمہارے پرچہ چھایا ہے اور تم سبھی اسلام میں داخل ہوئے ہو۔

واقفی عبد اللہ بن عامر ابو عمرو بن حماس سے مروی ہے کہ پھر بنولیت گزرے ان کی تعداد دو سو پچاس (۲۵۰) تھی ان کا جھنڈا اصعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا: ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنولیت ہیں پھر قبیلہ اسلم گزرا یہ آخری دستہ تھا اس میں تین سو نفوس شامل تھے ان کا جھنڈا معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا دوسرا جھنڈا نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ابوسفیان نے کہا: یہ لوگ محمد ﷺ کے عرب بھر میں سب سے زیادہ مخالف تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اسلام ڈال دیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا افضل ہے ابوسفیان نے کہا: ابھی تک محمد ﷺ نہیں

آئے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم اس دستہ کو دیکھ لو جس میں محمد ﷺ ہیں تو تم اسلحہ گھوڑے اور بے مثال مردوں کو دیکھو گے جس کی طاقت کی مثال کہیں نہیں ملتی ابوسفیان نے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ طاقت کسی کے پاس نہیں۔ جب رسول کریم ﷺ کا دستہ نمودار ہوا تو یوں لگا جیسے طوفان بلا خیز اٹھا یا ہگھوڑے غبار اڑتے ہوئے چلے آ رہے تھے چنانچہ جو شخص بھی گزرا ابوسفیان کہتا: محمد نہیں گزرے؟ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنی قصواء نامی اونٹنی پر سوار تشریف لائے آپ کے ایک طرف ابو بکر اور دوسرے طرف اسید بن خنیر رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ ان دونوں سے باتیں کر رہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ہیں رسول اللہ ان کے دستہ میں مہاجرین و انصار ہیں یہ دستہ چاق و چوبند دستہ ہے اور لوہے کی دیوار کی مانند ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی دستے میں تھے انھوں نے زرہ پہن رکھی تھی اور گرد آواز سے باتیں کر رہے تھے ابوسفیان نے کہا: اے ابوسفیان! یہ باتیں کون کر رہا ہے جواب دیا یہ عمر بن خطاب ہیں ابوسفیان نے کہا: بنو عدی کی شان و شوکت بڑھ گئی ہے حالانکہ ان کا قبیلہ قلیل اور بے مقام ہے مرتبہ تھا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوسفیان اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بلندی عطا کرتا ہے عمر بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اسلام نے عزت و شوکت عطا کی ہے۔ اس دستے میں دو ہزار زرہ پوش تھے رسول کریم ﷺ نے اپنا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیا ہوا تھا اور سعد رضی اللہ عنہ دستے کے آگے آگے جا رہے تھے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے پاس سے گزرے آواز دی: اے ابوسفیان! آج کا دن لڑائی کا دن ہے آج کعبہ میں قتل و قتل حلال ہوگا۔ آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل و رسوا کرے گا چنانچہ جب رسول کریم ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے ابوسفیان نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی قوم کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے؟ چونکہ سعد اور ان کے ساتھیوں کا یہی خیال ہے۔ آپ ﷺ نے بھی وہی حضرت سعد والی بات کہی کہ اے ابوسفیان آج لڑائی کا دن ہے آج کے دن کعبہ میں قتل و قتل حلال ہے آج اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل و رسوا کرے گا ابوسفیان نے کہا میں آپ کو اپنی قوم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں آپ لوگوں میں سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں سعد پر اعتماد نہیں وہ قریش پر حملہ کر دے گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوسفیان! آج کا دن رحمت و مہربانی کا دن ہے آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو عزت دے گا رسول کریم ﷺ نے پیغام بھیج کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اور جھنڈا ان سے لے کر حضرت فہس رضی اللہ عنہ کو دے دیا جب سعد رضی اللہ عنہ کو جھنڈا سپرد کرنے کا حکم ملا آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد سے انکار کر دیا اور کہا میں جھنڈا اتب ذوں گا جب میں کوئی نشانی دیکھوں گا تاہم رسول اللہ ﷺ نے اپنا عمامہ بھیجا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عمامہ دیکھ کر جھنڈا اپنے بیٹے فہس رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب فتح مکہ والے سال رسول کریم ﷺ مرا الظہر ان کے مقام پر پہنچے تو آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آئے ابوسفیان نے یہیں اسلام قبول کیا پھر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ابوسفیان قوم کا سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے اگر آپ اسے کوئی ایسی چیز دے دیں جو اس کے لیے باعث فخر ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو وہ اس میں ہوگا اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر دے گا وہ بھی اس میں ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۷۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فتح مکہ کے لیے تشریف لائے جبکہ رمضان کے دس دن گزر چکے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

آپ علیہ السلام کا کعبہ میں داخل ہونا

۳۰۱۷۶ صفیہ بنت شیبہ کی روایت ہے کہ بخدا! جب صبح رسول کریم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے مجھے یوں لگتا ہے گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں چنانچہ آپ کعبہ سے باہر تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں کبوتر کی شکل کی ایک صورت تھی جو کبوتر کی بنی ہوئی تھی آپ نے باہر آ کر صورت کو توڑ دیا اور پھر دور پھینک دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۷ صفیہ بنت شیبہ کی روایت ہے کہ مجھے یوں لگتا ہے جیسے فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں اور آپ کے ہاتھوں میں کعبہ کی کنجیاں میں حضرت علی بن ابی طالب اٹھ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! استقارہ اور حجابت (پانی کا کام اور تالا چابی کا شرف ہمیں عطا کریں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے عثمان بن طلحہ؟ چنانچہ آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلوا کر کنجیاں ان کے حوالے کر دیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا جبکہ آپ کعبہ کے دروازے میں کھڑے تھے آپ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور لشکروں کو اکیلے اسی نے شکست فاش دی اپنے بندے کی مدد کی۔ خبردار! ہر وہ چیز جس کا جاہلیت میں قابل فخر ہونا اعتبار کیا جاتا تھا وہ آج میرے قدموں تلے ہے البتہ وہ عمل اور وہ چیز جس کا تعلق بیت اللہ کی خدمت اور حاجوں کو پانی پلانے سے تھا وہ اب بھی باقی ہے خبردار قتل عمد اور قتل خطا کے درمیان ڈنڈے اور پتھر سے بھی قتل ہوتا ہے ایسی صورت میں قاتل مقتول کے ورثاء کو مساوئ بطور دیت دے گا ان میں سے چالیس اونٹ ایسے ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۱۷۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو اوپر سے داخل ہوئے اور جاتے وقت نیچے سے گئے۔ رواہ البزار

۳۰۱۸۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو عورتیں چادریں گھوڑوں کے منہوں پر مارنے لگیں رسول کریم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف رخ انور کر کے مسکرانے لگے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: حسان نے کیا خوب کہا ہے پھر یہ اشعار پڑھے:

عدمنا خیلنا ان لم تردھا
تثیر النقع موعدها کداء
یناز عن الأعنة منصعدات
ویلطھن بالخمرا النساء

ہم گھوڑوں سے آگے نکل جائیں گے اگر انھیں روکا نہ گیا گھوڑے گردوغبار اڑاتے آرہے ہیں اور ان کی گزرگاہ مقام کداء ہے تیر گھوڑوں کے لیے رکاوٹ ہیں اور وہ اوپر چڑھ رہے ہیں جبکہ عورتیں انھیں چادروں سے مار رہی ہیں۔
رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مکہ میں اسی راستے سے داخل ہو جس کا حسان نے کہا ہے چنانچہ آپ ﷺ مقام کداء سے داخل ہوئے۔

رواہ ابن جریر

۳۰۱۸۱ ام عثمان بنت سفیان جو کہ شیبہ کے بڑے بڑے بیٹوں کی ماں ہے نے نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرنی تھی انکی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شیبہ کو بلایا شیبہ نے کعبہ کا دروازہ کھولا آپ ﷺ اندر داخل ہوئے رکوع کر کے واپس لوٹ آئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ کا ایک ساتھی آیا آپ نے فرمایا: میں نے بیت اللہ میں ایک سینک دیکھا ہے اور میں نے اسے غائب کر دیا ہے چونکہ بیت اللہ میں ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہے جو نماز کو غافل کرنی ہو۔ رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

۳۰۱۸۲ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ جب فتح مکہ کی رات ہوئی تو لوگ مکہ میں داخل ہوئے لوگ برابر تکبیر تہلیل اور طواف میں لگے رہے صبح ہوئی تو ابو سفیان نے اپنی بیوی ہند سے کہا: کیا تم یہ کچھ اللہ کی طرف سے دیکھ رہی ہو؟ پھر صبح ہوتے ہی ابو سفیان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے ہند سے کہا تھا کیا تم مجھتی ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے؟ جی ہاں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ ابو سفیان نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں قسم اس ذات کی جس کی ابو سفیان قسم کھاتا ہے میری یہ بات اللہ اور ہند کے سوا کسی نے نہیں سنی۔ رواہ ابن عساکر وسندہ صحیح

فائدہ:..... حدیث سے یہ استدلال قطعاً جائز نہیں کہ رسول اللہ ﷺ (فداہ ابی وامی) عالم الغیب تھے جس طرح کہ بعض جہال نے کیا ہے

چونکہ یہ معجزہ رسول اللہ ﷺ ہے نیز آپ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آگاہ کر دیا تھا۔

۳۰۱۸۳ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مدینہ سے آٹھ ہزار یا دس ہزار کے لشکر جرار کے ہمراہ نکلے تھے؟ ان میں دو ہزار اہل مکہ بھی شامل تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

کعبہ کی چھت پر اذان

۳۰۱۸۲ عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کے اوپر کھڑے ہو کر اذان دی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۸۵ عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ کیا جب آپ عمرہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مکہ کا نائب مقرر کیا اور انھیں حکم دیا کہ لوگوں کو حج کے مناسک کی تعلیم دو اور لوگوں میں اعلان کرو کہ اس سال جو شخص حج کرے گا وہ امن میں ہوگا اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اور وہ ہی کوئی شخص عریاں ہو کر طواف کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۸۶ عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے لوگوں میں غنائم تقسیم کیے حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

اتجعل نھبی ونھب عبید
بیئت عینة والاقرع
وماکان حصن ولا حابس
یفوقان مرداس فی المجمع
وقد كنت فی الحرب ذا مدری
فلم اعط شیاء ولم امنع
وما كنت دون امریء منھما
ومن تصع الیوم لا یرفع

ترجمہ: کیا آپ میرے تاخت و تاراج کو ان غلاموں کے برابر قرار دیں گے جو عینہ اور اقرع کے درمیان لوٹ مار چا تے تھے۔ حالانکہ معرکہ میں مرداس پر نہ حصن کو فوقیت تھی اور نہ ہی حابس کو جبکہ میں جنگ میں قوت و مدافعت والا ہوں پر مجھے کچھ دیا گیا اور نہ روکا گیا اور میں ان دونوں آدمیوں سے کم نہیں تھا لیکن آج جس شخص کا مرتبہ اور مقام گھٹا دیا گیا اس کا مقام پھر کبھی بلند نہیں ہو سکتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اجاؤ اور اس کی زبان کاٹ دو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کی طرف اٹھ کر چل دیئے اور عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ دہائیاں دینے لگے کہ اے مسلمانو! اسلام قبول کرنے کے بعد میری زبان کاٹی جائے گی یا رسول اللہ! آئندہ میں ایسا کبھی نہیں کروں گا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو دہائیاں دیتے دیکھا کہا: رسول اللہ ﷺ نے فی الواقع تمہاری زبان ہی کاٹنے کا حکم نہیں دیا بلکہ آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ میں تمہیں عالیشان جوڑا دیکر تمہاری زبان بند کر دوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۸۷ "مسند علی رضی اللہ عنہ" مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے سب لوگوں کے لیے امن عام کا اعلان کیا ان تجھے کے لیے فرمایا کہ انھیں قتل کرو خواہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ لپٹے ہوں وہ یہ ہیں عکرمہ بن ابی جہل عبد اللہ بن حطل، مقیس بن صباہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح رہی بات عبد اللہ بن حطل کی وہ کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا تھا چنانچہ اس کی طرف حضرت سعید بن کریم اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ لپکے تاہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ پھر تھیلے تھے

کریب رضی اللہ عنہ پر سبقت کر گئے اور عبد اللہ بن نخل کو واصل جہنم کر دیا۔ رہی بات مقیس بن صبابہ کی تو مسلمانوں نے اسے بازار میں پایا اور وہیں قتل کر دیا رہی بات عکرمہ کی سواس نے سمندر کا رخ کیا جب کشتی سمندر میں تیرنے لگی زور کی آندھی چلی اور کشتی ڈانواں ڈول ہونے لگی کشتی کے صبابہ سواروں سے کہنے لگے: خالص اللہ کو پکارو چونکہ یہاں تمہارے معبودان کچھ کام نہیں آسکتے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! جب سمندری طوفان سے صرف اخلاص ربوبیت نجات دیتا ہے تو بر میں بھی رب تعالیٰ کے سوا کوئی نجات دینے والا نہیں یا اللہ! میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر میں سلامت رہا تو میں نکلتے ہی واپس جا کر محمد ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دوں گا مجھے ان کی طرف سے معافی کی امید ہے چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور دولت اسلام سے سرفراز ہوئے۔ رہی بات عبد اللہ بن ابی سرح کی چنانچہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر پوشیدہ ہو گئے جب رسول کریم ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو عثمان رضی اللہ عنہ انھیں ساتھ لے آئے اور لا کر رسول کریم ﷺ کے قریب کھڑے کر دیئے: عبد اللہ نے تین بار سر اٹھا کر دیکھا آپ ﷺ نے ہر بار بیعت کرنے سے انکار کر دیا البتہ پھر آپ نے بیعت لے لی پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں کوئی مجھدار شخص نہیں جب میں نے بیعت سے ہاتھ روک لیا تم نے اس کی گردن کیوں نہیں اڑادی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اس کا کیا علم آپ ہمیں اشارہ کر دیتے آپ نے فرمایا: کسی نبی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اشارے کرے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابو یعلیٰ

جاہلیت کا مفاخر کا مدفن ہونا

۳۰۱۸۸ ”مسند اسود بن ربیعہ“ حارث بن عبید ایادی کی روایت ہے کہ اسود بن اسود کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار جاہلیت کے خون اور جاہلیت کے مفاخر میرے پاؤں تلے ہیں البتہ وہ امور جو بیت اللہ کی خدمت سے متعلق ہوں جیسے سقایت کا شرف وہ قابل اعتبار ہوگا۔ رواہ ابن مندہ و ابو نعیم و قال فی الاصابہ اسنادہ مجهول

۳۰۱۸۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوسفیان تمہارے قریب ہے لہذا اسے پکڑنے کے لیے متفرق ہو جاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابوسفیان کو پکڑ لائے آپ نے اس سے کہا: اے ابوسفیان! اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے ابوسفیان نے کہا: یا رسول اللہ! میری قوم کا کیا بنے گا؟ فرمایا: تمہاری قوم کا جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا وہ امن میں ہو عرض کیا: میرے لیے کوئی فخر کی چیز کر دیں فرمایا: جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہو گا وہ بھی امن میں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۹۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوائے چار آدمیوں کے سب لوگوں کو امن دیا۔ وہ یہ ہیں عبد العزی بن نخل مقیس بن صبابہ کنائی عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح اور ام سارہ چنانچہ عبد العزی کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا تھا اسے پردوں سے الگ کر کے قتل کر دیا گیا جبکہ عبد اللہ بن سعد کے متعلق ایک انصاری نے نذر مان رکھی تھی کہ وہ اسے جہاں بھی دیکھے گا قتل کر دیا عبد اللہ بن سعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور ان کی سفارش کی۔ ادھر انصاری نے تلوار بے نیام کی اور عبد بن ابی سرح کی تلاش میں نکل پڑا جب واپس لوٹا تو انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس دیکھا تاہم انھیں قتل کرنے سے چوک گیا چونکہ عبد اللہ بن ابی سرح رسول اللہ ﷺ کے حلقے میں داخل ہو چکے تھے پھر آپ نے ہاتھ بڑھایا اور ان سے بیعت لے لی پھر انصاری سے فرمایا میں نے تیرا انتظار کیا تا کہ تو اپنی منت پوری کرے انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے ڈر گیا تھا آپ نے آنکھ سے میری طرف اشارہ کیوں نہیں کیا: فرمایا: آنکھوں سے اشارہ کرنا کسی نبی کو زیب نہیں۔

رہی بات مقیس کی چنانچہ اس کا ایک بھائی نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا وہ (کسی جنگ میں) خطا مقتول ہو اور رسول اللہ ﷺ نے نبی فہر کا ایک شخص مقیس کے ساتھ بھیجا تا کہ انصار سے مقتول کی دیت وصول کریں جب دیت جمع کر دی گئی اور دونوں واپس لوٹ آئے ایک جگہ پہنچ کر دونوں نے

آرام کیا فہری سو گیا موقع ملتے ہی مقبیس نے بھاری پتھر اٹھا کر فہری کے سر پر دے مارا جس سے اس کا سر کچل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا پھر مقبیس واپس لوٹ آیا اور یہ اشعار کیے:

شفی النفس من قد بات بالقاء مسندا
تضرج نوبیہ دماء الاخادع
وكانت هموم النفس من قبل قتله
تلم فتسنی وطی المضاجع
قتلت به فہر وغرمت عقله
سراة بنی النجار ارباب فارغ
خللت به نذری وادرکت ثورتی
وكنت السی الاوثان اول راجع

ترجمہ:..... ایک شخص جو کھلی جگہ پر ٹیک لگا کر سو گیا تھا اسے قتل کر کے میرے نفس کو شفا ملی ہے دھوکا دینے والوں کے خون سے اس کے کپڑے آلودہ تھے جبکہ اس کے قتل سے قبل میرے نفس نے نرم بستروں کو بھلا دیا تھا میں نے فہری کو قتل کیا ہے اور اس کی دیت بنی نجار کے سرداروں کو دینے کے لئے تیار ہوں اسے قتل کر کے میں نے اپنی نذر پوری کی ہے اور اور اپنا بدلہ لیا ہے اور اب میں سب سے پہلا وہ شخص ہو جو بتوں کی پوجا کی طرف لوٹ رہا ہے۔

رہی بات ام سارہ کی وہ قریش کی آزاد کردہ باندی تھی وہ مدینہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اپنی کوئی حاجت بیان کی آپ نے اس کی حاجت پوری کی پھر اس عورت کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا تاکہ ان پر احسان کرے اور اہل مکہ اس کے اہل و عیال کی حفاظت کریں (خط میں فتح مکہ کی پیشگی خبر دی گئی تھی یہ ایک راز تھا جسے وہ افشا کرنا چاہتا تھا) چنانچہ جبریل امین نے آپ ﷺ کو اطلاع کر دی آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو اس عورت کے پیچھے دوڑایا ان دونوں حضرات نے ایک جگہ عورت کو روک لیا اور اس کی تلاش لی اور پوچھ گچھ کی لیکن عورت نے صاف انکار کر دیا دونوں حضرات واپس لوٹے لگے پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی بات کبھی جھوٹی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں لہذا دوبارہ عورت پر دباؤ ڈالو اور اس سے خط لوچنا چہ دونوں حضرات دوبارہ عورت کے پاس لوٹ آئے اور اپنی تلواریں نکلی کر کے اس کے پاس آئے اور کہا: یا تو میں خط دے دو ورنہ ہم تجھے قتل کر دیں گے پہلے عورت نے انکار کیا لیکن جب بس نہ چلا اس نے یہ شرط لگائی کہ میں اس شرط پر خط دوں گی کہ آپ یہ خط رسول اللہ ﷺ کو واپس نہیں کریں گے انھوں نے عورت کی یہ شرط منظور کر لی عورت نے اپنے بالوں کے گچھے سے خط نکال کر انھیں دیا پھر یہ دونوں حضرات خط لے کر رسول اللہ کے پاس واپس لوٹ آئے اور خط آپ کو دیا آپ نے مرسل کو بلایا اور پوچھا: یہ کیا خط ہے اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے صرف اس لیے یہ خط لکھا ہے کہ مکہ میں میرے اہل و عیال ہیں میں نے چاہا اہل مکہ پر احسان کروں تاکہ وہ میرے اہل و عیال کی حفاظت کریں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: "يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوكم اولیاء..... الا یة: اے ایمان والوں میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۹۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود (جنگلی ٹوپی) تھا جب آپ عین مکہ میں داخل ہوئے خود اتار دیا آپ کو اطلاع کی گئی کہ عبداللہ بن نطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

رواہ ابن ابی شیبہ

کفار کو پناہ دینا

۳۰۱۹۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے ابو عاص بن عبد شمس کو پناہ دے رکھی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس پناہ کی اجازت مرحمت فرمائی ام ہانی بنت ابی طالب نے اپنے بھائی عقیل بن ابی طالب کو پناہ دے رکھی تھی آپ ﷺ نے اس پناہ کو بھی برقرار رکھا (رواہ ابن عساکر ابن عساکر کہتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے چونکہ ام ہانی نے بنی مخزوم کے دو آدمیوں کو پناہ دی تھی)۔

۳۰۱۹۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ کو بلا یا اور فرمایا: جاؤ اور مقام ”روضہ خانہ“ میں تمہیں پالان میں بیٹھی ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ خط اس سے لیتے آؤ چنانچہ ہم اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے روضہ خانہ تک پہنچے ہمیں یہیں پالان میں بیٹھی ایک عورت ملی میں نے کہا: خط نکالو بولی: میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے کہا: خط نکالو ورنہ ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے چنانچہ دھمکی سنتے ہی عورت نے اپنے بالوں سے خط نکال دیا ہم نے خط لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، خط کھولا گیا اس میں یہ مضمون مندرج تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے اہل مکہ کے مشرکین کی طرف خط میں بعض اہم امور کو افشاء کر کیا گیا تھا رسول کریم ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی نہ کیجئے میں قریش میں اٹکا ہوا ہوں فی الواقع قریش سے میرا کوئی تعلق نہیں آپ کے ساتھ جو مجاہدین ہیں ان کے اہل مکہ کے ساتھ کوئی نہ کوئی تعلقات ہیں جو ان کے اہل و عیال کی حفاظت کا سامان ہیں تاہم مکہ میں میرا کوئی تعلق نہ ہے جب میرا اہل مکہ سے کوئی خونی رشتہ نہیں میں نے چاہا ان پر کوئی احسان کر دوں تاکہ وہ میرے اہل و عیال کی حفاظت کریں میں نے ایسا کفر کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی مرتد ہونے کی وجہ سے اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد میں کفر سے راضی ہوا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے (اور رگ فاروقی نے جوش مارا) فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑیے میں اس کی گردن اڑاتا ہوں یہ منافق ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق حاطب غزوہ بدر میں شریک رہا ہے اے عمر تمہیں کیا معلوم شاید اللہ تعالیٰ نے نظر رحمت سے اہل بدر کو یہ فرما دیا ہے کہ جو چاہے کرو بلاشبہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئے:

يا ايها الذين امنوا لاتتخذوا عدوى وعدوكم اولياء الاية

رواہ الحمیدی و احمد بن حنبل والعدنی و عبد بن حمید و البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابو عوانة و ابو یعلیٰ و ابن جریر

و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن حبان و ابن مردویہ و ابو نعیم و البیہقی معافی الدلائل

۳۰۱۹۴۔ ”ایضاً“ حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا تو یہ راز محض چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک محدود رکھا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ لوگوں میں یہ خبر عام کر دی گئی کہ آپ جنین کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں چنانچہ حاطب رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا کہ رسول کریم ﷺ تمہارے اوپر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی خبر کر دی آپ ﷺ نے مجھے اور ابو مرثد کو بھیجا ہمارے پاس تیز رفتار گھوڑے تھے آپ نے فرمایا: روضہ خانہ پر پہنچ جاؤ وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی اس کے پاس خط ہوگا وہ خط اس سے لے لو ہم چل پڑے اور مقررہ جگہ جا پہنچے اور یہیں ہمیں ایک عورت ملی، ہم نے عورت سے خط طلب کیا عورت نے کہا: میرے پاس خط نہیں ہے ہم نے عورت کا سامان زمین پر رکھ دیا اور تلاشی لی ہمیں اس کے ساز و سامان سے خط نہ ملا ابو مرثد رضی اللہ عنہ بولے: شاید اس کے پاس خط نہ ہو لیکن ہم نے پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں ہم نے عورت کو دھمکی دی کہ خط نکالو ورنہ ہم تمہیں ننگی کر دیں گے عورت بولی کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کیا تم مسلمان نہیں ہو ہم نے دوبارہ دھمکی دی خط نکالو ورنہ ہم تجھے ننگی کر دیں گے۔ اب کی بار عورت نے خط اپنے نیفہ سے نکال دیا ایک روایت میں ہے کہ عورت نے شرمگاہ سے خط نکال کر دیا چنانچہ ہم خط لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے خط میں لکھا تھا: حاطب

بن ابی بلتعہ کی طرف سے خط کا مضمون سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یا رسول اللہ! حاطب نے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑاتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بدر میں حاضر نہیں ہوا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ حاضر ہوا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں لیکن اس نے بد عہدی کی ہے اور آپ کے دشمنوں کی پشت پناہی کی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر رحمت کی ہے اور فرمایا ہے کہ تم جو چاہے کرو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو تر آئے اور فرمایا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ قریش سے میری کوئی قربت نہیں فقط حلیفانہ تعلقات ہیں میرے اہل و عیال آج کل مکہ میں ہیں جن کا کوئی حامی اور مددگار نہیں بخلاف مہاجرین کے کہ مکہ میں ان کی قریش میں قرابتوں کی وجہ سے ان کے اہل و عیال محفوظ ہیں اس لیے میں نے یہ چاہا کہ جب قریش سے میری کوئی قربت نہیں تو ان کے ساتھ کوئی احسان کروں جس کے صلہ میں وہ میرے اہل و عیال کی حفاظت کریں خدا کی قسم میں پکا مومن ہوں اور میرا اللہ اور رسول پر ایمان ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حاطب نے سچ کہا ہے لہذا اس کی شان میں بری بات مت کہو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يا ايها الذين امنوا لاتتحذروا عدوى وعدوكم اولياء تلقون اليهم بالموودة

رواہ ابو یعلیٰ وابن جریر وابن المنذر وابن عساکر

تمتہ فتح مکہ

اس میں غزوہ طائف کا ذکر بھی ہے۔

۳۰۱۹۵ ابن ابی شیبہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ کی سند سے مروی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ اہل مکہ سے رخصت ہوئے اور جاہلیت میں قبیلہ خزاعہ رسول اللہ ﷺ کا حلیف قبیلہ تھا جبکہ قبیلہ بنو بکر قریش کا حلیف تھا چنانچہ بنو خزاعہ رسول کریم ﷺ کی صلح میں داخل تھے اور بنو بکر قریش کی صلح میں داخل تھے خزاعہ اور بنو بکر کے درمیان جنگ چھڑ گئی قریش نے بنو بکر کو باہم کمک پہنچانی حتیٰ کہ اسلحہ دیا اشیائے خورد و نوش دیں اور پھر بھی ان کی پشت پناہی کی۔ اس کی پاداش میں بنو بکر خزاعہ پر غلبہ حاصل ہوا اور ان کے بہت سارے جنگجوؤں کو قتل کر دیا قریش خوفزدہ ہوئے کہ مسلمان کہیں معاہدہ نہ توڑ دیں تاہم اس بچاؤ کے لیے قریش نے ابوسفیان سے کہا کہ محمد کے پاس جاؤ اور معاہدے کو مضبوط کرو اور لوگوں میں صلح کرو چنانچہ ابوسفیان مدینہ پہنچا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ابوسفیان آ رہا ہے اور وہ اپنی حاجت پوری کئے بغیر خوش و راضی واپس لوٹ جائے گا ابوسفیان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو بکر! لوگوں سے کہو کہ معاہدے کی پاسداری کریں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اختیار میرے پاس نہیں اس کا اختیار تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔ پھر ابوسفیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی اسی جیسی بات کہی انھوں نے فرمایا: تم نے معاہدہ توڑ دیا ہے جو معاہدہ میں جدید قدم اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں ڈالے اور جو زبردست ہو اللہ سے منقطع کرے ابوسفیان نے کہا: میں نے آج تک ایسا معاشرہ نہیں دیکھا جو زبردست رائے کا حامل ہو پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا: کیا تم اپنی قوم کی عورتوں کی فرمانروائی کرو گی پھر وہی مسئلہ ذکر کیا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس معاملے کا اختیار میرے ہاتھ میں نہیں اس کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کے ہاتھ میں ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی یہ بات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج تک ایسا گمراہ شخص نہیں دیکھا تم لوگوں کے سردار ہو تم خود ہی معاہدہ کو جاری کرو اور لوگوں میں صلح کرو اور چنانچہ ابوسفیان نے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مارا اور کہا: میں نے لوگوں میں معاہدے کا اجراء کر دیا پھر مکہ واپس لوٹ گیا اور اہل مکہ کو خبر دی اہل مکہ نے کہا: بخدا! ہم نے آج کی طرح کوئی دن نہیں دیکھا کہ جس میں کسی قوم کا سفیر غیر واضح معاملہ لے کر واپس لوٹے تم ہمارے پاس جنگ کی خبر نہیں لائے کہ ہم کوئی بچاؤ کا سامان کریں تم صلح کی خبر لائے ہو کہ ہم بے خوف ہو جائیں۔

ادھر خزاعہ کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو پوری خبر دی اور مدد مانگی پھر ایک شخص نے یہ شعر پڑھا۔

لا ہم ان ناشد محمدا حلف ابینا وابیہ الا تلدا

اے میرے پروردگار! میں محمد ﷺ کو اپنے باپ اور ان کے باپ عبدالمطلب کا قدیم عہد یاد دلانے آیا ہوں۔

رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا چنانچہ لشکر راستے قطع کرتے ہوئے مقام ”مزہ“ پر پہنچا، ادھر ابوسفیان رات کو نکلا اور مقام ”مزہ“ پر آیا اس نے لشکر اور جگہ آگ جلتی دیکھی کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ اس کے ساتھیوں نے جواب دیا یہ قبیلہ تمیم ہے ان کے علاقہ میں قحط پڑ گیا ہے اور آسودگی کے لیے ادھر آ نکلے ہیں ابوسفیان نے کہا: بخدا یہ لوگ تو بہت زیادہ ہیں، تو تم اتنے کہاں سے ہو گئے جب ابوسفیان کو خبر ہوئی کہ یہ نبی کریم ﷺ ہیں تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے عباس سے ملاؤ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے پاس آئے ابوسفیان نے اپنا حال سنایا عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو رسول کریم ﷺ کے پاس لے گئے رسول اللہ ﷺ اپنے قبیلہ میں تھے فرمایا: اے ابوسفیان! اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا پھر عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو اپنے خیمے میں لے گئے صبح ہوئی مسلمانان وضو کے لیے بھاگ دوڑ کرنے لگے۔ ابوسفیان نے کہا: اے ابوفضل! لوگوں کو کیا ہوا کیا انھیں کسی چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ یہ لوگ نماز کے لیے تیاری کر رہے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو وضو کرنے کو کہا پھر عباس رضی اللہ عنہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کی تکبیر کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر رکوع کیا ساتھ مسلمانوں نے بھی رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی سر اٹھالیا (ھکذا اھلم جرا) یہ کیفیت دیکھ کر ابوسفیان نے کہا: میں آج تک کسی قوم کو ایسی زبردست اطاعت بجالاتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ ایسی اطاعت رومیوں اور اہل فارس کے ہاں بھی نہیں دیکھی، اے ابوفضل! تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بادشاہت نہیں بلکہ نبوت ہے ابوسفیان نے کہا: ہاں یہ وہی ہے ہاں یہ وہی ہے پھر ابوسفیان نے کہا: افسوس قریش کی ہلاکت آگئی پھر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیں میں قریش کو جا کر دعوت دیتا ہوں اور آپ ابوسفیان کے لئے کوئی فخر کی چیز مقرر کر دیں عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر چل دیئے تھوڑا ہی آگے گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: میرے والد کو واپس لاؤ میرے والد کو واپس لاؤ (عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے) مجھے خوف ہے کہ قریش انھیں کوئی گزند پہنچائیں جس طرح ثقیف نے عروہ بن مسعود کو گزند پہنچایا تھا عروہ نے انھیں دعوت دی اور وہ عروہ کو قتل کرنے کے درپے ہو گئے اگر عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے تو اہل مکہ ان پر آگ پھینکیں گے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ اہل مکہ کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: اے اہل مکہ! سلام قبول کر لو سلامت رہو گے بیشک تم نے بڑا انتظار کر لیا رسول کریم ﷺ نے زبیر کو مکہ کے بالائی حصہ سے بھیجا ہے جبکہ خالد بن ولید کو زبیر کے حصہ سے بھیجا ہے نیز تم لوگ خالد کی یلغار کو جانتے ہو جبکہ قبیلہ خزاعہ بھی مسلمانوں کے شانہ بشانہ ہے سو جو شخص اسلحہ سے دور رہے گا اسے امن دیا جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اہل مکہ کے ساتھ تیر اندازی ہوئی پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گیا پھر آپ ﷺ نے امن عامہ کا اعلان کیا البتہ چار آدمیوں کو مستثنیٰ کیا وہ یہ ہیں مقیس بن صباہ، عبداللہ بن ابی سرح، ابن نھل بنی ہاشم کی آزاد کردہ باندی سارہ انھیں خزاعہ قتل کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”الا تقاتلون قوم ما نکثوا ایمانہم“ تم ان لوگوں کو قتل کیوں نہیں کرتے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑ دی ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۹۶ عکرمہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ تشریف لائے اور کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل کی تصویریں دیکھیں دراصل حالیکہ ان کے ہاتھوں میں قسمت کے تیر تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کو قسمت کے تیروں سے کیا لگاؤ اللہ کی قسم ابراہیم علیہ السلام نے کبھی بھی قسمت آزمانے کے لیے تیر نہیں پھینکے پھر آپ نے حکم دیا ایک کپڑا پانی میں گیل کر کے لایا گیا

اور وہ تصویریں مٹا دی گئیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۹۷ مجاہد کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ کعبہ میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بت نصب تھے آپ نے بتوں کو اوندھے منہ کر دیا پھر رسول کریم ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: خبردار! مکہ حرمت والا شہر ہے اور تاقیامت حرمت والا

رہے گا مجھے سے قبل کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا البتہ گھڑی بھر کے لیے حرم پاک میرے لیے حلال کیا گیا حرم پاک کی گھاس بھی محترم ہے ہرگز نہ کاٹے جائے حرم کا شکار نہ بھگا گیا جائے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں حرم میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! البتہ آخر گھاس کی اجازت ہے چونکہ سناروں قبروں اور گھروں کے لیے یہ گھاس کام آتی ہے آپ نے فرمایا: جی ہاں سوائے آخر کے جی ہاں سوائے آخر کے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۹۸ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے ایک حجرے سے باہر تشریف لائے اور دروازے پر بیٹھ گئے آپ کی عادت مبارک تھی کہ جب تمہاری میں بیٹھے تو آپ کے پاس کوئی نہیں آتا تھا تا وقتیکہ آپ خود نہ بلا لیں چنانچہ تھوڑی دیر بعد فرمایا: میرے پاس ابو بکر کو بلا لاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا لائے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے پھر سامنے سے اٹھا کر اپنے دائیں یا بائیں بٹھارے پھر فرمایا: عمر کو بلا لاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے اور آپ ان سے بھی کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے دوران گفتگو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہو گئی وہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ! اہل مکہ کفر کا سرغنہ ہیں ان کا گمان ہے کہ آپ جادوگر ہیں اور کاہن ہیں آپ جھوٹے ہیں اور افترا پرداز ہیں حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چیدہ چیدہ باتیں جو اہل مکہ آپ ﷺ کے خلاف کرتے تھے کہہ ڈالیں پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی ایک طرف بیٹھنے کا حکم دیا چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی ایک طرف بیٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسری طرف پھر آپ نے لوگوں کو بلایا اور فرمایا: کیا میں تمہیں ان دو اصحاب کی مثالیں نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے چہرہ اقدس حضرت ابو بکر کی طرف کر کے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دودھ میں پڑے گھی سے بھی زیادہ نرم تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں پتھر سے بھی زیادہ سخت تھے لہذا معاملہ وہی طے پایا ہے جو عمر کا تجویز کردہ ہے لہذا تم لوگ تیار کرو لوگ اٹھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہو لیے اور کہنے لگے: ابو بکر! ہم عمر سے نہیں پوچھتے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا سرگوشی کی ہے آپ ہمیں بتادیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے پوچھا کہ مکہ پر چڑھائی کے بارے میں کیا کہتے ہو اور کیا رائے ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اہل مکہ آپ کی قوم ہے (گویا میں نے نرمی برتنے کا مشورہ دیا) میں سمجھا شاید آپ میری ہی بات مان لیں گے پھر آپ نے عمر کو بلایا عمر نے کہا: اہل مکہ سرغنہ کفر ہیں حتیٰ کہ اہل مکہ کی ہر برائی بیان کی اور کہا اللہ کی قسم عرب اس وقت تک زیر نہیں ہوں گے جب تک اہل مکہ زیر نہیں ہوتے آپ ﷺ نے تمہیں مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاری کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۹۹ جعفر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے کعبہ کے آس پاس بنی ہولتی تصویروں کو مٹانے کا حکم دیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

حد و حرم میں قتل کرنا بڑا گناہ ہے

۳۰۲۰۰ زہری کی روایت ہے کہ بنی دہل بن بکر کے ایک شخص نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لوں ایک دوسرے شخص سے کہا: میرے ساتھ چلو دوسرا بولا مجھے ڈر ہے کہ مجھے خزامہ قتل کر دیں گے چنانچہ وہیلی اسے ساتھ لیتا گیا راستے میں خزامی ایک شخص ملا اور اسے پہنچان لیا خزامہ کے اس شخص نے وہیلی کے پیٹ میں تلوار ماری بولا میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ خزامہ مجھے قتل کر دیں گے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم (حرمت والا) قرار دیا ہے لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا لہذا اس کی حرمت بجلاؤ مکہ گھڑی بھر کے لیے دن کے وقت میرے لیے حلال ہوا ہے تین شخص اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ نافرمانی کرنے والے ہیں۔ ایک وہ شخص جو مکہ میں قتل کرنے دوسرا وہ شخص جو غیر قاتل کو قتل کرے تیسرا وہ شخص جو جاہلیت کے کینہ اور بغض کا بدلہ لے لے میں اس شخص کی دیت

ضرور دلاؤں گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ
 ۳۰۲۰۱ یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی اور محمد بن منکدر کی روایت ہے کہ مکہ میں فتح کے موقع پر صفحہ پر تین سو ساٹھ بت تھے مردہ پر ایک بت تھا جبکہ ان کے درمیان کا علاقہ بتوں سے اٹا پڑا تھا اور کعبہ بھی بتوں سے بھرا ہوا تھا محمد بن منکدر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ بتوں کی طرف چھڑی سے اشارہ کرتے اور بت گر جاتے تھی کہ آپ اساف اور نائلہ کے پاس آگئے یہ دونوں بت کعبہ کے دروازے کے بالمقابل نصب تھے آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ انھیں توڑ دو اور کعبہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیا کہیں؟ فرمایا: کہو اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے اکیلے ہی نے لشکروں کو ہزیمت دی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۰۲ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی انھیں دیکھ کر صفوان بن امیہ نے حارث بن ہشام سے کہا کیا تم اس غلام کی طرف نہیں دیکھ رہے حارث نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے تو اس کی شکل مسخ کر دے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۰۳ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن عکرمہ بن ابی جہل بھاگ گئے اور سمندر میں کشتی پر جا سوار ہوئے سمندری طوفان کو دیکھ کر ملاح اور کشتی سواروں نے اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے پکارنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ ہی سے فریادیں کرنے لگے عکرمہ نے توحید پرستی کی وجہ پوچھی کشتی بانوں نے کہا: اس جگہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز نفع نہیں پہنچاتی عکرمہ رضی اللہ عنہ کہا: یہ ہی تو محمد کا معبود ہے جسے وہ پکارتا ہے مجھے واپس کرو چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور اسلام قبول کر لیا جبکہ ان سے پہلے ان کی بیوی اسلام قبول کر چکی تھی اور یہ دونوں اسی نکاح پر برقرار ہے
 رواہ ابن عساکر من مر اسیل ابی جعفر و ابن ابی شیبہ

معاہدہ کی پاسداری

۳۰۲۰۴ ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان معاہدہ تھا جبکہ بنی کعب اور بنی بکر کے درمیان مکہ میں جنگ ہوئی تھی بنی کعب کا ایک شخص فریاد رسی کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ اشعار پڑھے۔

لاہم انی ناسد محمد
 حلف ابینا وایہ الاتلدا
 فانصر ہذاک اللہ نصر اعتدا
 وادع عباد اللہ یا تو امددا

اے میرے پروردگار میں محمد کو وہ معاہدہ یاد دلاتا ہوں جو میرے اور ان کے باپ کے درمیان ہوا تھا اللہ تمہیں ہدایت دے ہماری زبردست مدد کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بھی مدد کے لیے بلائیں۔

اتنے میں بادلوں کا ایک آوارہ ٹکڑا گزر رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: بادلوں کا یہ ٹکڑا بنی کعب کی مدد کا پیغام رساں ہے پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری تیاری کا سامان کرو اور کسی کو مت بتاؤ تھوڑی دیر بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور انھیں متحرک دیکھ کر پوچھا: کیا وجہ ہے؟ عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تیاری کا حکم دیا ہے پوچھا: کہا کے لیے عرض کی مکہ کے لیے (جب نبی کریم ﷺ نے تاکید فرمایا تھا کہ معاملہ صیغہ راز میں رہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کیوں بتا دیا؟ مطلب یہ کہ عوام الناس میں سے کسی کو نہ بتاؤ یہی بات ابو بکر و عمر یعنی خواص کی سوانحیں خود رسول اللہ ﷺ نے بلا کر سب سے پہلے انہی سے مشورہ لیا گویا ضمن ان کے لیے اجازت ہوگئی التخصر کہ ممانعت اوروں کے لیے تھی یہ حضرات اس سے مستثنیٰ تھے) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! بعد ازیں ہمارے اور ان کے درمیان معاہدہ نہیں رہے گا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور ان سے تذکرہ کیا آپ نے

فرمایا: اہل مکہ نے دھوکا کیا ہے اور انھوں نے معاہدہ توڑ دیا ہے پھر آپ مسلمانوں کو لے کر چل پڑے آپ رازداری میں چلے تاکہ اہل مکہ کو خبر نہ ہونے پائے۔

ادھر ابوسفیان نے حکیم بن حزام سے کہا: بخدا! ہم غفلت میں ہیں کیا تم مرنظر ان تک میرے ساتھ جاؤ گے تاکہ ہمیں کوئی خبر ملے بدیل بن ورقاء کعمی نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا ابوسفیان نے کہا اگر چاہو تو جا سکتے ہو چنانچہ یہ تینوں گھوڑوں پر سوار ہو کر چل دیئے چنانچہ اس جگہ پہنچے تار کی پھیل چکی تھی کیا دیکھتے کہ پوری وادی میں جگہ جگہ آگ جل رہی ہے ابوسفیان نے کہا اے حکیم! یہ کیسی آگ ہے؟ بدیل نے کہا: یہ بنی عمرو کی آگ ہے انھیں جنگ نے دھوکا میں ڈال دیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: تیرے باپ کی قسم! بنی عمرو بہت کم تعداد میں ہیں جبکہ یہ لوگ تو انہیں زیادہ ہیں۔

اتنے میں ان تینوں کو رسول اللہ ﷺ کے پہرہ داروں نے آن لیا اور یہ انصار کے چند لوگ تھے جبکہ پہرے کی ذمہ داری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی پہرہ دار انھیں پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے اور کہا: اگر تم ابوسفیان کو پکڑ لاتے کیا یہی اچھا ہوتا ہے پہرہ داروں نے کہا: بخدا! ہم ابوسفیان کو پکڑ لائے ہیں فرمایا: اسے اپنے پاس گرفتار رکھو صبح ہوتے ہی عمر رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آئے ابوسفیان کو بیعت کا کہا گیا یہ بولا میرے لیے بیعت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ورنہ میرا برا حال ہوگا۔ پھر حکیم بن حزام کو بیعت کا کہا گیا چنانچہ انھوں نے بھی بیعت کر لی۔ جب یہ لوگ واپس پلٹے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ابوسفیان شہرت کو پسند کرتا ہے آپ اسے شہرت کی کوئی چیز دے دیں البتہ ابن نطل منقیس بن صبابہ لہی عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح اور دو باندیوں کے لیے کوئی امن نہیں انھیں قتل کروا کر چہ یہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ لپٹے ہوں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کو سراہ روک لیا جائے اور وہ اسلامی لشکر کی شان و شوکت دیکھے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو سراہ روک لیا اور کہا تم یہاں بیٹھو گے تاکہ مسلمانوں کو دیکھو؟ ابوسفیان نے اثبات میں جواب دیا، وہ سمجھا بھی بھر مسلمان ہوں گے اس لیے دیکھنے میں کیا حرج اتنے میں قبیلہ جہینہ کا رستہ گزارا ابوسفیان نے کہا: اے عباس! یہ لوگ ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قبیلہ جہینہ ہے کہا: مجھے جہینہ سے کیا غرض بخدا ان سے ہماری کبھی لڑائی نہیں ہوئی پھر مزنیہ کا دستہ گزارا اس کے متعلق پوچھا کہا: یہ مزنیہ ہے ابوسفیان بولا: میرا مزنیہ سے کیا تعلق میری ان سے کبھی لڑائی نہیں ہوئی، پھر قبیلہ سلیم گزارا اس کے متعلق پوچھا: عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سلیم ہے پھر فردا فردا کیے بعد دیگرے اسلامی دستے گزارتے رہے بالکل آخر میں رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مہاجرین و انصار کے دستے میں گزارے ابوسفیان نے پوچھا: اے عباس! یہ لوگ لوگ ہیں؟ کہا: یہ رسول اللہ ﷺ میں مہاجرین و انصار کے ساتھ ابوسفیان بولا: تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ یہ نبوت کی شان و شوکت ہے مسلمانوں کی تعداد ۱۲۱ ہزار کے لگ بھگ تھی۔

ابوسفیان واپس مکہ لوٹ گیا

رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیا ہوا تھا پھر سعد رضی اللہ عنہ نے جب اپنے بیٹے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو دے دیا پھر ابوسفیان گھوڑے پر سوار ہو کر آگے نکل گیا حتیٰ کہ شمیہ میں چاہنچا اہل مکہ نے پوچھا تمہارے پیچھے کیا حال ہے کہا میرے پیچھے مسلمانوں کا سیل رواں ہے ایسا شوکت والا لشکر میں نے کبھی نہیں دیکھا، جو شخص میرے گھر میں داخل ہوگا وہ امن میں رہے گا پھر لوگوں کا ہجوم ابوسفیان کے گھر پر امانڈ آیا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مقام حجون پر آ کر کر کے مقام حجون کے اوپر کی طرف ہے آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو شہ سواروں کے دستے پر امیر مقرر کر کے مکہ کی بالائی طرف سے روانہ کیے جبکہ حضرت خالد بن ولید کو مکہ کے زیریں حصہ سے روانہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے مکہ! تو اللہ تعالیٰ کی زمین کا سب سے اعلیٰ و افضل حصہ ہے، بخدا! اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا جاتا میں کبھی نہ نکلتا مجھ سے قبل مکہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا میرے لیے دن میں گھڑی بھر کے لیے

حلال ہوا ہے مکہ قابلِ حرمت ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کا لقطہ نہ اٹھایا جائے البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے، ابو شاہ نامی ایک شخص نے کہا جبکہ بعض محدثین نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قول کیا ہے کہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ اس حکم سے آخر گھاس منبتھی ہے چونکہ اذخر گھاس ہمارے گھروں اور لوہاروں کے کام آتا ہے۔

رہی بات ابنِ حنبل کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا پایا اور وہ قتل کر دیا گیا جبکہ مقیس بن صبابہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان پایا بنی کعب کے چند لوگ اسے قتل کرنے کے لیے آگے بڑھے اس کے پچازاد بھائی نمیلہ نے کہا: اس کا راستہ چھوڑ دو بخدا! جو بھی اس کے قریب آئے گا میں اس کا سر قلم کر دوں گا آگے بڑھنے والے چوک گئے اور پیچھے ہٹ گئے پھر خود ہی نمیلہ نے مقیس پر تلوار سے حملہ کر دیا اور تلوار سر پر دے ماری جس سے اس کا سر کٹ گیا اور مقیس ٹھنڈا ہو کر زمین پر گر گیا نمیلہ نے ایسا اس لیے کیا تاکہ اس کے قتل پر کوئی اور فخر نہ کر سکے پھر رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اتنے میں عثمان بن طلحہ داخل ہوا آپ نے فرمایا: اے عثمان! کہاں سے بیت اللہ کی چابی؟ کہا وہ میری ماں سلامہ بنت سعد کے پاس ہے رسول اللہ ﷺ نے سلامہ کے پاس آدی بھیجا سلامہ نے کہا: لات اور عزیزی کی قسم میں کبھی بھی چابی نہیں دوں گی عثمان نے ماں سے کہا: بخدا معاملہ بدل چکا ہے اگر تو چابی نہیں دے گی مجھے اور میرے بھائی کو قتل کر دیا جائے گا پھر عثمان چابی لے کر چلا جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، چابی نیچے کر گئی اور اس پر کپڑا ڈال دیا اور پھر بیت اللہ کا دروازہ کھولا آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے چاروں کونوں میں تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر دونوں ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے امید ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ چابی مجھے عطا کریں گے یوں اس طرح سقایت اور حجابت (یعنی حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف اور درباری) کا شرف ہمیں مل جائے گا تاہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے عثمان؟ جو شرف اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے میں اسے باقی رکھنا چاہتا ہوں یہ لو چابی۔

پھر بلال رضی اللہ عنہ کعبہ کی چھت پر چڑھے اور اذان دی خالد بن اسیر نے انھیں دیکھ کر کہا یہ کبھی آواز ہے لوگوں نے کہا یہ بلال بن رباح ہے خالد نے کہا ابو بکر کا جشی غلام لوگوں نے کہا: جی ہاں، کہا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ کہتا ہے: اشهد ان لا الہ الا اللہ و اشهد ان محمد رسول اللہ۔ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ نے خالد کے باپ اسیر کو یہ آواز نہیں سننے دی اسیر جنگ بدر میں مشرک قتل کر دیا گیا۔

مکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ جنین تشریف لے گئے جبکہ آپ کے مقابلہ کے لیے ہوازن نے اپنے اندر سے بچے جمع کر رکھے تھے وہاں پہنچنے پر جنگ چھڑ گئی مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”و یوم حسین اذ اعجتکم کم کثر تکم فلم تغن عنکم شیئاً“ اور غزوہ حنین کے دن جب تمہیں تمہاری کثرت نے عجب میں ڈال دیا تھا جبکہ تمہاری کثرت تمہارے کچھ کام نہ آسکی“ پھر رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے اور کہا: یا اللہ! اگر تو چاہے تو سطح زمین پر تیری عبادت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا: ”شاهت الوجہ“ چہرے قبیح ہو جائیں پھر ٹھٹی بھر کنکریاں دشمن کی طرف پھینکیں، کنکریاں پھینکی تھیں کہ دشمن اٹھے پاؤں بھاگ گیا رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیا پھر قیدیوں سے کہا: اگر چاہو تو قید میں رہو چاہو تو فدیہ دے کر جان چھڑا لو اہل حنین نے کہا: آج کے دن ہم خاندانی شرافت کو ترجیح دیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا جب میں جاؤں تو مجھ سے سوال کرنا میرے پاس جو کچھ ہوا میں تمہیں دوں گا، البتہ مسلمانوں میں سے کسی کو مشکل نہ پیش آئے اجو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے اسی کی مثل مسلمانوں نے کہا ہے سوائے عیینہ بن حصن کے۔ اس نے کہا ہے کہ جو میرے لئے ہے وہ میں اسے نہیں دوں گا فرمایا تو حق پر ہے چنانچہ اس دن اس کے حصہ میں ایک بڑھیا آئی اور وہ بھی ناپیلا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کر لیا اور یہ محاصرہ ایک مہینہ تک رہا اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ مجھے اہل طائف کے ہاں بھیجیں میں انھیں دعوت دوں گا، فرمایا: اہل طائف تو تمہیں قتل کر دیں گے چنانچہ عروہ اہل طائف کے پاس گئے اور انھیں دعوت الی اللہ دی انھیں ایک مشرک نے تیر مارا اور انھیں قتل کر دیا رسول اللہ ﷺ نے عروہ کے متعلق فرمایا: اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کا واقعہ سورت یس میں بیان ہوا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اہل طائف کے مال مویشی پکڑ لو تا کہ انھیں سخت حالات کا مقابلہ کرنا پڑے۔

مہر نبوت کا دیدار

پھر جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے اور مقام نخلہ پر پہنچے تو لوگوں نے آپ سے مال مانگنا شروع کر دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اس قدر رنجوم کر دیا حتیٰ کہ آپ کی کمر سے چادر بھی چھین لی اور اس کی پاداش میں مہر نبوت سامنے ہو گئی یوں دکھائی دی جیسے چاند کا ٹکڑا ہو آپ ﷺ نے از روئے ظرافت فرمایا: تمہارا باپ نہ رہے میری چادر مجھے واپس کرو کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو بخدا اگر میرے پاس اونٹ اور بکریاں ہوتیں جن سے ان دونوں پہاڑیوں کا درمیانی علاقہ بھرا پڑا ہوتا میں وہ بھی تمہیں دے دیتا اس دن آپ نے تالیف قلب کے طور پر لوگوں کو ایک ایک سواونٹ تک عطا کیے اس موقع پر انصار نے کہا: کہ ہمیں کچھ نہ ملے آپ ﷺ نے انصار کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم ایسی ایسی باتیں کرتے ہو کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت دی؟ انصار نے کہا: جی ہاں، کیا میں نے تمہیں کم مانگی کے عالم میں نہیں پایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے بے پرواہ کر دیا؟ انصار نے کہا: جی ہاں کیا میں نے تمہیں آپس میں دشمن نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی؟ انصار نے کہا: جی ہاں، اگر تم کہنا چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بھی تو بے یار و مددگار آئے اور ہم نے آپ کی مدد کی؟ انصار نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہترین اجر دینے والے ہیں اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بے گھر آئے ہم نے آپ کو ٹھکانا دیا؟ انصار نے کہا: اللہ اور اس کا رسول اس کا بہتر صلہ دینے والے ہیں اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ کسمپرسی کے عالم میں آئے ہم نے آپ کی غمخواری کی؟ انصار نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر صلہ دینے والے ہیں فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ انصار نے عرض کی: جی ہاں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ عام ہیں اور تم خاص ہو۔

آپ ﷺ نے غنم پر بنی عبدالاشہل کے بھائی عباد بن ریش کو ذمہ دار بنایا تھا قبیلہ اسلم کا ایک شخص ننگا آیا اس کے پاس کوئی کپڑا نہیں تھا، کہنے لگا: ان چادروں سے مجھے ایک چادر پہنا دو عباد رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں یہ غنم مسلمانوں کی ہیں میرے لیے حلال نہیں کہ ان سے تمہیں کچھ دوں؟ اس شخص کی قوم نے کہا: ایک چادر اسے دے دو اگر کسی نے کوئی بات کی تو یہ مال ہمارا ہے اور ہمارا دیا ہوا ہے چنانچہ عباد رضی اللہ عنہ نے اسے ایک چادر دے دی پھر رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے فرمایا: مجھے اس کا کوئی خدشہ نہیں کہ تم نے خیانت کی ہے عباد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسے چادر نہیں دی حتیٰ کہ اس کی قوم نے کہا: اگر کسی نے کوئی بات کی تو یہ ہمارا مال ہے اور ہمارا دیا ہوا آپ نے تین بار فرمایا: جزاکم اللہ خیرا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

غزوہ حنین

۳۰۲۰۵ ”مسند بدیل بن ورقاء“ ابن بدیل بن ورقاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ حنین کے دن انھیں حکم دیا کہ جہرانہ کی مقام پر قیدیوں اور غنم کو روک لیا جائے تاکہ آپ ﷺ بھی تشریف لے آئیں چنانچہ قیدی اور غنم روک دیئے گئے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ والبعوی وقال فی الاصابۃ اسنادہ حسن

۳۰۲۰۶ ”مسند براء بن عازب“ ابواسحاق کی روایت ہے کہ ایک شیخ نے براء رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو مارہ! کیا تم لوگ حنین میں پسپا ہو گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ پسپا نہیں ہوئے البتہ کچھ لوگ ہوازن کی بستی کے پاس جمع ہو گئے تھے ہوازن زبردست تیر انداز تھے انھوں نے مسلمانوں کی اس جماعت پر تیروں کی بارش کر دی یہ جماعت کمک لینے رسول اللہ ﷺ کی پاس آ گئی تھی ابوسفیان بن حارث آپ ﷺ کی سواری کی نکیل پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ فخر سے نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور دعا کی آپ

فرما رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر فرمایا! یا اللہ! اپنی مدد نازل فرما، اللہ کی قسم جب جنگ زور پکڑتی ہے ہم اس سے ڈرتے ہیں بہادر تو وہ ہوتا ہے جو اس میں کود جائے۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن جریر

۳۰۲۰۷ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بخدا! غزوہ حنین کے موقع پر رسول کریم ﷺ پسپا نہیں ہوئے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان آپ کے خچر کی لگام پکڑے رہے آپ ﷺ کہہ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب.

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابو نعیم

۳۰۲۰۸ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن ابوسفیان نبی کریم ﷺ کا خچر پکڑے چل رہے تھے جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب.

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں ابن عبد المطلب ہوں۔

چنانچہ اس دن آپ ﷺ سے بڑھ کر حملہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا گیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۲۰۹ ”مسند بریدہ بن حصیب اسلمی“ عبد اللہ بن برید کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن مسلمانوں کو (عارضی طور پر) پسپا ہونا پڑا اور آپ ﷺ کے پاس صرف زید نامی ایک شخص باقی رہا اس نے آپ کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی یہ خچر نجاشی نے آپ کو ہدیہ بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زید! لوگوں کو بلاؤ، چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے لوگو! یہ ہیں رسول اللہ ﷺ ہمیں بلا رہے ہیں چنانچہ اس پکار پر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا: خصوصاً اوس اور خزرج کو آواز دیکر بلاؤ، چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اوس و خزرج کی جماعت! رسول اللہ ﷺ یہ ہیں تمہیں بلا رہے ہیں چنانچہ آپ کی بارگھی کسی نے جواب نہ دیا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے زید! تیرا ناس ہو مہاجرین کو بلاؤ چونکہ انھوں نے بیعت کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ عبد اللہ کہتے ہیں مجھے بریدہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ اس پر ایک ہزار مہاجرین اٹھ آئے اور اپنی تلواریں بے نیام کر لیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور یوں اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۱۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو لوگ ثابت قدم رہے ان میں سے ایک ام ایمن

ابن ام ایمن یعنی امین بن عبید بھی تھے۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۲۱۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھسان کا رن پڑے گا پھر آپ نے اپنی رکانیں کس لیں اور فرمایا اب کعبہ کی قسم مشرکین کو شکست ہوگی ہے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۱۲ ”مسند حارث بن بدل السعدی“ حارث بن بدل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہزیمت ہوئی البتہ عباس بن عبد المطلب اور ابوسفیان بن حارث آپ کے ساتھ جمے رہے اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے چہروں پر مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر ماریں ہمیں شکست ہوئی میں نے دیکھا کہ کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہیں تھا جو

ہمارے پیچھے بھاگ نہ رہا ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی و ابو نعیم و ابن عساکر

۳۰۲۱۳ حارث بن سلیم بن بدل کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں مشرکین کے ساتھ تھا رسول کریم ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر مشرکین کے چہروں پر ماریں اور فرمایا شاہت الوجوہ یعنی چہرے قہقہے ہو جائیں پھر یکا یک اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کر دیا۔

رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا ثابت قدم رہنا

۳۰۲۱۴ ”مسند حسین بن علی“ حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنین کے دن جو لوگ رسول ﷺ کے ساتھ جھے رہے ان میں سے یہ بھی تھے عباس، علی، ابوسفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالب عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۵ حسین بن علی کی روایت ہے کہ غزوہ جنین کے موقع پر جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جھے رہے ان میں سے یہ بھی تھے عباس، علی، ابوسفیان

بن حارث، عقیل بن ابی طالب عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۶ ”مسند ابی سائب خباب“ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے آسمان سے زمین پر ایک آواز سنی جو یوں لگتی تھی جیسے کسی تھال میں کنکریاں پڑنے کی آواز ہوتی ہے اس دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ کنکریاں ماری تھیں اور ہمیں شکست ہو گئی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۱۷ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جنین کے دن ابوسفیان بن حارث صفوان بن امیہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سواونٹ (تالیف قلب کے طور پر) عطا کیے جبکہ حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو ان سے کم اونٹ دینے اس پر عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

انجعل نھبی ونهب العبید
بیدیٰ عینہ والاقرع
وماکان بدرو ولاحابس
بفوقان مرداس فی المجمع
وماكنت دون امری منها
ومن یحفض الیوم لا یرفع

کیا آپ نے میرا تاخت و تاراج اور غلاموں کا تاخت و تاراج عیینہ اور اقرع کے برابر کر دیا ہے جبکہ بدر اور حابس جنگ میں مرداس پر فوقیت نہیں لے جاتے تھے میں کسی طرح بھی ان دونوں سے کمتر نہیں ہوں لیکن جو شخص آج پست ہو گیا وہ کبھی بھی بلند نہیں ہوتا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ان کے لیے بھی سواونٹ مکمل کر رہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۸ ”مسند سلمہ بن اکوع“ ”ایاس بن سلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ہوازن کے غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اسی دوران ہم بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جبکہ ہم میں سے عموماً لوگ پیادہ تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور وہ سرخ اونٹ پر سوار تھا، اس نے اپنے تھیلے سے رسی نکالی اور ایک نوجوان نے اس کا اونٹ باندھ دیا پھر وہ شخص آ کر مسلمانوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا جب اس نے مسلمانوں کی کمزوری کا مشاہدہ کر لیا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ ان کے پاس سواریاں بھی کم ہیں اٹھ کر اپنے اونٹ کی طرف دوڑ پڑا اس نے اونٹ کھولا پھر بٹھایا اور جلدی سے اس پر سوار ہو کر چل دیا اور اونٹ کو کوچا دے کر بھگانے لگا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص اٹھا اس کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور اس شخص کے پیچھے ہولیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا جب میں نے انھیں جالیا تو دیکھا کہ اونٹنی کا سر (جاسوس کے) اونٹ کی سرینوں سے لگتا تھا اور میں اونٹنی کے عین پیچھے تھا پھر میں پھرتی سے آگے بڑھا اونٹ کی لگام پکڑنی پھر اونٹ کو بٹھایا جب اونٹ نے گھٹنے زمین پر ٹیکے میں نے جھٹکنا اور سونت لی اور لچر بھر میں اس کا سر کاٹ دیا یوں وہ ٹھنڈا ہو گیا میں اس کا ساز و سامان اور اونٹ لے کر واپس لوٹ آیا تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: جاسوس کو کس نے قتل کیا ہے؟ مسلمانوں نے جواب دیا سلمہ بن اکوع نے چنانچہ آپ ﷺ نے منتقل کا ساز و سامان مجھے انعام میں دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۱۹ ”مسند شیبہ بن عثمان عبدی صاحب کعبہ“ مصعب بن شیبہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا۔ بخدا! میں اسلام قبول کرنے کی غرض سے نہیں گیا تھا البتہ میں اس لیے گیا تھا تاکہ ہوازن قریش پر چڑھائی کریں اور میں تماشا دیکھوں اسی اثناء میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا ایک میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں اہل حق گھوڑوں پر سوار لوگوں کو دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: اے شیبہ! ان گھڑسواروں کو کسی کافر کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر تین بار فرمایا: یا اللہ! شیبہ کو ہدایت عطا فرما چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا کہ میرے دل کی دنیا بدل گئی اور سطح زمین پر مجھے رسول اللہ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں تھی چنانچہ مسلمانوں نے بے جگری سے جنگ لڑی جس نے جنگ میں قتل ہونا تھا وہ ہوا پھر نبی کریم ﷺ واپس لوٹے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور عباس رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا: کہاں ہیں مہاجرین عباس رضی اللہ عنہ نے باواز بلند یہ اعلان کیا رسول اللہ ﷺ یہ ہیں پھر لوگوں نے آپ کی طرف اہدا آنا شروع کیا جبکہ آپ یہ جزیہ شعر پڑھ رہے تھے:

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

میں سچا نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر مسلمان اپنی تلواریں نگی کی ہوئی لوٹ آئے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھسان کارن پڑے گا۔ رواہ ابن عساکر

عباس رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

۳۰۲۲۰ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی ہوئی تھی اسی اثناء میں مسلمانوں کو پسپا ہونا پڑا عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی سواری کی لگام برابر پکڑے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو فتح عطا کی اور مشرکین کو شکست دی۔ رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

۳۰۲۲۱ حضرت عباس بن مطلب کی روایت ہے کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں آپ کے ساتھ صرف میں اور ابوسفیان بن حارث تھے ہم دونوں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمنے رہے آپ سے الگ نہیں ہوئے، آپ خچر پر سوار تھے میں نے لگام پکڑی ہوئی تھی اور برابر خچر کو روک رہا تھا جبکہ خچر مشرکین کی طرف دوڑے جارہا تھا آپ نے مجھے فرمایا: اصحاب سرہ کو بلاؤ اتنے میں مسلمان واپس لوٹ آئے دیکھا کہ آپ لڑائی کے لیے تیار ہیں آپ نے فرمایا: اب جنگ کے شعلے بلند ہوں گے پھر آپ نے مٹھی بھر ننگریاں اٹھا کر مشرکین کی طرف پھینکیں اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم مشرکین ہزیمت خوردہ ہو چکے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کیا وہ وقت مجھے یوں یاد ہے گویا میں ابھی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور میں آپ کے پیچھے ہوں۔ رواہ العسکری فی الامتال

۳۰۲۲۲ ابو بکر بن سبرہ ابراہیم بن عبد اللہ عبید بن عبد اللہ بن عتبہ ایک صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ حنین کی مہم سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو آپ کی رضائی بہن سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس تشریف لائیں آپ نے انھیں دیکھ کر مہربان فرمایا اور ان کی لیے اپنی چادر بچھائی جب سعدیہ چادر پر بیٹھیں تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے حتیٰ کہ آنسوؤں سے آپ کی ڈاڑھی تر ہو گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ رورہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں مجھے ان کی رحمت پر رونا آتا ہے بالفرض اگر تم میں سے کسی شخص کے پاس احد کے برابر سونا ہو پھر وہ خرچ کر دے وہ ان کی رضاعت کا حق ادا نہیں کر سکتا، رہی بات میرے حق کی جو میں نے تم سے لیا ہے وہ تمہارا ہے رہا مسلمانوں کا حق سو وہ انکا اپنا حق ہے میں ان کی دلی رضامندی کے بغیر نہیں لے سکتا۔ چنانچہ

مسلمانوں نے جو بھی لیا تھا وہ دے دیا۔ رواہ عبد الرزاق

کلام: معنی میں ہے کہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ ابو بکر بن سبرہ موضوع احادیث بیان کرتا تھا۔

۳۰۲۲۳ ابن مسیب کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے چھ ہزار کے لگ بھگ مرد اور عورتیں قید کیں اور ابوسفیان بن

حارث کو ان پر نگران مقرر کیا۔ رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

۳۰۲۲۴ عروہ بن محمد بن عطیہ عن ابیہ عن جدہ عطیہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عطیہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ہوازن کے قیدیوں کے متعلق رسول اللہ سے بات چیت کی تھی چنانچہ عرض کی: یا رسول اللہ! یہ آپ کا خاندان ہے آپ کے علاوہ سب کو دودھ پلانے والے ہیں ہم نے آج کے دن کے لیے اس رشتہ کو چھپا رکھا ہے ہوازن کی عورتیں آپ کی مائیں ہیں آپ کی بہنیں ہیں اور آپ کی خالائیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بات چیت کی چنانچہ آپ نے قیدیوں کو واپس کر دیا البتہ دو شخصوں نے قیدی واپس کرنے سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا: انہیں ساتھ لے جاؤ اور انہیں اختیار دو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں بھی اپنا حصہ چھوڑتا ہوں۔ دوسرے نے کہا: میں اپنا حصہ نہیں چھوڑتا جب وہ آدمی پیچھے پھیر کر چل دیا آپ نے فرمایا: یا اللہ! اس کے حصہ کو بے برکت کر دے چنانچہ وہ جس غلام یا باندی کے پاس سے گزر تا چشم پوشی کر جاتا تھی کہ ایک بوڑھیا کے پاس سے گزرا کہنے لگا: میں اپنے حصہ میں اسے لوں گا چونکہ یہ تبتی والوں کی ماں ہے تبتی والے گراں بدل دے کر اسے چھڑائیں گے اس پر عطیہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا: چلو اسے کو لے لو نہ تو یہ باروق چہرے والی ہے نہ اس کے پستانوں سے دودھ نکلے گا اور نہ ہی اس کے قرب کی کسی کو خواہش ہوتی ہے ایک بوڑھیا نے جس کی طرف کسی کو رغبت نہیں جب اس شخص نے دیکھا کہ بوڑھیا کے لیے کوئی تعرض نہیں کر رہا اس نے اسے بھی چھوڑا دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۲۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب لڑائی کے شعلے بھڑکیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ

اس دن آپ ﷺ کے سامنے زبردست حملے کرتے تھے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۲۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے دعا تھی یا اللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں

کی جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

حنین کے موقع پر آپ علیہ السلام کی بردباری

۳۰۲۲۷ ابن شہاب کی روایت ہے کہ عمر بن محمد بن جبیر عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حنین سے واپسی کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے پھر اعراب میں آپ تھوڑی دیر کے لیے رک گئے اعراب آپ سے مانتے تھے حتیٰ کہ اسی قافلہ میں آپ کی چادر ایک درخت کے ساتھ لٹک گئی رسول اللہ ﷺ رک گئے اور فرمایا: میری چادر مجھے دو اگر میرے پاس ان جھاڑیوں کے بقدر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل نہ پاتے نہ جھوٹا پاتے اور نہ بزدل پاتے۔ رواہ ابن جریر فی تہذیب

۲۰۲۲۸ نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حنین سے فارغ ہوئے آپ شہتہ الاراکہ کے مقام پر تھے اور لوگوں کو مال دے رہے تھے یوں آپ ﷺ ایک جھاڑی کے پاس جا پہنچے جھاڑی کی ایک ٹہنی سے آپ کی چادر لٹک گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو فرمایا میری چادر مجھے دو ہم نے چادر آپ کو دی پھر فرمایا! کیا تم مجھ پر بغل کا خوف کرتے ہو تم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میرے پاس ان دو پہاڑوں کے درمیان خلا کے برابر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا۔

رواہ ابن جریر

۲۰۲۲۹ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کہا (یعنی غزوہ حنین) حتیٰ کہ جب ہم واپسی پر مقام ظن ٹلہ پر پہنچے تو وہاں آپ کے پاس لوگوں کا ہجوم ہو گیا آپ لوگوں میں الجھے ہوئے تھے کہ ایک درخت کے پاس سے گزرے جس سے ایک کر آپ کی چادر اتر گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ کے بدن کی سلوائیں ایسی دکھائی دیتی تھیں جیسے سونے کی لکیریں ہوں فرمایا: اے لوگوں! مجھے میری چادر دو کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو بخدا اگر میرے پاس درختوں اور پرندوں کے بقدر چوپائے

ہوتے میں وہ سب تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل جھوٹا اور بزدل نہ پاتے۔ رواہ ابو نعیم
 ۳۰۲۳۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے موقع پر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مال مانگا آپ نے لوگوں کو گائیں اونٹ اور
 بکریاں دیں حتیٰ کہ جب آپ کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہا اور لوگوں نے پھر بھی آپ کا بجوم بنائے رکھا فرمایا اے لوگو! تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم
 مجھے بخیل سمجھتے ہو؟ بخدا میں بخیل نہیں ہوں نہ بزدل ہوں اور نہ جھوٹا ہوں لوگوں نے آپ کی چادر کھینچی حتیٰ کہ آپ کا کاندھانگا ہو گیا جب کاندھا
 مبارک ننگا ہوا مجھے یوں لگا جیسے میں چاند کا ٹکڑا دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن جریر وسندہ علی شرط الشیخین

۳۰۲۳۱ ہشام بن زید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر ہوازن اور عطفان نے نبی کریم ﷺ کے
 خلاف جم غفیر جمع کر لیا جبکہ مسلمانوں کی تعداد دس ہزار (۱۰۰۰۰) کے لگ بھگ تھی نیز مسلمانوں کے ساتھ طلقاء (وہ لوگ جن کی فتح مکہ کے دن
 جان بخشی کر دی گئی تھی) بھے تھے جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو غار رضی طور پر پسا ہونا پڑا اس دن نبی کریم ﷺ سفید خنجر پر سوار تھے آپ خنجر سے نیچے
 اترے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اس دن آپ نے دوسرے آوازوں اور دونوں آوازوں کے درمیان کوئی اور کلام جاکل نہیں تھا
 آپ نے دائیں طرف دیکھا فرمایا: اے انصار کی جماعت! انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں پھر بائیں طرف
 دیکھا اور فرمایا: اے انصار کی جماعت انصار! نے عرض کی: یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں پھر آپ آگے بڑھے فریقین کے
 درمیان جنگ ہوئی نتیجہ مشرکین کو شکست ہوئی اور مسلمانوں کو مال کثیر غنیمت میں ملا نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت (تالیف قلب کے طور پر طلقاء
 میں تقسیم کیا اس پر انصار نے کہا: بخیلی کے وقت ہمیں بلا لیا جاتا ہے اور اموال غنیمت دوسروں میں تقسیم کر دیے جاتے ہیں نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر
 ہوئی آپ نے انصار کو جمع کیا اور آپ ایک خیمے میں تشریف لے گئے پھر فرمایا: اے جماعت انصار! میں یہ کیا سن رہا ہوں؟ انصار خاموش رہے
 آپ نے فرمایا: اے جماعت انصار! اگر لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور انصار کسی دوسری گھاٹی میں چل رہے ہوں میں انصار کی گھاٹی میں
 چلنے کو ترجیح دوں گا پھر فرمایا: کیا تم راضی ہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر واپس جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ انصار نے عرض
 کی یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔

ہشام بن زید کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس واقعہ میں موجود تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں کہاں غائب ہوتا۔ رواہ ابن عساکر وابن ابی شیبہ

ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس خنجر

۲۰۲۳۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو ہنساتے ہوئے آئے اور
 وہ کہہ رہے تھے: یا رسول اللہ! آپ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا اس نے اپنے پاس خنجر رکھا ہوا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت
 ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے ام سلیم تم نے خنجر کس لئے رکھا ہوا ہے؟ وہ بولیں: میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی دشمن میرے قریب آیا میں
 اسے زخمی کروں گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۳۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین سے ملنے والے تاخت و تاراج میں سے رسول اللہ ﷺ نے اقرع بن حابس اور
 عیینہ بن حصن کو سوسا اونٹ دیئے انصار میں سے کچھ لوگ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے غنائم ایسے لوگوں کو دے دی ہیں جن کے خون
 ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں یا کہا جن کی تلواروں سے ہمارے خون ٹپک رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے انصار کو پیغام بھیج کر
 بلوایا جب انصار خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور شخص بھی ہے؟ انصار نے عرض کی: نہیں
 البتہ ہماری بہن کا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا: قوم کی بہن کا بیٹا اس قوم کا فرد ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسی ویسی باتیں کرتے ہو؟ کیا تم
 راضی نہیں ہو کہ لوگ بھیڑ، بکریاں اور اونٹ لے کر واپس جائیں اور تم اپنے گھروں میں محمد ﷺ کو لے کر جاؤ؟ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہم راضی

ہیں آپ نے فرمایا: لوگ عام ہیں اور انصار خاص ہیں اور انصار میری جماعت اور میرے خاص لوگ ہیں اگر ہجرت کی تقدیر نہ ہوتی میں جماعت انصار میں سے ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۳۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہوازن حنین کے موقع پر اپنے بچے عورتیں اونٹ اور بھیڑ بکریاں لے آئے اور صفیں بنا ڈالیں انھوں نے ایسا اس لیے کیا تاکہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی کثرت معلوم ہو جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو عارضی طور پر پسپا ہونا پڑا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول اللہ ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی کوئی تلوار نہیں چلائی اور نہ ہی کوئی نیزہ چلایا اس دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا کافر کا ساز و سامان قاتل کے لیے ہوگا چنانچہ ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے بیس کافروں کو قتل کیا اور سب کا ساز و سامان انھوں نے لیا ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کی کاندھے پر کاری ضرب لگائی ہے اس نے زرہ پہن رکھی تھی زرہ کٹ گئی تھی تاہم میں اسے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تھا آپ نے فرمایا: دیکھو کس نے اس کا ساز و سامان لیا ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: میں نے اس کا ساز و سامان لیا ہے آپ قتادہ کو اور کچھ دے دیں اور یہ سامان مجھی کو لینے دیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ ماں لگا جاتا آپ عطا کر دیتے تھے یا خاموش ہو جاتے تھے آپ اس مرتبہ خاموش رہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک شیر کے مال کو چھین کر دوسرے شیر کو دے دے رسول اللہ ﷺ انس پڑے اور فرمایا: عمر نے سچ کہا حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ ام سلیم سے ملے اور ام سلیم کے پاس خنجر تھا ابوطحہ نے پوچھا: اے ام سلیم تمہارے پاس یہ کیا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آیا تو اس سے میں اسے زخمی کروں گی اور اس کے پیٹ میں کچھ کے لگاؤں گی ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے ام سلیم کو نہیں سنا کہ وہ کیا کہتی ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا بولیں: یا رسول اللہ! اطلاق میں سے ہمارے بعد جو شخص ہوگا میں اسے قتل کروں گی اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کفایت کر دی ہے اور ہمارے حق میں جنگ کا اچھا نتیجہ دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

غزوہ طائف

۳۰۲۳۵ ”مسند صدیق“ قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی بکر کو غزوہ طائف کی موقع پر ایک تیر لگا جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چالیس دن بعد عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے لیے جان لیوا ثابت ہوا یہ تیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا حتیٰ کہ ثقیف کا وفد آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفد کو یہ تیر دکھایا اور کہا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس تیر کو پہنچاتا ہے؟ چنانچہ سعد بن عبید بن عجلان کے بھائی نے کہا: یہ تیر میں نے بنایا ہے اور اس کے پر بھی میں نے ہی لگائے ہیں اور میں نے ہی یہ تیر چلا پاتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی تیر ہے جس نے عبد اللہ بن ابی بکر کو قتل کیا ہے تمام تقریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے عبد اللہ کو عزت بخشی تمہارے ہاتھ سے اور اس کے ہاتھ سے تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچنے دیا۔ رواہ البیہقی فی السنن

۳۰۲۳۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حظلہ بن ربیع کو اہل طائف کے پاس بات چیت کرنے کے لیے بھیجا، اہل طائف حظلہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے گئے اور اپنے قلعہ میں داخل کرنا چاہتے تھے: یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان لوگوں سے حظلہ کو اگزا کر لائے گا اس کے لیے اس غزوے جیسا اجر و ثواب ہوگا چنانچہ اس کام کے لیے صرف عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اٹھے انھوں نے دشمن کو قلعے کے دروازے پر جا لیا قریب تھا کہ وہ لوگ حظلہ رضی اللہ عنہ کو قلعہ میں داخل کر لیتے لیکن جھپٹ کر عباس رضی اللہ عنہ نے حظلہ رضی اللہ عنہ کو ان سے چھین لیا عباس رضی اللہ عنہ زبردست تندی کے مالک تھے جو نبی حظلہ رضی اللہ عنہ کو لے کر واپس اپنے قلعہ کے اوپر سے ان پر دشمن نے پتھروں کی بارش برسا دی نبی کریم ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کی لیے دعائیں کرتے رہے حتیٰ کہ عباس رضی اللہ عنہ صحیح و سلامت نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۳۷۔ ”مسند سعد انصاری“ سعید بن عبید ثقفی کی روایت ہے کہ میں نے ابوسفیان بن حرب کو غزوہ طائف کے دن دیکھا کہ وہ ابو یعلیٰ کے باغ میں بیٹھے رہے تھے اور کچھ کھا رہے تھے میں نے آنکھ کا نشانہ لے کر تیر مارا جو سیدہا نشانے پہ جاگا اور ان کی آنکھ جانی رہی ابوسفیان اٹھ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری آنکھ شہید ہو چکی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تمہاری آنکھ درست ہو جائے گی اور اگر چاہو کہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت ملے ابوسفیان نے عرض کی: مجھے جنت ملے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: حدیث میں ان بد باطن لوگوں کے شے کا ازالہ ہے کہ ابوسفیان کبھی بھی دل سے مسلمان نہیں ہوئے محض جان بچانے کے لیے اسلام قبول کر لیا تھا اور ہمیشہ تا وفات نفاق پر رہے بھلا ایک شخص اسلام قبول کرے اور کفر سے تائب ہو جیسا کہ فتح مکہ کے متعلق بے شمار روایات میں گزر چکا ہے اور پھر اپنی آنکھ کو خدا کی راہ میں شہید کرے پھر شام کی فتوحات میں اہل خانہ کے ساتھ شریک ہو اس کے متعلق لب کشائی کرنا پر لے رہے گی بے ہودگی ہے کیا اسلام باقی کی برائیوں کو ختم نہیں کر دیتا۔

۳۰۲۳۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے طائف کے موقع پر مشرکین کے ہر اس غلام کو آزاد کر دیا جو مشرکین کے پاس سے نکل کر آپ کے پاس پہنچ گیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۳۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر دو غلام نکل کر رسول اللہ ﷺ کی پاس آئے آپ نے انہیں آزاد کر دیا ان میں سے ایک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۴۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی تھی۔ رواہ العقلمی

کلام: حدیث موضوع ہے چونکہ اس کی سند میں عبد اللہ بن خراش بن خوشب راوی ہے امام بخاری اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۸۰۔

غزوہ موتہ

۳۰۲۴۱۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں غزوہ موتہ میں شریک رہا ہوں اس دن میں نے ایک شخص کو مقابلے کے لیے لکارا تاہم وہ میرے مقابلے پر اتر آیا اس کے سر پر خود تھا اور خود میں قیمتی موتی جڑا ہوا تھا اسے لکارنے سے میرا مقصد یہی قیمتی جوہر تھا میں نے اسے قتل کر کے موتی لے لیا پھر جب ہم پسپا ہوئے میں یہ موتی لے کر مدینہ واپس ہوا اور موتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے انعام میں وہ موتی مجھے عطا کر دیا پھر میں نے یہ موتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک سودینار میں فروخت کیا۔

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۴۲۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ”سوائے موتہ جیش الامراء“ کو بھیجا، اور تاکید کی کہ تمہارا امیر زید بن حارثہ ہوگا اگر وہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا، اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبد اللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا جعفر رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کیسے مان جاؤں کہ آپ مجھ پر زید بن حارثہ کو امیر مقرر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا: تم چلو تمہیں کیا معلوم کس میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی رکھی ہے چنانچہ لشکر اسلام روانہ ہو گیا پھر جیسا اللہ نے چاہا وہی انہیں پیش آیا کچھ دنوں بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: لوگوں کو مسجد میں جمع ہو جانے کے لیے اعلان کرو جب لوگ جمع ہو گئے آپ نے فرمایا: یہ چیز کا دروازہ ہے تین بار فرمایا کیا میں تمہیں اس لشکر کے متعلق خبر دوں۔ چنانچہ ہمارا لشکر منزل بہ منزل روانہ ہوا پھر دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا زید شہید ہو گیا لہذا تم لوگ اس کے لیے استغفار کرو چنانچہ لوگوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کی فرمایا: پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا تھام لیا اس نے بروست حملہ کیا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے لیے استغفار کرو لوگوں نے جعفر رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کیا پھر جھنڈا عبد اللہ

بن رواحہ نے سنبھال لیا وہ بھی استقلال سے لڑتا رہا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا میں اس کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں اس کے لیے استغفار کرو چنانچہ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کیا فرمایا: پھر خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھال لیا حالانکہ وہ مقررہ کردہ امر میں سے نہیں، وہ اپنے تئیں امیر بنا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ یہ (خالد بن ولید) تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے تو اس کی مدد کر، اسی لیے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

پھر فرمایا: چلو جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو تم میں سے کوئی شخص بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ سخت گرمی میں لوگ پیادہ و سوار ہر حال میں چل پڑے اسی دوران راستے میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کو سواری پر بیٹھے بیٹھے اونگھ آئی آپ کجاوے میں ایک طرف جھک گئے، میں نے آکر اپنے ہاتھ سے آپ کو سہارا دیا، آپ نے میرے ہاتھ کی لمس محسوس کی اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ابو قتادہ ہوں آپ چلتے رہے پھر تھوڑی دیر بعد آپ کو اونگھ آگئی اور کجاوے میں ایک طرف جھک گئے میں نے آکر اپنے ہاتھ سے آپ کو سہارا دیا میرے ہاتھ کی لمس محسوس کی آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: ابو قتادہ ہوں چنانچہ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ کے بعد فرمایا: میں نے آج رات تمہیں مشقت میں ڈال دیا ہے کہ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا ہرگز نہیں البتہ میں سمجھتا ہوں کہ اونگھ نے مشقت میں ڈال دیا ہے اگر آپ تھوڑی دیر کے لیے رک جائیں تاکہ سواری سے نیچے اتر کر نیند پوری کر لیں؟ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگ بے یار و مددگار نہ ہو جائیں عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا ہرگز نہیں ہوگا فرمایا: ہمارے لیے کوئی جگہ تلاش کرو جہاں میں تھوڑی دیر کے لیے نیند کر لوں میں راستے سے ہٹ گیا اور جھاڑیوں کے درمیان مستور جگہ تلاش کر لی میں نے آکر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ پاس ہی جھاڑیوں میں ایک جگہ ہے اللہ نے رحم فرمایا، میں نے جگہ ڈھونڈ لی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہمراہی راستے سے الگ ہو گئے اور اس جگہ جا کر آرام کیا پھر ہم ایسے سوئے کہ سورج کی تمازت نے ہماری آنکھ کھولی ہم پشیمانی کے عالم میں اٹھے اور نماز کے لیے دوڑ ڈھوپ کرنے لگے آپ نے فرمایا: آرام سے آرام سے ذر سورج کو بلند ہونے دو پھر آپ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں پڑھنی ہیں وہ جماعت سے پہلے پڑھ لے چنانچہ جس نے پڑھنی تھیں اس نے پڑھ لیں پھر آپ نے نغمہ دیا اذان دی گئی اور آپ نے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے کسی کام میں مشغول ہو کر نماز سے غافل نہیں ہوئے البتہ ہماری روحمیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جب چاہتا ہے روحوں کو اپنے قبضہ سے وا کر دیتا ہے غور سے سن لو جس شخص کی بھی یہ نماز فوت ہو جائے وہ اسی طرح کی نماز ادا کرے۔

برتن پانی سے اہل پڑا

پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے شدت پیاس کی شکایت کی فرمایا: اے ابو قتادہ! کوئی پیاس نہیں میرے پاس کوزہ لاؤ میں کوزہ لے آیا آپ نے کوزہ گود میں رکھ لیا پھر آپ نے کوزے پر منہ کیا واللہ علم آپ نے کوزے میں پھونکا یا نہیں پھر فرمایا: اے ابو قتادہ مجھے چھوٹا پیالہ لا دو چنانچہ میں کجاوے سے چھوٹا سا پیالہ لے آیا آپ نے پیالہ کوزے میں اٹھ پلا پھر فرمایا: لوگوں کو پانی پلاؤ پھر آپ نے باواز بلند فرمایا: جس کے پاس برتن آئے وہ پانی پی لے میں ایک آدمی کے پاس گیا اسے پانی پلایا پھر میں پیالے میں بچا ہوا پانی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا پھر میں نے حلقہ میں موجود سبھی لوگوں کو پلایا پھر میں بچا ہوا پانی لے آیا میں طمع کرتے ہوئے پیالے میں دیکھنے لگا کہ اس میں پانی بچا ہے آپ نے پیالے میں اور پانی ڈالا اور فرمایا: بیو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے شدید پیاس لگی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا: بیو مجھے رہنے دو چونکہ میں آج قوم کا ساتی ہوں (اور ساتی آخر میں پیتا ہے) پھر آپ نے پیالے میں پانی ڈالا اور خود پیالہ پھر اور ڈال کر پیالہ سوار ہو گئے اور ہم بھی سوار ہو کر چل دیئے۔

آپ نے فرمایا: تم نے اس وقت لوگوں کو کس حال میں پایا جب انھوں نے اپنے نبی کو گم پایا اور پھر نماز کا وقت بھی ہو گیا تھا؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا: کیا لوگوں میں ابو بکر اور عمر نہیں اگر لوگ ان دونوں کی اطاعت کرتے رہیں گے تو ہدایت پر قائم رہیں

گے اگر ان کی نافرمانی کی تو وہ بھی گمراہ ہو جائیں گے آپ نے یہ بات تین بار فرمائی حتیٰ کہ آپ چل دیئے اور ہم چل دیئے جب ہم نحر الظہرہ کے مقام پر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ لوگ درختوں کے سائے تلے ہیں ہم ان کے پاس آئے مہاجرین کے کچھ لوگوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان سے پوچھا: جب تم لوگوں نے اپنے نبی کو گم پایا اور نماز کا وقت بھی ہو گیا تم نے کیا کیا؟ لوگوں نے کہا: بخدا! ہم تمہیں خبر دیتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے ”انک میت وانہم میتون“ آپ نے بھی مرنا ہے اور لوگوں نے بھی مرنا ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلایا ہو لہذا آپ نماز پڑھائیں میں جا کر ادھر ادھر دیکھتا ہوں اگر میں نے کچھ دیکھا اور نہ میں آپ کے ساتھ مل جاؤں گا چنانچہ نماز کھڑی کر دی گئی اور بات یوں ختم ہو گئی۔

رواہ ابن ابی شیبہ والروایانی ورحالہ ثقات وروی بعضہ البیہقی فی الدلائل

۳۰۲۳۳: عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور تاکید فرمائی کہ اگر یہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا چنانچہ لشکر منزل بہ منزل آگے بڑھتا گیا اور جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے لے لیا دشمن سے جنگ ہوئی دیرلی سے لڑتے رہے لیکن شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دیرلی سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھالیا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھالیا اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی نبی کریم ﷺ کو لشکر کی خبر پہنچی آپ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، پھر فرمایا: بعد تمہارے بھائی نے دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھالیا اور لڑنا رہا بالآخر وہ شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دیرلی سے لڑنا رہا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا اٹھالیا اور وہ بھی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا پھر جھنڈا اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے سنبھال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی آپ ﷺ نے جعفر کے گھر والوں کو تین دن تک سوگ کرنے کی مہلت دی پھر آپ تین دن کے بعد آئے اور فرمایا آج کے بعد جعفر پر مت رو پھر آپ نے فرمایا میرے پاس میرے بھائی کے بیٹوں کو لے آؤ چنانچہ ہمیں آپ کے پاس لایا گیا ہم یوں لگتے تھے جیسے چھوٹے چھوٹے چوڑے ہوں پھر آپ نے حجام کو بلایا اور آپ نے ہمارے سر منڈوائے پھر آپ نے فرمایا: رہی بات محمد کی سو یہ ہمارے چچا ابو طالب کے زیادہ مشابہ ہے رہی بات عون کی یہ صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا اللہ! اسے جعفر کا اس کے گھر میں اچھا جائشیں بناؤ اور عبداللہ کے ہاتھ کے سو دے میں برکت عطا فرما آپ نے تین بار یہ دعا فرمائی ہماری ماں آپ کے پاس آئی اور ہماری قیمتی کا تذکرہ کرنے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا تمہیں ان بچوں کے فقر و فاقہ کا خوف ہے حالانکہ دینا و آخرت میں میں خود ان کا ولی ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والطرانی وابن عساکر

۳۰۲۳۴: ابویسر کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے مجھے فلاں کام کے لیے بھیجا تھا چنانچہ جب میں موتہ پہنچا لوگوں نے صفیں بنائیں پھر جعفر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے زہرہ بنتی اور جھنڈا ہاتھ میں اٹھالیا پھر آگے آگے چلنے لگے یہاں تک کہ دشمن کو دیکھ لیا پھر گھوڑے سے نیچے اتر آئے اور کہا: یہ گھوڑا اس کے مالک تک کون پہنچائے؟ ایک شخص بولا میں پہنچا دوں گا پھر زہرہ اتاری اور کہا: یہ زہرہ اس کے مالک تک کون پہنچائے گا؟ ایک دوسرا شخص بولا میں پہنچا دوں گا پھر آگے بڑھے اور اپنی تلوار سے بہادری کے جواہر دکھاتے ہوئے شہید ہو گئے خبر سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے چنانچہ آپ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ کوئی بات نہ کی پھر عصر کی نماز پڑھائی اور آپ بغیر کوئی بات کے مسجد سے باہر تشریف لے گئے آپ نے مغرب و عشاء کی نمازوں میں بھی یہی کیا حالانکہ نماز کے بعد آپ کا معمول ہوتا تھا کہ رخ انور ہماری طرف پھیر لیتے تھے چنانچہ آپ صبح کو حسب معمول نماز کے وقت سے قبل تشریف لائے میں اور ابو عامر بیٹھے ہوئے تھے آپ ہمیں آ کر ہمارے درمیان بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک خواب نہ بتاؤں جو میں نے دیکھا ہے؟ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ میں جنت میں داخل ہوا میں نے جعفر کو دوپروں کے ساتھ دیکھا جبکہ اس کا بدن خون آلود تھا زید اس کے آگے تھا ابن رواحہ بھی ان کے ساتھ تھا لیکن ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ان سے

بے رنجی کیے ہوا تھا اس کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ جب جعفر جنگ کے لیے آگے بڑھا اس نے جنگ سے منہ نہیں موڑا اس طرح زید نے بھی جنگ سے منہ نہیں موڑا جبکہ ابن رواحہ نے موڑ لیا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۲۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے موتہ کی طرف لشکر روانہ کیا اور زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا ساتھ تاکید فرمائی کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہوگا اگر جعفر بھی شہید ہو جائے تو ابن رواحہ امیر ہوگا چنانچہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیچھے رہ گئے انھیں لشکر کے پیچھے دیکھ کر آپ ﷺ نے سب پوچھا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ کے ساتھ تھوڑی دیر گزارنا چاہتا ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام صرف کرنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۲۶ ”مسند عبد اللہ بن عمر“ غزوہ موتہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور ساتھ فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہوگا اگر جعفر بھی شہید کر دیا جائے تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوگا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں میں لشکر کے ساتھ تھا چنانچہ ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا چلنے پر دیکھا کہ ان کے بدن پر تلواروں، نیزوں اور تیروں کے نوے (۹۰) سے زیادہ زخم آئے ہیں۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۲۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے غزوہ موتہ کے موقع پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے عبد الرحمن خاموش رہو (میں خود خبر دیتا ہوں) زید نے جھنڈا اٹھایا اور بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ زید پر رحم فرمائے پھر جعفر نے جھنڈا اسنبھال لیا اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جعفر پر رحم فرمائے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ عبد اللہ پر رحم فرمائے پھر خالد بن ولید نے جھنڈا اٹھایا اور تن دہی سے دشمن کا مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۰۲۲۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زید جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم جہاد کے لیے روانہ کئے اور لشکر کا جھنڈا زید رضی اللہ عنہ کو دے دیا چنانچہ یہ تینوں حضرات جنگ میں شہید ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر ملنے سے قبل ہی ان حضرات کے شہید ہونے کی خبر دے دی اور فرمایا: جھنڈا زید کے پاس تھا وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا اٹھایا وہ بھی شہید ہو گیا پھر ابن رواحہ نے جھنڈا اسنبھالا اور وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد جھنڈا سیف اللہ خالد بن ولید نے لیے لیا آپ ﷺ لوگوں کو خبر سنا رہے تھے جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

غزوہ تبوک

۳۰۲۲۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں غزوہ طائف کے چھ ماہ بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو غزوہ تبوک کا حکم دیا یہ وہی غزوہ ہے جسے غزوہ ذات العسرہ بھی کہا جاتا ہے چونکہ یہ غزوہ شدید گرمی کے موسم میں پیش آیا جبکہ لوگوں میں نفاق بھی بڑھا ہوا تھا اہل صفہ کی تعداد آئے دن بڑھتی رہتی تھی صفہ ایک مکان تھا جو فقیروں کے لیے بنایا گیا تھا اس میں فقراء جمع رہتے تھے نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے صدقات ان کے پاس آتے تھے جب کوئی غزوہ پیش آتا تو کوئی ایک شخص ان فقیروں میں سے کسی کو اپنے ساتھ سوار کر لیتا تھا یوں مسلمان ان فقیروں کو ثواب کی نیت سے اپنے ساتھ لے جاتے چنانچہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو دل کھول کر خرچ کرنے کا حکم دیا جبکہ بہت سارے لوگوں نے دکھاوے کے لیے خرچ کیا بہت سارے لوگ متذکرہ بالا فقراء کو سوار کر کے اپنے ساتھ لے گئے اور کچھ تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے تھے اس دن سب سے زیادہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا انھوں نے دو سو وقیہ چاندی اللہ کی راہ میں لا کر جمع کرائی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک سو اوقیہ چاندی لا کر دی جبکہ

حضرت عاصم انصاری رضی اللہ عنہ نے نوے و سق بھجوریں دیں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرا خیال ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے اپنے گھر والوں کے لیے کچھ نہیں چھوڑا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن سے پوچھا: کیا تم نے اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے عرض کی: میں نے اس سے کہیں زیادہ اور نہیں اچھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے آپ نے پوچھا: بھلا اس کی مقدار کیا ہے عرض کی میں نے وہ رزق اور وہ مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ تبوک پہنچے آپ نے وہاں سے علقمہ بن مجرز کو فلسطین روانہ کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۱ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا سب سے آخری غزوہ تبوک ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۲ ابن عاکذ کی روایت ہے کہ ولید بن محمد بن مسلم زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے آپ ﷺ رومیوں اور شام کے عرب کفار سے نبرد آزما ہونا چاہتے تھے، حتیٰ کہ جب آپ تبوک پہنچے تو آپ نے بیس پچیس دن یہیں قیام کیا اور یہیں اذرح اور ابلہ کے وفد آپ سے ملنے آئے ان سے جزیہ پر صلح کی پھر آپ تبوک ہی سے واپس لوٹ آئے اس سے آگے تجاوز نہیں کیا۔

رواہ ابن عساکر

غزوہ ذات السلاسل

۳۰۲۵۳ ابن عاکذ، ولید بن مسلم، عبد اللہ بن لہیہ، ابواسود کی سند سے عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے شام کے مشرق میں غزوہ ذات السلاسل کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بلی جو کہ عاص بن وائل کے نکھال کا خاندان تھا کی طرف روانہ کیا نیز قضاعہ کی ایک جماعت کی سرکوبی بھی اس سریہ سے مقصود تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام مقصود پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ دشمن کی تعداد لشکر اسلام سے کہیں زیادہ ہے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آدی بھیجا اور کمک کی درخواست کی چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ایک دستے پر امیر مقرر کر کے بھیجا اس دستے میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ جب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ پہنچے ان کے ساتھ مہاجرین اولین تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں امیر ہوں چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگی ہے اور آپ نے میری مدد کے لیے تمہیں بھیجا ہے جبکہ مہاجرین نے کہا تم اپنے ساتھیوں کے امیر ہو اور ہمارا امیر ابو عبیدہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں میری مدد کے لیے بھیجا گیا ہے لہذا میں امیر ہوں جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فریقین کے درمیان اختلاف برپا ہوا دیکھا تو کہا مجھے آتے وقت رسول اللہ ﷺ نے تاکید کی تھی کہ آپس میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنا لہذا اگر تم میری نافرمانی کرو گے بخدا میں تمہاری اطاعت کروں گا چنانچہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت تسلیم کر لی۔ رواہ ابن عساکر

غزوہ ذات الرقاع

۳۰۲۵۴ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے روانہ ہوئے چھ آدمیوں کو سوازی کے لیے ایک اونٹ ملا تھا ہم باری باری اونٹ پر سوار ہوتے گویا ہمیں سوار ہونے کی نسبت چلنا زیادہ پڑتا یوں ہمارے پاؤں میں چھالے پڑ گئے اور میرے تو ناخن بھی گر گئے ہم نے بچاؤ کے لئے اپنے پاؤں پر چیتھڑے (کپڑے) لپیٹ لئے اسی لئے اسے غزوہ ذات الرقاع کہا جاتا ہے۔

رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر

جنگ یرموک

۳۰۲۵۵ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حارث بن ہشام عکرمہ بن ابی جہل اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ میدان جنگ میں لڑنے کے لئے نکلے جو امردی اور ثابت قدمی سے لڑتے رہے (اور بدن زخموں سے چور چور تھے) پھر حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے پینے کے لیے پانی مانگا پانی لایا گیا چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے پانی کی طرف دیکھا حارث رضی اللہ عنہ نے ساقی سے کہا عکرمہ کو دو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے جام ہاتھ میں لیا اتنے میں عیاش رضی اللہ عنہ جام کی طرف دیکھنے لگے فرمایا: جام عیاش کو دو چنانچہ پانی عیاش رضی اللہ عنہ تک پہنچے نہیں پایا تھا کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے ساقی واپس عکرمہ رضی اللہ عنہ اور حارث رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹتا مگر وہ بھی جام بہشت نوش کرنے کے لئے کوچ کر چکے تھے۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر

فائدہ: یہ مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل تھا بخدا ایثار کی ایسی مثال ان کے سوا کوئی نہیں پیش کر سکتا۔

غزوہ اوطاس

۳۰۲۵۶ ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر اوطاس پر چڑھائی کے لیے بھیجا چنانچہ درید بن صمہ سے مقابلہ ہوا درید مقتول ہوا اور اس کے ساتھی شکست کھا کر بھاگ گئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا بنی حشم کے ایک شخص نے تیر مارا جو ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: اے چچا! آپ کو کس نے تیر مارا ہے انہوں نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا میں جھٹ سے اس شخص کے پاس جا پہنچا میں نے کہا: کیا تو عربی نہیں ہے کیا تجھے شرم نہیں آتی؟ پھر میں نے اس پر حملہ کر دیا ہماری تلواریں ٹکرائیں بالآخر میں نے اسے قتل کر دیا پھر میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ آیا اور میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو قتل کر دیا ہے جس نے آپ کو تیر مارا ہے ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے گھٹنے سے تیر نکلا تو میں نے تیر کھینچ کر نکال دیا پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا اور انھیں میری طرف سے سلام کہو بعد سلام کہو: میرے لئے استغفار کریں پھر ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے لشکر کا امیر بنایا اور تھوڑی دیر بعد اللہ کو پیارے ہو گئے جب میں واپس لوٹا رسول اللہ ﷺ ایک گھر میں چار پائی پر تشریف فرما تھے چار پائی کی رسیوں کے نشانات جسم اقدس پر پڑے ہوئے تھے میں نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کی خبر دی اور عرض کی: ابو عامر نے آپ سے استغفار کی درخواست کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ! اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرمایا آپ نے اتنے اوپر ہاتھ اٹھائے کہ میں نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی پھر فرمایا: یا اللہ! قیامت کے دن ابو عامر کو نور عظیم عطا فرما، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا کریں فرمایا: یا اللہ! عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ہے) کی مغفرت فرما اور قیامت کے دن اسے بہشت میں داخل فرما ابو بردہ کہتے ہیں: ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے کی اور دوسری دعا ابو موسیٰ کے لیے۔

رواہ ابن عساکر

غزوہ بنی مصطلق

۳۰۲۵۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نبی مصطلق پر حملہ کیا اس وقت بنی مصطلق اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے تھے جو یہ بنت حارث رضی اللہ عنہ اسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ کو غنیمت میں ملی تھیں میں گھوڑ سواروں میں تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

سر یہ عاصم

۳۰۲۵۸ "مسند انس رضی اللہ عنہ" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کے ستر سے زائد افراد ایسے تھے کہ جب رات چھا جاتی وہ مدینہ میں کسی معلم کے پاس آجاتے وہیں رات بسر کرتے اور قرآن مجید پڑھتے تھے صبح ہوتی اور جس کے پاس کچھ ہوتا کھا لیتا اور پانی پی لیتا اور جن کے پاس زیادہ خرچ کرنے کی وسعت ہوتی وہ بکری ذبح کر لیتے اور رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے سامنے لٹکادیتے جب حضرت ضعیب رضی اللہ عنہ پر مصیبت نازل ہوئی تو انصار کے ان آدمیوں کو رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا ان میں میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ یہ لوگ بنی سلیم کی ایک بستی میں آئے، حرام رضی اللہ عنہ نے اپنے امیر سے کہا: کیا ہم اس بستی والوں کو خبر نہ کر دیں کہ ہم ان پر حملہ کرنے نہیں آئے تاکہ جنگ کا خیال ان کے دلوں سے نکل جائے؟ چنانچہ حرام رضی اللہ عنہ بستی والوں کے پاس آئے اور انھیں یہ بات کہی تاہم ایک شخص نے حرام رضی اللہ عنہ کو پیٹ میں تیر مارا تیر لگتے ہی حرام رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکلا: اللہ اکبر! فزت برب الکعبۃ: اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا چنانچہ مسلمان ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے تاہم کوئی خبر دینے والا بھی باقی نہ رہا۔ ان لوگوں کی شہادت پر رسول اللہ ﷺ کو اذ حد دکھ اور رنج ہوا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہر روز کئی نماز میں ہاتھ اٹھا کر بنی سلیم کے لیے بددعا کرتے رہے کچھ عرصہ بعد ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: کیا تمہیں حرام کے قاتل کا کوئی علم ہے؟ اللہ اسے عارت کرے! ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسا نہ فرمائیں حرام رضی اللہ عنہ کا قاتل مسلمان ہو چکا ہے۔ رواہ الطبرانی و ابو عوانہ

سر یہ عاصم رضی اللہ عنہ کے متعلقات

۳۰۲۵۹ "مسند خباب بن الارت" حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے جاسوس بنا کر قریش کے پاس بھیجا تا کہ ضعیب رضی اللہ عنہ کی لاش اتار لاؤں چنانچہ جس درخت پر ضعیب رضی اللہ عنہ کی لاش لگی ہوئی تھی میں اس درخت پر چڑھا، لاش گھولی لاش زمین پر گری نیچے اتر کر لاش میں نے بہت تلاش کی لیکن مجھے لاش نہ ملی گویا انھیں زمین نکل گئی (یا آسمان نے اٹھالیے) چنانچہ آج تک حبیب رضی اللہ عنہ کی بوسیدہ ہڈی کا بھی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن امیہ الضمیری

سر یہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہمارے پاس زید بن حارثہ آئے رسول اللہ ﷺ انھیں دیکھ کر اٹھ کر ساتھ اپنے کپڑے بھی لیتے گئے پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا ام قرفہ نے اپنی اولاد میں سے چالیس سواریوں کو لے کر ان کے لئے بھیجے تھے رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے بھیجا تھا زید رضی اللہ عنہ کے دستہ نے ام قرفہ اور اس کے سبھی آدمیوں کو قتل کیا ام قرفہ کی زرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجی زرہ دونیروں کے سہارے مدینہ میں سر راہ نصب کر دی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی بھیجیا نہیں دیکھا البتہ ایک مرتبہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک غزوہ سے فتح یاب ہو کر واپس آئے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی تو آپ ﷺ عریاں اٹھ کر ان کی طرف لپکے اور اپنے کپڑے ساتھ کھینچتے لے گئے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: حدیث کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ آپ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے پاس عریاں پہنچ گئے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لیا، بلکہ گھر کی چار دیواری کے اندر اور حجرے کے اندر عریاں ہوئے اور آپ کو عریاں دیکھنے والی صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ تھیں اور دروازے سے نکلنے سے

پہلے پہلے کپڑوں سے ستر کر لیا یا ہر بھی عریاں گئے لیکن واجبی ستر کا اہتمام ضرور کر لیا صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے کبھی عریاں نہیں ہوئے حتیٰ کہ تمیر کعبہ کے دوران قریش کے عہد میں جب آپ بیچے تھے ستر کھل گیا تھا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا اور عریاں ہونے سے بچالیا۔

۳۰۲۶۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام قرفذہ کی ہم سے فارغ ہو کر زید بن حارثہ واپس آئے رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے زید رضی اللہ عنہ نے دروازے پر دستک دی آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے آپ عریاں تھے اور اسی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے آپ کپڑے ساتھ کھینچ رہے تھے قبل ازیں میں نے آپ کو کبھی عریاں نہیں دیکھا تھا حتیٰ کہ آپ دروازے پر آئے زید رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اور انھیں گلے لگا لیا پھر ہم کے متعلق پوچھا اور زید رضی اللہ عنہ نے آپ کو صحیح کی ساری خبر سنائی۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۶۳ عروہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو انصار نے اپنے ارد گرد کے حلیف قبائل کو عرب کے طول و عرض میں مختلف قبائل کے ہاں بھیجا جن کے ساتھ انصار کے جنگی کمک کے معاہدے تھے یا جن کے ساتھ جنگ و جدال تھا چنانچہ انصار نے تمام امور سے قبائل کو آگاہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے انصار کو حکم دیا کہ قبائل کے معاہدوں سے دستبردار ہو جائیں اور انھیں جنگ کا اعلان کریں چنانچہ انصار نے ایسا ہی کیا چنانچہ مکہ تک قرب و جوار میں مختلف سر یا بھیجے حتیٰ کہ موتہ جو جدام کا علاقہ ہے یہاں تک میں سے زائد سر آیا بھیجے اور موتہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو چھ ہزار کا لشکر دیکر بھیجا۔ رواہ ابن عائد وابن عساکر

سریہ اسامہ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶۴ عروہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سوئے موتہ حضرت اسامہ بن زید کی امارت میں ایک لشکر بھیجا اس لشکر میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما (ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ) جیسے اساطین اسلام بھی شامل تھے کچھ لوگ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر (ان کے لڑکا ہونے کی وجہ سے) طعن کرنے لگے رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو جمع کر کے ان سے خطاب کیا فرمایا تم میں سے کچھ لوگ اسامہ کی امارت پر طعن دیتے ہیں جبکہ لوگ قبل ازیں اس کے والد زید کی امارت پر بھی طعن دے چکے ہیں اللہ کی قسم زید امارت کا سزاوار تھے اور مجھے سب سے زیادہ وہ محبوب تھا اس کے بعد اس کا بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے مجھے امید ہے کہ اسامہ صالحین میں سے ہے لہذا اس سے بہتری اور خیر خواہی کا سلوک کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۶۵ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جہاد کے لیے تیاری کی اور ساز و سامان پہلی منزل مقام جرف میں منتقل کر دیا جرف پہنچ کر اسامہ رضی اللہ عنہ نے قیام کر لیا چونکہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے بیمار ہونے کی خبر پہنچ گئی تھی رسول اللہ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا تھا لشکر میں مہاجرین بھی تھے۔ حتیٰ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ موتہ پر جا کر چڑھائی کر دو اور فلسطین کی جانب جہاں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا وہاں پر بھی حملہ کرو لوگ جوق در جوق آتے اور آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کی صحت یابی کے لیے دعائیں کرتے رخصت ہوتے رہے، بالآخر آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر صبح یہاں سے کوچ کر جاؤ میں نے تمہیں جہاں حملہ آور ہونے کا حکم دیا ہے وہیں جا کر حملہ کرو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ کو صحیح کے وقت افاقہ ہوا ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں رک جاؤں تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا یاب کر دے اگر اسی حالت میں میں چلا گیا میرے دل میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تردد رہے گا میں اچھا نہیں سمجھتا کہ آپ کے متعلق پھر لوگوں سے پوچھتا پھروں رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا اور اٹھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۶ "مسند صدیق" واقدی عبد اللہ بن جعفر بن عبد الرحمن بن ازہر بن عوف زہری عروہ کی سند سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اہل ابی پر صبح صبح حملہ کریں اور ان کے اموال (گھر وغیرہ) جلا دیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اسامہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کوچ کر جاؤ اور آپ نے اپنے دست اقدس پر چم کو گرہیں لگا کر بریدہ بن حصیب سلمی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا بریدہ رضی اللہ عنہ پر چم لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر کا پہلا پڑاؤ مقام جرف میں کیا چنانچہ لوگ مدینہ سے نکل کر جرف میں لشکر کے ساتھ شامل ہو جاتے اور جسے کوئی تھوڑی بہت مشغولیت ہوتی یا کوئی کام ہوتا وہ فارغ ہو کر لشکر سے جاملتا چنانچہ مہاجرین سابقین و اولین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس لشکر میں شامل نہ ہوا ہو حتیٰ کہ عمر بن خطاب، ابو سعیدہ، سعد بن ابی وقاص، ابو عور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم جیسے عمائدین اسلام بھی اس لشکر میں شامل تھے اس لشکر میں قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بن حریش بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے جبکہ مہاجرین میں سے بعض لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے متعلق چہ میگوئیں کرنے لگے اس میں عباس بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ پیش تھے اور کہتے تھے اس لڑکے کو مہاجرین اولین پر امیر بنا دیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر پر زور تردید کی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر شکایت کی اس پر رسول اللہ ﷺ کو سخت غصہ آیا آپ (بیماری کی حالت ہی میں) گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی تھیں اور اپنے اوپر چادر اوڑھی ہوئی تھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر فرمایا: اما بعد! لوگو! میں کچھ چہ میگوئیں سن رہا ہوں جو اسامہ کو امیر مقرر کرنے پر کی جا رہی ہیں اگر تم نے اسامہ کو امیر مقرر کرنے پر طعنے دیئے ہیں تو قبل ازیں تم لوگ اس کے باپ کو امیر مقرر کرنے پر طعنے دے چکے ہو بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی امارت کا سزاوار ہے اس کا باپ مجھے محبوب تھا اور یہ بھی مجھے محبوب ہے یہ دونوں (باپ بیٹا) طالب خیر ہیں لہذا تمہیں اسامہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنا چاہیے چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور گھر میں داخل ہو گئے یہ واقعہ بروز ہفتہ ۱ ربیع الاول کا ہے اس کے بعد مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو الوداع کہہ کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس (صرف میں) چلے جاتے، رخصت ہونے والوں میں عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے فرمایا: اسامہ کے لشکر کو بھیج دو اسی اثناء میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ) آپ کی خدمت میں داخل ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ اسامہ کو یہیں لشکر گاہ ہی میں عارض طور پر قیام کی اجازت مرحمت فرمادیں حتیٰ کہ آپ کی صحت اچھی ہو جائے چونکہ اگر وہ آپ کو اسی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا اس کے دل میں آپ کے متعلق تردد رہے گا؟ آپ نے فرمایا: اسامہ کے لشکر کو جانے دو چنانچہ جو لوگ پس و پیش میں تھے وہ بھی لشکر سے جا ملے یوں گیا رہ ربیع الاول کی رات لوگوں نے لشکر گاہ میں گزاری پھر انوار کو اسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کا بدن بیماری کی وجہ سے بوجھل ہوا جا رہا تھا اور آپ پر غشی بھی طاری ہو جاتی تھی اسی دن لوگوں نے آپ کو لدود (ایک دوائی) پلایا تھا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس داخل ہوئے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشکبار تھیں آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے ارد گرد عورتیں جمع تھیں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے قریب پہنچ کر سر جھکا لیا اور آپ کا بوسہ لیا جبکہ رسول اللہ ﷺ بات نہیں کر سکتے تھے آپ دونوں ہاتھ اوپر آسمان کی طرف اٹھاتے اور پھر اسامہ رضی اللہ عنہ پر ڈال دیتے اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مجھ گیا کہ آپ میرے لیے دعا کر رہے ہیں بالآخر میں لشکر گاہ میں چلا گیا پیر کی صبح اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی لشکر گاہ میں تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ کو آج صبح افاقہ تھا اسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ۔

آپ علیہ السلام کو افاقہ

اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو الوداع کہا آپ کو افاقہ تھا اور عورتوں نے آپ کو افاقہ میں دیکھ کر کنگھی کرنی شروع کر دی اور عورتیں خوش ہو گئیں اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج آپ کو افاقہ ہے آج میری ابن خارجہ کے ہاں جانے کی باری ہے آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں چنانچہ آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی ابو بکر رضی اللہ عنہ مقام بخ کی

طرف روانہ ہو گئے اور ادھر اسامہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی لشکر گاہ کی طرف چل پڑے اور لوگوں کو بھی لشکر سے جاننے کا حکم دیا جب لشکر گاہ میں پہنچ کر لوگوں کو جمع کر کے کوچ کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ کوچ کی تیاریاں مکمل ہو گئیں اسامہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر بس کوچ کرنے لگے تھے کہ اتنے میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا قاصد پہنچ گیا اس نے پیغام لایا کہ ام ایمن کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ آخری وقت ہے چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ مدینہ واپس لوٹ آئے جب آپ ﷺ کے پاس پہنچے آپ دنیا سے رخصت ہوئے جا رہے تھے چنانچہ جب سورج بلند ہوا آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ یہ ۱۲ ربیع الاول سوموار کا دن تھا مسلمانوں کا جو لشکر مقام صرف میں جمع تھا وہ بھی مدینہ میں واپس لوٹ آئے حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی لیٹا ہوا جھنڈا لے کر واپس لوٹ آئے اور جھنڈا لاکر رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر گاڑ دیاں جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ پرچم اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر لے جاؤ اور اسے کھولنا نہیں چنانچہ میں جھنڈا لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا پھر یہ جھنڈا اسی حالت میں میں لے کر بسوئے شام گیا اور جھنڈا برابر لپٹا رہا پھر یہ جھنڈا لے کر میں اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر آیا اور اسی حالت میں ان کے گھر رہا حتیٰ کہ اسامہ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

جب عرب کے طول و عرض میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی تو بہت سارے لوگ اسلام سے برگشتہ ہو گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا تم اسی ہم کے لئے روانہ ہو جاؤ جس کے لئے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا چنانچہ لوگ پہلی لشکر گاہ مقام جرف میں جمع ہونے شروع ہوئے بریدہ رضی اللہ عنہ بھی پرچم لے کر لشکر گاہ میں تشریف لائے، قبائل کی ارتدادی حالت دیکھ کر مہاجرین اولین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو ہم کے لیے جانا مناسب نہ سمجھا حتیٰ کہ حضرت عمر عثمان ابو عبیدہ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! مرتدین نے چاروں طرف سے پر تو لے لئے شروع کر دیئے ہیں لہذا اس لشکر کا جانا حالات کے موافق نہیں فی الحال آپ لشکر کو مرتدین کے فتنہ کو فرو کرنے کے لیے بھیجیں تاکہ آپ مرتدین کے فتنہ کا سدباب کر سکیں دوسری بات یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ لشکر میں چلے جائیں گے پیچھے مدینہ خالی رہ جائے گا کیا معلوم عورتوں اور بچوں پر کوئی حملہ کر دے یوں جب داخلی شورش ختم ہو جائے گی اور مرکز پر کسی قسم کی یلغار کا امکان نہیں رہے گا تب آپ اسامہ کے لشکر کو روانہ کر دیں، جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گفتگو سنی فرمایا: کیا تم میں سے کسی اور شخص نے بھی کچھ کہنا ہے؟ انھوں نے عرض کی: نہیں، ہم نے جو کہنا تھا وہ آپ نے سن لیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے چرند پرند مدینہ میں نوح لیں میں تب بھی اسامہ کا لشکر ضرور بھیجوں گا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی رہی ہے اور آپ آخر وقت تک اس لشکر کے روانہ کرنے کی تاکید فرماتے رہے ہیں البتہ میں اسامہ سے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بات کروں گا کہ وہ عمر کو ہمارے پاس چھوڑ جائیں چونکہ عمر کے بغیر ہمارا کوئی چارہ کار نہیں بچتا مجھے معلوم نہیں اسامہ ایسا کرے گا یا نہیں۔

اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اظہار اطمینان

چنانچہ سب ہی لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ کرنے کا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پختہ عزم کر لیا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ اسامہ کے ساتھ ان کے گھر تک گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دینے کے متعلق گفتگو کی چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم خوشی سے عمر کو پیچھے رہنے کی اجازت دیتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان عام کر لیا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اس لشکر کے لئے نکلا تھا وہ ضرور جائے اور پیچھے نہ رہے اگر میں نے کسی کو پیچھے پالیا میں اسے پیادہ لشکر سے ملاؤں گا جن حضرات مہاجرین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کی تھی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں سختی سے ڈانٹا اور لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا، چنانچہ لشکر سے پیچھے کوئی شخص نہ رہا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کے ساتھ مشابہت کے لیے

چلے لشکر میں تین ہزار افراد شامل تھے ان میں سے ایک ہزار گھوڑ سوار تھے مقام جرف سے جب لشکر نے جمع کیا اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھوڑا آگے تک چلتے رہے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو نافذ کیا ہے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے تمام تر نصیحت کر دی ہے میں تمہیں مزید کچھ حکم نہیں دیتا اور نہ منع کرتا ہوں اسامہ رضی اللہ عنہ منزل بہ منزل آگے بڑھتے گئے جب کہ قبیلہ جبینہ اور قضاعہ تقریباً پورا ہی اسلام سے برگشتہ ہو گیا تھا جب اسامہ رضی اللہ عنہ مقام وادی القری میں پہنچے تو یہاں سے ایک جاسوس روانہ کیا یہ جاسوس بنی عدزہ کا ایک حربث نامی آدمی تھا چنانچہ جاسوس اونٹنی پر سوار ہو کر لشکر سے پہلے ہی روانہ ہو گیا اور اپنی جا بچا پٹیوں راستہ اور حالات کا جائز لے کر جاسوس واپس لوٹ آیا اور اپنی سے دودن کی مسافت کی دوری پر اسامہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اس نے خبر دی کہ دشمن غفلت میں ہے اور دشمن نے ہمارے خلاف کوئی جمعیت اکٹھی نہیں کی جاسوس نے یہ بھی کہا کہ اب تمہیں وقت ضائع کیے بغیر بہت جلد منزل مقصود تک پہنچ جانا چاہیے تاکہ دشمن کو جمع ہونے کی فرصت نہ ملے اور یوں ان پر دفعہ حملہ ہو جائے۔ رواہ ابن عساکر۔

۳۰۲۶۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا تو آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہیں تو آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: خبردار! شنید ہے کہ تم لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہو جبکہ تم لوگ قبل ازیں اس کے باپ پر بھی تنقید کر چکے ہو بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اس کے بعد اس کا بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے لہذا اس کے ساتھ بہتر سلوک کرو چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے۔ سالم کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب بھی یہ حدیث سنائی ضرور کہا: بخدا! سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یعنی رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ اسامہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مستثنیٰ رکھا۔ رواہ ابن عساکر۔

۳۰۲۶۸ "مسند صدیق" سیف بن عمر، زہری، ابو یوسف وغیرہما حسن ابن ابی الحسن سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی وفات سے قبل ایک لشکر ترتیب دیا لشکر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا چنانچہ لشکر کے آخری فرد نے خندق عبور نہیں کر پائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر وہیں روک لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کے پاس واپس جائیں اور اجازت لیں کہ میں لشکر لے کر واپس آ جاؤ چونکہ میرے ساتھ کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں چونکہ مجھے خوف ہے کہ مشرکین مسلمانوں کو کوئی گزند نہ پہنچائیں انصاری نے کہا: اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نہ مائیں تو ہماری بات ان تک پہنچادیں کہ ہمارا امیر کسی ایسے شخص کو مقرر کریں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ کا پیغام لے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انھیں اسامہ کا پیغام دیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے بدن کو کتے اور بھیرے نوج نوج کرکھا جائیں میں رسول اللہ ﷺ کے کیے ہوئے فیصلہ کو کسی قیمت رد نہیں کر سکتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے انصاری نے کہا ہے کہ آپ کو ان کا پیغام پہنچادوں کہ آپ کسی ایسے شخص کو امیر مقرر کر دیں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو انصاری اس کا مطالبہ کر رہے ہیں چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جھٹ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی اور فرمایا: اے ابن خطاب تیری ماں تجھے گم پائے اسامہ کو رسول اللہ ﷺ نے امیر مقرر کیا ہے اور تم کہتے ہو کہ میں اسے معزول کر دوں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مایوس ہو کر لشکر میں واپس لوٹ آئے اور لوگوں سے کہا: تمہاری ماںیں تمہیں گم پائیں چلو آگے بڑھو، مجھے آج تمہاری وجہ سے خلیفہ رسول اللہ ﷺ سے سخت ڈانٹ پڑی ہے۔

پھر بذات خود ابو بکر رضی اللہ عنہ لشکر کے پاس تشریف لائے تاکہ لشکر کو رخصت کریں اور چند قدم بطور مشاہدہ بہت کے لشکر کے ساتھ چلیں آپ رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سواری کو پکڑے چل رہے تھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خلیفہ رسول یا تو آپ بھی سوار ہو جائیں یا پھر میں بھی نیچے اتر جاؤں گا؟ فرمایا: بخدا! تم نیچے نہ اترو بخدا میں سوار نہیں ہوں گا میں تو اس لیے پیدل چل رہا ہوں تاکہ گھڑی بھر کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں میرے قدم غبار آلود ہوں چنانچہ مجاہد کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سات سو برائیاں مٹادی جاتی ہیں اس کے بعد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میری مدد کے لیے چھوڑ دو چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! ارک

جاؤ میں تمہیں دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں انھیں یاد رکھو خیانت مت کرو، مال غنیمت میں دھوکا مت کرو، غدر سے اجتناب کرو لاشوں کا مسئلہ نہیں کرنا چھوٹے سے کوئل نہیں کرنا نہ ہی بوڑھے کوئل کرنا عورت کو بھی قتل نہیں کرنا باغات نہ کاٹنا اور نہ باغات جلانا پھلدار درخت بھی نہیں کاٹنا بکری گائے اور اونٹ کو ذبح نہ کرنا ہاں اگر انہیں ذبح کرو تو کھانا وغیرہ تم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرو گے جو گرجوں میں پڑے ہوں گے انہیں اپنے حال پر رہنے دینا عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے جو تمہارے پاس برتن لائیں گے جو طرح طرح کے کھانوں سے سجے ہوں گے جب تم اس سے کھاؤ تو اللہ تعالیٰ کا نام لو عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے جنہوں نے اپنے سر درمیان سے مونڈھے ہوں گے اور اطراف سے چھوڑے ہوں گے تو تلواروں سے انہیں چل دینا اب اللہ کا نام لے کر چل پڑو اللہ تعالیٰ تمہیں طعن و طاعون سے محفوظ رکھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۹ ”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ ابن عابد ولید بن مسلم عبد اللہ بن لہیعہ الواسوکی سند سے عروہ کی روایت ہے کہ جب مسلمان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے سے فارغ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی اس مہم کے لیے چلو جس کا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا تھا مہاجرین اور انصار میں سے کچھ حضرات نے آپ رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ فی الحال حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اسامہ رضی اللہ عنہ اور ان کے لشکر کو روک لیں چونکہ ہمیں ڈر ہے کہ عرب ہمارے اوپر پل نہ پڑیں چونکہ جب عرب کے طول و عرض میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر پھیلے گی لوگ اسلام سے برگشتہ ہو جائیں گے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شخصیت زبردست معاملہ فہم تھی فرمایا: میں اس لشکر کو روک لوں جسے رسول اللہ ﷺ نے خود بھیجا ہے تب تو میں بڑی جرات کر بیٹھوں گا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر سبھی عرب مجھ پر ٹوٹ پڑیں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسامہ کے لشکر کو روک لوں جسے رسول اللہ ﷺ نے خود بھیجا ہے اے اسامہ تم اپنے لشکر کو لے کر چلو اور وہاں پہنچ جاؤ جہاں جہاد کرنے کا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ یعنی فلسطین اور موتہ کی طرف البتہ اگر تم بہتر سمجھو تو عمر کو اپنے دو میں ان سے مشورہ لوں گا اور میری مدد کریں گے اسامہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی رخصت کی خبر سن کر عام عرب دین سے پھر گئے اسی طرح عامہ اہل مشرق عطفان، بنو اسد اور عامہ اشجع بھی دین اسلام سے برگشتہ ہو گئے البتہ بنی طے اسلام پر ڈٹے رہے ان حالات کے پیش نظر عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ اسامہ اور ان کے لشکر کو روک لیں اور فی الحال انہیں عطفان اور دیگر مرتدین عرب کی سرکوبی کے لیے بھیجیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو تم لوگوں سے جد ہوئے چند دن ہی ہوئے ہیں آپ ﷺ تم سے مشورہ لیتے تھے اس پر تمہارے اوپر کوئی حجت نازل نہیں ہوئی تم مشورہ دیتے رہے ہیں نے بھی تم سے مشورہ لیا ہے تمہیں جو ہدایت والی راہ ملے اس کا اتنا حال کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اس گمراہی پر جمع نہیں کرے گا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں جہاد سے افضل کوئی کام نہیں سمجھتا حتیٰ کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو بکری کی رسی دیتا تھا اور اب وہ اس سے انکار کرے گا میں اس سے بھی جہاد کروں گا چنانچہ سبھی مسلمانوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے پر سر جھکا لیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۷۰ ”مسند حسین بن علی“ رسول کریم ﷺ نے بوقت وفات تین چیزوں کی وصیت کی (۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر بہر حال روانہ کیا جائے (۲) مدینہ میں دین اسلام کا نام لیوا ہی رہے کسی دوسرے دین کے پیروکار کو نکال باہر کیا جائے محمد کہتے ہیں تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔

رواہ الطبرانی عن محمد بن علی بن حسین عن ابیہ عن جدہ

فائدہ: دوسری روایت میں ہے کہ تیسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ میرے بعد اختلاف نہ کیا جائے یا نماز کی پابندی کی وصیت کی یا جہاد کرنے کی وصیت کی۔

۳۰۲۷۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اسامہ کا لشکر روانہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کی مرضی وفات کی وجہ سے لشکر جرف سے آگے نہ جا سکا نیز مسلمانوں نے بھی اپنی جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچا رکھا تھا بعض لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر بھی تنقید کر رہے تھے حتیٰ کہ بیماری میں رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے سر درد کی وجہ سے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی

تھی آپ نے فرمایا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں خواب دیکھا ہے میں دیکھتا ہوں کہ میرے بازوؤں میں سونے کے دو ٹکڑے ہیں میں نے انھیں سخت ناپسند کیا اور پھینک دیئے میں نے ان کی تسبیح ان دو کذابوں سے لی ہے یعنی صاحب یمامہ اور صاحب یمن میں نے سنا ہے کہ کچھ لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہیں بخدا قبل ازیں لوگ اس کے باپ کی امارت پر بھی تنقید کر چکے ہیں بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور اسامہ بھی امارت کا سزاوار ہے لہذا اسامہ کے لشکر کو چلتا کر پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے نکل کر مقام جرف میں پڑاؤ ڈال لیا اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کے مرض میں شدت آ گئی آپ ﷺ کی صحت یابی کے انتظار میں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ رواہ سیف وابن عساکر

۳۰۲۷۲: ”مسند اسامہ“ اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی پر حملہ کروں اور ان کے اموال جلاؤں۔

رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد الطیالسی و الشافعی و احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ و البغوی و الطبرانی

۳۰۲۷۳: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

سریہ خالد بن ولید بسوئے اکیدر دومتہ الجندل

۳۰۲۷۴: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دومتہ الجندل کی طرف ایک سریہ روانہ کیا اور فرمایا: تم لوگ اکیدر کو بستی سے باہر شکار کرنا دیکھو گے چنانچہ سریہ ہم سر کرنے چل پڑا اور اکیدر کو اسی حال میں پایا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: مسلمان اکیدر کو پکڑ لائے اور مدینہ میں مسلمانوں کے پاس آوارہ ہوئے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اکیدر سے کہا: میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بناؤ کیا تم اپنی کتابوں میں محمد ﷺ کا ذکر پاتے ہو؟ وہ بولا! نہیں جبکہ اس کے پہلو میں ایک شخص کھڑا تھا وہ بولا: ہم اپنی کتاب میں محمد کا ذکر پاتے ہیں۔ اسی شخص نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ کیا ان لوگوں نے ابھی کفر نہیں کر دیا فرمایا جی ہاں پس تم خاموش رہو تم بھی عنقریب کفر پر اتراؤ گے چنانچہ وہ شخص خاموش ہو کر گھر میں داخل ہو گیا چنانچہ مسلمانوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ایک شخص نے کہا: میں نے تجھے دومتہ الجندل میں کہتے سنا ہے تم عنقریب کفر پر اتراؤ گے اور یہ مسلمان کا خروج ہے کہا: نہیں البتہ وہ آ خر زمانہ میں ہوگا۔

رواہ ابن مندہ و العجلمی فی امالیہ و ابو نعیم فی المعرفہ و ابن عساکر

۳۰۲۷۵: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف دستہ دیکر بھیجا اور فرمایا: تم عرب کی جس بستی کی پاس سے گزرو اگر ان کی اذان کی آواز سنو تو ان سے تعرض مت کرو، اگر اذان کی آواز نہ سنو تو انھیں اسلام کی دعوت دو اگر اسلام قبول نہ کریں ان پر چڑھائی کرو۔ رواہ الطبرانی عن خالد بن سعید بن العاص

شاہ اکیدر کی گرفتاری

۳۰۲۷۶: ”مسند بکیر بن بجرہ طائی“ ابو معارک شام بن معارک بن مرہ بن صخر بن بکیر بن بجرہ معارک بن مرہ بن صخر، مرہ بن صخر کی سند سے بکیر بن بجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومتہ الجندل کے بادشاہ اکیدر کی طرف لشکر دے کر بھیجا میں بھی اس لشکر میں شامل تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے تیل گانے کا شکار کرتے پاؤں گے چنانچہ ہم نے اکیدر کو رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق پایا چاندنی رات میں وہ باہر شکار کے لیے نکلا تھا ہم نے اکیدر کو پکڑ لیا اور اس کا بھائی ہمارے مقابلے پر اترا آیا ہم نے اسے قتل کر دیا اس نے دیباچ کی قباہ پہن رکھی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے یہ قباہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دی جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے یہ اشعار کہے۔

تبارک سائق البقرات انی
رایت اللہ یهدی کل ہاد
فمن یک عائدا عن ذی تبوک
فاننا قد امرنا بالجهاد

گائیوں کو ہانکنے والی ذات بڑے برکت والی ہے میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے کہ وہ ہر ہادی کو ہدایت دیتا ہے جو بھی تبوک والے سے واپس لوٹے گا ہمیں تو جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے یہ اشعار سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے دانتوں کو گرنے سے محفوظ رکھے۔ چنانچہ بحیر رضی اللہ عنہ کی عمر نوے سال ہوئی اور ان کے منہ میں کوئی دانت ہلا تک نہیں اور نہ کوئی داڑھ بٹنے پائی۔ رواہ ابونعیم وابن مندہ وابن عساکر ۳۰۲۷۷۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مجھے یزید بن رومان اور عبداللہ بن ابی بکر نے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومہ کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک کنڈی کی طرف بھیجا اور ان سے فرمایا تم اسے نیل گائے شکار کرتے ہوئے پاؤں گے خالد رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے تو چاندنی رات میں اس سے ملے وہ اپنے خاندان کے چند افراد کے ساتھ باہر گھوم رہا تھا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے گرفتار کر لیا اس کا بھائی مقابلے پر آتا ہوا اور مقتول ہوا پھر خالد رضی اللہ عنہ اکیدر کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اس کی جان بخشی کی اور جزیے پر اس سے صلح کر لی پھر اسے رہا کر دیا اور وہ اپنی ہستی میں واپس لوٹ آیا، چنانچہ قبیلہ لٹی کے بحیر بن بجرہ نامی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کا خالد رضی اللہ عنہ سے کہے ہوئے فرمان کہ ”تم اکیدر کو نیل گائے شکار کرتے پاؤ گے“ کا تذکرہ کیا اور یہ اشعار کہے۔

تبارک سائق البقرات لیلا
کذاک اللہ یهدی کل ہاد
فمن یک عائدا عن ذی تبوک
فاننا قد امرنا بالجهاد

رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن عساکر قال ابن مندہ هذا حدیث مرسل فی المغازی

۳۰۲۷۸۔ خالد بن سعید بن عاص کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے خط دے کر روم کے بادشاہ قیصر کے پاس بھیجا جب میں قیصر کے دربار میں پہنچا میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اجازت دو قیصر کو اطلاع کی گئی کہ دروازے پر ایک شخص ہے اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے درباری سن کر ہکا بکارہ گئے اور ان پر گھبراہٹ طاری ہو گئی قیصر نے دربان سے کہا: اسے اندر داخل کرو دربان مجھے اندر لے گیا قیصر کے پاس اس کے وزراء اور مشیر بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے نامہ والا دیا قیصر کو نامہ مبارک پڑھ کر سنا یا گیا خط میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد اللہ کے رسول (ﷺ) کی جانب سے قیصر صاحب روم کی طرف اس پر قیصر کے ایک بھیجے نے جو گورانیلوگوں آنکھوں والا اور سیدھے لمبے بالوں والا تھا نے کہا: آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ خط کے مرسل نے خط کی ابتداء اپنے نام سے کی ہے اور پھر ملک روم (روم کا بادشاہ) کی بجائے صاحب روم لکھا ہے۔ چنانچہ خط پڑھا گیا اور ختم کر دیا گیا پھر قیصر نے دربار میں موجودین کو چلے جانے کا حکم دیا پھر پیغام بھیج کر مجھے اپنے پاس بلا یا مجھ سے خط کے متعلق دریافت کیا میں نے اسے خبر کی پھر اس نے ایک پادری اپنے پاس بلوایا جب پادری نے خط پڑھا بولا: اللہ کی قسم یہ وہ ہی پیغمبر ہے جس کی موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں بشارت دی ہے اور جس کے آج تک ہم منتظر تھے قیصر نے کہا: تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا میں تو اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کی اتباع کرتا ہوں قیصر نے کہا: میں جانتا ہوں کہ وہ اللہ کا رسول برحق ہے لیکن میں اس کی اتباع کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں ایسا کروں گا تو میری بادشاہت ختم ہو جائے گی اور رومی مجھے قتل کر دیں گے۔

رواہ الطبرانی عن دحیہ کللی رضی اللہ عنہ

۳۰۲۷۹۔ ”مسند ابی سائب خباب“ حضرت خرم بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ حیرہ کی سرزمین

مجھے دکھائی گئی میں نے شیماء بنت نفیلہ ازدیہ کو سفید چنجر پر سوار دیکھا ہے اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر ہم سرزمین حیرہ میں داخل ہوئے اور میں نے شیماء کو اسی حالت میں پایا تو وہ میری ہو جائے گی آپ نے فرمایا: اچھا وہ تمہاری ہوئی چنانچہ آپ کی رحلت کے بعد عرب اسلام سے پھر گئے لیکن بنی طے کا کوئی شخص بھی مرتد نہ ہوا ہم قیس سے اسلام پر لڑتے رہے ان میں عیینہ بن حصن بھی تھا اسی طرح ہم بنی اسد سے بھی لڑتے رہے ان میں طلحہ بن خویلد فقعی بھی تھا: پھر خالد رضی اللہ عنہ مسلمینہ کذاب کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا جب ہم مسلمینہ کذاب اور اس کے اتباع سے فارغ ہوئے تو ہم نے بقر کے مضافات کی خبر لی کاظمیہ میں ہرمز جم غفیر کے ساتھ ہمارا مقابل ہوا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا اور تمام احوال حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہرمز کا ساز و سامان خالد رضی اللہ عنہ کو انعام میں دیا پھر ہم طف کے راستے پر چلے اور حیرہ میں داخل ہوئے اور حیرہ میں سب سے پہلے ہماری جس سے ملاقات ہوئی وہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ تھی وہ سفید چنجر پر سوار تھی اور اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی تھی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا میں فوراً شیماء کے ساتھ لپٹ گیا اور میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ عورت مجھے ہبہ کی ہے خالد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے گواہ طلب کیے میں نے گواہ پیش کیے خالد رضی اللہ عنہ نے شیماء میرے حوالے کر دی۔ رواہ الطبرانی عن حویم بن اوس

۳۰۲۸۰ ”مسند ابن عباس“ واقدی، ابن ابی حنیبہ، داؤد بن حصین مکرّمہ، ابن عباس و محمد بن صالح، عاصم بن عمر بن قتادہ و معاذ بن محمد، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ و اسماعیل بن ابراہیم موسیٰ بن عقبہ ان تمام اسناد سے حدیث مروی ہے اور اس کا اساس ابن ابی حنیبہ کی حدیث ہے روایت یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چار سو بیس شہسواروں کے لشکر کا امیر مقرر کر کے بسوئے تبوک دومتہ الجندل کے بادشاہ اکیدر بن عبد الملک کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا اکیدر کا تعلق قبیلہ کندہ سے تھا اور نصرانی تھا خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اکیدر کو اپنی گرفت میں کیسے لے سکتا ہوں حالانکہ وہ کلب کے علاقوں کے بیچوں بیچ ہے، جبکہ میرے پاس تھوڑی سی جمیعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اکیدر کو نیل گائے شکار کرتے جاؤ گے اسے گرفتار کر لینا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اللہ کا نام لے کر چل پڑے، جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے چاندنی رات تھی اور سماں واضح دکھائی دیتا تھا اکیدر گرمی سے بچاؤ کے لیے قلعہ کی چھت پر بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ اس کی بیوی رباب بنت انیف بن عامر کندیہ بھی تھی، اس کے آس پاس کینزیں گانا بجا رہی تھیں، پھر اکیدر نے شراب طلب کی اور شکم سیر ہو کر پی اتنے میں نیل گایوں کا ریوڑ نمودار ہوا اور کچھ گائیں قلعہ کے دروازے کو سینگوں سے کھر چنے لگیں اکیدر کی بیوی نے کہا: آج رات کی طرح میں نے کوئی رات نہیں دیکھی جس میں اتنی کثرت سے ہمارے پاس گوشت آیا ہو کیا تم نے ایسی رات دیکھی ہے؟ اکیدر نے کہا: نہیں پھر کہنے لگی ان جیسی گایوں کو کون چھوڑتا ہے؟ اکیدر نے کہا: کوئی نہیں چھوڑتا بخدا! میں نے اتنی کثرت میں کبھی بھی گائیں نہیں دیکھیں میں نے انہی کے لیے اپنے گھوڑے تیار کر رکھے ہیں جنہیں تیار کرنے میں مجھے ایک ماہ سے زیادہ وقت لگا۔ پھر ادر چھت سے نیچے اتر اور اپنا گھوڑا تیار کرنے کا حکم دیا گھوڑے پر زین ڈال دی گئی چنانچہ اس کے ساتھ اس کے گھر کے بھی چند افراد گھوڑوں پر سوار ہوئے اس کے ساتھ اس کا بھائی حسان اور دو غلام بھی تھے چنانچہ شکار کے اوزار لے کر قلعہ سے باہر نکلے جب قلعہ سے تھوڑا آگے پہنچے جبکہ خالد رضی اللہ عنہ کے شہسوار اکیدر اور اس کے ساتھیوں کو نمایاں دیکھ رہے تھے مسلمانوں کے گھوڑوں نے ہنہاننا بند کر دیا حتیٰ کہ کسی گھوڑے نے حرکت تک نہ کی جب اکیدر مسلمانوں کے احاطہ میں آ گیا فوراً اسے پکڑ لیا جبکہ اس کے بھائی حسان نے لڑنا چاہا لیکن مقبول ہوا جبکہ غلام اور دوسرے ساتھی بھاگ کر قلعہ میں داخل ہو گئے حسان نے دیباچ کی قباہ پہن رکھی تھی جو سونے کے تروں سے جزی ہوئی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے قباہ اتاری اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ارسال کر دی اس قباہ کو حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ اکیدر کو زندہ گرفتار کر کے لاؤ اگر وہ جھڑپ پر اتر آئے تو اسے قتل کر دو لیکن بغیر جھڑپ کے اکیدر مسلمانوں کی گرفت میں آ گیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمہیں قتل سے پناہ دیتا ہوں کیا تم سے یہ ہو سکتا ہے ہمارے لیے دومہ کا قلعہ کھول دو اور میں تمہیں محفوظ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اکیدر نے اس کی حامی بھری اکیدر کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیزیوں میں جکڑ رکھا تھا خالد رضی اللہ عنہ اسے قلعہ تک لے گئے اکیدر نے باواز بلند اہل قلعہ کو پکارا کہ دروازہ کھولو اہل قلعہ نے دروازہ کھولنے کا ارادہ

کیا لیکن اکیدر کے بھائی مصاد نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا اکیدر نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا: جب تک اہل قلعہ مجھے بیڑیوں میں دیکھیں گے دروازہ نہیں کھولیں گے، لہذا تم میری بیڑیاں کھول دو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ دروازہ کھلو آؤں گا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: چلو میں اس پر تمہارے ساتھ علم کرتا ہوں اکیدر نے کہا میں دروازہ کھلو اتا ہوں بشرطیکہ اہل قلعہ سے صلح کر لو خالد رضی اللہ عنہ نے حامی بھری پھرا اکیدر نے کہا: بدل صلح کے لیے اگر چاہو تو مجھے حکم تسلیم کرو چاہو تم خود فیصلہ کرو خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جو کچھ دو گے ہم اسے قبول کر لیں گے چنانچہ اکیدر نے دو ہزار اونٹ آٹھ سو غلام چار سو سوزہں اور چار سو نیزوں پر صلح کی اور خالد رضی اللہ عنہ نے ساتھ یہ شرط رکھی کہ اکیدر اور اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کئے جائیں گے اور آپ ﷺ خود ان دونوں کے متعلق فیصلہ کریں گے چنانچہ جب فریقین کا اتفاق ہو گیا اور کی بیڑیاں کھول دی گئیں اکیدر نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے اور اکیدر کے بھائی مصاد کو گرفتار کر کے بیڑیوں میں جکڑ لیا پھر بدل صلح یعنی اونٹ غلام اور اسلحہ لیا پھر مدینہ واپس لوٹ آئے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکیدر اور اس کا بھائی مصاد بھی تھار رسول اللہ ﷺ نے جزیہ پر اکیدر کے ساتھ صلح کر لی اور اکیدر اور اس کے بھائی کی جان بخشی کی اور ان کا راستہ چھوڑ دیا آپ ﷺ نے صلح نامہ بھی لکھوایا اور اس پر اپنے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۸۱: عمرو بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر (بادشاہ دومۃ الجندل) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اکیدر کے بیٹے کی طرف خط لکھا آپ کے پاس اس وقت مہر نہیں تھی آپ نے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۸۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا: اے خالد تیرا ناس ہوتم نے نبی جزیہ سے وہ سلوک کیا جو جاہلیت کا عیاشی کا رہے۔ کیا اسلام جاہلیت کی گندگی کو مٹا نہیں دیتا؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو حفص میں نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ نبی برحق ہے میں نے مشرکین پر حملہ کیا جب وہ مقابلے پر اتر آئے میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں تھا، میں نے انہیں گرفتار کیا پھر تلاوت کی دھار بر لے آیا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون شخص ہے جو عبد اللہ بن عمر کو جانتا ہو؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے جانتا ہوں بخدا وہ نیک صالح شخص ہے پس عبد اللہ بن عمر نے مجھے تمہارے بیان کے الٹ بات بتائی ہے۔ حالانکہ وہ اس لشکر میں تمہارے ساتھ تھا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اس پر عمر رضی اللہ عنہ طرح دے گئے اور کہا: تیرا ناس ہو رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ تا کہ وہ تمہارے لیے استغفار کریں۔ رواہ ابو اقدی و ابن عساکر

۳۰۲۸۳: قتادہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ہوازن کے بت عزنی کو گرانے کے لیے بھیجا اس بت کی دیکھ بھال کا کام ہو سلیم کے سپرد تھا آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ تمہارے پاس ایک عورت آئے گی جو بہت سیاہ لمبے بالوں والی بڑے بڑے پستانوں والی اور کوتاہ قد ہوگی چنانچہ اسی صفات کی عورت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آئی خالد رضی اللہ عنہ نے تلواریں اس پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا پھر خالد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے آپ نے پوچھا اے خالد تم نے کیا کیا؟ عرض کی: میں نے اس عورت کو قتل کر دیا ہے آپ نے فرمایا: غزی کا خاتمہ ہوا آج کے بعد غزی کا جو دن نہیں رہے گا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۴: جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس اور اشعث بن قیس کو میرے پاس بھیجا میرا قیام مقام قریسہ میں تھا ان دونوں نے کہا، امیر المؤمنین آپ کو سلام کہتے ہیں اور انھوں نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اچھا کیا ہے جو تمہیں معاویہ سے جدا کر دیا میں تمہیں وہی مقام دوں گا جو رسول اللہ ﷺ تمہیں دیتے تھے میں نے جواب میں کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تھا تا کہ اہل یمن سے جہاد کر دوں اور انھیں اسلام کی دعوت دوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو انھوں نے اپنے اموال اور جانیں محفوظ کر لیں میں ایسے شخص سے جنگ نہیں کروں گا جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو۔ چنانچہ حضرات واپس لوٹ گئے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۸۵ جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جریر! کیا تم مجھے یمن کے ذی الخلصہ بنگلہ سے راحت نہیں پہنچاتے؟ چنانچہ میں ۱۵۰ سواروں کا دستہ لے کر بسوئے یمن روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو آگ سے جلادیا پھر جریر رضی اللہ عنہ نے ابوارطاة رضی اللہ عنہ کو مشردہ سنانے بھیجا ابوارطاة رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب میں یمن سے روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو خارش آونٹ کی طرح چھوڑا ہے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

۳۰۲۸۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذی الکلاع بدلیج بن باکورا اور ذی ظلم حوشب بن طخیفہ کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا سریہ

۳۰۲۸۷ خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں رسول کریم ﷺ نے ایک دستہ دیکر بھیجا راستے میں ہمیں شدت سے پیاس لگی جبکہ ہمارے پاس نام کا پانی بھی نہیں تھا ہمارے ایک ساتھی کی اونٹنی بیٹھ گئی یا ایک اس کی ٹانگوں کے درمیان ٹھیکڑے کی مانند کوئی چیز نمودار ہوئی چنانچہ ہم نے سیر ہو کر اس کا دودھ لیا۔ رواہ الطبرانی عن جابر

سریہ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ضرار بن ازور اسدی رضی اللہ عنہ کو بنی صیداء کے عوف ورقانی کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

سریہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور حکم دیا کہ تیار کرو میں تمہیں آج ہی ایک سریہ کے ساتھ بھیج رہا ہوں یا فرمایا کل صبح انشاء اللہ بھیجوں گا، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے جب یہ فرمان سنا میں نے کہا: میں صبح ضرور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں گا اور آپ کے ساتھ نماز پڑھوں گا تاکہ عبدالرحمن کو کی گئی وصیت سن سکوں چنانچہ میں مسجد میں بیٹھا رہا پھر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا دیکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر، عبدالرحمن بن عوف اور کچھ دیگر لوگ کھڑے ہیں اور رسول اللہ ﷺ حکم دے رہے ہیں کہ تم لوگ آج رات ہی دومۃ الجندل کی طرف کوچ کر جاؤ اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دو چنانچہ دوسرے لوگ چلے گئے لیکن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پیچھے رہ جانے کی وجہ دریافت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھی سحری کے وقت کوچ کر گئے تھے اور مقام جرف میں جا ٹھہرے تھے۔ ان کی تعداد سات سو تھی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں سفر پر روانہ ہوتے وقت میری آخری ملاقات آپ سے ہو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے سر پر عمامہ پہن رکھا تھا آپ ﷺ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے بٹھایا اور اپنے دست اقدس سے ان کا عمامہ کھولا پھر سیاہ عمامہ باندھا اور اس کا شملہ دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا پھر فرمایا: اے ابن عوف! یوں عمامہ باندھنا چاہے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے بدن پر تگوار لٹکا رکھی تھی پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے روانہ ہو جاؤ جو بھی اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اس سے قتال کرو مال غنیمت میں خیانت نہیں کرنی کسی سے دھوکا نہیں کرنا اور بچوں کو قتل نہیں کرنا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ رخصت ہو کر چل پڑے اور اپنے

ساتھیوں سے جاملے پھر لشکر لے کر دومۃ الجندل جا پہنچے جب مطلوبہ بستی میں داخل ہوئے تو وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی چنانچہ تین دن تک انھیں اسلام کی دعوت دیتے رہے تاہم پہلے اور دوسرے دن ان لوگوں نے اسلام سے انکار کیا اور جنگ کا عندیہ دیا البتہ تیسرے دن اصمغ بن عمرو کلبی نے اسلام قبول کر لیا یہ نصرانی تھا اور اپنے قبیلے کا سردار تھا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اطلاع کے لیے خط لکھ کر رافع بن مکیت کو بھیجا اور خط میں رسول اللہ ﷺ لکھا کہ میں ان لوگوں میں شادی کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے جواباً لکھا بلکہ اصمغ کی بیٹی تمار سے شادی کرو چنانچہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے تمار سے شادی کر لی اور یہیں زفاف ہوئی پھر اسے لے کر واپس لوٹے اور اسی عورت کے لطن سے سلمہ بن عبدالرحمن مشہور تابعی پیدا ہوئے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۰۲۹۰ عطاء خراسانی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا اور ان کے لیے پرچم اپنے دست اقدس سے باندھ تھا۔ رواہ ابن عساکر

سریہ معاذ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۹۱ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن روانہ کیا میرے ساتھ آپ ﷺ ایک میل سے زیادہ چلے اور فرمایا: اے معاذ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو سچائی کا دامن مت چھوڑو، امانت ادا کرو خیانت ترک کر دو پڑوسی کے حقوق کی رعایت کرو نرمی اپناؤ و نرم کلام کرو، یتیم پر شفقت کرو قرآن میں سمجھ بوجھ پیدا کرو یوم حساب سے ڈرتے رہو آخرت سے محبت کرو، اے معاذ زمین پر ہرگز فساد مت پھیلاؤ مسلمان کو گالی مت دو جھوٹے کی تصدیق نہ کرو سچے کی تکذیب مت کرو امام عادل کی نافرمانی مت کرو اے معاذ! میں تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ ہر گناہ کے لیے توبہ کرتے رہو اگر خفیہ گناہ کیا ہے تو خفیہ توبہ کرو اگر اعلانیہ گناہ کیا ہے تو اعلانیہ توبہ کرو، اے معاذ میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور وہی چیز تمہارے لیے ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں اے معاذ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تاقیامت ہماری ملاقات ہوگی میں تمہیں کم سے کم وصیت کرتا لیکن میں نہیں سمجھتا کہ تاقیامت ہماری ملاقات ہوگی اے معاذ! تم میں سے وہ شخص مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے جو مجھ سے اسی حالت میں ملاقات کرے جس حالت پر میں نے اسے چھوڑا ہے نیز معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان بھی دیا کہ آدمی جس عورت کا مالک نہیں اسے طلاق نہیں ہوتی آدمی جس غلام کا مالک نہیں اسے آزاد بھی نہیں کر سکتا معصیت میں مانی ہوئی نذر کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ نذر بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو قطع رحمی میں مانی گئی ہو اور اس چیز کی نذر بھی نہیں جس کا آدمی مالک نہ ہو اور یہ کہ ہر بالغ سے ایک دینار لو پا اس کے برابر کی قیمت کے کپڑے قرآن کو غیر طہارت سے مت چھوؤ جب تم یمن پہنچو گے تو یمن کے نصرانی تم سے پوچھیں گے کہ جنت کی کجی کیا چیز ہے؟ تم کہو: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ جنت کی کجی ہے۔ رواہ ابن عساکر وفیہ رکن الشافی متروک

۳۰۲۹۲ اے معاذ! تم اہل کتاب کے پاس جاؤ گے وہ تم سے جنت کی کنجیوں کے متعلق سوال کریں گے، انھیں کہہ دو کہ لا الہ الا اللہ جنت کی کنجیاں ہیں، یہ کلمہ ہر طرح کی رکاوٹ کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ اس کلمے کو لائے گا تو یہ کلمہ ہر طرح کے گناہ پر بھاری رہے گا اے معاذ! اللہ تعالیٰ کے لیے تو اضع کرو اللہ تعالیٰ تمہارا مرتبہ بلند فرمائے گا دنیا کو حقیر سمجھو اللہ تعالیٰ تمہیں حکمت کی دولت سے مالا مال کر دے گا چنانچہ جو شخص دنیا کو حقیر سمجھتا ہے اور اللہ کے لیے عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ حکمت کو اس کے دل میں امر کر دیتے ہیں پھر وہ منہ سے جو بات بھی نکالتا ہے اس سے علم کے موتی ٹپک رہے ہوتے ہیں اگر کسی معاملہ میں تمہیں مشکل پیش آئے کسی دوسرے سے پوچھ لو اور شرم نہ کرو مختلف امور میں مشورہ کرتے رہو چونکہ مشورہ کرنے والا بے یار و مددگار نہیں رہتا، جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانتدار ہونا چاہئے پھر اجتہاد سے کام لو اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجتہاد میں جھلائی دیکھی تو اس کی توفیق دیگا اگر کوئی معاملہ متعلیٰس (مشتبہ) ہو تو اسے ملوث رکھو اور رک جاؤ تا وقتیکہ اس کی کوئی صورت واضح ہو جائے یا مجھے لکھ بھیجو ایسا فیصلہ ہرگز نہ کرو جو کتاب اللہ یا میری

سنت کے موافق نہ ہوا یہ کہ وہ درست اجتہاد پر مبنی ہو۔ خواہش نفس سے دور رہو چونکہ خواہش نفس بد بختوں کا قائد ہے جو انھیں انجام کار دوزخ میں لے جاتا ہے جب تم اہل یمن کے ہاں پہنچو ان میں کتاب اللہ کا نفاذ کرو اور اچھے طریقہ سے ان کی تربیت کرو اہل یمن کو قرآن پڑھاؤ چونکہ قرآن انھیں حق بات اور اخلاق جمیلہ پر ابھارے گا لوگوں کو ان کے مقام پر اتارو اور ان کے مراتب کی رعایت کرو چنانچہ حدود کے معاملہ میں لوگوں میں مساوات ہونی چاہئے خیر و شر میں لوگ برابر نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سستی مت کرو امانت کی چیز خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اسے مالک تک ضرور پہنچاؤ جس شخص کے لیے معافی اور درگزر کی راہ نہیں نکل پاتی اسے اپنی گرفت میں لوٹنی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو جب تم سے غلطی ہو جائے تو لوگوں سے معذرت کر لو تو توبہ کرنے میں عجلت کرو، جب لوگ تم سے جہالت سے پھین آئیں تو معاملہ عیاں کر دو تا کہ لوگوں کو بخوبی آگاہی ہو جائے لوگوں کے متعلق دل میں کینہ مت رکھو جاہلی امور کا سختی سے خاتمہ کرو البتہ اس چیز کو باقی رہنے دو جسے اسلام نے اچھا سمجھا ہے۔ غیر اسلامی اخلاق کا اسلامی اخلاق کے ساتھ موازنہ کرو اور اسلامی اخلاق کو غیر اسلامی تہذیب پر مت پیش کرو، لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہو میانہ روی اختیار کرو اور نماز کا اہتمام کرو چونکہ نماز دین اسلام کی بنیاد ہے گویا نماز کو اپنا مقصد بنا لو نماز کی مشغولیت کو بقیہ اشتغال پر ترجیح دو، لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرو اور لوگوں کو فتنوں میں نہ ڈالو ہرگز کے وقت کی رعایت رکھو ایسی نماز پڑھاؤ جو ان کے حال کے زیادہ موافق ہو سردیوں میں نماز فجر اندھیرے اندھیرے میں پڑھ لو اور قرأت اتنی ہی طویل کرو جس کی لوگوں میں طاقت ہو لوگوں کو اکتاہٹ میں نہیں ڈالنا ایسا نہ ہو کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ناپسند کرنے لگیں سردیوں میں ظہر کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھ لو عصر کی نماز اول وقت میں پڑھو دریاں حالیکہ سورج بالکل واضح ہو مغرب کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج غروب ہو جائے گرمی سردی میں مغرب کی نماز ایک ہی وقت پر پڑھو البتہ عذر کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے عشاء کی نماز ذرا تاخیر سے پڑھو چونکہ رات لمبی ہوتی ہے ہاں البتہ اگر عشاء کی نماز اول وقت میں نمازیوں کی حالت کے لئے موزوں ہو تو اول وقت میں پڑھ لو، گرمی کے موسم میں فجر کی نماز سفیدی کر کے پڑھو چونکہ گرمیوں کی راتیں چھوٹی ہوتی ہیں یوں ایسا کرنے سے سونے والا بھی نماز کو پاسکتا ہے ظہر کی نماز (گرمیوں میں) تب پڑھو جب سایہ بڑھنے لگے اور ہوا میں ٹھنڈک پیدا ہو جائے عصر کی نماز درمیانی وقت میں پڑھو مغرب اس وقت پڑھو جب سورج کی ٹکڑی غائب ہو جائے عشاء کی نماز تب پڑھو جب شفق غائب ہو جائے الایہ کہ اس کے علاوہ کی صورت لوگوں کے لیے زیادہ باعث راحت ہو لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہو چونکہ وعظ و نصیحت سے عمل میں جھنجکی پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کی طرف سبھی نے لوٹ کر جانا ہے۔ اے معاذ اللہ مجھے دین کے معاملہ میں تمہاری آزمائش کا اعتراف ہے جو تمہارے مال اور سواری کو لے چکی ہے البتہ میں نے ہدیہ تمہارے لیے حلال کیا ہے اگر تمہیں ہدیہ میں کوئی چیز دے اسے قبول کر لو۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر عن عبید بن صخر بن لوذان الانصاری السلمی

سریہ عمر و بن مرہ

۳۰۲۹۳ حضرت عمر و بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جبینہ اور مزینہ کو ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب حاشمی کی سرکوبی کے لیے بھیجا ابوسفیان نے نبی کریم ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا تھا جب یہ دستہ تھوڑا آگے گیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے کوئی مہم سہ کرنے کے لیے دو مینڈھوں کو بھیجا ہے جو جاہلیت میں تیار ہوتے رہے اور پھر اسلام نے انھیں پالیا حالانکہ ان کا بقیہ جاہلیت پر ہے نبی کریم ﷺ نے دستے کو واپس بلانے کا حکم دیا حتیٰ کہ دستہ واپس لوٹ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ نے فرمایا: اے مزینہ جبینہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) کی خبر لو اے جبینہ مزینہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے) کی خبر لو، عمر و بن عمر رضی اللہ عنہ کو جبینہ اور مزینہ دونوں پر امیر مقرر کیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چل پڑو چنانچہ لشکر ابوسفیان بن حارث کی طرف چل پڑا اللہ تعالیٰ نے ابوسفیان حارث کو شکست سے دوچار کیا اور اس کے بہت سارے ساتھی مقتول ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

سریہ عمر و بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۰۲۹۴ زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کلب غسان اور شام کے مضافات کے کفار کی سرکوبی کے لیے دوسری بھیجے ان میں سے ایک سریہ کے امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کیے دوسرے سریہ پر حضرت عمر و بن العاص رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے سریہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، روانگی کے وقت رسول کریم ﷺ نے ابو عبیدہ اور عمر و رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: ایک دوسرے کی اطاعت کرنا اور اختلاف نہیں کرنا جب دونوں سریہ مدینہ سے باہر نکلے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ عمر و کو لے کر الگ ہوئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور تمہیں چلتے وقت وصیت کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کریں یا تم میری اطاعت کرو یا میں تمہاری اطاعت کروں؟ عمر و رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں بلکہ تم میری اطاعت کرو چنانچہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ عمر و رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنے لگے اور عمر و رضی اللہ عنہ دونوں سریوں کے امیر رہے اس پر عمر و رضی اللہ عنہ کو کچھ تر دو ہوا (چونکہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سابقین اولین میں سے تھے اور عمر و بن العاص سے رتبہ میں افضل تھے) اور کہا: کیا تم نے نابتہ کے بیٹے کی اطاعت اختیار کرنی اور اسے اپنے اوپر امارت کا اختیار دے دیا اور ابو بکر پر بھی اسی کو امیر تسلیم کر لیا اور ہمارے اوپر بھی اسی کو امیر بنا دیا یہ کیسا فیصلہ کیا؟ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے میرے ماں جائے رسول اللہ ﷺ نے چلتے وقت ہم دونوں کو حکم دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کریں اور اختلاف سے گریز کریں مجھے خوف ہے کہ اگر میں اس کی اطاعت نہیں کروں گا تو میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کا شکار ہو جاؤں گا اور ہمارے درمیان لوگ منقسم ہو جائیں گے بخدا میں تاواپسی اس کی اطاعت کروں گا جب لشکر واپس لوٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں آج کے بعد عمر و کو تمہارے اوپر امیر نہیں مقرر کروں گا البتہ اسی شخص کو امیر مقرر کروں گا جسے مہاجرین چاہیں گے۔ رواہ ابن عساکر

سریہ بسوئے بنی قریظہ

۳۰۲۹۵ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم بنی قریظہ کے قلعے تک پہنچے تو انھوں نے ہمیں دیکھا انھیں جنگ کا یقین ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پرچم قلعے کی دیوار کے عین نیچے گاڑ دیا بنی قریظہ اپنے قلعوں کے اوپر سے سامنے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے لگے اور آپ کی ازواج مطہرات کو گالیاں دینے لگے ہم خاموش رہے اور ہم نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی اتنے میں رسول اللہ ﷺ نمودار ہوئے آپ کو دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی طرف چل دیئے اور مجھے کہا کہ پرچم کے پاس رہو چنانچہ میں جم کر پرچم کے پاس کھڑا ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اچھا نہ سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی گستاخیاں سنیں تاہم رسول اللہ ﷺ قلعے کی طرف چل دیئے آپ کے آگے آگے حضرت اسید بن خنیس رضی اللہ عنہ تھے انھوں نے کہا: اے اللہ کے دشمنو! میں یہاں سے نہیں ہلوں گا تا وقتیکہ تم بھوکوں مر جاؤ تم مکار لو مڑکی طرح ہو جو اپنے سوراخ میں گھسا ہوتا ہے (جب سوراخ میں پانی ڈالا جائے یا دھواں کیا جائے لومڑ باہر آ جاتا ہے) بنی قریظہ نے چیخ کر کہا اے ابن خنیس تمہارے دوست ہیں خنزج کے دوست ہیں اسید بن خنیس رضی اللہ عنہ نے کیا خوب جواب دیا کہا: میرے اور تمہارے درمیان عہد ہے اور نہ ہی دوستی۔ رواہ الواقدی و ابن عساکر

سریہ بسوئے بنی نصیر

۳۰۲۹۶ محمد بن مسلمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں بنی نصیر کی طرف بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ بنی نصیر کو جلا وطنی کی تین سال کی مہلت

سریہ بسوئے بنی کلاب

۳۰۲۹۷ محمد بن مسلمہ کی روایت ہے کہ کریم ﷺ نے مجھے تیس سواروں کے دستہ کے ساتھ بنی کلاب کی طرف بھیجا دستے میں عباد بن بشر رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے ہمیں حکم دیا کہ رات کو چلیں اور دن کو چھپ جائیں اور منزل مقصود تک پہنچ کر غار نگری ڈال دیں۔ رواہ ابن عساکر

سریہ کعب بن عمیر

۳۰۲۹۸ زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت کعب بن عمیر غفاری رضی اللہ عنہ کو پندرہ (۱۵) سواروں کے دستہ کے ساتھ سرزمین شام کے نواح میں ذات اطلاق کی طرف روانہ کیا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منزل مقصود پر پہنچے تو وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تاہم انھوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تیروں کی بارش برسا دی جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ صورتحال دیکھی تو دشمن پر حملہ کر دیا حتیٰ کہ بھی صحابہ شہید ہوئے اور ان میں سے ایک صحابی کسی طرح دشمن سے جان بچا کر نکل آئے اور رسول اللہ ﷺ کو آ کر خبر کی آپ کو سن کر بڑا رنج ہوا اور لشکر جرار بھیجے کا ارادہ کیا لیکن آپ کو خبر ہوئی کہ دشمن وہاں سے کہیں اور نقل مکانی کر چکا ہے آپ نے لشکر بھیجنے کے ارادہ کو ترک کر دیا۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۹۹ زہری و عروہ اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بلقاء کے نواحی علاقہ ذات اباح کی طرف بھیجا چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے بھی ساتھی شہید ہو گئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان و البیهقی فی السنن وابن عساکر



متعلقات غزوات

۳۰۳۰۰ ”مسند بريدة بن حصيب السلمی“ بريدة رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا اور سریہ کے ساتھ ایک شخص بھی بھیجا جو آپ کی طرف حالات کی خبریں لکھ کر بھیجے۔ رواہ ابن عساکر و رجالہ ثقات

۳۰۳۰۱ ”مسند بشیر بن یزید ضعی“ اشہب ضعی کہتے ہیں مجھے بشیر بن یزید ضعی نے حدیث سنائی بشیر بن یزید رضی اللہ عنہ نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے وہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ذی قار کی جنگ کے دن فرمایا: یہ پہلادان ہے کہ جس میں عرب نے عجمیوں سے انتقام لیا ہے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ و یقی بن مخلد و المغوی و ابن السکن و الطبرانی و ابونعیم

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۵۷۹۔

۳۰۳۰۲ ”مسند جابر بن سمرہ“ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا ہمیں شکست ہوئی ان کے پیچھے سعد کو بھیجا اور وہ سوار ہو کر آئے انھیں پنڈلی پر تیر لگا جس سے خون بہہ نکلا میں نے خون بہتے دیکھا ایسے لگا جیسے جوتے کا تہہ ہو۔ (رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرة)

۳۰۳۰۳ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عقبہ والی رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے میرے ماموں نے مجھے باہر نکالا میں پتھر مارنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا تھا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۳۰۴ ”مسند خباب کنانی“ زہری، سعید بن مسیب، حابط بن خباب کنانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں جنگل میں تھا اتنے میں ہمارے پاس سے لشکر جرار گزرا کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا لشکر ہے۔ رواہ ابونعیم

رسول اللہ ﷺ کے مراسلات اور معاہدہ جات

۳۰۳۰۵ عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزام عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ عمرو بن حزام نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنادہ کے لیے یہ خط لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط محمد اللہ کے رسول کی طرف سے جنادہ اور اس کی قوم کی جانب ہے جس شخص نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے غنائم سے خمس دے اور مشرکین سے الگ رہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ میں ہے۔ یہ خط حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۰۶ مذکورہ بالا سند سے عمرو بن حزام کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حمین بن نضله اسدی کی طرف ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے حمین بن نضله اسدی کی جانب ترما اور کتیفہ کے علاقے اس کی عملداری میں رہیں گے ان میں اس کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں کرے گا یہ خط مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۰۷ یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب عن ابیہ عن جدہ حاطب بن ابی بلتعہ کی سند سے حدیث مروی ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کے پاس بھیجا میں رسول اللہ ﷺ کا خط لے کر مقوقس کے پاس گیا مقوقس نے مجھے ایک مکان میں ٹھہرایا میں کئی دنوں تک اس کے پاس رہا پھر مقوقس نے مجھے اپنے پاس بلا یا اس نے اپنے امراء اور وزراء بھی اپنے پاس بٹھا رکھے تھے اس نے کہا: میں تم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم اسے سمجھو میں نے کہا جو کچھ کہنا ہے کہو مقوقس نے کہا: مجھے اپنے صاحب کے متعلق بتاؤ کیا وہ نبی نہیں ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں وہ نبی ہیں اور اللہ کے رسول ہیں مقوقس نے کہا: جب قوم نے تمہارے رسول کو بلا وطن کیا تو پھر کیا وجہ ہے تمہارا نبی ان کے لیے بددعا کیوں نہیں کرتا؟ میں نے کہا: کیا عیسیٰ بن مریم نبی نہیں تھے؟ بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول تھے میں نے کہا: پھر کیا وجہ ہے جب ان کی قوم انہیں پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہتی تھی تاہم اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھالیا انھوں نے اپنی قوم کے لیے بددعا کیوں نہیں کی؟ مقوقس نے کہا: بہت اچھا شاباش بلاشبہ تو حکیم ہے اور حکیم کے پاس سے آیا ہے۔ یہ کچھ تحائف ہیں جو میں تمہارے ہاتھ محمد ﷺ کو بھیجنا چاہتا ہوں حاطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مقوقس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تین باندیاں ہدیہ میں بھیجیں ان باندیوں میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ماں بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک باندی ابو جہم بن حذیفہ عدوی کو ہبہ کر دی اور پھر تیسری حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ہبہ کر دی مقوقس نے عمدہ عمدہ کپڑے اور کچھ خوبصورت نوادرات بھی تحفہ میں بھیجے۔ رواہ ابو نعیم

ہرقل کو دعوت اسلام

۳۰۳۰۹ ”مسند صدیق“ شریح بن مسلم ابو امامہ باہلی، ہشام بن عاص اموی کی سند سے حدیث مروی ہے کہ ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ساتھ ایک اور شخص کو روم کے بادشاہ ہرقل کے پاس دعوت اسلام کے لیے بھیجا گیا چنانچہ ہم دمشق جا پہنچے اور جلد بن انس کے پاس ٹھہرے ہم جلد کے پاس داخل ہوئے وہ عالیشان تخت پر بیٹھا ہوا تھا، جلد نے اپنا قصد ہمارے پاس بھیجا تا کہ ہم اس سے بات کریں ہم نے کہا: بخدا! ہم قاصد سے بات نہیں کریں گے ہمیں تو بادشاہ کے پاس بھیجا گیا ہے، اگر بادشاہ ہمیں اجازت دے تو ہم بات کریں گے ورنہ ہم قاصد سے بات نہیں کرتے قاصد نے جلد کو خبر کر دی چنانچہ ہمیں بات کرنے کی اجازت دے دی اور جلد نے کہا: بات کرو چنانچہ ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس سے بات کی اور اسے اسلام کی دعوت دی جلد نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیسے کپڑے ہیں؟ میں نے یہ کپڑے پہنے ہیں اور قسم کھائی ہے کہ یہ کپڑے اس وقت تک نہیں اتاروں گا جب تک تمہیں شام سے باہر نہ کر دوں ہم نے کہا: بخدا! یہ جگہ جہاں تو بیٹھا ہوا ہے ہم اسے تجھ سے چھین لیں گے اور تجھ سے یہ عظیم بادشاہت چھین کر چھوڑ دیں گے انشا اللہ ہمیں محمد ﷺ نے اس کی خبر دی ہے جلد بولا: وہ تم نہیں ہو، وہ لوگ تو ایسے ہوں گے جو دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو قیام کریں گے تمہارے روزے کا کیا حال

ہے؟ ہم نے اسے روزے کے متعلق خبر دی چنانچہ گھبرا کر اس نے منہ بسور لیا جبلہ نے کہا: چلو جاؤ پھر اس نے ہمارے ساتھ ایک قاصد بھیجا جو ہمیں بادشاہ ہرقل کے پاس لے گیا: چنانچہ جب ہم ہرقل کے شہر کے قریب پہنچے تو ہمارے راہبر نے کہا: تمہارے یہ جانور بادشاہ کے شہر میں داخل نہیں ہوں گے اگر تم چاہو ہم تمہیں برزون گھوڑوں اور خچروں پر سوار کر کے لے جاؤ ہم نے کہا: بخدا! ہم اپنی سواریوں پر سوار ہو کر شہر میں داخل ہوں گے چنانچہ دربانوں نے بادشاہ کے پاس پیغام بھیجا کہ عرب کے ایچی نہیں مانتے وہ اپنی سواریوں پر ہی شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں چنانچہ ہم اپنی سواریوں پر ہی داخل ہوئے ہم نے تلواریں لٹکار کھی تھیں اور ہم نے سواریاں بادشاہ کے محل کے عین سامنے بٹھائیں بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا، ہم نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا اور پھر لغز بکیر بلند کیا بخدا! ہماری آواز سے محل لرز اٹھا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ بتا ہے جسے ہوا ادھر ادھر تڑپ رہی ہے بادشاہ نے ہمیں پیغام بھیجا کہ تم زبردستی اپنے دین کو ہمارے اوپر نہ پیش کرو بادشاہ نے پیغام بھیجا کہ ہمیں اندر داخل ہونے کو کہا: ہم اندر داخل ہوئے بادشاہ عالی شان کچھونے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس اس کے امراء و زاء جمع تھے اس کے پاس موجود ہر چیز سرخ تھی اس نے کپڑے بھی سرخ بہن رکھے تھے ہم اس کے قریب ہوئے وہ ہمیں دیکھ کر ہنسا اور کہا: کیا اچھا ہوگا اگر تم مجھے اپنے مردح طریقے سے سلام کرو بادشاہ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو فصیح عربی میں گفتگو کر رہا تھا اور بہت باتیں کرتا تھا ہم نے کہا: ہمارا طریقہ سلام وہ ہمارے درمیان مردح ہے وہ تیرے لیے حلال نہیں اور جو تمہارا مردح طریقہ سلام ہے وہ ہمارے لیے حلال نہیں پوچھا: تمہارا سلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم کہا کرتے ہیں: السلام علیکم بادشاہ نے کہا: تم اپنے بادشاہ کو کیسے سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے بادشاہ کو بھی یہ سلام کرتے ہیں کہا: بادشاہ کیسے جواب دیتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ جواب میں یہی کلمات دہراتا ہے بادشاہ نے کہا: تمہارا عظیم کلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر جب ہم نے یہ کلمہ پڑھا ہرقل بولا: بخدا! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ کمرہ کپکپا رہا ہے حتیٰ کہ بادشاہ نے چھت کی طرف سر اٹھایا پھر کہا: یہ کلمہ تم جو نبی پڑھتے ہو کمرہ کپکپانے لگتا ہے کیا اس کلمے سے تمہارے کمرے بھی کپکپاتے تھے؟ ہم نے کہا: ہم نے اپنے کمروں میں ایسا ہوتے نہیں دیکھا ہمیں اس کا مشاہدہ صرف تمہارے پاس ہو رہا ہے بادشاہ نے کہا: میں چاہتا ہوں تم یہ کلمہ پڑھتے رہو اور کمرہ جھولتا رہے اور اس سے میں اپنی نصف بادشاہت سے نکل جاؤں ہم نے کہا: وہ کیوں؟ چونکہ یہ ایسا ہونے سے عین ممکن ہے کہ یہ معاملہ سزاوار نبوت نہ ہو اور تم لوگوں کی جادوگری ہو۔ پھر ہرقل نے ہم سے مختلف سوالات کیے ہم نے ترکی بہ ترکی ہر ہر سوال کا جواب دیا۔

پھر ہرقل نے کہا: تمہاری نماز اور روزہ کیا ہے؟ ہم نے اس کا جواب بھی دیا، پھر ہرقل نے کہا: اٹھ جاؤ، ہم اٹھ کر چل دیئے پھر ہمیں عالی شان مکان میں ٹھہرایا گیا، ہم اس مکان میں تین دن تک رہے پھر ہمیں اپنے پاس بلا یا اور اپنی بات دہرائی ہم نے جواب دہرا دیا، پھر ہرقل نے مربع شکل کی ایک صندوق نما چیز منگوائی اس میں سونے کے چھوٹے چھوٹے گھروندے رکھے ہوئے تھے اور ان میں دروازے بھی تھے بادشاہ نے ایک دروازہ کھولا اور پھر اس سے ریشم کا ایک دیوان نکالا جو رنگت میں سیاہی مائل تھا اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی تصویر ایک ایسے شخص کی بنی ہوئی تھی کہ اس کی آنکھیں بڑی بڑی سریتیں موٹی لمبی گردن اس کی داڑھی نہیں تھی اس کے گیسو خدائی تخلیق کا شاہکار تھے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا یہ بھی سیاہی مائل تھا اس میں کسی سفید فام شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جس شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس کے بال سیدھے لمبے تھے آنکھیں سرخ بڑا سر خوبصورت داڑھی بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت نوح علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا پرت پر کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس شخص کی رنگت گہری سفید تھی آنکھیں خوبصورت کشادہ پیشانی لمبے اور نمایاں رخسار اور داڑھی سفید یوں لگتا تھا، جیسے وہ مسکرا رہا ہے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا! اس گھروندے سے بھی سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک خوبصورت سفید رنگت کی تصویر تھی بخدا! یہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر تھی ہم یہ تصویر دیکھ کر رو دیئے بادشاہ پہلے کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا اور کہا: بخدا! کیا یہ وہی شخص ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں یہ ہمارے نبی آخر الزماں ہیں گویا ہم آپ کی طرف دیکھ رہے تھے تو ڈی دیر بادشاہ خاموش رہا اور تصویر کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا یہ آخری

گھر روندہ ہے البتہ میں نے جلدی کر دی تاکہ میں تمہارا امتحان لے سکوں پھر ایک اور گھر وندے کا دروازہ کھولا: اس سے ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی یوں لگتا تھا کہ وہ شخص گندم گوں ہے اس کے بال سیدھے نسبتاً گھنگھرے یا لے تھے، آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تیز نظر والا چہرے پر ترشی کے آثار نمایاں، دانت باہم جڑے ہوئے ہونٹ سگڑے ہوئے جیسے یہ شخص غصہ میں ہو بادشاہ نے کہا: کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اس تصویر کے پہلو میں ایک دوسری تصویر بھی تھی جو پہلی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کے سر پر تیل لگا ہوا تھا پیشانی کشادہ آنکھوں کے درمیان کا حصہ نمایاں تھا کہا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ ہارون بن عمران علیہ السلام ہیں۔

بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی جس شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی وہ گندم گوں تھا بال سیدھے میانہ قد یوں دکھائی دیتا تھا جیسے وہ شخص غصہ میں ہو، بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔ بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس گھر وندے سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر تھی اس کی رنگت سرخی مائل سفیدی تھی ستواں ناک چھوئے رخسار اور چہرہ خوبصورت کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک تصویر تھی جو اسحاق علیہ السلام کی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کے نیچے ہونٹ پر تل تھا کہا کیا تم اسے جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو خوبصورت چہرے والا اور سفید رنگت والا تھا ستواں ناک خوبصورت قد و قامت اس کے چہرے سے نور کے تارے بٹ رہے تھے اس کے چہرے سے خشوع ٹپک رہا تھا کہا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جو تمہارے نبی کے جد امجد ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک تصویر بنی ہوئی تھی جو آدم علیہ السلام کی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کا چہرہ سورج کی طرح چمک رہا تھا، کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو دیکھنے سے لگتا تھا کہ اس کی رنگت سرخ پٹلیاں چھوٹی آنکھیں قدرے چندھیائی ہوئی پیٹ نسبتاً بڑا میانہ قد اور تلوار لڑکا بنی ہوئی تھی، کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا ایک پرت نکالا اس پر بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو بڑی سرخیوں والی لمبی ٹانگیں اور گھوڑے پر سوار تھا کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت سلیمان بن داؤد ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس پر بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی یہ کوئی نوجوان سفید فام شخص تھا داڑھی سیاہ جسم پر بال غیر معمولی تھے آنکھیں خوبصورت چہرہ بھی خوبصورت بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

ہم نے تصویر میں دیکھ لینے کے بعد کہا یہ تصویریں تمہارے پاس کہاں سے آئی ہیں تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہا کہ واقعی انبیاء کرام کی شکلیں ایسی ہی تھیں چونکہ ہمارے نبی علیہ السلام کی تصویر انہی کی ہمشکل تھی؟ بادشاہ نے کہا: حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ انہیں انبیاء کرام جو ان کی اولاد میں ہوں گے دکھا دے اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ تصویریں اتاری تھیں یہ تصویریں آدم علیہ السلام کے خزانے میں تھیں اور یہ مغرب شمس میں محفوظ تھیں وہاں سے ذوالقرنین نکال لایا اور اس نے دانیال علیہ السلام کو دیں۔ پھر کہا: بخدا! میں اس بات پر خوش ہوں کہ اپنی بادشاہت بہت سے دستبردار ہو جاؤں اور تمہارے امیر کا ادنیٰ غلام بن جاؤں پھر اس کی غلامی میں مجھے موت آجائے، پھر بادشاہ نے ہمیں قیمتی قیمتی تحائف دے کر رخصت کیا پھر ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا انہیں سنایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سن کر رو دئیے اور کہا: ہر قل بحارہ مسکین ہے اگر اللہ تعالیٰ اس سے بھلائی چاہتا وہ ایسا کر گزرتا پھر فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ نصرانی اور یہودی محمد ﷺ کی شکل مبارک کو اچھی طرح سے پہچانتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی الدلائل قال ابن کثیر ہذا حدیث حید الامنا دور حالہ ثقات

وفود کا بیان

۳۰۳۱۰ ابو عبد الرحمن بن خصفہ ضعی کی روایت ہے کہ ہم بنی ضبہ کے وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے چھلانگ لگائی اور ان کے پیچھے سوار ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون شخص ہے؟ میں نے جواب دیا ضعی ہوں فرمایا یہ درستی کیسی؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین میری درستی دشمن کے لیے ہے فرمایا: اور دوست پر بھی ہے فرمایا: اپنی حاجت بیان کرو پھر میری حاجت پوری کی اور فرمایا: اب میری سواری کی پیٹھ فارغ کر دو۔ رواہ ابن سعد والحاکم فی المکنی

۳۰۳۱۱ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے ماموں جدر بن قیس رضی اللہ عنہ نے ستر آدمیوں کے ہمراہ اپنے ساتھ سوار کیا یہ انصار کی ایک جماعت تھی اور ان لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا، رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے فرمایا: اے چچا! مجھ سے اپنے ماموں کے متعلق عہد لے لیں۔ چنانچہ انصار کے ان ستر لوگوں نے کہا: ہم سے اپنے رب کے لیے کسی چیز کا سوال کریں اور اپنے لیے بھی جو چاہیں ہم سے سوال کریں آپ نے فرمایا: میں اپنے رب کے لیے تم سے جس چیز کا مطالبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جس چیز کا تم سے میں اپنے لیے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس چیز سے تم رکتے ہو اس سے مجھے بھی روکتے رہو وفد نے کہا: جب ہم ایسا کریں گے ہمارے لیے کیا ہوگا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے جنت ہوگی۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۲ ”مسند جریر بن عمرو عذری“ جریر بن عمرو عذری کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے وثیقہ لکھا کہ تمہارے اوپر ٹیکس ہوگا اور نہ ہی جلا وطنی۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۳ ”مسند جزء بن حدرجان بن مالک“ جزء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا بھائی قداہ بن حدرجان بن مالک یمن سے ایک وفد کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے مقام ثنونی سے قبیلہ ازد کی ٹولیوں کے ساتھ چلا تا کہ آپ ﷺ کو اپنے اور اپنے مطیعین کے ایمان کی خبر دیں ان میں سے اکثر ان کے خاندان کے لوگ تھے ان کی تعداد چھ سو گھرانوں کے لگ بھگ تھی، چنانچہ قداہ اپنے والد حدرجان کا خط لے کر محو سفر ہو گیا راستے میں قداہ کی ملاقات رسول اللہ ﷺ کے کسی لشکر سے ہوئی لشکر کے سواروں نے قداہ پر حملہ کر دیا قداہ نے باز ہا کہا کہ میں مؤمن ہوں لیکن لشکر نے اس کی بات قبول نہ کی اور اسے قتل کر دیا ہمیں اس کی خبر ہوئی میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا اور آپ کو ماجر سنا یا اور اپنے بھائی کے قصاص کا مطالبہ کیا اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ”یا ایہا الذین آمنوا اذ اضطربتم فی سبیل اللہ فقیمنوا“ الایۃ اے ایمان والو! جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تحقیق کر لیا کرو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے بھائی کی دیت میں ایک ہزار دینار دیئے اور میرے لیے ایک سواونٹوں کا حکم دیا پھر فرمایا: میں تمہیں ایک سواونٹ اور دیتا لیکن ہم نے اور لشکر بھی بھیجے ہیں یوں وہم ہو جائے گا کہ مسلمان کی دیت دگنی ہے چنانچہ میں نے سر تسلیم خم کر دیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسلمانوں کے ایک سریہ پر امیر مقرر کیا اور میں نے قبیلہ طی کی ایک بستی پر حملہ کیا وہاں سے مجھے بہت سارا مال غنیمت میں ملا اور میں اپنے ساتھ چالیس عورتیں بھی قید کر کے لے آیا ان عورتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادیاں کر دیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۴ ”مسند جنادہ بن زید حارثی“ سوہ بنت متلمس اپنی دادی ام متلمس بنت جنادہ بن زید سے روایت نقل کرتی ہیں کہ ان کے والد جنادہ بن زید کا بیان ہے کہ میں ایک وفد لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بحرین سے اپنی قوم کا وفد لے کر حاضر ہوا ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمارے دشمن مضر اور ربیعہ کے خلاف ہماری مدد کرے تا وقتیکہ وہ اسلام قبول کر لیں آپ نے دعا فرمائی اور ایک ایک وثیقہ بھی لکھا وہ وثیقہ آج بھی ہمارے پاس وجود ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۵ ”مسند جناب بن مکلیث بن جراد“ جناب بن مکلیث کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی وفد حاضر ہوتا آپ اچھے کپڑے

زیب تن کرتے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اچھے کپڑے پہننے کا حکم دیتے، چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ کی خدمت میں کندہ کا وفد حاضر ہوا آپ نے یمانی جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

رواہ الواقدی وابونعیم

وفد بنی تمیم

۳۰۳۱۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنی تمیم کے (سرکردہ) لوگ اپنے ایک شاعر اور ایک خطیب کو لے کر رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور باہر کھڑے ہو کر آوازیں لگانے لگے کہ اے محمد! باہر نکلو اور ہمارے پاس آؤ ہماری مدح باعث زینت ہے اور ہمیں گالی دینا سزا سمر عیب و رسوائی ہے۔ نبی کریم ﷺ ان لوگوں کا شور سن کر باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہ تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان ہے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو شکر کائے وفد نے کہا: ہم بنی تمیم کے سرکردہ لوگ ہیں ہم تمہارے پاس اپنا ایک شاعر اور ایک خطیب لائے ہیں ہم تمہارے ساتھ مشاعرہ چاہتے ہیں اور تمہارے اوپر اپنا فخر قائم رکھنا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں شعر گوئی کے ساتھ نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی ہمیں فخر کرنے کا حکم دیا گیا البتہ اپنے شاعر کو سامنے لاؤ چنانچہ افرع بن حابس نے ایک نوجوان سے کہا: اے فلاں کھڑا ہو جا اور اپنے اور اپنی قوم کے فضائل بیان کرو نوجوان نے اٹھ کر کہنا شروع کیا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی مخلوق پر فضیلت دی ہمیں اموال کثرت سے عطا کیے ہم جو چاہیں ان میں کرتے ہیں ہم زمین پر رہنے والوں میں سب سے افضل ہیں اور تعداد میں زیادہ ہیں ہمارے پاس اسلحہ کی بھی بہتات ہے جو ہماری فضیلت اور برتری کا انکار کرے وہ ہمارے دعویٰ سے اچھا دعویٰ لائے اور ہمارے کام سے اچھا کام کر کے دکھائے۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس النصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا اٹھو اور اس کا جواب دو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا خاص خطیب تھے ثابت رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہنا شروع کیا "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی میں حمد کرتا ہوں اور اس سے مدد مانگتا ہوں اس پر ایمان رکھتا ہوں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے بنی نمر کے مہاجرین کو لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت قرار دیا اور لوگوں میں سب سے زیادہ دانشمند قرار دیا پھر کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں محمد ﷺ کا انصار اور وزراء بنایا اور اپنے دین کو عزت بخشی، ہم اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرتے رہیں گے جب تک لوگ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کریں جس نے بھی اس نکلے کا اقرار کیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لی جس نے انکار کیا ہم اس سے جنگ کریں گے یوں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں اسکی شان ہمارے سامنے بیچ ہے بس میں یہی بات کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ پھر زبرقان بن بدر نے ایک شخص سے کہا: اے فلاں اٹھو اور اشعار کہو جن میں اپنی اور اپنی قوم کی برتری کا بیان ہو۔ چنانچہ اس نے یہ اشعار کہے۔

نحن الکرام فلا حی یعاد لنا
نحن الرؤوس و فینا یقسم
الربع و نطعم و الناس عندا المحل کلهم
من السیف اذالم یؤنسس
القزع اذا ابینا فلا ینابی لنا احد
انا کذاک عند الفخسر نر تفع.

ہم لطف و کرم کے خوگر لوگ ہیں کوئی قبیلہ نہیں جو شرافت و عظمت میں ہمارا ہمسر ہو ہم سردار ہیں اور ہماری سرداری ہمیں میں تقسیم

ہوتی ہے جب قحط پڑتا ہے اور آسمان پر بادلوں کا نام و نشان نہیں ہوتا تب ہم ہی سبھی لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جب ہم انکار کر دیں تو اس کا ہمیں حق حاصل ہے جبکہ کوئی اور ہمارے لیے انکار نہیں کر سکتا ہمیں جب ایسا فخر حاصل ہے تو اسی فخر سے ہمارا مقام بلند ہوا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: حسان بن ثابت کو بلا لاؤ چنانچہ ایک صحابی گئے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ کو مجھ سے کیا کام پڑ گیا قاصد نے کہا: بنو تم اپنے ایک شاعر اور ایک خطیب کو لائے ہیں ان کے خطیب نے تقریر کی اور اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے قیس بن ثابت کو کھڑا کیا انھوں نے ترکی بہ ترکی جواب دے دیا۔ پھر بنو تمیم کے شاعر نے اشعار کہے اب ان کو جواب دینے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کو بلا لیا ہے۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ تم میرے پاس یہ بڑا اونٹ بھیجو جب حسان رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسان کھڑے ہو جاؤ اور اس شاعر کو جواب دو عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ سے حکم دیں کہ مجھے اپنا کلام سنائے چنانچہ تمہیں شاعر نے اشعار دوبارہ کہے پھر حسان رضی اللہ عنہ نے کہا اب بھیجے یہ ہاتھ رکھ کر مجھے بھی سنو۔ اور یہ اشعار کہے:

نصرنا رسول اللہ والدين عنوة
على رغم باد من معند وحاضر
بضرب كايذاع المحاض مشاشه
وطعن كافواه اللقاح الصوادر
وسل احدا يوم استقلت شعابه
بضرب لنا مثل الليوث الخوادر السنا
نخوض السموت في حومة الوغى
اذا اطاب ور دالسموت بين العساكر
ونضرب هام الدار عين و ننتمنى
الى خصب من جذم غسان قاهر
واحياء نامن خير من وطى الحصى
وامواتنا من خير اهل المقابر فلولاً
حياء الله قلنا تكروما
على الناس بالخيفين هل من منافر

ہم نے رسول اللہ ﷺ اور دین حق کی بھرپور مدد کی ہماری مدد کا جاودہ دشمنوں کے سر چڑھ کر بولا باوجودیکہ معد کے دیہاتی اور شہری ذلیل و رسوا ہوئے دشمن پر ہماری کاری ضرب ایسی ہوتی ہے جیسے دردزہ کا متفرق کردہ پیشاب اور ہمارے دیئے ہوئے زخم ایسے ہوتے ہیں جیسے پیاسی اونٹنیوں کے کھلے ہوئے منہ جو گھٹا پر وارد ہونا چاہتی ہوں یقین نہیں آتا تو احد سے جا کر پوچھ لو اس کی ہر ہر گھائی ہمارے استقلال کا ثبوت دیگی وہاں ہم نے ایسی کاری ضربیں لگائیں ہیں جیسے کھچاروں میں چھپے ہوئے شہروں کے حملے۔ کیا ہم گھسان کی جنگ میں موت کو گلے سے نہیں لگالیتے جب موت لشکروں کے درمیان خوشی سے گھوم رہی ہوتی ہے، ہم زرہ پوشوں کے سر چکل دیتے ہیں اور پھر تمام تر شرافت اور فضیلت ہماری ملکیت بن جاتی ہے زمین پر چلنے والوں میں سب سے زیادہ ہماری بستیاں اور ہمارے قبیلے افضل و اعلیٰ ہیں اور ہمارے مردے قبروں میں پڑے ہوئے سب مردوں سے افضل ہیں اگر مجھے رب تعالیٰ سے حیا نہ آ رہی ہوتی میں تمہیں بتا دیتا کہ لوگوں پر ہمیں کتنی بڑی فضیلت حاصل ہے اگر کسی کو انکار ہے تو وہ سامنے آئے۔

چنانچہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مسکت اشعار سن کر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا: اے محمد! میں ایک ایسے کام کے لیے آیا ہوں جس کے لیے یہ لوگ نہیں آئے میں اشعار کہتا ہوں تم انھیں سنو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہو چنانچہ اقرع نے یہ اشعار کہے:

اتیناک کيما يعرف الناس فضلنا
اذا اختلفوا عند ادكار المكارم
وانا رؤوس الناس من كل معشر
وان ليس في ارض الحجاز كدارم
وان لنا المرباع في كل غارة
تكون بنجد او بارض التهائم

ترجمہ: ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ لوگوں کو ہماری برتری کا علم ہو جائے خصوصاً اس وقت جب لوگ شرافتوں کے تذکرہ میں اختلاف کر رہے ہوں ہم نہ صرف سرزمین حجاز بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کے سردار ہیں ہمارے پاس سرزمین نجد و تہامہ میں پائی جانے والی تیز رفتار اونٹنیاں ہیں جنھوں نے ابھی تک صرف ایک ہی اگر بچہ جنم دیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے حسان اسے جواب دو حضرت حسان رضی اللہ عنہ جواب دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا:

بنو دارم لا تفخروا ان فخرکم
يعود وبال بعد ذكر المكارم
هباتم علينا بفخرون وانتم
لنا خول ما بين قن وخادم

بنو دارم ہمارے اوپر فخر نہیں جتا سکتے چونکہ تمہارا فخر تمہارے لیے وبال بن جائے گا بعد ازیں کہ تم مکارم کا ذکر کر چکے ہو تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تم ہمارے اوپر فخر جتا رہے ہو حالانکہ تم ہمارے غلام ہو تم میں سے بعض غلام ہیں اور بعض خادم ہیں۔ یہ شعر کہنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی دارم کے بھائی تم غنی ہو اگر تمہارے فضائل گنوائے جائیں تم دیکھو گے کہ لوگ انھیں بھول چکے ہیں یوں رسول اللہ ﷺ کی یہ بات بنی تمیم کے لیے حسان رضی اللہ عنہ کے شعر سے زیادہ سخت واقع ہوئی پھر حسان رضی اللہ عنہ دوبارہ اشعار کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا:-

وافضل ما نلتهم من الفضل والعلی
ردافتنا من بعد ذكر المكارم
فان كنتم جنتم لحقن دمانکم
واموالکم ان تقسموا فی المقاسم
فلا تجعلوا لله ندا واسلموا
ولا تفخروا عند انبی بدارم
والا ورب البيت مالت اکفنا
علی راسکم بالمرهفات الصوارم

تم نے جو بڑی بڑی برتریاں اور بلندیاں حاصل کر رکھی ہیں وہ مکارم کے تذکرہ کے بعد ہمارے پچھوڑے میں پڑی ہیں، اگر تم اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ بنانے آئے ہو کہ وہ غنیمت میں تقسیم ہونے سے بچے رہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور

اسلام قبول کر لو اور نبی کریم ﷺ کے پاس دارم کا نام لے کر فخر مت کرو، ورنہ رب کعبہ کی قسم ہمارے ہاتھ تمہارے سروں پر ہوں گے اور ہماری کوندتی ہوئی تلواریں تمہاری گھوڑیاں چل رہی ہوں گی۔

یہ اشعار سن کر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا: اے لوگو! مجھے نہیں معلوم یہ کیا مہمہ ہے ہمارے خطیب نے تقریر کی لیکن ان کے خطیب کی آواز بلندھی اور کیا خوبصورت تقریر کی ہے ہمارے شاعر نے اپنا کلام پیش کیا لیکن ان کے شاعر کا کلام کیا خوب تھا اور اس کی آواز کتنی زبردست تھی پھر اقرع بن حابس رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے قبل ازیں جو کچھ کہا ہے وہ تمہارے لیے باعث ضرر نہیں۔

رواہ الرویانی وابن مندہ وابو نعیم وقال: غریب تفر دہ المعلى بن عبد الرحمن بن الحكيم الواسطی وقال الدارقطني هو كذاب ورواه ابن عساکر ۳۰۳۱۷
عمران بن حصیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نهد بن زید کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد کے نمائندے نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سرزمین تہامہ کے زیریں علاقہ سے آئے ہیں اور ہم درخت کے بنے ہوئے کجاؤں پر سوار ہو کر آئے ہیں پہاڑی بکرے ہمارے اوپر کودتے رہے ہم موسلا دہار بارش کے متلاشی ہیں چونکہ زمین سے اگنے والی نباتات ختم ہو چکی ہیں، پیلو کے درخت ختم ہو چکے (چلو ہم ان کے پھل کھا کر گزارا کر لیتے تھے) اگر آسمان پر بادلوں کا کوئی آوارہ کٹڑا دکھائی دیتا ہے ہم جو چھاڑی کی آس لگا بیٹھے ہیں مگر بادلوں کا وہ آوارہ کٹڑا بانجھ نکلتا ہے ہمیں دور دراز علاقوں میں پانی کی بوند بوند کے لیے گھومنا پڑتا ہے جہاں ہر طرف ہلاکت منہ کو لے کھڑی ہوتی ہے ہم کوئی نشیب و فراز نہیں چھوڑتے جہاں پانی کی تلاش میں گھومتے نہ ہوں مگر وائے رہے ناکامی بوندیں بھی خشک ہو گئیں مضافات پانی سے خالی ہو گئے نباتات اور جڑی بوٹیوں کی جڑیں بھی خشک ہو چکی ہیں جو اونٹ فرہ تھے ان کی فرہ بھی جاتی رہی قحط کی وجہ سے ٹہنیوں کی طراوت ختم ہو گئی گویا اونٹ ہلاک ہو گئے اور باغات سوکھ گئے یا رسول اللہ! ہم بتوں اور ان کی عبادت سے بیزار ہو چکے ہیں دہریت کا عقیدہ ختم کر دیا ہے اب ہم مسلمانوں کی دعوت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور شریعت اسلام کو اپنا اوڑھنا چھوٹا بنانا چاہتے ہیں جب تک سمندر کی موجوں میں تلاطم ہے اور جب تک نغار پہاڑ قائم ہے ہمارے چوپائے شبان کے بغیر گھوم رہے ہیں اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نام کی کوئی چیز نہیں حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی ان کے تھنوں سے نہیں ٹپکنے پاتا ہماری بکریاں کوسوں دور بھٹکتی پھرتی ہیں مگر ان کے چرنے کے لیے سبزہ نام کی کوئی چیز نہیں ان کے تھن قحط زدہ ہو چکے ہیں قحط سالی نے ہمارا برا حال کر دیا ہے قحط کی وجہ سے ہمیں پہلے پینا ملتا ہے نہ بعد ہیں۔

وفد کے نمائندے کی غیر مانوس الفاظ سے لبریز تقریر سننے کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! انہیں نهد کے خالص دودھ میں برکت عطا فرما ان کے بلوئے جانے والے دودھ میں بھی برکت عطا فرما، ان کی چھاچھ اور ان کے پیمانے میں بھی برکت عطا فرما اور ان کی سرزمین کو شاداب بنا دے اور ان کے درختوں کو پھلوں سے بھر دے ان کے تھوڑے پانی کو زیادہ کرتا ہے یا اللہ ان کی اولاد میں سے جو مؤمن ہو اور نماز قائم کرتا ہو اسے برکت عطا فرما اسے بھی برکت عطا فرما جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور غافل نہ ہو جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو وہ مسلمان ہے انے نبی نهد مضافات کے کفار کے ساتھ تمہارے معاہدے ہیں اور تم بادشاہی ٹیکس دیتے ہو۔

نماز سے غافل نہ رہو زکوٰۃ سے انکار نہیں کرنا جب تک زندہ رہو بے دینی سے گریز کرو جو شخص اسلام پہ کار بند رہتا ہے اس کے لیے وہی کچھ ہے جو کتاب میں ہے جو شخص جزیہ کا اقرار کرتا ہے اس پر زکوٰۃ سے زائد بوجھ پڑتا ہے البتہ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وفائے عہد اور ذمہ کا پاس ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۳۱۸ حبیب بن فدیہ بن عمرو سلامانی کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلامان کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔

رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۹ ابو ظبیان عمیر بن حارث ازدی کی روایت ہے کہ وہ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے شرکائے وفد میں یہ لوگ بھی تھے جن بن مویع ابوسرہ مختلف عبد اللہ بن سلیمان، عبد شمس بن عقیف بن زہیر نبی کریم ﷺ نے ان کا نام عبد اللہ رکھا جندب بن زہیر جندب بن کعب، حارث بن حارث، زہیر بن حششی، حارث بن غامر، اس وفد کے لیے نبی کریم ﷺ نے وثیقہ بھی لکھا جس کا

مضمون یہ تھا: قبیلہ غامد میں سے جو لوگ اسلام لائے ہیں ان کے لیے وہی حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں یعنی ان کے اموال اور جائیں محفوظ ہوں گی انھیں جنگوں میں لایا جائے گا اور نہ ٹکس لیا جائے گا جو اسلام قبول کرے گا اس کے لیے جائیداد کا حصہ۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق وابن عساکر

تمہ و فود

۳۰۳۲۰ ”مسند حصین بن عوف شعمی“ حصین بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت اسلام کی اور آپ کی خدمت میں اپنے مال کے صدقات پیش کئے نبی کریم ﷺ نے انھیں جائیداد میں مختلف علاقے دیئے جن میں بہت سارے چشمے بھی تھے ان جگہوں میں کچھ قابل ذکر یہ ہیں۔ سروت اسناد اجزاء اصہب عامرہ اسوی مہاد سدیرہ نبی کریم ﷺ نے حصین بن مشت پر یہ شرط لگادی کہ چراگاہ سے انتفاع بند نہیں کرو گے اور پانی نہیں پئو گے اور فالتو پانی بیچنے سے بھی احتراز کرو گے زیر بن عامرہ بن حصین نے یہ اشعار کہے:

ان بلادی لم تکن املاسا
بهن خط القلم الا نقاسا
من النبی حیث اعطی الناسا
فلم یدع لیسا ولا التباسا

ہمارا علاقہ جنگل اور بیابان نہیں ہمارے علاقے پر قلم کی روشنائی سے خط کھینچا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے چونکہ آپ لوگوں کو عطا یا دیئے

ہیں اور ان میں کوئی شک و شبہ نہیں چھوڑا۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن حصین بن مشتم الجمالی

۳۰۳۲۱ ”مسند حوشب ذی ظلم“ محمد بن عثمان بن حوشب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عطا کیا تو میں نے عبد شکر کے ساتھ جا لیس سواروں کو روانہ کیا یہ لوگ میرا خط لے کر مدینہ پہنچے اور وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم میں سے محمد کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ ہیں وفد کے نمائندہ عبد شکر نے کہا: آپ کوئی تعلیمات لائے ہیں اگر وہ حق ہیں تو ہم آپ کی بیروی کریں گے آپ نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اپنی جانوں کو محفوظ بنا لو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو عبد شکر نے کہا: یہ تو بیعت اچھی تعلیمات ہیں ہاتھ بڑھا میں تاکہ میں بیعت کر لوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ جواب دیا: میرا نام عبد شکر ہے فرمایا: نہیں بلکہ تمہارا نام عبد خیر ہے آپ نے حوشب ذی ظلم کی طرف جواباً خط لکھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۲۲ ابو حمید کی روایت ہے کہ ایلہ کے حکمران کا ایک قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے فخر تحفہ میں بھیجا اور خط بھی بھیجا تھا

رسول اللہ ﷺ نے جواباً خط لکھا اور تحفہ میں چادریں بھیجیں۔ رواہ ابن جریر

۳۰۳۲۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جھیش بن اوس نخعی قبیلہ مذحج کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے شرکائے وفد نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم قبیلہ مذحج کی شاخ ہیں پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی جس میں کچھ اشعار بھی

ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۲۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب بحرین کے لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد کے ساتھ جارود

بھی آیا آپ ﷺ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اسے اپنے قریب بٹھایا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ نہد کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد میں طہفہ بن زہیر بھی تھا اس نے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے ان الفاظ میں تقریر کی یا رسول اللہ! ہم سرزمین تہام کے زیریں حصہ سے آئے ہیں اور میں نے بے

ہوئے کیاؤں پر سوار ہو کر آئے ہیں پہاڑی بکرے ہمارے اوپر کودتے رہے ہم موسلا دہار بارش کے مثلثی ہیں چونکہ زمین سے اگنے والی بنائات ختم ہو چکی ہیں بیلو کے درخت جن کے ہم پھل کھاتے تھے ختم ہو چکے ہیں اگر آسمان پر بادلوں کا کوئی آواز نہ ٹٹا دکھائی دیتا ہے ہم پوچھا کی آس لگا بیٹھے ہیں مگر کیا کریں بادلوں کا وہ ٹٹا بانجھ نکلتا ہے ہمیں دور دراز علاقوں میں پانی کی بوند بوند کے لیے گھومنا پڑتا ہے مگر ہر طرف سے ہلاکت ہمارا استقبال کرتی ہے ہم کوئی نشیب اور کوئی فراز نہیں چھوڑتے جہاں پانی کی تلاش میں گھومتے نہ ہوں مگر دائے ناکامی! بوندیں بھی خشک ہو چکی ہیں مضافات پانی سے کلیر خالی ہو چکے ہیں نباتات کی جڑیں بھی خشک ہو گئی ہیں جو اونٹ فرہ تھے ان کی فرہ بھی جاتی رہی قحط کی وجہ سے ہنیوں کی طراوت ختم ہو چکی ہے اونٹ ہلاک ہوئے جارہے ہیں اور باغات سوکھ چکے ہیں یا رسول اللہ ﷺ ہم بتوں اور ان کی عبادت سے بیزار ہو چکے ہیں دہریت کا عقیدہ ختم ہو چکا ہے اب ہم مسلمانوں کی دعوت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور شریعت اسلام کو اپنا اوڑھنا چھوٹا بنا نا چاہتے ہیں ہم اسلام پر اس وقت تک قائم رہنا چاہتے ہیں جب تک سمندر کی موجوں میں تلاطم ہے ہمارے چوپائے شبان کے بغیر گھوم رہے ہیں اور اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی ان کے تھنوں سے نہیں ٹپکنے پاتا ہماری بکریاں سبزے کے لیے کوسوں دور بھٹکتی رہتی ہیں مگر ان کے تھن قحط زدہ ہو گئے ہیں گویا ان کے تھن نکل کا منہ بولتا ثبوت ہیں چونکہ بکریاں قحط کی ستانی ہوئی ہیں سبزہ ختم ہو چکا ہے تھنوں میں دودھ نہیں اترتا اب ہمیں پہلے پینا ملتا ہے اور نہ بعد میں۔

رسول کریم ﷺ نے طحیفہ کی تقریر سن کر فرمایا: یا اللہ بنی نہد کے خالص دودھ میں برکت عطا فرما، ان کے بلوے جانے والے دودھ وہی لسی اور پیانے میں بھی برکت عطا فرما۔ ان کی زمینوں کو سبز اور شاداب بنا دے ان کے درختوں کو پھلوں سے بھر دے ان کے تھوڑے پانی کو زیادہ کر دے یا اللہ ان کی اولاد میں جو مومن ہو اور نماز پڑھتا ہو اسے برکت عطا فرما جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اسے بھی برکت عطا فرما۔

پھر آپ نے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے بنی نہد کی جانب السلام علیکم، جو نماز قائم کرتا ہو وہ مسلمان ہے جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو وہ مسلمان ہے جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو وہ غافل نہیں ہے تمہارے اوپر زکوٰۃ فرض ہے اور زکوٰۃ میں ہم ردی مال نہیں لیتے (جس طرح بڑھیا مال نہیں لیتے) لاغر اور عمدہ مال تمہارا ہے ہم اسے نہیں لیں گے سواری کے جانور جانوروں کے بچے اور جس گھوڑے کی سواری مشکل ہو وہ سب زکوٰۃ سے فارغ ہیں تمہارے جانوروں کو چرا گا ہوں سے نہیں روکا جائے گا اور تمہارے غیر مشرانہ جانوروں کاٹے جائیں گے ہم زکوٰۃ میں دودھ دینے والے جانور بھی نہیں لیں گے جب تک تم حمیت کے طور پر انھیں متروک نہ کر دو یہ عہد اس وقت تک برقرار ہے گا جب تک تم اسلام پر قائم ہو اگر تم اسلام سے پھر گئے پھر تمہارے اوپر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو کفر پر عائد ہوتی ہیں۔

رواہ الجوزی فی الواہیات وقال لا یصح و فیہ مجہولون وضعفاء۔

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الممتناہ یہ ۲۸۳۔

۳۰۳۲۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ذوالفقار نامی تلوار ہدیہ میں دی اور حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے سفید خنجر ہدیہ میں دیا۔ رواہ ابو نعیم

قتل کعب بن اشرف

۳۰۳۲۷ واقدی ابراہیم بن جعفر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مروان بن حکم مدینہ کا گورنر تھا اور اس کے پاس ابن بابین نصری بیٹھا ہوا تھا، مروان نے کہا: کعب بن اشرف کیسے قتل ہو بن بابین نے کہا: اس کا قتل ایک دھوکا اور غدیر تھا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے او وہ بوڑھے ہو چکے تھے انھوں نے فرمایا: اے مروان تیرے پاس رسول اللہ ﷺ کو دھوکا بار کھلایا جا رہا ہے بخدا ہم نے کعب بن اشرف کو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قتل کیا ہے جبکہ مجھے اور تمہیں صرف مسجد کی چھت تلے پناہ ملی ہے اے ابن بابین! اگر مجھے تم پر قدرت حاصل ہوئی اور میرے ہاتھ میں تلوار ہوئی میں تیرا سر قلم کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

رسول کریم ﷺ کے مراسلات

۳۰۳۲۸ ”مسند حشیش بن دہلیمی“ ضحاک، فیروز، حشیش بن دہلیمی کی روایت ہے کہ ہمارے پاس زبیر بن محسنس نبی کریم ﷺ کا خط لے کر آئے خط میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دین پر قائم اپنے جہاد کے لیے تیار رہنے اور اسود عسی کی خبر لینے کا حکم دیا آپ نے ہمیں تاکید بھی کی کہ ہم آپ کو بروقت حالات سے آگاہ کرتے رہیں نیز نبی کریم ﷺ نے اہل نجران کے عرب اور عرب میں رہنے والے غمیوں کو بھی خطوط لکھے چنانچہ مختلف قبائل زیر کر لئے گئے اور اسود عسی قتل ہوا اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا فرمائی پھر نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس لوٹ آئے اور اپنی عملداریوں میں قیام پذیر ہو گئے ہم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی عملداری میں تھے، معاذ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھاتے پھر ہم نے نبی کریم ﷺ کو خط لکھا چنانچہ ہمارا خط جب پہنچا آپ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے ہمارے خط کا جواب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا۔ رواہ ابن ماجہ و سیف و ابن عساکر

۳۰۳۲۹ عمرو بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر (دومۃ الجندل کا بادشاہ) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابن اکیدر کو خط لکھا آپ کے پاس مہر نہیں تھی تاہم آپ نے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۰ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کو خطوط لکھے جن کا مضمون یہ تھا: اما بعد! ایسے کلمہ یہ آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم اللہ کے علاوہ کسی کو رب نہ مانیں اگر تم اس سے روگردانی کرو تو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسریٰ نے آپ کا نام مبارک چاق کر دیا اور اس میں دیکھا تک نہیں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوگا اور اس کی سلطنت بھی پاش پاش ہوگی، رہی بات نجاشی کی سواس نے ایمان لایا اور اس کے پاس جو لوگ موجود تھے وہ بھی ایمان لے آئے نجاشی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جوڑے ارسال کئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے حال پر رہنے دو رہی بات قیصر کی سواس نے نام مبارک پڑھا اور پھر کہا میں نے سلیمان علیہ السلام کے بعد ایسا خط نہیں پڑھا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہو پھر قیصر نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو اپنے پاس بلا لیا یہ دونوں سرزمین شام میں تجارت کی غرض سے گئے تھے چنانچہ قیصر نے ان سے نبی کریم ﷺ کے متعلق مختلف سوالات کیے ایک سوال یہ بھی تھا کہ اس کی اتباع کیسے لوگوں نے کی ہے انھوں نے جواب دیا عورتوں اور کمزور لوگوں نے اس کی اتباع کی ہے ایک سوال یہ بھی کیا کہ مجھے بتاؤ اس کے دین میں داخل ہو کر کوئی شخص اس کے دین سے نکلا بھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں قیصر بولا یقیناً وہ شخص نبی برحق ہے وہ میری حکومت پر قبضہ کر لے گا اگر میں اس کے پاس ہوتا اس کے پاؤں دھوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

ذی یزن کے نام خط

۳۰۳۳۱ عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سبب ذی یزن کو خط لکھا خط کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد محمد نبی ﷺ کی جانب سے زرعہ بن ذی یزن کی طرف جب میرے قاصدین تمہارے پاس آئیں تو میں تمہیں ان کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔

رواہ معاذ بن جبل و ابن رواحہ و مالک بن عبادہ و عقبہ بن غروان بن مندہ و ابن عساکر
۳۰۳۳۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ قیصر اور دومہ کے اکیدر کو خطوط لکھے اور انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ رواہ ابویعلیٰ و ابن عساکر

۳۰۳۳۳ مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی کو خط دے کر قیصر کے پاس بھیجا اور شجاع بن وہب کو منذر بن حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف خط دے کر بھیجا۔ رواہ ابن عساکر و ابن اسحاق

۳۰۳۳۴ ابن شہاب عمروہ بن زبیر کی سند سے مروی ہے کہ مسور بن مخرمہ نے رسول اللہ کے خطبہ اور عیسیٰ علیہ السلام کا فرستادوں کے بھیجنے کے متعلق خبر دی اور حواریوں کے اختلاف عیسیٰ علیہ السلام کی شکایت اور ہر حواری کا قوم کی زبان میں کلام کرنا اور مہاجرین کا رسول اللہ کی طرف کھڑا ہونا اور مہاجرین نے جو رسول اللہ سے کہا: آپ ہمیں حکم دیں اور آپ ہمیں اسی طرح بھیجیں کے متعلق خبر دی عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے کہا: دعوت کا معاملہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر عزم کر لیا ہے لہذا چلو اور دعوت دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام (دعوت کا کام) کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع! ہر قل کے پاس جاؤ اور تمہارے ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی بھی جائے گا چونکہ وہ سرزمین شام سے بخوبی واقف ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۵ مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اے لوگو! میری طرف سے اس فریضہ کو ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحمت کرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا عیسیٰ علیہ السلام نے اسی چیز کی انہیں دعوت دی تھی جس کی میں تمہیں دعوت دیتا ہوں چنانچہ جس کی جگہ قریب ہوئی وہ اسے ناپسند کرتا عیسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ وہ لوگ جس قوم کی طرف بھیجے جاتے انہی کی زبان میں بات کرنے لگتے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا عزم کر لیا ہے چلو اور یہ کام کرو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع! بن ابی وہب تم ہر قل کے پاس جاؤ اور ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی کو لیتے جاؤ اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۶ مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے میری طرف سے دعوت کا فریضہ ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں اسی چیز کی دعوت دی جس کی میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں چنانچہ جس حواری کو قریب کی جگہ میں بھیجتے وہ بخوشی چلا جاتا اگر دور بھیجتے تو بوجھل ہو کر بیٹھ جاتا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ ہر شخص جس قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ اسی قوم کی زبان میں بات کرنے لگا عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا تمہارے اوپر عزم کر لیا ہے لہذا تم چلو اور یہ کام کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو کسری کے دربار میں بھیجا سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یمامہ کے بادشاہ ہوزہ بن علی کی طرف بھیجا حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کو عمان کے بادشاہوں جیفر اور عیاذ کے پاس بھیجا حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو قیصر کے پاس بھیجا حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ کو منذر بن حارث ابی شمر کے پاس بھیجا حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ چنانچہ یہ سبھی قاصد بن رسول اللہ ﷺ کی رخصت سے پہلے واپس لوٹ آئے البتہ حضرت عمرو بن العاص واپس نہ لوٹ سکے چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت بحرین میں تھے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۳۳۷ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے روم کے بادشاہ قیصر کے پاس خط دیکر بھیجا چنانچہ میں نے روم پہنچ کر دربانوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد کے لیے اجازت طلب کرو چنانچہ دربانوں نے قیصر سے کہا کہ دروازے پر ایک شخص ہے اس کا خیال ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے چنانچہ درباری سن کر ہکا بکارہ گئے قیصر نے دربانوں سے کہا: اسے اندر لے آؤ میں اندر داخل ہوا اس کے پاس عیسائی مذہبی پیشوا بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے خط دیا چنانچہ قیصر کو خط پڑھ کر سنایا گیا خط میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی تھی اور اس کے بعد لکھا تھا محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے قیصر شاہ روم کی طرف خط کی اس طرز سے قیصر کا جھنجھکا جو سرخ نیلگوں آنکھوں والا اور سیدھے بالوں والا تھا چہیں تجہیں ہو گیا، اور کہا: آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ مرسل نے خط میں پہلے اپنا نام لکھا ہے اور پھر ملک روم کی بجائے صاحب روم لکھا ہے۔ بہر حال خط پڑھا گیا پھر دربار میں بیٹھے ہوئے مذہبی پیشواؤں کو وہاں سے چلے جانے کا کہا پھر مجھے اپنے پاس بلایا مجھ سے مختلف سوالات کیے میں نے بخشن و خوبی اسے خبر دی پھر اس نے ایک پادری اپنے پاس بلایا اور جب پادری کو خط پڑھ کر سنایا گیا اس نے کہا: اللہ کی قسم

یہ وہی نبی آخر الزماں ہے جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں خبر دی ہے اور جس کا ہم انتظار کر رہے تھے قیصر نے کہا تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا: رہی بات میری میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کا اتباع اختیار کرتا ہوں قیصر نے کہا: میں جانتا ہوں کہ معاملہ یونہی ہے لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں نے ایسا کیا تو میری بادشاہت ختم ہو جائے گی اور رومی مجھے قتل کر دیں گے۔

رواہ الطبرانی

کتاب الثانی از حرف غین

کتاب الغصب از قسم اقوال

اس کتاب کی بعض احادیث ظلم کے عنوان کے تحت مذکور ہیں جو بعض مذموم اخلاق کے بیان میں ہیں وہیں دیکھ لی جائیں۔

۳۰۳۲۸ انسان کے ہاتھ پر وہ چیز (واپس کرنا) واجب ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا نہ کر دے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن عدی و الحاکم عن سمرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۷ و ضعیف ابی داؤد ۶۷۰

۳۰۳۲۹ جو شخص اپنا مال بعینہ کسی کے ہاں پائے وہ اسے لینے کا حقدار ہے اور خریدنے والا فروخت کرنے والے کا پیچھا کرے۔

رواہ ابو داؤد عن سمرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۵۸ و ضعیف الجامع ۵۸۷۰

۳۰۳۳۰ جب کسی شخص کا مال گم ہو جائے یا چوری ہو جائے پھر وہ کسی اور کے ہاتھ میں دیکھے جو اس نے خریدا ہو اصل مالک اس کا حقدار ہے

اور مشتری بالغ سے اس کا مطالبہ کرے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن سمرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۱ و ضعیف الجامع ۵۸۰

۳۰۳۳۱ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے کسی ساتھی کا مال نہ لے نہ مذاقا اور نہ ہی سنجیدگی (سچ بچ) سے اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کا مال لے وہ

اسے واپس کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الحاکم عن السائب ابن بريدة

حصہ اکمال

۳۰۳۳۲ جو شخص بھی کسی کا مال ہتھیاتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا جبکہ وہ جذام کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن اشعث بن قیس

۳۰۳۳۳ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا مال بغیر کسی حق کے لے لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کا مال دوسرے

مسلمان پر حرام کیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۳۴ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی دلی رضامندی کے بغیر اس کا عصا بھی لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے سختی سے ایک

مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کیا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۳۵ کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں الا یہ کہ وہ اسے دلی رضامندی سے دے دے۔

رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی و البیہقی عن عمرو بن یثربی

- ۳۰۳۲۶ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بھائی کا مال نہ خریدے لالا یہ کہ وہ بیچنے پر دل سے راضی ہو۔ رواہ الدارقطنی عن انس وضعف
- ۳۰۳۲۷ اگر تم بے آب و گیاہ صحراء میں بھیڑ کو پاؤ کہ تم نے چھری اور آگ اٹھا رکھی ہو اس بھیڑ کو چھو بھی مت۔
- رواہ البیہقی عن عمر بن یثربی
- ۳۰۳۲۸ جس شخص نے اپنے بھائی کے ترکش سے تیر لیا خواہ مزاحیاً کچھ کچھ، وہ چور ہے تا وقتیکہ تیر واپس نہ کر دے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ
- ۳۰۳۲۹ جس شخص نے ناحق بالشت برابر بھی کسی دوسرے کی زمین چھیننی قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنا یا جائے گا۔
- رواہ ابن جریر عن عائشۃ
- ۳۰۳۵۰ جس شخص نے بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین ہتھیائی قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا۔
- رواہ ابن جریر عن ابی ہریرۃ

ناحق زمین غصب کرنے پر وعید

- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۶۸
- ۳۰۳۵۱ جس شخص نے ناحق کسی کی زمین چھین لی تا قیامت زبردستی اس سے زمین کی مٹی اٹھوائی جائے گی۔ رواہ ابن جریر عن یعلیٰ بن مرۃ
- ۳۰۳۵۲ جس شخص نے بالشت برابر بھی زمین لی حالانکہ وہ اس کا حق نہیں تھا قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنا دی جائے گی اور وہ ساتویں زمین تک دھنسا چلا جائے گا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے نکل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔
- رواہ احمد بن حنبل و ابن قانع عن سعید بن زید
- ۳۰۳۵۳ جس شخص نے بالشت برابر بھی ناحق کسی کی زمین ہتھیائی تو سات زمینوں تک وہ حصہ اس کے گلے کا طوق بنا یا جائے گا جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق و لاء کو اس قوم کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال ہتھیائے اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن سعید بن زید
- ۳۰۳۵۴ جس شخص نے مکہ کی زمین میں سے بالشت برابر بھی کسی حق کے بغیر لی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے قدموں تلے سے زمین ہتھیانے کی جسارت کی جس شخص نے بقیہ زمین میں سے کچھ زمین بغیر کسی حق کے غصب کی وہ قیامت کے دن آئے گا کہ سات زمینوں کا وہ حصہ اس کے گلے کا طوق بنا ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
- ۳۰۳۵۵ جس شخص نے زمین کا کچھ حصہ غصب کیا قیامت کے دن سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔
- رواہ الطبرانی عن المسور بن مخرمۃ
- ۳۰۳۵۶ جس شخص نے ظلماً کسی کی زمین غصب کی قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا ہار بنائی جائے گی۔
- رواہ الطبرانی عن ابی شریح الخزاعی و ابونعیم فی المعرفة عن سعید بن زید
- ۳۰۳۵۷ جس شخص نے بالشت برابر بھی کسی پر ظلم کر کے اس کی زمین غصب کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنا دے گا جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ہتھیائے اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت نہ دے جس شخص نے کسی قوم کے حق و لاء کو ان کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو۔ رواہ ابن جریر و الحاکم عن سعید بن زید
- ۳۰۳۵۸ جس شخص نے بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین غصب کی قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنائی جائے گی وہ سات زمینوں تک دھنسا چلا جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ
- ۳۰۳۵۹ جس شخص نے زمین کی بالشت برابر بھی چوری کی تو وہ سات زمینوں سے اس کے گلے کا ہار بن جائے گی۔ رواہ عبدالرحمن عن سعید بن زید

۳۰۳۶۰ جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے بالشت برابر بھی اس کی زمین غصب کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اس کے گلے کا ہار

بنائیں گے۔ رواہ ابن جریر والطبرانی عن سعید بن زید

۳۰۳۶۱ جس شخص نے بالشت برابر بھی زمین کی چوری کی یا اس میں دھوکا دیا قیامت کے دن سات زمینوں تک کا یہ حصہ گردن پر اٹھائے

لائے گا۔ رواہ ابن جریرم والبعوی والطبرانی وابو نعیم وابن عساکر عن یعلیٰ بن مرة الثقفی ابو نعیم عن ابی ثابت ایمن بن یعلیٰ النقفی

۳۰۳۶۲ جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے بالشت برابر بھی اس کی زمین غصب کی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اسے گلے کا

طوق بنائیں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عائشة واحمد بن حنبل والدارمی والبخاری وابن حبان عن سعید بن زید

الخطیب عن ابی ہریرة والطبرانی عن شداد بن اوس

۳۰۳۶۳ جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے اس کی بالشت برابر بھی زمین غصب کی وہ اس زمین کو سر پر اٹھائے تا قیامت دھنتا رہے گا۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۳۰۳۶۴ جس شخص نے بالشت برابر یا اس سے زیادہ زمین غصب کی قیامت کے دن یہ زمین اس سے زبردستی کھودوائی جائے گی حتیٰ کہ

کھودتے کھودتے بانی تک پہنچ جائے پھر زمین کے اس حصہ کو اٹھا کر محشر میں لائے۔ رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن مرة

۳۰۳۶۵ جس شخص نے ظلم کسی کی زمین غصب کی تو سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنائی جائے گی اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت

کرتے قل ہو جائے وہ شہید ہے۔ رواہ ابن جریر عن سعید بن زید

۳۰۳۶۶ جس شخص نے کسی کی زمین غصب کی اور اس پر ظلم کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن وائل بن حجر

پاکستان کی زمین غصب کرنے والا لعنت کا مستحق ہے

۳۰۳۶۷ جو شخص زمین کی حدود میں دھوکا دے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے نہ فدیہ

قبول کرے گا اور نہ سفارش۔ رواہ ابن جریر والطبرانی عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ

۳۰۳۶۸ جس شخص نے بھی بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین غصب کی سات زمینوں تک اس کے گلے کا طوق بنے گی اور اللہ تعالیٰ اس

سے نہ فدیہ قبول کریں گے اور نہ سفارش۔ رواہ ابن جریر عن سعد

۳۰۳۶۹ زمین کی حدود میں اضافہ ہرگز مت کرو چونکہ قیامت کے دن سات زمینوں کی مقدار کے بقدر گردن پر لادے لاؤ گے۔

رواہ ابن جریر عن امیة مولاة رسول اللہ ﷺ

۳۰۳۷۰ تم اسے نصیحت کرو اور اپنے مال کا دفاع کرو۔ رواہ ابن قانع عن قابوس بن حجاج عن ابیہ

کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا مال چھیننا چاہتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۳۰۳۷۱ جب کوئی شخص اپنا چوری کیا ہو مال کسی شخص کے ہاتھ میں دیکھے جس پر چوری کی تہمت نہ ہو چاہے تو وہ قیمت دے کر اپنا مال لے

لے چاہے تو چور کا پیچھا کرے۔ رواہ ابو نعیم عن اسید بن حضیر

۳۰۳۷۲ فیصلہ کیا گیا ہے کہ چوری شدہ مال جب کسی شخص کے پاس پایا جائے جس پر چوری کی تہمت نہ ہو مالک چاہے تو قیمت خرید لے اگر

چاہے تو چور کا پیچھا کرے۔ رواہ الطبرانی عن اسید بن حضیر

۳۰۳۷۳ جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت سے عمارت بنائی تو اس کے لیے عمارت کی قیمت ہوگی اور جس شخص نے بغیر

اجازت کے عمارت بنائی اس کے لیے صرف ملہ ہے۔ رواہ ابن عدی والبیہقی فی السنن عن عائشة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرہ۔

۳۰۳۷۴ جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر عمارت بنائی اور اب وہ قوم اسے نکالنا چاہتی ہو تو اس کے لیے عمارت کا

ملکہ ہوگا اور اگر اجازت سے عمارت بنائی تو اس کے لیے خرچہ ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق عن حمزہ العوزی مرسلًا

۳۰۳۷۵ جس شخص کا مال گم ہو گیا یا اس سے چوری ہو گیا وہ اسے کسی شخص کے ہاتھ میں دیکھے وہ اسے واپس لینے کا زیادہ حقدار ہے پھر مشتری

بائع سے اس کی قیمت لے لے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن سمرة

حرف غین..... کتاب الغصب..... از قسم افعال

۳۰۳۷۶ مجاہد کی روایت ہے کہ ایک قوم نے دوسری قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر باغات لگائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے

متعلق فیصلہ کیا کہ زمین کے مالکان کا شکر کاروں کو باغات کی قیمت دے دیں۔ اگر وہ انکار کریں تو پھر کا شکر کار مالکان کو زمین کی قیمت دے دیں۔

رواہ عبدالرزاق و ابو عبید فی الاموال

۳۰۳۷۷ زاذان کہتے ہیں میں نے ام یحفور سے اس کی تسبیح کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام یحفور کو اس کی تسبیح واپس کرو۔

رواہ ابن ابی خیشمة وابن عساکر

۳۰۳۷۸ حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سات غزوات کئے ہیں آخری غزوہ حین ہے میں نے

آپ کو فرماتے سنا کہ جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے بالشت برابر بھی راستہ غصب کرے گا وہ سات زمینوں سے اس کا حصہ اٹھائے گا۔

رواہ ابو نعیم و عبدالرزاق

۳۰۳۷۹ ازمر اسیل ابن سیرین معمر ایوب، ابن سیرین کی سند سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے ایک مہاجر کو اپنے گھر میں بجلی لگا دی کچھ عرصہ

بعد انصاری کو اپنے گھر کی حاجت پیش آئی اور مہاجر سے گھر کا مطالبہ کیا مہاجر نے دینے سے انکار کر دیا دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس فیصلہ کے

لئے حاضر ہوئے انصاری کے پاس گواہ نہیں تھے البتہ مہاجر نے قسم اٹھالی، کچھ عرصہ بعد انصاری مر گیا اور مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا: مہاجر

اللہ کی طرف سے اس گھر پر راضی ہے اور میں اللہ کی طرف سے راضی ہوں عنقریب مہاجر نام ہو کر تمہیں گھر واپس کر دے گا تم گھر واپس نہ لو جب

انصاری وفات پا گیا مہاجر کو سخت ندامت ہوئی اور انصاری کے بیٹوں کے پاس آیا اور کہا: اپنا گھر لے لو بیٹوں نے گھر لینے سے انکار کر دیا مہاجر

نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے بیٹوں کو بلا کر وجہ دریافت کی انھوں نے کہا: ہمارے باپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ گھر واپس نہ لینا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم سات زمینوں سے اس گھر کو اٹھانے کی طاقت رکھتے ہو تا، ہم آپ نے انصاری کے بیٹوں کو گھر پہ قبضہ کرنے کا حکم

نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی توفیق سے کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کی جلد ۱۰ کا اردو ترجمہ آج صفر المظفر

۱۴۳۰ھ بمطابق ۱۳ فروری ۲۰۰۹ء بروز جمعہ المبارک تمام ہوا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ التجاء ہے اس حقیر خدمت

کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

فقط..... ابو عبد اللہ محمد یوسف تنولی

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر
دارالاشاعت کی مطبوعات مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بدر تفسیر مع عنوانات جدید کتب ۱ جلد	علامہ شیخ عثمانی، افسانہ عثمانی، مولانا محمد رفیع
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۳۲ حصے، ۲ جلدیں
تاریخ ارض القرآن	علامہ سید سلیمان ندوی
قرآن اور ساجوشیا	انجیر شیخ سعید روشن
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن	ڈاکٹر محبت بی بی سیان قادری
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاسمی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الحکیم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید عباس ندوی
ملک الیمان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حسان بیسک
اجتہاد قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی آیتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۲ جلد	مولانا انور الہادی اعظمی، فاضل دیوبند
تفسیر المسلم	۲ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جام ترمذی	۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابوداؤد و شریف	۲ جلد	مولانا سرمد احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی، فاضل دیوبند
سنن نسائی	۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۲ جلد، ۳ حصے	مولانا عبدالرحمن کاندھلوی، مولانا عبدالعزیز صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۲ جلد	مولانا نعیم الرحمن نعمانی مظاہری
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد	از امام حسن ساری
الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح		مولانا عبدالرشید قادری، غازی پوری، فاضل دیوبند
مناہج حق ہدیہ شرح مشکوٰۃ شریف	۵ جلدیں، ۱ جلد	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تقریر سناری شریف	۲ حصے، ۱ جلد	علامہ حسین بن مبارک زبیدی
تجزیہ بخاری شریف	۱ جلد	مولانا ابوالحسن صاحب
تنظیم الاشیات		مولانا مفتی عاشق امین الہی
شرح ازہدین نووی		مولانا محمد زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
قصص الحدیث		

ناشر:- دارالاشاعت اردو بازار کراچی فون ۶۱۸۶۱-۲۶۳۱۸۶-۲۶۳۱۸۶-۲۶۳۱۸۶-۲۶۳۱۸۶-۲۶۳۱۸۶